

عشق زادے

مہک عرفان

۔۔۔ "فوزیہ جا کر دیکھوں ناشتہ تیار ہوا بھی ہے یا نہیں" بی جان نے ملازمہ کو آواز دیتے کہا تھا۔ وہ اس وقت قرآن کی تلاوت کر رہی تھی۔ اسلام آباد میں جہاں صبح ہوتے ہی لوگ اپنے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں وہاں کچھ لوگ اپنے دن کا آغاز قرآن سے کرتے ہیں اور بی جان بھی ان میں سے ہی ایک تھی۔ جن کے بیٹے کا انتقال ہو گیا تھا۔ اور

بہو پہلے ہی چھوڑ گئی تھی۔ بی جان کی دنیا بس اب اپنے بیٹے اور بیٹی کے
بچوں کے گرد گھومتی تھی۔

۔۔۔ "ریاض جا کر دیکھو زین ابھی تک آیا نہیں" بی جان کے کہنے پر
وہ سیڑھیاں چڑھتے اوپر دائیں طرف سے پہلے کمرے کے باہر روکتے
دروازے پر دستک دے گیا تھا۔ وہ لوگ باہر سے ہی پوچھتے تھے اندر
جانے کی کسی کو بھی اجازت تھی۔

۔۔۔ "کون ہے،،،" اندر سے کہا گیا۔

۔۔۔ "خان بی جان آپ کا پوچھ رہی ہیں" ریاض نے باہر سے ہی کہا
تھا۔

۔۔۔ "تم جاؤ میں آرہا ہوں" جواب ملتے وہ وہاں نے نکلا تھا۔

۔۔۔ "ہیلو ہاں حمزہ،،،" وہ فون اٹھاتے بولا تھا۔

۔۔۔ "حمزہ میٹنگ کی کال دو سب کو زین خانزادہ کس بلا کا نام ہے ان لوگوں کو اب پتا چلے گا" اس نے کہتے فون رکھتے اپنے بال سیٹ کیے تھے۔

جی جی یہ زین خانزادہ ہیں میرے پیچھلے ناول یعنی مونسٹرز لو میں آپ لوگ میلے تھے ان سے۔

خانزادہ گروپ کا بڑا وارث بی جان کا چہیتا بسام خانزادہ کا ڈیول دنیا کا جانا مانا بزنس مین، اس نے صرف 29 سال کی عمر میں اپنا نام پوری دنیا میں کیا تھا۔ غصے کا تیز سب کو جوتے کی نوک پر رکھنے والا اس کی دنیا صرف چار لوگوں کے گرد گھومتی تھی۔ ایک تو بی جان جس نے آپ لوگ مل چکے اور ایک جہانزیب خان زین کی پھوپھو کے شوہر اور باقی دو اب آگے آئے گے۔

زین خانزادہ ہیزل گرے آنکھوں والا شہزادہ چہرے پر ہر وقت سنجیدگی
طاری رکھنے والا لوگوں کا کہنا تھا وہ ہنستا نہیں ہے ہنستا تو دور کی بات اسے
تو اس کا مطلب بھی نہیں پتا لیکن جس جس نے اسے ہنستے دیکھا تھا وہ اس
کی مسکراہٹ کا ہی دیوانہ ہوا تھا۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑا خود پر پر فیوم سپرے کر ایک نظر خود کو پھر
گھڑی کو دیکھ کرے سے نکلا تھا۔ جبکہ اس کے نکلتے سب ملازم ہوشیار
ہوئے تھے۔ کیونکہ اس کی نظریں تیز تھی وہ کسی کو غلطی کرتے دیکھ لیتا
تو اس کی خیر نہیں ہوتی تھی۔ وہ نیچے ڈینگ روم میں آیا تھا جہاں بی جان
بیٹھی سب کا انتظار کر رہی تھیں۔

۔۔۔ "اسلام و علیکم بی جان،،،" زین نے ان کے سر پر لب رکھتے بولا
تھا۔ جبکہ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھیں جو روز کی طرح آج بھی بلیک ٹھری
پیس میں شہزادہ لگ رہا تھا۔

۔۔۔ "میرا شہزادہ" بی جان کے کہنے پر وہ ان کے پاس اپنی جگہ پر بیٹھا تھا۔

۔۔۔ "زین اب تم شادی،،،،، "بی جان ں ول۔ ہی رہی تھیں جب وہ بولا تھا۔

۔۔۔ "بی جان آپ جانتی ہیں مجھے یہ سب فضول کام پسند نہیں مت کیا کرے ذکر "زین نے بے زاری ہے کہا تو وہ چپ ہو گئی تھی۔

۔۔۔ "اچھا ان سب کو چھوڑے آپ بتائے پایا (جہانزیب خان) ہوئی آپ کی "زین نے انہیں چپ دیکھ پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ہاں کوئی ہے بتا رہا تھا کچھ دنوں تک آجائے گا "بی جان نے اب کی بار سنجیدگی سے کہاں تھا۔ جس پر وہ چپ کر گیا تھا وہ جانتا تھا جب بھی شادی کی بات ہوتی بی جان ایسے ہی کرتی تھیں لیکن بعد میں ٹھیک ہو جاتی تھیں۔

ابھی وہ کچھ اور بات کرتے کہ خانزادہ ہاؤس میں روز والا شور شروع ہوا تھا۔

-- "تیری خیر آج پھر دیر ہو گئی جلدی کر بسام ورنہ وہ ڈیول پھر کلاس لے گا" اس نے تیار ہو اپنی کتابیں اکٹھی کرتے بولا تھا۔

-- "یہی تو رکھا تھا پیکٹ کہاں گیا" ابیگ چیک کرتے وہ پریشان ہوا تھا۔

-- "ایک منٹ چھپکلیسی" اسے کچھ یاد آیا تھا جس پر وہ چیختے کمرے سے نکلا تھا۔

یہ تھے خانزادہ ہاؤس اور گروپ کے چھوٹے وارث بسام خانزادہ یہ زین خانزادہ سے الٹ ہی ہیں۔ یہ کہنے کو تو 25 سال کے ہو گئے ہیں لیکن

زميداري نام کي کوئي چيز ان ميں نهى هے۔ هيزل گرے آنکهيں ايک
گال پر ڈمپيل جس پر لڑکياں فدا هو جاتي تهي تبهي تو وه هر وقت هسته رها
تھا۔ بي جان اور بسام کالادلا يونيورسٲي کاپله بولے دوستوں کله ليه
جان لينے اور دينے والا۔ اس کاسب سے فيورٲ کام تھا اپني چھکلي کو تنگ
کرنا۔

۔۔۔ "فوزيه آپ نه ماها کو ديکھا هے کہاں هے وه" بسام نه باهر آتے
فوزيه سے پوچھا تھا۔ جوان دونوں کو هي بولانه آئي تهي۔
۔۔۔ "بسام بچے وه اپنے گرياراني تو اپنے کمرے هيں اور آپ دونوں آ
جائے ناشتے کله ليه" اس کله بتانه پر وه بولا تھا۔
۔۔۔ "جي آپ چله ميں اسه بولاتا هو" بسام کله کہنه پر وه گئي تهيں جس
پر کچه سوچتے سيڑهيًاں چڑھ گیا تھا۔ وه اوپر آتے بائيں طرف سے پهله
کمرے کله اندر گیا تھا۔ جس کادر وازه کھولا هي تھا۔

۔۔۔ "اوے چھپکلی میرے چاکلیٹس کاپیک واپس کرو،،،" بسام نے

اس کے سر پر کھڑے ہوتے بولا تھا

وہ جو اپنے بیڈ پر مزے سے بیٹھ ناول پڑھ رہی تھی۔

۔۔۔ "میں تو نہیں لیں،،،" وہ مصروف سے انداز میں بولی تھی۔

۔۔۔ "اچھا تم نے نہیں لی تو ٹھیک ہے" بسام نے اس کے ہاتھ سے ناول

کھینچتے کمرے سے باہر دوڑ لگائی تھیں جس پر وہ چیخی تھی۔

۔۔۔ "لالہ،،،" وہ چیختی بسام کے پیچھے بھاگی تھی۔

تو یہ ہیں ماہا جہانزیب خان ویسے تو آپ لوگوں کو کچھ پتا ہی ہو گا یہ وہی

ہیں جو بسام اور زین کی لاڈلی ہونے کے ساتھ ساتھ مونسٹرز کی بھی

لاڈلی ہیں۔ اب بسام اور ماہا کو پڑھ آپ لوگوں کو لگے گا تو یہی کے دونوں

تنگ ہیں ایک دوسرے سے مگر ان دونوں کی جان بستی ہے ایک

دوسرے میں بسام کی لاڈلی بہن ہے۔ جسے تنگ کرنا وہ اپنا فرض سمجھتا

ہے۔ ماہا جہانزیب خان ناولوں کی دیوانی بی جان اور جہانزیب خان کی لاڈلی وہ دو سال کی تھی جب امبرین خانزادہ کی ایک کار ایکسڈنٹ میں موت ہو گئی تھی جس میں ان کے ساتھ ان کی تین سال کی ایک بیٹی بھی ان دونوں کے بعد ماہا جہانزیب خان کے ساتھ ہی رہی تھی۔ مگر جب کبھی وہ اپنے کام کے سلسلے میں کہی جاتے تو وہ خان ویلا سے خانزادہ ہاؤس آجایا کرتی تھی۔ وہ 20 سال کی لائٹ براؤن آنکھوں والی معصوم شہزادی بسام خانزادہ کی چھپکلی اور زین خانزادہ کی ماہی اس کا بچہ تھی۔ بسام اسے جتنا تنگ کرتا تھا زین سے وہ ضد کر اپنی ہر بات منوالیتی تھی۔ اور صرف یہی نہیں جس کمرے میں ماہا ہوتی وہ بھی بسام کا تھا لیکن کیونکہ وہ کمرہ اوپر تھا اور اس کے ساتھ ٹیرس تھا جو کہ ایک زین کے کمرے کے ساتھ بھی تھا۔ لیکن ماہا نے ضد کر کے بسام والا کمرہ ہی لیا تھا۔ جس پر وہ ناراض بھی رہا تھا۔ زین نے اسے اپنا کمرہ دینے کا کہا تو وہ

نہیں مانی بالآخر بسام کو ہی ہار مانی پڑی تھی۔ لیکن ماہا اپنے کمرے میں صرف دن کے ٹائم ہی ہوتی تھی۔ رات وہ بی جان کے روم میں سوتی تھی کیونکہ اسے اندھیرے سے ڈر لگتا تھا۔

۔۔۔ "لالہ رو کے یار ناول دے میرا" ماہا اس کے پیچھے بھاگتے بول رہی تھی۔

۔۔۔ "میں تو نہیں دے رہا چھپکلی،،،" جس پر وہ اس سے کچھ فاصلے پر جا اسے منہ چڑاتا بول پھر بھاگا تو وہ بھی اس کے پیچھے بھاگی تھی۔ وہ دونوں بھاگتے ڈائینگ روم میں آئے تھے۔

۔۔۔ "میں نہہ،،، بسام خانزادہ یہ کیا بچکانہ حرکتیں ہیں تمہاری" بسام پیچھے اسے دیکھتے بول ہی رہا تھا جب زین کی آواز پر وہی روک گیا تھا۔

۔۔۔ "بسام لال،،،" ماہا جو اسے روکتے دیکھ اس تک آئی تھی زین کو دیکھ وہ بھی چپ کر گئی تھی جو دونوں کو گھور رہا تھا۔

۔۔۔ "تم دونوں پھر شروع ہو گئے" زین نے دونوں کو دیکھ کہاں تھا۔

۔۔۔ "نین میں نے کچھ کیا یہ بسام لالہ تنگ کر رہے مجھے" ماہانے

نظریں جھکائے بولا تھا۔ وہ زین کو جب بھی غصے میں دیکھتی تو نین ہی کہتی تھی۔

۔۔۔ "لالہ یہ جھوٹ،،،" بسام اس کی بات پر آنکھوں میں حیرت لیے

بولنے ہی لگا تھا جب زین کی گھوری پر چپ کر گیا۔

۔۔۔ "میں نے منا کیا تھا نادونوں کو،،،" اس نے پھر دونوں کو دیکھتے بولا

تو بسام نے بی جان کو دیکھا تھا۔ جس پر وہ کندھے اچکا گئی تھیں کیونکہ وہ

ہر بار ایسا ہی کرتا تھا۔

۔۔۔ "نین لالہ نے میرا ناول لے لیا ہے اور مجھے دے نہیں رہے" اب

کی بار ماہانے اس کی طرف دیکھتے آنسوؤں سے بولا تھا۔

۔۔۔ "بسام ناول دواس کا تم ہر بار اسے رولتے ہو شرم کرو چھوٹی ہے تم
سے" زین نے غصے سے بسام کو کہا تھا۔ جس پر بسام نے ماہا کو دیکھا تھا۔
۔۔۔ "لالہ اسے کہے میری چاکلیٹس کا پیکٹ دے پہلے" وہ بھی منہ بنا
کر بولا تھا۔

۔۔۔ "نین آپ ان سے پوچھے وہ انہوں نے کس کو دینی ہے میں بہن
ہو ان کی میرے لیے نہیں ہیں تو کس کے لیے ہیں" ماہا نے آنسو صاف
کرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "میں جس کو مرضی دو چھپکلی تم واپس کرو" بسام نے ماہا کو دیکھتے
ہی کہا تھا۔

۔۔۔ "میں نہیں،،، بس کرو دونوں" ماہا کے بولنے سے پہلے ہی زین بولا
تھا۔

۔۔۔ "بسام ناول پکڑاؤ ماہی کا اور ماہی بسام کو چاکلیٹس لا کر دواس کی جلدی" زین نے دونوں کو حکم دیا تھا۔ جس پر ماہابولی تھی۔

۔۔۔ "بٹ زین مجھے چاکلیٹس چاہیے" اس نے چہرے پر معصومیت سجائے بولا تھا۔

۔۔۔ "اچھا اس کی واپس کرو میں اپنے بچے کو خود لا دو گا چلو شاباش" زین نے پیار سے بولا تھا۔

۔۔۔ "پکانین" اس نے آکسائیڈ ہوتے پوچھا تو وہ سر ہلا گیا جس پر وہ بسام سے ناول لیے باہر بھاگی تو زین اور بسام دونوں اپنی جگہوں پر بیٹھے تھے۔

۔۔۔ "بی جان دیکھ لے آپ لالہ ہمیشہ اس چھپکلی کی سائیڈ لیتے ہیں اور مجھے ڈانٹتے ہیں" بسام نے منہ بنابی جان کو کہا تھا۔ جس پر زین بھی اپنے ڈرامے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "تو تم کیوں تنگ کرتے کو ہو اس کو چھوٹی ہے تم سے" بی جان نے
اسے پیار کرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "بی جان مجھے مزا آتا ہے اسے تنگ کرنے میں" جس پر وہ ہنس کر
بولا تو بی جان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

۔۔۔ "زین تم دونوں سے بات کرنی ہے مجھے ناشتہ کر میرے کمرے
میں چلنا" بی جان کے کہنے پر زین نے گھڑی پر ٹائم دیکھا تھا۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے بی جان،،،" جس پر وہ سوچتے جواب دے گیا تھا۔
۔۔۔ "بی جان آپ یہی کر لے مجھے یونیورسٹی جانا ہے" لیکن بسام منہ

بناتے بولا تھا۔

۔۔۔ "جیسے روز تم ٹائم سے جاتے ہو نا ضروری بات ہے اور ہاں ماہا کو پتا
نالگے" بی جان کے کہنے پر ان میں سے کوئی کچھ کہتا اس سے پہلے ہی ماہا
آئی تھی جس پر سب چپ کر گئے تھے۔

۔۔۔"یہ لے پکڑے بھوکے لالہ" ماہانے کہتے بسام کو پیکٹ پکڑا یا تھا۔
جبکہ اس کی بات سن بسام مسکرایا تو وہ اسے گھورتے اس کے ساتھ ہی
بیٹھی تھی۔

۔۔۔"ماہی گھر میں سارا دن فری رہتی ہونے کچھ کر ہی لو اگر سٹڈی
نہیں کرنی تو" زین نے اسے دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔"زین میں کرتی تو ہوں بی جان سے باتیں" ماہا کے کہنے پر بسام اور
زین دونوں کے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔

۔۔۔"بھائی اس چھپکلی کو اور کچھ نہیں آتا بس بی جان کا سر کھاتی ہے یا پھر
وہ ناول ہاں یاد آیا بھائی آپ کو پتا ہے یہ کیسے ناول پڑھتی ہے" وہ جو پہلے
ہی بسام کو گھور رہی تھی اس کی بات پر زین کے بولنے سے پہلے بولی
تھی۔

۔۔۔"بی جان دیکھے یہ پھر تنگ کر رہے ہیں مجھے" ماہانے معصومیت سے بی جان کو کہا تو اب کی بار انہوں نے بسام کے سر پر ہلکا تھا تھپڑ مارا تھا۔

۔۔۔"کیا بی جان یہ ہمیشہ ایسا ہی کرتی ہے" بسام نے اسے گھورتے کچھ غصے سے بولا تھا جس پر اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

۔۔۔"ٹھیک ہے اب آپ سے بات بھی نہیں کرو گی اور بابا آجائے پھر گھر بھی چلی جاؤ گی اور بابا کو کہوں گی مجھے دوبار ادھر نہیں آنا" ماہامے آنسوؤں کے ساتھ بولا تھا جسے دیکھ زین فوراً بولا تھا۔

۔۔۔"ارے ایسے کیسے میرا بچہ نہیں آئے گا میں خود لینے آ جاؤ گا تمہیں" زین نے اس کے پھولے گالوں کو دیکھ بولا تھا۔ جبکہ اس کے آنسو دیکھ بسام بھی بولا تھا۔

۔۔۔ "اچھا سوری ماہا میں تو بس ایسے ہی تنگ کر رہا تھا یاد اب تم نہیں آؤ گی تو میں بور ہو جاؤ گا" بسام کے کہنے پر وہ پھر بولی تھی۔

۔۔۔ "میں نہیں آؤ گی بی جان آپ اور زین دونوں میرے پاس آ جانا لالہ نہیں آئے گے" ماہا کی ناراض تھی اب اس سے۔

۔۔۔ "ہا ہا ہا ماہا بچے تم نا بھی آؤ نا تو بھی یہ خود ادھر آ جائے گا اس کا دل تمہارے بغیر نہیں لگتا" بی جان نے ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔ "سوری نا چھپکلی اچھا یہ ہاف تم لے لو" بسام نے چاکلیٹس اس کے آگے کرتے بولا تھا

جس پر وہ ناراضگی بھول گئی تھی۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے بٹ آپ پھر نہیں غصہ ہو گے" ماہا کے کہنے پر وہ مسکراتے سر ہلا گیا تھا۔

۔۔۔ "چلو اب چپ کر کے دونوں ناشتہ کرو" جس پر زین کے کہنے پر وہ
دونوں بھی چپ کرناشتہ کرنے لگے تھے۔ پھر کچھ دیر بعد ماہا اٹھتی اپنے
کمرے میں گئی تھی

جبکہ بسام اور زین اس کے جاتے ہی بی جان کے ساتھ ان کے کمرے
میں گئے تھے۔

۔۔۔ "بی جان کیا بات ہے" زین نے بات شروع کی تھی۔

۔۔۔ "بیٹا میری صبح جہانزیب سے بات ہوئی تھی وہ ماہا کی شادی کرنا

چاہتا ہے" بی جان کے بتانے پر وہ دونوں حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔ "لیکن بی جان اتنی بھی کیا جلدی ہے" زین نے سنجیدگی سے پوچھا
تھا۔

۔۔۔ "تم تو سن نہیں رہے اور یہ ابھی پڑھ رہا ہے اس کا کہنا ہے ماہا پڑھ
بھی نہیں رہی وہ جتنی جلدی ہو سکے اپنی زمینداری پوری کرنا چاہتا ہے"
بی جان کے بتانے پر اب کی بار بسام بولا تھا۔

۔۔۔ "بی جان گڑیا بوجھ نہیں ہے ہم پر اور ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے ہم
نہیں کر رہے اس کی شادی آپ پاپا سے کہے بسام اور زین نہیں مان
رہے" بسام کے بولنے پر بی جان کچھ کہتی اس سے پہلے زین بولا تھا۔
۔۔۔ "بی جان ابھی وہ بچی ہے اسے اس کی زندگی انجوائے کرنے دے
شادی کے بعد پھر وہی زمینداریاں ابھی اسے کچھ میچور ہونے دے پھر
دیکھے گے اور ٹھیک کہا ہے بسام نے آپ پاپا کو کہہ دے ہم دونوں نہیں
مان رہے بلکہ آپ رہنے دے میں خود بات کرو گا" زین کی سن وہ بھی
مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "چلو ٹھیک ہے،،،" بی جان کے کہتے وہ دونوں اٹھے تھے۔

۔۔۔ "اچھا بی جان اب نکلتا ہو میں،،،" زین نے کہتے جھک ان سے پیار
لیا تھا۔

۔۔۔ "میں بھی ہوں بی جان" بسام کے کہنے پر مسکرا بی جان نے اسے
بھی پیار دیا تھا۔

۔۔۔ "اللہ کے آمان میں،،،" پھر بی جان سے دعا لے وہ دونوں نکلے
تھے۔

۔۔۔ "ردا تم نے اٹھنا ہے یا نہیں" وہ اسے کب سے اٹھا رہی تھی جو اٹھی
ہی نہیں رہی تھی۔

۔۔۔ "یار بس پانچ منٹ،،،" ردانے منہ دوسری طرف کرتے بولا تھا۔

۔۔۔"پانچ منٹ کی بجی وارڈن آگئی ناتو بولے گی اور پھر تم پہلے ہی دن لیٹ کرواؤ گئی یونی سے" اس نے غصے سے کہتے اپنا بیگ سٹ کیا تھا۔
۔۔۔"اٹھ گئی میری جان ناراض کیوں ہوتی ہو" جس پر ردانے اٹھتے اس کے گال پر کس کرتے کہاں تھا۔

۔۔۔"اچھا بس بس اب جلدی کرو" اس کے کہنے پر رداسکراتے اپنے کپڑے لیے واشروم گئی تو وہ اس کا بیڈ بھی ٹھیک کرنے لگی تھی۔

تو اب آپ لوگ سوچ رہے ہوں گے یہ کون ہے بتاتے ہیں آپ کو یہ تھیں سوہا خان اور رداسلم سوہانے آج تک اپنی فیملی کو نہیں دیکھا تھا وہ بہت چھوٹی تھی جب کوئی اسے یتیم خانے چھوڑ گیا تھا۔ جبکہ رداسے

یہاں آئے چار سال ہوئے تھے ماں باپ دونوں کے مارنے پر اس کے گھر والے ہی چھوڑ کر گئے تھے۔ سوہا کی بس رداسے ہی دوستی تھی۔ اس

21 سال کی لڑکی کو وقت اور حالات نے دوسروں سے الگ کر دیا تھا۔

وہ اپنے سے انجان براؤن آنکھوں والی مضبوط لڑکی جو عشق کو سرے
سے ہی نہیں مانتی تھی۔ ہمیشہ ٹاپ کرنے والی۔ اس نے اپنا بچن یتیم
خانے میں ہی گزارا تھا۔ جاہا اس کی دوستی بس رداسے ہی تھی۔
۔۔۔ "اب جلدی چلوں رداهم لیٹ ہو جائے گے" سوہانے اس کا
بیگ دیتے بولا تھا۔

۔۔۔ "یار میں نے ناشتہ بھی نہیں کیا" جس پر وہ معصومیت سے بولی
تھی۔

۔۔۔ "کوئی بات نہیں یونی میں ہی کچھ کھالے گے جلدی کرو" مگر سوہا
اسے کہتے گھسیٹتے اپنے ساتھ لیے نکلی تھی۔

۔۔۔"ہاں حمزہ بولوں میٹنگ کا کہاں بنا" زین نے آفس آتے ہی سامنے
موجود حمزہ سے پوچھا تھا جبکہ اسے دیکھ آفس میں سب ورکرز اپنے کام
میں مصروف ہوئے تھے۔

۔۔۔"سر سب آگئے ہیں بس آپ کا ویٹ ہو رہا تھا" جس پر اس نے بتایا
تو وہ اس ساتھ میٹنگ روم کی طرف بڑھا تھا۔ جہاں اندر جاتے ہی اسے
دیکھ سب کھڑے ہوئے تھے۔ جبکہ سب کو دیکھ وہ جاتا اپنی جگہ پر بیٹھتے
سب کو اشارہ کر گیا تھا جس پر وہ سب بھی بیٹھ گئے تھے۔

۔۔۔"جی تو دورانی صاحب بتائے پھر کیا سوچا" وہ سیدھا مطلب کی
بات پر آیا تھا۔

۔۔۔"خانزادہ صاحب ہم 5050 پر یہ کام کرے گے" دورانی کے
بولنے پر وہ سوچتے اپنے سامنے پڑی فائل ان کی طرف کر گیا تھا۔

۔۔۔ "زین خانزادہ کسی کے آڈر نہیں سنتا حمزہ آپ کو بتا ہی چکا ہو گا 80
20 پر کام کرنا ہے تو ٹھیک ہے" زین نے سنجیدگی سے کہتے پیچھے کرسی
سے ٹیک لگائی تھی۔ جبکہ وہاں موجود سب لوگ اسے حیرت سے دیکھ
رہے تھے۔ کیونکہ دورانی گروپ کا ایک نام تھا لوگ ان کے ساتھ کام
کرنے کے لیے ترستے تھے اور وہ اپنی کر رہا تھا۔

۔۔۔ "زین تم بہت غلط کر رہے ہو لوگوں کو یہ موقع محنت کر بھی نہیں
ملتا جو تمہیں ملا ہے اور تم" اب کی بار ان کا بیٹا اونچی آواز میں بول رہا تھا۔
جب زین بولا تھا۔

۔۔۔ "وقاص دورانی آواز نیچی اتنی اونچی آواز تو زین خانزادہ اپنے باپ
کی بھی برداشت ناکرے" وہ بھی غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔ "تم بہت غلط کر رہے ہو تمہارا پورا بزنس برباد ہو گا اس سے"
وقاص نے اب کی بار کچھ آرام سے بولا تھا۔

۔۔۔"یہ سارا بزنس زین خانزادہ خود یہاں تک لایا ہے تمہاری طرح
باپ کی محنت پر نہیں اچھل رہا" زین نے ٹیک لگائے اپنی کرسی گھوماتے
بولا تھا۔

۔۔۔"تمہیں میں چھوڑوں گا نہیں" وہ غصے سے بولا تھا۔
۔۔۔"زین تم اپنا نقصان کر رہے ہو" زین کے بولنے سے پہلے ہی مجید
دورانی بولے تھے۔

۔۔۔"دورانی صاحب زین خانزادہ کبھی اپنا نقصان نہیں کرتا" زین کے
کہنے پر وہ خود پر کنٹرول کر گئے تھے مگر وقاص کچھ بولتا اس سے پہلے وہ
اسے روکتے بولے تھے۔

۔۔۔"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے تمہاری ڈیل" ان کے کہنے پر وہ
مسکراتے اپنے جگہ سے اٹھ فائل اٹھا گیا تھا۔

۔۔۔ "لیکن اب مجھے نہیں منظور" زین نے کہتے اس فائل کے ٹکڑے
کیے تھے۔ اور پھر وہی پھینک باہر نکلنے لگا تھا جب وقاص بولا تھا۔
۔۔۔ "زین خانزادہ تمہیں اس کی قیمت چکانی پرے گی اور ایسی قیمت
چکاؤ گے جو تمہیں پوری زندگی یاد رہے گی" وقاص کے کہنے پر زین
گھوم اس تک آیا تھا۔
۔۔۔ "چلو ٹھیک ہے کر کے دیکھاؤ جو کرنا ہے لیکن پھر جو زین خانزادہ
کرے گا وہ صرف تم نہیں تمہاری سات نسلیں یاد رکھے گی" زین نے
اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا تھا۔
۔۔۔ "اور ہاں میں دھمکیاں نہیں دیتا کر کے دیکھتا ہو" زین اسے کہتے
حمزہ کو اشارہ کرتے بنا کسی اور کو دیکھے وہاں سے نکلا تھا۔ جبکہ اس کے
جاتے وہ لوگ بھی جانے لگے تھے جب حمزہ روک گیا تھا۔

۔۔۔"ارے وقاص صاحب رویے کچھ دیکھتے جائے" حمزہ نے
مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔"اب کیا ہے" جس پر وہ بولا تو حمزہ نے سامنے پروجیکٹر اون کیا تھا۔
جس پر نیوز آرہی تھی۔

۔۔۔"جی آپ کو بتاتے چلے ابھی ابھی ذریعے سے پتا چلا ہے دورانی
گروپ جس مال کے پروجیکٹ کر کچھ مہینوں سے کام کر رہے تھے
اسے سیل کر دیا گیا ہے اسی بارے میں ہمیں احمد بتا رہے ہیں لاہور
سے" سامنے پروجیکٹر پر لڑکی بول رہی تھی جسے سب سن حیران ہوئے
تھے۔

۔۔۔"جی احمد کیا وجہ بتائی جا رہی ہے اسے سیل کرنے کی" لڑکی نے
روپوٹر سے پوچھا تھا۔

۔۔۔"جی صنم دورانی گروپ لاہور میں جس پروجیکٹ پر کام کر رہے تھے کہاں جا رہا ہے ان کا اب تک کاسب سے بڑا پروجیکٹ تھا یہ لیکن جب آج اس پریٹ ہوئی تو پتا چلا اس میں استعمال ہونے والا میٹیریل سارا لوکل اور دو نمبر ہے جس سے بیلڈنگ گر بھی سکتی تھی اسی لیے اسے سیل کر دیا گیا ہے" اس روپوٹ نے ڈیٹیل بتائی تھی۔ وہ اور بھی بول رہا تھا جب حمزہ نے پروجیکٹر بند کر دیا تھا۔

۔۔۔"یہ سب کیا تھا" مجید دورانی غصے سے بولے تھے۔

۔۔۔"دورانی صاحب یہ تو صرف زین خانزادہ نے ٹریلر دیکھایا ہے ان سے پنگا لیا تو وہ آپ لوگوں کو پوری فلم دیکھائے گے اور یقین کرے وہ فلم نا صرف اسلام آباد میں بلکہ پوری دنیا میں ہٹ جائے گی" حمزہ نے ان لوگوں کے پریشان چہرے دیکھ مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "میں چھوڑوں گا نہیں خانزادے کو اس کو حساب دینا ہوگا" جس پر وقاص غصے سے بولتا وہاں سے نکلا تو مجید دورانی اور باقی لوگ بھی اس کے پیچھے نکلے تھے۔ جس پر حمزہ مسکراتے وہاں موجود زین کالپ ٹاپ بند کر اٹھا اپنے ساتھ لیے نکلا تھا۔

وہ دونوں یونیورسٹی آئی تھی جہاں پہلے تو انہوں نے ساری یونی گھومی تھی پھر کیفے میں جا بیٹھ گئی تھی۔

۔۔۔ "یار سوہا کتنی بڑی ہے نا یہ یونی" ردا نے خوش ہوتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہاں یار لیکن پتا اگر ہماری سکالرشپ نا ہوتی تو ہم تو کبھی بھی اس یونی میں آ سکتیں" سوہا کے کہنے پر وہ بھی سر ہلا گئی تھی۔

۔۔۔ "خیر میں کچھ کھانے کے لیے لے کر آتی ہوں تم ویٹ کرو" ردا
اسے کہے وہاں سے اٹھی تھی جس پر وہ اس کے جاتے اپنی کوئی بک نکال
پڑھنے لگی تھی۔

۔۔۔ "یار بی کے تجھے پتا آج کے سپورٹ گالا میں آدھے سے زیادہ
لڑکیاں تو صرف تیرے لیے آنے والی ہیں" علی نے اس کے ساتھ چلتے
بولا تھا۔ بسام کے دو ہی تو دوست تھے بس ایک علی اور دوسرا حمدان اور
ان تینوں کی دوستوں تو یونی میں سب کی فیورٹ تھی۔

۔۔۔ "کیا یار علی تمہیں پتا تو ہے ہمارا بی کے ہے ہی اتنا ہینڈ سم" جبکہ
بسام کی جگہ حمدان بولا تھا۔ لیکن وہ تو ان دونوں کی سن ہی نہیں رہا تھا۔
۔۔۔ "اوے یہ ہماری جگہ پر کون بیٹھا ہے" بسام کے کہنے پر دونوں نے
دیکھا تھا۔

۔۔۔ "پتا نہیں کس میں اتنی ہمت آگئی" جس پر علی بولا تو وہ لوگ جگہ تک آئے تھے جہاں کوئی لڑکی بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔ جبکہ بسام نے جاتے اس سے کتاب کھینچی تھی۔

۔۔۔ "یہ کیا بد تمیزی ہے مسٹر" سوہا کھڑے ہوتے غصے سے بولی تھی۔
۔۔۔ "مس ایکس وائے زی یہ میری جگہ ہے" بسام کے بولنے پر اسے غصہ آیا تھا۔ جس پر وہ اپنی کتاب اس سے کھینچتے بولی تھی۔

۔۔۔ "تمہارا نام نہیں لکھا یہاں پر" سوہا کہتے واپس بیٹھی تھی۔
۔۔۔ "بسام خانزادہ کو اپنا نام لکھوانے کی ضرورت بھی نہیں لوگ دیکھ خود ہی جگہ چھوڑ دیتے ہیں" بسام کے انداز میں ایک غرور تھا۔ جسے دیکھ وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "تم کیا پرائم منسٹر ہو جو لوگ تمہیں دیکھ جگہ دے دیتے ہیں" وہ اس کی طرف متوجہ ہو بولی تھی۔ جس پر حمدان بولا تھا۔

۔۔۔ "ہیلو مس یونی کی لڑکیاں مرتی ہیں بی کے پر" حمد ان کے کہنے پر وہ
اترایا تھا۔

۔۔۔ "وہ لڑکیاں اندھی ہی ہو گئیں" وہ کہتے پھر اپنی بک میں مگن ہوئی
تھی جس پر کوئی کچھ کہتا اس سے پہلے ہی ایک لڑکی ان لوگوں تک آئی
تھی۔ جس نے بلیک پنٹ کے ساتھ شارٹ وائٹ شرٹ پہنی تھی جو
اس کے جسم کی نمائش کر رہی تھی۔

۔۔۔ "بے بی تم یہاں پر ہو میں کب سے ڈھونڈ رہی تھی" اس نے
آتے بسام کے گلے میں باہیں ڈالتے بے باکی سے اس کے گال کو چومتے
بولا تھا۔ جس پر سوہا حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "تم کیوں ڈھونڈ رہی تھی" بسام نے اسے خود سے دور کرتے بولا
تھا۔

۔۔۔ "شوہے آج اس کے لیے" جس پر وہ مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔"اوہاں،،،" بسام نے ایک لفظی جواب دیا تھا۔

۔۔۔"اچھا سنو آج شو کے بعد اپارٹمنٹ چلے" وہ مسکراتے بولی تھی۔

جس پر وہ بھی مسکرایا تھا۔

۔۔۔"ہاں کیوں نہیں اب چلو" بسام ایک نظر سوہا کو دیکھتا تانیہ کو لیے

وہاں سے نکلا تھا

جس پر علی اور حمدان بھی اس کے ساتھ جانے لگے تو حمدان کے ساتھ

کوئی ٹکڑا یا تھا۔

۔۔۔"اوسوری مجھے پتا نہیں لگا" رداجو آڈر دے اپنے دھیان میں آرہی

تھی وہ حمدان سے ٹکڑائی تھی مگر وہ کچھ کہتا اس سے پہلے ہی وہ سوری

بولتے وہاں سے نکل سوہا کے پاس گئی تھی۔ جس پر حمدان اسے دیکھتے

بسام وغیرہ کے پیچھے گیا تھا۔

۔۔۔"اتنا ٹائم،،،" سوہا نے اس سے پوچھا تھا۔

۔۔۔"وہ رش تھا خیر کچھ ٹائم تک آڈر آرہا ہے ہمارا" ردا کے بتانے پر وہ
دونوں باتوں میں لگی تھیں۔

بسام ان لوگوں کے ساتھ باہر آیا جہاں یونی کی گراؤنڈ میں سپورٹس گالا
شروع ہونے والا تھا اور اس میں سب سے پہلے بسام کی پرفارمنس
تھی۔ سامنے ہی ایک لڑکی اور لڑکا کھڑے کچھ باتیں کر رہے تھے۔
۔۔۔"میرا خیال ہے اتنا انتظار کافی ہو گا ہم جانتے ہیں زیادہ تر لوگ
یہاں کس لیے آئے ہیں" لڑکا مانک میں اونچی آواز میں بولا تھا۔ جس پر
ہر طرف بی کے کا نام گونجنے لگا تھا۔

..."So ladies and gentlemen put your
hands up together for Rockstars"

لڑکی کے مائیک میں کہنے سے ہی وہاں شور شروع ہو گا تھا۔ پھر میوزک کی آوازیں آنا شروع ہوئی تھی۔ سیٹج پر بسام مائیک لگائے ہاتھ میں گٹار پکڑے کھڑا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی تانیہ بھی مائیک پکڑے اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔ جبکہ اس کے پیچھے حمد ان پیانو پلے کر رہا تھا اور علی ڈرم کی بیٹ کو کنٹرول کر رہا تھا۔ بسام نے سب کے شور کرنے پر ہاتھ ہلاتے پیچھے دونوں کو مسکراتے دیکھا تھا۔ پھر سب کی طرف دیکھ مسکراتے گا نا شروع کیا تھا۔

۔۔۔ "آج کل تیرے میرے پیار کے چرچے ہر زبان پر،،،،
سب کو معلوم ہے اور سب کو خبر ہو گئی،،،، "اس کے گنا نے پر سب
چپ ہوئے تھے۔

۔۔۔ "آج کل تیرے میرے پیار کے چرچے ہر زبان پر،،،،

سب کو معلوم ہے اور سب کو خبر ہو گئی،،، "وہ بول بولتے سیٹج کے چکر لگا تھا۔

-- "یار سوہا وہاں دیکھتے کیا ہو رہا،،، "گراؤنڈ میں رش دیکھتے ردابولی تھی۔

-- "چھوڑو یار،،، "جس پر سوہا کہتے وہاں سے جانے لگی تو ردانے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

-- "چپ کر کے چلو میرے ساتھ،،، "وہ کہتے بنا اس کی سننے سے اپنے ساتھ لیے چلی تھی

وہ لوگ اس رش میں پیچھے ہی کھڑی ہوئی تھیں سیٹج پر کون تھا انہیں معلوم تو نہیں ہو رہا تھا مگر وہ میوزک کے بعد ایک بار پھر گانا شروع کر چکا تھا۔

۔۔۔ "ہم نے تو پیار میں ایسا کام کر لیا،،،"

پیار کی راہ میں اپنا نام کر لیا،،،" بسام نے گاتے دو بار اہوئی الفاظ
دھورائے تھے۔

۔۔۔ "ہم نے تو پیار میں ایسا کام کر لیا،،،"

پیار کی راہ میں اپنا نام کر لیا،،،" اس نے پھر بول سامنے لگامائیک اٹھا
کراؤڈ کی طرف کیا تھا۔

۔۔۔ "پیار کی راہ میں اپنا نام کر لیا،،،" جب کراؤڈ بھی اس کے ساتھ

گانے لگا تھا۔ وہ بول چپ ہوا تھا۔ جب تانیہ نے گانا شروع کیا تھا۔

۔۔۔ "آج کل تیرے میرے پیار کے چرچے ہر زبان پر،،،"

سب کو معلوم ہے اور سب کو خبر ہو گئی،،،" وہ بسام کو دیکھ مسکرا گا رہی
تھی۔

۔۔۔ "آج کل تیرے میرے پیار کے چرچے ہر زبان پر،،،"

سب کو معلوم ہے اور سب کو خبر ہو گئی،،، "اب وہ دونوں ایک ساتھ کچھ آگے ہو گاتے ساتھ سٹیپ کرنے لگے تھے۔

ردا کو اب ہو رہا تھا گانے والا کون ہے کیونکہ اس کی آواز واقع ہی جادو کرنے والی تھی۔ اسی لیے وہ لوگوں کو پیچھے کرتے آگے جانے لگی جبکہ سوہا بھی دیکھنا چاہ رہی تھی۔ اسی لیے وہ بھی اس کے ساتھ جارہی تھی۔ وہ دونوں آگے آرو کی تھیں جب سوہا کی نظر تانیہ پر گئی تھی۔ مگر وہ بسام کو دیکھ نہیں سکی تھی۔

... "hands up every one,,,"

تانیہ کے بولنے پر سب نے ہاتھ اٹھائے تھے۔

۔۔۔ "دو بدن، ایک دل ایک جان ہو گئے،،،

منز لیں ایک ہوئی، ہمسفر بن گئے،،، "تانیہ نے کہتے بسام سے جگہ بدلی تھی۔ جب سوہا اسے دیکھ حیران ہوئی تھی۔

جبکہ بسام تانیہ کا گانا انجوائے کرتے سب کو دیکھ رہا تھا اس کی بھی اچانک
نظر سوہا پر گئی تھی جسے دیکھ وہ مسکرا گیا تھا۔

لیکن وہ اسے دیکھتے وہاں سے غصے میں نکلی تو رد ا پریشان ہوتی اس کے
پیچھے گئی تھی۔ جبکہ بسام اسے جاتے دیکھ حیران ہو واپس سے گانے لگا
تھا۔

۔۔۔ "آج کل تیرے میرے پیار کے چرچے ہر زبان پر،،،
سب کو معلوم ہے اور سب کو خبر ہو گئی،،،" وہ گاتے خاموش ہوا تھا
جب تالیوں کے ساتھ اس کا نام گونجا تھا۔ جس پر وہ مسکراتے وہاں سے
نکلا تو تانیہ اور باقی سب بھی اس کے ساتھ نکلے تھے۔

۔۔۔ "سوہا کیا ہو گا یار،،،" اسے جاتے دیکھ رہا تھا اس کا ہاتھ پکڑ روکا تھا۔

۔۔۔ "یار یہ وہی چیپسٹار تھا پتا نہیں خود کو سمجھتا کیا ہے اور صرف یہی نہیں وہ جو لڑکی ساتھ گا رہی تھی وہ بھی اتنی اور تھی" سوہا غصے سے بولی تھی۔

۔۔۔ "تو تجھے کیا ہو رہا ہے" ردا کو اس کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔
۔۔۔ "کچھ نہیں بس وہ زہر لگتا ہے مجھے" اس کے کہنے پر ردا مسکرا کر بولی تھی۔

۔۔۔ "کوئی بات نہیں میری جان ہم دور رہے گے اس سے چل آ جا
چلے پھر" ردا اسے لیے اپنے ساتھ نکلی تھی۔ جبکہ وہ دونوں انجان تھی
کہ کوئی ان کی باتیں سن چکا ہے۔

۔۔۔"بی کے کیا سوچ رہا ہے" علی نے اس کے پاس آتے پوچھا تھا جو
کال کی وجہ سے ان دور آگیا تھا۔

۔۔۔"کچھ نہیں،،،" وہ بس اتنا ہی بولا تھا۔

۔۔۔"اچھا ویسے اس چپکو کو اپنے ساتھ کب تک رکھنے والا ہے تو" علی
نے تانیہ کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا جو حمد ان کے ساتھ کچھ بات کر
رہی تھی۔

۔۔۔"یار بور تو میں بھی ہو گیا ہو بٹ جب تک کوئی نئی نہیں آ جاتی اسی
سے کام چلاؤ گا" بسام ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔"ہاں کہہ،،، بے بی چلے ہم،،،" علی کچھ کہتا اس سے پہلے ہی تانیہ
ان تک آتی بولی تھی۔

۔۔۔ "ہاں چلو،،،" جس پر وہ کہتا اسے لیے نکلا تھا۔ جبکہ پیچھے علی اور
حمدان کو آنکھ و نگ کر گیا تو وہ دونوں نفی میں سر ہلاتے کیفے کی طرف
چلے گئے تھے۔

۔۔۔ "بی جان بابا کب آئے گے" ماہاجو آج باہر ہی گارڈن میں پھولوں
کے ساتھ لگی تھی اپنی پیچھے بیٹھی بی جان سے باتیں بھی کر رہی تھی۔
۔۔۔ "آجائے گا بچے تم کیا کر رہی ہو بس کرو اب" بی جان نے کہتے
بات بدلی تھی۔

۔۔۔ "بی جان بس ہو گیا" وہ کرتے اٹھ بی جان تک آئی تھی۔ ماہانے بی
جان کو پھول دیکھاتے بولا تھا جو وہ کب سے لگا رہی تھی۔

۔۔۔"ارے یہ تو بہت پیارے لگ رہے ہیں"بی جان نے انہیں دیکھتے
بولا تو وہ جان کے پاس بیٹھ گئی تھی۔

۔۔۔۔"بی جان یہ کم ہیں ابھی میں اب بسام لالہ کے ساتھ جا کر اور لے
کر آؤ گی پھر جیسے میں نے گھر میں لگائے ہیں نا ویسے ہی یہاں پر بھی لگاؤ
گی"وہ خوش ہو بتا رہی تھی جس پر بی جان بھی مسکرائی تھیں۔

۔۔۔"پتا ہے ماہا تم میں مجھے اپنی امیرین نظر آتی ہے وہ بھی ایسے ہی تھی
تمہاری طرح"بی جان کے کہنے پر وہ اپنی کے قریب ہوتی ان کی گود
میں سر رکھ گئی تھی۔ وہ لوگ گارڈن میں تھے جہاں سیٹنگ ایریا بنایا گیا
تھا۔ جس میں نیچے گدیاتکیے وغیرہ رکھ سجایا گیا تھا۔

۔۔۔"بی جان آپ ماما سے بہت پیار کرتی تھیں"ماہا کے کہنے پر وہ
مسکراتے اس کے سر پر پیار کرنے لگی تھیں۔

۔۔۔"وہ تو سب کی لاڈلی تھی رونق لگا کر رکھتی تھی اور پتا ہے جیسے تم
اور بسام لڑتے ہونا ویسے ہی وہ بھی سفیر کے ساتھ لڑتی تھی دونوں نے
گھر میں رونق لگائی ہوتی تھی" بی جان اسے مسکراتے بتا رہی تھیں۔
۔۔۔"بی جان ماما بابا کی پسند کی شادی تھی کیا" ماہانے ان کی طرف چہرا
کیے پوچھا تھا۔

۔۔۔"نہیں تو تمہارے بابا تمہارے نانا کے دوست کے بیٹے تھے وہ
ہمارے گھر بہت آتے تھے پھر دونوں دوستوں نے اپنے بچوں کا رشتہ
کر دیا" ان کے بتانے پر وہ حیران ہوئی تھی۔
۔۔۔"لیکن بابا تو ماما سے اتنا پیار کرتے ہیں بی جان" اس کے حیرت سے
کہنے پر وہ ہنسی تھیں۔

۔۔۔"ہاں تو بے وقوف لڑکی وہ بیوی تھی تمہارے بابا کی پیار تو کرے گا
نا" بی جان کے اسے بے وقوف کہنے پر اس نے منہ بنایا تھا۔

۔۔۔"بی جان تو کیا ماما بھی بابا سے پیار کرتی تھیں" اس نے کچھ سوچتے
پوچھا تھا۔

۔۔۔"ہاں بہت زیادہ وہ تو رہنے بھی نہیں آتی تھی" بی جان کی بھی
آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔

۔۔۔"بی جان ایک بات پوچھوں آپ سے" ماہانے اب کی بار بیٹھتے
پوچھا تھا۔

۔۔۔"ہاں پوچھوں،،،" جس پر انہوں نے اجازت دی تھی۔

۔۔۔"بی جان کیا ماموں جان بھی مامی سے پیار کرتے تھے" ماہاکے
پوچھنے پر بی جان نم آنکھوں سے مسکرائی تھیں۔

۔۔۔"ہاں سفیر بھی وانیہ سے بہت پیار کرتا تھا" بی جان کے بتانے پر وہ
سوچ میں پڑی تھی۔

۔۔۔ "پھر مامی انہیں چھوڑ کر کیوں گئیں انہوں نے اپنے بچوں کا بھی نہیں سوچا" وہ اداس ہوتے بولی تھی۔

۔۔۔ "ماہا سے اپنے بچوں سے پیار تھا ہی کب اس کے لیے تو بس پیسہ سب کچھ تھا" بی جان کے سنجیدگی سے بولنے پر وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "بی جان کیا کسی کے لیے پیسہ اس کے رشتوں سے بھی بڑھ کر ہو سکتا ہے" اس کے کہنے پر بی جان تلخ مسکراتے سے بولی تھیں۔

۔۔۔ "بچے اس دنیا میں بہت لوگ ہیں جن کو بس پیسے سے پیار ہے وانیہ بھی ان میں سے ہی ایک تھی جس نے پیسے کے لیے اتنا پیار کرنے والا شوہر اتنی پیاری اولاد چھوڑ دی" ان کے بتانے پر وہ بولی تھی۔

۔۔۔ "بی جان میں نے ماما کو دیکھا نہیں ہے لیکن آپ کو پتا مجھے ماما اور مامی کے بارے میں جان اتنا پتا لگ گیا ہے ہر عورت ایک سی نہیں ہوتی

اگر وانیہ مامی جیسی عورتیں ہیں دنیا میں تو ماما جیسی بھی تو ہیں جن کے لیے ان کے رشتے عزیز ہوتے ہیں "وہ بی جان کے ساتھ لگتے بولی تھی۔۔۔" ہاں یہ تو ہے لیکن خیر تم نا ذرا کم بات کیا کرو میرے ساتھ "بی جان نے اس کا دھیان ان باتوں سے ہٹانے کے لیے بولا تھا۔۔۔" اور وہ کیوں بی جان میں تو کرو گی "ماہانے منہ پھولا بولا تھا۔۔۔" کیونکہ کل کو تم نے اپنے گھر چلے جانا ہے ہم سب کو چھوڑ کر پھر تم بھی امبرین کی طرح نہیں آیا کرو گی "بی جان نے اسے پیار کرتے بولا تو وہ مزید ان کے ساتھ لگی تھی۔۔۔" میں نے کہی نہیں جانا بی جان مجھے آپ کے پاس رہنا ہے "ماہانے ادا سی سے کہا تو وہ مسکرائی تھیں۔۔۔" لیکن ایک نا ایک دن تو جانا ہے نا "بی جان کے کہنے پر وہ ادا سی ہو بولی تھی۔

۔۔۔"بی جان جب وقت آئے گا تب دیکھ لے گے نا" اس کے کہنے پر
بی جان ہنسی تھیں مگر وہ کچھ کہتی اس سے پہلے پیچھے سے آتے جہانزیب
خان بولے تھے۔

۔۔۔"ارے کیا دیکھنا ہے میری شہزادی نے" ان کے بولنے پر اس نے
بھی بی جان کے ساتھ ان کی طرف دیکھا تھا جو ان دونوں کو پی دیکھ رہے
تھے جس پر وہ اٹھ ان کی طرف بھاگی تھی۔

۔۔۔"بابا آپ کب آئے،،،" ماہانے ان کے گلے لگتے بولا تھا۔

۔۔۔"میں سیدھا اپنی شہزادی کے پاس آیا ہوں" وہ اسے اپنے ساتھ
لگاتے بولے تھے پھر وہی بی جان کے پاس بیٹھ گئے تھے۔

۔۔۔"بابا مجھے ابھی آپ کے بی جان کے نین کے اور بسام لالہ کے پاس
رہنا ہے مجھے کہی نہیں جانا" اس کے کہنے پر انہوں نے بی جان کی طرف
دیکھا تو وہ مسکرا گئی تھیں۔

۔۔۔ "میری بیٹی ہمارے پاس ہی ہے کہی نہیں جارہی لیکن ابھی گھر بھی جانا ہے یا نہیں" ان کے کہنے پر وہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "جی جانا ہے" ماہا کے کہنے پر بی جان اور جہانزیب خان دونوں ہنسنے لگے۔

۔۔۔ "اچھا بی جان میں پھر چکر لگاؤ گا آپ کے پاس" وہ کہتے اٹھے ہی تھے جب بھی جان بولی تھیں۔

۔۔۔ "ارے کھانا کھا کر جانا اب" بی جان کی فکر پر وہ مسکرائے تھے۔

۔۔۔ "نہیں بی جان بس اب گھر چل آرام کرنا ہے میں نے پھر شام میں عافیہ نے چکر لگانا ہے" جہانزیب خان کے بتانے پر وہ بولی تھیں۔

۔۔۔ "اچھا چلو ٹھیک ہے لیکن ماہا کو بھیج دیا کرنا جب بھی آتے ہو یہ آنا ہی بھول جاتی ہے" ان کے بولنے پر ماہا نے بی جان کو ہگ کیا تھا۔

۔۔۔"میری پیاری سی بی جان میں آ جاؤ گی اب بسام لالہ کو خوش نہیں
ہونے دے سکتی بس آج سکون لے لے وہ" اس کے بولنے پر دونوں
ہنسنے لگے۔

۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے چلوں اسد حافظ،،،" وہ دونوں بی جان سے مل
وہاں سے نکلے تھے۔ پھر بی جان بھی کچھ دیر بعد اٹھ اندر چلی گئی تھیں۔

وہ جہانزیب خان کے ساتھ خان ویلا آئی تھی ان لوگوں کے آنے سے
پہلے ہی ان کی بہن آگئیں تھیں جو انہیں دیکھ ان تک آئی تھیں۔
۔۔۔"ارے بھائی شکر ہے آپ آ گئے" وہ ان کے پاس آتے بولی
تھیں۔

۔۔۔ "ہاں بس ماہا کو لانا تھا خانزادہ ہاؤس سے تو اسی لیے دیر ہو گئی" ان کے کہنے پر وہ ماہا سے ملی تھیں۔

۔۔۔ "میری بچی کیسی ہے" وہ اسے گلے لگاتی بولی تھیں جہاں وہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "پھوپھو میں ٹھیک آپ سنائے آپ کسی ہیں اور آپی اور لالہ کیسے ہیں" جس پر وہ ان سے الگ ہو بولی تو وہ لوگ وہی صوفوں پر بیٹھے تھے۔

۔۔۔ "اللہ کا شکر ہے بچے سب ٹھیک ہیں فیضا تو لندن چلی گئی ہے احمد کے پاس اور فیضان آج کل کام میں مصروف ہے" وہ مسکراتے بتا رہی تھیں۔

۔۔۔ "اور بھابھی نہیں آئی آپ کے ساتھ" ماہا کے پوچھنے پر وہ بولی تھیں۔

۔۔۔ "نہیں وہ اپنے میکے گئی ہے ویسے جہانزیب تم کبھی اسے میرے پاس بھی چھوڑ دیا کرو" وہ اسے بتاتی جہانزیب سے بولی تھیں۔

۔۔۔ "عافیہ یہ تو میرے ہوتے بھی یہاں نہیں ٹیکتی اور پھر ابھی سب کو پتا ہی چلتا ہے میں کہی جا رہا تو بسام شروع ہو جاتا ہے اسے چھوڑ جائے پاپا" وہ ہنستے بتا رہے تھے۔

۔۔۔ "بابا بسام لالہ تنگ کرتے ہیں مجھے" بسام کے نام پر وہ منہ بنا بولی تھی۔

۔۔۔ "آپ بھی تو کرتی ہونا" جس پر وہ ہنستے تھے۔

۔۔۔ "ہاں وہ تو مجھے مزا آتا ہے" جس پر وہ ہنس کر بولی تھی۔

۔۔۔ "اچھا آپ پھوپھو کے ساتھ باتیں کرے میں باہر گارڈن میں ہو"

ماہا کے کہنے پر وہ مسکرائے تھے جس پر وہ بھی مسکراتی باہر نکل گئی تو وہ

دونوں باتوں میں لگے تھے۔

بسام اپار ٹمنٹ سے ہو گھر آیا تھا جہاں بی جان ان دونوں کا ہی انتظار کر رہی تھیں۔ وہ مسکراتا ان تک آیا تھا۔

۔۔۔ "اسلام و علیکم بی جان،،،" بسام نے ان کے گلے لگتے بولا تھا۔

۔۔۔ "کبھی تو تم دونوں جلدی آجایا کرو" بی جان کے کہنے پر وہ

مسکراتے اس کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔

۔۔۔ "سوری بی جان اگلی بار سے جلدی آجایا کرو گا خیر چھپکلی کہاں ہے"

بسام کمنے کہتے ادھر ادھر دیکھتے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "جہانزیب آیا تھا اپنے ساتھ لگ گیا ہے" جس پر بی جان نے بتایا

تھا۔

۔۔۔ "کیا یار بی جان آپ پاپا سے کہتی کیوں نہیں وہ ہمارے پاس ہی آ جائے نا" وہ منہ بنا بولا تھا۔

۔۔۔ "وہ نہیں مانتا بسام" ان کے کہنے پر وہ ادا اس ہوا تھا۔

۔۔۔ "تو اب میں کیا کرو بی جان آپ کو پتا ہے نا مجھے گڑیا کو تنگ کر مزہ آتا ہے اب جب تک وہ نہیں آئے گی یار میں گھر میں بور ہی ہونگا" اس کی شکل دیکھ بی جان کو ہنسی آرہی تھی۔

۔۔۔ "بسام کل کو اس کی شادی بھی کرنی ہے ہم نے پھر کیا کرو گے تم" بی جان نے اسے سمجھانا چاہا۔

۔۔۔ "تو بی جان ہم اس کی شادی نہیں کرتے" بسام نے حل بتایا تھا۔

۔۔۔ "پاگل شادی تو ہونی ہی ہوتی ہے اب فم دونوں نہیں سنتے تو کیا اس

بچی کی بھی نا کرے ہم" جس پر بی جان نے ہلکی سی چیٹ اس کے سر پر لگائی تھی۔

--"بی جان پھر ہم ایسا کرتے اس کی شادی لالہ سے کر دیتے ہیں کیسا
وہ ہمارے ساتھ رہے گی اس طرح" بسام نے سوچتے بولا تھا۔ جس پر بی
جان سنجیدگی سے بولی تھیں۔

--"نہیں بسام تمہیں پتا ہے وہ کبھی نہیں مانے گا اور اگر زیادہ کہنے پر
وہ مان بھی گیا تو اس کے غصے کا تمہیں پتا ہے اور ماہانچی ہے ابھی" بی جان
کے کہنے پر وہ چپ کیا تھا۔

--"پتا ہے میری بھی خواہش ہے کہ ماہامیرے پاس ہی رہے" بی
جان مسکرا کر بولی تھیں۔

--"بی جان آپ کو پتا وہ مجھے بھی بہت عزیز ہے" جس پر بسام بھی
آرام سے بولا تھا۔

۔۔۔ "بسام تو تم ہی اپنی بی جان کی خواہش پوری کر دو ماہا سے نکاح،،،"

وہ بول ہی رہی تھیں جب بسام انہیں حیران سے دیکھتے ان کی بات کاٹ چکا تھا۔

۔۔۔ "بی جان ایسا نہیں ہو سکتا آپ نے آج کہہ لیا آپ پھر نہیں کہے گی" بسام کی بات پر وہ غصہ ہوتے بولی تھیں۔

۔۔۔ "بسام خانزادہ ایسا کیوں نہیں ہو سکتا کیا کمی ہے اس میں" بی جان کو غصے میں دیکھ وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "بی جان کمی ہماری گڑیا میں نہیں ہے وہ تو بہت اچھی بہت معصوم ہے اس کا لائف پارٹنر بہت لکی ہوگا" اس کی بات پر وہ حیران ہوئی تھیں۔

۔۔۔ "تو تم کیوں نہیں مان رہے پھر" بی جان کے ناراضگی سے کہنے پر وہ آرام سے بولا تھا۔

۔۔۔"بی جان کیونکہ میں اس کے لائق نہیں ہو میرے قریب یہ سب کچھ فضول ہے" بسام کی بات پر وہ پھر غصے سے بولی تھیں۔

۔۔۔"بسام وہ تو زین کے نزدیک بھی سب فضول ہے پھر تم اس کا کیوں کہہ رہے تھے" بی جان کی بات پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔"بی جان بے شک بھائی کے نزدیک بھی سب فضول ہے لیکن ہم سب یہ بات جانتے ہیں بھائی کی زندگی میں کوئی دوسری عورت نہیں آئی ان کا کریکٹر بالکل صاف ہے اور بی جان ہماری گڑیا کوئی ایسا مرد ہی ڈیزرو کرتی ہے جو اس کا ہو جس کی زندگی کی پہلی عورت وہ ہو بی جان اور میں میری زندگی میں تو پتا نہیں کتنی آئی اور کتنی آئے گی اسی لیے" اس کی بات سمجھتے بی جان نے اسے گھوری ڈالی تھی۔

۔۔۔"لیکن بی جان اپنی گڑیا پر کوئی آنچ بھی برداشت نہیں کرو گا میں" اس کی بات پر وہ پھر مسکرائی تھیں۔

۔۔۔ "اچھا خیر وہ ڈیول اگر آمیرا پوچھے تو بتا دینا گھر آیا تھا میں" اس کے کہنے پر وہ فوراً بولی تھیں۔

۔۔۔ "تم اب کہاں جا رہے ہو بسام" بی جان فکر سے بولی تھیں۔

۔۔۔ "بی جان بورہی ہونا میں نے تو چھپکلی کے پاس جا رہا پھر پاپا سے بھی مل لوگا" جس پر وہ مسکرا کر بولا تو وہ نفی میں سر ہلاتی رہ گئی تھیں جنہیں دیکھ وہ مسکراتے وہاں سے نکلا تھا۔

زین گھر آیا تو سیدھا ڈرائینگ روم میں بی جان کے پاس آیا تھا۔ جو اسے دیکھ مسکرائی تھی جس پر وہ مسکراتے ان کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔

۔۔۔"بی جان بسام اور ماہی کہاں ہے آج اتنی خاموشی کیوں ہے گھر
میں" وہ اپنی ٹائی کی نوٹ ڈھیلی کرتے بولا تھا۔

۔۔۔"جہانزیب آگیا ہے وہ ماہا کو لے گیا تھا شام کو پھر بسام گھر آیا تھا مگر
کوئی تھا ہی نہیں اسی لیے کچھ دیر میرے پاس بیٹھ پھر خان ہاؤس چلا گیا"
بی جان کے بتانے پر وہ مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔"بی جان ویسے اتنا لڑتا ہے ماہی سے اور پھر رہتا بھی نہیں اس کے
بغیر" اس کے کہنے پر وہ بھی مسکرائی تھیں۔

۔۔۔"ہاں زین یہ دونوں ہی تورونق ہیں گھر کی" وہ اداس ہوئی تھیں۔
۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے بی جان وہ دونوں گھر کی رونق ہیں اور میں" انہیں
اداس دیکھ وہ منہ پھولاتے بولا تو بی جان کو اس پر پیار آیا تھا۔

۔۔۔"ہاہا ہاتم تو میرے شیر بیٹے ہو" بی جان نے اسے ساتھ لگاتے بولا
تھا۔

۔۔۔"ویسے اچھا ہی ہے بسام چلا گیا آج بی جان آپ میرے ساتھ کھانا
کھائے گی اور پھر مجھے سونا بھی آج آپ کے پاس ہے" اس کے کہنے پر وہ
مسکرائی تھیں جو کبھی کبھی ایسے ہی بچوں والی فرمائشیں کرتا تھا۔
۔۔۔"اچھا چلو،،،" بی جان کے کہنے پر وہ انہیں اٹھاتا اپنے ساتھ لیے نکلا
تھا۔

وہ باہر آئے بیٹھی کب سے اوپر چاند کو دیکھ رہی تھی جب بسام جوا بھی ہی
وہاں آیا تھا اسے باہر ہی بیٹھے دیچھ مسکرا اس تک آیا تھا۔ لیکن وہ تو اپنی
سوچوں میں اتنی گم تھی اسے خبر بھی نہیں ہوئی جس پر وہ اس کے ساتھ
والی کرسی پر بیٹھتے وہ کچھ اس کی طرف ہوتے بولا تھا۔

۔۔۔ "چاند مکمل ہے،،،" بسام نے اس کی طرف ہوتے بولا تو وہ ایک دم کسی کے بولنے پر ڈری تھی۔

۔۔۔ "لالالہ آپ کب آئے" ماہانے خود کو نارمل کرتے پوچھا تھا۔
۔۔۔ "جب تم چاند کو دیکھنے میں مصروف تھی خیر بتاؤ چاند مکمل ہے"
بسام نے کہتے اس سے پھر سوال کیا تھا۔

۔۔۔ "پتا نہیں لالہ میں نے دیکھا نہیں چاند کو" اب کی بار وہ سامنے دیکھتے بولی تھی۔

۔۔۔ "پھر تم آسمان کو کیوں دیکھ رہی تھی ایک منٹ کہی اس میں تمہیں میرے لالہ تو نظر نہیں آرہے تھے" بسام کے سوال پر وہ کچھ کہتی اس سے پہلے جواب بھی اس نے ہی دیا تھا جس پر وہ اسے گھورنے لگی تھی۔
۔۔۔ "بسام لالہ کتنی عجیب بات ہے نا، ہم جسے چاہتے ہیں وہ بھی تو اسی آسمان کے نیچے رہتا ہے اسی چاند کو دیکھتا ہے اسی زمین پر چلتا ہے اور تو

اور اسی ہوا میں سانس لیتا ہے لیکن پھر بھی ہم سے دور ہوتا ہے "وہ
ادا اس مسکراہٹ سے بول رہی تھی جبکہ بسام سن رہا تھا۔

۔۔۔ "لالہ ایک طرف یہ احساس بہت کمال کا ہوتا ہے کہ وہ تو ہم جیسا
ہی ہے لیکن دوسری طرف اس سے زیادہ تکلیف دہ کچھ نہیں کہ پھر بھی
اس سے دوری کیوں "ماہا کے ادا سے بولنے پر وہ بولا تھا۔

۔۔۔ "ماہا اسے مشکل ہم خود بناتے ہیں تم بھائی کو بتا کیوں نہیں دیتی "
اس کے کہنے پر ماہا نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا جبکہ اس کے چہرے پر
تکلیف وہ دیکھ سکتا تھا۔

۔۔۔ "لالہ یہ آپ کہہ رہے ہیں کیونکہ آپ کے لیے کہنا آسان ہے
لیکن جس نے کرنا ہے نا اس کے آسان نہیں ہوتا "ماہا کے کہنے پر وہ جو
اسے نابتنا نے کا سوچ آیا تھا بول ہی پڑا تھا۔

۔۔۔"بی جان اور جہانزیب پاپا تمہاری شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن میں نے اور لالہ نے یہ کہہ منع کر دیا تم بچی ہوا بھی" وہ سنجیدگی سے بولا تھا جس پر ماہا نے حیران ہوا سے دیکھا تھا ساتھ ہی اسے شام والی باتیں یاد آئی تھیں۔

۔۔۔"اور پتا ہے بی جان نے مجھے بھی کہاں تم سے شادی کا لیکن میں نے مانا کر دیا تم بھائی کو بتا دو یار" بسام کے کہنے پر وہ ابھی بھی حیران تھی۔

۔۔۔"لالہ نہیں بتا سکتی انہوں نے اگر انکار کر دیا تو میں ان کا سامنا کیسے کرو گی" ماہا کے کہنے پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔"کچھ نہیں ہو گا تم کیوں ڈرتی ہو" بسام کو اس کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

۔۔۔"لالہ آپ کے لیے آسان ہے کیونکہ آپ لڑکے ہیں اور ہمارے معاشرے میں لڑکا کسی سے اظہار کرے گا تو وہ غلط نہیں ہوتا لیکن اگر لڑکی اظہار کرے تو اس کی محبت کو اس کا گناہ بنا دیا جاتا ہے وہ بدکردار اور بے حیا ہو جاتی ہے لالہ ایک بات بتائے مجھے" وہ تلخی سے مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔"ہمارے معاشرے میں یہ ڈبل سٹینڈرڈز کیونکہ ہیں کیوں لڑکیوں کو وہ نہیں ملتا جو ان کا حق ہے" اس کے بولنے پر بسام بھی سوچنے لگا تھا۔ اسے نا بولتے دیکھ وہ بولی تھی۔

۔۔۔"نہیں پتا نا اس کا جواب کوئی بھی نہیں دیتا لالہ پتا ہے کیوں کیونکہ ہم سب یہی کرتے ہیں" وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی۔

۔۔۔"آپ کو پتا ہے لالہ ہمارے معاشرے میں لڑکی اگر کسی کو پسند کر لے تو اس کے گھر والے اسے چھوڑ کسے گدھے کے ساتھ بھی اسے بیا

دیتے ہیں اور پھر وہ دن رات زنا کرتا ہے کیونکہ ذبردستی تو نکاح نہیں
ہوتا نا لیکن یہ بات کیوں کوئی نہیں سمجھتا "وہ تلخی سے مسکرا رہی تھی۔
۔۔۔" لیکن ماہ تم جب بتاؤ گی تمہاری تو سنی جائے گی اور تمہارا لالہ ساتھ
ہو گا نا تمہارے "بسام کے کہنے پر وہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔" لالہ ہم نا یکطرفہ عاشقوں کی بھی ایک الگ دنیا ہونی چاہے تھی
جہاں عشق ہم پر کچھ رحم کر دیتا جہاں ہماری بھی سنی جاتی "ماہا کی باتیں
ہر بار بسام کی سمجھ سے باہر ہوتی تھیں۔

۔۔۔" ماہ تم ایک بار کوشش کرنا یار "اس کے کہنے پر وہ سمجھ گئی تھی
اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔

۔۔۔" اچھا خیر یہ چھوڑے یہ بتائے آج شو تھا آپ کا یونی میں "ماہا کے
پوچھنے پر وہ اسے شو کے بارے میں بتانے لگا تھا۔ وہ دونوں اپنی باتوں

میں لگے تھے۔ دونوں ہی انجان تھے کہ اس عشق محبت کے کھیل میں
ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

-- "تم کیا کر رہی ہو،،،" ردانے اس کے پاس آتے پوچھا تھا۔ وہ جو
اپنی کتابوں میں کچھ کر رہی تھی۔

-- "یار کچھ کام مکمل کر رہی تھی،،،" سوہانے بک بند کرتے بولا تھا۔

-- "سوہا اب ہم لوگوں نے رہنے کا کیا کرنا ہے یار کیونکہ اب ہم یونی
جار ہے ہیں اور یہاں رہنا مشکل ہو جائے گا آنے جانے میں مسئلہ ہوگا"

ردا کی بات پر وہ بھی سوچنے لگی تھی۔

-- "ردا ہماری بھی کیا لائف ہے نایار مطلب ہم لوگ وہ ہیں جن کا
کوئی بھی نہیں اس دنیا میں" وہ ادا سی سے بولی تھی۔

--- "ہاں پر اللہ تو ہے نا ہمارا" جس پر ردانے کہا تھا۔

--- "ہاں یہ تو ہے در اہم لوگ کل جان بھی کوئی ڈھونڈ لے گے اور

ان شاء اللہ رہنے کا بھی کچھ ہو جائے گا" وہ مسکراتے بولی تھی۔

--- "اچھا یار ویسے اس بی کے کی آواز کتنی کمال تھی نا" ردانے کہنے پر

سوہانے اسے گھورا تھا۔

--- "زہر لگا ہے مجھے اور پتا نہیں لڑکیوں کو کیس نظر آتا ہے ایسے

لڑکوں میں ان کے لیے ان کی عزت کیوں عزیز نہیں ہوتی" سوہا

سوچتے بولی تھی۔

--- "ہاں یار یہ تو ہے پتس نہیں کیسی لڑکیاں ہوتی ہیں" جس پر ردانے

کہاں تھا۔

۔۔۔"اچھا اب بس سو جاؤ اس سے پہلے کوئی آئے اور ہماری کلاس
لگے"سوہا کہتے اپنا بیگ رکھتے لیٹ گئی تھی جس پر ردابھی مزید کچھ نہیں
بولی تھی۔

بسام کھانا وغیرہ کھا کتنی ہی دیر سے خانہاؤس سے نکلا تھا۔ وہ راستے میں
ہی تھا جب اس کی گاڑی اچانک بند ہو گئی تھی۔

۔۔۔"شٹ اب اسے کیا ہو گیا"وہ کہتا گاڑی سے باہر نکلا تھا۔ اس وقت
وہ سنسان سڑک پر تھا۔ جہاں گاڑیاں کم ہی آرہی تھیں۔ وہ گاڑی کا
بونٹ کھول دیکھنے لگا تھا۔ لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

۔۔۔"یار بھائی کال پک کرے،،،"بسام فون نکال زین کو فون کرنے
لگا تھا جو اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔

۔۔۔ "اب میں،،، مان جانے،،،" بسام نمبر ملاتے بول ہی رہا تھا۔ جب کسی کی آواز پر اس نے سر اٹھا دیا تو ایک فقیر اس کے سامنے کھڑا تھا۔ جسے دیکھ اس نے اپنی جیب سے کچھ پیسے نکال اس کے سامنے کیے لیکن وہ منع کر گیا تھا۔

۔۔۔ "باباجی یہ نہیں لینے تو کیا چاہے آپ کو" بسام نے اسے دیکھ پوچھا تھا۔

۔۔۔ "تو مان جانے مت انکار کرنا مذاق بنا،،،" اس کے بولنے پر وہ حیران ہوا تھا۔

۔۔۔ "کیا مان جاؤ میں نے کس کا مذاق بنایا ہے" بسام کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

۔۔۔ "عشق عشق کو مان جانے مت مذاق بنا اس کا" فقیر نے اسے دیکھتے بولا تو وہ ہنسے لگا تھا۔

--- "ہاہا باباجی آپ بھی کمال کرتے ہو یہ عشق ویشق کچھ نہیں ہوتا
سب بکو اس ہوتی ہے" بسام ہنستے بولا تھا جس پر اس فقیر کو غصہ آیا تھا۔
--- "تو غلط کہہ رہا ہے گستاخی کر رہا ہے اور جانتا ہے یہ گستاخی کرنے
والوں کو سزا سناتا ہے یہ بہت ظالم ہوتا ہے" فقیر کے کہنے پر وہ ہنسی
روک اسے دیکھنے لگا تھا۔

--- "اچھا تو کیا سزا دیتا ہے آپ کا یہ عشق" وہ اب سنجیدہ ہو پوچھ گیا
تھا۔

--- "یہ پہلے انسان کو محبوب کے پیچھے پاگل کر داتا ہے اسے عشق زادہ
بناتا ہے پھر فقیری پر لے آتا ہے یہ تڑپا تا موت بھی ڈرتی ہے نہیں آتی
موت بھی یہ بہت ظالم ہوتا ہے کہی کا نہیں چھوڑتا" اس فقیر کے بولنے
پر بسام بھی کچھ پل کے لیے چونکا تھا۔

۔۔۔ "جو بھی ہو میرا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں اس سے آپ کو اگر
پیسے نہیں لینے تو جائے مجھے پریشان نا کرے" بسام کہتے اپنی گاڑی کو
دیکھنے لگا تھا جو سٹارٹ بھی ہو گئی تھی۔

۔۔۔ "عشق اپنا شکار ڈھونڈ لیتا ہے پھر سب برباد کر دیتا ہے تو بھی برباد
ہو گا سب برباد ہو گے سب ختم ہو جائے گا" اس فقیر کے کہنے پر بسام
کے قدم روکے تھے مگر پھر سر جھٹکتے وہ گاڑی میں بیٹھ گاڑی زن کرتی
نکلاتا لے گیا تھا۔

۔۔۔ "سب برباد ہو گا کوئی نہیں بچے گا عشق سب بھسم کر دے گا" وہ
فقیر اس کی گاڑی جاتے دیکھ بولا تھا۔

۔۔۔ "حق الحق الحق" وہ فقیر بھی کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔ اب
دیکھنا یہ تھا کون بچتا ہے اس آگ سے اور بھسم ہوتا ہے۔

۔۔۔"اوے بی کے تو یہاں بیٹھا کیا کر رہا ہے" بسام جو آج یونی کی

لا بیری میں بیٹھا تھا۔ علی نے اس کے پاس آتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"ہاں یار کچھ دیر اکیلے رہنا تھا تم لوگوں کے ساتھ ہوتا تو وہ چپکو بھی

ہوتی ساتھ" بسام نے منہ بنا بولا تھا۔ جس پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔"ویسے آج سکون کر کیونکہ وہ کیا ہے ناتیری تانیہ بے بی آج آئی

ہی نہیں" علی کے کہنے پر وہ حیران ہوا تھا۔

۔۔۔"اچھا بڑی بتا ہے خیر حمد ان کہاں ہے" بسام نے کہتے بات بدلی

تھی۔

۔۔۔"ہائے حمد ان صاحب کا کیا ہی بتاؤ میں اپنے کام پر لگا ہے" اس کے

کہنے پر بسام مسکراتے اٹھا تھا۔

۔۔۔ "آہاں چل پھر ہم بھی دیکھتے ہیں" وہ کہتے وہاں سے نکلا تھا۔ جس پر علی بھی اس کے پیچھے نکلا تھا۔ وہ لوگ باہر یونی کی گراؤنڈ میں آئے تو سامنے ہی حمدان بیٹھا نہیں نظر آیا تھا۔

۔۔۔ "اوے کیا کر رہا ہے تو" بسام نے جاتے اس کی کمر پر تھپڑ مارتے بولا تھا وہ جو کسی سوچ میں تھا بسام کے مارنے پر چیخا تھا۔

۔۔۔ "بغیرت انساننن" اس کے کہنے پر وہ اسے دیکھ ہنستے تھے۔

۔۔۔ "تو بھی اسی بغیرت انسان کا دوست ہے" بسام نے ہنستے بولا تھا۔ جس پر اس نے اسے گھورا تھا

۔۔۔ "اچھا اچھا یار ویسے تو کر کیا رہا ہے" حمدان مزید کچھ کہتا اس سے پہلے ہی بسام نے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "یار بسام مجھے دوستی کرنی ہے" حمد ان ان اپنے سامنے دیکھتے بولا
تھا جس پر بسام اور علی نے ابھی اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا
تھا۔

۔۔۔ "حمد ان اس مس ایکس وائے زی سے" بسام نے حیران ہو بولا تھا
جس پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔ "نہیں یار اس کے ساتھ والی سے کچھ کرنا" حمد ان ہے کہنے پر بسام
ان کی طرف دیکھتے کچھ سوچنے لگا تھا۔ جبکہ دوسری طرف سوہا اور ردا لچھ
باتیں ہر رہی تھیں وہ حمد ان کو کب سے اگنور ہر رہی تھیں مگر اب بسام اور
علی بھی آا نہیں ہی دیکھ رہے تھے جس پر وہ اٹھ ان تک انے لگی تو ردا
نے اسے روکا تھا۔

۔۔۔ "سوہا چھوڑ دے یار" درانے اس کا ہاتھ پکڑتے بولا تھا۔

۔۔۔"ردا ایک حد ہوتی ہے" جس پر وہ اپنا بازو چھوڑواتے ان کی طرف آنے لگی تھی۔

۔۔۔"سوہا یار بات سن سوہاا" ردا اسے پکڑتے اس کے پیچھے بھاگی تھی لیکن وہ اب کہاں سننے والی تھی۔

۔۔۔"مسئلہ کیا ہے تم لوگوں کا" سوہانے ان کے پاس جا غصے سے بولا تھا۔ جس پر بسام اس کے بالکل سامنے کھڑا ہوا تھا۔

۔۔۔"کیا کیا ہے ہم نے" بسام نے اس کی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔
۔۔۔"گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا تمہارے" سوہا غصے سے بولی تھی جبکہ ردا اسے روک رہی تھی۔

۔۔۔"ماں اور بہن تو ہے بیوی نہیں ہے البتہ" بسام نے اسے زچ کرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "تم میں شرم نام کی کوئی چیز ہے بھی نانچ دی ہے" وہ خود پر کنٹرول ہر تے بولی تھی۔

۔۔۔ "شرم، ہممم وہ کیا ہے نامس ایکس وائے زی بسام خانزادہ پیدا نشی بے شرم ہے اگر کبھی بے شرمی کے مظاہرے دیکھنے ہوئے تو آ جانا اپار ٹمنٹ فری میں دیکھاؤ،،، چٹاااخ" بسام ابھی بول ہی رہا تھا۔ جب سوہا کا اس پر ہاتھ اٹھا تھا۔ جس پر وہاں موجود سب لوگ حیران ہوئے تھے جبکہ وہ چہرے پر ہاتھ رکھے آنکھوں میں سرخی لیے اسے گھورنے لگا تھا۔

۔۔۔ "بسام خانزادہ تم جیسے مردوں کا یہی تو مسئلہ ہے ہر عورت کو ایک جیسا سمجھتے ہو وہ اور ہوگی جو تمہاری خوبصورتی پر مراپنی عزت کو تارتار کروالیتی ہیں لیکن میں سوہا خان ہو جو تم جیسے مرد پر تھو کنا بھی پسند نہیں

کرتی تم تو سوہا خان کی نفرت کے بھی قابل نہیں ہو" وہ غصے سے بول رہی تھی۔ جبکہ بسام خود پر کنٹرول کر رہا تھا۔

۔۔۔ "یونو وٹ بسام خانزادہ تم جیسے مرد تو مرد کہلانے کے بھی لائق نہیں ہوتے جو صرف ہر لڑکی کو اپنے بستر کی زینت بنانا چاہتے ہو شرم سے ڈوب مرنے والے تمہیں" وہ اپنی سنا بنا کچھ کہے وہاں سے نکلی تھی۔ جبکہ ردا جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی سوہا کو جاتے دیکھ وہ بھی نکل گئی تھی۔

۔۔۔ "سوہا خان قسم ہے مجھے تمہیں اپنے پیچھے پاگل ناکیاں میں نے تو میرا نام بھی بسام خانزادہ نہیں بہت اکڑے نام میں اس کو اب میں ہی توڑوں گا اور اس تھپڑ کا بدلہ بھی لوں گا" بسام اپنے غصے پر کنٹرول کرتے وہاں پر اب کو ایک نظر دیکھتے نکلتا چلا گیا تھا۔ جبکہ علی اور حمد ان تو ایک دوسرے کو ہی دیکھ رہے تھے۔

--- "بابا میں آ جاؤ،،،" ماہانے کمرے کا دروازہ کھولتے پوچھا تھا۔

--- "جی بچے آ جاؤ،،،" جس پر جہانزیب خان جو کوئی کام کر رہے تھے

اسے دیہہ مسکراتے بولے تھے۔

--- "بابا آپ کیا کر رہے تھے" ماہانے ان کے پاس آ بیٹھتے پوچھا تھا۔

--- "کچھ نہیں بس کچھ کام تھا بعد میں کر لوں گا آپ بتاؤ کچھ لینا ہے" وہ

اسے پیار کرتے بولے تھے۔

--- "بابا آپ سے ایک بات پوچھوں" ماہانے لچھ سوچتے بولا تھا۔

--- "کیا بات ہے بچے مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے میری جان کو" جس پر وہ

پریشان ہوتے بولے تھے۔

--- "بابا کیا میں آپ کے لیے بوجھ ہوں" ماہانے آنکھوں میں نمی لیے

پوچھا تھا جس پر وہ تڑپے تھے۔

۔۔۔ "نہیں میری جان آپ سے کس نے کہا آپ تو اپنے بابا کا مان ہو

ان کی جان ہو" جس پر وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے بولے تھے۔

۔۔۔ "تو پھر آپ کو اور بی جان کو میری شادی کی جلدی کیوں ہے بابا کیا

اتنا تنگ ہیں آپ لوگ مجھ سے" وہ اب آنسوؤں سے بولی تھی جبکہ اس

کی بات سن وہ مسکرائے تھے۔

۔۔۔ "میری جان میں نے تو صرف بی جان سے بات کی تھی بس اور

شادی جلدی تھوڑی ہوگی پہلے تو ہم لوگ رشتہ دیکھے گے آپ کا"

انہوں نے سمجھنا چاہا تھا۔

۔۔۔ "لیکن بابا مجھے آپ کو بی جان کو چھوڑ کر نہیں جانا اور پھر نین اور

لالہ مجھے ان سے دور نہیں جانا" وہ منہ پھولاتے بولی تھی

۔۔۔ "ماہانچے دیکھوں ایک نا ایک دن تو بیٹیوں نے جانا ہی ہوتا ہے
میری جان لیکن میں اپنی بیٹی کو اتنی جلدی نہیں بھجوگا" وہ اسے سمجھا
رہے تھے۔

۔۔۔ "بابا مجھے آپ سب سے دور نہیں جانا پلینز" ماہا کے معصومیت سے
کہنے پر وہ مسکرائے تھے۔

۔۔۔ "اچھا میری جان نہیں جانا دور ویسے بھی آپ کے نین اور لالہ نے
منع کر دیا ہے کیونکہ ان کی گڑیا چھوٹی ہے" وہ ہنستے بولے تھے جس پر وہ
بھی مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "دیکھا وہ دونوں اچھے ہیں بابا" ماہا کے کہنے پر جہانزیب خان نے
اسے گھوری ڈالی تھی۔

۔۔۔ "اچھا اچھا آپ اور بی جان بھی اچھے ہیں" جس پر ماہا نے کہا تو وہ اس
کے ماتھے پر لب رکھ گئے تھے۔

۔۔۔ "بابا وہ مجھے مار کیٹ جانا ہے تو بسام لالہ کے ساتھ چلی جاؤ" ماہانے
ان سے فوراً پوچھا تھا۔

۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے چلی جاؤ اور پھر ایسا کرنا بسام کے ساتھ خانزادہ
ہاؤس چلی جانا آپ میں بھی آ جاؤ گا" انہوں نے مسکرا کر کہا تھا۔
۔۔۔ "لو یو بابا" جس پر ماہان کے گلے لگتی پھر ان کے گال پر کس کرتے
باہر بھاگی تھی جس پر وہ مسکراتے پھر اپنے کام میں لگے تھے۔

۔۔۔ "بسام یار تو یہاں کیا کر رہا ہے" علی اور حمد ان دونوں جو بسام کو
ساری یونی میں ڈھونڈ رہے تھے نالنے پر تھک ہار اس کے اپار ٹمنٹ
آئے تھے جہاں اندر ہی وہ ہاتھ میں وائن کا گلاس لیے بیٹھا تھا۔

تم دونوں جاؤ مجھے بات نہیں کرنی "بسام نے گلاس رکھتے بولا تھا۔ جس پر دونوں اس کے پاس آ بیٹھے تھے۔

۔۔۔ "بسام تو نے بھی غلط کیا تھا یار "حمدان نے اس کے ساتھ بیٹھے بولا تھا۔ جبکہ اس کے کہنے پر بسام نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "بہت اکڑ ہے نا اس میں اس کی اکڑ میں توڑوں گا اور تو میرا دوست ہے اسی لیے چپ رہ تو "بسام نے اسے غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔ "بسام وہ ایسی لڑکی نہیں یار "اب کی بار پریشان ہو علی بولا تھا۔

۔۔۔ "وہ کیسی لڑکی ہے جلد ہی بتاؤ گا خیر ابھی نکلو تم لوگ تانیہ آرہی

ہے "بسام کے بولنے پر دونوں حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔ "بسام تو،،،، "حمدان کچھ کہتا اس سے پہلے ہی دروازے پر بیل

ہوئی تھی جس پر علی نے جادروازہ کھولا تو سامنے ہی پینٹ شرٹ میں

ملبوس تانیہ کھڑی تھی جو علی کو دیکھ مسکرا اندر آئی تھی۔

۔۔۔ "بے بی،،،" وہ آتی سیدھی بسام کی طرف آئی تھی جس پر وہ اٹھتا
اسے گلے لگا گیا تھا۔ جبکہ علی اور حمد ان تو حیران ہو ان دونوں کو دیکھ
رہے تھے۔

۔۔۔ "تم دونوں جاتے دروازہ بند کر جانا" بسام نے انہیں دیکھ بولا تھا۔
جس پر وہ دونوں نفی میں سر ہلاتے وہاں سے نکلے تھے۔

۔۔۔ "بے بی تم نے مجھے کیسے یاد کر لیا آج" تانیہ نے اس کے گال پر لب
رکھتے بولا تھا۔ جس پر وہ بنا کچھ بولے اس کی گردن پر جھکا تھا۔

۔۔۔ "آج کیا زیادہ پیار آرہا ہے" وہ پھر بولی تھی مگر بسام نے بولنے ہے
 بجائے اس کی گردن پر اپنے دانت گاڑھے تھے جس پر وہ سمجھ گئی تھی وہ
غصہ ہے اسی لیے چپ کر گئی تھی۔ بسام کچھ دیر اس کی گردن پر جھکا رہا
پھر پیچھے ہوا تھا۔

۔۔۔ "آج تم یونی نہیں آئی" وہ اسے دیکھ سنجیدہ ہو بولا تھا۔

۔۔۔ "دل نہیں کر رہا تھا" جس پر وہ مسکرا کر بولتی اس کے قریب ہو
اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ گئی تھی۔ اس کے ایسا کرنے پر بسام
بھی اس کا ساتھ دینے لگا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد پیچھے ہوا سے دیکھنے لگا تو وہ
مسکرا گئی تھی جس پر اسے اٹھاتے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

۔۔۔ "حمزہ دورانی کی طرف سے ابھی تک کوئی رد عمل نہیں ہوا" زین
نے اپنے آفس میں بیٹھے پوچھا تھا۔ جبکہ حمزہ اس کے سامنے ہی بیٹھا تھا۔
۔۔۔ "نہیں سرا بھی تک تو خاموشی ہی ہے" جس پر اس نے بتایا تھا۔
۔۔۔ "ہمم لیکن نظر رکھنا اس پر اور وہ اسلم صاحب والے پروجیکٹ کا
کیا بنا" زین نے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "سروہ مان گئے ہیں" اس کے بتانے پر زین سوچتے بولا تھا۔

۔۔۔ "حمزہ ایسا کروان کے ساتھ میری میٹنگ رکھوا بھی" زین کے کہنے پر حمزہ سر ہلاتے وہاں سے نکلا تھا۔ جس پر وہ اپنا فون استعمال کرنے لگا تھا۔ جس پر کچھ دیر میں اسے میٹنگ کا پتا چل گیا تھا۔ وہ کچھ دیر وہاں بیٹھے اپنا فون استعمال کرتے پھر اٹھ میٹنگ کے لیے نکلا تھا۔

ماہانے بسام کو فون کر بلوالیا تھا۔ جس پر وہ کچھ ہی دیر میں خان ویلا آگیا تھا۔

۔۔۔ "کیا یار چھپکلی جانا ضروری ہے" بسام نے اسے دیکھتے بولا تھا۔ جو آبائے میں اس کے سامنے کھڑی تھی۔

۔۔۔ "جی بالکل مجھے کچھ چیزیں لینی ہیں" ماہانے مسکرا کر بولا تھا۔ جس پر وہ اسے لیے گاڑی تک آیا تھا پھر بیٹھاتے وہاں سے وہ لوگ نکلے تھے۔

۔۔۔"لالہ مجھے گول گپے بھی کھانے ہیں" ماہانے اسے دیکھتے بولا تھا جو

سامنے دیکھتے گاڑی چلانے میں مصروف تھا۔

۔۔۔"لیکن میں تو آنسکریم کا سوچ رہا تھا" بسام نے اسے دیکھتے

مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔"تو ہم دونوں کھالے گے لالہ" وہ معصومیت سے بولی تھی۔

۔۔۔"لیکن بھائی کو پتا لگ گیا تو" بسام نے اسے ڈرانا چاہا۔

۔۔۔"نہیں لگے گانا ہم بتائے گے ہی نہیں" اس کے مسکراتے

معصومیت سے کہنے پر بسام ہنسا تھا۔ پھر وہ اس کے ساتھ باتیں کرنے لگا

تھا۔ ماہا کی وجہ سے وہ اب ایسے تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا وہ ایسے ہی

تھی زین اور بسام دونوں اس کے ساتھ اپنی ہر پریشانی بھول جاتے

تھے۔ کچھ ہی دیر میں وہ دونوں بازار کے اندر تھے۔

۔۔۔ "اچھا میری بات سنو اب تم ایسا کرو جو لینا ہے یہاں سے لے لو
میں سامنے کیفے میں ہو وہاں آ جانا" بسام کے کہنے پر اس نے منہ بنایا تھا۔
۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے" وہ جانتی تھی بسام ہو اسے کام پسند نہیں تھے
لیکن پھر بھی وہ اس کے ساتھ ہمیشہ آ جایا کرتا تھا۔ اسی لیے وہ وہاں سے
نکل ایک دوکان کے اندر چلی گئی تھی جبکہ اسے دیکھ بسام بھی
کیفے میں چلا گیا تھا۔

۔۔۔ "ہیے یار مجھے کچھ کام ہے تو تم ایسا کرنا یہ کر باہر سے آؤر بھی لے
آنا" وہ لڑکی اسے کہتے مسکرائی تھی۔
۔۔۔ "لیکن جلدی آ جانا تم" جس پر وہ اسے دیکھتے معصومیت سے بولی
تھی۔

۔۔۔ "او کے میری جان جلدی آ جاؤ گئی" وہ لڑکی کہتی وہاں سے نکلی تھی جس پر وہ پھر اپنے کام میں مصروف ہوئی تھی۔ اپنا کام مکمل کر اب اس کا رخ باہر کی طرف تھا۔ جہاں سے اس نے آؤر لینے تھے۔

۔۔۔۔

ماہا کے جاتے ہی وہ کیفے میں آیا تھا۔ جہاں بیٹھتے وہ اپنے موبائل پر مصروف ہوا تھا۔

۔۔۔ "سر آپ کچھ لے گے" اس لڑکی نے اس کے پاس آپو چھا تھا۔ جبکہ اس آواز پر بسام نے سر اٹھا دیا پھا تو دیکھتے ہی رہ گیا تھا۔

۔۔۔ "تم یہاں،،،" بسام اسے دیکھتے حیران ہوا تھا جبکہ وہ بھی اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔ "سر اپنا آڈر دے دے پلیز" مگر وہ خود پر قابو پاتے بولی تھی
کیونکہ اسے یہ جاب مشکل سے ملی تھی جس وجہ سے اب وہ کچھ غلط
نہیں کرنا چاہتی تھی۔

۔۔۔ "ہمم تو عزت دار لڑکی مس سوہا خان ایسے کیفے میں جاب کرتی
ہے" بسام نے طنزیہ انداز میں بولا تھا۔

۔۔۔ "بسام خانزادہ کسی کے نام یا کام سے اس بات کا اندازہ نہیں لگاتے
وہ کیسا ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا نا بسام تو تمہارے نام سے تو تم بھی عزت
دار لگتے ہو لیکن تم اصل میں کتنے بغیرت ہو یہ صبح پتا چل گیا تھا" سوہا
نے اسے دیکھتے بولا تھا۔ جس پر بسام کو پھر غصہ آیا تھا۔ تبھی اس کا بازو
پکڑ گیا تھا۔

۔۔۔ "تم سمجھتی کیا ہو خود کو سوہا خان" بسام نے کھڑے ہوتے بولا تھا۔
جبکہ وہ اپنا بازو چھوڑا ہی تھی۔

۔۔۔ "بسام یہاں کوئی تماشہ نا کرنا پلیر میرا بازو چھوڑو" وہ آرام سے بولی تھی کیونکہ لوگ انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔

۔۔۔ "اور جو صبح یونی میں تم نے لگایا وہ کیا تھا سوہا خان اب اپنی عزت کی فکر ہو رہی ہے" بسام نے اس کے بازو پر زور دیتے بولا تھا۔ جس پر اس کی آنکھوں سے آنسوؤں باہر آئے تھے۔ جنہیں دیکھ وہ اس کا بازو چھوڑ گیا تھا۔

۔۔۔ "تم بہت برے ہو بسام،،،" سوہا کہتے وہاں سے بھاگی تھی۔ جبکہ اس کے جاتے ہی بسام ایک نظر سب پر ڈال وہاں سے نکل گیا تھا۔

ماہاسامان لے وہاں سے نکلی تھی۔ وہ بسام کی بات یاد کر کینے کی طرف
ہی جارہی تھی جس سامنے سے آتے انسان سے ٹکرائی تھی جس پر اس
کے ہاتھ میں موجود بیگ نیچے گرے تھے۔

۔۔۔ "اوسوری میں نے دیکھا نہیں" اس لڑکے نے ماہا کے کچھ کہنے سے
پہلے ہی بیگ اٹھا اسے پکڑاتے بولا تھا۔

۔۔۔ "کوئی بات نہیں" جس پر وہ مسکراتے کہتے اس سے بیگ پکڑ
جانے لگی تھی جب اس کے پکارنے پر روکی تھی۔

۔۔۔ "یہ بھی شاید آپ کا ہے مس" اس نے کہتے ایک باکس بھی اس
کی طرف کیا تھا۔ جو شاید اس کے بیگ سے ہی گرا تھا۔

۔۔۔ "اوہاں یہ میرا ہے شکر یہ آپ کا" ماہا کہتے اس سے بیگ لیے وہاں
سے نکل گئی تھی۔ جبکہ اس کے جاتے وہ انسان بھی مسکراتے وہاں سے

نکلا تھا۔

وہ وہاں سے نکل کینے کی طرف آئی تھی مگر وہ اندر جاتی اس سے پہلے
بسام نے اسے آواز دی تھی۔

۔۔۔ "گڑیا دھر آ جاؤ" بسام نے اسے دیکھتے بولا تھا۔ جس پر وہ بھی
گاڑی کی طرف آئی تھی۔

۔۔۔ "آپ کینے نہیں گئے" ماہانے گاڑی میں بیٹھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "نہیں اچھا خیر تم نے میرے ساتھ جانا ہے یا گھر چھوڑ دو" بسام
نے اسے کہتے خود بیٹھتے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "آپ کے ساتھ جانا ہے لالہ" جس پر اس کے کہنے پر وہ گاڑی چلا
گیا تھا۔

۔۔۔ "مجھے گول گپے بھی کھانے اور آٹسکریم بھی" ماہانے اسے دیکھ بولا
تھا۔ جس پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "ہا ہا ہا اچھا میری ماں کھا لینا" سام نے ہنستے بولا تھا۔

--- "کیا یار لالہ اتنی پیار بہن کو ایسے کہہ رہے" وہ منہ بنا بولی تھی۔
--- "چھپکلی تم اور پیاری توبہ" بسام کے کہنے پر وہ منہ پھولا گئی تھی۔
--- "لالہ آپ نا مجھ سے لڑانا کرے آپ کو پتا جو انسان اپنی بہن سے
لڑتا ہے نا اسے پیاری بیوی نہیں ملتی" ماہانے اسے پتے کی بات بتانا چاہی
جس پر وہ ہنسا تھا۔

--- "ہا ہا ہا ماہ تم بھی نا" بسام کے کہنے پر وہ بھی ہنسی تھی۔ پھر کچھ ہی دیر
بعد وہ لوگ گول گپے والے کے پاس تھے جہاں سے گول گپے کھا وہ
لوگ گھر کے لیے نکلے تھے۔

--- "لالہ آ تسکریم کی بھی بات ہوئی تھی" ماہانے اسے گھر کی طرف
جاتے دیکھ پوچھا تھا۔

--- "یار موسم بھی خراب ہو رہا ہے اور پھر گول گپے کھائے ہیں نا
آ تسکریم میں بعد میں کھلا دو گا پرومیں" بسام نے اسے منانا چاہا تھا۔

۔۔۔ "مجھے ابھی کھانی ہے" جس پر وہ ضدی ہو بولی تھی۔

۔۔۔ "چھپکلی نانتگ کرو یار" وہ تنگ آتے بولا تھا۔

۔۔۔ "نہیں ابھی کھانی ہے تو ابھی ہی کھانی ہے بس بات ختم" وہ بھی

ضد کرتے بولی تھی۔

۔۔۔ "ما،،، نہیں نہیں نہیں" وہ اسے کچھ بولنے ہی نہیں دے رہی

تھی۔

۔۔۔ "ابھ،،، بس چپ اب تمہاری آواز آئی ناتو تمہیں یہی چھوڑ جاؤ گا"

بسام کے غصے سے بولنے پر وہ منہ پھولائے باہر دیکھنے لگی تھی۔ جس پر وہ

مسکراتے چپ کر گاڑی چلانے لگا تھا وہ جانتا تھا اب ماہا کچھ نہیں بولے

گی کیونکہ اب وہ بسام سے ناراض تھی جسے وہ منا بھی لے گا۔

۔۔۔"ہاں جی تو اسلم صاحب پھر میں آپ کی طرف سے ہاں سمجھو"

زین نے میٹنگ روم میں اپنے سامنے بیٹھے شخص سے پوچھا تھا۔

۔۔۔"جی خانزادہ صاحب ہمارے لیے تو بڑی بات ہوگی آپ کے ساتھ

کام کرنا" جس پر وہ شخص مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔"ارے اسلم صاحب آپ جیسے ایماندار شخص کے ساتھ ہی تو کام

کرنے کا مزہ ہے خیر دیل اب فیفٹی فیفٹی کی ہوگی" زین نے ہلکی سی

مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

۔۔۔"کیا سچی آپ کا بہت بہت شکریہ خانزادہ صاحب" جس پر وہ شخص

پہلے حیران پھر خوش ہوا تھا۔

۔۔۔"جی حمزہ آپ کو دیٹیلز دے دے گا ساری پھر ملاقات ہوگی"

زین کہتے ان سے مل وہاں سے نکلا تھا۔ جس پر حمزہ انہیں سب دیکھانے

لگا تھا۔ وہ وہاں سے نکل گاڑی میں آیا تھا۔ اس کا ارادہ اب گھر جانے کا

تھا۔ وہ گاڑی سٹارٹ کر نکلنے ہی لگا تھا۔ جب اس کے فون پر کسی ان نون
نمبر سے میسج آیا تھا۔ جس پر ک زین دیکھنے لگا۔ مگر اس میسج کو دیکھ وہ
حیران ہوا تھا۔ پھر اس کے چہرے پر حیرانی کی جگہ غصے نے لی تھی۔ مگر
پھر کچھ سوچ زین وہ نمبر بلاک کرتا وہاں سے گھر کے لیے نکلا تھا۔

زین وہاں سے سیدھا گھر آیا تھا اس کا ارادہ اپنے کمرے میں جانے تھا مگر
ڈرائنگ روم میں سب بیٹھے تھے اسے دیکھتے ماہا بھاگ اس تک آئی تھی۔
۔۔۔ "نین آپ آگئے" وہ بھاگتے زین تک آئی تھی جس وجہ سے وہ
گرنے لگی تھی لیکن زین اسے کندھوں سے تھام گیا تھا۔
۔۔۔ "ارے آرام سے بچے گر جاتی ابھی" زین کے کہنے پر وہ شرمندہ
ہوئی تھی جیسے دیکھتے وہ پھر بولا تھا۔

۔۔۔ "کب آئی ہو" اس نے پیار سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "شام سے آئے ہیں ہم تو اور آپ کو پتا میں بسام لالہ سے ناراض

ہو" وہ دونوں باتیں کرتے ڈرائنگ روم میں ہی آگئے تھے۔

۔۔۔ "اچھا اور وہ کیوں ناراض ہے میرا بچہ" زین نے اس سے پیار سے

پوچھا تھا۔ ساتھ ہی وہ جہانزیب خان سے ملا تھا۔

۔۔۔ "کیونکہ یہ بات نہیں مانتے میری" ماہانے منہ پھولا کر بولا تو بسام

مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "اور کیا نہیں مانا میں نے" وہ ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔ "آپ نے گول گپے کے بعد آتسکریم کا کہا تھا لیکن وہ،،،" وہ

بولتے بولتے روکی تھی کیونکہ اپنا بھانڈا خودی پھوڑ چکی تھی۔ ماہانے

زبان دانتوں تلے دیتے زین کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا۔

۔۔۔ "تم دونوں باہر گئے تھے،،، "زین کے پوچھنے پر جہانزیب خان بولے تھے۔

۔۔۔ "ہاں ماہانے کچھ چیزیں لینی تھی تو میں نے کہا تھا "ان کے کہنے پر وہ انہیں دیکھ مسکرا رہی تھی مگر پھر زین کی آواز پر نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔ "ماہی تم نے گول گپے کھائے ہیں میں نے منع بھی کیا تھا اور ابھی آسکریم بھی کھانی تھی "زین کے کہنے پر وہ نظریں جھکا گئی تھی۔ جس کو دیکھتے بسام بولا تھا۔

۔۔۔ "بھائی ماہ تو منع کر رہی تھے کہ آپ دانٹوں گے میں نے ہی ضد کی تھی میرا دل کر رہا تھا "بسام کے بولنے پر ماہانے اسے دیکھا تھا۔ جبکہ زین جانتا تھا وہ جھوٹ بول رہا تھا۔

۔۔۔ "یہ جو تم دونوں ایک دوسرے کو بچا لیتے ہونا کسی دن دونوں مار کھاؤ گے "جس پر زین نے دونوں ہودیکھتے کہا تو وہ مسکرا نے لگے تھے۔

پھر وہ بھی انہیں چھوڑ جہاں زیب خان اور بی جان کے ساتھ باتیں کرنے لگا تو وہ موجود گلاس وال جو باہر گارڈن کی طرف کھولتی تھی اس سے باہر کا موسم دیکھ اٹھتی باہر نکلی تھی۔ اور بسام بھی اپنے فون میں مصروف ہوا تھا۔

وہ سب سے نکل باہر لاؤن میں آئے تھی جہاں ابھی بارش ہلکی ہلکی ہو رہی تھی۔ ماہانے اپنا ہاتھ بڑھا کر بارش کی بوندوں کو اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ قدم کھولے آسمان کے نیچے رکھے تھے جب بارش کی بوندوں اس پر گرنی شروع ہوئی تو وہ مسکراتے آنکھیں بند کر اس میں کھڑی ہو گئی تھی۔ کچھ ہی دیر میں بارش تیز ہو گئی تھی۔ جس پر وہ ہنستے اپنے ہاتھ کھولے گھومنے لگی تھی۔ بارش اسے بچپن سے ہی بہت

پسند تھی جب بھی بارش ہوتی وہ چھوٹا بچہ بن جایا کرتی تھی اور ابھی بھی
ہر فہر سے آزاد وہ صرف بارش کو خود پر محسوس کر رہی تھی۔

-- "میرا خیال ہے اب کھانا کھا لیا جائے" سب کو باتوں میں مصروف
دیکھ بی جان نے بولا تھا۔

-- "اف بی جان میں تو کب سے وٹ کر رہا ہو بٹ پاپا اور لالہ کی
باتیں ہی ختم نہیں ہو رہی" بی جان کی بات پر بسام نے اپنے فون بند
کرتے معصوم بنتے بولا تھا۔ جس پر سب ہنسنے لگے۔

-- "نوٹسکی چلے بی جان آپ لو چلے میں چینیج کر کے آتا ہوں" زین نے
اسے دیکھتے کہا تھا جس پر اس نے سائل پاس کی تو وہ بی جان کو کہتا اٹھ گیا
تھا۔ جس پر بسام بی جان اور جہانزیب خان کو لیے ڈائننگ ہال کی طرف

بڑھا تو زین اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔ پھر اپنے کپڑے نکال فریش
ہونے کی غرض سے واش روم گیا تھا۔ تقریباً پانچ منٹ میں وہ فریش ہو
باہر آیا تھا۔ جب اس کے پر کوئی میسج آیا تھا۔ جسے دیکھ وہ فون رکھ کمرے
میں ٹہلنے لگا تھا۔ پھر سگریٹ جلا منہ کو لگتا ٹیرس پر چلا گیا تھا۔ وہ
سگریٹ پیتے خود کو سکون دے رہا تھا۔ جب اس کی نظر اچانک سے نیچے
لاؤن میں گئی تھی۔ جہاں ماہر چیز سے بے خبر بارش میں بھیگ رہی
تھی۔ اسے دیکھ زین غصے سے سگریٹ پھینک کمرے سے نکلا تھا۔ وہ
کمرے سے نکل نیچے آتا باہر لاؤن کی طرف آیا تھا۔ جہاں کچھ ہی فاصلے
سے اسے ماہا نظر آگئی تھی۔ زین غصے سے اس تک آتا اس کا بازو پکڑ گیا
تھا۔

۔۔۔ "کیا کر رہی ہو یہاں،،،" وہ کچھ بولتی اس سے پہلے زین بولا تھا۔

۔۔۔ "نین دیکھیں بارش ہو رہی ہے اور میں اسے انجوائے کر رہی تھی
آپ بھی کرے نا" ماہانے مسکراتے بولا تھا۔ جبکہ اس کا بازو ابھی بھی
زین کے ہاتھ میں تھا۔ جس پر زین نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا تو
بارش میں بھگنے کی وجہ سے اس کے سارے کپڑے ساتھ چپکے تھے۔
اس کی حالت دیکھ زین کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی تھیں۔

۔۔۔ "ماہی کمرے میں جا کر کپڑے بدل لوں" وہ اس کا بازو چھوڑ اپنی
نظریں پھیرتے بولا تھا۔ جبکہ بازو چھوٹنے پر ماہا پھر کچھ فاصلے پر وہ
بارش میں گھومتے مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔ "آپ جائے نین مجھے ابھی بارش میں رہنا ہے" ماہا کی بات پر زین
نے اسے دیکھا تو وہ پھر بارش میں نہا رہی تھی۔

۔۔۔ "ماہا جہانزیب خان ایک بار بھی بات کیوں نہیں سنتی تم کہاں ہے
ناجو اندر تو اندر جاؤ" اب کی بار وہ اس تک آتے غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔ "لیکن زین مجھے بارش،،،" وہ نظریں جھکائے بول رہی تھی۔

جب اس کا بازو پکڑ زین غصے سے اپنے ساتھ لیے سیڈ کے نیچے آیا تھا۔

۔۔۔ "بہت شوق ہے تمہیں سب کے سامنے جسم کی نمائش کرنے کا

جانتی ہونا اس وقت سب ملازم موجود ہیں یہاں پر" وہ غصے سے دھاڑا

تھا۔ جس پر وہ ڈرتی اپنا ہاتھ چھوڑوانے لگی تھی۔ جبکہ زین کی گرفت

اس پر مضبوط تھی۔

۔۔۔ "زین آپ غلط سمجھ رہے ہیں میں تو بس،،،" وہ روتے بول رہی

تھی۔

۔۔۔ "کیا تم تو بس حالت دیکھو اپنی یہ آخری بار تھا آج کے بعد مجھے

تم اس طرح نظر آئی نا تو اپنا حشر دیکھنا تم ماہا جہانزیب" وہ اس کی

آنکھوں میں دیکھتے دھاڑا تھا۔ جبکہ زین کو اتنے غصے میں دیکھ وہ اب صحیح

معنوں میں ڈری تھی۔

۔۔۔ "زی زین می میرا بازو" ماہانے روتے بولا تو زین نے اس کا بازو چھوڑ دیا تھا۔ جس پر وہ اپنے بازو کو مسلتے زین کی طرف دیکھ نفی میں سر ہلاتے وہاں سے بھاگی تھی۔ اس کے جاتے وہ بھی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اپنا غصہ کم کرتے وہاں سے نکلتا اپنے کمرے میں گیا تھا۔

ماہا وہاں سے بھاگ اوپر کمرے میں آتے دروازہ بند کر اس کے ساتھ لگ لمبے لمبے سانس لیتے خود کو نارمل کرنے لگی تھی۔ جبکہ زین کے غصے سے اس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ لیکن کچھ ہی دیر میں وہ خود کو نارمل کر اپنے کپڑے بدل بال ڈرائیر کرواں سے ڈرائنگ روم میں آ گئی تھی۔ جہاں سب موجود تھے۔ زین بھی کپڑے بدل وہی آ گیا تھا۔

۔۔۔"ارے بچے کہاں تھی آپ" اسے آتے دیکھ بی جان نے پوچھا تھا۔

۔۔۔"وہ بی جان میں کپڑے چینج کرنے گئی تھی" ماہابی جان کو کہتے بسام کے ساتھ اپنی جگہ پر بیٹھی تھی۔

۔۔۔"تم بارش میں نہائی ہونا" اس کی بات پر جہانزیب خان نے پوچھا تھا۔ جس پر اب زین نے بھی اسے دیکھے تھا۔ جو بس جی کہہ کہنے میں مصروف ہو گئی تھی۔

۔۔۔"ماہا تم بالکل اپنی ماں کی کاپی ہو امبرین بھی ایسے ہی بارش کی دیوانی تھی" بی جان کے بتانے پر سب مسکرائے تھے۔

۔۔۔"جی بی جان وہ خود تو بارش میں بھگیقتی تھی ساتھ مجھے بھی بھگاتی تھی" جہانزیب خان کے کہنے پر ماہانے نظریں اٹھا نہیں دیکھا تھا۔

۔۔۔ "بابا تو کیا آپ ماما کو ڈانٹتے بھی تھے" ماہا نے نظریں زین پر رکھ
پوچھا تھا۔

۔۔۔ "نہیں میں نے کیوں ڈانٹنا لیکن آپ کیوں پوچھ رہی ہیں" جس پر وہ
اسے بتاتے سوال کر گئے تھے۔

۔۔۔ "نہیں ویسے ہی" ماہا نہیں کہتی ایک نظر زین کو دیکھ جو اپنے
کھانے میں مصروف تھا پھر کھانے لگی تھی۔ اس کے بعد سب باتیں
کرتے رہے لیکن وہ نہیں بولی تھی۔ جس پر اس کی خاموشی سب نے
نوٹ کی تھی۔ اور سب کو لگ رہا تھا وہ بسام سے ناراض ہے اسی لیے
شاید لیکن زین کو پتا تھا۔ وہ اس کے غصے کی وجہ سے چپ ہے۔ سب
سے پہلے وہی کھانا کھا کر اٹھی تھی۔

۔۔۔ "کہاں جا رہی ہو ماہا" اس کے ایسے اٹھنے پر بی جان نے فکر سے
پوچھا تھا۔

۔۔۔"بی جان میں باہر جا رہی ہو" وہ کہتی جانے لگی تھی۔ جب بی جان پھر بولی تھیں۔

۔۔۔"لیکن کھانا تو کھالو" ان کے کہنے پر وہ ہلکی سی مسکراہٹ سے بولی تھی۔

۔۔۔"میں نے کھالیا ہے بی جان اور بابا آپ جاتے ہوئے مجھے ساتھ لے کر جانا" ماہانے بی جان کو کہتے جہانزیب خان کو مخاطب کیا تھا۔ جو اس کی بات پر حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔"لیکن آپ نے تو رہنا تھا بچے" وہ حیران ہوتے بولے تھے۔

۔۔۔"نہیں بابا مجھے اب گھر جانا ہے" ماہا کہتی بنا کسی کو دیکھا وہاں سے نکل آئی تھی۔ جبکہ سب اس کی بات سے پریشان ہوئے تھے۔

۔۔۔"اسے کیا ہو گیا" جہانزیب خان نے پریشانی سے کہا تھا۔

۔۔۔"پاپا آپ فکرنا کرے میں دیکھتا ہو" بسام انہیں فکر میں دیکھ بولا تھا۔

۔۔۔"لیکن کھانا،،،" جبکہ اس کے اٹھنے پر وہ بولے تھے۔

۔۔۔"کھا لیا ہے،،،" وہ کہتا وہاں سے نکلا تھا۔ جبکہ زین بھی اپنا کھانا

کھاتے وہاں سے اٹھ گیا تھا۔ جس پر بی جان اور جہانزیب خان وہی بیٹھے ماہا ہے بارے میں باتیں کرنے لگے تھے۔

بسام باہر آیا تو وہ گارڈن میں بنے سیٹنگ ایریا میں بیٹھی تھی۔ جس پر وہ چلتا اس کے پاس آ بیٹھ گیا تھا۔ بارش اب بھی ہو رہی تھی۔ مگر ہلکی ہو گئی تھی۔ بسام نے اسے دیکھ تو اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ جسے دیکھ وہ پریشان ہوا تھا۔

۔۔۔ "یار ماہ تم رور ہی ہوا چھانا میں پکا کل کھلا دو گا تمہیں آئس کریم"

بسام نے اسے دیکھتے بولا تھا۔ جس پر وہ آنسو صاف کرتے بولی تھی۔

۔۔۔ "لالہ میں اس وجہ سے نہیں رور ہی" وہ اپنے آنسو صاف کرتے

معصومیت سے بولی تھی۔

۔۔۔ "تو پھر کیوں رور ہی ہے میری گڑیا کسی نے کچھ کہا ہے" بسام نے

اسے دیکھتے مسکرا کر کہاں تھا۔

۔۔۔ "لالہ نین نے مجھ پر غصہ کیا ہے اور دیکھے میرا بازو بھی اتنی زور

سے پکڑا تھا" ماہانے اپنا بازو بسام کی طرف کرتے بولا تھا۔ جس پر وہ اس

کے بازو پر انگلیوں کے نشان دیکھ حیران ہوا تھا۔

۔۔۔ "یہ لالہ نے کیا ہے" وہ اس کے بازو کو پکڑتے بولا تھا۔

۔۔۔"جی لالہ اور پتا ہے وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے جسم کی نمائش کرنے کا شوق ہے لالہ آپ کو پتا ہے نا میں ایسی نہیں ہو" وہ ایک بار پھر رونے لگی تھی۔ جب بسام نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

۔۔۔"بس میرا بچہ ایسے نہیں روتے مجھے پتا ہے میری گڑیا ایسی نہیں ہے میں پوچھوں گا بھائی سے" بسام نے کہتا اسے ساتھ لگائے چپ کروا رہا تھا۔

۔۔۔"آپ دیکھنا اب میں زین سے بات نہیں کرو گی وہ بہت برے ہیں" ماہانے نروٹھے پن سے کہا تو وہ ہنس دیا تھا۔

۔۔۔"یہ نہیں ہو سکتا میری گڑیا اپنے نین سے ناراض نہیں رہ سکتی" بسام کی بات پر ماہانے اس سے الگ ہوا سے گھورا تھا۔

۔۔۔"لالہ آپ،،، اچھا اچھا نہیں کرتا تنگ لیکن تم یہاں رہ رہی ہو" وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی بسام بولا تھا۔

۔۔۔ "پلیز نایار روک جاؤ" وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی بسام بولا تھا۔
جس پر وہ سوچنے لگی تھی۔

۔۔۔۔۔
زین کمرے میں آلیپ ٹاپ پر اپنا کام کرنے لگا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ
بار بار ماہا کا داس چہرہ آ رہا تھا۔ پھر اس کے آنسو جس پر وہ غصے سے لیپ
ٹاپ بند کر گیا تھا۔

۔۔۔ "کیا مصیبت ہے یار" زین نے کہتے لیپ ٹاپ بند کیا تھا۔ پھر
سگریٹ جلا پینے لگا تھا۔ پھر کچھ دیر سگریٹ پی اسے ختم کر تھک ہار وہ
اٹھتا ڈریسنگ ٹیبل کے پاس گیا تھا۔ اس کا نیچلا ڈرار کھول اس میں سے
ایک ٹیوب نکال اسے اپنے ٹراؤزر کی پاکٹ میں رکھ وہ نیچے آتے باہر
گارڈن کی طرف آیا تھا۔ جہاں وہ سامنے ہی سیٹنگ ایریا میں ماہا بسام کے
ساتھ بیٹھی تھی۔ جنہیں دیکھ وہ ان لوگوں کی طرف آیا تھا۔

۔۔۔ "یار بتاؤ بھی" بسام اسے سوچتے دیکھ پوچھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "بھائی میں نہیں رہنا،،،" وہ منہ بنا کر بولی تو بسام کا بھی منہ بنا تھا۔

۔۔۔ "کیوں نہ،،، یہ یہی رہے گی بسام" بسام کچھ پوچھتا اس سے پہلے ہی

زین بولا تھا۔

۔۔۔ "لالہ ان سے کہے مجھے نہیں بات کرنی یہ جائے یہاں سے" ماہا

نے زین کو دیکھ منہ پھیرا تھا۔ جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "لالہ سن لیا آپ نے ویسے آپ نے بہت غلط کہاں ہے گڑیا کو"

بسام نے اس کی طرف دیکھتے سنجیدگی سے کہاں تھا۔ جس پر زین نے

اسے گھورا تھا۔

۔۔۔ "تمہارا ٹیسٹ ہے نا کل یونی میں تو جا کر اس کی تیاری کرو" زین

کے کہنے پر وہ حیران ہوا تھا۔

۔۔۔ "میرا ٹیسٹ آاا ہاں یاد آیا میں تو بھول گیا تھا" بسام سوچتے کچھ کہتا
زین کی گھوری پر فوراً بولتے وہاں سے نکلا تھا۔

۔۔۔ "لالہ میں بھی ساتھ،،،" بسام کو جاتے دیکھ وہ بھی اٹھتی جانے لگی
تھی۔ جب زین اس کا ہاتھ پھر پکڑ گیا تھا۔ مگر اس بار سختی نہیں تھی۔
۔۔۔ "تم کہی نہیں جاتہی ادھر بیٹھوں" زین کی بات پر ماہانے غصے سے
اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "زین میرا بازو چھوڑے" وہ اپنا بازو چھوڑواتے بولی تھی۔
۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے لیکن تم جاؤ گی نہیں" زین نے کہتے اس کا بازو
چھوڑ دیا تھا۔

۔۔۔ "مجھے آپ سے بات نہیں کرنی" وہ کہتی وہاں سے پھر جانے کے
لیے مڑی تھی جب زین نے اس کا بازو پکڑا سے اپنی طرف کھنچا تھا۔
جس سے وہ کٹی ڈور کی طرح اس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔ ماہانے اس

کے سینے پر ہاتھ رکھ کچھ فاصلہ بنایا تھا۔ جس پر زین کا دل بھی ڈھرکا تھا۔
تبھی کسی ٹرانس کی کیفیت میں وہ اس کی کمر کے گرد حصار بنا گیا تھا۔
جس پر ماہانے نظریں اٹھا اس کی طرف دیکھا تو لائٹ براؤن آنکھیں
ہیزل گرے آنکھوں سے ٹکرائی تھی۔ جبکہ زین اس کی آنکھوں میں
دیکھتے کھوتے اس کی طرف جھکنے ہی لگا تھا۔ جب وہ ہوش میں آتے اس
کے سینے پر زور دے گئی تھی۔

-- "زین چھوڑے مجھے" ماہانے اسے دھکا دیتے بولا تھا۔
-- "ہاں وہ ت تم جاؤ گی نہیں" زین ہوش میں آتے بولا تھا۔
-- "اچھا نہیں جاتی چھوڑے مجھے،،" جس پر وہ بھی ہار مانتے بولی تو
زین نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ جس پر وہ وہی بیٹھ گئی تھی۔ جبکہ زین کو سمجھ
نہیں آرہی تھی اسے اچانک ہو کیا رہا ہے تبھی وہ اسے دیکھتے خود کو نارمل
کرتے اس کے پاس بیٹھا تھا۔

۔۔۔ "ماہی بات سنو،،،" زین کے بولنے پر وہ سنبھلتی اسے دیکھنے لگی تھی مگر بولی کچھ نہیں۔

۔۔۔ "ماہی سوری وہ مجھے پتا نہیں کیا ہو گیا تھا لیکن تمہیں بھی تو خیال کرنا چاہیے نا اس ٹائم سارے ملازمت یہی ہوتے ہیں" زین نے اسے دیکھتے بولا تھا۔ جس پر اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

۔۔۔ "زین آپ نے اتنا غلط کہا تھا میں ایسی تو نہیں ہو" وہ اسے دیکھتے بولی تو زین مسکرا گیا تھا۔

۔۔۔ "مجھے پتا ہے میرا بچہ ایسا نہیں ہے لیکن میں غصے میں تھا میں نے آرام سے کہا تو تھا اندر جانے کا تم نے سنا نہیں تو مجھے اور غصہ آگیا" زین نے اس کی طرف دیکھتے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے بولا تھا۔ جسے وہ ہٹا گئی تھی۔

۔۔۔"اور زین آپ نے میرا بازو بھی اتنی زور سے پکڑا تھا ایسے کوئی کرتا ہے کیا" وہ آنسو کے ساتھ اسے اپنا بازو دیکھتے بولی تھی۔ جس پر زین نے مسکراتے پہلے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔ پھر اس کا بازو پکڑ نشان پر اپنا انگوٹھا پھیرنے لگا تھا۔

۔۔۔"اچھا سوری دوبار ایسا نہیں ہوگا" زین نے دوسرے ہاتھ سے اپنا کان پکڑتے بولا تھا۔ جس پر وہ کچھ نہیں بولی تھی۔ اسے دیکھتے زین نے پاکٹ سے وہ ٹیوب نکالی تھی۔ پھر اسے کھول اس کے بازو پر موجود نشان پر لگائی تھی۔

۔۔۔"سوری نا میرا بچہ،،،" زین نے ٹیوب واپس پاکٹ میں رکھتے بولا تھا۔

۔۔۔"ایک شرط پر آپ دوبار ایسا کچھ نہیں کرو گے اور مجھے چائے بھی بنا کر دو گے" ماہانے زین کی طرف دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے لیکن میری ماہی یہی پر رہ رہی ہے گھر نہیں جانا"
وہ مان گیا تھا کیونکہ وہ اب اسے ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن ساتھ ہی
اپنی بات بھی بتا گیا تھا۔

۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے لیکن مجھے آئسکریم اور چاکلیٹ کھانی ہے" ماہا کی
بات پر زین نے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔ "آئسکریم پھر کبھی چاکلیٹ ابھی دے دو نگا چلو اب اندر آ جاؤ
سردی لگ جائے گی ورنہ" زین کے کہنے پر وہ مسکراتے اٹھ اس کے
ساتھ اندر گئی تھی جس پر وہ لوگ کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر
جہانزیب خان اٹھ گھر چلے گئے جبکہ ماہا زین کے ہاتھوں کی بنی چائے پی
ان دونوں کے ساتھ باتیں کر اپنے کمرے میں گئی تو وہ دونوں بھی
سونے چلے گئے تھے۔

--- "ارے عافیہ کیسی ہو تم" جہانزیب خان نے ڈرائنگ روم میں آتے بولا تھا۔ وہ اپنے آفس سے سیدھا خانزادہ ہاؤس آئے تھے۔ کیونکہ عافیہ نے انہیں فون کر کہاں تھا انہوں نے بی جان اور ان سے کوئی بات کرنی ہے جبکہ زین اپنے آفس تھا۔ اور ماہا بسام کے ساتھ اس کی یونی گئی تھی۔ جسے بسام کبھی کبھی لے جاتا تھا۔

--- "میں ٹھیک بھائی جان مجھے آپ سے اور بی جان سے بات کرنی تھی" ان کے کہنے پر جہانزیب خان بھی ان لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔

--- "کیا بات ہے عافیہ" بی جان نے پوچھا تھا۔

--- "بی جان مجھے معلوم ہے ماہا آپ سب کے لیے بہت اہم اور انمول ہے وہ ہمارے لیے بھی اتنی ہی انمول ہے اسی لیے میں اس کے لیے ہی

آپ سے بات کرنے آئی ہو" ان کے بولنے پر بی جان اور جہانزیب
خان دونوں انہیں دیکھنے لگے تھے۔

۔۔۔ "تم کہنا کیا چاہتی ہو" اب کی بار جہانزیب خان بولے تھے۔

۔۔۔ "بھائی جان فیضان جہاں کام کرتا ہے اس کے باس کے بیٹے نے

ہماری ماہا کو کہی بازار میں دیکھا تھا۔ پھر اس نے کہی پتا کروایا تو اسے

معلوم ہوا وہ فیضان کی کزن ہے اس لیے فیضان کے باس نے اپنے بیٹے

کے لیے ہماری ماہا کا ہاتھ مانگا ہے یہ تصویر ہے اس کی" ان کے بتانے پر

وہ دونوں سوچنے لگے تھے۔ جس پر انہوں نے تصویر دیکھائی تھی۔

۔۔۔ "عافیہ لیکن ایسے کیسے ہم لوگ رشتہ کر لے ان لوگوں کو جانتے

بھی نہیں اور میری بچی بہت نازک ہے" جہانزیب خان فکر سے بولے

تھے۔

۔۔۔ "بھائی جان فیضان جانتا ہے نا وہ دوہی بھائی ہیں اور ایک بہن ہے
ان کی بہن یہاں نہیں ہوتی اور یہاں کا سارا بزنس یہی دونوں دیکھتے ہیں
لڑکا پڑھا لکھا ہے سمجھدار ہے اور خوش رکھے گا ماہا کو پھر بھی آپ لوگ
اپنی تسلی کے لیے پتا کروالے" انہوں نے بولنے پر بی جان بولی تھی
۔۔۔ "نام کیا ہے لڑکے کا شکل صورت سے تو اچھا دیکھ رہا ہے" بی جان
نے تصویر دیکھتے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "حسنین مجید نام ہے لڑکے کا" جس پر انہوں نے بتایا تھا۔
۔۔۔ "ابھی کچھ ٹائم دو مجھے عافیہ میں سوچ کر بتاؤ گا" وہ سنجیدگی سے
بولے تھے۔

۔۔۔ "جی جی بھائی لے لے ٹائم،،،" جس پر وہ بھی مسکراتے بولی
تھیں۔ جبکہ طھہری جان نے بات بدلی تو وہ لوگ دوسری باتوں میں لگے
تھے۔

۔۔۔ "کیا لالہ مجھے لانا ضروری تھا میں بور ہو رہی ہو" ماہانے منہ بنا بسام
کو بولا تھا۔ جو وہاں بیٹھا اپنے گٹار کے ساتھ کچھ کر رہا تھا۔
۔۔۔ "گھر میں بھی بور ہی ہوتی ہوا چھا ہے کچھ دیر دھیان بدلے گا"
بسام مسکرا کر بولا تھا۔

۔۔۔ "گھر بور تو نہیں ہوتی میں" اس کی بات ماہا کو پسند نہیں آئی تھی۔
۔۔۔ "ہاں پتا ہے ت،،، بی کے ایک بار آکر بیٹ دیکھ لے جو میں نے
تیار کی ہے" ابھی بسام بولتا اس سے پہلے ہی علی آ بولا تھا۔
۔۔۔ "تو چل آرہا ہو میں اچھا گڑیا تم ادھر ہی رہنا میرا سامان یہی ہے میں
بس پانچ منٹ میں آرہا ہو،،،" بسام علی ماہا کو سمجھا رہا تھا۔

۔۔۔ "لیکن لالہ،،، بس پانچ منٹ،،،" جس پر وہ بولنے لگی تھی لیکن

اس کی سنے بغیر وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔ جس پر وہ منہ بناتی بسام کے بیگ سے اپنا ناول نکال اس میں مصروف ہوئی تھی۔ اسے پتا تھا وہ بور ہو گی کیونکہ بسام اسے زبردستی لے کر آیا تھا۔ اسی لیے ماہانے اس کے بیگ میں ناول رکھوایا تھا۔

سوہا آج کلاس فری ہونے پر کیفے آگئی تھی۔ جبکہ رد آج اپنے ضروری کام کی وجہ سے نہیں آئی تھی۔ وہ کیفے میں بیٹھی اپنی کتابوں میں مگن تھی۔ ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔ اس دن کیفے کے بعد سے بسام اس کے سامنے آہی نہیں رہا تھا۔ اور وہ بھی شکر کر رہی تھی۔ ابھی بھی وہ کیفے میں بیٹھی کتابوں میں مگن تھی جبکہ اس کی نظر خود سے کچھ فاصلے پر بیٹھی ایک لڑکی کر گئی تھی۔ جو کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔ سوہانے وہ

کتاب غور سے دیکھی تو اپنا سامان بند کرتی اٹھ اس لڑکی کے پاس جا
کھڑی ہوئی تھی۔

۔۔۔ "اسکیوز می بات سنے" سوہانے اسے مخاطب کیا تو اس نے کتاب
سے نظریں اٹھا اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "میں آپ کے پاس بیٹھ جاؤ" اس کے دیکھنے پر وہ بولی تھی۔
۔۔۔ "جی بیٹھ جائیں" جس پر وہ مسکرا کر بولی تھی۔

۔۔۔ "آپ نمل پڑھ رہی ہیں" سوہانے اس سے پوچھا تھا۔
۔۔۔ "جی پارٹ 2 ہے" جس پر اس نے مسکراتے بتا کر سائیڈ پر رکھی
تھی۔

۔۔۔ "میں نے بھی ریڈ کر لیا ہے اور میرا فیورٹ ہے یہ ویسے آپ کو
میں نے پہلے نہیں دیکھا کبھی بھی" سوہانے اسے بتاتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"میں یہاں نہیں پڑھتی میرے لالہ پڑھتے ہیں تو وہ اپنے ساتھ

زبردستی لے کر آگئے ہیں اور اب بورہور ہی ہو میں" جس پر ماہانے بھی
اسے مسکرا کر بتایا تھا۔ سوہا کو وہ معصوم سی لڑکی اچھی لگی تھی۔

۔۔۔"او خیر میرا نام سوہا خان ہے اور آپ کا" سوہانے مسکراتے اپنا نام
بتایا تھا۔ ساتھ ہی ہاتھ اس کی طرف کر اس سے اس کا نام پوچھا تھا۔

۔۔۔"میرا نام ماہاجہانزیب خان ہے" ماہانے اس کا ہاتھ تھامتے بولا
تھا۔ ویسے تو وہ کم ہی بات کرتی تھی کسی باہر والے سے لیکن سوہا سے
اچھی لگی تھی۔ اسی لیے اس سے بات کرنے لگی تھی۔

۔۔۔"کتنا پیارا نام ہے بالکل تمہاری طرح" سوہانے مسکرا کر کہا تو وہ
بھی مسکرا گئی تھی۔

۔۔۔"آپ یہاں ہی پڑھتی ہو" ماہانے سوچتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"جی میں یہاں ہی پڑھتی ہو" جس پر وہ مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔ "آپ مجھ سے بڑھی ہونا تو میں آپ کا نام نہیں لے سکتی آپ کو
آپی کہہ لو" ماہا کے معصومیت سے کہنے پر وہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "ہاں ہاں کیوں نہیں کہہ لو آپ مجھے اچھا لگے گا" جس پر وہ
مسکراتے اسے کہہ گئی تھی۔

۔۔۔ "اچھا چلو آؤ تمہیں یونیورسٹی دیکھاتی ہوں" سوہانے اسے پیار سے
بولاتھا۔

۔۔۔ "نہیں آپ لالہ کا سامان پڑھا ہے یہاں مجھے دھیان رکھنا ہے وہ بس
اپنے دوست کے ساتھ گئے ہیں آہی رہے ہو گے" ماہانے سامنے دیکھتے
بولاتھا۔ جبکہ بیگ دیکھ سوہا حیران کوئی تھی۔

۔۔۔ "تم لنگو،،، مطلب بسام کی بہن ہو" وہ حیران ہو بولی تھی۔

۔۔۔ "جی بسام لالہ کی بہن ہو میں" ماہا کے بتانے پر وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔"سچی مطلب اتنی معصوم اور پیاری بہن اس لنگور کی ہے یقین

نہیں آرہا"سوہا کوچ میں یقین نہیں آرہا تھا۔ جبکہ ماہا کو بسام کا نام اچھا نہیں لگا تھا۔ تبھی نروٹھے پن سے بولی تھی۔

۔۔۔"میرے لالہ لنگور نہیں ہیں وہ اتنے پیارے اور اچھے ہیں"اس کا پھولا منہ دیکھ سوہا کو اس پر پیار آیا تھا۔

۔۔۔"ہاہا اچھا اچھا سوری اب نہیں کہتی آپ کے لالہ کو کچھ خیر کچھ

کھاؤ گی"جس پر سوہا نے کچھ آگے ہو اس کے چہرے پر پیار کرتے اس سے بولا تھا۔ پھر وہ دونوں اپنی باتوں میں مصروف ہوئیں تھیں۔ وہ

دونوں باتیں ہی کر رہی تھیں جب بسام کے فون پر کال آنے لگی

تھی وہ اپنا فون بھی وہی چھوڑ گیا تھا جس پر ماہا نے دیکھتے اس کا فون اٹھالیا تھا۔

۔۔۔ "ہیلو بی بے کہاں ہو تم" فون اٹھاتے دوسری طرف سے کوئی
لڑکی بولی تھی۔

۔۔۔ "کون ہیں آپ" ماہانے حیران ہو پوچھا تھا۔ کیونکہ فون پر نام جان
کے نام سے سیو تھا۔ جبکہ سامنے سے بس کی جگہ کسی لڑکی کی آواز سن
تانیہ کو غصہ آیا تھا۔

۔۔۔ "بسام کہاں ہے اور اس کا فون تمہارے پاس کیا کر رہا تھا۔
۔۔۔" وہ تو اپنے دوست ہے ساتھ کہی گئے ہیں اپنا فون اور سامان وہ
میرے پاس کیفے میں ہی چھوڑ گئے ہیں آپ پانچ منٹ تک کال کر لیا وہ آ
جائے گے" ماہانے کہتے بنا اس کی سنے فون بند کر دیا تھا۔ جبکہ فون بند
ہونے پر تانیہ کا رخ اب کیفے کی طرف تھا۔

تانیہ غصے سے کیفے کے اندر آتی چلتے ہر طرف دیکھ رہی تھی جب ایک ٹیبل کے پاس آ اس کی نظر بسام کے بیگ پر گئی تھی۔ لیکن اس ٹیبل پر موجود لڑکی کو دیکھ اسے غصے آیا تھا۔

..."How dare you even touch the things of Basam???"

وہ ماہا کے ہاتھ سے بسام کا فون لیتے چیخی تھی۔ جس پر وہ پریشان ہوئی تھی۔

-- "آپ کو کون ہیں اور فون واپس کرے" ماہا نے جگہ سے کھڑے ہوتے بولا تھا۔

-- "میں بسام خانزادہ کی گرل فرینڈ ہو" ماہا کے پوچھنے پر وہ مسکراتے بولی تھی۔ جبکہ اب سب ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔ سوہا جو کچھ

کھانے کا آڈر دینے گئی تھی وہ رش دیکھ پریشان ہوتی اس طرف آئی تھی۔

--"دیکھیں آپ جو بھی ہیں مجھے فون واپس کرے وہ جب آئے گے تو خود بات کر لینا ان سے" ماہانے اس سے فون مانگا تھا۔ جس پر اسے مزید غصہ آیا تھا۔

--"تم ہوتی کون ہو مجھے حکم دینے والی،،" اس کی بات پر ماہا چپ کر گئی تھی۔

--"یو نو تم جیسی لڑکیوں کو اچھی طرح جانتی ہو میں جہاں کوئی امیر لڑکا دیکھا نہیں آ جاتی ہو پھسانے یہاں اور بھی بہت ہیں ان میں کسی کو پھسالو لیکن،،،" وہ بول ہی رہی تھی۔ جب سوہا آگے آتے بولی تھی۔

۔۔۔"مس تانیہ اپنی لمٹ میں رہ کر بات کرؤ" وہ آگے آتے غصے سے بولی تھی۔ جبکہ سوہا کو دیکھ ماہا اس کے پیچھے ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو اسے اچھے نہیں لگے تھے۔

۔۔۔"تمہیں کیا مسئلہ ہے تم مجھے لیمنٹس بتاؤ گی اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے" سوہا چیخی تھی۔ جبکہ ماہا کا دل کر رہا تھا۔ وہ کہی چھپ جائے سب کے سامنے وہ کیسے اسے بول رہی تھی۔

۔۔۔"بسام سے دور رہو تم ورنہ اچھا نہیں ہوا گا" تانیہ کی بات پر سوہا بولی تھی۔

۔۔۔"ورنہ کیا کر لو گی تم یو نو بسام کو پتا چلا نا تم نے اس کے ایسا سلوک کیا ہے تو وہ جان لے لے گا تمہاری" سوہا نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا تھا۔ جس پر وہ ہنسے لگی تھی۔

۔۔۔ "اس کی خاطر میری جان لے گا بسام وہ کیا ہے تم نئی ہو تمہیں پتا
نہیں بسام خانزادہ جان وارتا ہے مجھ سے "تانیہ کے انداز میں غرور تھا جو
ماہا کو بھی عجیب لگا تھا۔ وہاں موجود سب لوگ ان لوگوں کو دیکھ رہے
تھے۔

۔۔۔ "جان تو میں اس کی لو،،،" اتانیہ ابھی بول ہی رہی تھی۔ جب ماہا کی نظریں اس کے پیچھے گئی تھی۔ جس پر وہ بھائی تھی۔

۔۔۔ "یار علی یہ والی ٹھیک ہے سونگ سے میچ بھی کر رہی ہے" بسام جو کب سے علی کی بیٹ سن رہا تھا۔ اب بولا تھا۔

۔۔۔ "چل پھر کچھ دیر تک نکلتے ہیں" حمدان نے اپنا پیا نو بند کرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "چلو ٹھیک ہے میں گڑیا کے پاس جا رہی وہ اکیلی بیٹھی ہے" بسام نے فکر سے بولا تھا۔

۔۔۔ "یار تم گڑیا کو ادھر ہی ہے آتے وہ بچاری اتنی شائے ہے ویسے ہی" بسام کی بات پر علی فکر سے بولا تھا۔ جبکہ حمدان کو اب پتا چل رہا تھا۔

۔۔۔ "ماہا گڑیا آئی ہے اور تو اب بتا رہا ہے" حمدان نے حیران ہوتے پوچھا تو وہ مسکرا گیا تھا۔ کیونکہ علی اور حمدان دونوں کو اس کا پتا تھا۔

۔۔۔ "ہاں کیفے میں ہے" بسام نے مسکرا کر بتایا تھا۔

۔۔۔ "یار ہم بھی ساتھ آجائے مجھے بھی ملنا ہے اس سے" حمدان کے کہنے پر وہ مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "آ جاؤ،،،" بسام کے کہنے پر وہ دونوں بھی مسکراتے اس کے ساتھ چل دیے تھے۔

وہ لوگ باتیں کرتے کیفے کے اندر آئے تھے جب سامنے رش دیکھ
حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔ "اتنا رش کیوں ہے،،،" علی نے ان دونوں کی طرف دیکھ بولا تھا۔
جب بسام کو ماہا کی فکر ہوئی تھی۔

۔۔۔ "شٹ یار گڑیا کیلی ہے اور پتا نہیں یہ کیا ہوا ہے وہ ڈر رہی ہوگی"
بسام کہتا آگے بڑھا تھا جس پر وہ دونوں بھی پریشان ہو اس کے پیچھے
آئے تھے۔ وہ لوگ لوگوں کو سائیڈ پر کرتے آگے آئے تو سامنے تانیہ
کھڑی بول رہی تھی۔ جبکہ بسام کی نظریں تانیہ سے ہوئی سوہا پر گئی تھیں
پھر اس کے پیچھے چھپی ماہا پر جو بسام کو دیکھ بھاگ اس کی طرف آئی تھی۔
۔۔۔ "لالہ،،،" ماہا بھاگتی بسام کے گلے لگی تھی۔ جس پر وہ اس کے گرد
حصار بنا گیا تھا۔

۔۔۔ "کیا بات ہے میرا بچہ رو کیوں رہا ہے ماہ میری جان بتاؤ مجھے" اس کو روتے دیکھ بسام پریشان ہوا تھا۔ تبھی اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "لالہ وہ لڑکی اس نے سب کے سامنے،،،، "وہ بول ہی رہی تھی جب تانیہ نے آ بازو سے پکڑ بسام سے الگ کرتی خود اس کے گلے میں باہیں ڈال گئی تھا جبکہ ماہا گرتی اس سے پہلے ہی سوہانے تھاما تھا۔

۔۔۔ "بی بے میں بتا،،، "وہ اس کے گلے میں باہیں ڈال بول ہی رہی تھی لیکن بسام کی یہی بس ہوئی تھی جس پر اس نے تانیہ کا بازو پکڑ اسے خود سے دور پھینکا تھا۔ جب بسام کی حرکت پر اسے غصہ آیا تھا۔ وہ کچھ کہتی اس سے پہلے بسام دھاڑا تھا۔

۔۔۔ "تانیہ پاسہ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بہن کی سب کے سامنے انسلٹ کرنے کی "بسام نے اس کو دیکھتے غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔"اور آپ سب تماشا ختم ہو گیا ہے نکلویہاں ہے علی حمدان مجھے
کیفے خالی چاہیے سب کو نکالوں یہاں سے" بسام کی دھاڑ پر وہ دونوں
کام پر لگے تھے۔ جس پر بسام ماہا کے پاس آیا تھا۔ جبکہ تانیہ کھڑی دیکھ
رہی تھی۔

۔۔۔"گڑیا یہاں بیٹھوں ادھر دیکھو مجھے کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے
ہممم" بسام نے اسے بیٹھاتے خود اس کے قدموں میں بیٹھتے اسے پیار
سے بولا تھا۔ جو پریشان ہو رہی تھی۔

۔۔۔"ماہانچے تم نے پریشان نہیں ہونا" اب کی بار سوہا بولی تھی۔ جس پر
بسام نے اسے دیکھا تھا۔

علی اور حمدان کیفے خالی کر واپس چکے تھے۔

۔۔۔ "تم تانیہ سمجھتی کیا ہو خود کو تم جیسی ہزار آگے پیچھے ہوتی ہیں
میرے اور تم میری بہن کو بول رہی تھی "بسام اس تک آتے دھاڑا
تھا۔

۔۔۔ "بسام مجھے نہیں پتا تھا یہ تمہاری بہن ہے اس نے بتایا ہی،،، تک
اس بچاری کو بولنے دیتی تو وہ کچھ کہتی نا "وہ بول ہی رہی تھی جب سوہا
بولی تھی۔

۔۔۔ "اور کیا کہہ رہی تم کہ ایسی لڑکیاں امیر لڑکے دیکھ انہیں پھنسانے
آتی ہیں "سوہا کی بات پر سب حیران ہوئے تھے۔ جس پر علی بولا تھا۔
۔۔۔ "یہ کام تو تمہارا نہیں مس تانیہ آئے دن نیا بوئے فرینڈ پتا نہیں
ہمارے بی کے پر کیسے ٹیک گئی ہو "علی نے ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔ "میرے ایسے کام نہیں ہیں اور بسام مجھے پتا نہیں تھا اسی "وہ علی کو
جواب دیتی بسام سے مخاطب ہوئی تھی جب وہ بولا تھا۔

۔۔۔"تانیہ پاشا تم امیر لڑکوں کو پھسانے کی بات کر رہی تھی نا تو سنو وہ
کیا ہے نا جتنی تمہارے ڈیڈ کی پر اپرٹی ہے نا جس پر تم اتراتی ہو اتنے کا تو
صرف جہانزیب خان کا خان ویلا ہے جہاں ماہا جہانزیب خان صرف
کچھ گھنٹوں کے لیے جاتی ہے اور یہ جو خرچہ تم اپنے کپڑوں اور تمام
چیزوں پر کرتی ہو نا اتنی تو وہ صرف چیرتی کر دیتی ہے تمہارا کوئی مقابلہ
ہے ہی نہیں اس سے تم ماہا جہانزیب خان کی جوتی کے بھی برابر نہیں
ہو" بسام نے اسے دیکھتے طنزیہ انداز میں بولا تھا۔ جس پر سب مسکرا
رہے تھے۔ جبکہ تانیہ کو صحیح معنوں میں بیزاتی محسوس ہو رہی تھی۔
۔۔۔"اب نکلو یہاں سے تم" بسام اسے کہتا ماہا کی طرف مڑا تھا جب وہ
بولی تھی۔

۔۔۔"بسام تم ایسے کیسے کر سکتے ہو میرے ساتھ،،،" تانیہ نے حیران
ہو بولا تھا۔

۔۔۔"وہ کیا ہے ناڈار لنگ جو گڑیا سے تھوڑی سی بھی اونچی آواز میں
بات کرتا ہے نا تو بسام خانزادہ اس پر پھر تھوکننا بھی پسند نہیں کرتا اور تم
نے تو پھر سب میں اس کی انسلٹ کی ہے اب دفعہ ہو یہاں سے ورنہ میں
نے اپنے طریقے سے نکلانا تو مسئلہ تمہارے لیے ہی ہو گا" بسام کے کہنے
پر وہ غصے سے بولی تھی۔

۔۔۔"تمہیں تو میں دیکھ لو گی یاد رکھنا بسام خانزادہ اس انسلٹ کا بدلہ تم
سے سود سمیت لو گی" تانیہ کہتی بغیر کسی کو دیکھے وہاں سے نکلی تھی۔
۔۔۔"لالہ مجھے گھر جانا ہے" ماہانے اس کے پاس آتے بولا تھا۔
۔۔۔"لالہ کی جان بس یہ شو وہ جائے پھر چلتے ہیں ہم" جس پر بسام نے
اسے پیار سے بولا تھا۔

۔۔۔"یارتانیہ تو چلی گی اب تمہارے ساتھ کون گائے گا اتنا ٹائم بھی نہیں ہے کہ ہم کوئی دوسرا سونگ ریڈی کر لیتے" علی نے فکر سے کہا تھا۔

۔۔۔"کچھ کر لے گے ہم" جس پر بسام بے فکر ہو بولا تو دونوں حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔"اچھا ماہانچے میں چلتی ہو" سوہانے آگے ہوا سے بولا تو وہ اس کے گلے لگی تھی

جبکہ بسام تو دونوں کو دیکھ حیران ہوا تھا۔

۔۔۔"سوہا یار آپ ساتھ سنگ کر لو پلیز" وہ جو ماہا سے الگ ہو جانے لگی تھی حمدان کی آواز پر روکی تھی جبکہ اس کی بات سب حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔"می میں کیسے حمد ان بھائی مجھے تو" وہ پریشان ہو بولی تھی۔ اس کے
بھائی کہنے پر حمد ان مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "یار دو تین دن پہلے میں نے آپ کو دیکھا تھا۔ آپ اپنی دوستوں کے ساتھ بیٹھی سنگ کر رہی تھی" حمد ان کی بات پر وہ سوچتے بولی تھی۔

۔۔۔ "بھائی وہ صرف دوستے تھیں لیکن اتنے لوگوں کے سامنے مجھ سے نہیں ہوگا" اس کے کہنے حمد ان بولا تھا۔

۔۔۔"یار اب بھائی کہا ہے تو بھائی کی بات بھی تو مان لو پلینز گڑیا" حمدان
کے کہنے پر وہ چپ کر گئی تھی۔

۔۔۔ "پلیز سوہا گڑیا مان جاؤ نا ہمارے پاس اور کوئی آپشن بھی نہیں ہے" اب کی بار علی آگے ہو بولا تھا۔

--۔ "لیکن میں،،، آپ پلیرز مان جائے نامیرے لیے آپ لالہ کے
ساتھ سنگ کرے گی تو مجھے اچھا لگے گا پلیر سوہا آپی "اب کی بار ماہانے

چہرے پر معصومیت سجائے بولا تھا۔ جس پر وہ ان تینوں کو دیکھتے بولی تھی۔

۔۔۔ "می میں نہیں کر پاؤں گئی" سوہانے کہتے نظریں جھکائی تھی۔ لیکن پھر بسام کی آواز پر نظریں اٹھاتے اسے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔ "تم کر سکتی ہو سوہا خان کیونکہ جو لڑکی سب کے سامنے بسام خانزادہ کو بول سکتی ہے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے" بسام کی بات پر سوہانے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔ "گھور بعد میں لینا بھی جلدی بتاؤ" بسام کے کہنے پر وہ سوچتے بولی تھی۔

۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے میں تیار ہوں" سوہا کے کہنے پر وہ تینوں خوش ہوئے تھے۔ جس پر ماہاس کے گلے لگی تھی۔

--"علی اسے سکریپٹ دے دو تاکہ یہ دیکھ لے" بسام کے کہنے پر علی نے کچھ پیپر اس کی طرف کیے تھے جنہیں وہ دیکھنے لگی تو بسام اپنا سامان اٹھتا ماہا کا ہاتھ پکڑتا وہاں سے نکلا تھا جس پر وہ تینوں بھی ان کے پیچھے ہی نکلے تھے۔

وہ لوگ اپنی مطلوبہ جگہ پر آئے تھے۔ وہ کوئی پارٹی تھی جس میں ان لوگوں نے پرفارمنس دینی تھی۔ بسام ان سب کو سمجھا رہا تھا۔ جبکہ ماہا بھی انہیں دیکھ رہی تھی۔

--"سوہا وہ سوری اس دن کے لیے اور تھینک یو گڑیا کی ہیلپ کے لیے" بسام نے مسکرا کر کہا تھا۔ جس پر وہ بھی مسکراتے سر ہلا گئی تھی۔

۔۔۔"اچھا اب آ جاؤ سب گڑیا آپ نے یہی رہنا ہے اوکے" بسام اسے

وہی سیٹج کے پاس سائیڈ پر بیٹھاتے بولا تھا۔ جس پر وہ سر ہلا گئی تھی وہ

لوگ اب سیٹج کی بیک پر آپنی چیزیں سٹ کرنے لگے تھے۔ جبکہ ماہا اپنا

فون یوز کر رہی تھی جب کوئی اس کے پاس آیا تھا۔

۔۔۔"اسلام و علیکم مس ماہا،،،" کسی مرد کی آواز پر ماہا نے سر اٹھا دیکھا تو

سامنے ہی ایک خوبصورت سالٹر کا کھڑا مسکرا رہا تھا۔ وہ یہاں اپنے

دوست کے کہنے پر آیا تھا۔ لیکن ماہا کو دیکھیں حیران ہوا تھا پھر بسام کو

اس کے ساتھ دیکھا اسے سمجھ آیا تھا۔

۔۔۔"جی ک کون،،،" وہ پریشان ہو بولی تھی۔

۔۔۔"ارے ڈریں مت میں وہی جس سے آپ اس دن ٹکرائی

تھیں" اس نے وہی موجود کرسی پر بیٹھتے بولا تو ماہا بس سائل پاس کرتی

اپنے فون میں لگی تھی۔ جبکہ وہ حیران تھی کہ اس کا نام وہ کیسے جانتا ہے
لیکن اس نے پوچھا نہیں۔

۔۔۔ "ویسے میرا نام حسنین ہے،،،" اس کے کہنے پر ماہانے اسے دیکھا
تھا۔

۔۔۔ "آپ کو میرا نام،،،" وہ بول ہی رہی تھی جب وہ بولا تھا۔
۔۔۔ "مجھے تو سب پتا ہے آپ کے بارے میں اور جلدی ہی آپ ہو بھی
میرے بارے میں پتا چل جائے گا" اس کی بات پر وہ حیران ہوئی تھی۔
۔۔۔ "کیا مطلب،،،" ماہانے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "وہ لگ جائے گا پتا لیکن آپ کے بابا آپ سے جب کچھ پوچھے تو
آپ نے بس ہاں کرنی ہے میں امید کرتا وہ آپ سمجھ گئی ہوگی" وہ
مسکراتے اس سے بولا تھا

جبکہ اس کے چہرے کی پریشانی اسے مزادے تھی تھی۔

۔۔۔"آپ کا مطلب کیا ہے میں سمجھی نہیں" ماہا پریشان ہوتی بولی تھی۔

۔۔۔"آپ کو کچھ دنوں میں سمجھ لگ جائے گی مس ماہا خیر اب چلتا ہو میں" حسنین اسے کہتا مسکراتے اٹھا تھا۔

۔۔۔"لیکن و،،،،" ماہا اسے کچھ کہتی اس سے پہلے ہی وہ وہاں سے نکلتا چپا گیا تھا۔ اور ساتھ ہی اس کا دھیان بھی سیٹج پر موجود بولتے بسام کی طرح گیا تھا۔

..."So please attention, Here is a beautiful song by Rockstars at your service, hope you all will like it,,,"

بسام نے مائیک میں بولا تھا۔ جس پر سب نے ہوٹنگ کی تھی۔ پھر ہر طرف میوزک کی آواز پر سب چپ کر گئے تھے۔

... "so are you ready for a song,,,"

وہ ایک بار پھر مائیک میں بولا تھا۔ جس پر سب ہم آواز بولے تھے۔ بسام نے کچھ قدم آگے کو جا سوہا کی طرف ہاتھ کیا تھا جس پر وہ اسے دیکھنے لگی تو بسام نے اشارہ کیا تھا جسے سمجھتے اور جھجکتے سوہا نے اپنا ہاتھ اسے دیا تو وہ اسے آگے کر گیا تھا۔ جس پر وہ اس کے ساتھ آکھڑی ہوتی گانے لگی تھی۔۔۔ "سنو نا کہے کیا سنو نا،،،"

دل میرا سنو نا، سنو ذرا،،، "سوہا نے گانا شروع کیا تو اس کی آواز پر بسام نے بھی نظریں اٹھا اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "تیری باہوں میں مجھے رہنا ہے رات بھر،،،"

تیری باہوں میں ہوگی صبح،،، "سوہا نے ان الفاظوں پر بسام کو غصے سے دیکھا تھا۔ جو اسے دیکھ شرارت سے مسکراتے گانے لگا تھا۔

۔۔۔ "بے انتہا، بے انتہا،،، بے انتہا،،،"

یوں پیار کر، یوں پیار کر بے انتہا،، "اب وہ دونوں سامنے سب کو دیکھتے
ایک ساتھ گارہے تھے۔

۔۔۔ "دیکھا کروں ساری عمر (ساری عمر)،،،

تیرے نشان بے انتہا،،، کوئی کسر نارہے،،،

میری خبر نارہے،،، چھو لے مجھے اس قدر بے انتہا،،، "بسام جان کر سوہا
کو چڑا رہا تھا۔ جبکہ اسے بسام کو دیکھ غصہ آ رہا تھا۔ لیکن وہ اسے اگنور
کرتے سامنے سب کو دیکھتے گانے لگا تھا۔

۔۔۔ "جب سانسوں میں تیری سانسیں گھولی تو پھر سو لگنے لگے،،،

احساس میرے مجھ سے کہنے لگے،،، "حسنین کی نظریں بھی ماہا پر تھیں
جو اسے دیکھ مسکرا رہا تھا۔ مگر وہ کہی اور ہی کھوئی ہوئی تھی۔

۔۔۔ "باہوں میں تیری آ کے جہاں دو،،، یوں سمٹنے لگے،،،

سیلاب جیسے کوئی بہنے لگے،،، "بسام کے الفاظوں پر ماہا کو وہ لمحہ یاد آیا

تھا۔ جب زین نے اسے روکا تھا۔

۔۔۔ "کھویا ہو میں عا گوش میں،،،

تو بھی کہاں اب ہوش میں،،،

مخملی رات کی ہونا صبح،،،

بے انتہا بے انتہا،،، یوں پیار کر بے انتہا،،، "بسام نے بول گاتے سوہا کا

ہاتھ پکڑا سے گھمایا تھا۔ جبکہ باقی سب اپنے اپنی پانٹرز کے ساتھ ڈانس

کر رہے تھے۔ جب حسنین ماہا کے پاس پھر آیا تھا۔

..."Miss Maha will you dance with
me"

حسنین نے اس کے آگے ہاتھ کرتے بولا تھا۔ جس پر وہ پہلے اس کے

ہاتھ کو پھر اسے دیکھنے لگی۔

۔۔۔ "بتائیے،،،" اسے نابولتے دیکھ وہ پھر بولا تھا۔

۔۔۔ "سوری مجھے پسند نہیں ہے پلیز،،،" لیکن ماہا انکار کرتی پھر بسام کو

دیکھنے لگی تھی۔ جس پر حسنین مسکراتے پیچھے ہو گیا تھا۔

۔۔۔ "گستاخیاں کچھ تم کرو،،، سوہا کے الفاظ پر بسام نے اس کی کمر کے

پیچھے سے ہاتھ لے جا کر اسے چٹکی کاٹی تھی۔ جس پر وہ کچھ فاصلے پر ہو

اسے گھورنے لگی تھی۔

۔۔۔ "کچھ ہم کرے اس طرح،،، اب کی بار اس نے کہتے بسام کے

پاؤں پر اپنا پاؤں مارا تو وہ ایک دم گھوما تھا۔ جبکہ علی اور حمد ان کو ہنسی آ

رہی تھی۔

۔۔۔ "شرما کے دوسائے ہیں جو،،،"

منہ پھیر لے ہم سے یہاں،،،" جس پر بسام نے ان دونوں کو اگنور کر

منہ دوبار سب کی طرف کرتے سوہا کے ساتھ گانا شروع کیا تھا۔

۔۔۔"ہاں چھو تو لیا ہے یہ جسم تو نے،،،"

روح بھی چوم لے،،،"

الفاظ ہیں بھگے بھگے کیوں ہیں میرے،،،" وہاں موجود لڑکیاں بسام کو حسرت سے دیکھ رہیں تھیں۔

۔۔۔"ہاں یو چور ہو کے مجبور ہو کے،،،"

قطرہ قطرہ کہے،،، احساس بھگے بھگے کیوں ہیں میرے "بسام نے یہ الفاظ سوہا کی آنکھوں میں دیکھتے بولے تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی نظریں جھکا گئی تھی۔ جس پر وہ اسے دیکھنے لگا تھا۔ جبکہ ایسا پہلی بار ہوا تھا جب اسے اپنی پرفارمنس کے دوران کوئی ہوش نہیں رہا تھا۔ مگر پھر سوہانے دیکھتے گا نا شروع کیا تو وہ بھی ہوش میں آتے اس کا ساتھ دینے لگا تھا۔

۔۔۔"بے انتہا، بے انتہا، بے انتہا،،،" وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ پھر بسام نے ناچاہتے ہوئے بھی نظریں سامنے کی تھیں۔

۔۔۔ "یوں پیار کر،،، بے انتہا،،،" جس پر سوہانے بھی سامنے دیکھنا شروع کیا تھا۔

۔۔۔ "دیکھا کر وُساری عمر،،، تیرے نشان بے انتہا،،،"
کوئی کسر نار ہے،،، میری خبر نار ہے،،، چھو لے مجھے اس قدر بے
انتہا،،،، "بسام نے آخر بول گاتے قدم پیچھے کو لیے تھے۔ جبکہ اس کے
چپ ہوتے پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔ لیکن وہ بنا جس پر وہ سب
کو اگنور کرتا سیٹج سے اترتا مہاتک آیا تھا اس کے اترتے وہ تینوں بھی اتر
آئے تھے۔

۔۔۔ "تم نے اچھا گایا سوہا،،، علی حمدان میں ماہ کے ساتھ جا رہا ہوں تم
لوگ پھر آجانا" بسام نے سوہا کی تعریف کی تھی۔ جس پر وہ کچھ کہتی
اس سے پہلے ہی وہ ماہ کا ہاتھ پکڑتے اسے لیے وہاں سے نکل گیا تھا
جبکہ ماہ بھی حیران ہوئی تھی اسے کیا ہو گیا۔

۔۔۔"یہ کیا تھا" حمدان نے حیران ہو بولا تھا۔

۔۔۔"آپ لوگوں کا لنگور دوست تھا" جس پر سوہانے منہ بنا بولا تو
دونوں ہنسنے لگے۔

۔۔۔"مسٹر علی بہت اچھی پرفارمنس تھی آپ لوگوں کی" وہ لوگ
آپس میں بات کر رہے تھے۔ جب ایک لڑکے نے آ نہیں کہا تھا۔
۔۔۔"شکریہ،،،" علی نے مسکراتے جواب دیا تھا۔

۔۔۔"وہ مس،،، سوہا" وہ سوہا کی طرف دیکھتے بول رہا تھا۔ جب اس کے
روکنے پر اس نے نام بتایا تھا۔

۔۔۔"مس سوہا آپ نے بہت زبردست سنگ کیا" وہ مسکراتے بولا
تھا۔ جس پر وہ بس مسکرائی ہی تھی

۔۔۔"مسٹر خانزادہ کہاں گئے" وہ شخص نے نظریں گھوماتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"وہ اسے کچھ کام تھا، چلے ہم لوگ میں نکلتے ہیں ہمیں بھی کام ہے" حمدان نے اسے بتاتے ساتھ اجازت لی تھی۔ جس پر وہ اس نے مسکراتے اجازت دی تو وہ تینوں بھی اپنا سامان اٹھاتے وہاں سے نکلے تھے۔

زین آفس میں بیٹھا بس اپنا کام ہی مکمل کر رہا تھا۔ تقریباً سب ہی آفس سے چلے گئے تھے۔ بس چند ہی لوگ رہتے تھے وہ بھی جانے کی تیاری کر رہے تھے۔

وہ لیپ ٹاپ پر مصروف سا اپنا کام کر رہا تھا۔ جب ایک دم اسے بارش والا سین یاد آیا تھا ایک ہفتہ سے یہی تو ہو رہا تھا۔ پہلے اسے غصہ آ جاتا لیکن اب اسے یہ سوچے سکون دینے لگی تھیں۔ جس پر وہ کرسی سے

ٹھیک لگاتے آنکھیں بند کر گیا تھا۔ جب حمزہ نے آدروازے پر دستک دی تھی۔ جس پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

۔۔۔ "آ جاؤ حمزہ،،،" زین نے اسے دیکھتے بولا تھا۔ پھر خود بھی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

۔۔۔ "سریہ لے فائل میں نے چیک کر لی ہے آپ ایک بار دیکھ لے پھر سائن کرنے ہیں آپ نے بس" حمزہ نے اس کے سامنے فائل کرتے بولا تھا۔ جس پر وہ اسے کھول دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "بیٹھ جاؤ،،،" زین نے مصروف سے انداز میں بولا تھا۔ جس پر وہ بیٹھ گیا تھا۔ اس نے بس کچھ تیج دیکھ سائن کر فائل سائیڈ پر رکھ دی تھی۔

۔۔۔ "حمزہ ایک بات بتاؤ،،،" زین نے اس کی طرف دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "کیا بات سر" اس کے پوچھنے پر زین بولا تھا۔

۔۔۔ "اگر انسان کام میں اتنا مصروف ہو کہ اسے خود کا بھی ہوش ناہو
لیکن کام کرتے کرتے اسے کسی کا خیال آجائے اور وہ بھی بار بار آئے تو
اس کا کیا مطلب ہوا" زین کی بات وہ غور سے سن رہا تھا۔

۔۔۔ "سر اس کا مطلب آپ کو وہ انسان یاد آرہا ہے" حمزہ کے کہنے پر
زین نے سانس کھینچ کر چھوڑا تھا۔

۔۔۔ "اچھا تم یہ چھوڑو یہ بتاؤ اگر کوئی مسلسل آپ کی سوچوں کا مرکز
بن جائے اور پھر آپ کو ان سوچوں سے سکون بھی ملنے لگے تو پھر"
زین کو سمجھ نہیں آرہی تھی کیا پوچھ رہا ہے۔ جبکہ اس کے سوالوں پر حمزہ
بھی حیران ہوا تھا۔

۔۔۔ "سر سب ٹھیک تو ہے نا آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں" حمزہ
نے پریشان ہو بولا تھا۔ کیونکہ زین کی آنکھیں جو اسے بتا رہی تھی وہ
یقین نہیں کر پا رہا تھا۔

۔۔۔ "تم بتاؤ حمزہ" اس کے سوال پر زین نے آرام سے کہا تھا جس پر وہ بولا تھا۔

۔۔۔ "سر محبت،،،" حمزہ نے اس کے چہرے کو دیکھتے بس اتنا ہی کہا تھا۔ جب زین نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "ک کیا مطلب حمزہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے ہمیں سکون کسی اپنے کی سوچ سے بھی تو مل سکتا ہے نا جیسے بہن کو سوچ کر" زین کے پریشان ہونے پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "نہیں سراگر کوئی مسلسل آپ کی سوچوں کا مرکز بن رہا ہے اور پھر وہ سوچیں آپ کو سکون دے رہی ہیں تو وہ محبت ہی ہے کیونکہ اتنا سکون صرف محبوب کی سوچیں ہی دے سکتی ہیں" حمزہ کی بات پر زین کے ذہن میں ماہاکا عکس آیا تھا۔

۔۔۔ "حمزہ اور تم یہ بتا سکتے ہو اس کے علاوہ کیسے پتا چلتا ہے محبت کا"

زین نے کچھ سیدھے ہوتے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھتے حمزہ سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "سر اس انسان کی تکلیف آنسو آپ کو برے لگتے ہیں وہ جیسا بھی ہو دل اسی کی سائیڈ لیتا ہے اس کی موجودگی آپ کو سکون دیتی ہے اور پھر سب سے بڑھ کر وہ آپ کے قریب ہو تو آپ کے دل کی دھڑکنیں شور کرنا شروع ہو جاتیں ہیں" حمزہ کے بتانے پر زین کو ایک ایک لمحہ یاد آ رہا تھا۔ ماہا کے آنسو پر اس کو برا لگنا بسام اور ماہا جب بھی لوڈ ویا کرکٹ میں ماہا کا چیٹنگ کرنا لیکن ہر بار زین کا اس کی سائیڈ لینا اس کا خاندانہ ہاؤس میں نارہنا اور زین خاندانہ کا بے چین ہونا پھر وہ لمحہ جب وہ زین کے حصار میں اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کھڑی تھی اور زین خاندانہ کا دل

اس سے بغاوت کر رہا تھا۔ زین نے یاد کرتے آنکھیں بند کر کھولی
تھیں۔

۔۔۔ "ماہی،،،" پھر اس نے زیرِ لب ایک نام بولتے خود کو سنا تھا۔ اور
انہی کچھ لمحوں میں دل کے ساتھ ساتھ دماغ بھی بغاوت کر گیا تھا۔
۔۔۔ "محبت کیا ہے حمزہ" زین نے کرسی سے ٹیک لگاتے آنکھیں بند
کرتے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ہمم سر محبت تو اپنے م سے لے کر ح تک بہت عجیب چیز ہے"
حمزہ مسکراتے بتا رہا تھا۔

۔۔۔ "محبت کام ملنے پر معجزہ نالے تو موت بن جاتا ہے،،،"
،،، محبت کا ح حاصل ہونے پر حکومت نا حاصل ہونے پر حسرت بن جاتا
ہے،،،

،،، محبت کا بول دیں تو بہادری نا بولنے پر بزدلی بن جاتا ہے،،،

،،، محبت کات تمام ہونے پر تخت اور تمام ناہونے پر تڑپ تنہائی دے

جاتا ہے،،، "حمزہ اسے بتا رہا تھا

جسے وہ آنکھیں بند کیے سن رہا تھا۔

۔۔۔ "سر محبت کا مطلب جہاں سکون دیتا ہے وہاں امتحان بھی لیتا ہے

لیکن دونوں صورتوں میں محبوب کی موجودگی انسان کے لیے لازمی

ہوتی ہے "حمزہ کے بولنے پر زین نے آنکھیں کھول اسے دیکھتے پوچھا

تھا۔

۔۔۔ "تمہیں کبھی ہوئی ہے محبت "زین نے اس سے سوال کیا تھا۔

۔۔۔ "ہوئی تھی سر لیکن کچھ لوگوں کو محبت اس نہیں آتی اور میں بھی

ان میں سے ہی ایک ہو خیر لیکن آپ کے لیے دعا کرونگا "حمزہ نے درد

سے بولا تھا۔ وک مزید کچھ بولتا اس سے پہلے بولا تھا۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے اب تم جاؤ میں بھی بس کام مکمل کر کے نکل رہا ہوں"

زین کے کہتے وہ اٹھ فائل لیے وہاں سے نکلا تھا

جبکہ اس کے جاتے زین وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑکی کے پاس آیا تھا۔

جہاں سے باہر لگی روشنیوں میں خوبصورت سڑک نظر آرہی تھی۔

۔۔۔ "تو ماہا جہانزیب خان وہ جس کو میں صرف فکر سمجھ رہا تھا وہ محبت

تھی" زین نے باہر دیکھتے سوچا تھا۔

۔۔۔ "کیا زین خانزادہ کو ماہا جہانزیب خان سے محبت ہے ہاں زین

خانزادہ کو ماہا جہانزیب خان سے محبت ہے" خود ہی سوال کر خود ہی

جواب دیا تھا۔

۔۔۔ "لیکن یار ماہی تم تو اتنی چھوٹی اتنی نازک ہو ہلکی سی چوٹ پر رو

دیتی ہو پھر اس خانزادے کی شدتیں کیسے برداشت کرو گی" اسے فکر

سے سوچا تھا۔

۔۔۔ "نہیں میری جان یہ تو کرنی ہی ہو گئی میری شدتیں میری محبت
تمہیں اور تمہارے وجود کو برداشت کرنی ہی ہو گئی" لیکن پھر مسکراتے
بولا تھا۔ جب اس کی نظر گھڑی پر گئی تو مسکراتے اپنا سامان اٹھانے لگا
میں سامان رکھ وہاں سے نکلا تھا

جب راستے میں اس کی نظر آئسکریم کی سوپ پر گئی تھی۔
۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے لیکن مجھے آئسکریم اور چاکلیٹ کھانی ہے" اس کو
ماہ کی بات یاد آئی تھی چاکلیٹس تو وہ روز ہی اس کے لیے لے کر جاتا تھا
لیکن سوپ دیکھ وہ گاڑی روکنا در سے اس کے لیے آئسکریم بھی لے
آیا تھا اور اب اس کے خراب ہونے سے پہلے گھر جانا چاہتا تھا۔

زین گھر آیا تو سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔ جس پر وہ بھی آنسکریم ملازم کو دے رکھنے کا کہہ ادھر ہی آگیا تھا۔ وہ اندر آیا تو سامنے ہی سارے بیٹھے تھے لیکن کسی نے اس کی طرف دھیان نہیں دیا تھا۔ جب اس کی نظر ماہر پر گئی جو بیٹھی رو رہی تھی۔ جبکہ اسے روتے دیکھ زین فوراً اس تک آیا تھا۔

۔۔۔ "ماہی کیا ہوا میرے بچے کو" زین نے اس کے پاس آتے پریشانی سے بولا تھا۔ جس پر وہ جگہ سے اٹھتی اس کے سامنے آئی تھی۔

۔۔۔ "نین میرے ہاتھ میں پین ہو رہا ہے یہ دیکھے" ماہانے اپنا ہاتھ آگے کرتے روتے بولا تھا۔ جبکہ اس کے ہاتھ پر پیٹی بندھی دیکھ وہ تڑپا تھا۔

۔۔۔ "یہ کیسے ہوا ہے میرے بچے کو" زین نے اس کے ہاتھ کو پکڑتے بولا تھا۔ جس پر وہ کچھ نہیں بولی تھی۔

۔۔۔ "ماہی میں نے پوچھا ہے یہ کیسے ہوا ہے" اس کے نابولنے پر زین نے کچھ سختی سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "وہ نین میں فروٹس کاٹ رہی تو نائف لگ گئی تھی" ماہانے نظریں جھکائے بولا تھا۔ جس پر اسے غصہ آیا تھا۔

۔۔۔ "تو گھر میں سارے ملازم مر گئے تھے کیا جو خود کاٹ رہی تھی۔ کہاں ہیں سب" زین کو غصے میں دیکھ بی جان بولی تھیں جبکہ بسام جس کی حرکت تھی اب زین کو دیکھ اسے اپنی فکر لگ گئی تھی۔

۔۔۔ "زین بچے آرام سے لگ جاتی ہیں اس طرح کوئی بڑی بات نہیں" بی جان نے اس کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا تھا۔

۔۔۔ "بی جان اس کے ہاتھ میں پٹی ہوئی ہے اور آپ کہہ رہی ہیں کوئی بڑی بات نہیں ہے" زین کو سب پر ہی غصہ آرہا تھا۔ جبکہ ماہا کا ہاتھ ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔

۔۔۔ "زین بسام پٹی کروا آیا تھا بچے ڈاکٹر نے پین کلردی ہے ابھی پین
بھی ٹھیک ہو جائے گی" اب کی بار جہانزیب خان بولے تھے۔

۔۔۔ "پاپا لیکن اسے پین تو ہو رہی ہے ناریاض ریاض کہاں مر گئے ہو
ادھر آؤ" زین انہیں کہتا اب ملازم کو آوازیں دے رہا تھا۔

۔۔۔ "ج جی خ خان" زین کی آوازوں پر وہ آتے نظریں جھکائے
لڑکھڑاتے لہجے میں بولا تھا۔

۔۔۔ "سب ملازمین کو باہر ہال میں جمع کرو،،،" زین نے سختی سے کہاں
تو وہ سر ہلاتے جانے لگا تھا۔ جب بسام بولا تھا۔

۔۔۔ "ریاض آپ جاؤ اور رہنے جو کسی کو جمع نا کرنا" بسام کے بولنے پر
زین نے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔ "بسام خانزادہ،،، لالہ اس میں کسی کی غلطی نہیں ہے میری غلطی
ہے" بسام نظریں جھکائے بولا تھا۔ جبکہ ریاض نے وہاں سے جانا ہی

بہت سمجھاتا تھا۔ اس کی بات پر سب پریشان ہوئے تھے۔ کیونکہ سب کو زین کے غصے کا پتا تھا۔

۔۔۔ "کیا مطلب،،، نین لالہ کی غلطی نہیں ہے وہ جھو،،،، "زین کے پوچھنے پر ماہابول ہی رہی تھی جب زین کی گھوری پرچپ کی تھی۔

۔۔۔ "لالہ وہ یہ کچن میں فروٹس کاٹ رہی تھی مجھے نہیں پتا تھا مجھے لگا ویسے ہی کھڑی ہے تو میں نے شرارت میں اسے پیچھے سے جا ڈرایا تھا۔

جس پر نائف اس کے ہاتھ پر لگ گئی تھی سوری لالہ "بسام نظریں جھکائے ہی بول رہا تھا۔ جبکہ زین ماہاکا ہاتھ چھوڑ آگے آیا تھا۔

۔۔۔ "بسام خانزادہ تمہارے سوری کا میں کیا کرواں تمہیں پتا ہے نا وہ

چھوٹی سی چوٹ برداشت نہیں کرتی اور تم کب تمہاری یہ بچوں والی

حرکتیں بند ہوگی کب سنجیدہ ہوگے تم بسام اپنی عمر دیکھو تم اور

زميداري نام کي کوئي چيز شرم نا کي کوئي چيز تم ميں نهين هے "وه غصے
سے دھاڑ رها تھا۔ جبکہ کسی ميں همت نهين تھی اسے چپ کروائے۔
--- "لاله سوري آئنده ايسا نهين هوگا" وه نظريں جھکائے هي بول رها
تھا۔

--- "بسام ت،،، نين پليز کچھ نا کهه لاله کو انهيں پتا نهين لگا" وه مزيد
بسام کو بولتا اس سے پهله ماهانے ان کے درميان آتے بولا تھا۔
--- "ماهي اس کي وجه سے تمهيں چوٹ لگی هے اور يه هے که دل تو کر
رهادو لگاؤ اسے "زين نے غصے سے اس کي طرف هوتے بولا تھا۔ جس پر
ماهائے آنکھوں ميں آنسو ليے اسے ديکھا تو وه بيچھے هو گیا تھا۔
--- "بسام اپنے کمرے ميں جا اور اگلے دس دن تک تم صبح يوني جاؤ گے
اور گھر آتے کمرے ميں نا ماهي کے ساتھ نظر آؤ اور نا هي کوئي آواره

گردی کرتے اور گاڑی کی چابی ادھر رکھ کر جانا تمہیں ڈرائیور چھوڑ کر
بھی آئے گا اور لے کر بھی "زین کے کہنے پر بسام نے اسے دیکھا تھا۔
۔۔۔" اور سوری تب کرنا جب تمہیں احساس ہو جائے مجھ سے دس
دن بات کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے "زین کی بات پر سب
پریشان ہوئے تھے۔

۔۔۔" لالہ آپ ایسا کرے دو لگالے یا لیکن خود سے دور نا کرے
ٹھیک ہے میں مجھے سزا منظور ہے لیکن خود سے تو دور نا کرے "بسام
نے اس کا ہاتھ پکڑتے بولا تھا۔

۔۔۔" نین پلیز نا آپ ایسا تو نا کرے اگر لالہ آپ سے بات نہیں کرے
گے اور مجھے سے بھی نہیں مے گے تو میں بھی آپ سے بات نہیں کرو
گی اور بابا کے ساتھ گھر جاؤ گی "ماہا کی بات پر زین نے منہ بنایا تھا۔

۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے لیکن اسے بولے کمرے میں جائے ابھی" زین
کے بولنے پر بسام اس کے گلے لگا تھا۔

۔۔۔ "سوری گڑیا،،،" پھر ماہا سے کہتا بنا کسی کو دیکھے وہاں سے نکل
کمرے میں چلا گیا تھا۔

۔۔۔ "تم بیٹھو میں آتا ہوں" زین اسے بیٹھاتے خود باہر گیا تھا۔ پھر کچھ
دیر بعد آیا تو اس کے ہاتھ میں آئس کریم تھی جو اس نے رکھ ماہا کو ڈال کر
دی تھی۔ جبکہ وہ اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔ "نین میرا ہاتھ،،،" ماہا نے معصوم سا چہرہ بنا کر کہا تھا۔

۔۔۔ "تو میں کھلا دیتا ہوں اپنے بچے کو" زین نے کہتے چہچہ میں آئس کریم لے
اس کے منہ کے پاس کی تھی جس پر وہ کھا گئی تھی۔ وہ اسے خود کھلا رہا

تھا۔ جبکہ بی جان اور جہانزیب خان دونوں بھی اب ماہا کے ساتھ باتوں
میں لگے تھے۔ جس کا دھیان زین درد سے پہلے ہی ہٹا چلا تھا۔ سب بے

فکر تھے بسام کی طرف سے کیونکہ زین ماہا اور بسام دونوں سے زیادہ دیر
ناراض نہیں رہ سکتا تھا۔

-- "اوے بی کے تو آج بھی ڈرائیور کے ساتھ ہی جائے گا" علی نے
کلاس میں بیٹھے بسام سے پوچھا تھا۔ وہ لوگ کلاس میں کم کم ہی نظر آتے
تھے۔ ابھی بھی وہ لوگ بیٹھے بس سب کو تنگ ہی کر رہے تھے۔
-- "ہاں یار ڈیول کا آڈر ہے انکار نہیں کر سکتا" بسام نے منہ بنا کر بولا
تھا۔ بسام تین سے چار دن ہو گئے تھے۔ زین کی دی سزا پر پورا عمل کر
رہا تھا۔

-- "اور کب تک چلے گی" حمدان نے نظریں سامنے جمائے پوچھا
تھا۔

۔۔۔"دس دن تک پھر آزادی،،،" بسام کے بولنے پر وہ بھی سر ہلا گئے تھے۔

۔۔۔"اوے اس تانیہ چڑیل کا کیا کرنا ہے" اب کی بار حمدان نے فکر سے پوچھا تھا۔

۔۔۔"جب آئے گی تب دیکھ لے گے،،" بسام نے نظریں سامنے کرتے بولا تھا۔ جہاں اب سر کھڑے سب کو نوٹس دے رہے تھے۔

۔۔۔"کلاس پلیز سب اپنا کام چھوڑ میری ضروری بات سننے" ان لوگوں کا دھیان بھی اب سر کی طرف ہی تھا۔

۔۔۔"آپ سب کے لیے یونیورسٹی نے ایک پروجیکٹ تیار کیا ہے اس کے مطابق آپ لوگوں کے جو نیئرز اس میں آپ کے ساتھ ہوں گے ایک گروپ میں پانچ لوگ ہوں گے دو لڑکیاں اور تین لڑکے دو میمبر جو نیئر اور تین سینئر ہوں گے تھری ویک کے بعد آپ لوگوں اپنا پروجیکٹ جمع

کروائے گے اور آپ سب کو ایک تیج دے رہا ہو جو باری باری آپ
سب کے پاس آئے گا جس پر جوئینرز کے دودو گروپ ہیں تو آپ لوگ
ان کے ساتھ اپنے گروپ کا نام لکھے "سرنے کہتے سی آر کو تیج دیا تھا۔
جس نے بسام کی طرف دیکھا تو بسام نے اسے کوئی اشارہ کیا تھا۔ جس پر
اس نے سب سے آخر سے تیج دینا شروع کیا تو سب سے پہلے بسام نے
ہی پکڑا تھا۔

۔۔۔ "کیا دیکھ رہا ہے بی کے کسی پر بھی لگا دے" بسام کو تیج پر کچھ
ڈھونڈتے دیکھ علی بولا تھا۔

۔۔۔ "ہاں لگا دیا یہ لو" بسام نے کہتے تیج آگے دیا تھا۔

۔۔۔ "کون ہے ہمارے ساتھ،،،" حمدان اور علی ایک ساتھ بولے
تھے۔

--- "تم دونوں میں سوہا اور ردا" جس پر وہ اپنا سامان اٹھاتے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بول بنا ان دونوں کی سنے باہر نکلا تھا۔ کیونکہ لیکچر بھی ختم ہونے والا تھا۔ جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کی شکلیں دیکھتے حیران ہوتے اپنا سامان لیے نکلے تھے۔

--- وہ لوگ بسام کے پیچھے گراؤنڈ میں آئے تھے جہاں وہ کسی کو تلاش کر رہا تھا۔

--- "بی کے بی کے بی کے تو سچ کہہ رہا ہمارے گروپ میں ردا ہوگی" حمدان نے چہکتے پوچھا تھا۔

--- "ہاں وہ ہمارے گروپ میں ہی ہے،،،" جس پر بسام ہنستے بولا تو حمدان خوشی سے اچھلا تھا۔

--- "ہرے رے رے آئی لو یو میری جان نہیں نہیں جان تو وہ ہوگی جگر کے ٹوٹے" اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ تبھی بسام کے گلے لگتے بولا تھا۔

--- "اویئے یہ جگر کا ٹوٹا ہے تو میں کیا ہو" جبکہ ان دونوں کو گلے لگے دیکھ علی منہ بنا بولا تو حمد ان نے اسے بھی گلے لگایا تھا۔

--- "تو میرا پھرے کا ٹوٹا ہے،،، ہا ہا ہا" حمد ان کے کہنے پر وہ دونوں بھی ہنسنے لگے۔

--- "ویسے بی کے یہ پہلی بار ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے" وہ تینوں الگ ہوئے تو علی نے سوچتے پوچھا تھا۔

--- "اب میرا دوست سچ میں کسی کو پسند کر رہا ہے تو سوچا اس کی مدد کر دو،،،" بسام نے نظریں ادھر ادھر کرتے بولا تھا۔

--- "مطلب،،،" وہ دونوں ساتھ ہی بولے تھے۔

۔۔۔"مطلب یونیورسٹی یہ والا پروجیکٹ جس کمپنی کے ساتھ مل کر کر رہی ہے وہ ہماری کمپنی ہی ہے خانزادہ گروپ اور یہ آئیڈیا حمزہ کو میں نے ہی دیا تھا جس نے بھائی کو بتایا" بسام نے کالر جھاڑتے بولا تھا۔ جس پر دونوں مسکرائے تھے۔

۔۔۔"اچھا خیر یہ مس مریچی کہاں ہوگی اب" بسام نے ان دونوں کو دیکھتے پوچھا تھا۔ جس پر حمد ان کچھ سوچتے بولا تھا۔

۔۔۔"یار وہ دونوں گراؤنڈ لائبریری یا کیفے میں ہوتی ہیں" اس کے بتانے پر علی اور بسام نے اسے شرارتی نظروں سے دیکھا تو وہ مسکرا گیا تھا۔

۔۔۔"اچھا خیر میں کیفے جا کر دیکھتا ہوں علی تم لائبریری جاؤ اور حمد ان ساری گراؤنڈ میں دیکھے گا" بسام کے کہنے پر وہ دونوں بھی کام پر لگے تھے۔ جبکہ وہ کیفے کی طرف نکلا تھا۔

سوها اور درالیکچر سے فری ہو کیفی ہی آرہی تھیں جب ان دونوں کو
گروپ کا باہر لگی لسٹ سے پتا چل گیا تھا۔ جس پر ردا کو تو کوئی مسئلہ نہیں
تھا۔ مگر سوہا کو جب سے پتا چلا تھا اس کا موڈ خراب ہو رہا تھا۔

۔۔۔ "کیا یار سوہا تم نے بسام بھائی ہے ساتھ سونگ بھی تو سنگ کیا تھا"
جبکہ ردا کو اس پر غصہ بھی آرہا تھا۔

۔۔۔ "ہاں اور اس نے اتنا تنگ کیا تھا یار عجیب لنگور ہے وہ" سوہا چڑتے
بولی تھی۔

۔۔۔ "سوہا اب لنگور تو نا کہوں وہ اتنے ہینڈ سم ہیں" ردا نے منہ بناتے
بولا تھا۔

۔۔۔"میں تو کہوں گی لنگور لنگور لنگور ہے وہ" سوہانے پھر چڑتے بولا تھا۔

۔۔۔"سوہا یار بس کرو تمہیں مارتے تو نہیں ہیں وہ" ردا اب بھی اونچی ہی بولی تھی۔

۔۔۔"جو بھی ہے وہ لنگور ہے لنگ،،، آہہ" سوہا لٹتی چلتے بول ہی رہی تھی۔ جب سوہا کے پیچھے ایک لڑکا آکھڑا ہوا تھا۔ جس سے وہ ٹکرائی تھی۔

۔۔۔"سو سوری مجھے پتا نہیں لگا" ان نے ردا کے ساتھ کھڑے ہوتے بولا تھا۔

۔۔۔"ارے ارے کوئی بات نہیں آپ پھر ٹکراؤ ہمیں تو خوشی ہوگی" وہ لڑکا لو فرانا انداز میں بولا تھا۔ جس پر سوہا ردا کا ہاتھ پکڑ اس کے پاس سے گزرنے ہی لگی تھی جب وہ سوہا کا پاتھ پکڑ گیا تھا۔

--- "ارے روکو تو صحیح جان من" اس نے سوہا کا ہاتھ پکڑتے بولا تھا۔

--- "ہاتھ چھوڑو میرا،،،" سوہا نے ردا کا ہاتھ چھوڑتے اس سے اپنا ہاتھ
چھوڑوانے کی کوشش کرتے بولا تھا۔

--- "اوہو بے بی ایسے کیسے چھوڑ دو،،،" وہ ہنستے بولا تھا۔ جب سوہا کا
ہاتھ اٹھا تھا لیکن وہ ہوا میں ہی روک گیا تھا۔

--- "مجھ پر ہاتھ اٹھائے گی تو سال ***" اس نے گالی دیتے سوہا کا
ہاتھ پکڑا تھا۔ جبکہ ردا کو بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ وہ کیا کرے کیونکہ اس
لڑکے کے کچھ بھی وہاں آگئے تھے۔

--- "بہت اکڑ ہے نا تجھ میں ابھی توڑتا ہو" اس نے کہتے اپنا ہاتھ سوہا
کے دوپٹے کی طرف بڑھایا ہی تھا جب کسی نے اس کا ہاتھ روکا تھا۔ جس
پر سوہا حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "ہاتھ چھوڑ،،،" اس نے ہاتھ روکتے ان کے درمیان آتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ب بسام،،،" جب سوہانے زیر لب اس کا نام پکارا تھا۔ جس پر بسام نے ایک نظر اسے دیکھا تھا۔ وہ جو سوہا اور ردا کو ڈھونڈنے کیلئے آرہا تھا۔ انہیں راستے میں ہی دیکھ ان کی طرف آنے لگا تھا ساتھ ہی ان دونوں کو میسج بھی کر گیا تھا۔ جب سوہا کے منہ سے اپنی تعریف سن وہی روک گیا تھا۔ لیکن اس لڑکے کی حرکت پر نجانے کیوں بسام کو غصہ آیا تھا مگر وہ دیکھنا چاہتا تھا سوہا کیا کرتی ہے تبھی روک گیا تھا۔ مگر اب اس کی بس ہوئی تھی اسی لیے آگے بڑھ ان کے درمیان آیا تھا۔

۔۔۔ "سنا نہیں تو نے میں نے کیا کہا ہاتھ چھوڑ اس کا" اس لڑکے کے ہاتھ ناچھوڑنے پر بسام پھر بولا تھا۔

۔۔۔ "کیا بے بڑا ہیر و بن رہا ہے تو" وہ ہاتھ چھوڑے بنا بولا تھا۔

۔۔۔"تو،،، اوے یار یہ تو وہی ہے جس کا تجھے بتایا تھا۔ اس نے ہمارے
گروپ کے لڑکوں کو مارا تھا" بسام بولتا اس سے پہلے ہی پیچھے سے ایک
لڑکا بولا تھا۔ جبکہ ان لڑکوں کو دیکھ سوہانے ڈرتے بسام کی پیچھے سے
شرٹ اپنی مٹھی میں پکڑی تھی جس پر بسام نے گردن موڑا سے دیکھا تو
وہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر اس کی شرٹ پکڑے کھڑی اسے بچی ہی
لگی تھی۔ آج اتفاق سے سے وہاں رش معمول سے کم تھا۔

۔۔۔"چل پھر آج اس کی ہیر و پنتی نکالتے ہیں" وہ ہنستے بولا تھا۔ جس پر
بسام نے گردن گھما سے دیکھ مسکرا اس کے اور سوہا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ
جھٹکے سے سوہا کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔

۔۔۔"ردا کے پاس جا کر کھڑی ہو" بسام نے اسے دیکھتے آرام سے بولا
تھا۔ جس پر وہ کچھ نہیں بولی تھی۔

۔۔۔ "رد،،، آہہ،،، بس بسام" وہ بولنے ہی لگا تھا۔ جب پیچھے سے کسی نے اسے کچھ مارا تھا۔ جس پر سوہانے اس کا نام لیا تھا۔ جبکہ نجانے کیوں بسام خانزادہ کو زندگی میں پہلی بار کسی کے منہ سے اپنا نام اچھا لگا تھا۔

۔۔۔ "تیری،،،" وہ شخص کہہ پھر اس پر وار کرنے لگا تھا۔ جب بسام نے گھوم اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔ اور اسے ٹانگ مار پیچھے کیا تھا۔

۔۔۔ "سوہا تم دونوں کیفے جاؤ،،،" بسام ان سے لڑتے بولا تھا۔

۔۔۔ "لیکن،،، جاؤ" وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی وہ دھاڑا تھا۔

۔۔۔ "ردا،،،" جبکہ سوہا اس کی سن وہاں سے ردا کے پاس آئی تھی جبکہ پیچھے سے اسے حمد ان نے آواز دی تو دونوں نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "وہ بھابھائی بسام،،،" سوہانے روتے اشارہ کیا تھا۔ جس پر علی اور حمد ان دونوں نے دیکھا تو وہ ان لڑکوں سے اکیلے لڑ رہا تھا۔

۔۔۔"آپ دونوں کیفے جاؤ ہم وہی آئے گے" حمدان نے انہیں دیکھ
آرام سے کہا تھا۔ جس پر رداسوہا کا ہاتھ پکڑا سے لیے کیفے گئی تھی۔ جبکہ
وہ دونوں بسام کی طرف آئے تھے۔

۔۔۔"اتنی بھی کیا جلدی ہے،،،" بسام نے ایک کو پکڑا تھا۔ جبکہ دوسرا
پیچھے سے وار کرنے آیا ہی تھا۔ کہ علی اسے روکتے بولا اسے مار گیا تھا۔
۔۔۔"آہی گئے تم لوگ" بسام ہنستے بولا تھا۔ پھر کچھ ہی دیر میں وہ
لڑکے اپنی ہاکیوں سمیت زمین پر ڈھیر ہوئے تھے۔

۔۔۔"اگلی بار اچھے والے لڑکے لے کر آنا اور ہاں اس سے دور رہنا ہی
تم لوگوں کے لیے بہتر ہے" بسام اس کے پاس بیٹھ جس نے سوہا کا ہاتھ
پکڑا تھا۔ غصے سے بول اٹھتے اپنے ہاتھ جھاڑے تھے۔

۔۔۔"چلو کیفے،،،" وہ سنجیدگی سے انہیں کہتے آگے بڑھا تو وہ دونوں
بھی اس کے پیچھے بھاگے تھے۔

۔۔۔ "سوہا کیا مسئلہ ہے اب رو کیوں رہی ہو،،،" ردا کو اس کی سمجھ نہیں آرہی تھی پہلے بسام کو بول رہی تھی لیکن اب رو رو کر اپنا حال خراب کر رہی تھی۔

۔۔۔ "ردا وہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے پتا نہیں کیسا ہوگا" وہ روتے بولی تھی۔ لیکن ردا کچھ بولتی اس سے پہلے پیچھے سے آتا بسام بولا تھا۔

۔۔۔ "کچھ تمہاری وجہ سے نہیں ہوا،،،" اس کی آواز پر دونوں نے ان لوگوں کو دیکھا تھا۔ جس پر سوہا اٹھ اس تک آئی تھی جبکہ ردا کی نظر حمدان پر گئی تھی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "بس بسام تم ٹھٹھیک ہو" سوہا نے روتے فکر سے پوچھا تھا۔ جب وہ اس کی روتی آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "گڑیا ٹھیک ہے تو سامنے پے نا بیٹھوں آپ ادھر،،،" بسام کو کچھ نا بولتے دیکھ علی مسکرا کر بولا تھا۔ جس پر وہ ہوش میں آیا تھا۔ جبکہ سوہا نے آنسو صاف کیے تھے۔

۔۔۔ "میں اپار ٹمنٹ جا رہا ہوں،،،" بسام نے سنجیدگی سے بولا تھا۔
۔۔۔ "لیکن بھائی پر وجیکٹ،،،" جس پر ردابولی تھی۔ ردا کے بولنے پر بسام نے ایک نظر سوہا کو دیکھا تھا۔ جب اس کی نظریں سوہا کی دائیں آنکھ کے کچھ سائیڈ پر نیچے موجود تل پر گئی تھی۔ جس سے وہ نظریں چڑا گیا تھا۔

۔۔۔ "آپ دونوں ان کے ساتھ اپار ٹمنٹ آ جاؤ وہی کرتے ہیں بات،،،" بسام کہتا بنا کسی کی سننے وہاں سے نکلا تھا۔
۔۔۔ "آ جاؤ آپ لوگ،،،" اس کے جاتے علی نے ان دونوں کو کہا تھا۔
۔۔۔ "لیکن،،،" جس پر وہ دونوں پریشان ہو بولی تھیں۔

۔۔۔"پریشان ہونے والی بات نہیں ہے کچھ نہیں ہوتا آ جاؤ گڑیا آپ
نے بھائی کہا ہے نا ہمیں تو بس پھر فکر نا کرو" ان دونوں کی پریشانی سمجھتے
علی مسکراتے بولا تو وہ دونوں بھی اپنا سامان لیے ان کے ساتھ چل دی
تھیں۔

ماہا گلے دن ہی جہانزیب خان کے ساتھ گھر آ گئی تھی اس کا ہاتھ بھی
اب کافی بہتر ہو گیا تھا۔ بسام زین کی سزا کی وجہ سے ماہا سے نہیں مل رہا
تھا۔ جبکہ زین چکر لگا لیتا نہیں تو فون کر لیتا تھا۔ ویسے بھی اب اس کا اپنی
ماہی کے بغیر گزارہ کہاں ممکن تھا۔ لیکن وہ انجان تھا۔ اس بات سے کہ
کچھ صرف کچھ ہی پلوں کے لیے تھا۔

ماہا بھی اپنے کمرے میں بیٹھی اپنی ڈائری میں کچھ لکھ رہی تھی۔ جو وہ اس دن آتے خانزادہ ہاؤس میں موجود اپنے کمرے میں سے لے کر آئی تھی۔ جب دروازے پر دستک ہوئی تھی۔ جس پر اس نے دیکھا تو جہانزیب خان کھڑے اسے دیکھتے اندر آئے تھے۔

-- "کیا کر رہا ہے میرا بچہ،،،" انہوں نے ماہا کو دیکھ مسکرا کر پوچھا تو وہ ڈائری سائیڈ درار میں رکھتے ان کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

-- "کچھ نہیں بابا آپ یہاں کوئی کام تھا تو سارہ کو کہہ کر مجھے بلوا لیتے" ماہا نے انہیں دیکھ پوچھا تو وہ مسکراتے اس کے پاس آ بیٹھ گئے تھے۔

-- "کیوں میں اپنی بیٹی کے کمرے میں نہیں آ سکتا" انہیں نے شکوہ کرتے بولا تو وہ فوراً بولی تھی۔

۔۔۔"ارے نہیں نہیں بابا آپ جب چاہے آسکتے ہیں میری کیا مجال جو
آپ کو روکو" ماہانے ہنستے بولا تھا۔ جس پر اس ڈرامے بار کو دیکھ وہ بھی
ہنستے تھے۔

۔۔۔"ماہا آپ کو پتا ہے نا آپ کی ماما اور بہن کے بعد میرے لیے آپ
ہی سب کچھ ہو میں اپنے کام کی وجہ سے آپ کو وقت نہیں دے پاتا بیٹا
اور مجھے اسی لیے آپ کی فکر ہوتی ہے" وہ اس کا ہاتھ پکڑتے بول رہے
تھے

جس پر وہ پھر مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔"جی میرے پیارے بابا مجھے پتا ہے آپ مجھ سے بہت پیار کرتے
ہو بٹ فکر نا کیا کرے میں بی جان کے پاس ہوتی ہوں اور وہاں سب
میرا ادھیان رکھتے ہیں" وہ بے فکر ہو بولی تھی۔ اور سچ ہی تو کہاں تھا اس
نے۔

جی میرا بچہ مجھے پتا ہے لیکن کل کوزین اور بسام کی بھی تو شادی ہو گئی نا
اور پھر میرا اور بی جان کا کیا بھروسہ پتا نہیں وہ کیسی ہو "ان کی بات پر وہ
پریشان ہوئی تھی۔

۔۔۔ "بابا ایسے تو نا کہے آپ اور بی جان میرے لیے کیا ہیں آپ اندازہ
بھی نہیں کر سکتے "وہ نم آنکھوں سے بولی تھی۔

۔۔۔ "جی میرا بچہ لیکن آپ کے بابا نے آپ کے لیے ایک فیصلہ لیا ہے
بی جان بھی ساتھ شامل ہیں آپ سے پوچھنا ہے آپ کے جواب کے بعد
ہم زین اور بسام سے بات کرے گے "انہیں نے اس کے چہرے کو
دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "بابا کی کیسا فیصلہ،،، "ان پریشان ہوتے بولے تھی۔ جبکہ اسے
حسنین کی باتیں بھی یاد آرہی تھیں۔

۔۔۔"ماہا فیضان جہاں کام کرتا ہے اس کے باس کے بیٹے کا رشتہ آیا ہے
آپ کے لیے میں نے پتا کروایا ہے اور مجھے اچھا لگا ہے اور بی جان کو بھی
اب آپ بتاؤ آپ کے جواب کے بعد ان دونوں سے پوچھے گے"
جہانزیب خان اسے بتا چپ ہوئے تھے۔ جبکہ وہ تو ان کی بات سن
پریشان ہوئی تھیں۔

۔۔۔"بابا لیکن آپ نے تو کہاں تھا،،" وہ بول ہی رہی تھی جس
جہانزیب خان بولے تھے۔

۔۔۔"بیٹا ہم شادی نہیں کرے گے صرف نکاح کرے گے پھر جب
آپ کی مرضی ہوگی تب شادی کر دے گے" وہ اسے پریشان ہوتے
دیکھ اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے بولے تھے۔ جبکہ اپنے باپ کی
آنکھوں میں فکر دیکھ وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔ "بابا اگر آپ کو اور بی جان کو کوئی مسئلہ نہیں تو ٹھیک ہے پھر" یہ وہی جانتی تھی اس نے یہ الفاظ کیسے کہے تھے۔

۔۔۔ "بیٹا ہماری چھوڑوں اپنی بتاؤ آپ کی خوشی ہمارے لیے پہلے ہے" انہوں نے اس کے جھکے چہرے کو دیکھ بولا تو ماہانے خود پر کنٹرول کرتے چہرے پر مسکراہٹ سجائے انہیں دیکھا تھا۔

۔۔۔ "بابا آپ کی خوشی ہی میری خوشی ہے اور اگر میرے بابا کی یہ خواہش ہے تو میں بھی خوش ہو" ماہا کی بات پر ان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

۔۔۔ "میری جان تم میرا فخر ہو میرا غرور میرا مان ہو،،،" وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے بولے تھے جس پر نم آنکھوں سے وہ مسکرا گئی تھی۔ پھر وہ کتنی ہی دیر اس کے ساتھ بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے۔ ان کے جانے

کے بعد وہ ہمت کر اٹھ وضو کر باہر آتی نفل پڑھنے لگی تھی۔ پھر نفل پڑھا اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔

۔۔۔ "پیارے اللہ جی آپ ہر بات سے واقف ہیں یا اللہ میں جانتی ہو ایک نامحرم سے محبت آپ کو پسند نہیں اسی لیے میں نے کبھی اظہار نہیں کیا" آنسو اس کی آنکھوں سے گر رہے تھے۔

۔۔۔ "اللہ جی لیکن اس محبت کو میرے دل میں بھی آپ نے ہی ڈالا ہے انہیں میرے نصیب میں بھی ڈال دیتے" وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتے اپنے رب کو اپنے دل کا حال سنارہی تھی۔ جو پہلے سے ہی جانتا تھا۔

۔۔۔ "لیک لیکن کوئی بات نہیں اللہ جی میں نہیں کہوں گی اب میرے بابا خوش ہیں اگر وہ میرے نہیں تو یا اللہ انہیں میرے دل سے بھی نکال دے مجھے میری محبت سے دستبردار ہونے کی ہمت دے دیں اور

میرے محرم کے ساتھ مجھے وفادار بنادینا" دعا مانگتے اس کے ہاتھ نیچے

گرے تھے۔ کتنی ہی دیر وہ ویسے ہی بیٹھی آنسو کے ساتھ روتی رہی
تھی۔ پھر ہمت کرتی جائے نماز اٹھاتی بیڈ پر آلیٹ اپنے بارے میں
سوچنے لگی تھی۔ اس نے دعا تو مانگ لی تھی لیکن محبت سے دستبردار ہونا
کب آسان ہوتا ہے یہ محبت ہوتی ہی ظالم ہے یہ ختم کب ہوتی ہے
صرف بڑھتی ہے یا تو سکون کی صورت میں یا پھر درد کی صورت میں۔
اور تکلیف تو زیادہ تب ہوتی ہے جب محبت بھی یکطرفہ ہو اور محبوب
بھی ظلم اور لاپرواہ ہو۔ مگر اب کون جانے زندگی ماہا جہان زیب خان کو
کس موڑ پر لے کر جائے گی اور سب کے مسکرا نے کی وجہ اس کی
مسکراہٹ کیا اسے جدا ہو جائے گی۔

بسام اپار ٹمنٹ آیا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اسے کس بات پر غصہ آرہا ہے اس لڑکے کا سوہا کا ہاتھ پکڑنا اسے بار بار یاد آرہا تھا۔

۔۔۔ "نہیں مجھے کیوں غصہ آرہا ہے مجھے نفرت کے سوہا خان تم سے صرف نفرت پوری یونی کے سامنے تم نے بیذاقی کی تھی میری اور اس کا بدلہ بسام خانزادہ جلد لے گا" بسام نے خود کو کہتے پر سکون کیا تھا۔ جبکہ دل سے آتی کچھ آوازوں کو دبا چکا تھا۔

پھر کچھ ہی دیر میں حمدان وغیرہ بھی آگئے اس وقت تک وہ خود کو نارمل کر چکا تھا۔

۔۔۔ "آ جاؤ آپ لوگ،،،" علی نے ان لوگوں کو اندر بیٹھاتے بولا تھا۔
۔۔۔ "در آپ لوگ کچھ لوگی،،،" حمدان کے پوچھنے پر بسام اور علی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

۔۔۔ "نہیں ٹھیک ہے" وہ بس اتنا ہی بولی تھی۔

--"کل سے تم دونوں کلاس لینے کے بعد فری ٹائم میں ہم لوگوں کے ساتھ رہو گی" بسام سنجیدگی سے بولا تھا جس پر وہ دونوں کچھ نہیں بولی تھیں۔

--"ویسے بہت دبنگ بنتی ہو وہاں کیا ہوا تھا یا پھر یہ بس میرے سامنے ہی ہے" بسام کو ایک بار پھر اسے دیکھ نئے سرے سے غصہ آیا تھا۔

--"وہ میں ڈر گئی تھی سوری" بسام کا غصہ دیکھ سوہا کو رونا آیا تھا۔ جبکہ آنسو دیکھ وہ خود پر کنٹرول کرتے بات بدل گیا تھا۔

--"اچھا بتاؤ پر وجیکٹ کا کیا کرنا ہے،،،" اس کے بولنے پر سوہا بھی آنسو صاف کر گئی تھی۔ وہ سب سوچنے لگے تھے جب کوئی آئیڈیا دیتا تو دوسرا منع کر دیتا تھا۔ ان سب کو دیکھ بسام کچھ کھانے کے لیے بھی لے آیا تھا۔

۔۔۔ "یار ہم لوگ مار گلہ ہل پر ریسرچ کر لیتے ہیں،،،" علی سوچتے بولا
تھا۔

۔۔۔ "نہیں پچھلی بار وہاب وغیرہ کے گروپ نے کئی تھی کچھ اور"
بسام نے سوچتے منع کیا تھا۔

۔۔۔ "اچھا پھر ایسا کرتے ہیں ہم لوگ لاہور چلتے ہیں وہاں اندرون پر
ریسرچ کرتے ہیں،،،" ردابولی تھی۔

۔۔۔ "نہیں یار وہ بھی نہیں،،،" حمدان نے اب منع کیا تھا۔
۔۔۔ "پھر اور کیا کرنا ہے،،،" اس کے منع کرنے پر ردانے تنگ آتے
بولا تھا۔

۔۔۔ "یار کیونکہ ناہم لوگ ناردرن ایریاز میں سے کسی پر ریسرچ
کرے" اب کی بار بسام سوچتے بولا تھا۔

۔۔۔"ہاں ٹھیک ہے لیکن کون سے ایریا پر"ردا کے بولنے پر سب کو
نئی فکر لگی تھی۔ جبکہ سوہا اس وقت سے کچھ نہیں بولی تھی جو بسام نے
نوٹ کیا تھا۔

۔۔۔"میں کچھ کہوں،،،"وہ تب کی اب بولی تو سب اس کی طرف
متوجہ ہوئے تھے۔

۔۔۔"شکر ہے آپ کو بھی یاد آیا آپ بھی ساتھ ہیں،،،"بسام نے طنز
کیا تھا۔ جس پر وہ کچھ نہیں بولی تھی۔

۔۔۔"ہم لوگ چترال چلتے ہیں وہاں کا ایک قبیلہ ہے کالا ش اس پر
ریسرچ کر لیتے ہیں"سوہا کے بولنے پر سب سوچنے لگے تھے۔

۔۔۔"یہ ٹھیک ہے ان کا کلچر دیکھ ہم لوگ بھی انجوائے کر لے گے"
علی بولا تھا۔

۔۔۔"او کے پھر کل صبح ہی ہم لوگ نکلتے ہیں،،،" حمدان کے کہنے پر وہ دونوں پریشان ہوئی تھیں۔

۔۔۔"لیکن اتنی جلدی کیسے جاب پر بھی بتایا" سوہانے پریشان ہوتے بولا تھا۔

۔۔۔"تم لوگ بس اپنا سامان پیک کر لینا اور اپنی جاب والی جگہ بتا دینا باقی ہم کر کے تم دونوں کو نو بجے لے لے گے" بسام نے ان دونوں کو دیکھتے بولا تھا۔ پھر لوگ بیٹھ اپنے پر وجیکٹ پر بات کرنے لگے تھے۔ فری ہو حمدان اور علی نے ان دونوں کو گھر چھوڑا تھا۔ پھر خود نکلے تھے جبکہ ان سب کے جاتے بسام بھی ڈرائیور کے ساتھ وہاں سے نکل خانزادہ ہاؤس کے لیے روانہ ہوا تھا۔

زین آفس سے گھر آتا بی جان سے مل کمرے میں چلا گیا تھا۔ اس کا ارادہ فریش ہو ماہا کو کال کرنے کا تھا۔ لیکن پھر ریاض نے آکر جہانزیب خان کا بتایا تو وہ مسکراتے کمرے سے نکل نیچے آ ان سے مل ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ بسام بھی اسی وقت آ گیا تھا وہ بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔

--- "تم آج لیٹ نہیں آئے،،،" بی جان نے بسام سے پوچھا تھا۔
--- "وہ بی جان دوست کے اپارٹمنٹ چلا گیا تھا ہم لوگوں کو یونی سے ایک پروجیکٹ ملا ہے جس پر بات کرنی تھی اور کل ہم لوگ چترال جا رہے ہیں" بسام کے بتانے پر جہانزیب خان بولے تھے۔
--- "اور واپسی کب ہو گئی برخوردار،،،" ان کی بات کا جواب بسام دیتا اس سے پہلے زین بولا تھا۔ جو کیسے بے چین ہو رہا تھا۔

۔۔۔ "پاپا، ہی نہیں آئی ساتھ" زین کے پوچھنے پر وہ مسکراتے بولے تھے۔

۔۔۔ "نہیں بچے مجھے کچھ ضروری بات کرنی تھی اور وہ ویسے بھی سو رہی تھی اسی لیے نہیں آئی" ان کے بولنے پر بسام اور زین دونوں کو اس کی فکر ہوئی تھی۔

۔۔۔ "پاپا وہ اکیلے ڈرتی ہے" بسام فکر سے بولا تھا۔

۔۔۔ "جی جی بچے سارا ہے اس کے پاس،،،" ان کے بتانے پر وہ کچھ بے فکر ہوئے تھے۔

۔۔۔ "آپ نے کیا بات کرنی ہے پاپا،،،" زین کے پوچھنے پر وہ بولنے لگے تھے۔

۔۔۔"بیٹا تم دونوں کو پتا ہے میں جہانزیب کو ماہا کی فکر رہتی ہے اور میں بھی اب بوڑھی جان کب تک تم لوگوں کے ساتھ رہوں گی،،،"بی جان نے بات شروع کی تھی۔

۔۔۔"بی جان اللہ آپ کو لمبی زندگی دے ایسے کہے،،،"ان دونوں کے بولنے پر وہ ہنسی تھی۔

۔۔۔"بیٹا میری بات سنو کل کو تم دونوں کی شادی کر دے گے تو تم لوگوں کی بیویاں پتا نہیں کیسی ہو اسی لیے ماہا کے لیے ہم نے ایک فیصلہ لیا ہے اور اسے بھی کوئی اعتراض نہیں"ان کے بولنے پر زین کو کسی خوف نے گہرا تھا۔

۔۔۔"کی کیا مطلب بی جان میں سمجھا نہیں کیسا فیصلہ لیا ہے آپ لوگوں نے"زین نے بی جان اور جہانزیب خان دونوں کو دیکھتے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "زین ماہا کی پھوپھو اس کے لیے رشتہ لے کر آئی تھی ہفتہ پہلے
لڑکے نے ہماری ماہا کو کہی پر بسام کے ساتھ دیکھا تھا۔ اب وہ زیادہ جاتی
ہی بسام کے ساتھ ہے تو اس کے گھر والوں کو بھی ماہا پسند آئی تھی انہوں
نے بات کی تھی عافیہ سے جس پر میں نے پتا وغیرہ کروایا تو لڑکا مجھے اچھا
لگا ہے اور ماہا کو بھی کوئی مسئلہ نہیں یہ تصویر ہے " ان کے بتانے پر اس
کے چہرے کے تاثرات بدل رہے تھے

جبکہ تصویر دیکھ اسے لگا اس نے کچھ غلط دیکھ لیا تھا لیکن وہ سچ ہی تھا۔
۔۔۔ "لیکن پاپا وہ ابھی چھوٹی ہے اور آپ لوگ ایسے کیسے کر سکتے ہیں
میری گڑیا بوجھ نہیں ہم پر بی جان " ان لوگوں کی بات سن بسام غصے
سے بولا تھا۔

۔۔۔ "بسام ہم نے اس کا اچھا سوچا ہے کن لوگ صرف نکاح کرے
گے اور اسے بھی مسئلہ نہیں،،،" جہانزیب خان نے اسے پیار سے
سمجھایا تھا۔ وہ لوگ کیا بول رہے تھے زین کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔
۔۔۔ "لیکن پاپائی،،، بی جان اگر آپ لوگوں کی لاڈلی کو کوئی مسئلہ نہیں
تو ٹھیک ہے آپ لوگ ہاں کر دے" زین سنجیدگی سے کہتے بنا کسی کو
دیکھے وہاں سے نکل گیا تھا۔ جس پر سب پریشان ہوئے تھے مگر پھر اسے
کوئی کام ہو گا یہ سوچ ٹھیک ہو گئے تھے۔
۔۔۔ "اچھا تم واپس کب آؤ گے ان لوگوں کو ویسے بھی جلدی ہے" ان
کے پوچھنے پر وہ بھی سنجیدگی سے بولا تھا۔
۔۔۔ "پاپا مجھے دن لگ جائے گے آپ لوگ دیکھ لے،،،" اس کے کہنے
پر وہ پریشان ہوئے تھے۔

۔۔۔ "ہم تو اگلے ہفتے نکاح کا سوچ رہے تھے" ان کے بولنے پر بسام نے انہیں دیکھا تھا۔

۔۔۔ "پاپا آپ لوگ کر لینا صرف نکاح ہی ہے ماہا سے بات کر لو نگا میں اور بھائی ہو گے نا میں کال کر لو نگا اسے" بسام کے کہنے پر وہ پریشان ہوئے تھے۔ مگر پھر اس نے ان لوگوں کو راضی کر لیا تھا۔ جس پر وہ ماہا سے ملنے کا کہہ وہاں سے نکل آیا تھا۔

سوہا اور ردانے اپنی ساری پیکنگ کر لی تھی۔ بس صبح اپنی جاب والی جگہ پر بتانا تھا۔ جبکہ ردا اپنا یونی کا کچھ کام کر رہی تھی۔ اور سوہا آج جوہو اس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

۔۔۔ "اوے سوہی،،،" ردانے اس کے پاس آتے بولا تھا۔

--- "ہمم بولو،،،" سوہا اس کی بات پر بولی تھی۔

--- "یار تم کیا کر رہی ہو،،،" رد اپنی جگہ پر لیٹتے اس سے پوچھ گئی

تھی۔ ان لوگوں نے ایک چھوٹا سا پویشن رنٹ پر لیا تھا۔ جو کسی عورت کا تھا۔ نیچے وہ خود رہتی تھی اور اوپر یہ دونوں۔

--- "کچھ نہیں یار میں نے کیا کرنا ہے در ایک بات بتاؤ" اس نے کہتے پوچھا تھا جس پر وہ ہمم کر گئی تھی۔

--- "یار میں نے بسام کو سب کے سامنے تھپڑ مارا تھا وہ اس لا بدلہ بھی تو لے سکتا تھا آج لیکن اس نے میری مدد کیوں کی" سوہا کی بات پر وہ مسکراتے بولی تھی۔

--- "میری جان لازمی نہیں جیسا ہم سوچے اگلا ویسا ہی ہو اور میری مانو تو تم بھائی سے سوری کر لینا" رد کی بات پر وہ سوچنے لگی تھی۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے چلو سو جاؤ صبح جلدی اٹھنا ہے" سوہا کے کہنے پر وہ بھی لائٹ آف کرتی لیٹ گئی تھی۔

زین اوپر کمرے میں آیا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا ہو کیا رہا ہے کمرے میں اس کا سانس بند ہو رہا تھا۔ جس پر وہ ٹیرس میں آ گیا تھا۔ لیکن تازہ ہوا میں بھی اسے آکسیجن کی کمی ہو رہی تھی۔ جس وجہ سے اس نے اپنی شرٹ کے اوپری دو بٹن کھول دیے تھے۔ زین کے کمرے کی کھڑی سے سامنے پہاڑوں کا خوبصورت منظر نظر آتا تھا۔ جو اسے ہمیشہ سکون دیتا تھا۔ مگر آج تو جیسے وہ بھی اسے پسند نہیں آ رہا تھا۔

۔۔۔ "ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ کیسے کسی اور کی ہو سکتی ہے" وہ سامنے

دیکھتے سوچ رہا تھا۔

۔۔۔"مطلب وہ تصویریں سچ تھیں ماہاجہانزیب خان تم نے تو سب کو
دھوکا دیا ہے معصوم ہونے کا ڈار مہ کیا ہے تم سب کو بے وقوف بناتی
رہی سورسب بنتے رہے" زین کی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھیں۔
۔۔۔"لیکن بس اب اور نہیں اچھا ہی ہے تمہیں اپنانے سے پہلے
تمہاری سچی پتا چل گئی اب تم چلی جاؤ گی تو کم سے کم ڈیڈ والا حال نہیں ہو
گا میرا" وہ خود کو تسلی دے رہا تھا۔ لیکن وہ انجان تھا محبت میں تسلیاں
کام نہیں آتی محبوب جیسا بھی ہو اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ جو تکلیف
ہوتی ہے جسم میں لگنے والے خنجر سے بھی زیادہ بری ہوتی ہے۔ اس کا
زخم تو وقت کے ساتھ بڑھ جاتا ہے مگر یہ والا زخم وقت کے ساتھ مزید
گہرا ہوتا جاتا ہے آپ جب جب محبوب کو کسی اور کے ساتھ دیکھتے ہو یا
پھر سوچتے ہو تو اس زخم کی تکلیف آپ کی سانسیں بند کرنے کی طاقت
رکھتی ہے۔

۔۔۔ "ماہاجہانزیب خان تم زین خانزادہ کی محبت کے قابل ہی نہیں
ہو،،،" زین نے کہتے رینگ پر زور سے ہاتھ مارا تھا۔ وہ کتنی ہی دیر وہاں
کھڑا رہا پھر تنگ آ اندر کمرے میں چلا گیا تھا۔

۔۔۔۔۔

بسام وہاں سے سیدھا خان ہاؤس آیا تھا۔ اسے ماہا پر غصہ آرہا تھا
وہ کیسے ہاں کر سکتی تھی وہ تو زین سے محبت کی دعویدار تھی پھر کیسے کسی
اور کے لیے ہاں کر دی تھی اس نے۔ بسام ڈرائنگ روم میں آیا تو وہ
وہاں نہیں تھی اس نے ملازم کو کہہ ماہا کو بلوایا تھا
جس پر وہ اسے پیغام دے آیا تو بسام نے وہاں سے سب ملازموں کو بھیج
دیا تھا۔

۔۔۔ "لالہ،،،" ماہا بسام کو دیکھ چہرے پر زبردستی مسکراہٹ سجائے آ
بسام کے گلے لگی تھی۔ مگر وہ آج اس کے گرد اپنا حصار بنانے کے
بجائے اسے خود سے الگ کر گیا تھا۔

۔۔۔ "ماہا جہانزیب خان تم نے ہاں کیوں کی وجہ جان سکتا ہو تم سے"
بسام نے غصے سے پوچھا تھا۔ جبکہ وہ حیران تھی بسام نے اس سے کبھی
اوپچی آواز میں بات نہیں کی تھی اور آج اس پر غصہ ہو رہا تھا۔
۔۔۔ "لالہ تو آپ ہی بتائیں اور میں کیا کرتی تھی،،،" ماہا نے نم آنکھوں
سے اسے دیکھتے اوپچی آواز میں کہا تھا وہاں بسام اور ماہا کے علاوہ کوئی
نہیں تھا۔

۔۔۔ "تم تو میرے لالہ سے محبت کے بہت بڑے دعوے کرتی تھی تو
کیا سمجھوں میں وہ سب صرف جھوٹ تھا بھائی کی خوبصورتی کی وجہ سے
تھا اور اب پاپا کا دیکھا یا لڑکا زیادہ خوبصورت ہے اسی لیے تم نے،،،"

بسام کی باتیں اس کے کانوں میں پگھلے لوہے ہی طرح جارہی تھیں۔
تبھی وہ چیخنی تھی۔

۔۔۔ "بس کر دے لالہ خدا کے لیے بس کر دے،،،" ماہاروتے چیخنی
تھی۔

۔۔۔ "کیوں کیا تم نے ماہا تم کیسے جھوٹ،،،" اس کے بولنے پر وہ ایک
بار پھر بولی تھی۔

۔۔۔ "ماہا جہانزیب خان کوزین خانزادہ سے محبت نہیں عشق ہے لالہ
اور عشق میں دھوکا اور جھوٹ نہیں ہوتا وہ تو آپ کی آنکھوں سے ہی بتا
دیتا ہے" ماہا کا چہرہ آنسوؤں سے بڑھا تھا۔

۔۔۔ "پھر ہاں کیوں کی تم نے اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے نا تم جھوٹی
ہو تمہیں بھائی سے کبھی محبت تھی ہی نہیں" بسام کے کہنے پر وہ پھر
روتے بولی تھی۔

۔۔۔"مجھے زین سے پیار تو اس وقت ہوئی تھی جب ماما اور آپ کی کمی کی وجہ سے میں چپ رہنے لگی تھی اور زین سارا دن میرے ساتھ باتیں کرتے تھے۔ پھر اس رات مجھے زین سے محبت ہوئی تھی جب وہ مجھے بخار ہونے کی وجہ سے ساری رات میرے سرہانے بیٹھے رہے تھے حالانکہ صبح ان کا پیر تھا اور جانتے ہیں وہ محبت عشق میں کب بدلی جب لالہ میں نے ہوش سنبھالی تھی نا اور زین نے ہر معاملے میں مجھے سہارا دیا تھا۔ تو آپ بتائے پھر جس انسان کو بچپن سے اپنے ساتھ سوچا میں نے اس سے دستبردار ہونا میرے لیے بھی کتنا مشکل ہے" اب وہ بول رہی اور بسام سن رہا تھا۔

۔۔۔"میں زین خانزادہ سے محبت کی دعویدار ہوں لیکن اس کے ساتھ آپ یہ کیوں بھول رہے ہیں ایک بیٹی بھی ہو لالہ میرے لیے میرے بابا بھی ضروری ہیں اور زین سے زیادہ ضروری ہیں انہوں نے مجھے ماں

باپ بہن دوست سب کا پیار دیا ہے میرے لیے انہوں نے کیا کچھ نہیں
کیا بابا خوش ہیں اس رشتے سے آپ جانتے میری ہاں پر بابا نے مجھے کہا
میں ان کا فخر ہوں ان کا مان ہو ان کا غرور ہوں "ماہا کہتے وہاں زمین پر
ہی بیٹھ رہی تھی اور بسام بھی اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

-- "آپ بتائے مجھے لالہ میں کیسے ان کا فخر چھینتی کیسے ان کا مان توڑتی
کیسے ان کے غرور کو کم کرتی بتائے مجھے آپ تو میرے لالہ تھے نا میں
نے آپ کو اپنا سمجھا تھا لیکن آپ اپنے بھائی کے ہی بھائی نکلے "ماہا کی
آخری بات پر وہ تڑپا تھا۔

-- "گڑیا،،، "اس کے پکارنے پر وہ بولتے آگے ہونے لگا تھا جب وہ
روک گئی تھی۔

-- "تم کیوں کر رہی ہو خود کے ساتھ ایسا مجھے تمہاری تکلیف کی فکر ہو
رہی ہے "اس نے پریشانی سے بولا تھا۔

۔۔۔ "لالہ ماہاجہا نزیب خان اپنے بابا کی خوشی کے لیے ایسے سو عشق بھی قربان کر سکتی ہے اور اگر وہ خوش ہیں تو مجھے میری تکلیف سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور پھر ویسے بھی تو اس بات میرے علاوہ صرف آپ کو ہی تو پتا ہے بس پھر اس بات کو آج جاتے ہوئے یہی ختم کر کے جائے ہم اب اس پر بات نہیں کرے گے" ماہانے اپنے آنسو صاف کرتے بولا تھا۔ جس پر بسام اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "گڑیا پاپا گلے ہفتے تمہارا نکاح کر رہے ہیں،،،" بسام کی بات پر وہ حیران ہوئی تھی مگر اس سے اپنی حیرت چھپا گئی تھی۔

۔۔۔ "پتا ہے مجھے،،،" بتا کسی تاثر کے بولی تھی۔

۔۔۔ "ہمم ساری تیاری لالہ کرے گے تم نے اپنے لیے راستہ چن ہی لیا ہے تو میں تمہارے لیے دعا کرو گا سور کبھی کوئی مسئلہ ہو تو تمہارا لالہ تمہارے ساتھ ہو گا لیکن تمہارے نکاح پر میں نہیں ہونگا مجھے جانا ہے

کہی "بسام کے کہنے پر وہ مسکرائی تھی۔ وہ جانتی تھی بسام کچھ ایسا ہی کرے گا۔

۔۔۔ "شکریہ،،،" ماہا اسے کہتی بنا اسے دیکھے وہاں سے اٹھتی نکل اپنے کمرے میں جالیٹ گئی تھی نیند تو اب اسے آنی نہیں تھی۔ جبکہ اس کے ساتھ بسام بھی اٹھتا خان ہاؤس سے نکل گیا تھا۔ کل سے ان چاروں کی زندگیوں میں ایک نئے باب نے کھلنا تھا۔ مگر اب دیکھنا یہ تھا وہ باب ان لوگوں کے لیے خوشیاں لاتا ہے یا نہیں۔

بسام آج پھر اسی سڑک سے گزر رہا تھا۔ جب اس کی گاڑی کے سامنے آج پھر وہی فقیر آیا تھا۔ اسے دیکھ بسام نے گاڑی روکی تو وہ اس کی سائیڈ پر آیا تھا۔ اس کے شیشا کھٹکھٹانے پر وہ شیشا نیچے کر گیا تھا۔

۔۔۔ "کل سے تمہاری سفر شروع ہو جائے گا بچے،،،" اس کی بات پر

بسام حیران ہوا تھا۔

۔۔۔ "کیا مطلب،،،" وہ حیرت سے بولا تھا۔

۔۔۔ "چترال کی وادی سے یہ داستان شروع ہوگی" ان کی بات پر اسے
جھٹکا لگا تھا۔

۔۔۔ "آپ کو کیسے،،،" بسام کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔

۔۔۔ "مان جانچے مان جا بھی بھی وقت ہے مت بیرپال اس عشق سے
یہ بہت ظالم چیز ہے،،،" اس فقیر کا لہجہ اس عجیب ہی تھا۔ جس پر پریشان
ہوتے بسام شیشا اوپر کرتے گاڑی زن سے نکال گیا تھا۔ جس پر وہ فقیر
پیچھے ہستے الٹا ہو کا ورد کرتے وہاں سے جانے لگا تھا۔

اگلے دن وہ دونوں اپنے اپنے کام کی جگہ آئی تھی۔ جہاں درانے لیولے
لی تھی۔ لیکن سوہا کے پاس نہیں تھے تو اس نے کیفے میں دیا تھا۔ جبکہ
ردا بھی اس کے کیفے آگئی تھی جس پر کچھ ہی دیر بعد بسام وغیرہ انہیں
لے نے آئے تھے۔ اور وہ لوگ چترال کے لیے نکلے تھے۔ بسام کا موڈ
کچھ ماہا کی وجہ سے بھی خراب تھا۔ جبکہ سوہا بھی کسی سے نہیں بولی تھی۔
البتہ علی اور حمدان کافی انجوائے کر رہے تھے۔ اور ردا بھی بیچ بیچ میں بول
لیتی تھی۔ کچھ ڈیر بعد ان لوگوں ایک جگہ پر سٹے کیا تھا۔ وہ سب ہی
گاڑی سے نکلے تھے۔ حمدان علی اور رداتو بیکری کے اندر چلے گئے تھے۔
جبکہ بسام کا ارادہ کچھ کھانے کا تھا۔ تبھی وہاں موجود ریسٹورنٹ کی
طرف جا رہا تھا۔ جب جاتے جاتے روک اس نے سوہا کو دیکھا جو وہی
گاڑی کے پاس کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ وہ ناچاہتے ہوئے بھی
اس تک آیا تھا۔

-- "تم ان لوگوں کے ساتھ نہیں گئی،،" بسام نے اس تک آتے
پوچھا تھا۔

-- "نہیں میں نے کیا کرنا تھا،،" جس پر وہ اسے جواب دیتی پھر ادھر
ادھر دیکھنے لگی تھی۔

-- "ہم چلو پھر میرے ساتھ آ جاؤ انہیں پتا نہیں کتنی دیر لگتی ہے"
بسام کے کہنے پر سوہانے اسے دیکھا تھا۔

-- "نہیں تم جاؤ میں یہی تم لوگوں کا ویٹ کر لو گی،،" وہ اسے دیکھتے
بولی تھی۔

-- "یہاں اکیلے نہیں چھوڑ سکتا تمہیں اور فکرنا کرو اتنے لوگوں میں
کچھ کرنے کا ارادہ نہیں ہے میرا،،" بسام کے فکر سے کہنے پر وہ اسے
دیکھ رہی تھی۔ جبکہ آخری بات اس نے شرارت سے بولی تو سوہا کو غصہ
آیا تھا۔

۔۔۔"مسٹر بسام تم کچھ کر بھی سکتے اور میں نہیں آرہی تمہارے ساتھ
نکلوا ب،،،"سوہا اسے کہتی پھر نظریں گھما گئی تھی۔ جس پر بسام نے
اپنے ماتھے کو اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سے مسلتے سوہا کا ہاتھ پکڑتے
اسے اپنے ساتھ لیے چلنے لگا تھا۔

۔۔۔"بسام ہاتھ چھوڑو میرا،،، سنا نہیں تم نے بسام،،،"سوہا اس سے
اپنا ہاتھ چھوڑواتے بول رہی تھ جبکہ وہ اگنور کرتے اسے لیے چل رہا
تھا۔

۔۔۔"لنگور چھو،،، چپ کھا نہیں جاؤ گا تمہیں"بسام نے ریسٹورنٹ
کے اندر جاتے اس کا ہاتھ چھوڑتے بولا تھا۔ جس پر وہ چپ کر گئی تو بسام
نے اس کے لیے کرسی پیچھے کی تو وہ اس پر اسے گھورتی بیٹھی تھی۔ بسام
بھی اس کے سامنے ہی بیٹھا تھا۔

۔۔۔"یہ جو میرے سامنے شیرنی بنتی ہو کل کیا ہوا تھا" بسام کو پھر یاد آیا تھا۔ جبکہ اس کی بات پر سوہا بھی نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔"وہ بس بسام سوری مجھے اس دن تمہیں تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا لیکن تم نے اتنی عجیب بات کی تھی مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا تو،،،" وہ نظریں جھکائے ہی بول رہی تھی۔ جبکہ اس کے سوری پر بسام حیران ہوا تھا۔

۔۔۔"کوئی بات نہیں جو ہونا تھا وہ ہو گیا خیر مجھ سے دوستی کرو گی" بسام نے آرام سے مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔"میں تمہاری گریفینڈز جیسی نہیں ہو بسام،،،" اس کی بات پر سوہا سنجیدگی سے بولی تھی۔ جبکہ بسام سوہا کی بات سن ہنسا تھا۔

۔۔۔"ہاں تو پاگل تمہیں گر لفرینڈ تھوڑی بنا رہا ہوں دوست بنے کا کہہ رہا ہو جیسے علی اور حمد ان ہیں ویسے،،،"اس کے ہنس کر کہنے پر سوہا کی نظر اس کے ڈمپل پر گئی تھی۔ لیکن وہ نظریں چوراگئی تھی۔

۔۔۔"ردا وغیرہ کب آئے گے" وہ بات بدلتے بولی تھی۔ جس پر وہ بھی مسکرا گیا تھا۔

۔۔۔"میج کر دیا تھا میں نے آجائے گے اچھا کچھ کھاؤ گی تم،،،"بسام نے اس سے پوچھا تھا۔ جس پر وہ کچھ نہیں بولی تو ویٹر کو اشارہ کر اس نے خود ہی دو سینڈویچز کا کہہ دیا تھا۔

۔۔۔"تم نے گھر بتا دیا تھا نا کہ زیادہ دن لگ سکتے ہیں،،،"بسام کے پوچھنے پر وہ اسے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔"می میری فیملی نہیں ہے،،،"وہ نم آنکھوں سے بولی تھی جس پر بسام حیران ہوا تھا۔

۔۔۔ "کیا مطلب کوئی بھی نہیں ہے،،،" بسام نے حیرت سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "نہیں کوئی نہیں ہے پہلے یتیم خانے رہتی تھی پھر یونی کا مسئلہ تھا تو جاب سٹارٹ کر میں نے اور ردانے ایک چھوٹا سا پورشن رینٹ پر لے لیا ہے،،،" وہ بتا چپ ہوئی تھی جس پر وہ بھی نہیں بولا تھا۔

۔۔۔ "وہ سوہا شکریہ اس دن میری بہن کی مدد کرنے کے لیے اور میرے ساتھ سونگ سنگ کرنے کے لیے تم نے سچ میں بہت اچھا سنگ کیا تھا" بسام کے بولنے پر وہ مسکرائی تھی۔ مگر کوئی اور یونی کی لڑکی ہوتی تو وہ تو خوشی سے پاگل ہی ہو جاتی کیونکہ بسام خانزادہ شکریہ کر رہا تھا۔ جو نا تو کسی کا شکریہ کرتا تھا اور نا ہی کسی کو سوری کہتا تھا۔

۔۔۔ "کوئی بات نہیں بسام مجھے وہ اچھی لگی تھی پیاری سی معصوم سی گڑیا جیسے" سوہانے آرام سے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہمم تمہاری اس پیار معصوم گڑیا کا نکاح ہے اگلے ہفتے،،،" بسام
کی بات پر وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "کیا! لیکن وہ تو ابھی چھوٹی ہے،،،" سوہا کو حیرت ہوئی تھی۔

۔۔۔ "ہاں بٹ اس کے بابا کرنا چاہ رہے ہیں،،،" جس پر اس نے بتایا
تھا۔

۔۔۔ "تو تم کیا چلے جاؤ گے،،،" سوہالے پوچھنے پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "نہیں لالہ ہیں وہ دیکھ لے گے میں نے اسے بتا دیا تھا۔ خیر یہ کھاؤ

پھر نکلے وہ لوگ گاڑی کے پاس کھڑے ہیں،،،" بسام نے کہتے اس کا

دھیان سینڈویچ کی طرف کروایا تھا۔ جوا بھی ویٹر رکھ کر گیا تھا۔ پھر ام

دونوں نے سینڈویچز ختم لیے تھے۔ جس پر بسام نے بل پے کیا تو وہ

لوگ باہر آگئے تھے جہاں سب موجود تھے وہ لوگ وہاں سے اپنے سفر

لے لیے دوبارہ نکلے تھے۔ لیکن اس بار گاڑی میں سب باتیں کر رہے تھے۔

جہانزیب خان اور بی جان کو ان دونوں سے بات کیے ہفتہ ہو گیا تھا۔ اس دن کے بعد سے ماہاکا بھی سامنا زین سے نہیں ہوا تھا۔ اور وہ بھی اپنے اُبھرتے جز باتوں کو لگام ڈال چکا تھا۔ بسام اپنے ٹور پر تھا۔ وہ کچھ دیر گھربات کر لیتا تھا۔ جبکہ جہانزیب خان اور بی جان نے لڑکے والوں سے مل بھی لیا تھا۔ اور ان لوگوں سے بات وغیرہ بھی کر کے نکاح کی ڈیٹ رکھ لی تھی۔ جس وجہ سے آج بس ماہاکا ڈریس رہ گیا تھا۔ جو اس نے حسنین کے ساتھ لینے جانا تھا۔ جس کی اجازت حسنین کی فیملی نے

جہانزیب خان سے لی تھی اور ناچاہتے ہوئے بھی اسے جانا پر رہا تھا۔
جبکہ دوسن بعد اس کا نکاح تھا۔

۔۔۔ "ماہانچے آپ تیار کو حسنین باہر آپ کا ویٹ کر رہا ہے" جہانزیب
خان نے اسے آکر کہاں تھا۔

۔۔۔ "جی بابا لیکن بابا مجھے عجیب لگ رہا ہے میں اکیلے کیسے جاؤ گی بسام
لالہ بھی نہیں ہے اور نین میرا فون نہیں اٹھا رہے" ماہانے پریشان
ہوتے بولا تھا۔ جبکہ زین والا جھوٹ کہا تھا۔

۔۔۔ "بیٹا کچھ نہیں ہوتا آپ کا کچھ دن تک نکاح ہے حسنین کے ساتھ
اچھا ہے پہلے مل کر لچھ بات وغیرہ کر لینا" ماہا کی بات لرا نہیں نے
مسکراتے اسے پیار کرتے بولا تھا۔ جس پر وہ حجاب ٹھیک کر کمرے سے
نکل گھر سے بھی باہر آئی تھی جہاں سامنے ہی حسنین گاڑی کے پاس
کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

۔۔۔"ارے مس ماہا میں آپ کا ہی ویٹ کر رہا تھا" حسنین کے کہنے پر وہ
بس مسکرائی تھی۔ جس پر اس نے مسکراتے اس کے لیے دروازہ کھولا تو
وہ جھکتے گاڑی میں بیٹھی تھی جس پر دوسری طرف سے آوہ بھی بیٹھا
تھا۔

۔۔۔"شکریا آپ کا ہاں کرنے کے لیے،،" حسنین نے اس کی طرف
دیکھتے بولا تھا۔ جبکہ ماہا کو وہ پتا نہیں کیوں لیکن پسند نہیں آیا تھا۔
۔۔۔"میں نے ہاں صرف اپنے بابا کی خوشی کے لیے کی ہے،،" ماہا کی
بات پر وہ کچھ نہیں بولا بس مسکرا کر گاڑی چلانے لگا تھا۔ جس پر وہ بھی
باہر دیکھنے لگی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ لوگ اسلام آباد کے مشہور مال میں
گھوم رہے تھے

جہاں پر حسنین چیزیں دیکھ رہا تھا۔ جبکہ ماہا کو دیکھتا تو وہ اچھی ہے کہہ دیتی
جس پر وہ لے لیتا تھا۔ پھر کچھ ہی دیر میں وہ لوگ شاپنگ کر ایک

ریسٹورنٹ آئے تھے۔ ماہانے تو گھر جانے کا بولا تھا۔ جبکہ حسنین اسے
اپنے ساتھ لے آیا تھا۔

..."Yes, Mr. Jordan, I hope you will
benefit from working with our
company and this project will also
benefit my company and my city"

جی مسٹر اردن، مجھے امید ہے کہ آپ کو ہماری کمپنی کے ساتھ کام
کرنے سے فائدہ ہوگا اور اس پروجیکٹ سے میری کمپنی اور میرے شہر کو
(بھی فائدہ ہوگا۔

زین نے اپنے سامنے بیٹھے شخص سے کہاں تھا۔ وہ لوگ انگلینڈ کی ایک کمپنی کے ساتھ مل اسلام آباد میں ایک ہسپتال پر کام کرنے لگے تھے۔ جس وجہ سے وہ آج اس شخص سے ملنے ریسٹورنٹ آیا تھا۔

..."Thank you Mr. Zain It is also a great honor for us to work with your company and I hope you will not disappoint us and do your work honestly."

شکریہ مسٹر زین آپ کی کمپنی کے ساتھ کام کرنا ہمارے لیے بھی (بڑے اعزاز کی بات ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ ہمیں مایوس نہیں کریں گے اور اپنا کام ایمانداری سے کریں گے۔

جس پر وہ مسکراتے زین سے گلے ملتے بولا تھا۔

..."Don't worry, Inshallah the work
will be good and it will be done
honestly Well, I will meet you again
soon"

فكر نہ كرے، انشاء اللہ كام اچھا ہوگا اور ایمانداری سے ہوگا، پھر جلد ہی
(دوبارہ ہوگی آپ سے ملاقات

زین کے کہنے پر وہ بھی اس سے مل وہاں سے نکلا تھا
جس پر زین نے بھی اپنا سامان اٹھاتے حمزہ کو چلنے کا کہا تھا۔ جبکہ وہاں
سے جاتے زین کی نظر ایک ٹیبل پر گئی تھی۔ جہاں اسے حسنین بیٹھا نظر
آیا تھا۔ وہ اسے اگنور کرتے جانے ہی لگا تھا۔ جب اس کی نظر ماہا پر پڑی
تھی اور زین خانزادہ اپنی ماہی کو کیسے نہیں پہچان سکتا تھا۔

۔۔۔ "مس ماہا آپ کیا کھائے گی،،،" حسنین نے مینیو دیکھتے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "مجھے کچھ نہیں کھانا آپ پلیز مجھے گھر چھوڑ دے بات شاپنگ کی ہوئی تھی نا" ماہا نے کچھ شخص لہجے میں کہا تھا۔

۔۔۔ "جی چھوڑ دو نگا لیکن پہلے کچھ کھا لیتے ہیں پھر،،،" حسنین نے کہتے

اپنا آڈرویٹر کو دیا تھا۔ جبکہ ماہا کو اب غصہ آرہا تھا۔ اور حسنین اسے دیکھ مسکراتے کچھ بات کر رہا تھا۔ جو وہ سن ہی نہیں رہی تھی۔ ہوش تو اسے تب آیا جب اپنے سامنے زین کو کھڑے پایا تھا۔ وہ ان دونوں کو دیکھ جانے لگا تھا

لیکن پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو آگے آگیا تھا۔ جہاں حسنین کی باتیں سن اسے غصہ آرہا تھا۔ اسی لیے وہ ان لوگوں تک آیا تھا۔

۔۔۔ "ماہا تم یہاں کیا کر رہی ہو" زین نے غصے سے بولا تھا۔ جس پر ماہا نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "نی نین وہ شاپنگ کرنی تھی تو بے،،،" وہ اسے دیکھتے بول رہی تھی
جب زین پھر بولا تھا۔

۔۔۔ "شرم نہیں آتی تمہیں نکاح سے پہلے ایسے سرِ عام گھومتے ہوئے"
زین کی بات پر وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔ "مسٹر زین یہ میری ہونے والی بیوی ہیں آپ ایسے بات نہیں کر
سکتے ان سے" اسے غصے میں دیکھ حسنین بولا تھا۔ جس پر زین نے اپنی
سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "بیوی ہوئی نہیں ہے نا محرم ہے ابھی تمہارے لیے" زین نے خود
پر کنٹرول کرتے بولا تھا۔ جبکہ اسے غصے میں دیکھ ماہا کو سمجھ نہیں آرہی
تھی وہ کیا کرے۔

۔۔۔ "مسٹر زین اس طرح تو یہ آپ کے لیے بھی نا محرم،،،" وہ بول
رہا تھا۔ جب زین نے اس کی ناک پر مکہ مارا تھا۔ جبکہ حسنین بھی

آؤٹ آف کنٹرول ہوا تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو مار رہے تھے۔

جب زین حسنین کو دکھا دے پیچھے کرتے خود مارنے کے لیے آگے
ہونے لگا تھا۔ جب ماہا اس کے ساتھ لگتی اسے روک گئی تھی۔

۔۔۔ "نین پلیز نہیں کرے،،،" وہ روتے اس کے ساتھ لگے بولی

تھی۔ جبکہ ماہا کا ایسے زین کے سینے سے لگنا اس لادل دھڑکا گیا تھا۔ مگر
حسنین کی بات یاد کرتے اسے خود سے پیچھے کرتے کھڑا کر گیا تھا۔

۔۔۔ "زین خانزادہ بہت پچھتائے گا تو،،،" حسنین نے اسے کہتے اپنا منہ
سے آتا خون صاف کیا تھا۔

۔۔۔ "مج مجھے گھر جانا ہے،،،" ام دونوں کو دیکھتے ماہا نے کہا تھا۔ جس پر

حسنین اس کی طرف بڑھنے لگا لیکن زین اس کا ہاتھ پکڑتے اسے اپنے

ساتھ گھسٹتے لیے نکلاتا چلا گیا تھا۔ سارے راستے وہ روتی رہی تھی۔ جبکہ

اس بار تو زین نے بھی اسے چپ نہیں کروایا تھا۔ گاڑی خان ویلا کے

باہر روک زین دوسری طرف منہ کر گیا تھا۔ جس پر ماہا کے دل کو کچھ
ہوا تھا۔ وہ بنا کچھ کہے اتر اندر گئی تو زین اسے اندر جاتے دیکھ گاڑی
سٹارٹ کرتا زین سے نکل گیا تھا۔ جبکہ زین کو جاتا محسوس کر ماہا بھاگتی بنا
کسی کو کچھ کہے اپنے کمرے میں بند ہوئی تھی۔

وہ لوگ بلا آخر اپنی منزل پر پہنچ ہی گئے تھے۔ بسام نے وہاں زین سے
کہہ ایک کونج بک کروالیا تھا جو وہ ہر بار کرتا تھا۔ جس میں دو بیڈرومز
اور چھوٹا سا ٹی وی لاؤنچ اور ساتھ ہی اوپن کچن تھا۔ جبکہ باہر ٹھوراسا
سیٹنگ ایریا بنایا گیا تھا۔ کمروں کے ساتھ بالکونی بھی تھی۔ وہ کونج پہاڑ پر
بنایا گیا تھا۔ جس کے پاس کا منظر بہت خوبصورت تھا۔ چاروں اطراف
خوبصورت پہاڑ اور ساتھ ہی ایک چھوٹی سی ندی بہہ رہی تھی۔ سوہا اور

ردا گاڑی سے نکل وہ خوبصورت منظر دیکھ رہی تھی۔ جبکہ بسام حمدان اور علی وہ لوگوں تو پہلے بھی یہاں آتے رہتے تھے۔

۔۔۔ "یہ کتنا خوبصورت ہے،،،" ردا نے سامنے روشنیوں کو دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "جی بہت خوبصورت ہے لیکن ابھی آپ لوگ اندر آ جاؤ آرام کر لو پھر کل چلے گے کہی،،،" بسام نے مسکراتے بولا تھا۔ اس کے کہنے پر وہ سب کوچ کے اندر آئے تھے۔

۔۔۔ "یار تم لوگوں کو میج کرنا ہونگا کیونکہ بھائی کو پہلے نہیں بتایا تھا تو جلدی میں یہی ہوا ہے دور و مز ہیں ایک میں ردا اور سوہا تم دونوں رہ لو ایک میں ہم تینوں میج کر لے گے،،،" بسام اندر سوئے پر اپنا بیگ رکھتے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "کوئی بات نہیں ہم لوگ کر لے گے بھائی،،،" جبکہ ردا کے کہنے پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "اچھا آپ لوگ آپ آرام کر لو گڑیا،،،" بسام کو وہ ماہا کے جیسے ہی لگی تھی۔ تبھی اسے بھی گڑیا کہہ گیا تھا۔

۔۔۔ "امم بسام یہاں کچن ہے اگر تم لوگ باہر سے سامان لے آؤ تو ہم کچھ بنالے گے اس طرح پیسے بھی بچ جائے گے،،،" سوہانے کچن کو دیکھتے بولا تھا۔ جس پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔ "یار تم سچ میں میری گریفینڈز جیسی نہیں ہو وہ پیسے لگوانے پر لگی رہتی ہیں اور تم پیسے بچاؤ خیر ابھی ایک دو دن باہر سے کھاتے ہیں پھر میں پتا کر لو تو سامان لے کر آئے گے،،،" بسام کی بات پر اس نے اسے گھوری ڈالی تھی۔ جس پر وہ لائن پر آیا تھا۔

۔۔۔ "اوے سامان کمرے میں لے آنا دونوں،،،" اب وہ علی اور
حمدان کو حکم دیتا کمرے میں گیا تو دونوں کے چہرے دیکھنے والے تھے۔
۔۔۔ "ہا ہا جائیں سامان لے کر،،،" جبکہ ان کے چہرے دیکھ رہا ہنستے
بولی تو حمدان نے اسے گھوری ڈالی تھی۔ ان کی بھی کافی اچھی بن گئی
تھی۔

۔۔۔ "آپ سے تو بعد میں بات کرتا ہو میں،،،" حمدان اسے کہتا بیگ
لیے کمرے میں گیا تھا۔ جبکہ علی بھی اس کے پیچھے ہی سامان لیے گیا تھا۔
۔۔۔ "یہ سب کیا تھا ردا بے بی،،،" سوہانے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔
۔۔۔ "کچھ بھی نہیں،،،" جس پر وہ انجان بنی تھی۔

۔۔۔ "آہاں کچھ بھی نہیں،،،" سوہا اسے دیکھتے شرارت سے بولی تھی۔
۔۔۔ "ہاں کچھ نہیں مجھے نیند آرہی ہے آ جاؤ تم بھی،،،" ردا اسے کہتے
ہنستے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔ جس پر سوہا بھی ہنستی کمرے میں آتی

کمرادیکھنے لگی تھی۔ کمرابیشک چھوٹا تھا لیکن بہت ہی خوبصورت تھا۔
لکڑی سے بہت ہی خوبصورتی سے اندر کام کیا گیا تھا۔ وہ ایک سائیڈ پر اپنا
بیگ رکھتی ونڈو کی طرف آئی تھی جس کے آگے سے پردے ہٹاتے وہ
وہی کھڑکی پر بیٹھتے باہر دیکھنے لگی تھی۔ پھر اس نے بیڈ پر دیکھا تو رداسو
چکی تھی۔ وہ آنکھیں بند کرتی باہر سے آتی ہوا کو محسوس کرنے لگی تھی۔
جبکہ دوسری طرف بسام بھی کھڑکی کھولے کھڑا باہر دیکھنے میں
مصروف تھا۔ علی بیڈ پر لیٹ سونے کی تیاری میں تھا۔ اور حمدان اپنے
بیگ میں سے کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔ بسام نے باہر سے آتی ہوا کو اپنے اندر اترا
تھا۔ جب اس کے دماغ میں رات فقیر والی بات آئی تھی۔
"۔۔۔" کل سے تمہاری سفر شروع ہو جائے گا بچے،،
"۔۔۔" چترال کی وادی سے یہ داستان شروع ہوگی "بسام کے دماغ میں
وہ منظر آیا تھا۔

۔۔۔ "انہیں کیسے پتا چلا میں نے تو کسی کو بھی نہیں بتایا تھا،،،" وہ پریشان ہوتے سوچ رہا تھا۔ جبکہ ساری رات یہ باتیں اس کے دماغ میں رہی تھیں۔

۔۔۔ "ایک منٹ ایک منٹ بسام خانزادہ تم کیوں اتنا سوچ رہے ہو اس نے تو کا مارا ہو گا" بسام نے سوچتے اپنا دھیان حمدان اور علی کی طرف کیا تھا۔ جو دونوں سوچکے تھے۔ اس کا فلحال سونے کا موڈ نہیں تھا اسی لیے اپنے بیگ سے سگریٹ لیے کمرے سے نکل گیا تھا۔ وہ باہر لاؤن میں آتا وہاں موجود کرسیوں پر بیٹھ آسان کو دیکھنے لگا تھا۔ جہاں چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ جبکہ وہ چاند کو دیکھتے سگریٹ پینے میں مصروف تھا۔ چاند کو دیکھتے نجانے کیوں اس کے دماغ میں سوہا کا خیال آیا تھا۔ جسے وہ جھٹکتا اس سے پہلے اسے اس کا سوری کرنا یاد آیا تھا۔

۔۔۔"وہ بس بسام سوری مجھے اس دن تمہیں تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا
لیکن تم نے اتنی عجیب بات کی تھی مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا تو،،،" جسے یاد
کر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔"سوہا خان تم بہت غلط کر رہی ہو ایسے نہیں کرنا چاہیے تمہیں
کیوں اس خانزادے کے دل و دماغ پر سوار ہونا چاہ رہی ہو" اس نے کہتے
پیچھے کرسی کی پشت پر اپنا سر ٹکاتے دھوا چھوڑا تھا۔

۔۔۔"ایسا نہیں ہو سکتا تمہاری معافی سے جو سب کے۔ سامنے میری
انسٹ ہوئی وہ تو ٹھیک نہیں ہو سکتی نا،،،" بسام نے سوچا تھا۔

۔۔۔"لیکن تو نے بھی اسے کیا بولا تھا وہ غلط تھا،،،" دل سے آواز آئی
تھی

۔۔۔"وہ عام بات تھی،،،" کمزور سی دلیل دی گئی۔

۔۔۔"ہاں لیکن کسی عزت دار لڑکی کے لیے نہیں وہ الگ ہے سب سے،،،"دل نے پھر بولا تھا۔ مگر وہ مزید سوچتا پیچھے سے اسے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی تھی۔

وہ جو کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ اس کی نظر اچانک بسام پر گئی تھی۔ پہلے اسے دیکھتی رہی پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو باہر آگئی تھی۔

۔۔۔"تم سوئے نہیں،،،"سوہانے اس کے پاس آتے وہاں موجود

کرسی پر بیٹھتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"نہیں نیند نہیں آرہی تھی تو بس تم کیوں نہیں سوئی،،،"بسام نے سگریٹ پیتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"مجھے بھی نیند نہیں آئی تھی،،،"جس پر وہ اتنا ہی۔ بولی پھر دونوں کی نظریں چاند پر تھی۔ وہ دونوں ہی خاموش تھے۔ جب اس خاموشی کو سوہانے توڑا تھا۔

۔۔۔ "تم پلیز اسے بند کر دو مجھے الارجی ہے،،،" سوہانے سگریٹ کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "سوری مجھے پتا نہیں تھا،،،" جس پر بسام نے سگریٹ پھینکتے اسے سوری بولا تھا۔ اور یہ دوسرا موقع تھا۔ پہلے شکریہ اب سوری۔ سوہانے سچ میں لکی تھی۔

۔۔۔ "تم کب سے سگریٹ پے رہے ہو،،،" سوہانے پوچھنے پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "جب میں سولہ سال کا تھا تب سے،،،" اس کی بات پر وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "تمہاری فیملی نے تمہیں کچھ نہیں کہا،،،" وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "بی جان اور پاپا کو پتا نہیں ہے اور لالہ انہیں کچھ سال پہلے ہی پتا چلا تھا۔ پہلے تو ڈانٹ پڑی تھی مگر پھر میں ڈھیٹ ہوا انہیں پتا چل گیا تھا۔ اور

گڑیا اس کا کیا ہے اسے سگریٹ کی سمیل ویسے ہی بہت پسند ہے "بسام
بتاتے آخر میں ہنسا تھا۔ اس کی ہنسی سچ میں بہت کمال تھی۔
--- "بسام تمہارے ماما بابا کو اگر پتا چل گیا تو وہ ڈانٹے گے تمہیں" اسے
فکر ہوئی تھی۔ جبکہ اس کی بات پر وہ ادا سی سے مسکرایا تھا۔
--- "میرے ماما بابا نہیں ہیں سوہا،،،" اس کی بات پر سوہا حیران ہوئی
تھی۔

--- "تم نے ابھی تو کہا تمہاری بی بی جان اور پاپا کو نہیں پتا" اس کو کنفیوز
دیکھ وہ پھر بولا تھا۔
--- "میری دادی جان ہیں جنہیں ہم بی بی جان کہتے ہیں اور پاپا ماما کے بابا
ہیں وہ میری پھوپھو کی بیٹی ہے" بسام نے اسے بتایا تھا۔ جبکہ وہ پہلی لڑکی
تھی جسے بسام خانزادہ خود کے مطابق کچھ بتا رہا تھا۔

۔۔۔ "اوتہیں یاد نہیں آتی اپنے ماما بابا کی" سوہا کے پوچھنے پر وہ تلخی سے مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "بابا کی آتی ہے کبھی کبھی لیکن پھر لالہ ہیں ناتو وہ پوری کر دیتے ہیں،،،" بسام کی بات سن وہ پھر بولی تھی۔

۔۔۔ "اور ماما،،،" جبکہ سوہا کی بات پر اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات آئے تھے۔

۔۔۔ "ویسے تم کیوں سب پوچھ رہی ہو،،،" بسام نے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔ جس پر وہ مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔ "اب صبح تم نے خود ہی کہاں تھا مجھے تو اس کے لیے مجھے تمہارا پتا ہونا چاہیے نا،،،" سوہا کی بات پر وہ سوچنے لگا تھا جس پر وہ سر پر ہاتھ مارتے بولی تھی۔

۔۔۔ "لنگور تم سچ میں بدھو ہو تم نے دوستی کا کہا تھا نا مجھے،،،" سوہا کا

انداز بچوں والا تھا۔ جبکہ پھر لنگور اور بدھو سن وہ بولا تھا۔

۔۔۔ "اگر میں لنگور ہونا تو تم تم ہاں چٹی چوٹی ہو تم" بسام کے کہنے پر

سوہا نے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔ "تم پہاڑی بکرے ہو،،،" وہ پھر غصے سے بولی تھی۔

۔۔۔ "ہاں اور تم چٹی چوٹی،،،" اس کے کہنے پر وہ اسے دیکھ غصے سے اٹھ

جانے لگی تھی جب اس کا ہاتھ واپس بیٹھایا تھا۔

۔۔۔ "اچھا یا اب نہیں کہتا ویسے ہم اب دوست ہیں سوا تنہا مزاق تو بنتا

ہے نا" بسام کے کہنے پر وہ منہ پھولا کر بولی تھی۔

۔۔۔ "ہاں دوست تو ہیں لیکن میں تمہاری باتیں نہیں سنو گی جیسے علی

بھائی اور حمدان بھائی سنتے ہیں" وہ بچوں والے انداز میں بولی تھی۔ جس

پر بسام بولا تھا۔

۔۔۔"او کے باس ویسے تمہیں پتا ہے تمہاری کتنی عادتیں ماہ سے ملتی ہیں،،،" بسام کی بات پر وہ اسے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔"ہمم تم کتنے لکی ہو بسام تمہاری فیملی ہے پتا مجھے بھی شوق تھا میری بھی فیملی ہوتی بٹ میں تو بچپن سے ہی،،،" سوہا کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔

۔۔۔"اچھا خیر چھوڑو سب یہ بتاؤ اب کل سے پروجیکٹ پر کام کرنا ہے نا،،،" اس نے بات بدلتے بسام سے پوچھا تھا۔

۔۔۔"جی جی کرنا ہے ویسے ابھی ٹائم بہت ہو گیا ہے اور سردی بھی ہو رہی ہے اندر چل کے آرام کر لو،،،" بسام نے اسے کہتے کھڑے ہوتے بولا تھا۔

۔۔۔ "چلو ٹھیک ہے گڈ نائٹ،،،" جس پر سوہا اسے کہتی اٹھ اندرا اپنے
کمرے میں چلی گئی تو بسام بھی مسکراتے بند ہوئی سگریٹ کو دیکھتے اپنے
کمرے میں چلا گیا تھا۔ جہاں پورے بید پر دونوں سوئے تھے
اسی لیے وہاں موجود سوئے کم بیڈ کو کھول اس پر لیٹتے وہ بھی نیند کی
وادی میں اتر گیا تھا۔

زین کھانا وغیرہ کھا کمرے میں آیا تھا۔ وہ بیٹھا سگریٹ پر سگریٹ پیے جا
رہا تھا۔

۔۔۔ "ماہا آپ جب سے میری زندگی میں آئی ہو تب سے میں بہت
خوش ہو،،،" حسنین کا کہا ایک جملہ زین خانزادہ کی سماعتوں میں گھوم رہا
تھا۔

۔۔۔ "کیوں کیوں زین خانزادہ تمہیں کیوں فرق پڑھ رہا ہے وہ تمہاری نہیں ہے" زین نے سوچتے کرب سے آنکھیں بند کی تھی۔

۔۔۔ "ماہاجہانزیب خان تم کیسے کسی اور کا سوچ سکتی ہو تمہارا نین کہنا تمہارا میرا انتظار کرنا میری فکر کرنا سب صرف میری غلط فہمی تھی مجھے کیوں لگا تمہیں بھی میں،،،" وہ سوچتے پھر اٹھ بیڈ پر جا لیٹا تھا۔ اور ماہا کے بارے میں سوچتے سوچتے اس کی آنکھ لگی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔

ماہا بھی اپنے کمرے میں بیڈ لے لیٹے زین کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

۔۔۔ "زین آپ کیوں میرے بارے میں ایسے سوچنے لگے ہیں" اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

۔۔۔ "میں تو ماہی تھی آپ کی پھر آج کیوں اپنی ماہی سے نظریں پھیری آپ نے،،،" اسے زین کا اگنور کرنا برا لگ رہا تھا۔

۔۔۔"میں نے اپنا معاملہ اپنے رب پر چھوڑ دیا ہے،،،" اس نے کہتے
اپنی آنکھیں بند کی تھی جبکہ کچھ ہی دیر میں وہ سو بھی گئی تھی۔ آنے
والے دن ان سب کے لیے کیا لانے والے تھے یہ وقت پر تھا۔

اور آج وہ دن آ ہی گیا تھا۔ جس دن کے نا آنے کی شاید ماہا جہانزیب اور
زین خانزادہ دعائیں کر رہے تھے۔ وہ اپنے کمرے میں وائٹ کلر کی
لاونگ میکسی جو گولڈن کلر کے کام سے بڑھی پڑی تھی ساتھ نیٹ کا
دوپٹہ لیے جس کے چاروں اطراف گولڈن کام ہوا تھا شیشے کے سامنے
بیٹھی تھی۔ جبکہ بیوٹیشن اسے تیار کر رہی تھی۔ میک اپ مکمل ہو چکا تھا
وہ بس لپ اسٹک کو آخری ٹیچ دے رہی تھی۔

۔۔۔ "پرفیکٹ ماشاء اللہ آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں،،،" "بیوٹیشن نے
لپ اسٹک رکھ اسے دیکھتے بولا تھا۔ ساتھ ہی اس کا دوپٹہ ایک بار پھر
سیٹ کیا تھا۔ پھر شیشے کے سامنے سے ہٹی تو ماہانے اپنا آپ دیکھا تھا۔ وہ
سچ میں ہلکے سے میک اپ کے ساتھ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ اور
خود کو دیکھ یقیناً وہ بھی خوش ہوتی اگر اس کا ہونے والا ہمسفر اس کی پسند کا
ہو۔ یہ سوچ ہی اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔ لیکن وہ انہیں
اپنے اندر اتار گئی تھی۔

۔۔۔ "ویسے آپ کی پسند کی شادی ہے،،،" وہاں موجود لڑکیوں میں
سے ایک نے اس سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "نہیں بابا کی پسند ہے،،،" ماہانے مسکرا کر جواب دیا تھا۔
۔۔۔ "لیکن ماہاتمہارے بابا نے اچھا فیصلہ کیا ہے پتا ہے فیضان بتا رہے
تھے وہ جب بھی آفس آتا ہے ناتو لڑکیاں تو پاگل ہو جاتی ہیں۔ اور

دیکھوں تمہاری قسمت اسے تم پسند آئی ہو،،، "فراح (فیضان کی بیوی)
نے ماہا کو دیکھتے بولا تو وہ بس مسکرا ہی سکی تھی مگر ان کی اس بات نے کسی
کو اندر تک جلایا تھا۔

زین کو ناچاہتے ہوئے بھی آنا پڑا تھا۔ کیونکہ ایک تو وہ کسی کو شک نہیں
ہونے دینا چاہتا تھا اور دوسرا بسام بھی نہیں تھا اسی لیے کام اسے ہی
کروانے تھے

ابھی بھی وہ باہر گارڈن میں سارا نظام دیکھ رہا تھا۔ مہمان بھی بس آنے
والے تھے وہ ابھی لائٹس وغیرہ دیکھ ہی رہا تھا جب بی جان اس کے پاس
آئی تھیں۔

-- "زین بچے میرا ایک کام کر دو،،، "بی جان کی آواز پر ان کی طرف
متوجہ ہوا تھا۔

۔۔۔"ارے بی جان آپ جی بتائیں کیا کام ہے،،،" زین نے انہیں دیکھتے مسکراتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"زین وہ ایک تو اوپر سٹور میں کچھ سامان رکھوایا تھا۔ وہ لادو اور دوسرا ماہا کو نیچے جہانزیب کے کمرے میں لے آؤ" وہ جو بی جان کی بات مسکراتے سن رہا تھا ماہا کے نام پر اس کی مسکراہٹ مدہم ہوئی تھی۔

۔۔۔"بی جان آپ کسی ملازم کو کہہ دیتی" زین نے سنجیدگی سے بولا تھا۔

۔۔۔"بچے سارے مصروف ہیں پھر کوئی لڑکی بھی نظر نہیں آرہی تو تم کر دونا،،،" بی جان کے اتنے پیار سے کہنے پر وہ منع نہیں کر سکا تھا۔

۔۔۔"اچھا چلے اندر آئے آپ،،،" زین کہتا ان اندر لے کر آیا تھا۔ پھر انہیں چھوڑ پہلے سٹور سے سامان نکالتا ماہا کے کمرے کی طرف گیا تھا۔

جہاں اندر سے کسی کی آتی آواز پر اس کے قدم روکے تھے۔

۔۔۔ "فیضان بتا رہے تھے وہ جب بھی آفس آتا ہے ناتو لڑکیاں تو پاگل ہو جاتی ہیں۔ اور دیکھوں تمہاری قسمت اسے تم پسند آئی ہو،،،" اندر سے آتی آواز پر زین کا دل کیا تھا وہ وہاں سے ہی لوٹ جائے لیکن پھر خود پر کنٹرول کرتے اس نے دروازے پر دستک دی تھی۔

۔۔۔ "ارے زین بھائی آپ،،،" فراح نے اسے دیکھتے بولا تھا۔ جبکہ زین کے نام پر ماہا کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔

۔۔۔ "ماہابی جان بلوار ہی ہیں اگر تیار ہو تو آ جاؤ،،،" زین نے بنا کسی کو جواب دیے اسے مخاطب کیا تھا۔ جس پر وہ کھڑی ہوتی دھڑکتے دل کے ساتھ اپنا رخ زین کی طرف کر گئی تھی۔ جبکہ اسے دیکھ وہ بس دیکھتا ہی رہا تھا۔ وہ سچ میں آسمان سے اتری کوئی پری ہی لگ رہی تھی۔

۔۔۔ "چلے نین،،،" ماہا نے اس کے پاس آتے بولا تھا۔ جس پر وہ ہوش میں آتا اسے اپنے ساتھ لیے نیچے آیا تھا۔

۔۔۔"پاپا کے کمرے میں چلی جاؤ،،،" زین اسے کہتا سامان ملازم کو دیتا
وہاں سے نکل گیا تھا۔ جبکہ وہ بھی ملازم کے ساتھ جہانزیب خان کے
کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

۔۔۔"بی جان،،،" ماہاندر جاتے بی جان کے گلے لگی تھی۔

۔۔۔"ماشاء اللہ میری بچی کتنی پیاری لگ رہی ہے،،،" بی جان نے اسے
خود سے الگ کرتے مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔"بابا،،،" پھر وہ مسکراتے جہانزیب خان کے گلے لگی تھی جس پر
وہ بھی مسکرائے تھے۔

۔۔۔"میری بیٹی سچ میں بہت پیاری لگ رہی ہے بی جان ماشاء اللہ کتنی
جلدی بڑی ہو گئی ہے نایہ،،،" وہ خم آنکھوں سے مسکراتے بولے تھے۔

۔۔۔"بابا کاش ماما اور آپ بھی ہوتی میرے پاس آج پتا نہیں کیوں لیکن
مجھے یاد آرہی ہے،،،" وہ رونے کی تیاری پر تھی جبکہ اس کی بات پر بی

جان اور جہانزیب خان کی آنکھوں میں بھی آنسو آئے تھے لیکن پھر بی جان اس کے پاس آتے بولی تھیں۔

۔۔۔ "ان کی کمی تو ہم سب کو محسوس ہو رہی ہے لیکن کوئی بات نہیں ہم سب ہیں نا تمہارے پاس چلو یہ دیکھو ذرا،،،" بی جان کی بات پر وہ بھی مسکرائی تھی۔ پھر بی جان نے ایک باکس سے ایک خوبصورت سا گولڈ کے کنگن نکالنا ہا کو پہنائے تھے۔

۔۔۔ "یہ تمہاری ماں کے ہیں جواب تم رکھو گی اپنے پاس باقی جب تمہاری رخصتی کرے گے پھر دو گی،،،" بی جان کی بات پر وہ بھی مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "بی جان کتنی عجیب بات ہے نا اب سے کچھ دیر بعد ہمارا اس پر کوئی حقیقت نہیں رہے گا یہ کسی اور کی امانت بن جائے گی،،،" ان کی بات پر ماہان کے ساتھ لگتے بولی تھی۔

۔۔۔ "بابا لیکن پھر بھی میرے لیے سب سے پہلے آپ ہی رہو گے"
اس کی بات پر وہ مسکرائے تھے۔

۔۔۔ "اور بی جان بسام لالہ کا فون آئے تو ان سے کہہ دینا میں ناراض ہو
ان سے بات نہیں کرو گی،،،" ماہانے منہ بناتے بولا تھا۔ جس پر وہ
مسکرائی تھیں۔

۔۔۔ "اچھا میرا بچہ اب آپ ادھر ہی رہو ہم باہر مہمانوں کو دیکھ لے وہ
آنے والے ہو گے" جہانزیب خان کے کہنے پر وہ مسکرائی تھی جس پر وہ
بی جان کو لیے باہر نکلے تھے۔ جبکہ ان کے جاتے ماہا وہی ان کے بیڈ پر بیٹھ
اپنی سوچوں میں گم ہوئی تھی۔

وہ لوگ کب سے باہر بیٹھے مہمانوں کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

اب تو وقت بھی کافی ہو گیا تھا۔ وہاں موجود مہمان اب کانوں میں

سرگوشیاں کر رہے تھے۔ جبکہ بی جان اور جہانزیب خان کو فکر ہو رہی

تھی۔ جبکہ زین بھی وہاں موجود پتا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

۔۔۔ "جہانزیب انہیں فون کر کے پتا کروا بھی تک کیوں نہیں

آئے،،،" بی جان نے پریشان ہوتے بولا تھا۔

۔۔۔ "بی جان میں کب سے کوشش کر رہا ہوں لیکن کوئی فون نہیں اٹھا

رہا" جہانزیب خان دوبار فون کرتے بولے تھے۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں

ہوا تھا۔

۔۔۔ "فیضان تم اپنے باس کو کرو فون اور پوچھو بچے،،،" اب کی بار

عافیہ نے بولا تھا۔

۔۔۔ "جی ماما میں کر،،،" لیکن وہ کہتے فون کرنے لگتا اس سے پہلے اس کے فون پر میل آئی تھی۔ جسے کھول دیکھ وہ حیران ہوا تھا۔

۔۔۔ "کیا ہوا ہے فیضان تمہارا رنگ کیوں اڑ گیا ہے،،،" اسے پریشان دیچھ عافیہ بولی تھی۔

۔۔۔ "ماما مجھے جاب سے نکال دیا ہے،،،" اس کی بات پر سب پریشان ہوئے تھے۔

۔۔۔ "کیا لیکن کیوں،،،" فراح نے حیرت اور پریشانی سے پوچھا تھا۔
۔۔۔ "پتا نہیں فراح مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی،،،" فیضان وہی کرسی پر بیٹھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ایک منٹ فیضان تم کون سی کمپنی میں کام کرتے ہو نام بتاؤ شاید مجھے کچھ پتا چل جائے،،،" زین نے کچھ سوچتے اس سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "دورانی گروپ میں کام کرتا تھا زین،،،" اور اس کے نام بتانے پر
زین خانزادہ بہت کچھ یاد آیا تھا۔ جس پر وہ پھر فون پر کچھ کرنے ہی لگا
تھا۔ جب جہانزیب خان کو کسی کی کال آئی تھی جبکہ فون سن ان کے
ہاتھ سے فون چھوٹا تھا۔

۔۔۔ "پاپا کیا ہوا ہے کون تھا کال پر،،،" انہیں پریشان ہوتے دیکھ زین
نے ان سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "جہانزیب بتاؤ کون تھا بچے کیوں دل بیٹھا رہے ہو،،،" ان کے نا
بولنے پر بی جان بولی تھیں۔

۔۔۔ "بی جان میری بچی وہ لوگ نہیں آرہے انہوں نے انکار کر دیا
ہے،،،" وہ کہتے اپنا سر جھکا گئے تھے۔ جبکہ زندگی میں پہلی بار ان کا سر
جھکا تھا۔

۔۔۔"یہ کیا کہہ رہے ہو تم ایسے کیسے کر سکتے ہیں وہ لوگ ہماری بچی کا
کیا ہو گا اب،،،"بی جان کو بھی فکر ہوئی تھی۔ جبکہ عافیہ نے فراح کو اندر
ماہا کے پاس بھیجا تھا۔ جو اندر پریشان ہو رہی تھی۔ وہ سب ہی اب
پریشان ہوئے تھے۔

فراح جہانزیب خان کے کمرے میں آئی تو ماہا وہاں ٹہل رہی تھی اسے
آتے دیکھ بولی تھی۔

۔۔۔"بھابھی باہر سب ٹھیک ہے نا،،،"ماہا نے ان کے پاس آکر سے
پوچھا تھا۔

۔۔۔"بس کر دو بی بی اتنی تم معصوم پتا نہیں کیا ہو بچپن میں اپنی ماں اور
بہن کو کھا گئی،،،"وہ ماہا کو دیکھ نفرت سے بول رہی تھی۔

۔۔۔"بھابھی آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں اور بابا کہاں ہیں،،،" ماہانے

پریشان ہوتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"کیا کیا ہے تم نے مجھے ہی بتادو اور یہ اتنا تیار کیوں ہو جا کر کپڑے

بدل لو کیونکہ بی بی اب تو تمہارا نکاح نہیں ہو رہا لڑکے والوں نے فون کر منع کر دیا ہے،،،"فراح کی بات پر وہ ساکت ہوئی تھی۔

۔۔۔"بھابھابھی یس یسے کیسے ہو سکتا ہے،،،"ماہا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا ہو رہا ہے۔

۔۔۔"بس ہو گیا ہے اب کیا کرو گی تم کیونکہ جس کی بارات نا آئے نا

اس لڑکی کی کوئی عزت نہیں رہتی اور بی بی لگتا ہے ان لوگوں کو بھی پتا چل گیا ہو گا تمہارا چکر چل رہا ہے،،،"فراح کی باتوں پر وہ چیخنی تھی۔

۔۔۔"بس کرے بھابھی کیوں یہ سب بول رہی ہیں،،،"ماہا کو اس کی باتیں سچ میں ہرٹ کر رہی تھیں۔

۔۔۔ "کیوں اپنے دونوں کزنوں کو پھسایا نہیں ہے تم نے،،،" وہ مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔ "وہ لالہ ہیں میرے اور ناتو میرا کریکٹر اتنا گرا ہے اور نا ہی آپ کی طرح سوچ گری ہے تو جو بھی بول رہی ہیں اپنی زبان سنبھال کر بولے" ماہاکاروپ دیکھ وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "زبان دیکھوں اپنی سب کے سامنے تو معصوم بنتی ہو،،،" ان کی بات پر وہ مشکل سے چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولی تھی۔

۔۔۔ "وہ کیا ہے نابھا بھی ہم لڑکیاں معصوم تو ہوتی ہیں لیکن بات جب ہماری ذات پر آجائے ناتو شیرنی بننے میں دیر نہیں لگاتی" ماہانے اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "لوگ کہتے ہیں بات جب ذات پر آجائے تو آپ ختم ہو جاتے ہو پھر کچھ بولنے کا فائدہ نہیں لیکن نہیں وہ غلط کہتے ہیں میرا ماننا ہے جب

بات آپ کی ذات پر آجائے نا تو آپ ختم نہیں ہوتے ہاں لیکن آپ
سب کو ختم کر سکتے ہو اور پھر صرف بولوں نہیں بلکہ ایسا بولوں کے
آپ کی ذات پر کیچرا اچھالنے والے خود ہی اس کیچر میں گر جائے "ماہا
کو وہ آنکھیں کھول حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔ "اور لڑکیاں چپ رہ ہی تو غلطی کرتی ہیں پھر آپ جیسے لوگوں کو
ان پر بھونکنے کا موقع مل جاتا ہے لیکن ماہا جہاں زیب اپنی ذات پر بھونکنے
والوں جواب دینا جانتی ہے،،، "ماہا کی باتوں پر وہ مزید کچھ کہے کمرے
سے ہی نکل گئی تھی۔ جبکہ پیچھے وہ اپنی چیزیں وغیرہ اتار بیڈ پر پھینکتے وہی
بیٹھ اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی تھی۔ نجانے اس کی قسمت میں کیا لکھا تھا۔

۔۔۔ "اب کیا ہو گا بھائی جان،،، "عافیہ نے جہاں زیب خان کے پاس
بیٹھتے پوچھا تھا۔ جس پر کوئی بولتا اس سے پہلے بی جان بولی تھیں۔

۔۔۔ "جہانزیب میں نے ایک فیصلہ لیا ہے ماہا کا نکاح آج ہی ہوگا،،،"

بی جان سنجیدگی سے بولی تھیں۔ جبکہ سب انہیں سن رہے تھے۔

۔۔۔ "لیکن بی جان وہ لوگ نہیں آرہے پھر آپ،،،" وہ بولتے اس سے پہلے بی جان بولی تھیں۔

۔۔۔ "ہماری ماہا کا نکاح زین سے ہوگا،،،" بی جان کی بات نے جہاں سب کو حیران کیا تھا۔ وہاں زین خانزادہ ساکت ہوا تھا۔

۔۔۔ "ب بی جان لیکن میں یہ نکاح کیسے کر سکتا ہوں وہ چھوٹی ہے مجھ سے اور پھر وہ،،،" زین بولتے بولتے چپ ہوا تھا۔

۔۔۔ "زین میرا حکم ہے یہ میں تم سے پوچھ نہیں رہی بسام ہوتا تو تمہیں کبھی نا کہتی میں،،،" بی جان نے اسے دیکھتے سخت لہجے میں کہا تھا۔

۔۔۔"بی جان سوری لیک،،، زین دیکھوں بچے میری عزت تمہارے ہاتھ میں ہے،،،" وہ بول ہی رہا تھا جب جہانزیب خان اس کے سامنے کھڑے ہوتے بولے تھے۔

۔۔۔"زین آج ایک باپ تم سے فریاد کر رہا ہے میری بچی بہت معصوم ہے خدا کے لیے اسے اپنا لو میں ہاتھ جوڑ،،، پاپا" ان کے ہاتھ جوڑنے پر زین نے تڑپ کر انہیں گلے لگایا تھا۔

۔۔۔"میری گڑیا سے نکاح کر لو زین اپنے پاپا کا مان رکھ لو،،،" وہ اس کے گلے لگے ہی بولے تھے۔

۔۔۔"پاپا میں تیار ہوں نکاح ہے لیے لیکن میری ایک شرط ہے،،،" زین ہے کہنے پر وہ ان سے الگ ہوئے تھے۔

۔۔۔"کیا بیٹا بتاؤ،،،" جس پر وہ فوراً بولے تھے۔

۔۔۔ "مجھے پھر رخصتی بھی ساتھ ہی چاہیے،،،" زین کی بات پر سب حیران تھے۔ جس پر بی جان بولی تھیں۔

۔۔۔ "زین خان زادہ یہ کیا بات ہوئی،،،" ان کے بولنے پر زین نے اب اپنا رخ ان کی طرف کیا تھا۔

۔۔۔"بی جان میں نے آپ کی اور پاپا کی بات مانی ہے لیکن اب آپ
لوگ بھی میری ماننے نکاح کے ساتھ ہی رخصتی ہوگی" وہ چہرے پر
سنجیدگی سجائے بولا تھا۔

--- "ٹھیک ہے زین مولوی صاحب آپ نکاح کی تیاری کرے میں ماہا کو دیکھ کر آتا ہوں،،" جہانزیب خان کہتے زین کے گلے ملتے وہاں سے نکل آئے تھے۔

وہ اپنے کمرے میں آئے تو ماہا انہیں کپڑوں میں ان کے بیڈ پر لیٹی تھی
اسے دیکھ وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے اندر آئے تو انہیں دیکھ وہ اٹھ کر
بیٹھی تھی۔

--- "بابا میں اچھی نہیں ہونا،،" ماہا ان کے ساتھ لگتے رونے لگی تھی۔
--- "کس نے کہاں میری جان،،" جس پر انہیں بھی دکھ ہوا تھا۔
--- "دیکھیں یہ سب بابا پہلے ماما اور آپ چلے گئے اور آج جب آپ
خوش تھے تو میری وجہ سے آپ کا سر جھک گیا میں نے آپ کا غرور توڑ
دیا ہے بابا،،" بات کی بات پر وہ تڑپے تھے۔

--- "ماہا بچے ایسی بات نہیں ہے آپ اپنے بابا کا غرور ہو میری جان اور
پھر حسنین کو آپ کے لیے میں نے چنا تھا آپ کی تو غلطی نہیں نا مجھے ہی
دیکھنا چاہیے تھا۔" وہ اس کے چہرے سے انسو صاف کرتے بولے
تھے۔

۔۔۔"لیکن بچے آپ اپنے بابا کی بات مانوں گی مجھے امید ہے میری بیٹی
کو میرے فیصلہ سے کوئی اعتراض نہیں ہوگا" ان کے کہنے پر ماہانے ان کا
ہاتھ پکڑا تھا۔

۔۔۔"جی بابا آپ بتائے کیا بات ہے،،،" وہ انہیں دیکھتے بولی تھی۔
۔۔۔"بچے میں نے اور بی جان نے فیصلہ کیا ہے آپ کا نکاح آج ہی ہوگا
لیکن حسنین سے نہیں زین سے،،،" جہانزیب خان کے الفاظوں نے
اسے جیسے زندگی بخشی تھی۔ لیکن زین اس کا کیا۔

۔۔۔"بابا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بابا وہ تو مجھے،،،" وہ پریشان ہوتی
بول رہی تھی جب وہ مسکراتے بولے تھے۔

۔۔۔"وہ مان گیا ہے میری جان بس آپ بتاؤ آپ کو کوئی اعتراض تو
نہیں،،،" ان کے پوچھنے پر وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "نہیں بابا آپ کو اور بی جان کو اگر ٹھیک لگا ہے تو ٹھیک ہے مجھے

عتراض نہیں" ماہا کی بات پر انہیں نے اس نے سوچتے بولا تھا۔

۔۔۔ "بچے لیکن پہلے آپ کا صرف نکاح تھا لیکن زین رخصتی بھی ساتھ

چاہتا ہے،،،" ان کی بات پر اب کی بار اس کے ہوش اڑے تھے۔

۔۔۔ "بابا لیکن ایسی کیسے،،،" وہ پریشان ہوئی تھی۔

۔۔۔ "بیٹا بعد میں بھی تو ہونی ہی ہے پھر ابھی کیوں نہیں اور ویسے بھی

آپ نے خانزادہ ہاؤس جانا ہے وہاں تو آپ ویسے بھی رہتی ہی ہونا،،،"

ان کے بولنے پر وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے بابا مجھے منظور ہے،،،" ماہا کے کہنے پر وہ اس کے سر پر

ہاتھ رکھتے باہر نکل گئے تھے۔ وہ خوش تو تھی رب نے اسے اس کی محبت

دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ مگر اسے ڈر بھی تھا لیکن وہ ابھی اپنے رب کا شکر

ادا کرنا چاہتی تھی۔ اسی لیے نفل کر ادا کر اس نے دعا کی تھی پھر جائے

نماز اٹھائی تھی اتنے میں ہی بیوٹیشن ایک بار پھر آئی تھی جس نے اس کا
میک اپ فریش کیا تھا۔ پھر اس کا دوپٹہ سٹ کر کچھ لڑکیاں اسے باہر
لے ہر آئی تھیں۔ جہاں سب سٹیج پر ہی تھی۔ ماہا کو آتے دیکھ جہانزیب
خان خود اس کی طرف آئے تھے پھر اسے اپنے ساتھ لگتے سٹیج پر لا اس
کی جگہ پر بیٹھایا گیا تھا۔ جبکہ درمیان میں پھولوں کی ایک خوبصورت
دیوار تھی اس کے اس پار ماہا جہانزیب کی محبت تھی جسے اس نے ایک
بار نظر اٹھا دیکھا تو اپنے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی محسوس کر نظریں جھکا
اس سے نظریں نہیں ہٹایا گئی تھی۔ لیکن زین خانزادہ چاہتے ہوئے بھی
رہا تھا۔ پھر کچھ ہی دیر میں مولوی صاحب نے نکاح شروع کر دیا تھا۔
۔۔۔ "ماہا جہانزیب ولد جہانزیب خان آپ کا نکاح زین خانزادہ ولد
سفیر خانزادہ سے حق مہر بیس لاکھ میں طے کیا جاتا ہے آپ کو یہ نکاح
قبول ہے" مولوی صاحب کے پوچھنے پر ماہا نے جہانزیب خان کی

طرف دیکھا تھا جنہوں نے اسے سر ہلا اجازت دی تو وہ نظریں جھکا اسے
باہر لے ہر آئی تھیں۔ جہاں سب سیٹج پر ہی تھی۔ ماہا کو آتے دیکھ
جہانزیب خان خود اس کی طرف آئے تھے پھر اسے اپنے ساتھ لگتے
سیٹج پر لا اس کی جگہ پر بیٹھایا گیا تھا۔ جبکہ درمیان میں پھولوں کی ایک
خوبصورت دیوار تھی اس کے اس پار ماہا جہانزیب کی محبت تھی جسے اس
نے ایک بار نظر اٹھا دیکھا تو اپنے بولی تھی۔

۔۔۔ "قبول ہے،،، (نین میں آپ کو شکایت کا کوئی موقع نہیں دو گی)
"ماہا نے نظریں جھکائے ہی کہاں تھا۔

۔۔۔ "ماہا جہانزیب ولد جہانزیب خان آپ کا نکاح زین خانزادہ ولد
سفیر خانزادہ سے حق مہر بیس لاکھ میں طے کیا جاتا ہے آپ کو یہ نکاح
قبول ہے" مولوی صاحب نے پھر پوچھا تھا۔

۔۔۔ "قب قبول ہے،،، (میں آپ کو ہر خوشی دو گی)" اس نے ایک
نظری جان کو دیکھ بولا تھا۔

۔۔۔ "ماہا جہانزیب ولد جہانزیب خان آپ کا نکاح زین خانزادہ ولد
سفیر خانزادہ سے حق مہر بیس لاکھ طے کیا جاتا ہے آپ کو یہ نکاح قبول
ہے" تیسری بار پوچھا گیا۔

۔۔۔ "قب ول ہے،،، (یا اللہ تیرا شکر ہے میری دعا سن لی تو نے)" اس
کے تیسری بار کہنے پر گواہوں نے دستخط کیے تھے پھر مولوی صاحب
زین کی طرف آئے تھے۔

۔۔۔ "زین خانزادہ ولد سفیر خانزادہ آپ کا نکاح ماہا جہانزیب ولد
جہانزیب خان سے حق مہر بیس لاکھ طے کیا جاتا ہے آپ کو یہ نکاح
قبول ہے" اب کی بار زین سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "قبول ہے،،، (ماہاجہانزیب تمہارے دھوکے کی سزا تمہیں زین

خانزادہ دے گا)" زین نے اپنی مٹھیاں بھیتے بولا تھا۔

۔۔۔ "زین خانزادہ ولد سفیر خانزادہ آپ کا نکاح ماہاجہانزیب ولد

جہانزیب خان کے ساتھ حق مہر بیس لاکھ میں طے کیا جاتا ہے آپ کو یہ

نکاح قبول ہے" مولوی صاحب کے پھر پوچھنے پر زین نے ایک نظری

جا کو دیکھا جو خوش تھیں۔

۔۔۔ "قبول ہے،،، (میں تم سے تمہاری ہر خوشی چھین لوں گا)" زین کو

سب یاد آ رہا تھا۔

۔۔۔ "زین خانزادہ ولد سفیر خانزادہ آپ کا نکاح ماہاجہانزیب ولد

جہانزیب خان کے ساتھ حق مہر بیس لاکھ میں طے کیا جاتا ہے آپ کو یہ

نکاح قبول ہے" آخری بار پوچھا تھا۔

۔۔۔ "قبول ہے،،،" (تمہیں پوری زندگی ترپاؤ گا لیکن بابا کی طرح

چھوڑوں گا نہیں) "زین کے بولنے پر ماہاکا دل دھڑکا تھا۔ وہ کچھ ہی دیر میں ماہاجہانزیب خان سے ماہازین خانزادہ بن گئی تھی۔ دونوں کو ان کی محبت تو مل گئی تھی لیکن کیا زین اپنی ضد میں اپنی محبت کو بچا پائے گا یا پھر ماہاجہانزیب خان کو زین خانزادہ سے محبت کی سزا چکانی پڑے گی۔

نکاح کے بعد زین بی جان کے گلے لگا تھا۔ انہوں نے ماہا اور زین دونوں کو گلے لگایا تھا۔ جبکہ اب درمیان سے وہ پھولوں کی چادر بھی ہٹا دی گئی تھی۔ پھر دونوں جہانزیب خان کے گلے ملے تھے۔

۔۔۔ "پاپا اب ٹائم بہت ہو گیا ہے صبح جانا بھی ہے میں نے تو اب ہمیں اجازت دے،،،" "زین سنجیدگی سے بولا تھا۔

۔۔۔ "زین میری شہزادی کا دھیان رکھنا میں تمہیں اپنی بیٹی نہیں اپنی کل کائنات دے رہا ہوں اس کی آنکھوں میں آنسو نا آنے دینا،،،"

جہانزیب خان نے زین کے کندھے پر ہاتھ رکھتے التجا کی تھی۔ جس پر وہ
بس ہلکا سا مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "اور ماہا آپ نے تنگ نہیں کرنا زین کو بی جان کی اور زین کی ہر
بات سننی ہے بسام کا نہیں کہوں گا کیونکہ وہ اپنی منوا ہی لیتا ہے آپ
سے" انہوں نے ماہا کو سمجھایا تھا جبکہ آخری بات شرارت سے بولی
تھی۔

۔۔۔ "جہانزیب تم فکرنا کرو آج میں اپنی بیٹی کو پکا پکالے کر جا رہی ہو
اور اس کا دھیان سب رکھے گے" بی جان کے کہنے پر وہ مسکرائے تھے۔
پھر ماہا اپنے کمرے سے کچھ ضروری سامان لے کر آئی تھی۔ جس کے
بعد وہ لوگ خان ویلا سے خانزادہ ہاؤس کے لیے روانہ ہوئے تھے۔

وہ لوگ خانزادہ ہاؤس آئے تھے۔ جبکہ ماہا کچھ دیر بی جان کے پاس رہی
پھر اسے بی جان مے کمرے میں بھیج دیا تھا۔ جس پر ملازمہ اسے بی جان
کے کہنے پر زین کے کمرے میں چھوڑ کر آئی تھی۔ ساتھ ہی بی جان نے
ابھی ایسے ہی رہنے کے لیے کہا تھا کیونکہ زین انہیں چھوڑ ہی چلا گیا تھا۔
وہ پہلے تو کمرے میں بیڈ پر ہی بیٹھی رہی تھی۔ جبکہ اس کی آنکھ بھی لگ
گئی تھی۔ پھر جب کچھ دیر بعد اس کی آنکھ کھولی تو زین ابھی نہیں آیا
تھا۔ جس پر وہ اٹھی گھڑی پر ٹائم دیکھتی ٹیرس پر آگئی تھی۔ جہاں سامنے
کا منظر بہت خوبصورت تھا۔ وہ وہی کھڑی کتنی دیر پہاڑوں کو دیکھتی
رہی وہ خوش تھی اسے اس کی محبت مل گئی تھی لیکن اس بات سے انجان
تھی کہ وہی محبت اس کا امتحان بننے والی ہے۔ اور محبت جب امتحان بن
جائے تو اس کی تکلیف انسان کی روح تک کوزخمی کر دیتی ہے پھر انسان نا
کچھ بولنے کے قابل رہتا ہے اور نا کچھ کرنے کے۔

وہ ٹیرس میں ہی کھڑی تھی۔ جب کمرے کا دروازہ کھول کوئی اندر آیا تھا۔ جس پر وہ وہی کھڑی رہی تھی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی آنے والا کون ہے اسی لیے اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی اس کے سامنے جانے کی۔ جبکہ زین جو ابھی کمرے میں آیا تھا۔ وہاں ماہا کی موجودگی کا اسے احساس ہو گیا تھا۔ جس پر اس نے ڈریسنگ روم میں جا دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔ پھر وہاں سے نکل اسے ٹیرس میں کوئی کھڑا محسوس ہوا تھا۔ جس پر وہ غصے سے ٹیرس میں آیا تو ماہا آنکھیں بند کر کھڑی تھی۔ اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کر ماہا نے آنکھیں کھولی تو زین اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
۔۔۔ "نی نین آپ،،،" ماہا نے اسے دیکھ نظریں جھکائی تھیں۔ جبکہ زین اسے بنا کچھ کہے بازو سے پکڑا اندر لے کر آیا تھا۔

--"میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو تم،،،" زین نے اسے کمرے میں لے جا اس کا بازو چھوڑتے غصے سے بولا تھا۔ جس پر وہ ڈری تھی۔

--"نی نین وہ بی جان،،،" وہ بول ہی رہی تھی جب زین بولا تھا۔
--"نین نہیں ہو میں تمہارا اور ناہی تم میری ماہی ہو مجھے زین بولی گی تم بس،،،" زین کی بات پر وہ اس تک آتی اس کا بازو پکڑ گئی تھی۔
--"نی نین آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں آپ نے نکاح نہیں کرنا تھا تو بتا دیتے میں بابا کو منع کر دیتی،،،" ماہا کی بات سن مقابل کو غصہ آیا تھا۔ اسی لیے وہ اپنا بازو چھوڑواتا اسے کندھوں سے پکڑتے بولا تھا۔
--"کیونکہ میں تمہاری طرح چال باز اور دھوکہ باز نہیں ہو ماہا زین خانزادہ،،،" ماہا کو زین کی انگلیاں اپنے بازوؤں میں دھنستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ جبکہ اس کی آنکھوں میں تکلیف دیکھ زین ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔"کیا ہوا میرے بچے کو او دو ہاں ہاں تکلیف ہو رہی ہے میرا نام اپنے نام کے ساتھ سن کر،،،"زین اسے تکلیف دینے کی ہر حد پار کر رہا تھا۔ جبکہ ماہا کو اندازہ ہو گیا تھا۔ وہ نشے میں ہے۔

۔۔۔"زین یی یہ سچ نہیں ہے مجھ مجھے تو،،،"ماہا اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ سمجھنے کے موڈ میں ہی نہیں تھا۔

۔۔۔"ہاں ماہا یہ سچ نہیں ہے سچ تو یہ ہے تمہیں اس بات کی تکلیف ہے جس کو تم نے چاہا جس کے ساتھ چکر چلایا وہی تمہیں عین نکاح کے وقت چھوڑ گیا،،،"زین کے الفاظ اس کی روح تک کو زخمی کر رہے تھے۔

۔۔۔"تم جانتی ہو تم جیسی لڑکیاں جو باہر کسی نامحرم کے ساتھ افیئر چلاتی ہیں وہ بد کردار ہوتی ہیں،،،"زین کی بات پر وہ تڑپی تھی۔

۔۔۔ "زین آپ میرے کردار پر بات کر رہے ہیں،،،" ماہانے غصے سے کہا تھا۔ جس پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔ "کردار پر بات اور یہ بات اس وقت کیوں یاد نا آئی تمہیں ماہابی بی جب اس حسنین کے ساتھ سرعام گھومتی تھی تم،،،" ماہا کو زین کی آنکھوں میں صرف نفرت نظر آرہی تھی۔ جو اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

۔۔۔ "زین مجھے بابا نے بھیجا تھا،،،" زین کو اس کی بات پر غصہ آیا تھا۔
۔۔۔ "کتنا جھوٹ بولو گی تم مجھے تمہاری اصلیت پتا چل گئی ہے اور دعا کرو کہ کسی اور کو پتا نا چلے کیونکہ تم اب جیسی بھی ہو بد قسمتی سے مجھ سے منسوخ ہو،،،" زین نے کہتے اسے چھوڑا تھا۔

۔۔۔ "اور ہاں جا کر یہ کپڑے بدل لو انہیں دیکھ مجھے مزید غصہ آرہا ہے اور میرے کمرے سے دفع ہو جاؤ دوبارہ رامت آنا،،،" زین کہتا

وہاں سے ڈریسنگ میں گم ہوا تھا۔ جبکہ ماہا کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے کیونکہ اگر وہ جاتی تو صبح بی جان سے دونوں کی کلاس لگتی۔ وہ وہی کھڑی روتی رہی تھی۔ جب زین کچھ دیر بعد ڈریسنگ سے نکل باہر آیا تو ماہا وہی کھڑی تھی اسے دیکھ اسے غصہ آیا تھا اسی لیے چلتا اس تک آیا تھا۔
۔۔۔ "تم گئی نہیں،،،" زین کے غصے سے کہنے پر ماہا نے دو قدم پیچھے کو لیے تھے۔

۔۔۔ "زین بی جان نے کہا تھا میں آپ کی بیوی ہو تو مجھ مجھے آپ کے روم میں رہنا ہے،،،" ماہا کی بات پر وہ طنزیہ انداز میں مسکراتے اس کی طرف قدم بڑھانے لگا تھا۔ جس پر وہ ڈرتی قدم پیچھے کو لیتی اس سے پہلے زین نے اسے کمر سے کھینچ اپنے ساتھ لگایا تھا۔ جس پر وہ مزید ڈری تھی۔

۔۔۔ "زی زین پلی پلیر نہیں،،،" ماہانے روتے اپنا آپ چھوڑوانے کی کوشش کی تھی جس پر وہ ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔ "اوہو ماہا بے بی بیوی ہونا میری تو پھر شوہر کے حقوق بھی ادا کرونا اب،،،" زین نے کہتے جھٹکے سے اس کا دوپٹہ کھینچتے سائیڈ پر پھینکا تھا۔ جبکہ پیز کی وجہ سے اسے تکلیف ہوئی تھی۔ لیکن وہ اس کی تکلیف کو نظر انداز کرتا اس کے ہونٹوں پر جھکتا اسے تڑپنے پر مجبور کر گیا تھا۔ ماہانے اپنے ہاتھ اس کے سینے پر رکھ اسے پیچھے کرنا چاہا جب زین نے اس کے ہونٹوں پر اپنی شدتیں بڑھائی تھیں۔ وہ تو جیسے پاگل ہونے کو تھا۔ لیکن ماہا کی حالت اب خراب ہو رہی تھی۔ اس کا سانس رکتے دیکھ زین نے اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشی تو وہ اس کے سینے پر سر رکھ لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی۔ جس پر زین نے تھوڑی سے پکڑ اس کا چہرہ اوپر کیا تو

اس کے ہونٹ خون چھلکانے کو تیار تھے جبکہ سائیڈ پر چھوٹی سی خون کی بوند کو اس نے اپنے انگوٹھے سے صاف کیا تھا۔

۔۔۔ "تمہاری تو اتنے میں ہی بس ہو گئی ابھی تو اور بھی بہت کچھ برداشت کرنا ہے میرے بچے نے،،،" زین نے اس کے ہونٹوں کو انگوٹھے سے مسلتے بولا تھا۔ جس پر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی پیدا ہوئی تھی۔

۔۔۔ "زی زین پلیر چھوڑ دے،،،" وہ روتے بولی تھی۔

۔۔۔ "کیوں میری قربت ناگزیر کر رہی ہے لیکن وہ کیا ہے ناب تمہیں میری ہی قربت میں رہنا ہے ماہازین خانزادہ،،،" زین نے کہتے لب اس کی گردن پر رکھے تھے۔ جبکہ وہ مسلسل اپنا آپ چھوڑا رہی تھی۔ زین نے اس کی گردن میں پہنے ہار کو کھینچ کر اتارا تھا۔ جس سے اس کی گردن سرخ ہوئی تھی۔ لیکن اسے تو آج اپنی ماہی کی تکلیف سے

کوئی فرق ہی نہیں پر رہا تھا۔ جبکہ کچھ دیر گردن پر جھکے رہنے کہ بعد زین نے اسے اپنی باہوں میں اٹھا تھا۔ پھر بیڈ پر لیجا لیٹاتے خود اپنی شرٹ اتارنے لگا تھا۔ جبکہ اسے شرٹ اتارتے دیکھ ماہانے اٹھ کر جانا چاہا لیکن وہ اسے روکتا اس پر جھک اپنا سارا وزن اس پر ڈال گیا تھا۔

۔۔۔ "ماہازین خانزادہ آج تمہیں بتاؤ گا میں بلکہ آج ہی نہیں میری قربت تمہیں جب جب میسر ہوگی تمہیں پتا چلے گا زین خانزادہ کو کس قدر نفرت ہے تم سے،،،" زین نے کہتے اس کی گردن پر لو بائٹ کی تھی۔ جس پر وہ سسکی تھی۔ اس نے زین کو پیچھے کرنے کی کوشش کی مگر وہ اپنے ایک ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھوں کو اوپر تکیے کے ساتھ لگا گیا تھا۔ اور دوسرا ہاتھ ماہا کو اپنے جسم پر رینگتا محسوس ہو رہا تھا۔ ماہانے کرب سے آنکھیں بند کی تھیں۔ اصل جان تو اس کی تب ہوا ہوئی تھی۔

جب زین نے اس کی میکسی کو اپنے ہاتھ سے پکڑ پھاڑا تھا۔ وہ آنکھیں کھول تڑپ کر بولی تھی۔

۔۔۔ "زی زین نہیں،،،" ماہا کے بولنے پر وہ بے باکی سے اس کے چہرے کو دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "وہ کیا ہے ناما ہا زین خانزادہ تم نے کمرے سے نہیں جانا تھا تو نا صحیح لیکن یہ جو پکڑے تم نے پہنے تھے نا ان میں لگ تو حسین رہی تھی مگر افسوس یہ میرے لیے نہیں تم نے اپنے محبوب کے لیے پہنے تھے۔ اور زین خانزادہ کو اپنی چیزوں میں شراکت پسند نہیں،،،" زین نے کہتے ہاتھ بڑھالائٹ اوف کی تھی۔ پھر وہ بنا اس کے آنسوؤں اور سسکیوں کی پرواہ کیے جھٹکے سے اس کی روح کی گہرائیوں میں اترتا چلا گیا تھا۔ اور ساری رات اسے اپنی ماہی کے آنسوؤں اور تکلیف سے کوئی فرق نہیں پڑھ رہا تھا۔ وہ تو بس اس پر اپنی چھاپ چھوڑتا جا رہا تھا۔ جس پر وہ بھی

تھک ہار مذمت چھوڑ گئی تھی۔ اب یا تو زین کی نفرت نے جیتنا تھا یا ماہا کی محبت نے اور یہ وقت نے ہی بتانا تھا۔

صبح زین کی آنکھ کھولی تو اپنے دکتے سر کو ہاتھ سے دباتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا بیٹھا تھا۔ جب اپنے ساتھ سوئی ماہا کو دیکھ اسے رات کا سارا سین یاد آیا تھا۔ جس پر وہ اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "کاش ماہی تم نے یہ گستاخی ناکی ہوتی تو آج کی صبح کتنی حسین ہوتی،،،" زین نے سوچتے اس کے چہرے پر آئے بال پیچھے کیے تھے۔ جب اس کی نظریں اس کی گردن اور چہرے پر گئی جہاں زین خانزادہ کے دیے نشان تھے جنہیں دیکھ وہ مسکرایا تھا۔ مگر اس کے ہاتھ پر ٹوٹی چوریوں کے نشان دیکھ اسے تکلیف ہوئی تھی۔ زین نے اپنا ہاتھ بڑھا اس کے چہرے پر رکھا تھا۔ جب اسے وہ گرم محسوس ہوئی تھی۔

۔۔۔ "تمہیں تو بخار ہے،،،" وہ اسے دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ماہاماہا اٹھو،،،" اس کے ہلانے پر وہ کروٹ بدل گئی تھی۔ جس پر زین لمبا سانس ہوا کے سپرد کرتا اٹھا اپنے کپڑے نکال فریش ہونے گیا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد فریش ہو باپر آیا تو وہ ویسے ہی لیٹی تھی۔ جس پر وہ لائٹ آف کرتا کمرے سے نکل گیا تھا۔ کیونکہ بی جان بھی ان کا انتظار کر رہی تھیں۔

زین نیچے آیا تو بی جان ڈائینگ روم میں ان کا انتظار ہی کر رہی تھیں۔

۔۔۔ "گوڈ مارنگ بی جان،،،" زین نے ان کے گلے لگتے بولا تھا۔ پھر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔

۔۔۔ "زین ماہا کہاں ہے وہ نہیں آئی،،،" بی جان نے اس سے پوچھا تھا۔

جو گلاس میں جو س نکال رہا تھا۔

۔۔۔"بی جان اسے بخار ہے تو میں نے اٹھایا نہیں آپ رضیہ سے کہنا کچھ
دیر بعد جا کر دیکھ لے اسے،،،"زین انہیں بتاتا ناشتے میں مصروف ہوا
تھا۔

۔۔۔"زین کسی بھی لڑکی کے لیے بارات کا نا آنا آسان نہیں ہوتا بچے
اس کا دھیان تم نے رکھنا ہے مجھے شرمندہ نا کرنا زین،،،"بی جان نے
اسے دیکھتے بولا تھا۔ جو سنجیدگی سے ناشتہ کر رہا تھا۔

۔۔۔"بی جان میرا نہیں خیال کے اسے اب کسی اور کو سوچنا چاہیے
کیونکہ وہ اب زین خانزادہ کی بیوی ہے اور یہ بات اسے ریمانڈر کروادیں
آپ،،،"زین انہیں کہتا اپنا ناشتہ مکمل کر اٹھا تھا۔

۔۔۔"اور رضیہ کو بھیج دینا اس کے پاس،،،"اس کے کہنے پر بی جان نے
سر ہلایا تو وہ ان سے مل دفتر کے لیے نکلا تھا۔ جبکہ بی جان کو ماہا کی فکر ہو
رہی تھی۔ کیونکہ انہیں اپنے سر پھرے خانزادے کا پتا تھا۔

زین کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی وہ اٹھ گئی۔ لیکن سر شدید بھاری ہو رہا تھا۔ اسی لیے لیٹی رہی ساتھ ہی اپنی حالت دیکھ اسے شرم اور رونا دونوں آ رہا تھا۔ وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کیا کرنا ہے جب دروازہ ناک ہوا تھا۔ جس پر وہ ہمت کراٹھ دروازے تک آئی تھی اور بس ہلکا سا ہی کھولا تھا۔

-- "بی بی جی بڑی بی بی آپ کا پوچھ رہی ہیں،،،" رضیہ نے باہر کھڑے ہی بولا تھا۔

-- "اچھا میں آتی ہو رضیہ ایک کام کر دے میرا،،،" ماہانے اس کہا تھا لیکن وہ جانے ہی لگی تھی جب ماہانے اسے پھر پکارا تھا۔

-- "جی بی بی جی،،،" وہ رک گئی تھی۔

--- "میرے روم میں سے آپ کوئی سا بھی ڈریس لادے ادھر

میرے کپڑے نہیں ہیں اور باہر جانے کا دل نہیں کر رہا بھی،،،" ماہا
کے کہنے پر وہ پریشان ہوئی تھی۔

--- "لیکن،،، کوئی سا بھی لادے پلیز،،،" وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی

ماہا بولی تھی جس پر وہ سر ہلاتی چالی گئی تو ماہا دروازہ بند کرتی اندر آتے پھر
سے چادر لیے بیٹھی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد رضیہ نے دوبارہ دروازہ ناک

کیا تو اس نے اٹھ اس سے اپنے کپڑے پکڑے تھے۔ ماہا کا ارادہ واشروم
جا کر کپڑے بدلنے کا تھا۔ لیکن اس سے پہلے سائیڈ ٹیبل پر پڑافون رینگ
کیا تھا۔ جس پر وہ حیران ہوئی تھی کیونکہ وہ تو فون لے کر ہی نہیں آئی
تھی مگر پھر آگے جا فون دیکھا تو اس کا ہی تھا جس پر نین لکھا آ رہا تھا۔ وہ
فون اٹھاتی کان سے لگا گئی تھی۔

زین آفس میں بیٹھا کام میں مصروف تھا۔ جب حمزہ نے آ اسے دورانی گروپ سے کسی کے آنے کی خبر سنائی تو زین نے بھی آنے کی اجازت دے دی تھی۔

۔۔۔ "ارے زین صاحب کیسے ہیں آپ،،،" وہ شخص ہنستے اندر آیا تھا۔ جس پر زین کو اسے دیکھ غصہ آیا تھا۔

۔۔۔ "تم کیوں آئے ہو کیا مسئلہ ہے،،،" زین نے غصے سے بولا تھا۔
۔۔۔ "وہ کیا ہے نا خانزادہ صاحب سنا ہے آپ کی کزن کی بارات نہیں آئی کل ویسے کیا عزت رہی نا خانزادوں کی،،،" حسنین نے ہنستے ہوئے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہا ہا ہا تمہیں کیا لگا تھا حسنین دورانی تم لوگ کچھ بھی کرو گے اور زین خانزادہ دیکھتا رہے گا تو غلط فہمی تھی تمہاری آپ میری باری کا انتظار

کرنا اور ہاں شکریہ کل نا آنے کے لیے "زین نے خود پر کنٹرول کرتے
بولا تھا۔

۔۔۔ "وہ کیا ہے نا اگر کل تم آ جاتے تو شاید میری محبت مجھ سے دور ہو
جاتی لیکن تمہارے نا آنے پر سب نے اسے مجھے دے دیا،،" زین کی
بات پر اسے غصہ آیا تھا۔

۔۔۔ "زین خانزادہ زیادہ خوش نا ہوا سے زندگی میں شامل کر لیا تم نے
لیکن اس کے دل میں تو حسنین دورانی ہی ہے اسے کیسے نکالوں گے اور
کہتے ہیں عورت اپنے محبوب کو نہیں بھولتی پھر اس کے بچے ہی کیوں نا
ہو جائے وہ سب چھوڑ اپنے محبوب کے پاس آ ہی جاتی ہے،،" حسنین
نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔

۔۔۔ "غلط حسنین بہت غلط وہ زین خانزادہ کی بیوی ہے وہ ایسا کچھ کرے
گی ہی نہیں اور اگر کرے گی بھی تو زین خانزادہ اسے تمہارے تک آنے

سے پہلے ہی موت کے گھاٹ اتار دے گا،،" زین نے چہرے پر طنزیہ
مسکراہٹ سجائے بولا تھا۔

۔۔۔"جسٹ ویٹ اینڈ ووچ زین خانزادہ تم سب برباد ہوتے دیکھو
گے،،،" وہ کہتا اٹھ وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔ جبکہ اس کے جاتے زین
نے غصے سے لیپ ٹاپ بند کیا تھا۔ پھر اس کی نظر فون پر گئی تو وہ اٹھاتا
کال ملا گیا تھا۔

ماہانے ڈرتے کال اٹھائی تھی۔

۔۔۔"ہی ہیلو،،،" اس نے فون کان سے لگاتے بولا تو زین اس کی آواز
سننے ناچاہتے ہوئے بھی مسکرایا تھا۔

۔۔۔"سارا دن کمرے میں رہ رات کے بارے میں ہی سوچنا ہے تم نے
کیا،،،" زین کی بات پر اسے غصہ آیا تھا۔

۔۔۔ "مسئلہ کیا ہے آپ کا کیوں کال کی ہے،،،" ماہا ہے اندر پر ہنستے بولا
تھا۔

۔۔۔ "اب بیوی ہو میری فون کر ہی سکتا ہوں،،،" زین اسے زچ کر رہا
تھا۔

۔۔۔ "ہہ بیوی،،،" ماہا نے بس اتنا ہی کہا تھا۔

۔۔۔ "خیر کام کی بات پر آتا ہو مجھے پتا ہے تم میں کتنی عقل ہے،،،" زین بات مکمل کرتا اس سے پہلے وہ بولی تھی۔

۔۔۔ "عقل ہے مجھ میں،،،" ماہا غصے سے بولی تھی۔

۔۔۔ "پتا ہے کتنی ہے خیر باہر جاتے اپنے میک اپ سے چہرے کے نشان چھپا لینا اور دوپٹہ سے گردن کے اور ہاں عادت ڈال لو کیونکہ ایسے نشان تو تمہیں اب اپنے وجود پر ملتے رہے گے،،،" زین کی بے باکی پر وہ کانوں تک سرخ ہوئی تھی۔

--- "حد ہے ویسے،،،" ماہا سے مزید کچھ کہا ہی نہیں گیا تھا۔

--- "تو تمہیں کیا لگا میں کہوں گا اوو سوری سوری آئندہ میں ایسا نہیں کرو گا بس اس بار یہ چھپالو لیکن نہ بیوی میں ایسا نہیں کہہ سکتا،،،" زین کی بات نے اسے مزید غصہ چڑھایا تھا۔

--- "آپ سے امید بھی بس یہی کی جاسکتی ہے اور کچھ آپ کر بھی نہیں سکتے،،،" ماہا چڑ کر بولی تھی۔

--- "گھر آ کر تفصیل سے بتاؤ گا اور کیا کیا کر سکتا ہوں،،،" ماہا کو اندازہ نہیں تھا وہ اتنا بے باک ہے۔

--- "بے شرم،،،" وہ کہتی غصے سے فون کاٹ گئی تھی۔ جس ہر زین بھی مسکراتے پھر کام میں مصروف ہوا تھا۔ جبکہ ماہا فون رکھتی فریش ہونے لگی تھی۔ پھر کپڑے بدل اپنے کمرے میں جا فیس پاؤڈر سے نشان چھپاتے دوپٹہ سٹ کرتے نیچے بی جا کے پاس آئی تھی۔

۔۔۔ "ارے میرا بچہ آگیا کیسی طبعیت ہے اب،،،" بی جان نے اسے اپنے ساتھ لگاتے پوچھا تو وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "زین بتا کر گیا تھا تمہیں بخار ہے،،،" اسے حیران دیکھ بی جان بولی تھی۔

۔۔۔ "میں ٹھیک ہو بی جان،،،" ماہانے مسکرا کر کہا تھا۔

۔۔۔ "پتا ماہامیری خواہش تھی تم میرے پاس ہی رہو اور دیکھو وہ

پوری ہو گی بچے ایک وعدہ کرو،،،" بی جان کی بات پر وہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "بچے تمہیں سب پتا ہے نازین اگر کبھی غصہ ہو جائے تو تم ناراض

ناہو نا اسے بدلنے کی کوشش کر نا ماہان دونوں کے ساتھ جو بھی ہوا وہ

غلط تھا،،،" بی جان کی بات پر وہ مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔ "بی جان میں وعدہ کرتی ہوں زین کو بدلوں گی میں اور ان کا ساتھ

کبھی نہیں چھوڑوں گی،،،" ماہا ہے کہنے پر بی جان نے اسے پیار کیا تھا۔

۔۔۔ "اچھا کچھ کھا لو تم پھر دوا لے لینا،،،" بی جان نے فکر سے بولا تھا۔
۔۔۔ "او کے بی جان اور میں اپنی چیزیں بھی دیکھ لو روم میں،،،" ماہا کہتی
بی جان کے گلے لگی تھی۔ پھر اٹھتی وہاں سے کچن میں جا کچھ کھانے کے
لیے لے اپنے پہلے والے کمرے میں چلی گئی تھی۔

بسام وغیرہ کو چترال آئے ہفتہ ہو گیا تھا۔ وہ گھر کال کر لیتا تھا۔ لیکن کچھ
دنوں سے بس زین سے ہی بات کر رہا تھا۔ اور اس نے بھی اسے کچھ
نہیں بتایا تھا۔

وہ لوگ ابھی بھی ناشتہ کے لیے بیٹھے تھے۔ جبکہ سوہا اور دراپن میں
ناشتہ ہی بتا رہی تھیں۔

۔۔۔ "یار کتنا ٹائم لگے گا،،،" علی نے ان دونوں کو دیکھتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"بس علی بھائی پانچ منٹ آپ ایسا کرے تب تک جا کر اس پہاڑی
بکرے کو اٹھا دے،،،" سوہا کے کہنے پر ردانے اسے گھورا تو وہ ہنس دی
تھی۔

۔۔۔"ویسے گڑیا نام مزے کا دیا ہے تم نے،،،" اب کی بار حمدان بولا
تھا۔

۔۔۔"ہاں نایار اس پر سوٹ بھی کر رہا ہے،،،" علی نے بھی اس کا ساتھ
دیا تھا۔ لیکن مزید کوئی بولتا اس سے پہلے اندر سے آتا بسام بولا تھا۔
۔۔۔"کیا سوٹ کر رہا ہے،،،" وہ آتا ان دونوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔
۔۔۔"یار وہ کچھ نہیں،،،،" حمدان بولا تھا۔

۔۔۔"جھوٹ بھائی یہ دونوں مل کے سوہا کے ساتھ آپ کو پہاڑی بکرا
کہہ رہے تھے،،،" جبکہ حمدان کی بات پر ردانے اسے دیکھتے بولا تو بسام
نے سوہا کو گھورا تھا۔

۔۔۔"تم دونوں باز آؤ اور یار ناشتہ مل جائے گا پھر آج جانا بھی تو ہے

ہن لوگوں نے،،،"بسام نے علی اور حمد ان کو وارن کرتے پھر ان

دونوں کو کہا تھا۔ جس پر ردانے ناشتہ ان تینوں کے سامنے لگایا پھر وہ

دونوں بھی ساتھ آ بیٹھی تھیں۔

۔۔۔"یار میں اتنا پیوی ناشتہ نہیں کرتا،،،"پراٹھا دیکھ بسام کا منہ بنا تھا۔

۔۔۔"بسام جو ہو وہ کھا لینا چاہیے اسی لیے چپ کر کے یہ کھاؤ،،،"جس

پر سوہانے اسے گھورتے بولا تو وہ چپ کر کے کھانے لگا تھا۔ جبکہ علی اور

حمد ان تو اس کی فرمانبرداری پر ہی حیران ہو رہے تھے۔

ان لوگوں نے ایک ہفتے میں کافی انفارمیشن لے لی تھی اور آج بھی وہ

لوگ اسی ارادے سے جانے والے تھے۔

ماہا اس دن کے بعد سے سے اس کے کمرے میں میں نہیں گئی تھی۔ بی جان کو جب یہ بات پتا چلی تو انہوں نے اس سے پوچھا تھا۔ جس پر اس نے کہا تھا کہ اسے وقت چاہیے ابھی اس کی بات پر زین کو غصہ آیا تھا۔ لیکن پھر بی جان کی وجہ سے چپ کر گیا تھا۔ ماہا صبح اس کے جانے کے بعد بی جان کے پاس آتی اور رات اس کے آنے سے پہلے اپنے کمرے میں چلی جاتی تھی۔ لیکن وہ دن میں اسے کبھی نا کبھی فون کر تنگ کر ہی لیتا تھا۔ آج سنڈے ہونے کی وجہ سے وہ گھر تھا۔ جبکہ ابھی تک اس نے ماہا کو نہیں دیکھا تھا۔

۔۔۔ "بی جان یہ آپ کی بہو کیا سارا دن کمرے میں ہی رہتی ہے،،،"

زین نے بی جا کو دیکھتے بولا تھا۔ جو اپنا کوئی کام کر رہی تھیں اس کی بات پر وک مسکرا گئی تھیں۔

۔۔۔ "نہیں تو وہ سارا دن میرے ساتھ ہوتی ہے اور وہ بہو بعد میں بیٹی

پہلے ہے میری،،،" بی جان کی بات پر اس نے منہ بنایا تھا۔

۔۔۔ "اچھا سارا دن آپ کے ساتھ ہوتی ہے تو آج کیوں نہیں ہے

پھر،،،" بی جان کو اس کی سمجھ لگ رہی تھی۔

۔۔۔ "کیوں تم ہو آج اور مجھے لگتا ہے زین اس دن تم نے اسے ضرور

کچھ کہا ہو گا جو وہ اب تمہارے سامنے نہیں آتی اور تمہارے کمرے میں

بھی نہیں جاتی،،،" بی جان کی بات پر اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

۔۔۔ "بی جان زیادہ تو کچھ نہیں کہا تھا۔ ہاں البتہ آپ کو پردادی بنانے کی

کچھ کوشش کی تھی،،،" زین کی بے باکی پر وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

تھیں۔

۔۔۔ "بے شرم انسان شرم کرو کچھ،،،" بی جان کچھ غصے سے بولی

تھیں۔

۔۔۔"وہ آپ کی بہو زیادہ اچھے سے کر رہی ہے نادیکھیں اس دن کے بعد سے سامنے بھی نہیں آرہی،،،" اس کی بات پر بی جان کا دل کیا تھا اسے خوب لگائیں۔

۔۔۔"اچھا خیر ویسے ہے کہا آپ کی بہو،،،" زین نے پھر سے پوچھا تھا۔
۔۔۔"تمہاری بیوی ہے جا کر دیکھ لو کہا ہے،،،" بی جان کے کہنے پر وہ اٹھتا اوپر اس کے کمرے کی طرف آیا تھا۔ جہاں اندر جا اس نے دیکھا لیکن کوئی نہیں تھا۔ پھر منہ بناتا باہر آ گیا تھا۔ وہ کسی سے پوچھتا اس سے پہلے اس کے فون پر حمزہ کا میسج آیا تھا

جسے دیکھتے وہ اپنے کام کو مکمل کرنے کے لیے سٹڈی میں چلا گیا تھا۔ جبکہ ماہا کو بعد میں تسلی سے ملنے کا ارادہ کر گیا تھا۔

وہ لوگ آج چترال فورٹ آئے تھے۔ جو کافی پور نے طرز کا لگ رہا تھا۔
وہ لوگ اسے دیکھتے اندر آئے تھے۔ جہاں اور بھی بہت سے لوگ
موجود تھے۔

۔۔۔ "بسام ویسے اس کی ہسٹری کیا ہوگی،،،" سوہانے اس کی پیچرز لیتے
پوچھا تھا۔

۔۔۔ "پتا نہیں لیکن رکو پوچھتے ہیں کسی سے،،،" وہ ادھر ادھر دیکھتے بولا
تھا۔ جب اس کی نظروں وہاں کے ہی کسی مقامی بندے پر گئی تھی۔

۔۔۔ "میرے ساتھ آؤ سب،،،" بسام ان لوگوں کو اپنے ساتھ لیے
اس کے پاس گیا تھا۔

۔۔۔ "اسکیوز می بات سنئے،،،" بسام کے پکارنے پر اس انسان نے بسام
کو دیکھا تھا۔

۔۔۔ "کیا بات ہے،،،" وہ شخص بسام کو دیکھتے مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہم لوگ اسلام آباد سے آئے ہیں اپنے یونیورسٹی کے ایک پروجیکٹ کے لیے تو کیا آپ ہمیں یہاں کی ہسٹری بتا سکتے ہیں اس فورٹ کی،،،" بسام نے اسے اپنی بات بتائی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "ارے تم تو مہمان ہے ہم ضرور مدد کرے گا تمہاری،،،" اس کے کہنے پر وہ سب خوش ہوئے تھے۔ ساتھ ہی ردانے اپنا رجسٹر نکالا تھا جس پر وہ لکھ سکے تھے۔

۔۔۔ "چترال قلعے کی تعمیر مقامی لوگوں نے اس وقت کے مقامی طرز تعمیر کے مطابق کی تھی۔ یہاں چترال کے حکمران یا مہتر رہا کرتے تھے۔ قلعہ کا قدیم حصہ خالص مقامی طرز تعمیر کا آئینہ دار ہے۔ یہ قلعہ 1895ء میں تعمیر کیا گیا تھا مگر اس پر حملے کے دوران بیشتر حصہ منہدم ہو گیا تھا۔ قلعے کا بنیادی حصہ 1926ء میں دوبارہ تعمیر کیا گیا، جس میں قلعے کا بیرونی حصہ، دربار ہال اور دفاتر کی عمارت تعمیر کی گئی جبکہ مزید

تعمیر نو 1940ء کی دہائی میں ہوئی، جس میں مغل طرز کے مرکزی دروازے کی تعمیر بھی شامل ہے۔ یہ دروازہ اب بھی اپنی تمام تر خستہ حالی اور بد حالی کے باوجود خوش نما ہے۔ قلعے کی بیرونی دیواریں، باغ کی دیواروں کی پرانی لکیر کے بارے میں بتاتی ہیں۔ پرانے قلعے کے ہر کونے پر ایک برج بنایا گیا جبکہ ایک مینار بھی تعمیر کیا گیا تھا۔ قلعے کے برج تقریباً 15 میٹر بلند جبکہ مینار 21 میٹر اونچا بنایا گیا تھا۔ ٹاور کے بالائی خانے میں داخلے کے لیے لمبی بیرونی سیڑھی تھی جو محاصرے کے دوران صرف اندھیرے میں ہی استعمال ہو سکتی تھی۔ پانی کا مینار، جو دریا کے اُس پار سے دیکھا جاسکتا ہے وہ بھی بعد میں تعمیر کیا گیا تھا۔ برآمدے زمین سے اونچے بنائے گئے تھے، جن کی بالائی منزل پر رہائشی کمرے تھے۔ قلعے کا عقبی دروازہ ایک شکستہ بالکنی پر کھلتا ہے، جس کی رینگ اب موجود نہیں ہے۔ اس کے شمال مشرقی برج میں

داخل ہوں تو کھلی اور کم اونچائی والی سیڑھیاں بل کھاتی ہوئی اوپر لے جاتی ہیں۔ اوپر ایک چوکور کمرہ ہے، جس کی چھت جگہ جگہ سے اور فرش کہیں کہیں سے ٹوٹا ہوا ہے۔ اس کمرے کے چاروں طرف لکڑی کا برآمدہ ہے۔ قلعے کی کئی دیواریں، چھتیں، تہ خانے، کھڑکیاں، دروازے شکستہ حال اور اجاڑ ہیں۔ قلعے کے بعض حصے آج بھی قدرے بہتر حالت میں موجود ہیں، جس میں شاہی مہمان خانہ قابل ذکر ہے۔ یہاں قدیم قندیلیں اور کاشی کاری سے مزین درود یوار کے علاوہ پشاور کے قدیم محلہ سیٹھیان کی حویلیوں جیسا آرائشی کام دیکھنے کو ملتا ہے۔ چھت پر موجود بڑے کمرہ خاص کو چترال کے مہتروں (حکمرانوں) کی تصاویر سے سجایا گیا ہے۔ قلعے کے باہر ماضی کی زنگ آلود توپیں بھی موجود ہیں۔ تاہم، یہ قلعہ اس وقت کے جدید مغل طرز تعمیر کا ایک حسین امتزاج معلوم ہوتا ہے۔ قلعہ کی دو جانب بڑے

بڑے سرسبز باغات موجود ہیں،،،" اس انسان نے انہیں پوری

انفارمیشن دی تھی جسے ردانے اپنے رجسٹر پر لکھا تھا۔

۔۔۔"شکریہ آپ کا،،،" بسام نے اس انسان کا شکریہ ادا کیا تھا۔ پھر وہ

لوگ کچھ دیر قلعہ میں گھومتے وہاں کی تصویریں لیتے رہے پھر وہاں سے نکلے تھے۔

ان لوگوں نے آج کچھ جگہیں کور کرنی تھی اسی لیے اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ وہ لوگ اب وادی بروغول کے لیے نکلے تھے۔

جو سطح سمندر سے 13600 فٹ بلند اس مقام پر اور چترال سے 250

کلومیٹر دور افغان صوبے بدخشاں کے ضلع واخان کے بارڈر پر واقع

ہے۔ جہاں جاتے انہیں کم سے کم ایک سے دو گھنٹے لگے

بروغول وادی بروغول پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع اپر

چترال کی انتہائی شمال سرحد میں واقع ایک خوبصورت وادی ہے جو سطح

سمندر سے 13600 فٹ بلند اس مقام کا نام وادی بروغل ہے جو
چترال سے 250 کلومیٹر دور افغان صوبے بدخشان کے ضلع واخان
کے بارڈر پر واقع ہے۔ قدرتی حسن سے مالا مال یہ علاقے بنیادی
سہولیات سے محروم ہیں۔ وادی بروغل کی کل آبادی تقریباً 220
گھرانوں پر مشتمل ہے۔ اس وادی میں نسلی طور پر تین قومیں یا لسانی
گروہ واخی، سراقیلی اور کرغیز آباد ہیں۔ اس طرح علاقے میں تین
زبانیں واخی، سراقیلی اور کرغیز بولی جاتی ہے۔ ان زبانوں میں بولنے
والوں کی تعداد کے حساب سے واخی یوسی بروغل کی بڑی زبان ہے اس
کے بولنے والے وادی بروغل کے ہر گاؤں میں موجود ہیں۔

واخی کے بعد سراقیلی کا نمبر آتا ہے سراقیلی بولنے والے لوگ لشکرگاز
میں آباد ہیں یہ وادی بروغل کا وہ علاقہ ہے جہاں تک گاڑی جاتی ہے

یہاں سے اگے گاڑی کا راستہ نہیں ہے۔ علاقے میں بولی جانے والی تیسری زبان کرغیز ہے۔ یہ زبان بولنے والا واحد خاندان وار کون گاؤں میں مستقل طور پر آباد ہے۔ وادی بروغل کے باسی اپنی مادری زبانوں کے ساتھ ساتھ ڈسٹرکٹ چترال کی بڑی زبان کھوار بول اور سمجھ لیتے ہیں۔ سطح سمندر سے 4272 میٹر بلندی پر واقع پاکستان کی دوسری بلند ترین مشہور اور خوبصورت جھیل، کرمبر جھیل بھی اس وادی میں واقع ہے۔ اس جھیل کی لمبائی 3.9 کلو میٹر اور چوڑائی 2 کلو میٹر ہے۔ وادی بروغل کشمانجہ سے شروع ہو کر کھوئے، تیج اوچ، ویدین کھوت، وار کون، چیکار، لشکر واز، یار کھان، منڈاہی، چیلیمار بٹ، گارل اور لشکر گاز پر مشتمل ہے۔ لشکر گاز کے آخری حصہ ارشاد گاؤں تک گاڑی جاتی ہے لیکن شرط یہ ہے گاڑی جیب ٹائپ اور فوویل ہو یہاں پر روڈ

بہت خستہ حال ہیں کار اور چھوٹی گاڑی سے یہاں تک رسائی بہت مشکل
بلکہ ناممکن ہے۔

یہاں سے اگے مستقل آبادی نہیں ہے صرف سرمائی چراگاہ پر لوگ
موشیاں چرنے یا سیاح جھیل قمر مبرہ کی سیر کے لیے جاتے ہیں۔
لشکر گازی میں سیاحوں کی سہولت کے لیے علاقے کا واحد گسٹ ہاؤس
موجود ہے جہاں پر قمر مبرہ کی سیر کو جانے والے رات گزار کر اپنی
منزل کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ ارشاد گاؤں سے قمر مبرہ جھیل تک
جانے کے لیے گھوڑے اور گدھے کرایے پر مل جاتے ہیں۔ یہاں سے
اگے کا فاصلہ تقریباً پیدل کے لیے آٹھ گھنٹے کا ہے اور گھوڑے اور
گدھے پر بھی اتنا ہی وقت لگتا ہے۔

لشکر واز گاؤں میں چترال سکاوٹس کی چھاؤنی بنی ہوئی ہے۔ یہاں سے
اگے جانے والوں سے شناختی کارڈ کا اندراج اپنی رجسٹر میں کر کے
شناختی کارڈ اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور واپسی پر کارڈ یہاں سے لینا
ہوتا ہے۔ یہاں پر ایک پولو گروانڈ بھی بنا ہوا ہے جس میں ہر سال جشن
بروغل کے نام سے ایک میلہ بھی منعقد ہوتا ہے جس میں پولو، خوشگاؤ
(پولو کھیلا جاتا ہے اور ثقافتی پروگرام بھی منعقد ہوتے ہیں
سوہانے وہاں کی ساری تصویریں لی تھی اور رداس کے بارے میں لکھ
رہی تھی۔ جبکہ وہ لوگ کر مبرز جھیل پر جار کے تو سوہاردا کو منظر بہت
خوبصورت لگا تھا۔
۔۔۔ "یار یہ کتنی خوبصورت جھیل ہے نا بہت پیاری ہے،،،" سوہانے
اسے دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔"ہاں بہت زیادہ،،،"جس پر ردابھی بولی تھی۔ لیکن سوہا کو ایک شرارت سوچی تھی تبھی وہ بسام کے پاس گئی تھی جو اپنے فون میں کچھ کر رہا تھا۔

۔۔۔"بسام بات سنو،،،"سوہانے اسے پکارتے کہا تو وہ فون چھوڑ اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

۔۔۔"ہمم بولوں کیا ہے،،،"بسام نے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔ جبکہ وہ مسکرا رہی تھی۔

۔۔۔"وہ کہتے ہیں یہاں پر لوگ صرف سیر کے لیے آتے ہیں یا پھر اپنے مویشی چرنے آتے ہیں اور وہ میں سوچ رہی تھی ہم لوگ دونوں کاموں کے لیے آئے ہئے نا،،،"سوہانے سنجیدگی سے بولا تھا۔ جبکہ بسام کو پہلے تو اس جی بات سمجھ نہیں آ لیکن سمجھ آنے پر وہ اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

۔۔۔"ر کو تم چٹی چوٹی،،،" بسام نے اسے کہتے آواز لگائی تھی۔

۔۔۔"پھاڑی بکرے میں تو نہیں رکھ رہی پکڑ لو،،،" سوہا اس کہتے علی کے پیچھے ہوئی تھی۔ جبکہ حمد ان ان دونوں کی طرف کیمرہ کچھ کر رہا تھا۔

۔۔۔"سوہار کو یار،،،" بسام نے اسے علی کے سامنے کھڑے ہوتے بولا تھا کیونکہ وہ اس کے پیچھے تھے۔

۔۔۔"علی پیچھے ہو،،،" اب کی بار اس نے علی کو کہا جو پیچھے ہو بھی جاتا لیکن سوہانے اسے رک لیا تھا۔

۔۔۔"اوہو تم دونوں اپنی لڑائی میں سے مجھے تو ہٹاؤ،،،" وہ دونوں سے تنگ آیا تھا۔

۔۔۔ "ہمم او کے علی بھائی،،، آہہ،،،" سوہانے کچھ سوچتے علی کو دھکا دیا

تھا۔ جس پر وہ بسام کے اوپر گرا تھا۔ کیونکہ یہ اچانک ہوا تھا اسی لیے اسے پتا نہیں چلا تھا۔

۔۔۔ "اف اللہ میری قمر توبہ ہے علی کم کھایا کر تو یار،،،" بسام نے علی کو

اپنے اوپر سے پیچھے کرتے بولا تھا۔ جب حمد ان اور ردا بھی ان دونوں تک آگئے تھے۔ ان لوگوں کو ویسے بھی یہاں آئے کافی ٹائم ہو گیا تھا اور اب کچھ دیر تک اندھیرا ہو جانا تھا۔

۔۔۔ "تیرا نہیں کھاتا میں ویسے اپنے باپ کا کھاتا ہو،،،" علی نے بھی

حساب برابر کیا تھا۔

۔۔۔ "ہاں ہاں پتا ہے اچھا خیر ٹائم بہت ہو رہا اب نکلتے ہیں اور ردا سوہا کو

کہوں آجائے بس چلے اب،،،" بسام نے اپنے کپڑے جارہتے بولا تھا۔

جس پر ردا وہاں سوہا کو دیکھنے لگی تو اسے وہ کہی نظر نہیں آرہی تھی۔

۔۔۔ "بھابھائی سوہا نہیں ہے وہ پتا نہیں کہا گئی،،،" "ردا نے بسام کے پاس آتے روتے بولا تھا۔ کیونکہ وہ پاس پاس اسے دیکھ آئی تھی۔

۔۔۔ "کیا مطلب وہ کہاں جاسکتی ہے،،،" "وہ سب بھی پریشان ہوئے تھے۔ تبھی اب سب اسے ڈھونڈنے لگے تھے وہ آس پاس دیکھتے اسے ڈھونڈنے لگا تھا۔

۔۔۔ "سوہا کہاں ہو تم،،،، سوہا سوہا،،،،" "وہ اسے آوازیں دیتے ڈھونڈ رہا تھا۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ بسام اسے ڈھونڈتے بہت آگے آ گیا تھا۔ جب اس نے اپنا فون نکال علی کو فون کرنا چاہا تو وہاں سگنل بھی ٹھیک نہیں آرہے تھے۔ اسی لیے اس نے ایک میسج چھوڑ دیا تھا۔ پھر فون رکھتے وہ سوہا کو ڈھونڈنے لگا تھا۔ جب اس کی نظر اچانک زمین پر ایک پتھر کے پاس موجود بریسلیٹ پر گئی وہ اسے اٹھاتے دیکھنے لگا تو اسے یاد آیا تھا کہ وہ سوہا کی ہے۔

۔۔۔"مطلب تم یہی ہو کہی،،،"بسام نے دل میں سوچتے اسے پھر
آوازیں دینی شروع کی تھیں۔

علی وغیرہ بھی کافی پریشان سے بیٹھے تھے کیونکہ سوہا تو ملی نہیں تھی اور
بسام بھی پتا نہیں کہا گیا تھا۔ اب جب اچانک علی کے فون پر میسج کی
رینگ کوئی تو اس نے فون دیکھا بسام کا میسج تھا۔

۔۔۔"بسام لا میسج آیا تھا،،،"علی مے بتاتے میسج کھولا تھا۔

۔۔۔"سوہا مل گئی بھائی،،،"جس پر ردا خوش ہوتے بولی تو اس نے ان
لوگوں کو دیکھ سرنا میں ہلایا تھا۔

۔۔۔"نہیں لیکن وہ کہہ رہا ہے اس کی فکر نا کرے ہم رات ہونے والی
ہے اسی لیے ہم گھر چلے جائے وہ سوہا کو دھونڈ کر ساتھ ہی لے کر آئے
گا،،،"علی بات پر ردا پریشان ہوئی تھی۔

۔۔۔"لیکن بھائی ہم کیسے جاسکتے ہیں وہ دونوں کیا کرے گے،،،" وہ ایک بار پھر رونے کو تھی جبکہ حمدان کو اس کے آنسو پسند نہیں آرہے تھے۔

۔۔۔"ردا بسام اسے دھونڈ لے گا اور اس کے ہوتے کچھ نہیں ہوگا سوہا کو فکر نہیں کرو چلو چلے ہم،،،" حمدان نے اسے سمجھانا چاہا لیکن وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

۔۔۔"ردا پلیز یار چلو رات ہو رہی ہے یہ ناہو ہم بھی کسی مشکل میں پھنس جائے،،،" اب کی بار وہ سخت لہجے میں بولا تھا۔

۔۔۔"حمدان آپ کیسے دوست ہیں آپ کا دوست وہاں پتا نہیں کیسا ہوگا اور آپ کو اپنی پڑی ہے،،،" وہ بھی غصے میں چیخی تھی۔

۔۔۔"ردا ہم اسے جانتے ہیں اسے کچھ نہیں ہوگا وہ ضد کا پکا ہے سوہا کو دھونڈ کر ہی لے کر آئے گا،،،" حمدان نے اسے پھر پیسر سے سمجھانا چاہا

لیکن وہ سمجھ ہی نہیں رہی تھی۔ اسی لیے وہ اس کا ہاتھ پکڑزبردستی اسے گاڑی میں بیٹھا گیا تھا۔ پھر وہ لوگ خود بھی بیٹھتے وہاں سے نکلے تھے۔

اسلام آباد میں آج پھر موسم خوبصورت ہو رہا تھا۔ وہ جوزین سے بیچ گھر کی بیک سائیڈ پر آئی تھی وہ اکثر وہی آتی تھی۔ جہاں آج چھوٹا سا جھولا لگا تھا۔ جو ماہا کو بہت پسند تھا۔ وہ ابھی بھی وہی جھولے پر بیٹھی اپنے اور زین کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ جب اچانک بارش شروع ہو گئی تھی۔ جس سے ماہا کا موڈ ٹھیک ہو گیا تھا۔ اسے بارش تو بچپن سے پسند تھی۔ اور آج پھر ماہا جہانزیب خان سب کچھ بھولائے بارش کو محسوس کرنے لگی تھی۔ وہ بارش میں کھڑی ہوتی اپنا چہرہ آسمان کی طرف کرتی اپنی باہیں کھول گئی تھیں۔

زین اپنا کام مکمل کر چکا تھا۔ اور اب اس کا ارادہ اپنی بیوی کو دیکھنے کا تھا۔
 جو ایک ہفتے سے اس سے چھپتی پھر رہی تھی۔ وہ سٹڈی سے نکل اسے
 ڈھونڈنے لگا تھا۔ لیکن اسے ماہا کہی نہیں نظر آرہی تھی۔ باہر بارش بھی
 شروع ہو گئی تھی جس پر وہ سوچتا باہر لاؤن میں آیا تو وہ وہاں بھی نہیں
 تھی۔

۔۔۔ "ماہی کا پتا ہے وہ کہاں ہے،،،" زین نے وہاں موجود ملازمہ سے
 پوچھا تھا۔

۔۔۔ "جی خان صاحب وہ گھر کے پچھلے حصے کی طرف گئی تھیں،،،"

اس ملازمہ کے بتاتے ہی زین پچھلی سائیڈ پر آیا تھا۔ جہاں سامنے ہی
 اسے وہ بارش میں بھیگتی نظر آئی تھی۔ جسے دیکھتے اسے غصہ آیا تھا۔

لیکن پھر کچھ سوچتے زین نے نظریں گھما اور گرد دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔
جس پر وہ مسکراتے ماہاتک آیا تھا۔

اپنے پیٹ پر کسی چیز کا لمس محسوس کر ماہا نے گھبراہر آنکھیں کھول دیکھا
تو زین اس کے قریب تھا۔ جس پر اس نے اپنا آپ چھوڑا ناچا ہا تو زین
نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔ جس سے اس کی پیشت اس کے سینے سے
ٹکرائی تھی۔

۔۔۔ "لگتا ہے میری بیوی کو بہت پسند ہے مجھ سے سزا لینا،،" زین نے
اس کے کندھے پر تھوڑی ٹکاتے بولا تھا۔ جس پر وہ آنکھیں میچ گئی
تھی۔ اس کے ایسا کرنے پر زین کا دل ڈھرکا تھا۔ تبھی اسے سیکنڈوں
میں گھماتے اس کے ہونٹوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا تھا۔ جبکہ
اس اچانک ہونے والے حملے پر ماہا کی آنکھیں کھولی تھی۔ جس پر وہ زین
کو خود سے دور کرنے لگی تھی۔ لیکن وہ اب موڈ میں نہیں تھا۔ کتنی ہی

دیر زین خانزادہ بارش میں اس کی سانسیں الجھاتا رہا تھا۔ پھر ہوش میں
آتا ایک دم اس سے پیچھے ہوا تھا۔ جبکہ جگہ کو یاد کر اسے پھر غصہ آیا تھا۔
اسی لیے ماہاجو اس کے سینے پر سر رکھ سانس لے رہی تھی۔ اس کا چہرا
بالوں سے پکڑا ہوا تھا۔

-- "کہا تھا مجھے تم اس حلیہ میں باہر نظرنا آؤ لیکن نہیں تم نے نہیں
سننی ہوتی تو اب سزا تو ملے گی،،" زین کے کہنے پر وہ ڈری تھی
-- "زین نہیں سو سوری اب نہیں ہوگا،،" ماہانے ڈرتے بولا تھا۔
جس پر وہ بنا اس کی سنے اس کا ہاتھ پکڑتے اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے
ہوئے لگ جانے لگا تھا۔ ملازموں کو دیکھ زین نے ماہا کو اپنے آگے کیا
تھا۔ جبکہ وہ سب اپنے کام میں ہی مصروف رہے تھے۔ زین اسے لیے
اپنے کمرے میں آیا تھا۔

۔۔۔ "ماہازین خانزادہ بہت شوق ہے نا تمہیں بھگنے کا تو آج تمہارا شوق
اچھے سے پورا کرتا ہو،،،" زین نے کہتے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے
قدم اس کی طرف بڑھائے تھے۔ جس پر وہ قدم پیچھے کو لینے لگی
تھی۔

۔۔۔ "نہ نہیں زین می میں دوبارا نہیں کرو گی،،،" ماہانے روتے بول
قدم پیچھے کو لیے تھے۔ جب وہ اپنی شرٹ پھینکتا اس کا ہاتھ پکڑ گیا تھا۔
۔۔۔ "بے بی اس کے بعد ویسے بھی نہیں کرو گی،،،" وہ اسے کہتا بنا اس
کی سننے اسے لیے واشروم کے اندر گیا تھا

اور پھر اسے شاور کے نیچے کھڑا کرتے شاور کھول گیا تھا۔ جبکہ اتنے
ٹھنڈے موسم میں وہ اسے برف جتنے ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑا کر خود
اس کے سامنے کھڑے اسے دیکھنے لگا تھا۔ جو سینے پر ہاتھ باندھے کانپ
رہی تھی۔ ماہانے اپنی جھکی نظریں اٹھاتے زین کو دیکھا تھا۔ اور یہ وہی

لمحہ تھا جب زین خان زادہ ایک بار پھر سے بہکتا خود بھی شاور کے نیچے
ہوتے اسے اپنی طرف کھینچ اپنے حصار میں لے گیا تھا۔ جبکہ زین کا
حصار ملتے ماہانے اس کے سینے میں چھپ اپنی کپکپاہٹ کم کرنے کی
کوشش کی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔ وہ اس کا چہرہ اپنے سینے سے نکلاتے
پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکتا اسے تڑپنے پر مجبور کر گیا تھا۔
جس پر ماہانے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنا چاہا تو زین
نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پیچھے قمر پر لے جا قید کیا تھا۔ پھر کتنی ہی
دیر اس کے ہونٹوں پر ظلم ڈھانے کے بعد اس کا اگلا ہدف اس کی گردن
تھی۔ جہاں اس کے دیے نشان اب نہیں تھے۔ جو دیکھ اسے برا لگا تھا۔
تبھی اس کی گردن پر جھکتا اپنے ہونٹوں کا ڈھکتا لمس وہاں چھوڑنے لگا
تھا۔ جبکہ ماہا اس کے ڈر سے آنکھیں بند کیے کھڑی اسے برداشت کر
رہی تھی۔ جس پر زین نے نظریں اٹھا اس کے چہرے کو دیکھا تو اس کے

ہو ننوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔ جس پر وہ جھکتا اس کی گردن پر اپنے
دانت گاڑھ گیا تھا۔ جس پر ماہانے اپنے تکلیف سے اپنے لب بھیجے تھے۔
پھر وہ اسے پیچھے دیوار کے ساتھ لگاتے اس کے دل کے مقام پر لب رکھ
گیا تھا۔ وہ اس کی منمائیاں برداشت کر رہی تھی۔ اس کے کوئی بھی
رکشن نادینے پر زین اس سے کچھ پیچھے کو ہونچے بیٹھتے اس کے بلی
بٹن جو کے بھگنے کی وجہ سے شرٹ ساتھ چکنے پر نظر آ رہا تھا وہ اپنے لب
رکھ نظریں اس کے چہرے کی طرف کر گیا تو وہ سسکی تھی جس پر وہ
مسکراتے کھڑا ہوا اس کا رخ گھماتے اسے دیوار کے ساتھ لگا گیا تھا۔
۔۔۔ "زی زین ب بس،،،" ماہانے اسے روکنا چاہا تو زین اسے دیوار کے
ساتھ لگاتے اس کے کان کے قریب ہوا تھا۔

۔۔۔ "بے بی ابھی تو سزا شروع ہوئی ہے اور تم بس کرنے کا کہہ رہی
ہو،،،" وہ کہتا پیچھے سے اس کے بال ہٹاتے اس کی زپ کھول گیا تھا۔

جس پر ماہانے سختی سے آنکھیں بند کی تھی۔ لیکن زین اس کی پرواہ کیے
بغیر اس کی قمر پر اپنی شدتیں لوٹا تارہا پھر کچھ دیر بعد اس کی زپ بند
کرتے اس کا رخ اپنی طرف کر اس کے گال پر لب رکھ شمار و بند کر پیچھے
ہوا تھا۔ جس پر ابھی ماہاسانس لیتی اس سے پہلے ہی زین اس کا ہاتھ پکڑ
اسے باہر لاتا کمرے سے باہر ٹیرس پر کھڑا کر گیا تھا۔
--- "انجوائے تو تم اب کرو گی بیوی،،،" وہ کہتے بنا اس کی سننے ٹیرس کا
دروازہ بند کر گیا تھا۔

--- "زین پلیز زین سن لے میری پکا اب نہیں کرو گی زین مجھے سردی
لگ رہی ہے پلیز زین،،،" وہ ٹیرس کا دروازہ کھٹکھٹاتے بول رہی تھی
لیکن وہ تو اس کی سننے بنا ڈریسنگ میں چلا گیا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد کپڑے
بدل باہر نکلا تو ماہانے اسے دیکھ پھر کوشش کی تھی۔

۔۔۔ "زین س سن لے ناپک پکا نہیں کرو گی زین سنن،،،" وہ اسے پکار رہی تھی لیکن زین بنا اس کی سننے وہاں سے نکلتا کمرے کا دروازہ بند کر گیا تھا۔ جبکہ ماہا تھک ہار وہی بیٹھ گئی تھی۔

بسام اسے ڈھونڈتے کافی آگے آ گیا تھا۔ اور اب تو اندھیرا بھی ہو گیا تھا وہ خود بھی کافی تھک گیا تھا۔ تبھی وہی موجود ایک پتھر پر بیٹھ گیا تھا۔

۔۔۔ "کہاں ہو تم سوہا پلینز یا سامنے آؤ،،،" بسام نے آنکھیں بند کرتے سوچا تھا جب اس کے دماغ میں اس فقیر کی بات آئی تھی۔

۔۔۔ "چترال کی وادی سے یہ داستان شروع ہو گی" بسام نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔

۔۔۔"یہ یہ کیا ہو رہا مجھے بسام خانزادہ وہ صرف اٹریکٹ کر رہی ہے
تمہیں بس اور کچھ نہیں ہے،،،"اس نے خود کو سوچتے تسلی دی تھی۔
پھر سانس لے اٹھا اسے دوبارہ ڈھونڈنے لگا تھا۔

وہ علی کو بسام پر دھکا دے وہاں سے بھاگی تھی جب اس کی نظر ایک بچے
پر گئی تھی۔ جس کے پیچھے وہ آئی تو تھی لیکن پھر وہ بچہ پتا نہیں کدھر گیا
جس پر سوہا بھی وہاں سے واپس جانے لگی تو اس کا پاؤں مڑا تھا جس وجہ
سے وہ وہاں سے نیچے ڈھلان والی سائیڈ پر گری تھی۔
پھر وہ وہاں سے اٹھتی آگے آنے لگی وہاں جنگل ہی تھا اور واپسی کا راستہ
بھی اسے نہیں پتا تھا جبکہ کافی دیر کچھ نابینے پر وہ تھک ہار وہاں پر ہی سائیڈ
پر بیٹھ گئی تھی۔ جیسے جیسے رات ہو رہی تھی اس کے ڈر میں اضافہ ہو رہا

تھا۔ جان تو اس کی تب نگلی جب وہی پاس اسے قدموں کی آواز محسوس ہوئی تھی۔

۔۔۔ "السلامتی اب میں کیا کرو،،،" سوہانے ڈرتے سوچا تھا۔ پھر فون کی لائٹ جو وہ جلا کر بیٹھی تھی اسے پکڑا اس پاس مارنے لگی پھر ایک لکڑی کا پیس اسے ملا تھا

جسے اٹھاتی وہ ایک درخت کے پیچھے ہوئی تھی۔

بسام جو سوہا کو دھونڈتا آگے کو آیا تھا۔ ابھی وہ کھڑا ہی ہوا تھا جب پیچھے سے کسی نے کوئی نوکیلی چیز اس کے کندھے پر ماری تھی۔ وہ مزید وار کرتا بسام نے گھوم اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

۔۔۔ "تتم،،،" اپنے سامنے سوہا کو دیکھ اسے غصہ آیا تھا۔ جبکہ وہ بھی بسام کو دیکھ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "کہاں چلی گئی تھی پاگل لڑکی پتا بھی ہے سب کتنے پریشان ہو گئے
اگر کچھ ہو جاتا تو،،،" بسام نے اسے دیکھتے غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔ "اس سوری وہ میں وہ مجھے،،،" جس پر اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا
بولے پھر بسام بولا تھا۔

۔۔۔ "یار بعد میں بول لینا بھی چلو میرے ساتھ،،،" بسام نے درد
برداشت کرتے اسے بولا تھا۔ ساتھ ہی اس کا ہاتھ پکڑ وہاں سے نکلا تھا۔
۔۔۔ "ابھی ہم واپس تو جا نہیں سکتے ہاں فلحال یہی کوئی جگہ دیکھتے
ہیں،،،" بسام اسے ساتھ لیے چل رہا تھا۔ جب وہ لوگ آج جگہ آئے
تھے جہاں غار سی بنی تھی وہ سوہا کو وہاں لے آیا تھا۔

۔۔۔ "تم رکومیں آتا ہو،،،" وہ سوہا کو وہاں چھوڑ باہر گیا تھا۔ پھر کچھ ڈیر
بعد آیا تو اس کے ہاتھ میں لکڑیاں اور کچھ سوکھی گھاس تھی جسے وہاں
رکھ اس نے اپنی جیب سے لائٹرنکال آگ لگائی تھی۔ جس وجہ سے کچھ

روشنی بھی ہو گئی تھی۔ جبکہ اسے اب درد زیادہ ہونے لگی تھی تبھی بسام نے اپنی شرٹ اتاری تو خون دیکھ سوہا کی بھی جان پر بنی تھی۔

۔۔۔ "بس بسام مجھے لگ لگا،،، چھوڑو سب ادھر آؤ مدد کرو اب میری،،،" اسے پریشان دیکھ بسام بولا تھا۔ جس پر وہ چپ کر اس کے پاس آئی تھی۔

۔۔۔ "کوئی کپڑا ہے تمہارے پاس بلکہ ایسا کرو یہ اپنے دوپٹے کو پھاڑو،،،" بسام کی بات پر وہ آنکھیں پھاڑتی اسے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔ "یار سائیڈ سے تھوڑا سا وہ زخم پر بندھ جائے،،،" اسے پریشان دیکھتے بسام نے کہا تو سوہا نے اپنا دوپٹہ پھاڑ اس کے ہاتھ کے نیچے سے لے جا اس کے دائیں کندھے پر وہ باندھا تھا جس سے اس کا خون رک گیا تھا۔ پھر وہ لوگ کتنی دیر ویسے ہی بیٹھے رہے تھے مگر کچھ دیر بعد سوہا سو

گئی تھی۔ لیکن بسام کو درد کی وجہ سے نیند نہیں آرہی تھی اسی لیے وہ بیٹھا صبح ہونے کا انتظار کرنے لگا تھا۔

زین گھر آیا تو بی جان ڈرائنگ روم میں پریشان سی بیٹھی تھیں۔
--- "آگئے ہو تم،،،" اسے دیکھتی وہ بولی تھیں۔

--- "کیا ہوا ہے بی جان خیر تو ہے،،،" زین نے انہیں پریشان دیکھ
پوچھا تھا۔

--- "اپنی بیوی کا کچھ پتا بھی ہے تمہیں صبح سے وہ تمہارے کمرے میں
ہے ناباہر نہیں آئی،،،" بی جان نے اسے بتایا تھا۔ جب اسے یاد آیا تھا وہ
اپنے ضروری کام کے سلسلہ میں چلا گیا تھا جبکہ ماہا کو اس نے ٹیرس میں
بند کیا تھا۔

۔۔۔ "اوشیٹ بی جان میں دیکھ کر آیا،،، "زین کہتا اٹھ اوپر کمرے کی طرف بھاگا تھا۔ کمرے کا دروازہ کھول وہ ٹیرس کی طرف آیا تو وہ وہی زمین پر گری تھی۔ جیسے دیکھتے زین نے ٹیرس کا دروازہ کھولا تھا۔

۔۔۔ "ماہی میرا بچہ ماہی آنکھیں کھولو یار،،، "زین نے اسے ہلاتے بولا تھا۔ جبکہ ہاتھ لگانے پر اسے پتا چلا تھا اسے تیز بخار بھی ہو رہا تھا۔ تبھی اسے اٹھاتے کمرے میں لے کر آیا تھا۔ اسے بیڈ پر لیٹاتے نیچے آتا کچن میں گیا تھا جس پر بی جان بھی اس کے پیچھے آئی تھیں۔

۔۔۔ "کیا ہوا ہے اسے زین تم نے کچھ کیا ہے نا،،، "بی جان کے بولنے پر سہ مصروف سا بولا تھا۔

۔۔۔ "بی جان بخار ہوا ہے فکر نا کرے ٹھیک ہو جائے گی،،، "وہ انہیں کہتا اس کے لیے انڈہ ابال ساتھ دودھ رکھتے اوپر لے گیا تھا۔ جبکہ بی

جان اس کی فکر پر خوش ہو رہی تھیں لیکن اس بات سے انجان تھی اسے
اس حال تک پہنچنے والا بھی وہی تھی۔

زین نے کمرے میں آٹرے سائیڈ پر رکھی تھی پھر ایک باول میں
واٹر ووم سے پانی لاتا اپنا رومال لے اسے پٹیاں کرنے لگا تھا۔ جس پر اسے
کچھ ہوش آیا تھا۔

۔۔۔ "ماہا اٹھ کر بیٹھو،،،" زین نے اسے سہارا دے بیٹھایا تھا۔ پھر
دودھ کے ساتھ انڈہ کھلا اسے دوا دی تھی۔ مکمل ہوش تو اسے تھا نہیں
ورنہ وہ زین کے ہاتھ سے ناکھاتی۔ پھر اسے لیٹاتے وہ دوبار اپٹیاں کرنے
لگا تھا۔ اب اسے خود پر بھی غصہ آرہا تھا۔

صبح ہوتے ہی بسام سوہا کو لیے وہاں سے نکلا تھا۔ وہ لوگ بس چلتے جا رہے تھے۔

۔۔۔ "بسام بس اب اور نہیں،،،" وہ بنا کچھ کھائے پیے تھک گئی تھی اسی لیے اس میں اب اور ہمت نہیں تھی تبھی پیچھے ہی بیٹھتے وہ بولی تھی جب بسام اس تک آیا تھا۔

۔۔۔ "سوہا یار پلیز بس تھوڑا سا اور چل لو،،،" بسام نے اسے دیکھتے بولا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی تھی۔

۔۔۔ "یار کیا پتا آگے کچھ کھانے کو مل جائے،،،" بسام نے پھر بولا تھا۔ جس پر وہ سوچنے لگی تھی۔

۔۔۔ "کیا بسام میں نے تو منہ بھی نہیں دھویا ابھی تک،،،" سوہا نے منہ بناتے بولا تھا۔ جس پر وہ اسے دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔"تو چھیڑی چوئی تمہاری اپنی غلطی ہے اور شکر کرو تمہیں بچانے آگیا ہو میں،،،" بسام کی بات پر اسے غصہ آیا تھا۔

۔۔۔"پہاڑی بکرے تم نابات ہی نا کرو اب،،،" سوہا کہتے اٹھ اس سے آگے چلنے لگی تھی۔ جس پر بسام مسکرایا تھا۔ وہ لوگ کتنی دیر چلتے رہے تھے جب بلا آخر آگے کو جا نہیں ایک چھوٹی سی جھیل نظر آئی تھی جسے دیکھ سوہانے بسام کو آواز دی تھی جو اس سے کچھ پیچھے ہی تھی۔

۔۔۔"بسام وہاں جھیل ہے جلدی آؤ،،،" سوہا کے کہنے پر وہ بھی اس کے پاس آیا تو وہ لوگ اس جھیل تک آئے تھے۔ جہاں جھیل کنارے کچھ لوگ بھی تھے۔ سوہانے اپنا منہ دھویا تھا۔ جبکہ بسام بھی منہ دھو پانی پینے لگا تھا جب اس کے اوپر سوہانے پانی پھینکا تھا جس پر اس نے سوہا کو دیکھا تو وہ ہنسنے لگی تھی۔

۔۔۔"ہا ہا ہا مزہ آنا،،،" سوہا اسے دیکھتے ہنسی تھی۔

۔۔۔ "ہاں بہت اب تم بھی مزا لو،،،" بسام نے کہتے اس پر پانی پھینکا تھا وہ دونوں ایک دوسرے پر ہستہ سے پانی پھینکتے ہنس رہے تھے۔ جب ایک عورت کی آواز پر وہ دونوں ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

۔۔۔ "بچے تم دونوں یہاں کے نہیں لگتے ہو،،،" اس کے بولنے پر بسام بولا تھا۔

۔۔۔ "جی اماں ہم لوگ اسلام آباد سے آئے تھے لیکن پھر اپنے گروپ سے الگ ہو کھو گئے" بسام کی بات پر انہیں افسوس ہوا تھا۔

۔۔۔ "اوہوا چھا چلو تم لوگ میرے ساتھ آؤ،،،" ان کے کہنے پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

۔۔۔ "ارے لپچے ڈروں نہیں ہم لوگ مہمانوں کے ساتھ اچھے سے رہتے ہیں تم تو مسافر ہو آ جاؤ ساتھ،،،" ان کے پیار سے کہنے پر وہ دونوں ان کے ساتھ چلنے لگے تھے۔

۔۔۔ "تم ساتھ ہی رہنا میرے،،،" بسام نے اس کے کان کی طرف
ہوتے بولا تھا۔ جبکہ وہ عورت ان لوگوں کو جھیل سے کچھ دور ایک
گاؤں لے کر آئی تھی۔ جو بہت خوبصورت تھا۔

۔۔۔ "یہ کون ہیں،،،" ایک عورت نے انہیں دیکھ پوچھا تھا۔
۔۔۔ "میرے دور کے رشتے دار ہیں ان کے بچے آج کے لیے ہی آئے
ہیں،،،" اس نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔ پھر انہیں لیے اپنے گھر لے کر
آئی تھی جو بہت چھوٹا سا تھا

۔۔۔ "بیٹھو،،،" اس عورت نے انہیں وہاں موجود چار پائی پر بیٹھایا
تھا۔

پھر کچھ دیر بعد وہ دونوں کے لیے چترالی چائے لے کر آئی تھی۔ جسے
دونوں نے پی بھی لیا تھا کیونکہ وہ کل شام سے بھوکے تھے۔ ان لوگوں

کی حالت دیکھ اس عورت نے انہیں کچھ پھل وغیرہ دیے جنہیں کھا وہ
لوگ سو گئے تھے۔

سوہا کی آنکھ شام میں کھولی تو گھر میں کوئی نہیں تھا۔ جبکہ وہ بسام کو سوئے
دیکھ باہر آ گئی تھی۔ جہاں وہ عورت رات کے کھانے کی تیاری کر رہی
تھی۔

-- "ارے بچے تم اٹھ گئی،،" اس نے سوہا کو دیکھتے پوچھا تھا۔ جس پر
وہ مسکراتی ان کے پاس بیٹھ گئی تھی۔

-- "آپ یہاں اکیلی رہتی ہیں،،" سوہا نے گھر دیکھتے پوچھا تھا۔
-- "ہاں میتے شوہر کی وفات ہو گئی تھی اور اولاد کوئی ہے نہیں تو اب
اکیلی ہی ہوتی ہوا چھا تم ایسا کرو میں نے کچھ کپڑے لیے تمہارے لیے تم

جا کر نہا کر وہ پہن لو یہ گندے ہو رہے ہیں "اس عورت نے اسے بتاتے
پھر وہاں موجود بیگ کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا جس پر سوہانے اپنے
کپڑے دیکھتے تو وہ سچ میں گندے تھے۔ اسی لیے اٹھتی وہ بیگ سے
کپڑے لیے ان سے واشروم کا پوچھ اس میں گئی تھی۔
جبکہ کچھ ہی دیر میں بسام بھی اٹھ باہر آ گیا تھا۔ جسے دیکھ وہ عورت
مسکرائی تھی۔

--- "سوہا کہاں ہے،،،" بسام نے پریشان ہوتے پوچھا تھا۔
--- "فکر نہیں کرو کپڑے بدل آرہی ہو گی،،،" جس پر انہوں نے بتایا
تو وہ کچھ ایزی ہو بیٹھا تھا لیکن اس کے کندھے میں اب درد زیادہ ہو رہا تھا
اور وہ اب اس کے چہرے سے پتا چل رہا تھا۔
--- "تم ٹھیک ہونے،،،" جبکہ اسے دیکھ اس عورت نے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "وہ کندھے پر زخم ہے اس میں درد ہو رہا ہے،،،" بسام نے اپنی آنکھیں بند کرتے بولا تھا۔ جس پر وہ عورت کچھ سوچ اٹھ کمرے میں گئی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد باہر آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک ڈبی تھی۔

۔۔۔ "اپنی شرٹ اتارو،،،" اس عورت نے بسام کو کہا تو وہ انہیں دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "جلدی اتارو تمہارے زخم پر یہ مرہم لگا دو ٹھیک ہو جائے گا،،،" ان کے بولنے پر بسام نے مشکل سے اپنی شرٹ اتاری تھی۔ پھر وہ کپڑے کا پیس اتارا انہوں نے اس پر وہ مرہم لگا اس کی پیٹی کی تھی۔

۔۔۔ "زخم گہرا نہیں ہے جلدی ٹھیک ہو جائے گا،،،" اس عورت نے پیٹی کرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "تم بھی کپڑے بدل لو بچے،،،" انہیں نے بسام کو فکر سے بولا تھا۔

۔۔۔ "نہیں اماں میں ایسے ہی ٹھیک ہو،،،" بسام نے کہتے اپنی شرٹ پہنی تھی۔

۔۔۔ "اماں آپ کے پاس فون ہے،،،" بسام کے پوچھنے پر وہ بولی تھیں۔

۔۔۔ "نہیں بچے میں نے کیا کرنا،،،" وہ کچھ سوچنے لگا تھا۔ پھر اٹھ جانے ہی لگا تھا جب سوہا دوسرے کمرے سے باہر آئی تھی۔ بسام اسے دیکھنے لگا تھا۔ وہ چترالی لباس میں ملبوس بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔ اس پر وہ فراک اور ساتھ ٹوپی کچھ زیادہ ہی بیچ رہی تھی۔ اور بسام خانزادہ کو لگا تھا اس نے سوہا سے زیادہ خوبصورت لڑکی کوئی دیکھی ہی نہیں۔

۔۔۔ "چترال کی وادی سے یہ داستان شروع ہوگی" بسام کے دماغ میں وہ الفاظ پھر آئے تھے۔

۔۔۔ "عشق اپنا شکار ڈھونڈ لیتا ہے پھر سب برباد کر دیتا ہے تو بھی برباد
ہو گا سب برباد ہو گے سب ختم ہو جائے گا" بسام کو اس فقیر کی باتیں
یاد آرہی تھیں۔ جبکہ اپنے سامنے وہ سوہا کو اس عورت سے ہنستے بات
کرتے دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "بسام خانزادہ کو محبت ہو گئی ہے،،،" دل سے کہی اندر سے آواز
آئی تھی۔ جسے سن وہ حیران ہوا تھا۔

۔۔۔ "یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ،،،" بسام سوچتے وہاں سے باہر
نکل گیا تھا۔

۔۔۔ "ماشاء اللہ تم بہت پیاری لگ رہی ہو،،،" اس عورت نے سوہا کو
دیکھتے بولا تھا جو مسکرا گئی تھی۔

۔۔۔ "اماں بسام نہیں اٹھا کیا،،،" سوہا کے پوچھنے پر وہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "باہر نکلا ہے ابھی ویسے ایک بات پوچھوں،،،" اس عورت نے سوہا سے پوچھا تو وہ ہاں میں سر ہلا گئی۔

۔۔۔ "پسند کرتی ہو تم اسے،،،" ان کے سوال پر وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "وہ دوست ہے بس میرا اور کچھ نہیں،،،" جس پر وہ فوراً بولی تو وہ عورت مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "میں نے تو کچھ کہا ہی نہیں بچے پسند تو دوست کو بھی کر سکتے ہیں" ان کی بات پر سوہا نے انہیں دیکھا تھا۔

۔۔۔ "جی صرف ایک دوست کی حیثیت سے بس،،،" جبکہ سوہا نے مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "بچے میری عمر ہو گئی ہے اسی لیے تجربہ بھی ہو گیا ہے یہ جیسے تم

دوستی کا نام دے رہی ہونا یہ دوستی نہیں ہے،،،" ان کی بات پر سوہا حیران ہوئی تھی۔

--- "پھر کیا ہے،،،" وہ ناچاہتے ہوئے بھی پوچھ گئی تھی۔

--- "دوستی سے کچھ آگے یہ محبت بھی نہیں ہے ہاں لیکن محبت کی

طرف بڑھتے قدم ضرور ہیں" ان کے کہنے پر وک سوچنے لگی تھی۔

--- "اماں ایسا کبھی نہیں ہو گا وہ مجھے صرف دوست سمجھتا ہے اور میں

ویسے نہیں ہو جیسی لڑکی اسے چاہیے اور پھر وہ بھی ویسا نہیں ہے جیسا

لڑکا مجھے چاہیے،،،" سوہانے ادا سی سے کہا تو وہ اس کی الجھن سمجھتے بولی

تھیں۔

--- "بچے ایک بات یاد رکھنا زندگی ہر کسی کو موقع نہیں دیتی لیکن اگر

تمہیں کبھی موقع ملے نا تو اسے استعمال کرنا اور اپنے دل اور دماغ کی

جنگ میں خود کو الجھنا نامت،،،" وہ عورت جو بول رہی تھی سوہانہ غور سے

سن رہی تھی۔

۔۔۔"اور اگر کبھی الجھ جاؤ تو کسی خاموشی والی جگہ پر اکیلے بیٹھ آنکھیں بند کر اپنے اندر کی آواز کو سننے کی کوشش کرنا اور جو پہلی بات تمہیں سنائی دے اس پر عمل کر لینا ہاں ایک اور بات کبھی کبھار آنکھوں دیکھا اور کانوں سنا پورا سچ نہیں ہوتا اسی لیے یہ باتیں یاد رکھنا،،،" وہ اسے کہتی اپنے کام میں مصروف ہوئی تھیں جبکہ سوہا ان کی کہی باتوں کو سوچنے لگی تھی۔

بسام وہاں سے باہر آیا تھا۔ وہ موبائل پر سگنل کیج کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو ہو بھی گئے تھے لیکن اس پر کال نہیں ہو سکتی تھی اسی لیے اس نے اپنے گروپ میں میسج چھوڑ دیا تھا جس میں اس نے سوہا کے ملنے کا بتا دیا تھا۔ اور اب اس کا ارادہ جلد از جلد واپس جانے کا تھا۔ وہ اپنا موبائل جیب میں رکھتا وہاں سے نظریں آنے والے پہاڑوں کو دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "ایسا کیسے ہو سکتا ہے بسام خانزادہ کو محبت نہیں ہو سکتی یہ اٹریکشن ہے بس اور کچھ نہیں" بسام نے سوچا تھا۔

۔۔۔ "علی حمد ان ٹھیک کہتے تھے وہ باقی لڑکیوں جیسی نہیں ہے وہ الگ ہے وہ تو ماہا گڑیا جیسی ہے لیکن ایسا کیوں ہے،،،" بسام نے اس کے بارے میں سوچتے اپنی آنکھیں بند کر کھولی تھی۔ پھر واپس گھر کی طرف چل دیا تھا۔

وہ واپس آیا تو رات ہو گئی تھی اور وہ عورت اور سوہا اسی کا انتظار کر رہی تھیں۔ اس کو آتا دیکھ سوہانے ان کے ساتھ مل کر کھانا لگایا تھا۔ جبکہ وہ دونوں اپنے سامنے موجود چیزیں دیکھ حیران ہو رہے تھے۔ جس دیکھتے وہ عورت مسکرائی تھی۔

--- "یہ چا پشور و ہے ہمارے یہاں بہت مشہور ہے اسے آٹے کی پتلی
تہوں سے بنایا جاتا ہے جس میں کیما بنایا ہوا گوشت (اکثر مینے یا گائے کا
گوشت)، پیاز اور مقامی مصالحوں کے آمیزے سے بھرے ہوتے
ہیں۔ اس لذیذ ٹریٹ کو پھر ایک کڑوی پرپکا یا جاتا ہے یہاں تک کہ
سنہری بھورا اور باہر سے کرپسی ہو جائے جبکہ اندر ایک ذائقہ دار،
گوشت دار بھرنے کو برقرار رکھا جائے" انہیں نے دیش ان لوگوں کی
طرف کرتے بتایا تھا جس پر وہ نے تھوڑا تھوڑا اپنی پلٹ میں نکال
کھانے لگے تھے۔

--- "منٹو ایک قسم کی ابلی ہوئی پکوڑی ہے جو پکا ہوا گوشت، پیاز اور
مسالوں سے بھری ہوتی ہے، جسے باریک آٹے میں لپیٹا جاتا ہے، اور پھر
پکنے تک بھاپ جاتا ہے۔ ان پکوڑیوں کو اکثر ٹماٹر پر مبنی چٹنی اور دہی کے
ساتھ پیش کیا جاتا ہے، جس سے ذائقوں کا ایک خوشگوار امتزاج ہوتا

ہے "انہوں نے اگلی دیش ان لوگوں کے سامنے کی تھی۔ جس پر وہ
اسے بھی ٹرائی کرنے لگے تھے۔

--- "یہ شاپک ہے یہ ایک روایتی چترالی ڈش ہے جس میں باریک لپٹے
ہوئے آٹے کی تھوں پر مشتمل ہوتا ہے جسے جوڑ دیا جاتا ہے اور پھر ایک
گرل پر پکایا جاتا ہے۔ تھوں کو تہہ کرنے سے پہلے مکھن اور بعض
اوقات چینی کے ساتھ پھیلا یا جاتا ہے، جس سے ایک فلیکی، کرپسی
ساخت بن جاتی ہے۔ یہ اکثر ناشتے کے طور پر یا چائے کے ساتھ پیش کیا
جاتا ہے "وہ وہاں موجود چند چیزوں کے بارے میں انہیں بتا رہی تھیں
جن کو سوہانے اپنے زہن میں بیٹھا لیا تھا۔ پھر ان کی تصویریں بھی لے
لی تھی۔ وہ لوگ کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو بسام بولا تھا۔

--- "اماں یہاں سے شہر کی طرف کیسے جاتے ہیں،،،" بسام کے
پوچھنے پر بولی تھیں۔

--- "بچے اب رات ہو گئی ہے تم صبح نکلنا میں کسی کو کہہ دو گی تم
لوگوں کو سڑک تک چھوڑ آئے گا" ان کے بولنے پر بسام سوچتے بولا
تھا۔

--- "لیکن ہم لوگوں نے نکلنا ہے،،،" اسے کسی بھی طرح اب واپس
جانا تھا۔

--- "بچے رات کو سفر ٹھیک نہیں ہوتا تم صبح چلے جانا اماں بھی کہتا ہے
اور بات بھی نہیں سنتا،،،" انہوں نے پتار سے بولنے پر وہ مان گیا تھا۔
--- "اچھا چلو آؤ میرے ساتھ آج تم لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر جاتا
ہے،،،" ان کے بولنے پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔
--- "لیکن اماں کدھر جانا ہے،،،" سوہانے پوچھا تھا۔

--- "ارے آؤ تو سہی،،،" جس پر وہ اسے کہتی کھڑا کر گئی تھیں تو وہ
دونوں ان کے ساتھ گھر سے نکلے تھے پھر وہ انہیں کچھ آگے لے کر گئی

تھیں جہاں ان کے گاؤں کے ہی لوگ تھے۔ وہ لوگ کوئی فنکشن کر رہے تھے۔

۔۔۔ "آج ہمارے گاؤں میں فنکشن ہے آ جاؤ تم لوگ بھی دیکھو،،،" وہ عورت ان دونوں کو اپنے ساتھ لے کر گئی تھی۔

۔۔۔ "ارے واہ خالہ یہ لڑکی تو بڑا پیارا ہے،،،" وہ موجود لڑکیاں سوہا کو دیکھ بول رہی تھیں ان سب کو ان دونوں کو پتا تھا۔

۔۔۔ "ارے ہاں ناب نظر نا لگنا،،،" جبکہ ان کے بولنے پر سوہا ہنسی تھی اور بسام خانزادہ کو وہ منظر خوبصورت لگا تھا۔

۔۔۔ "آپی آپ ہمارے ساتھ ڈانس کرو گی،،،" ایک بچی نے سوہا کے پاس آتے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ارے ہاں آ جاؤ،،،" جس پر وہ کہتی اٹھ اس کے ساتھ گئی تھی وہ
لوگ چترالی گانوں پر رقص کر رہے تھے جبکہ سوہا کو بھی مزا آ رہا تھا اور
بسام خان زادہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "سوہا خان یہ دل کو تم بھار ہی ہو،،،" بسام نے اسے دیکھتے سوچا
تھا۔

۔۔۔ "بسام اتنا مزا آ رہا ہے تم بھی آؤ،،،" وہ اپنی سوچوں سے باہر سوہا کی
آواز پر آیا تھا۔

۔۔۔ "نہیں تم جاؤ،،،" جس پر وہ بولا تھا۔

۔۔۔ "آؤ نا ساتھ یا مزا آ رہا ہے،،،" سوہا نے ضد کی تھی جس پر وہ بھی
اس کے ساتھ چلا گیا تھا۔ وہ لوگ کتنی دیر انجوائے کرتے رہے پھر اماں
کے ساتھ واپس آئے تھے۔

وہ لوگ صبح ہی وہاں سے نکل آئے تھے۔ اور تقریباً شام تک وہ لوگ چترال میں موجود تھے لیکن اب مسئلہ تھا کہ وہ لوگ اپنے کونج تک کیسے جائے پھر کچھ سوچتے بسام نے علی کو کال کر دیا تھا جس پر وہ کچھ ہی دیر میں آنے والا تھا وہ لوگ اس کا ویٹ کر رہے تھے۔ جب سوہا کی نظر وہاں موجود لڑکیوں کے ایک گروپ پر گئی تھی جو بسام کو ہی دیکھ کچھ باتیں کر رہیں تھیں۔ جبکہ ان کا یوں ہنس کر بات کرنا سوہا کو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

-- "سوہا تم نے کچھ کھانا ہے،،،" بسام کے بولنے پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

-- "ہاں کیا کہا،،،" سوہا نے اس کی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "تم کیا،،،" بسام اس سے پوچھنے ہی لگا تھا جب اس کی نظر اسی لڑکیوں کے گروپ کر گئی جو اسے دیکھ مسکرا رہی تھیں اور جب انہوں نے بسام کو دیکھا تو ہاتھ ہلایا تھا۔ جس پر مسکراتے وہ بھی ہاتھ ہلایا تھا۔ اس کے ایسا کرنے پر سوہا کو نجانے کیوں غصہ آیا تھا۔ پھر وہ سوہا کی طرف متوجہ ہوا تھا لیکن ان میں سے ایک لڑکی چلتی بسام تک آئی تھی۔

۔۔۔ "ہاں کچھ کھاؤ گی،،،" بسام نے اس سے پوچھا تھا۔ جب وہ بولتی اس سے پہلے اس کے پاس آتی لڑکی بولی تھی۔

۔۔۔ "ہائے ہینڈ سم تمہارا نام کیا ہے،،،" اس کے پوچھنے پر وہ مسکراتے اس سے ہاتھ ملا گیا تھا۔ جبکہ ان دونوں مصروف دیکھ سوہا وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

۔۔۔ "بسام خانزادہ،،،" بسام مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "یار تمہارا تو ڈمپل بھی پڑتا ہے کیا تم اپنا نمبر دو گھ مجھے،،،" اس لڑکی نے ہنستے مانگا تھا۔ لیکن بسام کا دھیان اس سے پہلے ہی سوہا پر گیا تھا جو وہاں نہیں تھی اسے پیچھے کھڑے دیکھ وہ معذرت کر گیا تھا۔

۔۔۔ "سوری مجھے جانا ہے،،،" بسام کہتا وہاں سے نکلا تھا جبکہ وہ لڑکی اسے منہ کھولے دیکھ رہی تھی۔ وہ اس لڑکی کو چھوڑ سوہا کے پاس آیا تھا۔ جو اپنے بند فون کو گمھا رہی تھی۔

۔۔۔ "تم یہاں کیوں آگئی،،،" بسام نے اس سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "تم اپنی نئی گر لفرینڈ کے ساتھ بیزی تھے تو اسی لیے خیراب آ کیوں گئے" سوہا کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "ہمم وہ کیا ہے نا اس نئی گر لفرینڈ سے زیادہ اپنی اس دوست کی فکر

ہو رہی تھی جو پہلے بھی گم گئی تھی،،،" بسام کی بات پر سوہا نے اسے

دیکھا تھا۔

۔۔۔ "بسام تمہیں یہ سب کر کیا ملتا ہے،،،" اس کی بات کو وہ سمجھا نہیں تھا۔

۔۔۔ "کیا مطلب کیا کر کے" اس نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "یہی افیئر ز چلا کر بسام یہ سب غلط ہے کیوں یہ گناہ کرتے ہو تم یہ اچھا نہیں ہے مت کرو یہ سب،،،" سوہا کی آنکھوں میں فکر تھی۔ جسے دیکھتے وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔ "ہا ہا سوہا خان یہ غلط ہے تو اپنے بارے میں کیا خیال ہے تم بھی تو میری دوست ہو پھر یہ بھی تو غلط ہے نا ایک نا محرم سے دوستی،،،" بسام کی بات پر وہ ساکت ہوئی تھی۔

۔۔۔ "ہاں ٹھیک کہا تم نے میں بھول گئی تھی لیکن یہ غلطی مزید نہیں ہو گئی،،،" سوہا نے اپنے آنسو کنٹرول کرتے بولا تھا۔ اس کی بات پر وہ کچھ کہتا اس سے پہلے دونوں کا دھیان علی پر گیا تھا۔ جس پر دونوں اس کے

ساتھ گاڑی میں بیٹھ کوچ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ کوچ آتے سوہا
رداسے ملی تو وہ اس کے گلے لگ رو پڑی تھی۔ پھر وہ کتنی دیر سب کے
ساتھ بیٹھے لیکن سوہانے ایک بار بھی بسام کو نہیں دیکھا تھا اور یہی بات
بسام خانزادہ کو بری لگ رہی تھی۔ وہ کھانا وغیرہ کھا کرے میں آرام
کرنے چلے گئے تھے۔

ان لوگوں کو چترال آئے دو ہفتے ہو گئے تھے جبکہ ایک ہفتہ تو سوہا والے
واقعے کو بھی ہو گیا تھا۔ اور اس دن کے بعد سے سوہانے بسام سے کوئی
بات نہیں کی تھی۔ وک سب میں ہوتے ہوئے بھی اسے اگنور کر رہی
تھی اور یہی بات بسام خانزادہ کی جان پر بنا رہی تھی۔ ابھی بھی سوہا

کمرے میں تھی جبکہ بسام کہی باہر گیا تھا اور رداحمد ان اور علی باہر بیٹھے تھے۔ جہاں رداکچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔

۔۔۔ "حمدان میرے پاس آیا آئیڈیا ہے آپ مدد کرو گے،،،" رداسوچنے والے انداز میں ہی بولی تھی جب حمدان کے بولنے سے پہلے علی شرارت سے بولا تھا۔

۔۔۔ "ارے ہاں ہاں رداحمدان کیسے تمہیں منع کر سکتا ہے،،،" علی کی بات پر حمدان نے اسے گھورا تھا۔ کیونکہ علی رداور حمدان کو ایسے ہی تنگ کرتا تھا۔ جبکہ رداکو بھی حمدان کی پسند کا کچھ کچھ اندازہ ہو گیا تھا۔

۔۔۔ "تو منہ بن رکھا کر اپنا کمینے انسان،،،" حمدان نے اس کی طرف کشن پھینکا تھا۔ جس پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔ "اچھا اچھا آپ لوگ بعد میں ہنس لینا یا پہلے میری سنو،،،" رداکے بولنے پر دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

۔۔۔"دیکھوں ایک ہفتہ ہو گیا ہے سوہا اور بسام بھائی کو واپس آئے اور آپ دونوں نے نوٹ کیا ہے وہ دونوں پہلے جیسے لڑتے تھے یا بات کرتے تھے جب سے آئے ہیں وہ ایک دوسرے سے بات نہیں کر رہے اور ویسے بھی ہم لوگ بھی بور ہو رہے ہیں تو کیوں ناہم لوگ بون فائر کرے اس طرح وہ لوگ بھی شاید بات کر لے،،" اس کے بولنے پر وہ دونوں سوچنے لگے تھے۔

۔۔۔"او کے ڈن میں باہر تیاری کرتا ہو علی تو بسام کو دیکھ کہاں ہے سور ردا آپ سوہا کو دیکھو،،" حمد ان کے کہنے پر سب اپنے کاموں پر لگے تھے۔

ردا کمرے میں آئی تو سوہا اپنے فون کے ساتھ لگی تھی جیسے دیکھتے وہ اس تک آئی تھی۔

۔۔۔"کیا کر رہی ہو،،" ردا نے اس سے پوچھا تھا۔

۔۔۔"یار اس دن سے یاد ہی نہیں اسے چارج کرنا بھی وہی کر رہی
ہو،،،"اس ہی بات پر رداحیران ہوئی تھی۔

۔۔۔"تمہارا دماغ کہاں ہوتا ہے سوہا حد کرتی ہو یا،،،"ردا کے بولنے پر
وہ کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی۔ جبکہ نیچے ہی اسے بسام بیٹھا نظر
آیا تھا۔

۔۔۔"پتا نہیں رداجھے واپس جانا ہے،،،"سوہانے اسے دیکھتے بولا تھا۔
جو سگریٹ پینے میں مصروف تھا جبکہ علی اس کے ساتھ بیٹھا کچھ بول رہا
تھا۔

۔۔۔"سوہا یار تمہیں ہوا کیا ہے تم جب سے آئی ہو ایسے کیوں چپ
چپ ہو کیا بسام بھائی نے کچھ کہا ہے،،،"اس کے بولنے پر وہ ردا کی
طرف دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔"ردا کی دوستی میں جیسی ہوتی ہے،،،"سوہا کی بات پر وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتے لگی تھی۔

۔۔۔"کیا مطلب،،،"وہ سمجھی نہیں تھی۔

۔۔۔"یار مطلب یہ دیکھوں آپ کا دوست اگر کسی اور سے بات کرے تو آپ کو جیلس فیل ہوتا ہے،،،"وہ بیچ میں ایک نظر بسام پر ڈال لیتی تھی۔

۔۔۔"ہاں ہوتی ہے یار جیسے تم اگر کسی سے بات کرتی کو مجھے برا لگتا ہے،،،"ردا کے بتانے پر وہ سر نفی میں ہلاتے بولی تھی۔

۔۔۔"نہیں یار ویسی نہیں،،،"ردا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کہنا کیا چاہتی ہے۔

۔۔۔"پھر کیسی سوہا،،،"وہ بھی اسی کے انداز میں بولی تو سوہا نے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔"یار مطلب ایک انسان ہے اور وہ آپ کا دوست ہے لیکن جب آپ اس کے ساتھ ہو تو وہ اس سے زیادہ کسی اور کو توجہ دے تو آپ کو ایسے فیل ہو جیسے آپ کے اندر کچھ جل رہا ہے آپ کو رونا بھی آ رہا ہو اور آپ رو بھی ناسکو کیونکہ اس کے سامنے آپ نے نار مل رہنا ہے اور پھر آپ کا دل کرے جس سے وہ بات کر رہا ہے آپ مار دو اور اس انسان کو بس اپنے ساتھ رکھو اسے والی جیلیسی،،،"ردا کو اس کی کچھ کچھ سمجھ لگ رہی تھی۔

۔۔۔"پتا نہیں یار خیر باہر آؤ ہم لوگ بون فائر کرنے لگے ہیں،،،"ردا نے بات بدلتے بولا تھا۔

۔۔۔"کیا ہے یار،،، چلو آؤ و،،،"اس کی سنے بغیر وہ اسے باہر لے آئی تھی۔

علی بسام کے پاس آیا تو وہ سگریٹ پینے میں مصروف تھا۔

--- "کیا کر رہا ہے،،،" علی نے اس کے ساتھ بیٹھتے پوچھا تھا۔

--- "کچھ نہیں تو بتا کیوں آیا ہے" بسام نے مسکراتے پوچھا تھا۔

--- "یار ہم لوگ بون فائیر کرنے لگے ہیں آجا،،،" علی کے کہنے پر وہ

سگریٹ کا دھواں نکلتا بولا تھا۔

--- "تم لوگ کرو میں نہیں آنا،،،" اس کی بات پر علی نے منہ بنایا تھا۔

--- "آجانا یار،،،" اس نے کوشش کی تھی۔

--- "یار علی نادماغ خراب کر میرا جا یہاں سے مجھے سکون چاہیے،،،"

وہ بے زاری سے بولا تو علی اٹھ گیا تھا لیکن جاتے جاتے کچھ سوچتے بولا

تھا۔

--- "ٹھیک ہے مرضی ہے تیری ویسے سوہا بھی ہوگی،،،" وہ کہتے

وہاں سے چلا گیا تھا۔ لیکن سوہا کے نام پر بسام کا دل ڈھرکا تھا جسے وہ ہاتھ

رکھ محسوس کرتے مسکرایا تھا۔ پھر کچھ سوچتے اٹھان لوگوں کی طرف
چل دیا تھا۔

بسام وہاں آیا تو حمدان سب کچھ کر چکا تھا۔ وہ لوگ آس پاس بیٹھے تھے۔
جبکہ وہ کچھ فاصلے سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ اس کی نظریں سوہا پر ہی تھیں۔
۔۔۔ "اوائے بسام نہیں آیا،،،" حمدان نے علی سے پوچھا تھا۔ جبکہ بسام
کے نام سوہا کی ڈھر کن تیز ہوئی تھی۔

۔۔۔ "آگیا ہو میں،،،" علی بولتا اس سے پہلے وہ ان تک آتا مسکراتے بولا
تھا۔

۔۔۔ "چل پھر آ جادھر،،،" جبکہ علی نے اس کے لیے جگہ بنائی تھی۔

وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اور سوہا بالکل اس کے سامنے بیٹھی تھی سوہا کو دیکھ بسام نے اپنے ہاتھ میں پکڑی سگریٹ پیچھے پھینکی تھی۔

۔۔۔ "اچھا تو ہم سب آج گیم کھیلے گے ترو تھ اینڈ ڈیر یہ بوتل جس پر آئے گی اسے کچھ لینا ہوگا،،،" ردا کے بولنے پر علی اور حمدان نے اوکے بولا تھا۔ جبکہ بسام اور سوہا چپ رہے تھے۔

۔۔۔ "اوکے سٹارٹ،،،" بوتل گھمائی گئی تھی۔ جبکہ سب اسے دیکھ رہے تھے جب وہ حمدان پر روکی تھی۔

۔۔۔ "ہاں بھائی ترو تھ یا ڈیر،،،" علی نے پوچھا تو وہ سوچنے لگا تھا۔

۔۔۔ "اُمم ڈیر،،،" حمدان کے بولتے سب نے شور ڈالا تھا۔

۔۔۔ "میں پوچھتا ہوں،،،" بسام کی آواز پر علی نے اسے اشارہ کیا تھا جس

پر وہ شرارت سے اسے دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "تو تیرا ڈیرہ ہے کہ تو ردا کو اپنے دل کی بات بتائے گا جبکہ ہمیں پتا ہے اسے کچھ کچھ تو پتا ہو گا لیکن خیر یہ کر،،،" اس کی بات پر ردا حیران ہو ان لوگوں کو دیکھنے لگی تھی مطلب اس کا شک ٹھیک تھا۔ جبکہ سوہا کو سمجھ نہیں آئی یہ کیا تھا۔ اور حمد ان تو بس دونوں کو گھور رہا تھا۔

۔۔۔ "لیکن بسام،،، اور ہاں اپنے گھر انٹی کو کال کر کے بتا بھی،،،" وہ بولتا اس سے پہلے علی بولا تھا۔

۔۔۔ "جلدی کریار،،،" بسام نے اسے چپ دیکھ بولا تھا۔

۔۔۔ "او کے امم وہ درد میں وہ میں،،،" اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے کیونکہ پلان الٹا اسی پر پڑھ گیا تھا۔

۔۔۔ "یہ دل تم سے محبت کرنا چاہتا ہے۔"

اپنی محبت کا اقرار کرنا چاہتا ہے "حمد ان نے لمبا سانس کھینچتے بولا شروع کیا تھا۔

،،جب سے دیکھا ہے تم کو اے صنم،،،"

بس تمہارا ہی دیدار کرنا چاہتا ہے،،،" اس نے نظریں رد اپر کرتے بولا
تھا۔

،،لوگوں سے سنتے تھے محبت کے افسانے،،،"

خواب ہم نے بھی دیکھیں تھے سوہانے،،،" حمدان کا ایک ایک الفاظ ردا
کو خود میں اترتا محسوس ہو رہا تھا۔

،،پیار کیا ہے؟؟ ہم اکثر سوچتے تھے،،،"

اس کام سے ہم اکثر اپنے دل کو روکتے تھے،،،" حمدان نے مسکراتے
بسام اور علی کی طرف دیکھا تو دونوں اسے آنکھ ونگ کر گئے تھے۔ جس
پر مسکراتے وہ نظریں جھکائے پھر بولا تھا

،،لیکن اب تمہیں اس دل میں بسا کر،،،"

یہ خطا ایک بار کرنا چاہتے ہیں،،، "اس نے بولتے پھر ردا کو اپنی نظروں
کے حصار میں لیا تھا۔

،،، یہ دل تم سے پیار کرنا چاہتا ہے،،، "

اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہتا ہے،،، "آخر میں وہ بول خاموش ہوا تو علی
اور بسام نے ہوٹنگ کی تھی۔ جبکہ ردا تو نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔ "ارے واہ میرے شیر چل اب آنٹی کو کال کر،،، "علی نے اس
کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "نہیں ابھی نہیں پہلے ان کی بہو اپنا خواب تو دے دے پھر،،، "

اس نے ردا کے جھکے سر کو دیکھ بولا تھا۔ جس پر علی شرارت سے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہاں تو اس کی باری آنے دے،،، "علی کی بات پر حمد ان نے اس
کے بازو پر مکا مارا تھا۔

۔۔۔ "منہ بند کر رہا جب چاہے جواب دے سکتی ہے میں انتظار کرو
گا،،،" اس کے بولنے پر سب مسکرائے تھے۔ جبکہ سوہا خوش تھی
کیونکہ حمدان سچ میں اچھا تھا۔

۔۔۔ "اچھا چلو اب دیکھوں کس پر آتی ہے،،،" انہوں نے بوتل پھر
گھمائی تھی۔

۔۔۔ "یاریہ دونوں تو ابھی بھی اگنور کر رہے ہیں،،،" علی نے رد اور
حمدان کو میسج کیا تھا۔

۔۔۔ "کچھ سوچتا ہو،،،" جس پر حمدان نے پھر دونوں کو میسج کیا تھا۔
جبکہ بوتل گھوم اب کی بار سوہا پر آ روکی تھی۔

۔۔۔ "سوہا! میں پوچھوں،،،" سب کے شور کرنے پر حمدان بولا تھا۔
۔۔۔ "اچھا بتاؤ کیا لینا ہے،،،" وہ سوچنے لگی تھی۔

۔۔۔ "ترو تھ،،،" اس نے سوچتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہمم اچھا تو سوہا اب یہ بتاؤ تمہیں کسی سے محبت ہوئی ہے،،،"

حمدان کے سوال پر بسام دل نجانے کیوں بے چین ہوا تھا۔

۔۔۔ "مجھے ان سب چیزوں پر یقین نہیں یہ سب فضول ہوتا ہے،،،" وہ

جس انداز میں بولی تھی بسام کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جسے چھپانے کے لیے وہ چہرہ الجھا گیا تھا۔

۔۔۔ "ویسے یار گڑیا پھر تو تم اور بی کے ایک سے ہی ہو دونوں کو ہی یقین

نہیں پتا نہیں کیا بنے گا تم لوگوں کا،،،" علی کے بولنے پر بسام نے اسے دیکھا تھا جو مسلسل اسے اگنور کر رہی تھی۔

۔۔۔ "چلو پھر کر،،، یار بس کرو میں بور ہو گیا ہو،،،" حمدان بوتل

گھمانے لگا تھا جب بسام بولا تھا۔

۔۔۔ "لیکن،،، ہاں یار بس کرتے ہیں،،،" علی کچھ کہنے لگا تھا جب ردا

نے بھی بولا تھا۔

۔۔۔"ہاں ٹھیک ہے چل بی کے اتنے اچھے موسم میں تو کچھ سنا ہی دے
ویسے بھی اتنے دنوں سے تو نے کچھ گایا پر یکٹس بھی ہو جائے گی،،،"
حمدان کے کہنے پر وہ کچھ سوچتے مسکرا کر اٹھ وہاں سے چلا گیا تھا۔
۔۔۔"یہ کیا تھا،،،"جس پر وہ لوگ منہ کھولے ایک دوسرے کو دیکھ
رہے تھے۔

۔۔۔"پتا نہیں خیر ہم لوگ خود ہی کچھ کرنے کا سوچتے ہیں،،،"حمدان
نے ان لوگوں کو کہا تھا۔ جبکہ سوہا کا بھی دل وہاں سے جانے کا کر رہا تھا۔
لیکن وہ کچھ کہتی یا کرتی بسام واپس آتا اپنی جگہ پر بیٹھا تھا۔
جبکہ اب سب اس کے ہاتھ میں گٹار دیکھ رہے تھے۔ اس نے اپنی جگہ
بیٹھتے گٹار پر ٹیون سٹ کی تھی۔ جبکہ وہ سب خاموش تھے اور بسام کے
گٹار کی دھن گونج رہی تھی۔ جب اس نے اپنی نظریں جھکائے گانا
شروع کیا تھا۔

۔۔۔"خاموشیاں آواز ہیں،،، تم سننے تو آؤ کبھی،،،"

چھو کر تمہیں کھل جائے گی،،، گھر ان کو بلاؤ کبھی،،،" سوہا اسے دیکھ رہی تھی۔ اور وہ یہ محسوس کر رہا تھا۔

۔۔۔"بے قرار ہے بات کرنے کو،،، کہنے دو ان کو ذرا،،،" بسام نے

اب کی بار نظریں اٹھائی تو اس کی آنکھوں میں دیکھ سوہا کو کچھ ہوا تھا۔

۔۔۔"خاموشیاں،،، تیری میری خاموشیاں،،،"

خاموشیاں،،، لیٹی ہوئی خاموشیاں،،،" سب کو محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ

اس گانے میں اپنے ایک ہفتے کا حال بتا رہا تھا۔ جبکہ بسام خانزادہ سب کچھ

فراموش کیے سوہا خان کو دیکھ رہا تھا جواب اپنی نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔"چترال کی وادی سے یہ داستان شروع ہوگی" اس کے دماغ میں

پھر فقیر کی بات آئی تھی اور اسے یقین ہو گیا تھا اس کی داستان چترال

سے ہی شروع ہو گئی ہے۔ جس پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "کیا اس گلی میں کبھی تیرا جانا ہوا،،،

جہاں سے زمانے کو گزرے زمانہ ہوا،،، "علی نے ان لوگوں کی
تصویریں لی تھیں۔

۔۔۔ "میرا سہ تو وہی پر ہے ٹھہرا ہوا،،،

بتاؤ تمہیں کیا میرے ساتھ کیا کیا ہوا،،، "بسام کے ذہن سے اس فقیر
کی باتیں ہیں نہیں جارہی تھیں۔

۔۔۔ "خاموشیاں ایک ساز ہیں،،، تم دھن کوئی لاؤ ذرا،،،

خاموشیاں الفاظ ہیں،،، کبھی آگنگنا لے ذرا،،، "وہ دونوں ہی تو ایک ہفتے
سے خاموش تھے۔

۔۔۔ "بے قرار ہے بات کرنے کو،،، کہنے دوان کو ذرا،،، "اس کے

الفاظوں سے ہی اس کی بے قراری کا پتا چل رہا تھا۔

سوہا کو اپنا دل باہر آتا محسوس ہو رہا تھا۔ جبکہ بسام تو بس اسی میں کھویا تھا۔
حمدان بھی رد اکودیکھ رہا تھا جو اپنی نظریں جھکائے ہی بیٹھی تھی۔

سوہا نے پھر بسام کو دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

۔۔۔ "تم فریب ہو دھوکا ہو بسام خانزادہ،،،" اس نے آنکھوں میں
آنسو لیے سوچا تھا۔

۔۔۔ "تم واحد ہو جسے بسام خانزادہ اب دھوکا نہیں دے پائے گا،،،"
جب اس کی آنکھوں میں چمکتی نمی کو دیکھ بسام نے آنکھیں بند کرتے
سوچا تھا۔

۔۔۔ "ندیوں کا پانی بھی خاموش بہتا یہاں،،،"

کھلی چاندنی میں چھپی لاکھ خاموشیاں،،، "سوہا کو وہ رات یاد آئی تھی جب
بسام یہی باہر بیٹھا چاند کو دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "بارش کی بوندوں کی ہوتی کہاں ہے زباں،،،"

سلگتے دلوں میں ہے خاموش اٹھادھواں،،، "اب کی بار درانے ہمت کر
حمد ان کو دیکھا تھا۔ جس اب آگ کو دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "خاموشیاں عکاش ہیں،،، تم اڑنے تو آؤ ذرا،،،

خاموشیاں احساس ہیں،،، تمہیں محسوس ہوتی ہیں کیا،،، "بسام اب گاتا
اپنی جگہ سے اٹھ قدم سوہا کی طرف لینے لگا تھا۔

جبکہ سوہا کے لیے وہاں رہنا مشکل ہو رہا تھا۔ تبھی وہ اٹھتی جانے لگی تھی
جب بسام اس تک پہنچتا اس کا ہاتھ پکڑا سے روک گیا تھا۔

۔۔۔ "خاموشیاں،،، تیری میری خاموشیاں،،،

خاموشیاں،،، لیٹی ہوئی خاموشیاں،،، "اس کے روکنے پر سوہا نے اسے

دیکھا تو وہ اپنا ہاتھ پیچھے کر گیا تھا۔ جبکہ وہ اپنی آنکھوں میں آئے آنسو

صاف کر وہاں سے بھاگتی اندر چلی گئی تھی۔ اس کے جاتے پھر ہر طرف

خاموشی ہو گئی تھی۔ بسام نے آنکھیں بند کر پھر کھول ان تینوں کو دیکھا
پھر وہ بھی وہاں سے نکل گیا تھا۔

ان دونوں کے جاتے وہ لوگ بھی کچھ دیر میں اندر ہی آ گئے تھے۔ ردا تو
اندر آتے کمرے میں چلی گئی تھی لیکن وہ دونوں باہر ہی بسام کا انتظار
کرنے لگے تھے۔

ردا کمرے میں آئی تو سوہا پریشان بیٹھی تھی وہ اس کے پاس آ بیٹھ گئی
تھی۔

۔۔۔ "کیا بات ہے سوہا تم بسام بھائی سے ناراض ہو،،،" ردا کے پوچھنے
پر اس نے ردا کو دیکھا تھا۔

۔۔۔"ردا اس کا میرا ایسا کوئی رشتہ نہیں جس کی بنیاد پر میں اس سے

ناراض ہوں،،،" وہ سنجیدگی سے بولی تو ردس بھی چپ ہو گئی تھی۔

۔۔۔"خیر تم بتاؤ حمدان بھائی کے پرپوزل کے بارے میں سوچوں گی

تم،،،" سوہانے اس سے پوچھا تو وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔"سوہا سچ کہوں تو مجھے یقین نہیں ہو رہا مطلب حمدان کو دیکھ

میرے دل میں کچھ آیا تھا جسے میں نے وہی روک دیا تھا لیکن اب وہ بھی

مجھے پسند کرتے ہیں اسلام آباد جا جواب دے دو گی،،،" ردس کی بات پر

وہ مسکرائی تھی۔ لیکن وہ مزید بات کرتی اس سے پہلے فون پر ہونے والی

رنگ پر اس کا دھیان فون کی طرف گیا تھا۔

۔۔۔"پتا نہیں کون ہے،،،" سوہامے دیکھا تو کوئی ان نون نمبر تھا۔ جسے

بند کرتے وہ فون رکھنے لگی تھی جب ایک آئی مل کے نوٹیفکیشن پر اس کا

دھیان گیا تو اس نے وہ کھول لیا وہ تین چار دن پہلے کا تھا اس نے اسے
کھول پڑا تو اس کے چہرے پر فکی آتی جا رہی تھی۔

۔۔۔ "کیا ہوا سوہا،،،" ردانے اسے پریشان دیکھ پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ردا مجھے خاب سے نکال دیا ہے اتنے دن ناجانے کی وجہ

سے،،،" اس کی بات پر ردابھی حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "تم نے بتایا نہیں تھا،،،" اس نے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "یار مینجر نہیں تھا میں نے وہاں سٹاف میں ایک لڑکی کو کہا تھا لگتا

اس نے نہیں بتایا" وہ پریشان ہو رہی تھی۔ جبکہ اس ردابھی پریشان

تھی۔

بسام واپس آیا تو دونوں اس کے انتظار میں تھے وہ ان دونوں کو دیکھ سوہا

اور ردا کے روم کی طرف آیا تھا۔

۔۔۔ "اوائے کدھر ہم تیرا انتظار کر رہے تھے اور تو کہاں جا رہا ہے،،،" علی نے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "مجھے سوہا سے بات کرنی ہے،،،" بسام کہتے بنا ان کی سنے دروازے پر ہاتھ رکھ گیا جو کھولا تھا۔ لیکن وہ ناک کرتا اس سے پہلے وہ ان کی بات سن گیا تھا۔ جسے سن وہ جو کچھ سوچ کر آیا تھا اپنا ارادہ پکا کر گیا تھا۔ بسام نے ہمت کرنا کیا تھا۔ جس پر وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئی تھیں۔

۔۔۔ "ارے بسام بھائی آپ،،،" ردانے اسے دیکھتے بولا تھا۔
۔۔۔ "جی سوہا مجھے بات کرنی ہے تم سے،،،" بسام نے سوہا کو مخاطب کیا تھا۔

۔۔۔ "ہمم بولوں کیا بات ہے،،،" جس پر وہ فور مل ہو بولی تھی۔

۔۔۔"یار مسئلہ کیا ہے کیوں مجھے اگنور کر رہی ہو تم،،،" وہ سیدھا

پوئینٹ پر آیا تھا۔

۔۔۔"بسام میں اگنور نہیں کر رہی اور تم مے ہی تو اس دن کہاں تھا تو

بس پھر،،،" سوہا کے کہنے پر اسے یاد آیا تھا۔ جس پر وہ ان لوگوں کے

پاس آتا کچھ فاصلے پر بیڈ کی دوسری طرف بیٹھا تھا۔

۔۔۔"ٹھیک ہے میں نے کہاں تھا سوہا لیکن تمہارا اگنور کرنا مجھے اچھا

نہیں لگ رہا سوہا پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تم واحد لڑکی ہو جس سے بات

کرنا بسام خانزادہ کو اچھا لگنے لگا ہے اور تمہارا اگنور کرنا برا،،،" بسام کی

بات پر وہ حیران ہوئی تھی جبکہ علی اور حمد ان بھی دروازے میں ہی

کھڑے تھے۔

۔۔۔"بسام ہم بس پر وجیکٹ کے لیے ساتھ تھے اور مجھے واپس جانا ہے

میری لائف میں آگے ہی مسئلہ ہیں اور پھر ویسے بھی نامحرم سے دوستی

اچھی بات نہیں،،،" سوہارو ڈھوبولی تھی۔ جس پر بسام نے اسے دیکھا
تھا پھر مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔"ٹھیک ہے سوہانا محرم سے دوستی جائز نہیں تو مجھے اپنا محرم بنالو
اپنی زندگی کا ہر مسئلہ بسام خانزادہ کو سونپ دو پوری زندگی ساتھ رہ
لو،،،" وہ سکون سے کہتا سب کا سکون چھین گیا تھا۔
۔۔۔"بس بسام تم پاگل ہو گئے ہو ایسا نہیں ہو سکتا،،،" وہ ایک دم سے
اپنی جگہ سے اٹھتی بولی تھی۔ جس پر وہ بھی اٹھتے اس تک آیا تھا۔ جبکہ
ردا علی اور حمدان تو اس کی بات پر ہی حیران تھے۔

۔۔۔"ایسا کیوں نہیں ہو سکتا سوہا پلیریا مان جاؤ نادیکھوں اس طرح
تمہاری بھی تو مدد کو جائے گی میں تمہیں رہنے کے لیے جگہ بھی دے دو
گا اور تمہیں کوئی مسئلہ بھی نہیں ہوگا،،،" اس کی بات پر سوہا کو غصہ آیا
تھا۔ جس پر وہ اسے پیچھے کر گئی تھی۔

۔۔۔"بسام خانزادہ نہیں ہو میں ان لڑکیوں جیسی جو کسی بھی لالچ میں آ
اپنا سب کو تمہیں دے دیتی ہیں میں تمہاری خواہشاں،،" وہ بولی ہی رہی
تھی جب بسام بولا تھا۔

۔۔۔"سوہا خان تم الگ کو تبھی تو بسام خانزادہ اپنے دل کے ہاتھوں
تمہارے آگے ہار بیٹھا ہے اور یقین کرو جب تک تم خود اجازت نہیں دو
گی میں تمہارے قریب نہیں آؤ گا سوہا مان جاؤ یار پلیز مجھ سے نکاح کر لو
جیسے تم کہوں گی سب ویسے ہی ہو گا جب تم کہوں گی بسام خانزادہ تب
تمہارے قریب آئے گا تمہاری اجازت کے بغیر کچھ نہیں کرے
گا،،،" بسام کی باتوں نے سب کو ساکت کیا تھا۔

۔۔۔"بسام جاؤ یہاں سے،،،" سوہا خود پر کنٹرول کرتے بولی تھی۔
۔۔۔"سوہا میں جا رہا ہو لیکن تم سوچ کر جواب دینا اور ہاں اپنے دل سے
پوچھنا مجھے امید ہے ہم جب یہاں سے واپس اسلام آباد جائے گے تو تم

سوہا خان نہیں سوہا خان زادہ بن کر جاؤ گی،،، "بسام اسے کہتے بنا کسی کو دیکھے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔ جبکہ اس کے جاتے علی اور حمد ان بھی صدمہ کی حالت میں اپنے کمرے میں آئے تھے۔ اور سوہا ردا کو دیکھ واثر و م چلی گئی تھی۔ جبکہ ردا بھی جو وہاں اس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

سوہا باہر آئی تو ردا جاگ رہی تھی۔ وہ اسے دیکھ باہر جانے کی لگی تھی جب ردا نے اسے پکڑتے بیٹھا گئی تھی۔

سوہا یار میری بات سنو،،، "ردا نے اس کے سامنے بیٹھتے اسے پکارا تھا۔

۔۔۔ "ردا پلیز مجھے بات نہیں کرنی اور تمہیں لگتا ہے بسام جیسا انسان سیریس ہو سکتا ہے،،، "سوہا کی بات پر وہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔"سوہا تمہیں پتا ہے نا ہماری اصلیت ہم یتیموں کو کوئی نہیں پوچھا اور خاص طور پر تب جب یتیم کے ساتھ لاوارث ہوا ایسے میں اگر تمہیں اتنا اچھا لڑکا مل رہا ہے تو سوہا انکار نا کرو یا ر،،،"ردا کی بات پر وہ نظریں جھکائے بولی تھی۔

۔۔۔"ردا وہ مجھ سے نکاح کر لے گا لیکن جتنا میں اسے جان گئی ہونا وہ جلدی ہی بے زار ہو جانے والوں میں سے پھر وہ کسی دوسری کی تلاش،،،"وہ بول ہی رہی تھی جب ردا بولی تھی۔

۔۔۔"تمہیں الیڈپر یقین ہے نا تو خود کو الیڈ کے حوالے کر اس کے فیصلے پر یقین کر لو سوہا وہ اپنے اچھے بندوں کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دے سکتا،،،"ردا اسے سمجھا رہی تھی جس پر سوہا نظریں جھکائے اسے سن رہی تھی۔

۔۔۔"سوہا بسام بھائی نے تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا تم جب گم ہو گئی تھی تو وہ تمہیں ڈھونڈتے رہے ہم لوگوں کو انہوں نے ہی بھیجا تھا لیکن وہ خود نہیں آئے ان کا کہنا تھا وہ تمہیں لے کر ہی آئے گے سوہا انہوں نے اپنی جان کی بھی فکر نہیں کی تھی باقی تم پر ہے تم جو فیصلہ لو

Part 2 IZ میں تمہارے

ساتھ ہو،،،"ردا اسے کہتی اٹھ اپنی جگہ پر جالیٹ گئی تھی۔ نیند تو اب سوہا کو آنی نہیں تھی تبھی پہلے وہ ویسے ہی بیٹھی رہی پھر اپنے شال اچھی طرح خود پر پھلائے باہر لاؤن میں نکل آئی تھی۔

شدید سرد رات میں وہ چترال کی سڑکوں پر اپنے ہاتھ جیبوں میں ڈالے چل رہا تھا۔ اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی۔ وہ جو کر آیا تھا اب اس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

۔۔۔"سوہا خان تم اٹریکٹ کر رہی ہو بسام خانزادہ کو،،،" بسام نے

سوچتے اوپر دیکھا تھا۔ پھر سگریٹ جلا پینے لگا تھا۔ نجانے کتنے ہی
سگریٹ وہ پی گیا تھا۔ پھر جب تھک گیا تو سگریٹ پیتے ہوئے ہی واپس
کوٹج کی طرف آنے لگا تھا۔

سوہا باہر نکل چاند کو دیکھ رہی تھی۔ اور ساتھ ساتھ اس کے بارے میں
سوچ رہی تھی۔

۔۔۔"بچے ایک بات یاد رکھنا زندگی ہر کسی کو موقع نہیں دیتی لیکن اگر
تمہیں کبھی موقع ملے نا تو اسے استعمال کرنا" سوہا کو اماں کی بات یاد آئی
تھی

۔۔۔"سوہا تمہیں پتا ہے نا ہماری اصلیت ہم یتیموں کو کوئی نہیں پوچھا
اور خاص طور پر تب جب یتیم کے ساتھ لاوارث ہو ایسے میں اگر

تمہیں اتنا اچھا لڑکا مل رہا ہے تو سوہا انکارنا کرو یا ر،،،" پھر اسے ردا کی بات یاد آئی تھی۔

۔۔۔"کسی خاموشی والی جگہ پر اکیلے بیٹھ آنکھیں بند کر اپنے اندر کی آواز کو سننے کی کوشش کرنا اور جو پہلی بات تمہیں سنائی دے اس پر عمل کر لینا" سوہانے اماں کی بات یاد کرو ہی بیٹھے اوپر آسمان کو دیکھتے آنکھیں بند کی تھیں۔

۔۔۔"بسام خانزادہ سوہا خان کو تم پسند نہیں ہو لیکن تمہارا کسی اور کے ساتھ ہونا بھی پسند نہیں آتا،،،" سوہانے سوچا تھا۔

۔۔۔"وہ تمہارے ساتھ اچھا لگتا ہے،،،" اس کے دل سے آواز آئی تھی۔ جس پر وہ آنکھیں بند کیے بس چپ ہو گئی تھی۔

بسام کو ٹج آیا تو اس کی نظر سوہا پر گئی تھی جو آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی وہ چلتا اس تک آیا تھا اور اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ جبکہ وہ اس کی خوشبو سے پہچان گئی تھی۔

۔۔۔ "سوہا میں نے تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا اگر کچھ کرنا ہوتا تو اس رات جنگل میں موقع تھا میرے پاس لیکن نہیں کیونکہ تم ان لڑکیوں جیسی نہیں ہو جو خود لڑکوں کی طرف آتی ہے مجھے نہیں پتا کیوں لیکن تم سے بات کر مجھے جو سکون ملتا ہے وہ پہلے کبھی نہیں ہوا باقی جو تم چاہوں کل صبح تک بتا دینا شام کو ہم لوگ واپس جا رہے ہیں،،،" بسام کہتے وہاں روکا نہیں تھا جبکہ سوہا اس کی کہی باتیں کو سوچنے لگی تھی۔

۔۔۔"بسام تو پاگل ہو گیا ہے دیکھ اگر تو نے جو بھی رات کو کہاں وہ صرف بدلہ لینے کے لیے تھا تو باز آ جا وہ ایسی نہیں ہے،،،" وہ لوگ ناشتہ کر کمرے میں آئے تھے جب علی اسے بول رہا تھا جبکہ حمدان کا بھی یہی حال تھا۔

۔۔۔"بسام تو کچھ بول کیوں نہیں رہا جو کرنا ہے تو نے وہ باہر کسی بھی لڑکی کو دیکھ لے تجھے کوئی بھی مل،،،" حمدان بولا ہی تھا جب بسام کی بس ہوئی تھی۔

۔۔۔"تم دونوں منہ بند رکھو اپنا اور میں یہ سب دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کر رہا ہو وہ لڑکی سکون دینے لگی ہے مجھے وہ سکون جو کب سے تلاش کر رہا ہو مجھے اس سے ملنے لگا ہے کسی اور لڑکے کا سایہ بھی اس پر میرا دماغ خراب کر دیتا ہے اور رہی بات قریب جانے کی تو سوہا خان کی مرضی بسام خانزادہ کے لیے اب اہمیت رکھتی ہے،،،" وہ دونوں اس کی

بات پر حیرانی سے اسے دیکھنے لگے تھے جو اپنی پیکنگ میں مصروف ہوا تھا۔

سوہا اور ردانے بھی اپنی پیکنگ کر لی تھی۔ وہ لوگ باہر ان تینوں کا انتظار کر رہے تھے۔ جبکہ سوہا تو مسلسل ان کے بند دروازے ہودیکھ رہی تھی۔

۔۔۔ "کیا دیکھ رہی ہو،،،" ردانے اسے کھوئے ہوئے دیکھ پوچھا تھا۔
۔۔۔ "ردا میں تیار ہو بسام سے نکاح کے لیے،،،" اس کی بات سن وہ خوش ہوتی اس کے گلے لگی تھی۔

۔۔۔ "سچیسی یار جا کر بتا بھائی کو،،،" ردانے اسے دروازے کی طرف دھکا دیتے بولا تھا جس پر سوہا اسے گھوری ڈالتے دروازے پر دستک دے رہی تھی۔

جو علی نے کھولا تھا۔

۔۔۔ "بھائی مجھے بسام سے اکیلے میں بات کرنی ہے،،،" سوہا کی آواز پر
بسام نے بیگ سے اپنا منہ نکال اسے دیکھا تھا جبکہ اس کی بات پر علی نے
اسے راستہ دیا تو وہ اندر آ گئی

۔۔۔ "مجھے بات کرنی ہے اکیلے میں،،،" سوہا نے پھر کہا تھا جس پر
حمدان علی کا ہاتھ پکڑا سے لیے باہر کو جاتے دروازہ بند کرنے لگا تھا۔
۔۔۔ "دروازہ کھولا رہنے دو،،،" بسام نے ان دونوں کو بولا تو وہ دروازہ
کھولا چھوڑ چلے گئے تھے۔

۔۔۔ "ویسے چند بھی کر جاتے مجھے تم پر یقین تھا،،،" سوہا کی بات پر وہ
مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "اب یہ فالتو کام چھوڑ میری بات سنو گے یا پھر میں جاؤ،،،" اسے
پھر بیگ کے ساتھ لگے دیکھ وہ چڑ کر بولی تھی جس پر بسام بیگ چھوڑتا
اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

۔۔۔ "اچھا بتاؤ کیا بات کرنی ہے،،،" بسام نے اسے بولا تھا جس پر وہ
نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔ "وہ بسام وہ می میں تیار ہو نکاح کے لیے،،،" سوہانے بولا ہی تھا
لیکن سامنے سے کوئی جواب ناپا کر اس نے نظریں اٹھائی تو بسام حیران کو
اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "تم سچ کہہ رہی ہو،،،" اسے حیران دیکھ سوہانے سر ہلایا تھا۔
۔۔۔ "ہا ہاں لیکن میری ایک شرط ہے،،،" سوہانے اسے بولا تھا۔
۔۔۔ "کیا بتاؤ،،،" وہ پوچھ گیا تھا۔

۔۔۔ "تم میری مرضی کے بغیر پاس نہیں آؤ گے اور کسی دوسری لڑکی
کے پاس نہیں جاؤ گے،،،" سوہا کے کہنے پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "او کے ڈن میری جان جیسا تم کہو،،،" بسام بولتے باہر بھاگا تھا
جبکہ اس کی خوشی دیکھ سوہا حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "علی حمدان علی حمدان کہاں ہو یار،،،،، "وہ بھاگتے باہر گیا تھا۔ جبکہ اس کی آواز سن دونوں حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔ "بسام کیا ہے تو پاگ،،، "علی بول ہی رہا تھا جب بسام بولا تھا۔

۔۔۔ "مولوی کا انتظام کرو یار تم لوگوں کے بھائی کا نکاح ہے "اس کی بات پر وہ دونوں ساکت ہوئے تھے۔

۔۔۔ "جاؤ بھی،،،،، ہاہاں جا رہا ہو،،، "علی کہتے باہر نکلا تھا۔ جبکہ بسام بھی اپنے فون پر کچھ کرتے باہر کو نکلا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد وہ مولوی کو کہی سے ڈھونڈ کر لے آئے تھے۔ اور ساتھ کچھ گواہ بھی جبکہ سوہانے پھر وہی چترالی دریس ہی پہنا تھا جو بسام ابھی

لگ کر ریا تھا اس وہی کی جیولری پہنے وہ قیامت لگ رہی تھی۔ مولوی کے کہنے پر بسام اور سوہادونوں کو ایک کی صوفے پر بیٹھایا گیا تھا۔

۔۔۔ "سوہا خان آپ کا نکاح بسام خانزادہ ولد سفیر خانزادہ کے ساتھ حق مہر تیس لاکھ میں طے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے،،،" مولوی صاحب نے نکاح پڑھوانا شروع کیا تھا۔

۔۔۔ "قب قبول ہے،،، (بسام میں نے خود کو تمہارے نام کیا)" اس نے گھبراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے،،،" دوسری بار پوچھا گیا۔
۔۔۔ "قبول ہے،،، (محبت کا پتا نہیں لیکن وفا تم سے ہی کرو گی)" اس نے ہلکا سا بسام کو دیکھا تھا۔

۔۔۔ "کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے،،،" تیسری بار پوچھا گیا۔

۔۔۔ "قبول ہے،،، (بسام بس مجھے دھوکا مت دینا کبھی)" سوہانے
بولتے کپکپاتے ہاتھوں سے سائن کیے تھے۔

۔۔۔ "بسام خانزادہ ولد سفیر خانزادہ آپ کا نکاح سوہا خان کے ساتھ
حق مہر تیس لاکھ میں طے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے،،،"
اب کی بار بسام سے پوچھا گیا تھا۔

۔۔۔ "قبول ہے،،، (آج سے تم صرف میری ہو)" وہ مسکراتے بولا
تھا۔

۔۔۔ "کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے،،،" دوسری بار پوچھا گیا۔
۔۔۔ "قبول ہے،،، (بسام خانزادہ کے لیے تم سب سے اہم ہو گی)"
بسام نے بولتے ایک نظر سوہا کو دیکھا تھا جس کی نظریں جھکی تھیں۔
۔۔۔ "کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے،،،" آخر بار پوچھا گیا۔

۔۔۔ "قبول ہے (بسام خانزادہ دل و جان سے تمہیں اپنی زندگی میں قبول کرتا ہے)" اس نے مسکراتے سائے کیے تھے۔ پھر گواہوں سے رضامندی لے دعا ہی گئی تھی۔ اس کے بعد علی مولوی صاحب کو چھوڑنے چلا گیا تھا۔

۔۔۔ "اچھا اب آپ دونوں بات کر لو کچھ ہم لوگ باہر ویٹ کر رہے ہیں،،،" ردائے شرارت سے بولا تھا۔ جس پر سوہا کچھ کہتی بسام نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

۔۔۔ "ہاں بٹ مجھے ان کمینوں پر یقین نہیں،،،" وہ کہتے سوہا کا ہاتھ پکڑے اسے کمرے لے کر آیا تھا پھر ردوازہ بند کر گیا تھا۔ جبکہ وہ تو بس اسے دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔ "ایک چھوٹی سی اجازت مل سکتی ہے مسسر بسام،،،" بسام نے اس سے کچھ فاصلے پر ہی کھڑے پوچھا تھا جس پر وہ سر ہلا گئی تھی۔

۔۔۔"میں ہگ کر سکتا ہوں تمہیں پلیز صرف ہگ کرو گا سوہا،،،" بسام
کے بولنے پر وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔"بولوں اگر منع کرو گی تو نہیں کرو گا،،،" اس کا انداز ہی ایسا تھا سوہا
اسے منع نہیں کر پائی تھی اس نے ہلکے سے سر ہلایا تھا لیکن بسام کو سمجھ
نہیں آئی تھی جس پر وہ چل اس تک آتے ہمت کر اس کے سینے سے لگی
تھی جس پر وہ مسکراتے اس کے گرد اپنا حصار بناتا اس کے سر پر لب رکھ
آنکھیں بند کر گیا تھا۔

۔۔۔"شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے،،،" بسام کہتے کتنی دیر
اسے اپنے حصار میں لیے کھڑا رہا تھا۔

۔۔۔"بس بسام ہم نے جانا ہے،،،" سوہا کی آواز پر اسے ہوش آئی تھی
جس پر وہ اسے چھوڑ پیچھے ہوا تھا۔

۔۔۔"سوری چلو چلے،،،" وہ کہتا اس کا ہاتھ پکڑے باہر آیا تھا پھر اس کا سامان لیے وہ دونوں باہر نکلے تھے جہاں ان کا ہی انتظار ہو رہا تھا۔ پھر وہ لوگ بیٹھتے اسلام آباد کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ داستان تو ان لوگوں کی شروع ہو گئی تھی لیکن بننا کیا تھا یہ وقت پر ہی پتا چلنا تھا۔ اب دیکھتے ہیں چترال سے شروع ہونے والی داستان اختتام پر کیسے پہنچے گی۔

ماہ اس دن سے زین کے ہی روم میں رہ رہی تھی۔ اس نے اپنی چیزیں بھی سٹ کر لی تھی۔ ابھی بھی بیٹھے وہ اپنا ناول پڑھ رہی تھی۔ جب زین کی کال آئی تھی جسے دیکھتے وہ جان کر نظر انداز کر گئی تھی۔ اور وہ کب سے یہی کر رہی تھی۔ ہوش تو اس تب اڑے جب کسی نے اس کے ہاتھ سے ناول کھینچا تھا۔

وہ جو آفس سے جلدی فری ہو گیا تھا بی جان کی باتوں کی وجہ سے ماہا کو آج باہر لے کر جانے کا سوچ رہا تھا۔ اسی لیے اسے فون کر رہا تھا لیکن وہ اٹھا ہی نہیں رہی تھی جس پر وہ پریشان ہو گیا تھا۔ لیکن جب گھر آتے روم میں آیا تو وہ ناول پڑھنے میں مصروف تھی۔ جسے دیکھ اسے غصہ آیا تھا تبھی اس تک آتا اس کے ہاتھ سے ناول کھینچ گیا تھا۔

۔۔۔ "زی زین آپ کب آئے،،،" ماہا نے پاس کی موجود اپنے دوپٹے کو خود پر پھلاتے بولا تھا۔ جبکہ اس کی اس حرکت نے نجانے کیوں زین خانزادہ کو غصہ چڑھایا تھا۔

۔۔۔ "جب تم اس میں مصروف تھی،،،" زین نے ناول کو بند کرتے سائیڈ پر رکھا تھا۔

۔۔۔ "میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی،،،" وہ اس کے اوپر جھکتے بولا تھا جبکہ زین کو قریب آتے دیکھ وہ پیچھے کو ہونے لگی تھی۔ جس وجہ سے وہ بیڈ کراؤن کے ساتھ لگی تھی۔

۔۔۔ "اور کتنا پیچھے ہونا ہے کھا نہیں جاؤ گا تمہیں،،،" زین اس کی حالت دیکھتے مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "زی زین آپ کو کوئی کام تھا،،،" وہ ڈرتے بولی تھی۔

۔۔۔ "بی جان نے بولا تھا ان کی بہو کو کہی باہر لے جاؤ لیکن لگتا وہ باہر نہیں جانا چاہتی بلکہ اپنے شوہر کی قربت چاہتی ہے،،،" زین نے بولتے اسے کھینچ بیڈ پر لیٹایا تھا۔

۔۔۔ "زین میری طبیعت،،، شش ماہ زین خانزادہ جب تمہارے پاس آیا کرو تو مجھے دور مت کیا کرو،،،" وہ اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ بولتے اس کی گردن پر جھکا تھا۔

۔۔۔ "کیوں آنا ہے پاس آپ کو تو نفرت ہے نا مجھ سے پھر کیوں،،،" ماہا روتے بولی تھی۔ جس پر زین نے چہرہ اس کی گردن سے نکال اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "تم سے نفرت نہیں لیکن محبت بھی نہیں ہے اب ماہا تمہارا دھوکا یاد آ جاتا ہے اور یہ جو تمہارے قریب آتا ہوا اپنا حق لینے آتا ہو صرف،،،" زین نے بولتے اس کی گردن سے دوپٹہ نکال دور پھینکا تھا۔

۔۔۔ "تو آپ کو صرف جسم کی طلب ہے یہ بولے نا،،،" ماہا اب کی بار غصے سے بولی تھی۔

۔۔۔ "اب تمہیں پتا چل ہی گیا ہے تو منہ بند کرو اور مجھے میری طلب پوری کرنے دو" وہ بولتے اپنا کورٹ اتار سائیڈ پر پھینک اپنی شرٹ اتارنے لگا تھا۔ جس وہ اٹھتے بولی تھی۔

۔۔۔ "نہیں کرو گی بند اور دور،،،" وہ اٹھتے بول ہی رہی تھی۔ جب زین اپنی شرٹ بھی دور پھینکتے اسے لیٹاتے بولا تھا۔

۔۔۔ "تو میں کروادیتا ہو،،،" اس نے بولتے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔ جس پر ماہا اپنے ہاتھوں سے اسے پیچھے کرنے لگی تھی جب زین اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں الجھاتا اس کی ہر مذمت ترک کیا تھا۔ وہ کتنی ہی دیر اس کے ہونٹوں پر اپنا لمس چھوڑتا رہا پھر اس پر ترس کھاتے آزادی دے گیا تھا۔ جس پر ماہا نے سانس لیتے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "ہاتھ چھوڑ رہا ہو لیکن اگر اب یہ مذمت کے لیے استعمال کیے نا تو دیکھا انہیں صرف میرے گلے میں ڈالو گی تم،،،" زین نے بولتے اس کے ہاتھ چھوڑے تھے۔ اور ساتھ ہی اس کی گردن پر جھکا تھا۔ جب ماہا نے اسے پھر پیچھے کرنا چاہا تو وہ اس کی گردن پر شدت سے دانت گاڑھ

گیا تھا جس پر وہ سسکتی اپنے ہاتھ پیچھے کر گئی تو وہ مسکرا گیا تھا۔ وہ کتنی ہی دیر اس کی گردن پر جھکا رہا پھر کچھ سوچ پیچھے ہوا تھا۔

۔۔۔ "جاؤ جا کر تیار ہو رات کو یہی سے بڈٹینیو کرے گے،،،" زین نے پیچھے ہوا سے بولا تھا۔ جبکہ اپنی جان بچتی دیکھ ماہانے وہاں سے بھاگنا ہی بہتر سمجھا تھا۔ جس پر وہ ہنستے اپنے فون میں مصروف ہوا تھا۔

وہ لوگ چترال سے اسلام آباد واپس آ گئے تھے۔ بسام نے پہلے علی اور حمدان کو ان گھر چھوڑا تھا۔ پھر سوہا اور ردا کو لیے اپارٹمنٹ آیا تھا۔

۔۔۔ "اچھا ردا آپ اپنا روم دیکھ لو بچے کل یونیورسٹی دونوں نے میرے ساتھ ہی جانا ہے اور پھر جو سامان آپ لوگوں نے اپنے گھر سے لینا ہے وہ لے آنا اور پھر کل اس کے بعد آپ میرے ساتھ میرے گھر چلو

گی،،، "بسام نے ان دونوں کو دیکھتے مسکرا کر بتایا تھا جس پر سوہا بولی تھی۔

۔۔۔ "اور میں یہی رہو گی،،،" سوہا نے اس سے پوچھا تو وہ مسکرا گیا تھا۔

۔۔۔ "فلحال یہی اس کے بعد میں گھر بھائی اور بی جان سے بات کر پھر

تمہیں بھی ساتھ لے کر چلو گا،،،" بسام کے بولنے پر وہ سر ہلاتے ردا

کے ساتھ روم میں جانے لگی تھی۔ جب وہ بولا تھا۔

۔۔۔ "مسسز کدھر،،،" بسام کے پوچھنے پر وہ نا سمجھی سے بولی تھی۔

۔۔۔ "روم میں جا رہی سونا ہے،،،" اس کی معصوم شکل دیکھ بسام کو وہ

پیاری لگی تھی۔

۔۔۔ "او کے لیکن یہ آپ کا روم نہیں ہے ردا بچے آپ جاؤ آرام کرو اور

آپ ادھر آؤ آپ کو آپ کا روم دیکھاؤ،،،" بسام نے آگے ہو سوہا کا ہاتھ

پکڑتے بولا تھا جس پر رداسکراتے اس سے مل اپنے کمرے میں چلی گئی
تو بسام اسے اپنے کمرے میں لے کر آیا تھا۔

--- "یہ روم ہے تمہارے،،،" بسام نے کہتے روم کو لوک کیا تھا۔
جس پر وہ پریشان ہوئی تھی۔

--- "وہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ تم ادھر کیوں ہو جا کر آرام کرو،،،" سوہا
کی بات پر وہ ہنسا تھا۔

--- "ہا ہا ہا مسسر خانزادہ یہ میرا ہی روم ہے اور آپ بیوی ہو میری سو
ادھر ہی رہو گی،،،" بسام کی بات پر سوہا بلش کر گئی تھی۔ جس پر وہ دل
پر پاتھر رکھتے وہی بیڈ پر گرا تھا۔

--- "اوف یا رجان لینی ہے میری کیا،،،" بسام کی ایکٹنگ پر وہ حیران
ہوئی تھی۔

۔۔۔ "بس بسام دیکھو تم نے وعدہ کیا تھا تم کچھ نہیں کرو گے،،،"

سوہانے ڈرتے بولا تھا۔ جس پر وہ اٹھ اس کی طرف قدم بڑھانے لگا تو وہ ڈرتے پیچھے کو جانے لگی تھی۔ جبکہ وہ مسکراتے اس کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔ جس پر وہ پیچھے دروازے کے ساتھ جا لگی تھی۔

۔۔۔ "اور آگرمیں وعدے سے مکر جاؤ تو،،،" بسام نے اس کے دونوں اطراف دروازے پر ہاتھ جماتے کچھ اس کی طرف پوتے بولا تو وہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔ جسے دیکھ وہ مسکرایا تھا۔ کتنی دیر اسے ایسے ہی دیکھتا رہا پھر مسکراتے اس کے چہرے پر پھونک مار پیچھے ہوا تھا۔ جس پر وہ آنکھیں کھول حیران ہوتی اسے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔ "تم سچ میں الگ ہو یا فکر نہیں کرو کچھ نہیں کرتا اب سو جاؤ کچھ دیر،،،" بسام کہتے بیڈ پر جالیٹ گیا تھا۔ جبکہ سوہا وہی کھڑی اسے دیکھ

رہی تھی۔ پھر ہمت کرتی آسوفے سے کشن لے بیڈ پر درمیان میں رکھ
دوسری طرف لیٹ گئی تھی۔

۔۔۔ "اب یہ کیا ہے،،،" جس پر بسام نے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔
۔۔۔ "باؤنڈری ہے اس سے آگے نہیں آؤ گے تم،،،" اس کے انداز پر
وہ مسکراتے سر ہلاتے دوسری طرف منہ کیے لیٹ گیا تھا۔ جبکہ سوہا بھی
اسے دیکھتی لیٹ آنکھیں بند کر گئی تھی۔

ماہا چینج کر باہر آتی ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔ جب زین اٹھ
اپنے کپڑے لینے کے لیے جانے لگا تھا۔ لیکن پھر اسے دیکھ مسکراتے
اس تک آیا تھا۔ وہ جو شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال ٹھیک کرنے لگی
تھی زین کو دیکھ اس کے ہاتھ روکے تھے۔ جبکہ وہ چلتے اس تک آتا اسے

بیچھے سے اپنے حصار میں لیتے اس کے کندھے پر تھوڑی رکھ گیا تھا۔ وہ
دونوں کتنی ہی دیر ایسے ہی شیشے میں دیکھتے رہے کمرے میں صرف
دونوں کی دھڑکنوں کا شور تھا۔ پھر اسے زین نے توڑا تھا۔

۔۔۔ "دیکھو لے بی ہم ساتھ میں کتنے اچھے لگتے ہیں ایک بار صرف
ایک بار سوچ کر تو دیکھتی تم لیکن تم نے اس حسنین کو چنا،،" اس کی
آواز میں درد تھا جس پر ماہا بھی تڑپی تھی۔

۔۔۔ "زی زین آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے کوئی میں نے تو صرف
آپ،،،" وہ بول ہی رہی تھی جب زین بولا تھا۔

۔۔۔ "ماہا مجھے کوئی کچھ کہتا تو شاید میں اسے جھوٹا کہہ دیتا لیکن اپنی ان
آنکھوں کا کیا کرو جسوں نے تمہیں اس گھٹیا انسان کے ساتھ دیکھا
تھا،،،" وہ بولتے اس کی گردن پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔

۔۔۔"خیر ابھی اس پر بات نہیں کرنی مجھے میں بس پانچ منٹ میں چیلنج کر کے نکل رہا ہوں تم تیار ہو جانا تب تک،،،" زین کہتے اسے چھوڑ اپنے کپڑے لیے واشر و م گیا تھا۔ جس پر وہ بھی چپ کر تیار ہو ہونے لگی تھی۔ پھر اس کے آتے ہی وہ دونوں باہر نکلے تھے۔

جبکہ گاڑی میں سارے راستے خاموشی رہی تھی۔ لیکن پھر سائن بورڈ دیکھ ماہانے زین کو دیکھا تھا جو سنجیدگی سے گاڑی چلا رہا تھا۔

۔۔۔"زین ہم مارگلہ ہل جا رہے ہیں،،،" وہ زین کو دیکھ ایکساٹڈ ہو بولی تھی۔

۔۔۔"ہمم ڈنر کر گے پہلے پھر،،،" جس پر وہ ماہا کو دیکھ شرارت سے اپنی بات آدھی چھوڑ گیا تھا۔ جس کو وہ سمجھتے سرخ ہوتی اپنا پہلو بدل گئی تو زین مسکرایا تھا۔

جس پر کچھ ہی ڈیر میں وہ لوگ مار گلہ ہل کی ٹاپ پر تھے۔ جہان گاڑی سے نکل وہ لوگ ہل کے ٹاپ پر بنے مہشور ہوٹل میں گئے تھے۔ زین جاتے اپنی جگہ پر بیٹھا تھا۔ جبکہ ماہا اس کے پیچھے آتے اسے بیٹھتے دیکھ رک گئی تھی۔

-- "اب آکر بیٹھ جاؤ یا میں خود آؤ،،،" زین نے اسے دیکھتے بولا تھا۔ جس پر وہ چپ کر اس کے سامنے آ بیٹھی تھی۔

زین نے ٹیبل وینڈوسائیڈ والی کروائی تھی جہاں سے باہر کا منظر بہت خوبصورت سا نظر آ رہا تھا۔ ماہا باہر دیکھتے جیسے اس منظر میں کھوسی گئی تھی۔ جب زین نے اسے پکارا تھا۔

-- "اب کھانا کیا ہے تم نے یہ بتاؤ جلدی،،،" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

-- "زہر منگوادے،،،" جس پر وہ باہر دیکھتے ہی بولی تھی۔ جبکہ اس کی

بات پر زین کے ہونٹوں کو ہلکی سی مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

اس کی کیا ضرورت ہے تمہاری جان نکالنے کے لیے میری قربت ہی کافی ہے،،، "زین نے کچھ آگے کو ہوا سے بولا تھا۔ جس پر وہ بنا کچھ بولے اپنا چہرہ پھر سے دوسری طرف کر گئی تھی۔ جس پر زین نے خود ہی ویٹر کو آڈر دیا تو وہ لے کر چلا گیا تھا۔ جس پر ایک بار پھر سے ان دونوں میں خاموشی چھا گئی تھی۔ زین اپنے فون فون میں مصروف ہوا تھا۔ جبکہ ماہا باہر ہی دیکھ رہی تھی۔ لیکن پھر اس کا دھیان ایک کیل پڑ گیا تھا۔ جو کہ ان کی ٹیبل سے کچھ فاصلے پر آکر بیٹھا تھا۔ وہ ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ جو ایک پرفیکٹ کیل لگ رہا تھا۔ ماہا حسرت سے اس کیل کو دیکھ رہی تھی جب زین نے اسے کچھ کہنے کے لیے نظریں اس کی طرف کی پھر جہاں وہ دیکھ رہی تھی زین نے بھی ادھر دیکھا تو اس کی نظر بھی اس کیل پر پڑی تھی جو ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے نجانے کون سی باتیں کر رہے تھے۔

۔۔۔"کاش تمہاری شادی بھی حسنین سے ہوئی ہوتی تو تم لوگ بھی ایسے ہی بیٹھ کر باتیں کرتے یہی سوچ رہی ہونا،،" جس پر زین نے پھر ماہاکو دیکھتے سنجیدگی سے بولا تھا جبکہ اس کی بات کے اندر چھپے مطلب کو وہ اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔

۔۔۔"زین آپ ایسے کیوں کر رہے ہیں یار،،" ماہا اس کی روز کی باتوں سے تنگ آگئی تھی تبھی بولی تھی۔

۔۔۔"تمہیں نہیں پتا میں یہ سب کیوں کر رہا ہو،،" وہ اسے دیکھ طنزیہ مسکراہٹ سے بولا تھا۔ جب ماہا نے ہمت کر اپنے ہاتھ بڑھا ٹیبل پر ہی موجود زین کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا جس پر وہ حیران ہوا تھا۔

۔۔۔"زین کیا آپ سب بھولا نہیں سکتے ہم سب بھول اپنی زندگی کو اچھے طریقے سے سٹارٹ بھی تو کر سکتے ہیں نا،،" اس نے ایک امید

لیے زین سے بولا تھا۔ جس پر وہ مسکرایا تو ماہا کو لگا شاید وہ سمجھ جائے
لیکن جلدی ہی وہ اس کی امید توڑ گیا تھا۔

۔۔۔ "میری لے سب بھولنا آسان نہیں ماہا جہانزیب خان شکر کرو تم
جیسی بد کردار لڑکی کو عزت دی ہے میں نے اپنا نام دیا ہے،،،" زین نے
اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکلاتے اس کی امید کی دھجیاں بکھیری تھی۔
تو آپ کو کس نے کہا ہے چھوڑ دے مجھے آزاد کر،،،" وہ بول ہی رہی
تھی جب زین نے اس کا ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لیا تھا جس پر اس کے
ہاتھ میں موجود چوڑیاں ٹوٹ اس کی کلائی کو زخمی کر گئی تھی۔

۔۔۔ "تمہیں اپنے ہاتھوں سے مار تو دو گا میں ماہا جہانزیب خان لیکن
آزادی وہ کبھی نہیں دوں گا یاد رکھنا،،،" زین کی آنکھوں میں ایک عجیب
ساجنون تھا جیسے دیکھ ماہا ڈری تھی لیکن پھر اپنا ڈر اور درد دونوں کو
برداشت کرتے بولی تھی۔

۔۔۔"ٹھیک ہے زین خان زادہ اب میں آپ کو کچھ نہیں کہوں گی آپ نے جو سمجھنا کے سمجھے لیکن جس دن آپ کو سچ پتا چلے گا نا اس دن آپ تڑپے گے گڑ گڑائے گے لیکن میں نہیں سنو گی اس دن آپ کو پتا چلے گا آپ کے الفاظوں سے مجھ پر کیا گزرتی تھی" ماہا کی بات پر زین نے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت بڑھائی تو وہ درد سے سسکی تھی جس پر وہ ایک ہی جھٹکے سے اس کا پاتھ چھوڑا تو وہ اسے پیچھے کر گئی تھی۔

۔۔۔"تمہیں کیا لگتا ہے میں تم سے معافی مانگو گا تو یہ غلط فہمی ہے تمہاری نا تو معافی مانگوں گا اور نا ہی تمہیں آزاد کرو گا ماہا جہا نزیب خان رہنا تو اب تم نے میرے کمرے میں میں میرے ساتھ میری باہوں میں میری ہی قربت میں ہے ساری زندگی،،،" وہ مسکراتے بے باکی سے بولا تھا۔ جس پر وہ غصے اور حیا سے سرخ ہوئی تھی۔

۔۔۔"ہہ زین آپ اس طرح میرے قریب آ میرے جسم پر تو اپنی مرضی چلا سکتے ہیں لیکن آپ کے روائے سے آپ اپنا مقام کھودے گے میری نظر میں،،،" اس کی آنکھوں میں دیکھ زین کے دل کو کچھ پل کے لیے کچھ ہوا تھا لیکن وہ کچھ بولتا اس سے پہلے ہی ویٹر نے کھانا لارکھ دیا تھا۔ جس پر دونوں ہی چپ کر کھانے لگے تھے۔ پھر کھانے سے فارغ ہو زین نے بل پے کیا۔ جبکہ ماہا اٹھ باہر آ گئی تھی۔ کچھ ہی دیر میں زین بھی باہر آیا تو وہ پہاڑ کے کنارے پر کھڑی کچھ سوچ رہی تھی جس پر زین کی نظر اس پر گئی تو اسے کھوئے پہاڑ کے کنارے پر کھڑے دیکھ اس کی جان نکلی تھی۔ جس پر وہ بھاگتا اس تک آتا اس کا بازو کھینچ گیا تھا ایسا کرنے پر وہ اس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔

۔۔۔"پاگل ہو گئی ہو کیا مرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو مجھے بتاؤ میں تمہارا
کام آسان کر دو،،،" وہ اسے خود سے دور کر غصے سے بولا تھا۔ جبکہ اب
تو موسم بھی خراب ہو رہا تھا۔

۔۔۔"چلو اب جلدی موسم خراب ہو رہا ہے،،،" اسے چپ دیکھ زین
اس کا ہاتھ پکڑا سے گاڑی تک لے کر آیا تھا۔ پھر اسے گاڑی میں بیٹھا خود
بیٹھا ابھی اس نے گاڑی چلائی ہی تھی کہ بارش شروع ہو گئی تھی۔ جس
پر ماہا چپ کر باہر دیکھنے لگی جبکہ زین کو اب موسم کی وجہ سے فکر ہو رہی
تھی۔ وہ ابھی کچھ ہی نیچے آئے تھے۔ جب بارش نے زور پکڑا تھا۔

ڈھلان کی وجہ سے وہ گاڑی کو کنٹرول بھی نہیں کر پا رہا تھا۔ زین کو خود
سے زیادہ ماہا کی فکر ہو رہی تھی۔ جبکہ بارش کے ساتھ بجلی چمکنے سے اب
ماہا کو بھی ڈر لگنے لگا تھا لیکن وہ چپ کر بیٹھی رہی۔ زین نے کچھ سوچتے

کچھ نیچے آئے کٹ سے گاڑی کو دھیان سے واپس گھومایا تھا۔ جسے دیکھتے
ماہا ایک دم بولی تھی۔

۔۔۔ "ہم واپس کیوں جا رہے ہیں،،،" ماہا نے اسے گاڑی گھوماتے پوچھا
تھا۔

۔۔۔ "موسم زیادہ خراب ہو رہا ہے اور ایسے میں ہم نیچے نہیں جاسکتے
اسی لیے رات یہی رکنا ہو گا،،،" اس کی بات پر وہ پریشان ہوئی تھی۔
۔۔۔ "لیکن ہم روکے گے کہاں،،،" ماہا کے بولنے پر وہ کچھ نہیں
بولا جس پر وہ بھی چپ کر گئی تھی۔ پھر زین نے کچھ اوپر جا گاڑی کو
سائیڈ پر بنی جگہ پر پارک کیا تھا۔ ساتھ ہی اتر ماہا کی طرف آا سے اتار اس
کا ہاتھ پکڑ جنگل کی طرف جانا شروع کر دیا تھا۔

۔۔۔"زی زین مجھے ڈر ڈر لگ رہا ہے آپ کہاں لے کر جا رہے

ہیں،،،" ماہانے اس کے بازوؤں کو سختی سے پکڑتے بولا تھا۔ جس پر وہ مسکرایا تھا۔ مگر ماہادیکھ نہیں پائی تھی۔

۔۔۔"بہت شوق ہے نا تمہیں مرنے کا وہی پورا کرنے لگا ہو،،،" زین

کے کہنے پر وہ مزید کچھ نہیں بولی جس پر وہ بھی چپ کر گیا تھا۔ پھر وہ

لوگ کچھ دیر بعد جا کر رو کے تو ماہانے وہاں پر ایک چھوٹا سا ہٹ بنا تھا۔

زین اسے لیے اس ہٹ کے قریب آتا اسے کھول ماہا کو اندر لے کر گیا

تھا۔ پھر لائٹ جلا ہٹ کا دروازہ بند کر گیا تھا۔

۔۔۔"یہ کس کا ہے،،،" ماہا اس ہٹ کو دیکھ رہی تھی۔ جس میں دو

کمرے چھوٹا سا ڈرائنگ روم اور چھوٹا سا ہی کچن تھا لیکن وہ چھوٹا سا ہٹ

بھی بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

۔۔۔ "میرا ہے فری ٹائم میں یا جب بھی پریشان ہوتا ہو تو یہی آتا ہو
میں" زین کے بتاتے پر ماہانے اسے دیکھے تھا۔ جس اپنی پاکٹ میں کچھ
ڈھونڈ رہا تھا۔

۔۔۔ "کی کیا گم گیا ہے،،،" ماہانے اسے پریشان دیکھ پوچھا تھا۔
۔۔۔ "میرا والٹ نہیں مل رہا تم اس روم میں جا الماری میں سے میری
کوئی شرٹ پہن لو میں والٹ دیکھ کر آیا،،،" زین کے کہنے پر سہ ڈری
تھی۔

۔۔۔ "زی زین میں اکیلے آپ،،،" وہ بول ہی رہی تھی جب زین بولا
تھا۔

۔۔۔ "اس میں میری ضروری چیزیں ہیں میں آ رہا ہو کچھ نہیں ہوتا،،،"
وہ وہاں سے چھتری لیے بنا اس کی سنے نکل گیا تھا۔ جبکہ وہ ڈرتی اندر
کمرے میں جا الماری کھول اس میں سے زین کا ہی ٹراؤزر اور شرٹ

نکال کپڑے چینج کر گئی تھی دونوں چیزوں اسے بڑی تھی جس پر ماہانے
ٹراؤزر کو نیچے سے فولڈ کر لیا اور شرٹ ویسے ہی ہاف بازو تھی۔ وہ اپنی
شال اسے سے خود پر لپیٹ وہی بیڈ پر بیٹھ زین کا انتظار کرنے لگی تھی۔
موسم مزید خراب ہوتا جا رہا تھا۔ جبکہ بجلی اور بادلوں کی آوازیں اسے
مزید خوف میں مبتلا کر رہی تھی۔ وہ ڈر کی وجہ سے باہر بھی نہیں جاسکتی
تھی اور فون بھی اپنا گاڑی میں چھوڑ آئی تھی۔

-- "زی زین پلیز آجائے آپ کی ماہی مر جائے گی،،،" ماہانے
روتے سوچا تھا۔ جب ایک دم بادل گرجنے سے وہ چیخی تھی۔
-- "زی نینسن زین پلیز آجائے نا،،،" ماہاروتے بول رہی رہی تھی
جس تو اس کی تب نکلی تھی جب باہر کا دروازہ کھول بند ہوا تھا۔

زین ہٹ سے نکل کتنا واپس آیا تھا اسے والٹ مل ہی نہیں رہا تھا موسم بھی خراب ہوتا جا رہا تھا۔ جبکہ بجلی اور بادلوں کی آوازوں پر اسے ماہا کی فکر ہونے لگی تھی۔

۔۔۔ "کہاں چلا گیا انفف پتا نہیں ماہی ٹھیک ہو بس،،،" زین نے سوچتے قدم آگے بڑھائے تھے۔ جب اسے والٹ ایک درخت کے پاس گرا نظر آیا تھا۔ اس نے جانور اٹھا اسے دیکھا تو چیزوں ٹھیک تھی پیراشوٹ کا ہونے کی وجہ سے اندر پانی نہیں گیا تھا۔ زین اسے چیک کر واپس پاکٹ میں رکھ ہٹ کی طرف جانے لگا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ ہٹ کے پاس تھا۔ جب بادل گرجنے پر اسے ماہا کی چیخ سنائی دی تھی جس پر وہ جلدی سے ہٹ کا دروازہ کھول اندر آ اسے بند کر کمرے کی طرف بڑھا زین نے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ سامنے ہی کانوں پر ہاتھ رکھے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔ دروازہ کھولنے پر ماہا نے آنکھیں کھول دیکھا

تو اپنے سامنے زین کو دیکھ وہ بنا کسی پرواہ پر بھاگتی جا اس کے سینے سے لگی تھی۔

۔۔۔ "زی زین آپ آگے وہ وہ بادل زین مجھ مجھے ڈروہ زی زین،،،" ماہا اس کے سینے سے لگی ٹوٹے لفظ بول رہی تھی۔ جبکہ اس کی حالت دیکھ زین نے اس کے گرد اپنا حصار بنایا تھا۔

۔۔۔ "ششش میرا بچہ کچھ نہیں ہوا میں آگیا ہونا کچھ نہیں ہوتا

ریکس،،،" زین اسے اپنے ساتھ لگائے ہی بیڈ تک لایا تھا۔ پھر اسے بیٹھاتے خود اس سے پیچھے ہوا تھا۔

۔۔۔ "یہاں بیٹھوں میں چنچ کر کے آتا ہو،،،" وہ کہہ جانے ہی لگا تھا

جب ماہا نے اس کا ہاتھ پکڑا اسے روکا تو زین نے اس کی طرف دیکھا تھا

اور پھر دیکھتے ہی رہ گیا تھا۔ ماہا اسی کے شرٹ اور ٹراؤزر میں روئی روئی

آنکھوں کے ساتھ اس کا دل ڈھر کا گئی تھی۔ لیکن اس کی حالت دیکھ
زین نے نظریں چرائی تھیں۔

۔۔۔ "ماہی میں کپڑے بدل آؤ،،،" زین نے نظریں چراتے بولا تھا۔
جس پر ماہا اٹھتی پھر اس کے گلے لگی تھی۔

۔۔۔ "نین مجھے ڈر لگ رہا آ آپ نا جائے ورنہ میں مر،،،" وہ بول ہی
رہی تھی۔ جب زین کا خود سے کنٹرول اٹھا تھا۔ تبھی وہ اس کے الفاظوں
کو اپنے لبوں سے چن گیا تھا۔ اس کے ایسا کرنے پر ماہانے اس کی شرٹ
کو سینے سے مضبوطی سے تھاما تھا۔ جبکہ زین اسے اپنے مزید قریب کرتا
اس کی سانسیں پینے لگا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد اس کے نچلے ہونٹ کو شدت
سے چوم پیچھے ہوا تو وہ اس کے سینے پر سر رکھ لمبے لمبے سانس لینے لگی
تھی۔ جس پر زین اسے بیڈ پر لیٹا خود اپنی شرٹ اتار اس پر جھکا تھا۔

۔۔۔"کیوں ایسے کام کرتی ہو اور الفاظ بولتی ہو جس سے تمہارے نین کو تکلیف ہو ماہی،،،" زین کی آواز میں درد تھا جس پر وہ تڑپی تھی۔

۔۔۔"نی نین مجھے ڈر لگ رہا ہے،،،" ماہانے روتے بولا تھا جس پر زین نے اس کے آنسو اپنے ہونٹوں سے چنے تھے۔

۔۔۔"تو اب کچھ ہی دیر میں ماہازین خانزادہ ہر ڈر کو بول صرف زین خانزادہ کی قربت کو محسوس کرے گی،،،" زین نے کہتے شرٹ کو کچھ نیچے کرتے اس کی گردن سے کچھ نیچے اپنے لب رکھے تھے۔ جبکہ ماہا کچھ نہیں بولی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد وہ اس کے دل کے مقام پر لب رکھتا اسے تڑپنے پر مجبور کر گیا تھا۔

۔۔۔"زین،،،" ماہانے اس کا نام پکارا تھا جس پر وہ اوپر ہوا ایک بار پھر اس کے ہونٹوں پر قابض ہوا تھا۔ جبکہ ماہا اس کے گلے میں ڈال اپنے آپ کو اس کے سپرد کر گئی تو زین مسکراتے اس کے جسم کو اپنے لمس

سے مہرکانے لگا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ سچ میں اسے خود میں گم کر چکا تھا۔
ماہا کو وہ بھی آج وہ نین ہی لگا تھا۔ کیوں وہ صرف اس کی فکر کر رہا تھا۔
باہر آسمان پر بادل چھائے تھے

جبکہ اندر زین خانزادہ کسی کالی گھٹا کی طرح اس پر چھایا اسے کسی اور ہی
دینا میں لے گیا تھا۔ رات کے ساتھ ساتھ موسم بھی بہتر ہوتا جا رہا تھا۔
لیکن اب موسم کی فکر کس کو تھی۔

بسام کی آنکھ الارم سے کھولی تھی۔ اس نے اپنے سائیڈ پر دیکھا تو سوہا
نہیں تھی جس پر وہ بھی اٹھتا اپنے کپڑے لیے تیار ہونے چلا گیا پھر کچھ
دیر بعد باہر نکل بال وغیرہ سٹ کر وہ باہر آیا تو کچھ سے آوازیں آرہی
تھیں جس پر وہ کچن کی طرف آ گیا تھا۔

۔۔۔ "گوڈ مارنگ،،،" بسام نے کچن میں آتے سوہا اور ردا سے بولا تھا جو وہاں کھڑی کچھ کر رہیں تھیں۔

۔۔۔ "اٹھ گئے ہو تم باہر بیٹھوں میں ناشتہ لاتی ہو بلکہ یہی بیٹھ جاؤ،،،" سوہا مصروف سے انداز میں بولی تھی۔ جس پر وہ مسکراتے وہی بیٹھ اسے دیکھنے لگا تھا۔ کچھ ہی دیر میں دونوں ناشتہ تیار کر اس کے ساتھ آ بیٹھ گئی تھیں۔

۔۔۔ "ردا بچے آپ نے آج میرے ساتھ جانا ہے،،،" بسام نے ناشتہ کرتے ردا سے بولا تھا۔

۔۔۔ "او کے بھائی،،،" جس پر وہ اتنا ہی بولی تھی۔

۔۔۔ "بسام،،،" سوہا کے پکارنے پر وہ اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "تم ردا کو لے جاؤ گے تو میں تو یہاں اکیلی ہو جاؤ گی،،،" وہ پریشان ہوتے بولی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔

--- "ہمم یہ تو سنگین مسئلہ ہے بیگم،،،" جس پر وہ سوچنے کی ایکٹنگ کرتے بولا تو سوہا کا اور منہ بنا تھا۔

--- "یہ ہی تو تم اسے یہی رہنے دو،،،" سوہانے اسے دیکھتے بولا۔
--- "نہیں رد امیرے ساتھ جائے گی میں اسے چھوڑ واپس آ جاؤ گا تم اکیلی نہیں ہوگی،،،" جس پر وہ سنجیدگی سے بولا تو سوہا مزید کچھ نہیں بولی۔ وہ لوگ ناشتہ مکمل کر یونیورسٹی کے لیے نکلے تھے۔

--- "یار علی بسام ابھی تک آیا نہیں،،،" علی اور حمدان کیفے میں بیٹھے تھے اور حمدان کتنی بار اس سے پوچھ چکا تھا۔
--- "تجھے بسام نہیں بھا بھی کی فکر ہو رہی ہے کمینے لے کر آئے گا انہیں،،،" علی کے کہنے پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔ "بس یار اب ہمارا پرو جیکٹ پسند آجائے سب کو پھر دیکھی،،،"

حمدان سوچتے بولا تھا۔

۔۔۔ "یادو ایسے ایک بات بتایہ تانیہ نظر نہیں آرہی گئی کہاں،،،" علی کے کہنے پر وہ بھی سوچنے لگا تھا۔

۔۔۔ "اوائے میں تو سوچ رہا جب اسے بسام کے نکاح کا پتا چلے گا تو کتنا مزہ آئے گا نا سوچ کیا حال ہو گا اس کا،،،" حمدان ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔ "ویسے اچھا ہی ہو گا اس کے ساتھ لیکن پتا اب بی کے کی طرف سے میں بے فکر ہو،،،" علی نے بھی مسکراتے کہا تھا۔

۔۔۔ "ہاں یار سوہا اچھی لڑکی ہے اور دیکھی ہمارا بسام اب ٹھیک ہو جائے گا،،،" حمدان بھی خوش ہوا تھا۔

۔۔۔ "ہاں اور،،، اسکیوز می بات سنے،،،" جس پر علی کچھ کہتا اس سے پہلے ہی ان دونوں کا دھیان ایک لڑکی پر گیا تھا۔ جو آف وائٹ کلر کی

فراک پہنے پینک کلر کا حجاب کیے ہاتھوں میں کتابیں پکڑے ڈرے
چہرے کے ساتھ ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔ "جی کہیں،،،، "حمدان بولا تھا۔

۔۔۔ "وہ وہ آپ کے پاس پانچ ہزار کا نوٹ ہوگا،،، "اس کے پوچھنے پر
علی اور حمدان نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

۔۔۔ "آپ نے کیا کرنا ہے،،، "حمدان نے سنجیدہ ہو پوچھا تھا۔

۔۔۔ "وہ مجھے وہ میں،،،، یہ لے،،، "وہ بول رہی تھی جب علی نے

اسے ایک نوٹ نکال دیا تھا۔ جس پر حمدان حیران ہوا سے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "شکریہ،،، "جس پر وہ لڑکی کہتی وہی کھڑے کھڑے اس نوٹ کو

درمیان سے دو حصوں میں کر گئی تھی۔ جس پر دونوں منہ کھولے اسے

دیکھنے لگے تھے۔

۔۔۔"یہ آپ نے کیا،،، حمدان آ جا چلے،،،" حمدان حیران ہو بولتا

اس سے پہلے ہی علی اسے وہاں سے لیے نکلا تھا۔ جس پر وہ لڑکی بھی
شرمندہ ہوتی وہاں سے نکلی تھی۔

۔۔۔"یار اس نے پانچ ہزار کانوٹ پھاڑ دیا اور تو نے کچھ بولا نہیں،،،"
حمدان کو اس کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

۔۔۔"حمدان وہ نئی آئی ہے اور وہ پیچھے والی ٹیبل پر جو سینیرز کا گروپ
تھانا وہ اسے ہی دیکھ رہے تھے مطلب اس کی ریکی کی جارہی تھی،،،"
علی کے کہنے پر وہ بھی سوچنے لگا تھا۔

۔۔۔"پتا نہیں یاران لوگوں کو ملتا کیا ہے ایسے معصوموں کو تنگ
کر کے،،،" حمدان نے افسوس سے بولا تھا۔ پھر علی کو میسج آیا تھا۔ جسے
دیکھتے وہ حمدان کو لیے کلاس کی طرف جانے لگا تھا۔

۔۔۔۔۔

وہ لوگ یونیورسٹی آگئے تھے۔ جہاں اندر آتے آتے بسام ان دونوں کو سمجھا رہا تھا۔

۔۔۔ "سوہا کلاس سے فری ہو مجھے کال کرو گی تم اوکے اور فضول دونوں کہی نہیں جاؤ گی،،،" بسام کی فکر دیکھ سک حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "بچی تو نہیں ہو میں بسام جو تم ایسے کر رہے ہو،،،" وہ غصے سے بولی تھی۔

۔۔۔ "ہاں پتا ہے مجھے لیکن جو کہا ہے وہ کرو گی اب میں چلتا کو کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے اور فائل میرے پاس ہے میں سر کو دے دو گا اوکے،،،"

بسام انہیں کہتا اپنی کلاس کی طرف روانہ ہوا تھا جبکہ وہ دونوں اپنی کلاس کی طرف۔

زین کی آنکھ کھولی تو ماہا اس کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی۔ جبکہ رات کو یاد کرو وہ مسکرایا تھا۔ پھر اس کے دماغ میں ایک شرارت آئی تھی جس پر وہ اسے تکیے پر لیٹاتے اس پر جھکا تھا۔ جبکہ خود پر وزن محسوس کر اور پھر اپنا سانس روکتا محسوس کر ماہا نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔ خود کے اوپر زین کو جھکے دیکھ وہ اسے پیچھے کرنی لگی لیکن وہ زین خانزادہ تھا جو کہاں اس نازک جان کی سننے والا تھا۔ زین نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا اور تکیے سے پن کیا تھا۔ اور پھر کتنی ہی دیر اس کے چہرے پر جھکا اس کی سانسوں سے کھیلتا رہا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد اس پر ترس کھاتے اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشے اس کی گردن پر اپنے دیے گئے نشانوں پر اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا۔ جبکہ وہ بے بس سی اسے برداشت کر رہی تھی۔

۔۔۔ "زی زین ہم ہمیں واپس جا جانا ہے،،،" ماہا مشکل سے ہی بول پائی تھی۔ جبکہ اس کے بولنے پر زین کو غصہ آیا تھا وہ ہر بار اس کے قریب

آنے پر ایسے ہی اسے خود سے دور کرنے کی کوششیں کرتی تھی جو زین کو اس سے مزید بدگماں کر دیتی تھیں۔

۔۔۔ "ماہا جہانزیب خان میرا چھونا تمہیں ستنا برا کیوں لگتا ہے ہاں بتاؤ،،، "وہ اسے چھوڑتے ہوئے بولا تھا۔ جس پر ماہا بھی اٹھ کر بیٹھی تھی۔

۔۔۔ "زین مسئلہ آپ کے قریب آنے سے نہیں آپ کے رویے سے ہے جو آپ نہیں سمجھ رہے آپ صرف میری تذلیل کرتے ہیں،،، " اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھی جبکہ زین کو اس کی بات سے غصہ آیا تھا۔

۔۔۔ "تم نے خود ہی کہاں تھا مجھے تمہارے جسم کی طلب ہے تو اب پوری تو کرنی ہے ناجیسے بھی کرو،،، " زین کی بات پر وہ اپنے آنسو صاف کرتے بولی تھی۔

۔۔۔ "زین اگر آپ کو اتنی ہی جسم کی ہو اس ہے تو باہر پوری جا کر پوری کرے کہی میری زندگی کیوں خراب کر رہے ہیں،،،" ماہانے بھاسوچے سمجھے بولا تھا جس پر زین کا غصہ آؤٹ آف کنٹرول ہوا تھا اسی لیے وہ اس کا جبراً سختی سے پکڑتے بولا تھا۔

۔۔۔ "جسم کی ہو اس تو بس تمہاری ہے ماہا جہانزیب خان تمہیں کیا لگا تمہیں زین خانزادہ نے اپنی بیوی کی حیثیت دی ہے تو غلطی ہے تمہاری اب دیکھنا تم تمہاری نظروں کے سامنے میں دوسری شادی کروں گا اور اسے بیوی کا مقام بھی دوں گا تم صرف میری ہوس پوری کرو بس "زین کے الفاظوں سے اسے زیادہ تکلیف ہوئی تھی۔ جبکہ وہ اسے چھوڑتا غصے سے اٹھتے باہر چلا گیا تھا۔

۔۔۔ "جس دن آپ نے اپنی زندگی میں کسی دوسری عورت کو جگہ دی نازین خانزادہ اس دن آپ ماہا جہانزیب خان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھو

دے گے،،، "جبکہ ماہانے دل میں سوچا تھا۔ پھر ہمت کراٹھتی اپنے
رات والے کپڑے جو بارش میں بھیگ گئے تھی انہیں لیے واشروم گئی
تھی کچھ ہی دیر میں وہ فریش کو باہر آئی تو زین اسی کا انتظار کر رہا تھا۔ جس
پر وہ چپ کراس کے ساتھ چلنے لگی تھی۔ ان دونوں نے ناشتہ باہر سے
کیا تھا۔ جبکہ ماہانے زین سے کوئی بات نہیں کی جس پر وہ بھی کچھ نہیں
بولا تھا۔ زین اسے خانزادہ ہاؤس اتار خود دفتر کے لیے نکل گیا تھا۔

سوہاردا اپنی کلاس میں بیٹھی تھی جہاں سامنے ہی سرپڑھا رہے تھے۔ وہ
دونوں سکون سے لیکچر لے رہی تھیں۔

۔۔۔ "یار سوہایہ لیکچر کب ختم ہو گا میرا کچھ پینے کا دل رہا ہے،،،" ردا

نے منہ بناتے بولا تھا۔

۔۔۔"ہو جائے گا تم چپ کر کے بیٹھو اب ذرا،،،" جس پر سوہانے
سامنے دیکھتی ہی کہا تو ردا کا منہ بنا تھا۔

۔۔۔"اوے وہ سٹوڈنٹ نیو آئی ہے لگتا،،،" ردا نے اب کی بار پھر اسے
بولاتے ایک لڑکی دیکھی تھی جو اکیلی ہی بیٹھی تھی۔

۔۔۔"ہاں لگتا تو ہے خیر تم اب چپ کر جاؤ ورنہ سرنے سب کے
سامنے کر دینی ہے،،،" سوہا کے کہنے پر وہ بھی چپ کر گئی تھی۔ پھر کچھ
ہی دیر بعد لیکچر اور ہوا تو سر کے جانے کے بعد بچے بھی جانے لگے
تھے۔

۔۔۔"ہم لوگ بھی چلتے ہیں اب چلو،،،" ردا اسے کہتی اپنی ساتھ لیے
نکلی تھی۔ وہ دونوں کلاس سے باہر آئی تو سوہانے بسام کو کال کی تھی
جس نے اٹھائی نہیں پھر دیر میں اس کا میسج آیا تو دونوں کیفے کی طرف

جانے لگی تھی۔ وک دونوں کیفے آئی تو سامنے ہی وہ تینوں بیٹھے تھے۔

جس پر وہ بھی ان تینوں تک آپنا سامان رکھ گئی تھی۔

۔۔۔ "میں کچھ پینے کے لیے لے کے آتی ہوں" ردا کہتے جانے لگی تھی

جب حمدان نے اس کا ہاتھ پکڑا سے روکا تو دونوں کے دل ڈھر کے تھے

جس پر وہ اس کا ہاتھ چھوڑ گیا تھا۔

۔۔۔ "تم بیٹھو میں لے کر آتا ہوں،،،" اس کے کہنے پر وہ بیٹھ گئی تھی۔

۔۔۔ "تم میں سے کسی نے کچھ پینا ہے،،،" حمدان نے باقی سب سے بھی

پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ہاں میرے لیے شیک لے آئی بس بنینا کا ناہو،،،" بسام نے

اپنے فون میں مصروف ہوتے ہی بولا تھا۔

۔۔۔ "ہاں اور میرے لیے بھی کچھ لے آئی،،،" علی بھی بولا تھا۔

۔۔۔ "گڑیا آپ نے کچھ لینا ہے،،،" حمدان نے سوہا سے پوچھا تھا۔ جبکہ

اس کے گڑیا کہنے پر بسام نے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔ "نہیں بھائی میرا دل نہیں ہے،،،" سوہا کے کہنے پر بسام بولا تھا۔

۔۔۔ "اس کے لیے بھی شیک لے کر آئی،،،" بسام کے بولنے پر وہ سر

ہلاتے چلا گیا جبکہ سوہا اسے دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔ "مجھے نہیں پینا،،،" وہ منمنائی تھی۔

۔۔۔ "تم کر کے پین لینا جان تم میں ہے نہیں حالت دیکھو اپنی کچھ

کھایا پیا کرو چڑیا جتنا تم کھاتی ہو،،،" بسام نے اسے دیکھتے بولا تھا۔ جس پر

وہ کچھ نہیں بولی جبکہ اس کو فکر میں دیکھ علی اور ردا مسکرا رہے تھے۔

زین ماہا کو چھوڑ آفس آیا تھا۔ جہاں اسے اپنے پرو جیکٹس پر بات کرنی
اسے کسی بھی ہال میں آج اپنی کام مکمل کرنے تھے۔ لیکن اسے ماہا کی
وجہ سے غصہ بھی تھا۔ اسی لیے وہ آج ساری فائلز چک کر رہا تھا۔
--- "حمزہ رفیق طاہر کے ساتھ جو پرو جیکٹ ہے اس کی فائل پر کون
کام کر رہا ہے" زین نے اپنے سامنے بیٹھے حمزہ سے پوچھا تھا۔
--- "سر اس پر تو حنا ن کام کر رہا ہے،،،" جس پر اسے بتایا تھا۔
--- "اسے میرے آفس میں آنے کا کہوں ذرا،،،" زین نے سنجیدگی
سے بولا تھا۔

--- "بلکہ رکو میں خود ہی جاتا ہوں،،،" زین اسے روکتے خود اٹھ باہر نکلا
تھا۔ جبکہ حمزہ کو پتا چل گیا تھا آج سب کی سامت آنی ہے کیونکہ زین
خانزادہ جب بھی خود باہر جاتا تھا تو کسی کی خیر نہیں ہوتی تھی۔

زین باہر آیا تو سب کام کر رہے تھے۔ وہ حنان کی ٹیبل تک آیا تھا۔ اور فائل اس کے سامنے رکی تھی۔

--- "یہ سب کیا ہے جنان،،،" جس پر اس نے زین کو دیکھا تھا۔

--- "سر یہ رفیق طاہر کے ساتھ جو پروجیکٹ ہے یہ وہ ہے،،،" جس پر اس نے بتایا تو زین غصے سے بولا تھا۔

--- "وہ مجھے بھی پتا ہے لیکن اس میں لکھا ہے اگر کنسٹرکشن کے

دوران کوئی بھی حادثہ یا نقصان ہوتا ہے تو اس کی ذمہ دار ہماری کمپنی ہوگی اور اس کے علاوہ ایکسٹرا میٹیریل کا سارا خرچ بھی ہم اٹھائے گے تم نے کس کے کہنے پر یہ سب ایڈ کیا ہے،،،" زین غصے سے بولا تھا۔

--- "سر وہ رفیق سر نے کہا تھا تو مجھے کرنے پڑتے،،،" حنان نے اسے بتایا تھا۔

۔۔۔ "حنان تم میری کمپنی میں کام کرتے ہو اس کی نہیں اور ہاں سب میری بات سن لے میری کمپنی میں کام کرنے کا مطلب ہے میرے بنائے اصولوں پر چلنا ناکہ کسی دوسرے کی سننا اگر اتنا ہی شوق ہے دوسروں کی سننے کا تو پھر ان کے پاس ہی کام کر لے آپ لوگ حنان یہ لاسٹ ٹائم تھا اگلی بار سے یہ غلطی نا ہو ورنہ اپنے لیے نوکری ڈھونڈ لینا کوئی اور،،، "زین اسے کہتے فائل لیے اندر آفس میں گیا تو حمزہ بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔

۔۔۔ "رفیق کو کال کر کے بتادو ہم اب پروجیکٹ نہیں کر رہے اس کے ساتھ،،، "زین نے کہتے فائل کے دو حصے کیے تھے۔

۔۔۔ "سر لیکن اس سے کروڑوں کا نقصان ہو سکتا ہے،،، "حمزہ نے اسے سمجھنا چاہا تھا۔

۔۔۔"میں نے جو کہا ہے وہ کرو میں نقصان پورا بھی کر لو گا،،،" زین
کے کہنے پر وہ چپ کر باہر چلا گیا تھا۔ جبکہ وہ کرسی سے ٹیک لگتے آنکھیں
بند کر گیا تھا۔

ماہا آتے ہی کمرے میں چلی گئی تھی کیونکہ بی جان اپنے کمرے میں تھی۔
اسی لیے وہ اب اٹھ باہر آئی تو بی جان کے ساتھ جہانزیب خان بیٹھے تھے
جنہیں دیکھ وہ بھاگ ان تک آئی تھی۔

۔۔۔"بابا،،، میرا بچہ،،،" ماہا ان کے گلے لگی تو وہ بھی اسے پیار کرنے
لگے تھے۔

۔۔۔"کیسا ہے میرا بچہ زین دھیان تو رکھتا ہے نا آپ کا،،،" انہوں نے
فکر سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ج جی بابا میں ٹھیک ہوا اور فکر ناکرے نین میرا بہت دھیان رکھتے ہیں" جس پر وہ مسکراتے انہیں بتا گئی تھی۔

۔۔۔ "بچے تم لوگ کب آئے ہو اور زین کیا کمرے میں ہے،،،" بی جان نے اس سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "بی جان وہ تو مجھے چھوڑ آفس چلے گئے تھے اور اب اس وقت روم میں تھی تو میں نے پریشان نہیں کیا،،،" ماہا کے کہنے پر وہ مسکرائی تھیں۔

۔۔۔ "بابا آپ کو پتا ہے ہم لوگ ناکل مار گلہ ہل پر گئے تھے۔ اتنا مزہ آیا اور پھر نابارش ہونے لگ گئی تھی تو آپ کو پتا وہاں نائین کا ہٹ ہے پھر وہ مجھے وہاں لے گئے تھے اور میں ڈر بھی گئی تھی،،،" ماہا انہیں بتا رہی تھی جو اس کی بات مسکرا کر سن رہے تھے۔

۔۔۔ "کیوں میری شہزادی کیوں ڈر گئی تھی،،،" وہ فکر سے بولے تھے۔

۔۔۔ "وہ بادل گرج رہے تھے اور بجلی بھی تو تھی نا پھر نین کا والٹ گم ہو گیا تو وہ نا وہ دیکھنے چلے گئے تھے جس وجہ سے میں وہاں اکیلی تھی پھر مجھے اتنا ڈر لگا تھا،،،" ماہا کی بات پر بی جان اور جہانزیب خان پریشان ہوئے تھے۔

۔۔۔ "وہ تمہیں اکیلا کیوں چھوڑ کر گیا تھا آ لینے دوا سے میں پوچھتی ہو اسے پتا بھی پے پھر بھی،،،" بی جان کو غصہ آیا تھا جب ماہا فوراً بولی تھی۔

۔۔۔ "نہیں نہیں بی جان پھر وہ آگے تھے نا آپ انہیں کچھ نا کہنا وہ ناراض ہو جائے گے پھر،،،" اس کے کہنے پر وہ دونوں مسکرائے تھے۔

۔۔۔ "ہا ہا ہا اچھا ٹھیک ہے کچھ نہیں کہتے،،،" جس پر جہانزیب خان نے ہنس کر کہا تھا۔

جس پر وہ بی جان اور جہانزیب خان سے باتیں کرنے لگی تھی۔

حمدان ان لوگوں کے لیے شیک وغیرہ لے کر آیا تھا۔ جس پر سب نے اپنا اپنا اٹھایا تو ناچاہتے ہوئے بھی بسام کی گھوری پر سوہا کو اٹھانا پڑا تھا۔
--- "یار میں سوچ رہا تھا آج لینچ باہر کرتے ہیں کہی کیا خیال ہے،،،"

حمدان نے شیک پیتے پوچھا تھا۔

--- "ہماری کلاس ہے آپ لوگ چلے جانا،،،" جس پر سوہا بولی تھی۔
--- "کوئی بات نہیں آج نہیں لے گے کلاس تو،،،" ردانے اسے کہا تو سوہانے اسے گھوری ڈالی تھی۔

--- "نہیں ضروری ہے اسی لیے میں لوگی،،،" وہ کہتی اپنی نظریں

کتاب پر کر گئی تھی۔

۔۔۔"میں نے بھی نہیں جانا،،،"اب کی بار بسام بولا تھا۔

۔۔۔"کیوں جی تم نے کون سی کلاس لینی ہے،،،"علی کے کہنے پر وہ سوہا کو دیکھتے مسکرا کر بولا تھا۔

۔۔۔"میں نے نہیں لیکن میری بیوی نے لینی ہے اور اگر وہ نہیں جا رہی تو میں بھی نہیں جاؤں گا،،،"بسام کی بات پر جہاں سب حیران ہوئے تھے وہی سوہا بھی اسے منہ کھولے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔"بیوی منہ بند کر لو ورنہ میرا دل کر رہا میں کروادو بند،،،"بسام نے کچھ اس کی طرف پوتے اس کے کان میں بولا تو وہ اپنا منہ بند کر گئی تھی۔ کوئی کچھ بولتا اس سے پہلے علی بولا تھا۔

۔۔۔"ٹھیک ہے بھائی یہ جناب اپنی بیوی کی وجہ سے نہیں جا رہے اور ان کے والی ساتھ ہوگی تو میں کیوں تم لوگوں میں کباب میں ہڈی

بنو،،، "علی نے پوری ایکٹنگ کرتے بولا تھا۔ جس پر بسام اور حمدان کا قہقہہ گونجاتھا۔ جبکہ سوہا اور ردا تو چپ ہی رہی تھیں۔

۔۔۔ "ہاں اچھی بات ہے ردا آ جاؤ ہم چلتے ہیں،،، "حمدان کے کہنے پر ردا نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "کیا ہوا لھا نہیں جاؤ گا تمہیں،،، "جبکہ اسے پریشان دیکھ حمدان نے بولا تھا۔

۔۔۔ "ج جی چلے،،، "جس پر وہ کہتی اپنا بیگ لیے حمدان کے ساتھ چلی گئی تھی۔ جبکہ ان کے جاتے بسام نے علی کو دیکھا تھا۔

۔۔۔ "ویسے کسی کو کباب میں ہڈی بننا برا لگ رہا تھا اور اب دیکھو ذرا،،، "بسام نے اسے دیکھتے بولا تو وہ منہ بناتے اٹھا تھا۔

۔۔۔ "جار ہا ہو میں خبیث انسان،،، "وہ کہتا اٹھ وہاں سے نکلا تو سوہا بھی جانے لگی تھی جس کا پاتھ بسام نے پکڑا سے روکا تھا۔

۔۔۔"کہاں،،،"وہ اس کا ہاتھ پکڑتے بولا تھا۔

۔۔۔"وہ سب چل چلے گئے،،،"اس کے بولنے پر بسام اس کا ہاتھ

پکڑے ہی کھڑے ہوتے بولا تھا۔

۔۔۔"ہاں تو میں تو ہونا اور تمہیں ان سب کی میری فکر کرنی چاہیے

یار،،،"بسام کے بولنے پر وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔"بسام میرا ہاتھ چھوڑو پلینز،،،"سوہانے اپنا ہاتھ چھوڑواتے بولا

تھا۔

۔۔۔"کیا یار سوہابیوی ہو میری کچھ توفیل آنے دو میں شادی شدہ

ہو،،،"بسام نے ڈرامائی انداز میں بولا تھا۔ جس پر وہ چپ کر گئی تھی۔

۔۔۔"اچھا چلو آؤ میرے ساتھ باہر گراؤنڈ میں چلتے ہیں،،،"بسام اس

کا سامان پکڑے اسے اپنے ساتھ لیے باہر گراؤنڈ کی طرف آیا تھا۔

حمدان ردا کے ساتھ یونی کے قریب والے ہی ریسٹورنٹ میں آیا تھا۔
جہاں اس نے ردا کی مرضی کا ہی آڈر کیا تھا۔

-- "ردا تم نے جواب نہیں دیا مجھے یار،،،" حمدان نے بات شروع کی
تھی۔ جس پر وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

-- "بولوں یار میں کچھ پوچھ رہا ہوں ایک منٹ ردا تمہیں یہ تو نہیں لگ
رہا میں صرف ٹائم پاس کرونگا،،،" حمدان نے کسی خدشہ کی وجہ سے
پوچھا تھا۔

-- "نہ نہیں حم حمدان،،،" جس پر وہ فوراً بولی تھی۔

-- "پھر جواب کیوں نہیں دے رہی،،،" حمدان نے پھر پوچھا تھا۔

-- "وہ حمدان اگر آپ کی فیملی نامانی تو،،،" ردا نے نظریں جھکائے ہی
بولا تھا جس پر وہ مسکراتے بولا تھا۔

--- "اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے،،،" حمدان نے مسکراتے پوچھا تھا۔

--- "کیونکہ میرا تو کوئی بھی نہیں ہے میں لاوارث ہوا سی لیے،،،" رد

نے اس کی طرف دیکھتے نم آنکھوں سے بولا تھا جس پر اس کے دل کو

کچھ ہوا تھا۔

--- "ردامیری ماماں جائے گی اور میری فیملی میں کوئی بھی نہیں ہے

بابا آرمی میں تھے وہ میں چھوٹا تھا جب شہید ہو گئے تھے اسی لیے بس ماما

ہی ہیں اور ان کے لیے خوش ضروری ہے وہ مان جائے گی،،،" حمدان

نے اسے خود کے بسرے میں سب بتا دیا تھا جس پر وہ حیران ہوئی تھی۔

--- "اب بتاؤ اپنا جواب،،،" وہ مسکراتے پوچھ گیا تھا۔

--- "ٹھیک ہے آپ اپنی ماما سے بات کر لے،،،" اس کے کہنے پر وہ

خوش ہوا تھا۔

۔۔۔ "تھینکیو یار میں آج ہی ماما سے بات کرو گا،،،" حمدان کے خوش ہونے پر وہ بھی خوش ہوئی تھی۔ اتنی ڈیر میں ویٹر نے کھانا لگا دیا تھا جس پر وہ دونوں باتیں کرتے کھانا کھانے لگے تھے۔

علی کیفے سے باہر آتا لا بیریری آگیا تھا کرنے کو تو کچھ تھا نہیں اور دوست اس کے بے وفانکلے تھے۔ وہ منہ بناتے لا بیریری کے اندر داخل ہوا تھا جب اس کی نظر سامنے ہی ٹیبل پر بیٹھی صبح والی لڑکی پر گئی تھی۔ جسے دیکھتے علی مسکراتے اس کے پاس گیا تھا۔ علی اس کے پاس جا کر سی گھسیٹ اس پر بیٹھا تھا جبکہ آواز پر اس نے نظر اٹھا علی کو دیکھا تو وہ ڈر گئی تھی۔

۔۔۔ "آآپ وہ سو سو ری می میں،،،" وہ ڈرتے بول رہی تھی جب علی بولا تھا۔

۔۔۔"ہے ریکس کوئی بات نہیں مجھے پتا چل گیا آپ کو تنگ کر رہے
تھے وہ بچے،،،" علی نے اسے پیار سے کہا تھا۔

۔۔۔"وہ میں آپ کے پیسے واپس کر دو گی،،،" اس نے ہلکی آواز میں
بولتا تھا جو مشکل سے علی نے سنی تھی۔

۔۔۔"کوئی بات نہیں مجھے نہیں چاہیے لیکن آپ اس طرح ڈرتی رہو
گی تو سب یونی میں آپ کو تنگ کرے گے اسی لیے تھوڑی بہادر بنو،،،" علی
کو نجانے کیوں وہ لڑکی بہت ہی معصوم لگی تھی۔

۔۔۔"جی،،،" وہ بس اتنا کہتے پھر اپنی کتاب میں لگی تھی۔

۔۔۔"ویسے میرا نام علی ہے اور آپ کا نام کیا ہے،،،" علی کے پوچھنے پر
وہ اسے دیکھنے لگی تھی لیکن بولی کچھ نہیں۔

۔۔۔"ہیلو آپ سے پو،،،" وہ بول ہی رہا تھا جب وہ وہاں سے اٹھی نکلتی
چلی گئی تھی۔ جبکہ علی تو بس اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔

بسام اسے لیے گراؤنڈ میں آیا تھا۔ جہاں آتے وہ ایک بیچ کی طرف
جانے لگا تو سوہا کو روکے دیکھ واپس اس تک آیا تھا۔

-- "رک کیوں گئی،،،" بسام نے اس کے پاس آتے پوچھا تھا۔

-- "ایک بات کہوں،،،" سوہا اجازت مانگی تھی۔

-- "ہمم کہوں کیا کیا بات ہے،،،" بسام نے اسے اجازت دی تھی۔

-- "بسام مجھے وہاں نہیں بیٹھنا،،،" سوہا کے بولنے پر وہ حیران ہوا تھا۔

-- "اچھا تو پھر کدھر بیٹھنا ہے میری بیوی کو،،،" بسام کے کہنے پر وہ

بلش کرتی نظریں جھکا گئی تھی۔ جبکہ بسام خانزادہ کو نجانے کیوں وہ منظر

بہت پیارا لگا تھا۔

۔۔۔ "وہ وہاں گھاس پر بیٹھ جاتے ہیں نا،،،" سوہا کے کہنے پر وہ گھاس کو دیکھنے لگا تھا۔ کیوں اسے گھاس سے الجھن سی ہوتی تھی۔ لیکن پھر اس نے سوہا کی طرف دیکھا جو اس ہی کی طرف دیکھ رہی تھی تو بسام مسکرا گیا۔

۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے آ جاؤ،،،" بسام کے کہنے پر وہ اس کے ساتھ چلنے لگی تھی۔ وہ اسے ایک سائیڈ پر لے آیا تھا جہاں پر رش نہیں تھا۔ وہ لوگ ایک درخت کے نیچے جا بیٹھ گئے تھے۔ جبکہ سوہا کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے اسی لیے وہ پھر اپنی کتاب نکال اس میں مصروف ہوئی تھی جبکہ بسام تو بس اس کو دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "تم کیا ہو سوہا خان کیوں میرا دل تمہاری جی حضوری کرنے لگا ہے،،،" وہ اس کے چہرے کو دیکھتے سوچ رہا تھا۔

۔۔۔ "تم پاگل کر رہی ہو مجھے میں نے تو بدلہ لینا تھا نا پھر کیسے سوہا خان
کیسے تم سے محبت کر بیٹھا میں،،،" بسام نے سوچتے درخت کے ساتھ
ٹیک لگاتے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔

۔۔۔ "سوہا بسام خانزادہ اب تم صرف میری ہو بس میری،،،" وہ
سوچتے مسکرایا تھا پھر کچھ دیر بعد آنکھیں کھول اس نے سوہا کو دیکھا جو
کتاب میں مصروف تھی بسام نے آگے ہو اس کے ہاتھ سے وہ کتاب لی
تھی۔

۔۔۔ "بسام یہ کیا بک دو میری،،،" سوہا نے بک پکڑنی چاہی تو وہ
دوسرے ہستہ میں کرتے اسے سائیڈ پر رکھ گیا تھا۔
۔۔۔ "بسام میری بک دو تم،،،" سوہا بولتے آگے ہو بک پکڑنے لگی تھی
جب بسام نے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ پیچھے کرنا چاہا تھا جب اس کے
بال بسام کی شرٹ کے بٹن میں پھنسے تھے۔ جبکہ بسام تو اس کی دائیں

آنکھ کے پاس موجود تل کو دیکھنے لگا تھا جیسے چھونے کی اسے شدید طلب ہو رہی تھی۔

۔۔۔ "بس بسام مجھے درد ہو رہا ہے،،،" سوہا کے بولنے پر وہ ہوش میں آیا تھا۔ پھر دھیان سے اس کے بال اپنی شرٹ سے نکالے تھے۔ جس پر سوہا کو سمجھ نہیں آئی وہ اب کیا کرے جبکہ بسام تو بس اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "سوہا تم سے کچھ کہوں،،،" بسام نے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔ جس پر وہ سر ہلا گئی تھی۔

۔۔۔ "میں اپنے دل کے ہاتھوں بے بس ہو یا ریلیز مجھے معاف کر دینا،،،" بسام کے کہنے پر سوہا نے اسے دیکھا تھا لیکن وہ کچھ کہتی یا سمجھتی اس سے پہلے ہی بسام اس کا چہرہ اتھا متا اس کے تل پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔ جبکہ سوہا تو ساکت ہی ہو گئی یہ ہوا کیا ہے وہ کچھ ریکیٹ کرتی اس

سے پہلے ہی وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا۔ بسام خانزادہ کو اتنا سکون پہلی بار ملا تھا وہ نجانے کتنی لڑکیوں کے قریب گیا تھا لیکن جو سکون اسے سوہا سے مل رہا تھا وہ کسی میں نہیں تھا شاید یہ اثر اس پاک رشتے کا تھا جو ان دونوں کے درمیان تھا۔ سوہا اسے خود سے پیچھے کرنی کی کوشش کر رہی تھی جبکہ بسام تو مکمل طور پر کھوسا گیا تھا۔ وہ کتنی ہی دیر سوہا کی سانسیں پیتا رہا اس ہوش تب آیا جب سوہا نے اس کی شرٹ کو کالر سے پکڑ کر جھٹکا دیا جس پر وہ ہوش میں آتا اس سے پیچھے ہوا تو سوہا اپنے سینے پر ہاتھ رکھ اپنا سانس بحال کرنے لگی تھی۔

۔۔۔ "سو سوہا،،،" بسام نے اسے پکارا تھا جس پر وہ ہاتھ آگے کر گئی تھی۔

۔۔۔ "سوہا میں نے کہا تھا می،،،" وہ بول رہا تھا جب وہ بولی تھی۔

۔۔۔"دور رہو مجھ سے تم تو وعدہ بھی پورا کرنا کر سکتے" سوہانے اس کی

طرف دیکھتے آنسوؤں سے بولا تھا جبکہ اس کے آنسوؤں سے بسام

خانزادہ کو تکلیف ہوئی تھی۔

۔۔۔"سوہا پتا نہیں کیسے لیکن میں اب نہیں کروں گا کچھ پکا،،،" بسام نے

بے بسی سے بولا تھا۔

۔۔۔"ہمیں دیر ہو رہی ہے،،،" وہ اسے کہتی وہاں سے اٹھ نکلی تھی

جبکہ بسام پریشان ہوتا اس کے پیچھے ہی گیا تھا۔ سوہانے ردا کو فون کر

پوچھا تھا جس پر اس نے بتایا وہ لوگ کیفے میں ہی ہیں اسی لیے وہ بھی

وہاں آگئی تھی۔ سوہانہ ردا آئی تو حمدان اور ردا اسے سامنے بیٹھے ہی نظر آ

گئے تھے جس پر وہ ان تک آئی تھی جبکہ بسام بھی ان لوگوں تک آیا تھا۔

۔۔۔ "بسام آج میں ماما سے بات کرو گا اپنی اور ردا کی،،،" حمدان نے خوش ہوتے بسام کو بتایا تھا جس پر وہ اس کے گلے ملا تھا جبکہ نظریں اس کی سوہا پر ہی تھیں جو اسے دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔

۔۔۔ "مبارک ہو اور ہاں آنٹی کو بتادی ردا کا بھائی ہے اس سے بات کرے پہلے میں پاس کرو گا،،،" بسام کی بات پر ردا مسکرائی تھی جبکہ حمدان فوراً بولا تھا۔

۔۔۔ "کیوں تو کیوں پاس کرے گا جس نے رہنا ہے وہ کر چکی ہے،،،" حمدان نے ردا کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہاں تو گھر والے بھی تو پاس کرتے ہیں نا،،،" بسام کے کہنے پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔ "اچھا جناب،،،" جس پر بسام پھر اس کے گلے لگا تھا۔

پھر حمدان اور بسام تو کیفے میں ہی رہے تھے جبکہ سوہا اور ردا اپنی کلاس
لینے چلی گئی تھیں ان کی جو جو کلاس تھی وہ لے وہ دونوں کیفے ہی آئی
تھی جہاں وہ تینوں تھے۔ جس پر بسام پھر ان دونوں کو لیے نکلا تھا۔ پہلے
وہ لوگ سوہا اور ردا کے گھر گئے تھے جہاں سے ان دونوں نے اپنا سامان
لیا تھا۔ پھر بسام نے سوہا کو اپارٹمنٹ چھوڑا تھا اس دوران دونوں نے
کوئی بات نہیں کئی تھی پھر ردا کو لیے خانزادہ ہاؤس کے لیے روانہ ہوا
تھا۔

بسام ردا کو لیے خانزادہ ہاؤس آیا تھا۔ جہاں گاڑی سے اتر وہ تو گھر کو دیکھ
ہی حیران ہو رہی تھی۔

۔۔۔ "آ جاؤ گڑیا،،،" بسام کے کہنے پر وہ حیران ہوتے اسے دیکھنے لگی تو
وہ مسکرایا۔

۔۔۔ "تھوڑی حیرت بچا لو ابھی اندر سے بھی گھر دیکھنا ہے،،،" بسام
نے مسکراتے کہا تھا۔ ساتھ ہی اسے لیے اندر جانے لگا تھا۔ جبکہ رداتو
بس گھر کو ہی دیکھ حیران ہو رہی تھی۔ بسام اسے لیے اندر آیا تو ماہا کی
آواز اسے ڈرائنگ روم سے آرہی تھی جس پر وہ ردا کا ہاتھ پکڑے اسے
ڈرائنگ روم میں لے آیا تھا وہ بسام سے پیچھے کھڑی تھی اسی لیے کسی کی
نظر نہیں گئی اس پر۔

۔۔۔ "بسام میرا بچہ آگیا،،،" بسام کو دیکھ بی جان خوش ہوئی تھیں جس
پر وہ بی جان سے ملتا پھر جہانزیب خان سے ملا تھا۔ جبکہ اسے دیکھ ماہانے
منہ پھولا لیا تھا جس پر وہ مسکرایا تھا کیونکہ اسے پتالگ گیا تھا ناراضگی کی
ہے۔ لیکن بی جان بسام کے پیچھے کھڑی لڑکی کو دیکھ حیران ہوئی تھیں۔
۔۔۔ "بسام یہ لڑکی کون ہے،،،" بی جان نے اس سے پوچھا تھا جس پر
اس نے ردا کو آگے کیا تھا۔

۔۔۔"بی جان یہ ردا ہے میری یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اس کا کوئی بھی نہیں ہے پہلے یتیم خانے میں رہتی تھی بٹ پھر یونی کی وجہ سے اور پھر ان کے کچھ رول ہوتے اس وجہ سے چھوڑنا پڑا تھا لیکن رنٹ پر رہنا بھی تو ٹھیک نہیں نا اسی لیے یہ اب ہمارے پاس رہے گی،،،"بسام کے بتانے پر وہ حیران ہوئے تھے کیونکہ کسی کی اتنی فکر اور وہ بھی بسام خانزادہ کرے ہو ہی نہیں سکتا۔

۔۔۔"وہ تو ٹھیک ہے بسام لیکن،،،"بی جان بول ہی رہی تھی جب بسام بولا تھا۔

۔۔۔"اور بی جان کچھ دنوں تک حمدان کی ماما آئے گی ردا کا ہاتھ مانگنے اور میں نے ردا کو بہن کہا ہے تو اسی لیے سارا کچھ میں ہی کرو گا،،،"بسام کی بات پر بی جان مسکراتی ردا تک آئی تھیں۔

۔۔۔ "تم کیوں کرو گے ہم سب کرے گے بچے آپ یہاں آرام سے رہ سکتی ہو اپنا ہی گھر سمجھنا یہ دونوں گدھے تو چلے جاتے ہیں پیچھے میں اکیلی ہوتی تھی اب ماہا کے ساتھ آپ بھی ہو گی،،،" بی جان نے اسے پیار کرتے بولا تو وہ مسکرائی تھی جبکہ بسام کو تو گدھے سن ہی کچھ ہوا تھا اسی لیے وہ بولتا اس سے پہلے پیچھے سے آتا زین بولا تھا۔

۔۔۔ "یہ ٹھیک ہے بی جان اب اپنے بیٹے گدھے ہو گئے ہیں،،،" زین ہی آواز بسام اس تک گیا تھا جبکہ ماہا نے اسے بس ایک نظر ہی دیکھا تھا۔

۔۔۔ "لالہ،،، میرا شیر،،،" بسام اس کے گلے لگا تھا۔

۔۔۔ "لالہ یار آپ کو پتا میں نے آپ کو بہت مس لیا تھا،،،" بسام کے کہنے پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "ہاں پتا ہے کتنا مس کیا تو نے،،،" اس کے کہنے پر بسام نے بالوں پر ہاتھ پھیرا تھا۔ جبکہ زین نے حیرت سے ردا کو دیکھا تھا۔

۔۔۔"یہ بسام کی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور بچاری کا کوئی نہیں اسی لیے اب سے یہ ہمارے پاس رہے گی،،" جس پر بی جان نے اسے بتایا تو بسام بھی ردا کو سب کا بتانے لگا تھا۔

۔۔۔"او کے تو ردا گڑیا یہ بی جان ہیں تم بھی انہیں بی جان ہی کہنا اور یہ میرے اور لالہ کے پاپا ہیں اور ماہا گڑیا کے بابا تو تم انہیں،،" وہ سوچ ہی رہا تھا جب جہانزیب خان خود بولے تھے۔

۔۔۔"آپ مجھے بابا کہہ لینا جیسے ماہا کہتی ہے،،" انہوں نے ردا کے سر پر ہاتھ رکھتے بولا تھا۔ جس پر وہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔"او کے اور یہ زین لالہ ہیں تو انہیں تم بھائی لالہ کچھ بھی کہہ لینا جیسے مجھے کہتی ہو اور سب سے آخر میں میری چھپکلی ماہا گڑیا اب پاپا کو تم بابا کہوں گی تو اس لحاظ سے یہ تمہاری بہن ہوئی،،" بسام کے چھپکلی کہنے پر ماہا نے اسے گھوڑی ڈالی تھی۔

۔۔۔ "بلکل ٹھیک رد آپی اور آپ نامیرے روم میں رہ لینا،،،" ماہا اس کے گلے لگی تھی جس پر رد ابھی مسکرائی تھی۔ جبکہ ماہا اسے اپنے ساتھ لیے بیٹھ باتیں کرنے لگی تو بسام بھی سب کو اپنے ٹریپ کے بارے میں بتانے لگا تھا جبکہ زین کی نظریں تو بس ماہا پر تھی جو اسے دیکھ بھی نہیں رہی تھی اور یہی بات اسے اب غصہ چڑھا رہی تھی۔

۔۔۔ "اوو چھپکلی تم سناؤ تمہارے وہ کیسے ہیں،،،" بسام کے کہنے پر ماہا نے ایک دم زین کی طرف دیکھا تھا۔ جبکہ زین کو بھی اس کی بات پر غصہ آیا تھا اسی لیے ماہا کچھ بولتی اس سے پہلے زین بولا تھا۔

۔۔۔ "بسام تمیز سے بات کرو اور ہاں اب میں ناسنو تم نے ماہا کو سکی نام سے پکارا ہے بھابھی پے تمہاری بھابھی بولا کرو گے تم،،،" زین کی بات پر بسام تو ہونق سا بن سب کے چہرے دیکھنے لگا تھا جبکہ ماہا کا چہرا جھکا تھا۔

۔۔۔ "ایک منٹ ایک منٹ اس کا تو نکاح حسنین کے ساتھ تھا پھر لالہ کہاں سے آگے،،،" بسام کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔

۔۔۔ "ہاں بسام بچے لیکن ان لوگوں نے نکاح کے وقت فون کر انکار کر

دیا تھا اسی لیے پھر ہم نے ماہا اور زین کا نکاح کر دیا میرے ایک فیصلے

نے میری بیٹی کی زندگی بدل دی میں پریشان تھا پتا نہیں زین اس کا دھیان رکھتا بھی ہے یا نہیں لیکن وہ خوش ہے تو مجھے فکر نہیں،،،"

جہانزیب خان کی شروع کی بات پر جہاں زین طنزیہ طور پر ماہا کو دیکھ رہا

تھا آخری بات پر اتنا ہی حیران ہوا تھا۔ جبکہ بسام کا تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ

ہی نہیں تھا۔

۔۔۔ "لالہ لالہ لالہ آپ کو بتا نہیں سکتا میں کتنا خوش کو فائنلی ماہا اب

میری بھابھی ہے ہرے ہرے،،،" بسام زین کے گلے لگ بولا

تھا۔ جس پر سب ہی ہنسنے لگے۔

۔۔۔"لیکن بی جان نکاح تو ہو گیا اب جب ہم لوگوں حمدان اور ردا کی شادی کرے گے تو گڑیا کی رخصتی بھی دھوم دھام سے کرے گے،،،"

بسام کی بات پر بی جان بولی تھیں۔

۔۔۔"تمہارے اس پیارے بھائی نے نکاح کے ساتھ رخصتی بھی کروا لی تھی بچی کی نا کوئی رسم ہوئی ٹھیک سے نا ہی اس کا کوئی شوق پورا ہونے دیا اس نے،،،"بی جان کی بات پر اسے دوسرا جھٹکا لگا تھا۔

۔۔۔"بی جان اپنی بیوی کی سارج خواہشوں کو میں خود ہی پورا کر لوں گا اور رہی رسمیں تو آپ کے پاس ہے جتنی مرضی کرے،،،"زین کی بات پر مانا نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی وہ یہ سب کیوں کہہ رہا ہے۔

۔۔۔"لالہ یارا تنی بھی کیا جلدی تھی آپ کو ویسے مجھے مجھے بھنگڑا ڈالنا تھا،،،"بسام کا سارا موڈ خراب ہوا تھا۔

۔۔۔ "حمدان کی شادی پر ڈال لینا،،،" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

۔۔۔ "اچھا خیر اب اگر رخصتی میں جلدی کر ہی لی ہے تو زرا مجھے چاچو

پلس ماموں بنانے میں جلدی کر دونا،،،" بسام کی اتنی بے باکی کر سب

حیران ہوئے تھے جبکہ ماہانے اپنا سر مزید جھکا لیا تھا۔

۔۔۔ "اپنا منہ بند اور چلو کھانے کے لیے،،،" زین سنجیدگی سے کہتا اٹھ

وہاں سے نکلا تھا۔

۔۔۔ "کیا بی جان لالہ بھی ناویسے جتنی جلدی رخصتی کروائی ہے نا

انہوں نے آپ کو پردادی بھی جلدی بنائے گے،،،" جہانزیب خان

کے سامنے بسام کی ایسی بات پر وہ شرمندہ ہی ہوئی تھی۔

۔۔۔ "برخوردار یہ ساری باتیں بعد میں کر لینا پہلے آ جاؤ چلو،،،" وہ

مزید کچھ بولتا اس سے پہلے جہانزیب خان نے بولا تھا۔ اور ساتھ ہی اس

کی باتوں سے بچنے کے لیے بی جان کو لیے وہاں سے نکلے تھے۔

۔۔۔"ویسے بھابھی جی لالہ کو کہنا مجھ سے کچھ رومانس کی ٹیپس لے لے
قسم سے کمال کی دونگا اور چاچو پلس ماموں بھی جلدی بن جاؤ گا،،،"
بسام نے اب ماہا کو تنگ کرنے کی تھان لی تھی۔ جبکہ وہ تو شرم کے
مارے کچھ بول ہی نہیں پار ہی تھی۔

۔۔۔"یار اس طرح لالہ کے آگے شرمانا نہیں اچھا لگے گا،،،" وہ اسے
مزید تنگ کرتا اس سے پہلے ردابولی تھی۔

۔۔۔"یار بھائی ویسے دوسروں کو ٹیپس دے رہے ہیں لیکن خود مجھے
پھوپھو پلس خالہ نہیں بنا رہے آپ،،،" ردا کی بات پر بسام کا منہ بنا تھا
اور ماہا مے حیران ہوا سے دیکھا تھا۔

۔۔۔"ک کیا مطلب آپی آپ کا،،،" ماہا ان دونوں کو دیکھ رہی تھی
جب یاد آنے پر بسام نے سر پر ہاتھ مار ردا کو دیکھا تھا۔

۔۔۔"ردایا ریہ کیا کر دیا،،،"اس کے بولنے پر رداسے پہلے ماہا بولی تھی۔

۔۔۔"لالہ کیا بات پے آپ کچھ چھپا رہے ہونا،،،"اس مے بسام کی طرف دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔"کچ کچ نہیں کچھ بھی تو نہیں،،،"وہ مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔"لالہ،،،"جس پر ماہانے اسے گھوری ڈالی تھی۔

۔۔۔"اچھایا رٹھیک ہے میں نے نکاح کر لیا ہے،،،"بسام کا بتانا تھا جبکہ اب کی باری شک ہونے کی ماہا کی تھی۔

۔۔۔"کی کیا اااا،،،"وہ چیخی تھی۔

۔۔۔"ہاں بٹ آرام سے ابھی گھر میں کسی کو نہیں بتانا،،،"بسام کے بولتے پر وہ منہ پر انگلی رکھ گئی تھی۔

۔۔۔"ویسے ہے کون میری بھا بھی،،،"ماہا کے پوچھنے پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "سوہا بسام خانزادہ،،،" بسام نے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ
مسکراتے بتایا تھا۔ جس پر ماہا خوش پوتے اس کے گلے لگی تھی۔
۔۔۔ "مطلب لالہ سوہا آپنی بھی اب ہمارے گھر آئے گی یس،،،" وہ
خوش تھی۔

۔۔۔ "اچھا خیر اب بتائے نا پھر ہم دونوں کو پھوپھو پلس خالہ کب بنا
رہے،،، ہاں چلے اب آپ بتائے،،،" ردانے دوبار وہی بات کی تھی
جس پر ماہانے بھی اس کا ساتھ دیا تو بسام الناصر کھجانے لگا تھا۔
۔۔۔ "تم لوگوں کی پیاری بہن اپنے قریب جانے دے گی تو کچھ کرو گانا
ویسے بھی آج صرف ایک کس کیا تھا جس پر وہ ناراض ہو گئی ہے،،،"
بسام کا اتنا کھول کر بتانے پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔
۔۔۔ "یار لالہ آپ دونوں بھائی اتنے بے شرم کیوں ہیں،،،" ماہا کی
بات سن بولی تھی جس پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔"بس ہونا پڑتا ہے اب ہم لے شرم نہیں ہو گے تو ہمارے بچے
کیسے آئے گے،،،" وہ بھی بسام خانزادہ تھا۔

۔۔۔"ردا آپی آ جاؤ پیم کھانا کھانے چلے ورنہ ان کی بے شرمی ختم نہیں
ہونی،،،" ماہا کہتی ردا پاتھ پکڑ کھڑی ہوئی تھی۔

۔۔۔"اچھا جا ہی رہی ہو تو کوئی بہانہ کر دیا بی جان سے سوہا اکیلی ہے
اپار ٹمنٹ میں تو میں جا رہا ہو،،،" بسام کے کہنے پر دونوں مسکرائی تھی۔
۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے اور منالینا میری بھابھی کو،،،" ماہا سے کہتی وہاں
سے ردا کو لیے نکلی تھی۔

۔۔۔"اففف مسسر بسام اب آپ کو مناؤ کیسے قریب تو آپ انے نہیں
دے رہی ہاں آئیڈیا،،،" بسام کچھ سوچتے وہاں سے مسکراتے نکلا تھا۔

بسام وہاں سے نکل اپار ٹمنٹ آیا تھا جبکہ ہاتھ میں اس کے کچھ شاپر تھے
جسنے اندر آتے وہ ٹیبل پر رکھ کچن میں گیا تو کھانا بنا تھا جسے دیکھ وہ مسکرایا
تھا۔ پھر کچھ سوچتے اپنے کمرے میں آیا تو سوہا سامنے ہی بیڈ پر بیٹھی
موبائل میں لگی تھی۔ جبکہ بسام کو دیکھ وہ موبائل سائیڈ پر رکھ گئی تھی۔
۔۔۔ "آگے مت آنا بسام،،،" سوہانے وہی بیٹھے بیٹھے بولا تو بسام نے
اپنے قدم روک لیے تھے۔

۔۔۔ "سوہا یار سوری نا،،،" بسام نے وہی کھڑے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا۔
جبکہ نجانے کیوں سوہا کو اس کا منانا اچھا لگ رہا تھا۔
۔۔۔ "نہیں تم نے وعدہ توڑا ہے،،،" وہ سینے پر ہاتھ باندھے بولی تھی۔
۔۔۔ "یار میں نے وعدہ تو نہیں توڑا میں نے تو بس ایک کس کی تھی،،،" وہ
معصوم سی شکل بناتے بولا تھا جس پر وہ اسے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔"تو تم نے وعدہ کیا تھا میری اجازت کے بغیر میرے قریب نہیں آؤ گے پھر کیوں آئے،،،" بسام کو شکایت لگتے وقت بہت پیاری لگ رہی تھی لیکن وہ مزید کچھ کر نہیں سکتا تھا۔

۔۔۔"یار قریب آنے میں تو اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے میں نے تو صرف کس کی ہے اگر وہ سب کرونگا تو وعدہ ٹوٹے گا،،،" وہ اسے باتوں میں لگاتے اس کے پاس آ بیٹھ گیا تھا۔ جبکہ اس کی بات پر وہ سرخ ہوئی تھی۔

۔۔۔"ہاں لیکن یہ بھی بیڈ ٹیج ہی ہوتا ہے،،،" سوہا کی بات پر بسام تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔

۔۔۔"سوہا میری بات سنو بیڈ ٹیج یہ نہیں ہوتا،،،" وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

۔۔۔"یہی ہوتا ہے بسام اور تم باقی لڑکیوں کو بھی یہی کرتے ہو،،،"

سوہا نے نم آنکھوں سے بولا تھا۔ جس پر وہ اس کا ہاتھ پکڑ گیا تو اس نے نظریں جھکالی تھیں۔

۔۔۔"سوہا دھر دیکھوں ہاں جو دوسری لڑکیوں کو کرتا تھا وہ بیڈ ٹیچ تھا
لیکن جو تمہیں کس کیا وہ بیڈ ٹیچ نہیں تھا کیونکہ تم میری بیوی ہو اور شوہر
کا ٹیچ بیڈ نہیں ہوتا،،" بسام نے اس کا ہاتھ پکڑے اسے سمجھایا تھا جب
وہ اسے دیکھتے بولی تھی۔

۔۔۔"لیکن مجھے،،" وہ بس اتنا ہی بول چہرا جھکا گئی تھی جب بسام نے
اپنے ہاتھوں میں اس کا چہرا بھرا تھا۔

۔۔۔"سوہا تمہیں برا لگا تھا میرا کس کرنا،،" بسام نے آنکھیں میں
بے پناہ پیار لیے پوچھا تھا۔ لیکن وہ کچھ نہیں بولی۔

۔۔۔"بتاؤ مجھے اگر تمہیں برا لگتا ہے میرا تمہیں ٹیچ کرنا تو باخدا بسام
خانزادہ تم سے سوفٹ کے فاصلے پر رہے گا لیکن اس طرح ناراض نا
ہو،،،" وہ تو روز بسام کا نیاروپ دیکھ حیران ہو رہی تھی۔ اسے حیران
دیکھ وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔"بولوں سوہا میں نے کچھ پوچھا ہے تمہیں میرا بچ کر نابرا لگتا

ہے،،،"اسے چپ دیکھ بسام نے پھر پوچھا تھا۔

۔۔۔"تتم نے اگر دھوکا دی دیا تو،،،"وہ نم آنکھوں سے بولی تھی۔

اس کے لیے یقین کرنا مشکل تھا۔

۔۔۔"دھوکا اور تمہیں سوہا خان وہ دنیا کی واحد عورت ہے جیسے بسام

خانزادہ اگر دھوکا دے گا تو اس کی زندگی اسے دھوکا دے جائے گی،،،"

بسام نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا۔

۔۔۔"مجھ مجھے برا نہیں لگتا لیکن جو تتم نے صبح کیا ہو نہیں کرو گے

اب می میرا سانس خراب ہو رہا تھا،،،"اس نے روتے بولا تھا جس پر

بسام نے مسکراتے اس کے آنسو صاف کیے تھے پھر اسے گلے لگایا تھا۔

۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے اب سانس نہیں بند ہونے دو نگا اور اگر کبھی ہوئی

اپنی دے دو نگا،،،"بسام نے اسے گلے لگائے ہی بولا تھا جب اس کی

بات پر سوہانے اس کے کندھے پر دانت گاڑھے تھے۔

۔۔۔"آہہ جنگلی بلی اب کیا ہے،،،"وہ اسے پیچھے کرتے کندھے پر ہاتھ

رکھتے کراہیا تھا۔

۔۔۔"ت تم باز نہیں آؤ گے نا،،،"وک شرم اور حیا سے سرخ ہوتی

بولی تھی۔

۔۔۔"یار سوہا اب تم بات بات پر اس طرح سرخ ہو جاتی ہو اور اوپر سے

یہ تمہارا قاتل تل پھر بتاؤ میں بہکونا تو اور کیا کرو،،،"بسام نے ہنستے اسے

چھڑا تھا۔

۔۔۔"بسا مممم تنگ نہیں کرو،،،"اور وہ سچ میں اب تنگ آگئی تھی۔

۔۔۔ "اچھا اچھا نہیں کرتا لیکن دیکھوں میں تمہاری ساری باتیں سنتا ہو
اتنی تو میں اس ڈیول کی بھی سنتا جتنی تمہاری سن رہا ہو لیکن اب تم بھی
میری دو باتیں مان لو پلیز،،،" بسام نے اس کا ہاتھ پکڑتے بولا تھا۔
۔۔۔ "کیا باتیں،،،" جس پر اس نے پوچھا تھا۔
۔۔۔ "پہلی یہ کہ ایک تو میں تم سے بڑا ہوا اور دوسرا تمہارا شوہر ہو تو یار
کچھ تو عزت دو،،،" اس کے بولنے پر سوہا سوچنے لگی تھی۔
۔۔۔ "ٹھیک ہے آج سے میں تمہیں آپ کہوں گی لیکن پہاڑی بکرا
کہنے سے باز نہیں آؤ گی،،،" سوہا کے کہنے پر وہ ہنسا تھا۔
۔۔۔ "او کے ڈن میری کوٹن کینڈی،،،" بسام نے اس کی ناک کو
چھڑتے بولا تھا۔

۔۔۔"اور دوسری بات یار زیادہ نہیں بس چھوٹی موٹی گستاخی تو کرنے
دیا کرو پلینز سوہا پکا تمہارا سانس بند نہیں ہونے دو نگا پلینز،،،" بسام کی
اتنی بے باک فرمائش پر وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔"نہ نہیں میں نے منا کیا ہے نا،،،" اس نے اس کے ہاتھ سے اپنا
ہاتھ نکالنا چاہا جب وہ اپنی پکڑ مضبوط کر گیا تھا۔

۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے گال پر تو کر ہی سکتا ہونا،،،" بسام بچوں جیسے ضد
کر رہا تھا۔

۔۔۔"سوہا پلینز نایار مان جاؤ پکانا صرف گال پر کیا کرو گا اور وہ بھی تب
جب تم زیادہ پیاری لگو گی پلینز پلینز مان جاؤ،،،" وہ جس طرح سوہا کے
تر لے کر رہا تھا اگر کوئی دیکھ لیتا تو یقیناً صدمہ سے مر ہی جاتا۔

۔۔۔ "اچھا اچھا ٹھیک ہے اب چلو مجھے بھوک لگی ہے،،،" اس کے مانے پر وہ خوش ہوا تھا۔ لیکن وہ کچھ کرتا اس سے پہلے اس کی اگلی بات پر بسام کو غصہ آیا تھا۔

۔۔۔ "تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا سوہا صبح کا ناشتہ کیا ہے اور وہ بس اتنا سا،،،" وہ غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔ "مجھ سے اکیلے کھایا نہیں جاتا،،،" جس پر وہ نظریں جھکا کر بولی تھی۔

۔۔۔ "اچھا چلو آؤ اب کھانا کھاتے ہیں لیکن اگر کبھی میں نا آؤ تو کھا لینا ہم،،،" وہ اسے کچن میں ہی لایا تھا۔

۔۔۔ "لیکن آپ کیوں نہیں آؤ گے پھر میں اکیلی کیا کرو گی،،،" سوہا کھانا لگاتے بولی تھی۔

۔۔۔"یار اب اگر میں زیادہ ٹائم ادھر رہو گا تو بی جان پریشان ہو جائے گی اسی لیے کبھی کبھی گھر بھی تو جانا ہے نا،،،" اس کی بات پر سوہا داس ہو بولی تھی۔

۔۔۔"تو گھر پر میرا بتا کیوں نہیں دیتے،،،" اسے پریشان دیکھ بسام مسکرایا تھا۔ ساتھ ہی ایک نوالہ تیار کیا تھا۔

۔۔۔"صدے میں چلے جانا ہے سب نے لیکن ماہا گڑیا کو بتایا آیا ہو اور وہ بہت خوش تھی،،،" بسام نے وہ نوالہ اس کی طرف کرتے بولا تھا۔ جسے وہ چپ کر کھا گئی تھی۔

۔۔۔"اچھا بس آپ ماہا کو پھر یونی ساتھ لے آنا پلیز،،،" سوہا کے کہنے پر وہ ہنسا تھا جبکہ اس کا آپ کہنا بسام کو پسند آیا تھا۔

۔۔۔"ہاں وہ آجائے گی بلکہ تم اس کا نمبر لے لو میرے فون سے چھپکلی کے نام سے سیو ہے بات بھی کر لیا کرنا،،،" بسام نے کھاتے بولا تھا۔

۔۔۔"وہ اتنی پیاری ہے آپ اسے چھپکلی کیوں کہتے ہو اور مجھے کونسا آپ ہے فون کا پاسور ڈیتا ہے،،،" اس کے معصوم سے انداز پر وہ مسکرایا تھا۔
۔۔۔"یار اسے بچپن سے ایسے ہی کہتا ہوا سی لیے اور فون کا پاسور ڈسو ہم ہے،،،" اس کے بتانے پر وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔"یہ سوہم کون ہے اب بسام،،،" سوہا کو سمجھ نہیں آئی تھی۔
۔۔۔"سوہم مطلب سوہا بسام اور پتا ہے اللہ تعالیٰ نے اگر ہمیں پہلا بیٹا دینا تو اس کا نام میں سوہم رکھو گا،،،" وہ تو سن ہی حیران ہو گئی تھی۔
۔۔۔"اچھا اب کھانا کھاؤ جلدی سے،،،" بسام کے کہنے پر وہ بھی چپ کر کھانے لگی تھی جبکہ بسام کی بات اس کے دماغ میں گھوم رہی تھی۔
سوہا یقین کرنا تو چاہتی تھی لیکن کر نہیں پار ہی تھی۔

وہ لوگ کھانا کھا کر باہر لاؤنچ میں آئے تھے جب سوہا کی نظر ٹیبل پر پڑے شاپر پر گئی تھی جسے پکڑ وہ کھول کر دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔"بسام ی یہ کس کے لیے ہیں سب،،،"سوہانے اس میں چاکلیٹس کا ایک باکس نکال پوچھا تھا۔

۔۔۔"میری کوٹن کینڈی کے لیے جو مجھ سے صرف ایک کس کی وجہ سے ناراض ہو گئی تھی،،،"بسام کے بولنے پر سوہانے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔"کیا ہے آپ نام کیوں نہیں لیتے میرا،،،"وہ وہی سو صے پر بسام سے کچھ فاصلے پر بیٹھتے بولی تھی۔

۔۔۔"کیونکہ تم کوٹن کینڈی کی طرح ہو سوفٹ اور پنک پنک،،،"

بسام نے اسے دیکھتے بولا تھا جس پر وہ چپ کر چیزیں دیکھنے لگی۔ بسام آتے ہوئے اس کے لیے چاکلیٹس کا باکس ایک نارمل سائز کا ٹیڈی بیر سوری والا کارڈ اور کچھ کوکو مونوڈلز وغیرہ لے کر آیا تھا۔

۔۔۔"بسام آپ کو کیسے پتا یہ سب میری فیورٹ چیزیں ہیں،،،"سوہا نے کوکو مو کا باکس کھولتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"میں نے چترال میں تمہیں کھاتے دیکھا تھا کو کو مو اور پھر ماہاجب
بھی مجھ سے ناراض ہوتی تو ایسی کی مانتی تھی اپنی مرضی کی چیزیں لے کر
تو مجھے لگا،،،" جس پر اس نے اسے سچ سچ بتا دیا تھا۔

۔۔۔"او مجھے لگا شاید آپ اپنی گر لفرینڈز کو بھی ایسے ہی مناتے ہو،،،"
وہ منہ بنا کر بولی تھی جس پر بسام اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔"وہ سب ایسی چیزوں پر خوش نہیں ہوتی تھیں انہیں پیسوں اور
مہنگے گفتس سے مطلب ہوتا تھا،،،" بسام نے اسے چیزوں کے ساتھ
لگے دیکھ ہی بولا تھا۔

۔۔۔"بسام آپ کا تو ایک چیز سے جلدی دل بھر جاتا ہے اگر مجھ سے
بھی بھر گیا تو میں کیا کرو گی یہ سچ ہے کہ مجھے ابھی آپ سے محبت نہیں
کیونکہ شاید مجھے یقین نہیں لیکن آپ اب میرے محرم ہو بسام میرا

واحد رشتہ اگر آپ نے مجھے چھوڑ دیا تو میں کہا جاؤ گی،،، "وہ سوہا کو گور سے سن رہا تھا۔

۔۔۔ "بسام اگر کبھی آپ کو کوئی پسند آگئی تو آپ بے شک اس سے شادی کر لینا لیکن ناپلیز مجھے مت چھوڑنا،،، "سوہا نے اسے دیکھتے نم آنکھوں سے بولا تھا۔ جس پر بسام اس کے قریب ہوا ہوتا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بڑھ گیا تھا۔

۔۔۔ "سوہا بسام خانزادہ میری ایک بات اپنے دماغ میں بیٹھا لو تم کوئی چیز نہیں ایک انسان ہوا اور پھر بسام خانزادہ کی بیوی ہو جیسے بسام خانزادہ نے اپنے پورے دل سے اپنی زندگی میں شامل کیا ہے اسی لیے بسام خانزادہ اب مر تو سکتا ہے لیکن سوہا خان کو دھوکا ایسا ممکن نہیں "بسام نے شدت سے کہتے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔

۔۔۔"لیکن بسام کہتے ہیں آپ کا دل جس چیز کے لیے شدت دیکھائے
نا اس چیز سے وہ بڑھ بھی جلدی جاتا ہے،،،"سوہا کی بات پر وہ مسکرایا
تھا۔

۔۔۔"لیکن بسام خانزادہ کو جس چیز سے سکون ملے وہ اسے ہمیشہ کے
لیے خود میں قید کر لیتا ہے تم بس ایک بات یاد رکھنا سوہا میں جیسا بھی ہو
اب صرف تمہارا ہو میں نے تم سے وعدہ کیا ہے میں کسی لڑکی کے
قریب نہیں جاؤ گا سوہا یقین مانوں میں اگر جانا بھی چاہوں نا تو یہ دل جو
مجھے لگتا میرا نہیں رہا اب یہ نہیں جانے دے گا یہ صرف سوہا خان کے
لیے ڈھر کنے لگا ہے بس،،،"بسام نے اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر
رکھتے کہا تھا جبکہ وہ تو اس کی ڈھر کنے محسوس کر رہی تھی۔

۔۔۔"وہ وہ بسام ہاں میں جب بھی آپ سے ناراض ہونا تو آپ ایسے منا
لیا کر نا اور ہاں کو کو مو تو لازمی ہو ان سب میں،،،"سوہا سے جب کوئی

بات نابنی تو وہ بات ہی بدل گئی تھی جس پر بسام مسکرایا تھا لیکن سوہا کا دھیان پھر سے چیزوں کی طرف تھا۔

۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے کوٹن کینڈی،،،" بسام نے کہتے اس کے گال پر لب رکھے تھے۔ جبکہ اس کے ایسا کرنے پر سوہا نے اسے گھورا تو وہ مسکرا نے لگ گیا تھا جس سے اس کا ڈمپل نظر آنے لگا تھا۔

۔۔۔ "بسا مممم اپنا یہ ڈمپل غائب کرے آپ،،،" سوہا اسے دیکھتے بولی تھی۔

۔۔۔ "یار میں کیسے غائب کروا س،،،" وہ اسے دیکھتے پھر مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "مجھے نہیں پتا بس مسکرا نا بند کرے یہ غائب کو جائے گا،،،" سوہا نے منہ بنا کر بولا تھا۔

۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے اب نہیں مسکراتا لیکن ابھی بس ان چیزوں کو رکھو اور اپنا یونی کا کام مکمل کرو پھر سونا بھی ہے،،،" بسام نے کہتے اٹھ ساتھ اسے کھڑا کیا تھا جس پر وہ بھی سامان پکڑے کھڑی ہوتی تو دونوں روم میں آئے تھے جہاں پہلے سوہانے اپنا کام مکمل کیا تھا پھر دونوں سو گئے تھے جبکہ آج درمیان میں تکیے بسام نے خود لگائے تھے جو اسے سوہانے کہاں تھا۔ کیونکہ اسے یقین تھا انہیں سوہا بسام خانزادہ خود ہٹائے گی۔

بسام کے جانے کے بعد بی جان نے پوچھا تھا جس پر ماہا اور ردانے بہانا کر دیا تھا۔ جبکہ کھانا کھا پہلے تو ماہا جہانزیب خان کے ساتھ باتیں کرتی رہی تھی ساتھ ہی ردابھی کچھ ٹائم میں سب کے ساتھ گھل مل گئی تھی پھر وہ اپنے والے کمرے میں ردا کے ساتھ بیٹھے باتیں کرنے لگی تھی جس پر

اسے وقت کا پتا ہی نہیں چلا تھا۔ دوسری طرف زین جو اپنے کام میں مصروف تھا وہ اپنے کام کو مکمل کر ماہا کا ہی انتظار کر رہا تھا لیکن اتنا ٹائم ہونے پر وہ آئی نہیں تو زیادہ خود باہر اسے دیکھنے آیا تھا جس پر وہ جب ماہا کے کمرے میں آیا تو وہ ہنس کر رد اسے کچھ بات پر رہی تھی۔ زین کی آواز پر دونوں نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "ماہا کمرے میں آنے کا ارادہ نہیں ہے آج کیا،،،" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

۔۔۔ "وہ میں زین بس آ،،،" وہ بول رہی تھی جب وہ بولا تھا۔
۔۔۔ "جلدی آؤ اور گڑیا کو بھی آرام کرنے دو،،،" وہ کہتا روکا نہیں تھا جس پر ماہا نے منہ بنایا تھا۔

۔۔۔"ویسے بسام لالہ سچ ہی کہتے ہیں یہ ہیں ہی ڈیول ساتھ ڈریکولا
بھی،،،"ماہامنہ میں بولتی رداسے ملتی نکلی تھی جبکہ اس کے جاتے رداسے
بھی آج کے دن کے بارے میں سوچتے سوچتے سو گئی تھی۔
ماہاکمرے میں آئی تو زین وہاں موجود نہیں تھا جس پر وہ وہی کھڑی کچھ
سوچنے لگی تھی۔

۔۔۔"وہی کھڑے رہنے ہے یا اندر بھی آنا ہے تم نے،،،"وہ ٹیرس
سے بولا تھا جس پر وہ دروازہ بند کرتی بیڈ کی طرف جانے لگی تو زین کی
آواز پر اس کے قدم رکے تھے۔

۔۔۔"ادھر آؤ میرے پاس،،،"زین ٹیرس میں کھڑے ہی بولا تھا
جس پر ناچاہتے بھی وہ ٹیرس میں آگئی تھی۔ وہ زین سے کچھ فاصلے پر
کھڑی ہوئی تھی جب زین نے اسے کھینچ اپنے آگے کیا تھا۔ وہ دیوار کے

ساتھ اپنا بازو لگائے کھڑا تھا جبکہ ماہاب اس کے آگے کھڑی تھی جسے اپنے حصار میں لیتے وہ اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکا گیا تھا۔

۔۔۔ "پاپا کو کیا کہا تم نے میں بہت خیال رکھتا ہوں تمہارا اور تم خوش ہو،،،" زین نے اس سے پوچھا تھا جس پر وہ ڈھرکتے دل سے بولا تھا۔

۔۔۔ "زی زین وہ بابا ہیں میرے ہیں انہیں اپنی یا کسی کی وجہ سے پریشان نہیں کر سکتی،،،" ماہا کے جواب پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "ہمم اچھی بات کرنا بھی نہیں چاہیے لیکن جھوٹ تم کمال کے بولتی ہو ماہا جہانزیب خان،،،" زین کے بولنے پر وہ کچھ نہیں بولی تھی۔ جس پر زین نے اس کے کندھے پر اپنے دانت گاڑتے دباؤ بڑھایا تو ماہا نے درد سے آنکھیں بند کی تھی۔ وہ درد کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ آنسو اس کی آنکھوں سے نکل آئے تھے۔

۔۔۔ "زی زین مجھ مجھے درد ہو رہا ہے،،،" ماہا تکلیف کے ساتھ بولی تھی جس پر زین واپس اپنا چہرہ اٹھکاتے بولا تھا۔

۔۔۔ "یہ تکلیف کم ہے ماہا جو تم نے دی ہے اس سے تو کبھی کم ہے،،،" اس کی بات پر ماہا کو سمجھ نہیں آتا تھا وہ یہ سب کرتا کیوں ہے۔

۔۔۔ "زی زین یقین ماننے پھر جو تکلیف سچ پتا چلے پر آپ کو ہوگی نا اس کے آگے وہ تکلیف بھی کم لگے گی آپ کو،،،" ماہا کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "باتیں تو کوئی تم سے بنانا سیکھے،،،" زین نے طنزیہ انداز میں بولا تو وہ چپ ہی رہی تھی۔ جس پر وہ بھی نہیں بولا دونوں ہی اپنے سامنے کا منظر دیکھ رہے تھے پھر کچھ دیر بعد زین اس سے پیچھے ہوتا کمرے میں آگیا تھا جبکہ ماہا وہی رہی تھی وہ چینج کر سونے کے کیے لیٹ گیا تھا وہ جانتا تھا ماہا جان کر وہاں پر کھڑی ہے تاکہ وہ سوئے تو وہ اندر آئے اسی لیے وہ

آنکھیں بند کر گیا تھا۔ جبکہ ماہانے کچھ دیر بعد اندر جھانک کر دیکھا تو زین سو گیا تھا جس پر وہ اندر آتی کپڑے چینج کرتی اپنی جگہ پر آلیٹ گئی تھی۔ وہ ابھی لیٹی ہی تھی جب زین نے ایک جھٹکے میں اسے کھینچ اپنے قریب کیا تھا۔

۔۔۔ "تمہیں کیا لگانچ جاؤ گی تم،،،" زین شرارت سے بولا تھا۔ جس پر وہ بھکلائی ضرور تھی لیکن بولی کچھ نہیں تو زین بھی فلحال اسے چھوڑ گیا تھا کیونکہ صبح اسے جلدی اٹھنا تھا ورنہ وہ بتاتا اس کو۔ زین کے چھوڑنے پر وہ کچھ فاصلے پر ہوتے منہ دوسری طرف کر گئی تھی جس پر وہ اسی کی طرف منہ کیے آنکھیں بند کر گیا تھا۔

وہ لوگ یونی کے کیفے میں بیٹھے تھے جبکہ سوہا اور ردا اپنی کلاس لینے گئی تھیں۔

۔۔۔ "او کے بی کے تجھے پتا ہے یونی میں نا ایک نئی لڑکی ہے آج ہی آئی ہے باہر سے،،،" علی اسے بتا رہا تھا جو فون میں مصروف تھا۔

۔۔۔ "اچھا تو تو سٹ کر لے پھر،،،" جس پر وہ مصروف سا ہی بولا تھا۔

۔۔۔ "کیا یار وہ تیرے ٹائپ کی ہے،،،" علی نے بتانا چاہا جب وہ اپنا فون سائیڈ پر رکھتے اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

۔۔۔ "علی میں نے سوہا سے وعدہ کیا ہے میں کسی لڑکی کے قریب نہیں جاؤں گا،،،" بسام کی بات پر وہ دونوں ہی حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔ "بسام تجھے تو سوہا سے نفرت تھی نا،،،" اب کی بار حمدان بولا تھا۔

۔۔۔ "ہاں تھی اور پتا بسام خانزادہ اس سے تھپڑ کا بدلہ لینے کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا لیکن علی پتا نہیں کیوں وہ اچھی لگنے لگی ہے تم دونوں نے

ٹھیک کہا تھا وہ دوسری لڑکیوں جیسی نہیں ہے جہاں لڑکیاں میرے خود
قریب آتی ہیں وہاں وہ صرف میری باتوں پر ہی بلش کرنے لگتی ہے مجھے
اس کے چہرہ کا وہ رنگ پسند آنے لگا ہے مجھے نہیں پتا مجھے کیا ہو رہا ہے
لیکن سوہا خان ضروری ہوتی جا رہی ہے،،، "اس کی باتوں پر حمدان
حیران ہو بولا تھا۔

۔۔۔ "تو تو پیار محبت پر یقین ہی نہیں رکھتا تھا پھر یہ سب کیا ہے بسام
پہلے تیرا نکاح کرنا ہضم نہیں ہو رہا اور اب سوہا کے لیے تیری
باتیں،،، "حمدان کی بات پر وہ سر جھکا کر مسکرا تھا۔

۔۔۔ "ہاں مجھے پتا محبت پر یقین نہیں ہے لیکن سوہا بیوی ہے میری میری
عزت اور بسام خانزادہ اتنا گرا ہوا نہیں ہے کہ وہ اپنی عزت کو رسوا
کرے سوہا خان کے ہوتے ہوئے بسام خانزادہ کسی عورت کے قریب

جانا تو دور اسے آنکھ اٹھا کر دیکھے گا بھی اب،،، "اس کی باتوں میں جنون تھی اور کون جانے یہ جنون کب حد سے بڑھ جائے۔

۔۔۔ "چلو پھر جناب یہ تو اچھی بات ہے اور ہاں میں نے ماما سے بات کر لی ہے تم بتا دینا کب آنا ہے ہم نے تمہاری طرف،،، "حمدان نے سنجیدہ ہوتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے میں کرتا ہو بی جان سے بات اور ہاں میری بیوی کے سامنے کسی دوسری لڑکی کا ذکر کرنا کرنا،،، "بسام کی بات پر دونوں مسکرائے تھے۔

۔۔۔ "اچھا یار آ جا ہم بھی کلاس لے آئے آج،،، "حمدان کے کہنے پر دونوں نے منہ بنایا تھا۔ جبکہ اس کے اٹھنے پر وہ دونوں بھی اٹھ باہر نکلے تھے۔

زین آج سائیڈ پر آیا تھا جہاں حمزہ اسے چیزوں کے بارے میں انفارم کر رہا تھا۔

۔۔۔ "سر انشاء اللہ اس مہنے میں یہ پروجیکٹ کمپلیٹ ہو جائے گا بس پینٹ ٹائیلز اور کچھ چھوٹ چھوٹے کام رہ گئے ہیں فرنیچر کے لیے بھی بات ہو گئی سب مکمل ہو جائے تو بس آپ نے فرنیچر فائنل کرنا ہے،،،" زین سارا کچھ دیکھتے ساتھ ساتھ اس کی سن رہا تھا۔

۔۔۔ "ہمم ٹھیک ہے میں کر دوں گا،،،" زین نے سنجیدگی سے بولا تھا۔

۔۔۔ "سر کل آپ نے یونیورسٹی بھی جانا ہے وہ سٹوڈنٹس کے پروجیکٹس آگئے ہیں سارے آپ ان سے ٹوپ تھری فائنل کر لے آج،،،" حمزہ کے بتانے پر وہ سوچنے لگا تھا۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے حمزہ چلو پھر آفس ہی چلتے ہیں،،،" وہ کہتا حمزہ کے ساتھ
سائیڈ سے نکلا تھا ابھی وہ گاڑی میں بیٹھا اس کی نظر ایک فقیر پر گئی تھی
جسے وہ دیکھنے لگا تو اس فقیر نے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا تھا۔
۔۔۔ "تو محبت کا مسافر ہے نانچے،،،" اس کی بات پر زین اسے دیکھنے لگا
تھا۔

۔۔۔ "آآپ کو کیسے،،،" وہ حیران ہوا تھا۔
۔۔۔ "تیرا چہرہ ہی بتا رہا ہے سب لیکن تو تو محبت کے پہلے درجے پر بھی
آیا ابھی بچے یہ سب تیرے بس کا نہیں ہے،،،" ان کی بات پر زین گٹھنے
کے بل نیچے بیٹھا تھا جبکہ حمزہ اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا۔
۔۔۔ "آآپ کیسے کہہ سکتے می میں اس سے سچ میں محبت کرتا ہو لیکن وہ
بے وفا ہے،،،" زین کی آواز میں تکلیف تھی۔

۔۔۔"چپ کر جا محبوب کو بے وفا نہیں کہتے وہ جیسا بھی ہو وہ محبوب ہوتا ہے اور اپنے ہی محبوب کو بے وفا کہنا اسے گالی دینے کے برابر ہوتا ہے محبت میں تو محبت کا ہر ظلم برداشت کرنا پڑتا ہے،،،" اس فقیر نے ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔"لیکن مجھ سے نہیں ہو رہا میں تھک گیا ہو وہ میری ہو کر بھی میری نہیں ہے،،،" زین کی بات پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔"تو ابھی سے تھک گیا ابھی تو شروعات ہے ابھی تو عشق نے قدم رکھنا ہے تجھے عشق زادہ بننا ہے تو جس سفر پر نکلا ہے یہ سفر بہت لمبا ہے بچے اب اس سے تو واپس نہیں جاسکتا تجھے بہت کچھ کھونا ہے ابھی یہ سفر آسان نہیں ہے جو اس میں تھک جاتا ہے وہ یار جاتا،،،" اس کے انداز میں ایک عجیب سا جنون تھا۔

۔۔۔ "سر ہمیں دیر ہو رہی ہے چلے پلیز،،،" زین کچھ کہتا اس سے پہلے
حمزہ نے بولا تھا جس پر وہ وہاں سے اٹھتا اس کے چلتا گیا تھا لیکن اس فقیر
کی پکار پر اس کے قدم روکے تھے۔

۔۔۔ "سب برباد ہو گے سب کچھ ختم ہو جائے گا تو بھی جلے گا اس عشق
کی آگ میں سب جلے گے سب فنا ہو گا آغاز ہو گیا ہے اب کچھ نہیں بچے
گا،،،" زین کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔

۔۔۔ "سر آ جائے،،،" حمزہ کی آواز پر وہ تیز قدم لیتا گاڑی میں بیٹھا تھا
اور گاڑی نکلتی چلی گئی تھی۔

۔۔۔ "وہ سب ختم کرنے آیا ہے اس بار وہ سب کو تباہ کرے گا اللہ حق
اللہ،،،" وہ ہنستے اپنے کام میں مصروف ہوا تھا۔

--- "یار سوہا میں تھک گئی ہو پتا نہیں یہ لوگ کہاں ہیں،،،" رد اور
سوہا جو اپنی کلاس لے کر آئی تھیں اب بسام وغیرہ کو ڈھونڈ رہی تھی
لیکن وہ لوگ کہی نہیں مل رہے تھے جبکہ فون بھی نہیں اٹھا رہے تھے۔
--- "پتا نہیں یار بسام میری کال بھی اٹینڈ نہیں کر رہے،،،" سوہا کو
بھی فکر ہو رہی تھی۔

--- "اوہو یہ تم سے آپ جناب کب سے ہو گئے وہ،،،" ردانے اسے
کوئی مارتے شرارت سے کہا تھا۔
--- "پہلے کی بات اور تھی ردالیکن وہ میرے شوہر ہیں اسی لیے عزت
کرنا میرا فرض ہے،،،" سوہا کے کہنے پر وہ مسکرائی تھی۔

--- "ہمم اچھی بات ہے تمہیں سمجھ آگئی لیکن میں بتا رہی ہوں اگر یہ
لوگ اب اور ناملے ناتو میں نے حمدان سے بات نہیں کرنی اور تم بھی

بسام بھائی سے بات نہیں کرو گی،،، "ردا کی بات پر وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔ "کیا ہے اب ایسے کیوں دیکھ رہی ہو،،،" اسے حیران دیکھ ردانے کہا تھا۔

۔۔۔ "یار تم نابات کرنا لیکن میں کیوں ناراض ہو بسام سے میں تو نہیں ہو رہی،،،" سوہانے صاف انکار کیا تھا۔

۔۔۔ "اوے تمہاری دوست میں ہو میری بات سنو گی تم،،،" رداکو تو جیسے صدمہ ہی لگا تھا۔

۔۔۔ "نہیں یار میں ناراض نہیں ہو رہی،،،" وہ بول ہی رہی تھی جب ردابولی تھی۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے پھر مجھ سے بات نا کرنا،،،" ردانے منہ بناتے کہا تھا۔ جبکہ اسے جانتے دیکھ سوہا اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

۔۔۔"اچھایار ہو جاؤ گی تم ناراض نا ہو،،،"سوہانے اس کے پیچھے جاتے
بولا تھا۔

۔۔۔"یہ ہوئی نامیری دوست،،،"ردانے اس کے گلے لگتے بولا تھا۔
۔۔۔"اچھا بس بس اب دیکھ،،،"سوہا بول ہی رہی تھی جب اس کی نظر
سامنے ہی درخت کے نیچے بیچ پر بیٹھے بسام وغیرہ پر گئی تھی جبکہ ان
لوگوں کے پاس کچھ لڑکی کھڑی تھی جنہیں دیکھ سوہا کو غصہ آیا تھا۔
لیکن وہ وہاں سے واپس ہوتی اس سے پہلے حمدان کی نظر ان لوگوں پر
پڑھ گئی تھی۔

۔۔۔"ردا ادھر،،،"حمدان کی آواز پر ردانے بھی انہیں دیکھا تو وہ سوہا کا
ہاتھ پکڑا سے ان لوگوں کے پاس لے گئی تھی۔

۔۔۔"ارے سوہا تمہاری کلاس ہو گئی،،،"بسام اسے دیکھ مسکراتے بولا
تھا۔

۔۔۔"بی کے کوئی مزے کا گانا سنا دونا،،" سوہا کچھ کہتی اس سے پہلے ہی وہاں موجود لڑکیوں میں سے ایک بولی تھی۔ جس پر وہ بس مسکرایا گیا تھا۔ جبکہ سوہا کا موڈ بھی اس سے چھپا ہوا نہیں تھا۔

۔۔۔"حمدان ویسے ہم دونوں آپ لوگوں کو کب سے ڈھونڈ رہی تھیں میں نے آپ کو کالز کی لیکن آپ نے نہیں اٹھائیں سوہانے بھی بسام بھی کو کالز کی تھی انہوں نے بھی نہیں اٹھائیں۔" ردا کے کہنے پر بسام نے سوہا کو دیکھا تھا جب حمدان نے اپنا اور بسام کا فون علی سے لیا تھا جس نے دونوں کے فون لے کر بند کر دیے تھے۔

۔۔۔"یار اس علی کے بچے نے ہمارے فون لیے تھے،،" حمدان نے علی کو دیکھتے بولا تو وہ اپنی دانتوں کی نمائش کرنے لگا تھا۔

۔۔۔"سوہا دھر آ جاؤ،،" بسام نے اسے پھر مخاطب کیا تھا جبکہ وہاں موجود لڑکیوں کو جیلیسی ہو رہی تھی۔

۔۔۔"بی کے ہم اس سے پہلے آئی تھیں ہمیں پہلے سونگ سنا دونا پلیز اور

ہاں اس کے بعد میرے اپارٹمنٹ چلے گے،،"اس لڑکی نے بے باکی

سے بسام کا ہاتھ پکڑتے بولا تھا اور بس سوہا سے مزید نہیں دیکھا گیا تھا

اسی لیے رداسے ہاتھ چھوڑا کروہ وہاں سے پلٹی تھی مگر وہ جاتی اس سے

پہلے ہی بسام نے آگے ہو اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

۔۔۔"بیوی یا ایسے ناراض تو ناہو،،"اس نے بیوی پر زور دیتے وہاں

موجود سب لڑکیوں کو آگاہ کیا تھا جس پر سوہا نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"ہاتھ چھوڑے میرے اور سنائے سب کو گانا،،"سوہا نے نم

آنکھوں سے بولا تھا۔

۔۔۔"سوری نا میری جان،،"بسام کو اتنے پیار سے بات کرتے دیکھ

کسی کو ہضم نہیں ہو رہا تھا لیکن اسے پرواہ کب تھی۔

۔۔۔"بسام رہیں آپ سب کے پاس ویسے بھی میری کیا ضرورت،،،"

سوہانے کہتے اپنا ہاتھ چھوڑا یا تھا۔ جبکہ بسام تو اسے دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہ ایک نظر سب پر ڈالتی وہاں سے واپس مڑی تھی جب سوہا کچھ قدم ہی چلی تھی جب میوزک کی آواز آنا شروع ہوئی اور ساتھ ہی بسام کی جس پر اس کے قدم روکے تھے۔

۔۔۔"حکم آپ کا تھا جو میں نے نامانا،،،"

خطا وار ہو میں نا آیا نہ مانا،،،"بسام بول بولتے اس تک آیا تھا جبکہ وہاں سب حیران کھڑے تھے۔

۔۔۔"سزا جو بھی دو گے وہ منظور ہوگی،،،"

آجی میری مشکل تبھی دور ہوگی،،،"حیرت کا جھٹکا سب کو تب لگا جب بسام خانزادہ گھٹنوں کے بل سوہا خان کے آگے جھکا تھا۔ وہ جو کسی کے

آگے نہیں جھکا وہ سوہا خان کے آگے جھک گیا تھا۔ اور سرف جھکا نہیں
تھا بلکہ معافی بھی مانگ رہا تھا۔

۔۔۔ "سوہا خان بسام خانزادہ تمہارے آگے گٹھنے ٹیک کر کان پکڑ کر تم
سے معافی مانگتا ہے سوری مجھے معاف کر دو،،،" سوہا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا
وہ کیا کرے یہ وہی گراؤنڈ وہی جگہ تھی جہاں آج سے کچھ مہینے پہلے سوہا
خان نے بسام خانزادہ کو تھپڑ مارا تھا اور آج اسی گراؤنڈ میں جو کہتا تھا وہ
بدلہ لے گا وہ اسی لڑکی کے ناراض ہونے کے ڈر سے سب کے سامنے
جھک کر اس سے معافی مانگ رہا تھا۔ جبکہ سب اس کو دیکھ حیران ہو
رہے تھے کچھ لڑکیوں کو سوہا سے جلن ہو رہی تھی تو کچھ رشک کی نظر
سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

۔۔۔ "میں نہیں جانتا سوہا مجھے تم سے کیا ہے اور کیا نہیں لیکن ہاں
تمہاری ناراضگی جان نکالنے لگتی ہے میری،،،" بسام نے نیچے بیٹھتے

کان پکڑے ہی کہا تھا۔ جبکہ یہ وہی مقام تھا جب سوہا خان کے دل اور دماغ دونوں نے قبول کیا تھا اسے بسام خانزادہ سے محبت ہو گئی ہے۔ لیکن وہ بسام کو ایسے نہیں کہنا چاہتی تھی اسی لیے سوہا نے جھک کر اسے کھڑا کیا تھا۔

-- "بسام میں ناراض نہیں ہو اور پلینز دوبار ایسے کسی کے بھی سامنے کبھی مت جھکنا آپ کیونکہ بسام خانزادہ مغرور ہی اچھا لگتا ہے،،،" سوہا کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔

-- "بسام خانزادہ سوہا بسام خانزادہ سے وعدہ کرتا ہے وہ زندگی میں جب بھی جھکے گا اپنے رب کے بعد صرف اس کے آگے جھکے گا بس،،،" بسام نے کہتے بنا کسی کی پرواہ کیے اس کے ماتھے پر اپنی محبت کا لمس چھوڑا تھا جس پر وہ آنکھیں بند کر گئی تھی جبکہ سب کی آنکھیں باہر آنے کو تھیں۔

۔۔۔"سوہا خان کے علاوہ دنیا کی ہر لڑکی بسام خانزادہ خود پر حرام کرتا ہے مجھے پتا ہے تم پہلی تو نہیں لیکن ہاں اب تمہارے بعد کوئی دوسری نہیں آئے گی تم آخری ہو باقی سب اب حرام ہیں مجھے پر،،،"بسام کی بات پر وہ آنکھوں میں آنسو لیے اس کے گلے لگی تھی۔ جس پر وہ بھی اپنا حصار بنا گیا تھا۔ جبکہ سب نے ہوٹنگ کی تو سوہا کو اپنی پوزیشن کا ہوش آیا تھا جس پر اس نے بسام سے الگ ہونا چاہا لیکن وہ اس کے گرد اپنا حصار مضبوط کر دیتا ہے۔

۔۔۔"بیوی اب تو خود آئی ہو میرے حصار میں ایسے نہیں جانے دو نگا،،،"بسام کے بولنے پر سوہا نے نظریں اٹھا اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"بسام پلیز سب دیکھ رہے ہیں،،،"وہ لال ہوتی بولی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا لیکن اسے چھوڑا نہیں تھا ایسے ہی اسے ساتھ لگائے علی وغیرہ کے پاس آیا تھا پھر اپنا سامان پکڑتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہم لوگ جارہے ہیں تم دیکھ لینا اور گڑیا ڈرائیور کو کال کر دو آپ کو لے جائے گا،،،" بسام نے ان لوگوں کو بولا تھا جبکہ اس کو مصروف دیکھ سوہا اس کے حصار سے نکلی تو بسام نے اسے گھوڑا تھا۔

۔۔۔ "اوے ردا کو میں چھوڑ دو نگا گا،،،" حمدان کی آواز پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے لیکن دھیان سے،،،" بسام کے وارن کرنے پر ردا کو ہنسی آئی تھی لیکن وہ کنٹرول کر گئی تھی۔ جبکہ حمدان کچھ نہیں بولا جس پر بسام سوہا کو اپنے ساتھ لیے نکلا تھا۔

۔۔۔ "چلے ہم بھی،،،" حمدان نے ردا سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ویسے بھائی نے کیسے سب کے سامنے سوہا کو منایا اور ایک آپ ہیں جھوٹے منہ بھی سوری نہیں بولا،،،" ردا بنارو کے بول وہاں سے

چل دی تھی جس پر حمد ان منہ بناتا اس کے پیچھے گیا تو سب کے جاتے
علی نے بھی جانے کی تیاری پکڑی تھی۔

لیکن وہ ابھی پار کنگ ایریا میں آیا ہی تھا جب اس کی نظر اس لڑکی پر پڑی
تھی جو ڈری سہمی کھڑی تھی علی ناچاہتے ہوئے بھی اس تک گیا تھا۔
۔۔۔ "اسکیوز می مس آپ یہاں کوئی پر اہلم ہے،،،" علی کے پکارنے پر
اس نے علی کو دیکھا تھا۔

۔۔۔ "ن نہیں،،،" جس پر وہ بس اتنا ہی بولی تھی جبکہ علی کی نظر اس
کے چہرے پر گئی تھی جہاں گال پر تھپڑ کا نشان تھا۔
۔۔۔ "پھر آپ یہاں کیوں کھڑی ہو وہ بھی اکیلے،،،" وہ اس کے
چہرے سے نظریں ہٹاتے بولا تھا۔

۔۔۔ "آپ پلیز جائے مجھ مجھے بات نہیں کرنی پلیز،،،" وہ ڈرتے
ادھر ادھر دیکھتے بولی تھی۔

-- "لیکن آپ پریشان کیوں ہو کسی نے کچھ کہا ہے،،،" علی کو اسے
دیکھ نجانے کیوں پریشانی ہو رہی تھی۔ لیکن وہ اسے اگنور کرتی وہاں سے
نکل گئی تھی۔

-- "حد ہے ویسے،،،" وہ بھی کہتے جانے لگا تھا جب اس کی منظر زمین
پر گرے پیپر پر گئی تھی جسے وہ اٹھا گیا تھا۔

-- "عبیر ملک،،،" علی اس پر لکھے نام کو پڑھ مسکرایا تھا پھر وہ اپنے
بیگ میں رکھتے وہاں سے نکلا تھا۔

رد اکب کی گھر آگئی تھی پہلے تو وہ بی جان کے پاس بیٹھی رہی تھی پھر
کمرے میں آرام کرنے آگئی تھی۔ وہ اب باہر جانے کا سوچ رہی تھی

جب دروازے پر دستک ہوئی تھی جس پر اس مے دیکھا تو ماہا کھڑی تھی۔

۔۔۔ "میں آ جاؤ آپی،،،" ماہا مے اجازت مانگی تھی۔

۔۔۔ "ہاں ہاں آ جاؤ تم پوچھ کیوں رہی ہو" جس پر وہ مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔ "آپی آپ میرے ساتھ باہر لاؤن میں چل کر بیٹھی گیں ہم باتیں کرے گے،،،" ماہا کے پوچھنے پر وہ مسکرا بی تھی۔

۔۔۔ "ارے ہاں ہاں میں سوچ ہی رہی تھی چلو چلتے ہیں،،،" اس کے کہنے پر وہ مسکراتے اس کے ساتھ باہر آئی تھی۔ وہ لوگ لاؤن میں بنے سیٹنگ ایریا میں بیٹھ گئی تھیں۔

۔۔۔ "آپ کا دن کیسا گزرا آج یونی میں اور سوہا آپی سے ملی تھیں آپ،،،" ماہا نے بات شروع کی تھی۔

۔۔۔"مزا آیا تمہیں پتا ہے سوہا بسام بھائی سے ناراض ہو گئی تھی پھر انہوں نے سب کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کان پکڑ سوری کی تھی اس سے،،،"ردا کے بتانے پر وہ تو جیسے حیران ہی ہوئی تھی۔

۔۔۔"کیا کہہ رہی ہیں آپ بسام لالہ اور معافی ردا آپ لوگوں کو غلط فہمی ہو گئی ہو گی،،،"ماہا کو تو یقین نہیں آرہا تھا۔

۔۔۔"نہیں یار سچ میں اور پتا بھائی نے سب کے سامنے کہا ہے کہ سوہا کے علاوہ سب عورت مجھے پر حرام ہیں،،،،"ردا نے اسے بتایا تھا جس پر اسے یقین نہیں آرہا تھا۔

۔۔۔"میری دعا ہے آپ بسام لالہ ٹھیک ہو جائے اور اسلپاک میرے شوہر کو بھی عقل دے دے،،،"ماہا نے سوچتے بولا تھا۔ جس پر ردا حیران ہوئی تھی۔

-- "خیر آپ بتائے حمد ان لالہ کب لارہے اپنی ماما کو،،،" اس نے
بات بدلی تھی۔

-- "پتا نہیں میں نے نہیں پوچھا ان سے" جس پر وہ بس اتنا ہی بولی
تھی۔

-- "اچھا جی،،،" وہ تنگ کرنے کے موڈ پر تھی۔
-- "میری چھوڑو اپنی بتاؤ کل رات بھائی جیسے تمہیں لے کر گئے
تھے تمہاری نیند تو پوری ہوئی تھی نا،،،" ردا کے پوچھنے پر ماہانے اسے
گھورا تھا۔

-- "ویسے قسم سے عجیب ہی ڈریکولا ہیں وہ کنکھجورے کے منہ
والے،،،" ماہا کی بات پر ردا کو ہنسی تھی۔

-- "ہا ہا ہا یار شرم کرو شوہر ہیں وہ تمہارے اور پھر اتنے پیارے ہیں
اب ایسے تو نا بولو،،،" ردا نے اس کے سر پر ہاتھ مارتے بولا تھا۔

-- "کیا یار آپ شہر والا ایک بھی کام نہیں ان میں عجیب،،،" ماہا کو
اب غصہ آرہا تھا۔

-- "کوئی نہیں آ،،، ماہا کمرے میں آؤ،،،" رد امزید کچھ بولتی اس سے
پہلے زین کی آواز پر ماہا کا ہلک خشک ہوا تھا۔ لیکن زین اسے دیکھے بنا اندر
چلا گیا تھا۔

وہ جو آفس سے ابھی آیا تھا ماہا اور رد اکو وہی دیکھتے ان کی طرف آیا تھا
لیکن اپنی بیوی کے منہ سے تعریفیں سن اسے حیرت ہوئی تھی۔ تبھی
غصے سے بولا تھا۔

-- "جاؤ بیٹا جی آپ کے انہوں نے بلوایا ہے،،،" رد انے تنگ کرتے
بولا تھا۔

-- "ڈریکولا،،،" ماہا منہ بناتی اٹھ نکلی تھی۔

۔۔۔ "ہاہا ویسے جو ہو گانا بتانا ضرور،،،" ردانے کنستے پیچھے سے آواز لگائی تھی جس پر وہ پیر پٹختی اندر گئی تو ردابھی ہنستی اپنے موبائل پر لگی تھی جہاں حمدان کے میسجز آئے تھے۔

۔۔۔ "کرتے رہے میں تو نہیں دیکھ رہی،،،" اس نے سوچتے میسج سین کر چھوڑ دیے تھے۔

۔۔۔۔

ماہا کمرے میں آئی تو سامنے ہی بیڈ پر کپڑے بدل کر زین بیٹھا تھا جبکہ ماہا کے سارے ناول وہی بیڈ پر بکھرے تھے۔ ماہا کو دیکھتے زین اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

۔۔۔ "اتنا ٹائم کہا لگا،،،" زین نے اس کی طرف قدم بڑھاتے بولا تھا جس پر وہ قدم میں کو لے گئی تھی لیکن وہ باہر نکلتی اس سے پہلے ہی زین

نے اس تک جاتے اسے دروازے کے ساتھ پن کرتے دروازے کو بند کیا تھا۔

۔۔۔ "وہ وہ آتے ٹائم لگ جاتا ہے،،،" ماہانے گھبراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "کمرے کا کیا حال بنایا ہے پتا ہے نا مجھے صفائی پسند ہے پھر

بھی،،،" زین نے اس کے چہرے کے قریب ہوتے بولا تھا۔

۔۔۔ "می میں ٹھیک ک کر دیتی ہو تیج پیچھے ہو جائے،،،" ماہانے اسے

پیچھے کرنا چاہا تھا جب وہ اس کا ہاتھ نیچے کر گیا تھا۔

۔۔۔ "وہ تو ٹھیک پے لیکن یہ جو نیچے ردا کے سامنے میری اتنی تعریفیں

کر رہی تھی وہ سب کیا تھا کیا بول رہی تھی نیچے،،،" زین کے کہنے پر ماہا

نے اسے دیکھا تھا مطلب وہ سن چکا تھا۔

۔۔۔ "وہ زین می میں تو،،،" وہ بول رہی تھی جب زین دھاڑا

تھا۔

۔۔۔ "کیا بول رہی تھی،،،" وہ غصے سے بولا تھا جس پر ماہانے آنکھیں بند کی تھی جبکہ اس کا ڈرا چہرہ دیکھ زین کا غصہ کم ہوا تھا۔ وہ اسے دیکھتے اس کے دائیں گال پر جھکتے وہاں اپنے دانت گاڑھ گیا تھا۔ جس پر ماہانے اپنی آنکھیں مزید میچی تھی۔ لیکن کوئی رد عمل نہیں دیا تو زیادہ نے اپنے دانتوں کا دباؤ بڑھایا تھا جس پر ماہانے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکھرا تھا۔ وہ کچھ دیر بعد پیچھے ہوا تو اس کے گال پر دانتوں کے نشان بن گیا تھا جس سے خون کی بوندیں بھی رسنے لگا تھا۔ جبکہ درد کی وجہ سے ماہا کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔

۔۔۔ "یہ جواب نادینے کی سزا تھی،،،" زین نے بولتے اس کے زخم پر ہاتھ پھیرا تھا جس پر وہ پھر آنکھیں بند کر گئی تو وہ اس کی گردن کو دیکھتے اس پر جھکا تھا۔ جبکہ ماہانے اس کی شرٹ کو سختی سے پکڑا تھا۔ وہ کتنی دیر اس کی گردن پر جھکا رہا تھا۔

۔۔۔"تم سے اختلاف اپنی جگہ لیکن تمہاری یہ گردن ہر بار بہکا دیتی ہے مجھے،،،" زین کہتا پھر اس کی گردن پر جھکا تھا۔

۔۔۔"زی زین تیج پیچھے ہو جائے،،،" ماہانے اسے دیکھتے بولا تھا۔ جس پر زین نے اسے گھوڑتے اپنی باہوں میں اٹھایا تھا۔

۔۔۔"منع کیا تھا نا مجھے یہ مت کہنا،،،" اس کی آنکھوں میں غصہ دیکھ وہ چپ کر گئی تھی جس پر زین اسے بیڈ پر لیٹاتا اس پر جھکا تھا۔ وہ پہلے اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑتا رہا پھر اس کی سانسوں پر قابض ہوا تھا۔ وہ قطرہ قطرہ اس کی سانسوں میں اپنے اندر اندل رہا تھا۔ پھر اس پر ترس کھا پیچھے ہوتا اس سے اٹھ گیا تھا۔

۔۔۔"دوبارہ یہ حال نا ہو کمرے کا،،،" زین نے کہتے وہاں سے اس کی بکس اٹھا سائیڈ پر رکھی تھی پھر کچھ سوچ دراز سے ٹیوب نکال اس کے پاس بیٹھا تھا۔

--"اگلی بار کچھ پوچھوں تو اس کا جواب دینا مجھے،،،" زین نے کہتے دوا
اس کے چہرے پر لگائی تھی۔

--"اچھا مجھے کچھ کام ہے میں سٹڈی میں ہوا ایک کپ کافی بنادو
مجھے،،،" زین کہتے اٹھ گیا تھا۔ جبکہ ماہا تو اس کو دیکھ رہی تھی وہ منٹ میں
بدلتا تھا۔ جس پر وہ بھی اٹھتی نیچے آ اس کے لیے کافی بنانے لگی تھی پھر
کافی اسے دے واپس کمرے میں آ بیٹھ گئی تھی۔

بسام سوہا کو اپنے ساتھ شاپنگ مال لے کر آیا تھا جبکہ اس کو سمجھ نہیں آ
رہی تھی وہ لوگ یہاں کیوں آئے ہیں۔

۔۔۔"بسام میرے پاس کپڑے ہیں پھر ہم لوگ یہاں کیوں آئے
ہیں،،،"سوہانے اسے دیکھتے پوچھا تھا جو وہاں موجود دکانوں کو دیکھ رہا
تھا۔

۔۔۔"مجھے پتا ہے بٹ سوہا ایک بات کہوں مانوں گی،،،"بسام نے اس
کی طرف متوجہ ہوتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"جی بولے کیا بات ہے،،،"سوہانے اجازت دی تھی۔
۔۔۔"سوہا مجھے پتا ہے تم دوپٹہ لے کر رکھتی ہو لیکن کیا تم میرے لیے
اپنا ڈریسنگ سنس چینج کرو گی،،،"بسام نے آنکھوں میں یقین لیے
پوچھا تھا۔

۔۔۔"بسام لیکن میرے کپڑوں میں کوئی بے حیائی تو نہیں ہے،،،"
سوہانے اپنے کپڑے دیکھتے پوچھا تو وہ اس کا ہاتھ پکڑ گیا تھا۔

۔۔۔ "آئی نو میری جان لیکن تمہیں پتا جیسے کپڑے ماہ پہنتی ہے مجھے وہ اچھے لگتے ہیں اور تم پر سوٹ بھی کرے گے،،" بسام نے پیار سے بتایا تھا۔

۔۔۔ "بولوں میرے پسند کے کپڑے لو گی تم،،" اس نے پھر پوچھا تو سوہا سر ہلا گی تھی جس پر وہ مسکراتے اسے اپنے ساتھ ایک دوکان میں لے گیا تھا۔

۔۔۔ "سوہا یہ دیکھو یہ والا اچھا لگ رہا ہے نا،،" بسام نے ایک گرین کلر کافراک نکال اس کے سامنے کیا تو وہ اسے دیکھنے لگی تھی۔ جب بسام کے فون پر کال آئی تھی۔

۔۔۔ "ہاں یہ اچھا لگ رہا ہے،،" جس پر وہ بولی تھی۔

۔۔۔ "اچھا تم یہ پکڑو اور بھی پسند کرو میں کال سن کر آتا ہوں" بسام اسے پکڑتے باہر کال سننے نکلا تھا۔ جبکہ وہ کپڑے پسند کرنے لگی تھی۔

۔۔۔ "ہیلو جی لالہ،،،" اس نے فون اٹھاتے بولا تھا۔

۔۔۔ "تم نے گھر کب آنا ہے،،،" سامنے سے پوچھا گیا۔

۔۔۔ "لالہ وہ فلحال تو میں کچھ دن گھر نہیں آؤں گا آپ پلیز بی جان کو کوئی

بہانہ کر دینا،،،" بسام نے سر میں ہاتھ پھیرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "اور تم گھر کیوں نہیں آؤ گے بتا سکتے ہو،،،" وہ غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔ "میرے پیارے لالہ میں کل آؤں گا نا آپ کے آفس پھر آپ کو

سب کچھ بتاؤں گا،،،" جس پر بسام نے پرسکون ہوتے کہا تو سامنے والے

کو مزید غصہ آیا تھا۔

۔۔۔ "بسام تم نے اگر کچھ غلط کیا نا تو دیکھنا،،،" اس کے بولنے پر بسام

نے فون کو کان سے کچھ پیچھے کیا تھا۔

۔۔۔ "لالہ لالہ پرسکون کو جائے کچھ غلط نہیں کیا اور نا اب کچھ غلط

کرونگا میں آپ بس بی جان کو کچھ کہہ دینا اور میری گڑیا کو دیکھ لینا،،،"

بسام اسے کہتے بناس کی سنے فون بند کر گیا تھا۔ وہ فون بند کر دوکان کے اندر جانے لگا تھا جب اس کی نظر سامنے ہی ایک جیولری کی دوکان پر موجود ایک خوبصورت گولڈن کلر کی چین میں موجود گرین کلر کے کر سٹل پر گئی تھی۔ جس پر بسام اس کی طرف گیا تھا۔ اندر جاتے بسام نے وہ لاکٹ نکلوایا تھا اس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے ٹاپس بھی تھے۔

--- "یہ پیک کر دے،،،" بسام نے وہاں کاؤنٹر پر موجود لڑکے کو دیتے بولا تھا جس پر اس نے اس کا بل کر باکس بسام کو دیکھا تھا جسے وہ لیے اپنے ساتھ اس شاپ میں گیا تھا جہاں سوہا کپڑے دیکھ رہی تھی۔

--- "پسند کر لیے،،،" اس نے سوہا کو دیکھتے پوچھا تھا۔

--- "یہ کیا ہے بسام،،،" اس کے ہاتھ میں ایک بیگ دیکھ سوہا نے پوچھا۔

۔۔۔ "گھر جا کر بتاؤ گا چلو ان کا بل کروا کر آگے دیکھتے ہیں،،،" جس پر وہ کہتا سوہا کا ہاتھ پکڑ بل کروا نے گیا تھا پھر وہ لوگ بل کروا کر آگے دوسری دکانوں پر دیکھنے لگے تھے۔

شاپنگ سے فری ہو وہ لوگ ریسٹورنٹ کھانے کے لیے گئے تھے۔

جہاں بسام نے سوہا کی مرضی کا ہی آڈر کیا تھا۔

۔۔۔ "بسام اس بیگ میں کیا ہے بتائے نا،،،" سوہا نے ضد کرتے پوچھا تھا کیونکہ اس کا دھیان اسی پر تھا اور شاپنگ کے دوران بھی وہ پوچھتی رہی تھی۔

۔۔۔ "یار گھر جا کر بتاؤ گا نا،،،" بسام بھی تنگ آ گیا تھا۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے پھر بات بھی گھر جا کر ہی کرو گی اب مجھ سے بات نا کرنا،،،" وہ منہ بناتے بولی تھی۔

۔۔۔"سوہا مطلب تم ناراض ہو،،،" بسام نے اسے دیکھتے پوچھا تھا لیکن وہ کچھ نہیں بولی۔

۔۔۔"سوہا اچھا بات تو سنو یا رہے کوٹن کینڈی اچھا ٹھیک ہے دیکھتا ہو کیا ہے،،،" اس کے نامانے پر بسام نے ہار مانی تھی۔ پھر اٹھ کر وہاں سے گیا تھا۔ جبکہ اسے جاتے سوہانے دیکھا تھا لیکن پھر اپنے فون میں لگ گئی تھی۔ بسام باہر گاڑی سے وہ بیگ لے کر کچھ دیر بعد اندر آیا تھا۔ پھر اس نے وہ بیگ سوہا کے آگے کیا تھا۔

۔۔۔"بہت ضدی ہو تم،،،" بسام نے اسے گھورتے بولا تو وہ مسکراتے بیگ پکڑ کھول گئی جس میں ایک باکس تھا سوہانے وہ کھولا تو اندر لاکٹ ساتھ ٹاپس دیکھ وہ کبھی انہیں دیکھتی تو کبھی بسام کو جواب اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

۔۔۔"یہ کس کے لیے ہیں بسام،،،" سوہانے حیران ہو پوچھا تھا۔

--- "یہ تمہارے لیے لیا ہے میں نے اور میں چاہتا ہوں سوہا جب تم
ہمارے رشتے کو دل سے تسلیم کر لو اور مجھے اپنے پاس بولانا چاہوں تو
اس کو پہن لینا میں سمجھ جاؤ گا،،" بسام کے کہنے پر وہ نظریں جھکا اسے
دیکھنے لگی تھی۔ جب ویٹر کھانا بھی لے آیا تھا جس پر وہ سائیڈ پر رکھ
کھانے لگے تھے۔ پھر کھانا کھا وہ لوگ گھر کے لیے نکلے تھے۔

وہ لوگ گھر آئے تو کافی ٹائم ہو گیا تھا اس لیے سوہا چینج کرنے چلی گئی
تھی جبکہ بسام باہر کشن سٹ کرنے لگا تھا۔ سوہا نکل بیڈ پر آ اپنی سائیڈ
بیڈ اس کے سیٹ کے کشن کو ہٹانے لگی تھی۔

--- "یہ کیا کر رہی ہو،،،" اسے کشن ہٹاتے دیکھ بسام نے پوچھا تھا۔
--- "مجھے یقین ہے آپ پر بسام اسی لیے اب ان کی ضرورت
نہیں،،،" سوہا کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔ جس پر وہ بھی مسکراتے لیٹ گئی

لیکن بسام اسے ہی دیکھ رہا تھا جب خود پر نظروں کی تپش محسوس کر سوا
نے اسے دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "کیا ہوا سونا نہیں،،،" سوہانے حیران ہو پوچھا تھا۔

۔۔۔ "یار وہ میں سوچ رہا تھا میں تمہیں ہگ،،،" وہ بول ہی رہا تھا جب
وہ فوراً بولی تھی۔

۔۔۔ "بسام زیادہ فری نا ہو میں نے واپس کشنزر کھ دینے ہے،،،" اس
کے غصے سے کہنے پر وہ منہ بناتے لیٹ گیا تھا۔ بسام نے لیٹے منہ دوسری
طرف کر لیا تھا۔ جبکہ سوہا کو لگ رہا تھا وک ناراض ہو گیا تھا۔ اسی لیے
کچھ سوچتے اس کے بازو کو ہلایا تھا۔

۔۔۔ "بسام بات سننے،،،" سوہانے اس کا بازو ہلاتے بولا تھا۔

۔۔۔ "یار سونے دو،،،" جس پر وہ ناراضگی سے بول گیا تھا۔

۔۔۔ "اچھا بس ایک بات سن لے نا،،،" سوہا مسکراتے پیار سے بولی تھی۔

۔۔۔ "بولوں کیا ہے،،،" اس بار وہ منع نہیں کر پایا تھا اسی لیے سیدھا کوتا پوچھ گیا تھا۔ جب وہ اس کا ہاتھ سیدھا کرتی اس کے ہاتھ پر سر رکھ لیٹ گئی تو بسام حیران ہوا تھا۔

۔۔۔ "اب آپ اگر اتنی مان رہے ہیں تو میں بھی تو مان سکتی ہونا،،،" اسے حیران دیکھ وہ بولی تھی۔ جب بسام نے اسے مزید اپنے ساتھ لگایا تو وہ اس کی گردن میں اپنا چہرہ چھپا گئی تھی۔

۔۔۔ "شکریہ میری جان،،،" بسام نے کہتے اس کے سر پر لب رکھے تھے۔ جس پر وہ بھی آنکھیں بند کر گئی تھی۔

۔۔۔ "تم صرف میری ہوا بس سوہا بسام خانزادہ،،،" بسام نے دل میں سوچتے آنکھیں بند کی تھیں۔

وہ صبح جلدی اٹھ گیا تھا کیونکہ آج اسے یونیورسٹی بھی جانا تھا۔ پہلے تو ماہا اس کی ساری چیزیں رات میں ہی تیار کر دیتی تھی لیکن اب وہ اس کے اٹھنے سے پہلے ہی اٹھ سارا کچھ تیار کرتی تھی زین بھی اس کا عادی تھا وہ جب بھی خان ویلا چلی جاتی تو اس کو مسئلہ ہوتا تھا لیکن اب تو وہ اس کے پاس ہی تھی۔ زین اٹھا تو اس نے دیکھا ماہا اس کے پاس ہی سو رہی تھی۔ جبکہ آج اس نے جلدی جانا تھا۔

-- "کیا یار ماہی عجیب اپنی عادت ڈال دی ہے مجھے،،" زین نے

بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولا تھا۔

-- "ماہا اٹھو،،" پھر اسے ہلایا جو اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

-- "ماہا مجھے دیر ہو رہی جلدی اٹھو یار،،" زین نے پھر کوشش کی

تھی لیکن وہ ہو کر روٹ بدل گئی تھی۔ جس پر وہ کچھ سوچتے اس کو بازو

سے سیدھا کرتے اس کی گردن پر جھکا تھا۔ اپنی گردن پر کچھ محسوس کر
ماہانے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔

۔۔۔ "زین زین کیا کر رہے پیچھے پیچھے ہو،،،" وہ اسے پیچھے کرتے بولی
تھی جس پر وہ ہو بھی گیا تھا۔

۔۔۔ "مجھے جلدی جانا ہے میرے کپڑے نکال دو،،،" زین کے پیچھے
ہوتے وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

۔۔۔ "ہاں تو بند آرام سے اٹھالیتا ہے یہ گندی حرکتیں لازمی تو نہیں
ہوتی،،،" ماہا کے گھور کے کہنے پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔ "ہاں تو بے بی میں نے تو پہلے آرام سے اٹھایا تھا تم اٹھی نہیں تو پھر
میں کیا کرتا،،،" زین کے بولنے پر وہ اسے گھورتے اٹھا اس کے کپڑے
نکالنے لگی تھی۔

۔۔۔ "یہ پکڑے،،،" ماہانے اس کے سامنے پینٹ شرٹ کی تھی جسے وہ
ماہا کو دیکھتے پکڑ گیا تھا۔

۔۔۔ "کیا ہے اب جائے بھئی،،،" ماہا غصے سے بولی تھی جبکہ زین اسے
زچ ہی کر رہا تھا۔ جب وہ جگہ سے ناہلا تو وہ اسے اگنور کرتی اس کا باقی
سامان نکالنے لگی تھی جس پر وہ بھی چپ کر واثروم چلا گیا تھا۔ پھر وہ
جب باہر آیا تو ماہا اس کا سامان نکال چکی تھی۔

۔۔۔ "اچھا سنو شام میں تیار رہنا مال جانا ہے،،،" زین نے ڈریسنگ کے
سامنے کھڑے اسے شیشے سے دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "لیکن میرے پاس کپڑے ہیں پھر کیوں جانا ہے،،،" جس پر وہ
نا سمجھی سے بولی تھی۔

۔۔۔ "کل میرے بزنس پارٹنر نے ایک پارٹی رکھی ہے وہاں جانا ہے تو
اسی لیے،،،" زین کے بتانے پر وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔"آپ کو پتا ہے زین مجھے رش والی جگہوں پر جانا پسند نہیں،،،" ماہا نے اسے دیکھتے منہ بناتے بولا تھا۔

۔۔۔"کوئی بات نہیں ضروری ہے اب مجبور میری بیوی تم ہو فلحال تو بس اسی لیے،،،" وہ اب اپنی گھڑی پہنتا اس تک آیا تھا۔

۔۔۔"تیار رہنا شام میں ڈنر بھی باہر ہی کرے گے،،،" زین نے اس کے چہرے پر اپنے دیے نشان پر ہاتھ پھیرتے بولا تھا جس پر ڈر سے وہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔

وہ اسے دیکھتا بیڈ پر بیٹھ اپنے شوز پہنے لگا تو ماہا بھی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جا اس نشان کو کور کرنے لگی تھی۔ جس کے بعد دونوں کمرے سے نکلے تھے۔

وہ دونوں نیچے آئے تو ردا اور بی جان پہلے سے ہی موجود تھے۔

۔۔۔ "اسلام و علیکم،،،" دونوں نے ساتھ ہی کہاں تھا جس کا بی جان اور
ردانے جواب دیا تھا۔

۔۔۔ "زین تم نے کیا سوچا ہے،،،" بی جان نے اس کی طرف دیکھتے
پوچھا تھا جو ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔

۔۔۔ "بی نان کس بارے میں،،،" اس نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔
۔۔۔ "تمہاری اور ماہا کی شادی کو اتنے دن ہو گئے ہیں تم نیکی کو کہی لے
کر نہیں گئے جا کچھ دنوں کے لیے وہ بھی خوش ہو جائے گی،،،" بی جان
کی بات پر ماہا کے بھی ہاتھ روکے تھے۔ جبکہ زین بھی انہیں دیکھنے لگا
تھا۔

۔۔۔ "بی جان میں فلحال بیزی ہو بٹ جیسے ہی فری ہو نگا تو لے جاؤ گا
آپ کی لاڈلی کو،،،" زین کے بولنے پر ماہا نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"یہ کیا تم نے لاڈلی لاڈلی لگار کھی ہے ہماری لاڈلی بعد میں تمہاری بیوی پہلے ہے اب،،،"بی جان کو غصہ آیا تھا۔

۔۔۔"جی جی بی جان میری ہی بیوی ہے لیکن آپ سب کی بھی تو لاڈلی ہے نا،،،"جس پر وہ مسکراتے بولا تھا

۔۔۔"تم دونوں بھائی نا انسان بن جاؤ پتا نہیں کیا کرتے پھر رہے ہو ایک تم ہو جس کی شادی تو ہو گئی ہے لیکن ہر وقت کام کام اور ایک وہ ہے جو پہلے تو پھر گھر نظر آ جاتا تھا اب اس کا کوئی آتا پتا ہی نہیں پتا نہیں کس پر چلے گئے ہو دونوں تمہارا باپ ایسا نہیں تھا،،،"بی جان کوچمچ میں آج ان دونوں پر ہی غصہ آرہا تھا۔

۔۔۔"بی جان اتنا غصہ نا کرے آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی پھر،،،"زین کچھ کہتا اس سے پہلے نے اسے دیکھتے بی جان سے بولا تھا۔

۔۔۔"میں غصہ نا کرو تو کیا کرو ماہایہ دونوں سنتے ہی نہیں ہے میری یہ تو
پھر گھر نظر آتا ہے لیکن وہ ہر الٹا کام اس لڑکے نے کرنا ہوتا ہے مجال
ہے جو ایک بھی سن لے وہ،،،"بی جان کے ت بولنے پر ردا بھی انہیں
دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔"ردا بچے بسام کو کہنا بی جان کہہ رہی تھی شرافت سے گھر آ جائے
ورنہ اچھا نہیں ہوگا"وہ اب ردا سے کہہ رہی تھیں۔

۔۔۔"جی بی جان میں کہہ دو گی آپ فکر نا کرے،،،"جس پر وہ پیار سے
بولی تھی۔

۔۔۔"اور بی جان آپ غصہ نا ہو کچھ لوگوں کو غصہ ہونے سے بھی
عقل نہیں آتی،،،"ماہانے زین کی طرف دیکھتے بولا تھا جس پر وہ اسے
گھورنے لگا تھا۔

۔۔۔ "اچھا بی جان میں چلتا ہو،،،" زین اٹھتے بی جان سے ملا تھا۔ اس کے بعد وہ ماہا کے پاس آیا تھا جو بیٹھ کر ناشتے میں مصروف تھی۔

۔۔۔ "اچھا، بی شام میں تیار رہنا اوکے،،،" زین نے جھک کر اس کے گال پر کس کرتے بولا تھا جبکہ سب کے سامنے ایسی حرکت پر وہ شرم اور غصے سے لال ہوتی چہرا جھکا گئی تھی اور بی جان تو اپنے بے باک خانزادے کو دیکھ رہی تھی ساتھ ہی ردابھی اپنی ہنسی کنٹرول کر رہی تھی۔ زیادہ ان تینوں کو دیکھ مسکراتے باہر نکل گیا تھا ماہا جانتی تھی اس نے بدلہ لیا ہے۔

۔۔۔ "اچھا بی جان میں بھی چلتی ہو،،،" ردابھی کہتی اٹھی تھی۔ جبکہ ماہا کچھ دیر وہی بیٹھی رہی پھر چپ کر اٹھتی اپنے کمرے میں آگئی تھی اور بی جان بھی اٹھ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

بسام اٹھا تو سوہا پہلے سے اٹھی تھی۔ جس پر وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ ابھی وہ ہوش سمجھا ہی رہا تھا جب سوہا واٹر روم سے نکلتی شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔ بسام نے ایک دم اسے دیکھا تھا۔ وہ بلوکلر کی فراک کے ساتھ چوڑی دار پاجامہ پہنے اپنے بال سٹ کر رہی تھی۔ بسام اسے دیکھنے لگا تھا۔ جبکہ وہ بغیر دوپٹے کے اس کا ضبط آزار ہی تھی۔ خود پر بسام کی نظریں محسوس کر سوہانے اسے دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا جس پر اس نے فوراً بیڈ پر پڑا اپنا دوپٹہ اٹھاتے خود پر لیا تھا۔ اس کی اس حرکت پر بسام مسکراتے اٹھ کھڑا کو اس کے پاس آ اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔ جب سوہانے بھی اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "میں ہگ کر لو،،،" بسام نے اسے دیکھتے اجازت مانگی تھی۔ جبکہ اس کے پیار سے اجازت مانگنے پر وہ منع نہیں کر پائی تھی تبھی مسکراتے

سر ہلا گئی تو بسام نے اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیتے تھوڑی اس کے
کندھے پر ٹکائی تھی۔

۔۔۔ "بسام کیا لگتا ہے ہم لوگ جیت جائے گے،،،" سوہانے پنک لب
بام لگاتے بسام سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "پتا نہیں،،،" جس پر وہ بولتے اس کے گال پر کس کر گیا تو سوہانے
اسے گھورا تھا

۔۔۔ "تم پیاری لگ رہی ہو،،،" جس پر وہ بولا تو بنا بلش شون کے وہ بلش
کر گئی تھی۔

۔۔۔ "ہم ساتھ میں اچھے لگتے ہیں نا سوہا ایسا لگا پے جیسے ہم ایک
دوسرے کے لیے ہی بنے ہیں،،،" بسام کے بولنے پر سوہانے بھی شیشے
میں دیکھا تھا وہ دونوں ساتھ میں سچ میں اچھے لگتے تھے۔

۔۔۔"بسام اگر کبھی میں آپ سے دور ہو گئی تو کیا کرے گے آپ،،،"

سوہانے نجانے کیوں پوچھا تھا۔

۔۔۔"پتا نہیں لیکن تمہیں کبھی دور نہیں ہونے دو نگا میں،،،" بسام

کے بولنے پر وہ بھی چپ ہو گئی تھی پھر دونوں کتنی ہی دیر شیشے میں

دیکھتے رہے تھے۔

۔۔۔"اچھا اب چھوڑے مجھے ناشتہ بنانا ہے زیادہ ہی فری ہو جاتے ہو

آپ تو،،،" سوہا کے بولنے پر وہ پیچھے ہو گیا تھا۔

۔۔۔"ہاں تو کوٹن کینڈی موقع بھی تو کم دیتی ہونا،،،" بسام کے مسکرا

کر بولنے پر سوہا سے گھورتی کمرے سے نکل گئی تھی جس پر وہ بھی

مسکراتے نکلا تھا۔

سوہانے ناشتہ تیار کیا تھا جس میں بسام نے اس کی ہیلپ کی تھی وہ لوگ

ناشتہ کر یونی کے لیے نکلے تھے۔

علی وغیرہ سب ہی یونیورسٹی میں تھے ان سب کو بسام اور سوہا کا ہی انتظار تھا آج ان لوگوں کے پروجیکٹ کے بارے میں بھی معلوم ہونا تھا۔ وہ لوگ انتظار ہی کر رہے تھے جب وہ دونوں کیفے میں داخل ہوئے تھے۔
--- "اسلام و علیکم" دونوں نے اندر آتے بولا تھا جس کا جواب سب نے دیا تھا۔

--- "شکر ہے تم لوگ آئے" علی ان لوگوں کو دیکھ کر بولا تھا۔
--- "ہاں یار وہ بس راستے میں ٹریفک بہت تھی،،،" بسام مصروف سا کہتا سوہا کا ہاتھ پکڑتے جگہ پر بیٹھا تھا اور ساتھ ہی اسے بیٹھایا تھا۔ جبکہ اس کا چہرہ ادیہ میں ردا کو ہنسی آرہی تھی۔

۔۔۔"ویسے بسام بھائی شرافت سے گھر آ جانا آج بی جان بہت غصہ تھی
صبح صبح زین بھائی کی کلاس لگائی ہے انہوں نے اور آپ کے لیے پیغام
بھیجا ہے کہ آپ گھر آ جانا ورنہ اچھا نہیں ہوگا،،"ردا کے بتانے پر اس کا
منہ بنا تھا۔

۔۔۔"مطلب آج پکی شامت آنے والی ہے،،"اس کا منہ دیکھ سب کو
ہنسی آئی تھی۔

۔۔۔"اچھا اچھا بس اب زیادہ ہنسوں مت میں دیکھ لو نگا ابھی چلو کلاس
میں چلتے ہیں،،"وہ کہتے سوہا کا ہی ہاتھ پکڑاٹھا تھا۔
۔۔۔"اوتے تو نے بی جان سے بات کی،،"حمدان نے سنجیدگی سے
پوچھا تھا۔

۔۔۔"آج میں نے لالہ سے بات کرونگا اور کوٹن کینڈی تم آج ردا کے
ساتھ چلی جانا میں ڈرائیور کو سمجھا دوں گا پلیز،،"بسام حمدان کو بولتے

سوہا سے مخاطب ہوا تھا جبکہ سب کے سامنے اس طرح کوٹن کینڈی
کہنے پر اس کے گال سرخ ہوئے تھے۔

۔۔۔ "بس کریار ہم سے یہ والا بسام ہضم نہیں ہو رہا،،،" علی نے
شرارت سے بولا تھا۔

۔۔۔ "اچھا چلو بس اب چلے،،،" بسام ان لوگوں کو کہتا سوہا کا ہاتھ
پکڑے اسے اپنے ہی لے کر نکلا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا ان لوگوں نے اسے
ہی تنگ کرنا ہے۔

وہ سب لوگ کلاس میں آئے تھے جہاں پہلے سے ہی کافی سٹوڈنٹس
تھے البتہ ٹیچرز وغیرہ ابھی نہیں آئے تھے بسام کو دیکھ وہاں موجود
لڑکیوں نے سائل پاس کی تھی لیکن وہ سب کو اگنور کرتا اپنی جگہ پر
لاسٹ پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔ وہ سب اس کے ساتھ ہی بیٹھے تھے۔

۔۔۔"اوے یہ بی کے ساتھ لڑکی کون ہے،،،" وہاں موجود لڑکیوں
میں سے ایک بولی تھی جسے سوہاسن چکی تھی۔

۔۔۔"یار کل گراؤنڈ میں وہ اسے اپنی بیوی کہہ رہا تھا،،،" جس پر
دوسری نے بتایا تو وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔"اسلام و علیکم کلاس کیسے ہیں آپ سب،،،" وہ لوگ ابھی بات ہی
کر رہے تھے جب ڈانس پر آتے ٹیچر نے بولا تھا۔

۔۔۔"والیکم اسلام" ساری کلاس ایک ساتھ بولی تھی۔

۔۔۔"سو کلاس جیسا کہ آپ سب کو پتا ہے کچھ ویک پہلے آپ لوگوں کو

ٹاسک ملا تھا جس پر آپ سب نے اپنے اپنے پروجیکٹس ہمیں دیے تھے

تو آج وہ وقت آگیا ہے کہ آپ سب کا انتظار ختم کیا جائے اسی لیے میں

چاہتا ہوں زین خانزادہ یہاں ڈانس پر آپ لوگوں سے کچھ بات کرے

اور ورنہ ناؤنس کریں،،،" سر امجد کے بولنے پر سب نے تالیاں بجائی

تھی ساتھ ہی زین کر سی سے اٹھ ڈانس پر آیا تو لڑکیاں تو بس اسے دیکھ رہی تھیں۔

۔۔۔ "اسلام و علیکم سٹوڈنٹس میں آپ سب کا زیادہ وقت نہیں لونگا لیکن بس اتنا کہوں گا پرو جیکٹس سب کے بہت اچھے ہیں لیکن ہم نے کوئی سے تین چننے تھے بٹ ہم لوگ آپ لوگوں کی محنت ضائع نہیں کرے گے انشاء اللہ آپ لوگوں ہم لوگ اپنی نظر میں رکھے گے اور آگے موقع بھی دے گے،،، "زین بولتے چپ ہوا تھا جب سب نے تالیاں بجائی تھی۔

۔۔۔ "سو میں اب تین ونر اناؤنس کرنے لگا ہوں سب سے پہلے طلحہ اسلم ان کے پرو جیکٹ قصور کے دیہات کے بارے میں کسی کچھ تھا اس کے بعد محمد سبحان ان کے پرو جیکٹ میں سندھ سائیڈ کے کچھ علاقوں کے بارے میں انفارمیشن تھی اور اب جو ایک لاسٹ پرو جیکٹ سوہا خان ان

کے پروجیکٹ میں چترال کے حوالے سے بہت کچھ تھا اپ تینوں کی ٹیم نے بہت اچھا کام کیا ہے اور اب ہماری ٹیم آپ لوگوں کے پروجیکٹس پر ضرور کام کرے گی،،، "زین کے نام پکارنے پر سوہانے حیران ہو بسام کو دیکھا تھا جس نے مسکراتے سر ہلایا تو وہ اٹھتی ڈانس کے پاس گئی تھی۔

۔۔۔ "آپ لوگوں نے بہت اچھا کام کیا ہے یہ ہماری کمپنی کی طرف سے فیفٹی فیفٹی ٹھاؤز وند کا چیک،،، "زین نے کہتے باری باری تینوں کو چیک پکڑایا تھا۔ جبکہ سوہا کو دیکھ وہ کچھ حیران ہوا تھا لیکن پھر اپنا خیال سمجھتا واپس اپنی جگہ پر آگیا تھا۔ ٹیچرز نے بھی سب سٹوڈنٹس کی تعریف کی تھی کچھ دیر تو سب چلتا رہا پھر زین سب سے ملتے وہاں سے نکلا تھا اس کے نکلتے ہی بسام وغیرہ بھی نکل آئے تھے بسام نے باہر آتے کسی کو میسج کیا تھا۔

۔۔۔ "چلو آ جاؤ کیفے چلتے ہیں،،،" وہ نارمل سے انداز میں بولا تھا۔

۔۔۔ "بسام یہ ہم لوگ ان پیسوں کا کیا کرے گے،،،" سوہا سوچتے بولی تھی۔

۔۔۔ "سوچ لیتے ہیں بیگم ابھی چلو،،،" وہ پیار سے کہتا بنا کسی کی سنے اپنے ساتھ لیے چلا تھا جس پر وہ لوگ بھی اس کے پیچھے گئے تھے وہ سب کیفے میں آئے تو بسام نے نظریں گھما کر کسی کو تلاشنا چاہا پھر اس کے ملنے پر وہ مسکراتے اس کی طرف بڑھا تھا۔

۔۔۔ "لا لہم،،،" بسام نے چیختے اسے پیچھے سے ہگ کیا تھا جس پر زین نے گھومتے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

۔۔۔ "لالہ کا بچہ کیسا ہو تو اور گھر کیوں نہیں آرہا بی جان غصہ ہو رہی تھی پھر کچھ الٹا سیدھا تو نہیں کر دیا تو نے اب مجھے پہلے ہی بتا،،،" زین اسے

اپنے ساتھ لگائے سوال کر رہا تھا جب وہ اس سے الگ ہوا اس کی بات
کاٹ گیا تھا۔

۔۔۔ "لالہ لالہ لالہ سکون تو کرے یا پہلے بتائے کچھ پیے گے،،،"

بسام نے اسے دیکھتے پوچھا جس پر وہ اسے گھورنے لگا تھا۔

۔۔۔ "اچھا یا رہتا ہو میں بالکل ٹھیک ہوا اور میں نے کچھ الٹا سیدھا نہیں
کیا بس ذرا سنا نکاح کیا ہے،،،" وہ جو بسام کی بات غور سے سن رہا تھا ذرا
سے نکاح والی بات پر زین حیران ہوا اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "کیا یا رہتا ہو آپ نے بھی نکاح کیا ہے نابکہ رخصتی بھی کروا ہی لی
ہے اور جب رخصتی کروالی ہے تو مطلب مجھے چاچو ماموں بنانے میں
بھی کچھ کچھ کام کر چکے ہو گے میں نے تو بس ذرا سنا نکاح کیا ہے،،،"

بسام بے باکی سے بولا تھا جبکہ زین نے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔ "جتنا تو کمینا ہے نا کیا پتا سب کچھ ہی کر لیا ہو تو نے اور ہمیں نکاح کا بتا رہا ہے،،،" وہ بھی اسی کالالہ تھا۔

۔۔۔ "ہا ہا ہا کاش لالہ لیکن میری بیوی نا بہت معصوم اور شرمیلی ہے اور اس کی اجازت کے بغیر میں کچھ نہیں کروں گا،،،" بسام نے مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "وٹ بسام خانزادہ کب سے کسی کی سننے لگ گیا،،،" زین کو تو ایک اور صدمہ لگا تھا۔

۔۔۔ "ارے لالہ ہم لوگ بھی ایسے ہی روز صدمے میں جا رہے ہیں آپ کے لاڈلے نے کل پوری یونی کے سامنے اپنی بیوی کو گھٹنوں کے بل بیٹھ کان پکڑ سوری بولا تھا،،،" علی کو کہاں سکون تھا جبکہ اس کی بات پر بسام کا بس نہیں چل رہا تھا ان دونوں کا سر پھاڑ دے جو ہر جگہ بتاتے پھر رہے ہیں۔

۔۔۔ "اچھا اچھا بس کر ذلیل انسان،،،" وہ دانت پیس کر بولا تھا۔ ساتھ ہی سوہا کے پاس جا اس کا ہاتھ پکڑا سے آگے لے کر آیا تھا۔

۔۔۔ "لالہ یہ ہے میری بیوی سوہا بسام خانزادہ اور کوٹن کینڈی یہ میرے ڈیول او میرا مطلب میرے لالہ ہیں زین خانزادہ اور ماہ گڑیا کے ہسبنڈ بھی،،،" بسام نے مسکراتے بتایا تھا جس پر سوہا نے اسے کوٹن کینڈی کہنے پر گھورا تھا لیکن وہ اگنور کر گیا تھا۔

۔۔۔ "اسلام و علیکم لالہ،،،" سوہا نے مسکراتے سلام کیا تو زین کو وہ سچ میں بہت معصوم لگی تھی۔

۔۔۔ "والیکم اسلام گڑیا،،،" زین نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

۔۔۔ "بسام اب اگر یہ کارنامہ کر ہی لیا ہے تو گھر آؤ اور بی جان کو بتاؤ اور بچی کو رکھا کہاں ہے تم نے اور نکاح کیا کب ہے،،،" زین نے اب وہی بیٹھتے اس سے پوچھا تھا۔ جس پر اب وہ لوگ بھی بیٹھ گئے تھے۔

۔۔۔"لالہ ہم لوگ چترال گئے تھے ناجس دن واپسی ہوئی ہماری اس دن نکاح کیا تھا اور وجہ کچھ بھی نہیں ہے بس میرے دل نے بولا تو میں نے کر لیا اور سوہامیرے اپارٹمنٹ میں میرے ساتھ ہوتی ہے،،،"

بسام نے سکون سے بتایا تھا جبکہ وہ سب تو اس ڈھیٹ انسان کو دیکھ رہے تھے۔

۔۔۔"اور اس کی فیملی،،،"زین نے کچھ سوچتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"لالہ سوہا کا کوئی نہیں تھا لیکن اب بسام خانزادہ ہے ردا اور یہ دونوں دوستیں ہی ہیں"بسام کے بتانے پر وہ چپ ہو گیا تھا۔

۔۔۔"فلحال میں ابھی سوہا کو گھر نہیں لا سکتا میں خود ہی ٹھیک وقت دیکھ بی جان کو بتا دوں گا آپ جانتے ہیں انہیں میرا نکاح کرنا ہضم نہیں ہوگا،،،"بسام نے سنجیدگی سے بولتی آخر میں شرارت سے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولا تھا۔

۔۔۔"تو بیٹا جی اپنی حرکتیں سیدھی رکھنی تھی ناخیر گڑیا یہ آپ کو
پریشان کرے تو آپ نے مجھے بتانا ہے اپنا دھیان رکھنا اور تم آج گھر آ
جانا کچھ دیر کے لیے،،" وہ کہتا سوہا کے سر پر ہاتھ رکھتے اپنی جگہ سے اٹھا
تھا۔

۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے،،" جس پر بسام بھی اس کے گلے ملے تھا۔
۔۔۔"لالہ حمدان کی ماما نے گھر آنا ہے،،" بسام کے بولنے پر زین نے
حمدان کو دیکھا تھا۔

۔۔۔"ٹھیک ہے بی جان سے کرتا ہو گھر جا کے بات اور تم دونوں مجھے
کوئی شکایت ملی نا تو تیار رہنا،،" زین نے سنجیدگی سے حمدان اور بسام کو
دیکھ کر بولا تھا جس پر رد اور سوہا کے ساتھ علی نے بھی اپنی ہنسی کنٹرول
کی تھی۔

۔۔۔"ردا گڑیا آپ نے گھر جانا ہے تو میرے ساتھ ہی آ جاؤ اب گھر جاؤ
گائیں بھی،،،" زین کے کہنے پر ردانے اپنا سامان پکڑا تھا کیونکہ کلاس تو
آج ان کی کوئی خاص تھی نہیں جس پر اس کا روکنا فضول تھا جبکہ حمدان
نے بس اسے دیکھتا ہی رہا تھا وہ اس سے ناراض تھی اسی لیے جب سے
آئی تھی اس سے بات بھی نہیں کی تھی۔

۔۔۔"ہا ہا ہا ملے بچے کا بے بی ناض ہے،،،" اس کی شکل دیکھ بسام نے
اس کے گال پر کس کرتے بولا تھا جس پر وہ اسے جھٹکے سے پیچھے کر گیا
تھا۔

۔۔۔"دفع مار اپنی بیوی کو چپک کمینے،،،" وہ غصے سے بولا وہاں سے نکلا
تھا جس پر علی اور بسام دونوں ہنسنے لگے تھے جبکہ سوہا تو منہ کھولے بس دیکھ
ہی رہی تھی۔

۔۔۔ "بیوی منہ بند کر لو یا ورنہ سچ میں چپک جاؤ گا،،،" بسام کا دھیان اس کی طرف گیا تھا جس پر وہ بولا تو سوہا اپنا منہ بند کرتی نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔ "جا تو اس روٹھی لیلا کو منا میں تو جا رہا اپنی بیوی کے ساتھ،،،" بسام علی کو کہتا سوہا کا ہاتھ پکڑے نکلا تھا جبکہ ان کے جاتے علی بھی حمد ان کے پیچھے گیا تھا۔

علی حمد ان کو دیکھنے باہر آیا جب اس کے دل نے کسی چہرے کو دیکھنے کی شدت سے خواہش کی تھی۔ وہ ہر جگہ دیکھ رہا تھا لیکن اسے وہ کہی نظر نہیں آئی تھی۔ جس پر وہ سر جھٹکتا حمد ان کو دیکھنے لگا تھا جو اسے گراؤنڈ میں نظر آ گیا تھا۔

۔۔۔"اوے بات سن،،،" علی بھاگ کر اس تک آیا تھا جو اسے
دیکھتے منہ موڑ آیا تھا۔

۔۔۔"جار حمد ان تو پہلے تو ایسے ناراض نہیں ہوتا تھا کیا ہوا ہے تجھے،،،"

علی کے کہنے پر وہ اس کے گلے لگا تھا۔

۔۔۔"علی وہ ناراض ہے مجھ سے یا رنامیری کال اٹھاتی ہے نامیرے میسج
کا جواب دے رہی ہے اور دیکھا آج بھی مجھے اگنور کر رہی تھی،،،"

حمد ان کے اداسی سے کہنے پر علی نے اسے خود سے الگ کرتے اس کے
بال خراب کیے تھے۔

۔۔۔"تو منالے نا اسے،،،" علی کے کہنے پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

۔۔۔"نہیں ایسے نہیں مناسکتا یا ر میں آج ہی مام سے بات کرتا ہوں ہم
لوگ کل ہی بسام کے گھر جا رہے،،،" اس کی بات سن علی مسکرایا تھا۔

۔۔۔"ہا ہا مطلب جلدی ہے میرے یار کو،،،" وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔

۔۔۔ "کمینا ہی ہے تو خیر چلے گا میرے ساتھ گیم کھیلتے ہیں،،،" حمدان
نے کھڑے ہوتے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "اوکے ڈن لیکن راستے سے سنکیس لے کر جائے گے،،،" وہ
دونوں کہتے یونی سے نکلے تھے۔

بسام سوہا کو چھوڑ گھر آیا تھا جبکہ زین اور ردا بھی گھر آ گئے تھے۔ اب وہ
لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے جبکہ بی جان کب سے بسام کو غصے سے
گھور رہی تھیں اور وہ منار ہا تھا۔

۔۔۔ "یار بی جان بتایا نا ضروری تھا بس کچھ دن کی بات ہے پھر گھر ہی ملا
کرونگا آپ کو،،،" بسام کب سے انہیں منار ہا تھا۔

۔۔۔ "نہیں کیا ضرورت ہے وہ جناب ہیں تو صبح کے گئے رست کو آتے ہیں اپنی بیوی کا بھی خیال نہیں اس کو اور تم تو آنا بھی پسند نہیں کرتے،،،" بی جان کی بات پر ماہانے زین کو دیکھا تھا جو بی جان کی ڈانٹ پر منہ بنارہا تھا۔

۔۔۔ "بی جان اپنی لاڈلی کو بھی بول لیا کرے شوہر کام پر ہو تو فون کر لیتا ہے بندہ لیکن نہیں نا تو فون کرتی ہے اور نامیری کال اٹھاتی ہے،،،"

زین نے بی جان کی توپوں کا رخ ماہا کی طرف کر دیا تھا جو غصے سے اب اسے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔ "تم سب نے ہی تنگ کر کے رکھا ہے مجھے پتا نہیں کس پر چلے گے تم لوگ میرے بچوں کی اولاد تو لگتے ہیں نہیں ہو،،،،" بی جان کا تو آج سچ میں بی پی ہائی تھا۔

۔۔۔"ارے بی جان اتنا غصہ نہیں کرتے ہم نے تو جس پر جانا تھا چلے
گئے ہمارے بچوں کو آپ ہم پر نا جانے دینا،،" بسام نے ان کے پاس
جاتے بولا تھا۔

۔۔۔"بسام خانزادہ تم تو بات ہی نا کرو،،" بی جان غصے سے بولی تھیں۔
۔۔۔"یار بی جان یہ غلط ہے،،" بسام ان کے گلے لگا تھا وہ جب بھی اس
پر غصہ کرتی وہ ایسے ہی کرتا تھا۔

۔۔۔"تم نے باز نہیں آنا،،" جس پر انہوں نے اسے گھورا تھا۔
۔۔۔"بی جان بس کچھ دن پھر میں گھر ہی آپ کے پاس رہو گا پکا،،"
بسام کی بات پر وہ سمجھ گئی تھی وہ پھر جانے والا ہے۔
۔۔۔"بسا،، بی جان وہ مجھے بات کرنی تھی،،" بی جان مزید بولتی اس
سے پہلے بسام کو غصے سے دیکھتے زین بولا تھا۔

۔۔۔"بولوں کیا بات ہے،،" جس پر وہ مختصر سا بولی تھیں۔

۔۔۔"بی جان وہ حمد ان کی ماما نے آنا ہے تو آپ بتادے وہ کب آئے
تاکہ بسام اسے بتادے،،،"زین نے بات شروع کی تھی۔
۔۔۔"کب مرضی آجائے ان کا جب دل کرے،،،"بی جا۔ مسکرا کر
بولی تھیں۔

۔۔۔"بی جان ردا آپ کی شادی کی ساری شاپنگ ہم مل کر کرے گے
نا،،،"ماہا خوش ہوتے بولی تھی۔ جس پر اس لے چہرے کو زین نے بھی
دیکھا تھا۔

۔۔۔"ہاں کیوں نہیں،،،"بی جان مسکرا کر بولی تھیں۔
۔۔۔"یار ماہ ہم دونوں سیم کلر پہنے گے،،،"بسام کے بولنے پر وہ کچھ
کہتی اس سے پہلے زین بولا تھا۔

۔۔۔"وہ میری بیوی ہے میرے ساتھ میچنگ کرے گی تجھے اتنا شوق ہے تو اپنی لے آ اور کمرے میں چلو،،،" زین کے غصے سے بولنے پر سب نے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی۔

۔۔۔"یار لالہ میری بہن بھی تو ہے کیا ہوا ہم بہن بھائی،،،" بسام بول ہی رہا تھا جب زین اٹھتا ماہا تک جاتا اس کا ہاتھ پکڑا سے کھڑا کر بسام کی طرف ہوا تھا۔

۔۔۔"میری بیوی سے دور رہا کر بسام خانزادہ ورنہ تیری والی کو دور کر دوں گا،،،" زین نے پہلی بات تو اونچی بولی تھی لیکن آخری اس کی طرح ہوتے بولی تھی جو بس ماہا اور بسام نے ہی سنی تھی وہ اسے کہتا بنا کسی کی پرواہ کیے ماہا کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا جبکہ بی جان تو حیران تھیں۔

۔۔۔ "آپ کا پوتا تو گیا کام سے بی جان،،،،" بسام نے ہنستے بولا تھا جس پر
بی جان نے اسے گھورا تھا۔ وہ اور ردابی جان کے ساتھ بیٹھ باتوں میں
مصروف ہوئے تھے۔

زین ماہا کو کمرے میں لے کر آیا تھا۔ اسے بسام سے جیسی ہو رہی تھی۔
۔۔۔ "زین کیا مسئلہ آپ کا کیوں لے کر آئے مجھے،،،" ماہا نے کمرے
میں آتے اسے دیکھتے غصے سے بولا تھا۔ جس پر وہ اپنے بالوں میں ہاتھ
پھیرتے اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔
۔۔۔ "تم آج کے بعد بسام کے ساتھ زیادہ فری نہیں ہوگی،،،" اس کی
بات پر ماہا کے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔
۔۔۔ "کیوں لالہ ہیں وہ میرے کیوں نہیں فری ہو ان کے ساتھ،،،"
ماہا نے ضدی ہوتے بولا تھا۔

۔۔۔ "تمہارے اس لالہ کی،،، "زین کو سمجھ نہیں آ رہا تھا اب اسے کیسے کہے۔

۔۔۔ "دیکھوں میں سمجھا رہا ہوں نا تم اس کے ساتھ زیادہ فری نہیں ہو گی کیونکہ مجھے نہیں پسند لمٹ میں رہنا اب،،، "وہ خود پر کنٹرول کرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "آپ بدل گئے ہیں تو مطلب سب بدل جائے وپ لالہ ہیں میرے آپ کی طرح نہ،،، "ماہا بول ہی رہی تھی جب زین نے اس کے جبرے کو پکارا تھا۔

۔۔۔ "تمہاری حرکتوں سے بدلا ہو میں اور اگر سب کو پتا چل گئی نا تو سب بدل جائے گے،،، "زین کے بولنے پر ماہا نے آنکھوں میں شکوہ لیے دیکھا تھا جس پر وہ اسے چھوڑ گیا تھا۔

۔۔۔"اب تم ذرا دور رہو گی ورنہ تمہارے اس نام نہاد لالہ کی گارنٹی
نہیں دیتا میں،،،" زین کی بات سے ماہا کو سمجھ آ گیا تھا۔

۔۔۔"آپ جیلس ہو رہے ہیں زین اپنے ہی بھائی سے،،،" ماہا نے ہمت
کر آگے ہو اس کے شرٹ کے بٹن کو چھیڑتے بولا تھا جس پر زین اس کی
کمر میں ہاتھ ڈال اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔

۔۔۔"میں خانزادہ ہوا اور تم جانتی ہو خانزادے اپنی چیزوں کو لے کر
کتنے پوزیسو ہوتے ہیں تو تم تو پھر بیوی ہو میری،،،" زین بولتے اس کی
گردن پر جھکا تھا۔ جبکہ ماہا تو اس کے اتنے جنونی الفاظوں پر ہی شاکٹ
تھی۔ اسے کوئی ریکشن نادیتے زین نے اس کی گردن پر اپنے دانتوں کا
دباؤ بڑھایا تھا جس پر وہ ہوش میں آئی تھی۔

۔۔۔"آہہ زین سن کیا ہے میری گردن کھا جانی ہے آپ نے،،،" ماہا
اسے پیچھے کرتے بولی تھی جس پر زین نے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔"تم بھی میری ہو اور تمہاری گردن بھی اسی لیے میں جو مرضی کرو،،،" وہ کہتے پھر اس کی گردن پر جھکا تھا۔

۔۔۔"توبہ ہے ویمپائر تو نہیں آپ جو ہر وقت میری گردن پر ہی جھکے رہتے ہیں،،،" ماہا کی بات پر وہ اس کی گردن سے منہ نکال کر ہنسا تھا۔ جبکہ وہ تو اس کی ہنسی میں کھوئی تھی۔

۔۔۔"ماہا تو بیگم کو میں ویمپائر لگ رہا ہو پھر گردن کو چھوڑ ہونٹوں پر جھک جاتے ہیں،،،" وہ بولتے ہی بنا اس کی سننے اس کی سانسیں روک گیا تھا۔ جس پر ماہا نے اس کی شرٹ ہو سینے سے جھکڑا تھا۔ زین اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کیے ہی اسے اٹھائے بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔ پھر اسے بیڈ پر لیٹاتے خود پر جھکا تھا۔ وہ اس کی سانسیں الجھاتا کسی اور ہی جہاں میں جا چکا تھا۔ جبکہ ماہا کو تو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی جس پر اس نے اپنے ہاتھ پاؤں مارنے چاہیے لیکن زین اس کے

ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کرتا اس کی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے لاک کر گیا تھا۔ آج اس کے لمس میں شدت نہیں تھی بلکہ نرمی ہی نرمی تھی زین کو جب محسوس ہوا کہ وہ اب سچ میں سانس نہیں لے پا رہی تو وہ اس سے ہٹا تھا۔

۔۔۔ "یقین مانوں جو مزہ تمہاری سانسیں پینے کا ہے نا وہ دنیا کے کسی مشروب میں نہیں،،،" زین کی بات پر وہ نظریں جھکاتی اپنا سانس بحال کرنے لگی تھی۔

۔۔۔ "چلو شاہاش اٹھو کپڑے بدل کر آؤ ہم نے جانا تھا نا میں ویٹ کر رہا ہو،،،" زین کے کہنے کی دیر تھی ماہانے وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا تھا جس پر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

کچھ دیر بعد ماہا تیار ہو اس کے سامنے آئی تھی جب زین نے اسے دیکھا
اور پھر نظریں ہٹانا ہی بھول گیا تھا۔ وہ وائٹ کلر کی فراک میں میک اپ
کے نام پر صرف ریڈ لپ اسٹک لگائے نظر لگ جانے کی حد تک حسین
لگ رہی تھی۔ وہ اپنے دوپٹے کو سٹ کرتے زین کے سامنے کھڑی
تھی۔ جب ماہا نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
--- "زی زین یہ دوپٹہ سٹ نہیں ہو رہا پیل پلیمیری ہیلپ
کردے،،،" وہ روہانسی ہو بولی تھی جس پر وہ ہوش میں آتے اس تک آتا
اس کے ہاتھ سے دوپٹہ پکڑتے اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔
--- "یہ لپ اسٹک کیوں لگائی ہے،،،" زین کے بولنے پر ماہا نے اس کی
طرف دیکھا تھا۔

۔۔۔ "زی زین وہ بی بی جان کہ کہتی ہیں شادی شدہ لڑکیاں اپ اپنے شوہر کے لی لیے تیار ہوتی ہیں،،،" ماہانے اسے دور کرنے کی کوشش کرتے لڑکھڑاتے لہجے میں بی بی جان بات بتائی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "اور تم نے بی جان کی بات مان خود کو مصیبت میں ڈال لیا ہے بے بی،،،" وہ کہتے ہی اس کے لبوں پر اپنے نرم گرم لب رکھ گیا تھا۔ جبکہ اس کی اس حرکت پر ماہاجیرت سے آنکھیں کھول اس کو دیکھنے لگی تھی۔ اسے خود کو دیکھتے پازین نے اپنا حصار تنگ کر اس کے ہونٹوں پر اپنی شدت بڑھائی تھی جس پر وہ آنکھیں بند کر گئی تو وہ مسکراتے اس کی سانسوں سے کھلواڑ کرنے لگا تھا۔ کچھ منٹ بعد اس پر بلا آخر ترس کہتے زین نے اس کے بالائی لب کو اپنے دانتوں میں دباتے چھوڑا تھا جس پر وہ سسکی تھی۔ وہ اس کے ہونٹوں سے لپ اسٹک اتار چکا تھا۔ جبکہ ماہا اس کی حرکت پر اسے گھور کر اس کے سینے پر سر رکھ اپنا سانس بحال کرنے

لگی تھی جس پر وہ مسکراتے تھوری سے اس کا چہرہ پکڑا اور کرتے ہلکا سا
اس کے ہونٹوں کو چومتے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا جو وہ جھکا گئی
تھی۔

۔۔۔ "تمہارے ہونٹوں پر لپ اسٹک نہیں یہ نیچرل کلر سوٹ کرتا ہے
جو میرے انہیں چومنے کے بعد آتا ہے،،، "زین نے اس کے ہونٹوں کو
اپنے انگوٹھے سے رب کرتے بے باکی سے بولا تھا جس پر وہ مزید سرخ
ہوئی تھی۔ جبکہ ان لوگوں کو جانا بھی تھا جس پر وہ خود پر کنٹرول کرتے
اسے آزاد کر گیا تھا۔

۔۔۔ "قسم سے تمہاری حالت دیکھ دل کر رہا سارا پلن کنسل کر دو لیکن
جاننا ضروری ہے،،، "زین نے بولتے اس کا دوپٹہ سٹ کیا تھا۔ لیکن
اسے کچھ کم کم لگ رہا تھا۔ جس پر وہ اپنی الماری کی طرف بڑھا تھا پھر اس
میں سے اپنی بلیک کلر کی اجرک نکال اس تک آتے اس پر اوڑ گیا تھا۔

۔۔۔ "ہاں اب ٹھیک ہے چلو آ جاؤ،،،" وہ کہتا اس کا ہاتھ پکڑا سے اپنے ساتھ لینے نکلا تھا جبکہ وہ تو ابھی تک اس کی اجرک کو خود پر دیکھ حیران ہو رہی تھی۔

وہ لوگ بی جان سے اجازت لے اب شاپنگ مال کے لیے نکلے تھے۔ ماہا تو باہر دیکھتی رہی تھی جبکہ زین کا دھیان ساتھ ساتھ ماہا کی طرف بھی تھا ان دونوں میں مسلسل خاموشی تھی ماہا نے کبھی سوچا نہیں تھا وہ زین کے ساتھ ہوتے اتنا چپ ہو گئی جبکہ زین کو بھی سمجھ نہیں آرہی وہ کیا بولے اسی لیے سارے راستے دونوں خاموش ہی رہے تھی منزل پر پہنچ کر زین ہی بولا تھا۔

۔۔۔ "اتر ویا اب گوڈ میں اٹھا کر نکالوں،،،" زین کے بولنے پر وہ ہوش میں آئی تھی۔

۔۔۔ "مجھے شوق نہیں ہے،،،" ماہا غصے سے بولتی گاڑی سے نکل دروازہ
ٹھمار گئی تھی جس پر وہ بھی مسکراتے اپنی طرف سے اترتے اس تک آیا
تھا۔

۔۔۔ "ہاں جیسے تمہارے ناولز کو میں جانتا نہیں ہونا،،،" زین نے اس
کے پاس آتے مسکراتے بولا تھا جس پر ماہا نے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔ "میرے ناولز کو بات مت کیا کرے میرے ناول ہیر وز آپ کی
طرح نہیں ہوتے،،،" ماہا کی بات پر زین کو غصہ آیا تھا جس پر وہ خود پر
کنٹرول کر گیا تھا۔

۔۔۔ "میں کیسا ہو یہ تو تمہیں گھر جا کر بتاؤ گا بے بی ابھی شاپنگ کرتے
ہیں،،،" زین نے اس کے کان کی طرف جھکتے گھمبیر لہجے میں بولا تھا
جس پر ماہا اسے گھوری ڈال کر سامنے دیکھنے لگی تھی۔ وہ لوگ شاپنگ مال
میں آگئے تھے۔

۔۔۔"ویسے بے بی میں سوچ رہا تھا کیونکہ تم رات کے لیے وہ لے
لو،،،" زین نے سامنے ہی ایک دوکان کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا
جس پر ماہانے اس طرف دیکھا تو حیا اور غصے سے سرخ ہوتے اپنا چہرا
پھیرا تھا کیونکہ اس میں کچھ زیادہ ہی بیہودہ نائٹ ڈریسز لگے تھے۔
۔۔۔"بتاؤ کیا خیال ہے پھر،،،" زین نے اسے دیکھتے بولا تھا۔
۔۔۔"زین چپ کر جائے،،،" ماہانے دانت پیستے بولا تھا۔
۔۔۔"ہا ہا ہا اچھا یار میں خود ہی دیکھ لو نگا خیر ادھر آؤ،،،" زین ہنستے اس کا
ہاتھ پکڑا سے اپنے ساتھ ایک دوکان میں لے کر گیا تھا۔ جہاں اندر کافی
خوبصورت ڈریسز تھے ماہا وہاں کھڑے کپڑے دیکھ رہی تھی۔ جبکہ
زین بھی یہی کام کر رہا تھا۔

..."Hello sir, can I help you?"

۔۔۔" (ہیلو سر کیا میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں؟) "بلیک اور وائٹ کلر کی پینٹ شرٹ میں ملبوس خوبصورت سی لڑکی نے مسکراتے پوچھا تھا جبکہ ماہا کو وہ ایک آنکھ نہیں بہائی تھی۔

"Yes, of course, show me the most beautiful and expensive dress in your shop, but remember that no one has bought it yet."

۔۔۔) "ہاں البتہ اپنی دکان کا سب سے خوبصورت اور مہنگا لباس ضرور دکھائیں لیکن یاد رہے کہ اسے ابھی تک کسی نے نہیں خریدا ہو)" جس پر زین نے بھی سنجیدگی سے بولا تو وہ لڑکی ایک نظر دونوں کو دیکھ اپنے ساتھ لیے بڑھی تھی۔

۔۔۔ "جی ضرور میرے ساتھ آئے،،،" اس کے کہنے پر زین اور ماہا اس کے پیچھے گئے تھے جہاں وہ انہیں ایک کمرے میں لے کر گئی تھی جہاں پر بہت ہی خوبصورت میکسیاں ہینگ ہوئی تھیں۔

۔۔۔ "سریہ دیکھیں یہ آرٹیکل ابھی کچھ دیر پہلے ہی آیا ہے ہم لوگوں نے ابھی اسے باہر بھی نہیں لگایا،،،" اس نے کہتے ان لوگوں کو ایک بلیک کلر کی نیٹ والی میکسی دیکھائی تھی جس پر جو بصورتی سے گولڈن کلر کا ہلکا ہلکا کام ہوا تھا۔ جبکہ فریل کی واجہ سے وہ پھولی بھی ہوئی تھی۔ لیکن ایک مسئلہ تھا اس کے ساتھ دوپٹہ نہیں تھا۔

۔۔۔ "ہمم اس کے ساتھ کوئی دوپٹہ وغیرہ نہیں ہے کیا،،،" زین نے دیکھتے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "نہیں سریہ پارٹی ویر ہوتی ہیں ان کے ساتھ دوپٹہ وغیرہ نہیں ہوتا اور باقی س ڈریسز آپ کے سامنے ہیں اگر یہ نہیں تو کوئی دوسرا دیکھ

لے لیکن دوپٹہ کسی کے بھی ساتھ نہیں ہے،،، "اس لڑکی کے کہنے پر
زین نے ایک نظر باقی کے ڈریسز پر ڈالی تھی لیکن ان سب میں ایک یہی
ڈریس تھا جو پہنے کے قابل تھا۔

۔۔۔ "او کے آپ یہ پیک کروادے،،،" زین نے ایک نظر ماہا کو دیکھتے
اس لڑکی سے بولا تھا۔ جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ زین کے کہنے پر وہ لڑکی
سر ہلاتی وہ ڈریس لیے کاؤنٹر کی طرف بڑھی تھی۔

۔۔۔ "زین اس کے ساتھ دوپٹہ نہیں ہے میں کیا کرو گی،،،" ماہا نے فکر
سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "کوئی بات نہیں میری اجرک لے لینا ساتھ جیسے ابھی لی ہے،،،"
اس کی فکر دیکھ زین نے مسکراتے اس کہا تھا ساتھ ہی اس کا ہاتھ پکڑ
اسے لیے باہر نکلا تھا۔ جہاں وہ لڑکی ڈریس پیک کروا چکی تھی۔ جس پر
زین بل پے کرتے ماہا کو لیے باہر نکل آیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ لوگ

ساری شاپنگ کر چکے تھے۔ اب وہ لوگ پارکنگ ایریا کی طرف جانے والے کب زین کی نظر سامنے پلے ایریا پر گئی تھی جس کے باہر کارٹون بنے دیکھ زین کو شرارت سوجی تھی۔

۔۔۔ "ماہا سامنے دیکھو وہ تم ہونا،،، "زین نے اسے اشارہ کرتے بولا تھا جس پر ماہا نے سامنے دیکھا تو وہاں گرین کلر کی ایک چھوٹی سی لڑکی بنی تھی۔ اسے دیکھ ماہا کو غصہ آیا تھا۔

۔۔۔ "ویسے یار وہ بٹر کف بھی تک سے بڑی ہے، ہے نا،،، "زین نے اسے سامنے دیکھتے اس کارٹون کا نام لیتے بولا تھا جو پاؤر پاف گرل کا ہی ایک کریکٹر تھا زین جانتا تھا ماہا اس کی ہائٹ سے ضرور چڑے گی کیونکہ ماہا کی ہائٹ بھی چھوٹی تھی۔

۔۔۔ "اچھا اگر میں وہ ہو تو آپ آپ ہاں آپ ڈانے ڈک ہیں،،، "جس پر ماہا نے غصے سے سامنے کارٹون کو دیکھ ان میں سے ایک بلیک کلر کے

ڈک کو دیکھ زین سے بولا تھا۔ لوننیون کارٹون کا یہ کریکٹر زین کو زہر لگتا تھا لیکن اس بات کا ماہا کو نہیں پتا تھا مگر اس کے منہ سے سن زین کا تو منہ حیرت سے کھولا تھا۔

-- "وٹ تمہیں میں کہا سے ڈاے ڈک لگتا ہو بتاؤ را،،، "زین حیران ہو بولا تھا۔ جس پر وہ ہنسی تھی۔

-- "ہاتھ تو اس کی ہائٹ بھی آپ جیسی ہے اور شکل بھی مجھے ویسی ہی لگتی ہے،،، "ماہا کے بولنے پر اسے صدمہ لگا تھا کیونکہ لڑکیاں اس کی پرسنلٹی پر مرتی تھیں اور اس کی بیوی اسے ایک کارٹون سے ملارہی ہے۔

-- "تمہاری تو،،، تمہیں گھر جا کر بتاؤ گا میں،،، "زین غصے سے بولتا منہ پھولاتے اس کا ہاتھ پکڑ پار کنگ کی طرف بڑھنے لگا تھا جس پر اس کا چہرہ دیکھ ماہا اپنی ہنسی کنٹرول کر رہی تھی۔

وہ لوگ مال سے سیدھا اسلام آباد کے مشہور ریسٹورنٹ میں آئے تھے جہاں زین کھانے کا آرڈر دے چکا تھا۔ جبکہ اب وہ منہ پھولے اپنا فون یوز کر رہا تھا۔ ماہا کو پتا چل گیا تھا وہ اس کے دیے نام کی وجہ سے ابھی تک غصہ ہے لیکن اس نے بھی سوچ لیا تھا اب تو اسے ایسے ہی کہے گی۔

لیکن اس وقت وہ اسے وائٹ ہی ڈریس شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ میں بہت پیارا لگ رہا تھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر اپنے سے کچھ فاصلے پر موجود ٹیبل پر گئی تھی جہاں دو پیاری پیاری لڑکیاں زین کو ہی دیکھ رہی تھیں۔ ماہا کو وہ بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھیں۔ اسی لیے وہ کچھ سوچتے بولی تھی۔

۔۔۔ "زین ہم لوگ کسی اور ٹیبل پر بیٹھ جائے،،،" ماہا کے پکارنے پر زین اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

۔۔۔ "کیوں یہاں پر کیا ہے،،،" جس پر وہ اسے دیکھتے اپنی اسبرو

اچکاتے بولا تھا۔

۔۔۔ "وہ وہ بس میں کہہ رہی ہونا آپ تو مان لے میری،،،" ماہا کو کچھ

سمجھ نا آیا تو کچھ غصے سے بولی تھی جس پر زین نے نظریں گھما کر ہر

طرف دیکھا تو اپنی طرف دو لڑکیوں کو دیکھتے وہ معاملہ سمجھ گیا تھا۔

۔۔۔ "ہمم بٹ میں یہاں پر ہی ٹھیک ہو،،،" زین اپنی مسکراہٹ ضبط

کرتے بولا تھا۔ جبکہ اس کے جواب پر ماہا کو غصہ آیا تھا۔

۔۔۔ "مرضی ہے آپ کی ڈانے ڈک،،،" وہ غصے سے بولتی اپنے

موبائل میں مصروف ہوئی تھی جبکہ اس کے بولے نام پر زین دانت

پیس کر رہ گیا تھا۔ ماہا نے اسے دوبارہ مخاطب نہیں کیا تھا لیکن زین کو پتا

چل رہا تھا وہ ان لڑکیوں سے جیس ہو رہی ہے تبھی وہ اپنی چیر کو کچھ

اس طرح کر گیا تھا کہ ان لڑکیوں کی طرف اس کی بیک ہو گئی تھی۔

جبکہ ماہا کے وہ کچھ قریب ہو کر بیٹھ گیا تھا۔ جس پر ماہا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ آنکھ ونگ کرتے اسے سٹیٹانے پر مجبور کر گیا تھا۔
اتنی ہی دیر میں ویٹر کھانا لے کر بھی آ گیا تھا۔ جس کو دونوں کھانے میں مصروف ہوئے تھے۔

۔۔۔"ویسے میں سوچ رہا ہوں یا ایک شادی اپنی مرضی سے نا کر لو کیونکہ دیکھوں نا اب تم میری بیوی تو ہو اور خاندانی بھی ہو لیکن من چاہی،،،" زین کی بات پر ماہا جو کھانے میں مصروف تھی اس نے نظریں اٹھا سے دیکھا تھا جبکہ اس کا چہرہ دیکھ وہ اپنی ہنسی کنٹرول کرتے بات اُدھوری چھوڑ گیا تھا۔

۔۔۔"جو دل میں آئے وہ کرے مجھے کیوں بتا رہے ہیں،،،" اس نے اپنا ہجہ مضبوط رکھتے بولا تھا۔

۔۔۔"اچھا ویسے پھر اسے تم خود تیار کرنا کتنا کمال لگے گا نا لوگ تو

حیران ہو جائے گے اپنے شوہر کی بیوی کو جب تم خود تیار کرو گی،،،"وہ مسلسل بنا جانے اس کے دل پر وار کر رہا تھا۔

۔۔۔"جی جی ضرور اسے اپنے ہاتھوں سے تیار (ماروں) کرو گی،،،"ماہا زبردستی مسکرا کر بولی تھی۔ جس پر وہ بھی مزید اس کا موڈ خراب کرنے کے بجائے کھانے میں مصروف ہوا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد وہ دونوں ریستورنٹ سے نکلے تھے جبکہ سارے راستے ماہانے کوئی بات نہیں کی تھی۔ زین نے بھی اسے تنگ نہیں کیا تھا۔ وہ لوگ کچھ ہی دیر میں خانزادہ ہاؤس پہنچ گئے تھے جہاں اندر آتے ہی زین نے ملازمہ سے سب کا پوچھا تھا۔

۔۔۔"سب کہاں پر ہیں،،،"زین نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

۔۔۔"وہ صاحب بڑی بی بی تو سو گئی ہیں اور ردابی بی بی اپنے اپنے کمرے میں ہیں اور چھوٹے خان کا پتا نہیں،،،" اس نے نظریں جھکائے ہی بتایا تھا جبکہ ماہاتو کمرے میں چلی گئی تھی۔

۔۔۔"ہمم ٹھیک ہے،،،" زین بھی اسے کہتا اپنے کمرے میں آ گیا تھا۔ جہاں اس کی بیوی صاحبہ کپڑے بدل منہ پھولائے بیڈ پر بیٹھ اپنی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔

۔۔۔("میرے ناولز کو بات مت کیا کرے میرے ناول ہیر وز آپ کی طرح نہیں ہوتے،،،") زین کو ماہا کو مال میں بولا جملہ یاد آیا تھا جس پر وہ مسکراتے اسے بتانے کا ارادہ کرتے اپنے کپڑے بدلنے واش روم گیا تھا۔ زین واش روم سے نکلا تو وہ ویسے ہی بیٹھی تھی جس پر وہ مسکراتے اپنی سائیڈ پر آ بیٹھ اسے دیکھنے لگا تھا۔ جبکہ ماہانے اس کی نظریں محسوس تو کی

تھیں لیکن وہ بولی کچھ نہیں خود کا اتنا گنور ہونا زین خان زادہ کو بھی کہا
برداشت تھا تبھی اس کے ہاتھ سے کتاب کھینچ گیا تھا۔

۔۔۔ "زین یہ کیا طریقہ ہے میری بک واپس کرے،،،" ماہانے اس
کے ہاتھ سے بک لینے کی کوشش کی تھی جس پر زین اسے خود پر گراتے
فوراً ہی خود کے نیچے کرتے اس کی بک کو سائیڈ پر رکھ گیا تھا یہ سب اتنی
جلدی ہوا تھا کہ ماہا کو خود سمجھ نہیں آئی تھی۔

۔۔۔ "پیچھے ہٹے سانس بند ہو جانا میرا،،،" لیکن ہوش میں آتے وہ چیختے
اسے پیچھے کرنے لگی تھی۔ جس پر زین اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے
ہاتھ کی قید میں لیتا اوپر لگا اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھ گیا تھا۔

۔۔۔ "کہا تھا نا خود سے پیچھے نا کیا کرو،،،" زین اس کی گردن پر جھکے ہی
بولا تھا۔

۔۔۔"میں من چاہی نہیں ہو میرے قریب کیوں آتے ہیں آپ جائے
جو من چاہی کو گی اس کے قریب جانا آپ،،،" ماہا سے پیچھے کرتے
روتے بولی تھی۔ جبکہ زین کو اب سمجھ آیا تھا وہ منہ پھولائے کیوں بیٹھی
ہے لیکن وہ کچھ بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس کے مطابق تو وہ بھی
من چاہا نہیں تھا۔

۔۔۔"مجھ سے آپ صرف اپنی ہوس پور،،،" وہ چیختے بول ہی رہی تھی
جب اس کے الفاظوں کو زیادہ نے اپنے ہونٹوں میں دبایا تھا۔ اس کے
لمس میں اتنی شدت تھی کہ وہ تڑپنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ وہ اس کے
الفاظوں کی سزا اس کے ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا۔ زین مکمل توڑ پر اس کی
سانسیں کھینچ رہا تھا۔ جب سانس نا آنے کی وجہ سے ماہا کی آنکھوں سے
آنسو نکلے تو وہ ترس کھاتے اس کے نچلے لب کو اپنے دانتوں میں زور
سے دبایچھے ہوا تھا۔ جس پر ماہا نے شکوہ کنا نظروں سے اسے دیکھتے اپنی

نظریں پھیری تھی۔ اس کی نظریں پھیرنے پر زین کو غصہ آیا تھا تبھی وہ غصے سے اس کا جبرٹا پکڑا اس کا چہرہ اسیدھا کر گیا تھا۔

۔۔۔ "مان چاہا تو میں بھی نہیں ہو ماہازین خانزادہ تمہیں پتا ہے کتنی تکلیف ہوتی ہے مجھے سب سوچ کر لیکن کوئی نہیں تمہیں ایسے نہیں چھوڑوں گا میں اپنی قربت دیتا رہوں گا اب آخر کار میری پہلی بیوی ہو گی تم،،، "زین اس کے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے صاف کرتے بولا تھا جس پر ماہانے تکلیف سے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "ہاں تو چھوڑ،،، "وہ بول ہی تھی جب زین بولا تھا۔

۔۔۔ "دیکھوں اس وقت میں موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا مجھے سکون چاہیے تو اسی لیے چپ رہو،،، "وہ کہتے اس پر سایہ فگن ہوا تھا۔ لیکن ماہا مزید بولتی اس سے پہلے ہی زین اس کے ہونٹوں پر کفل لگتا خود کو مکمل

طور پر اس میں اتار گیا تھا۔ جس پر وہ بھی مذمت ترق کر گئی تھی کیونکہ
کرنی تو اس نے اب اپنی ہی تھی۔

ماہا کی جب صبح آنکھ کھولی تھی تو زین آفس چلا گیا تھا اسی لیے وہ بھی تیار
ہو نیچے آگئی تھی۔ کافی وقت تو وہ بی جان کے ساتھ رہی تھی پھر ردا بھی
جلدی یونی سے آگئی تھی جس پر وہ اس کے ساتھ بیٹھ باتیں کرنے لگی
تھی۔

-- "ردا آپنی ایک بات پوچھوں آپ سے،،،" ماہا کے کھوئے کھوئے
انداز میں ہی بولا تھا۔

-- "ہاں پوچھوں،،،" جس پر اس نے ماہا ہی طرف متوجہ ہوتے
اجازت دی تھی۔

۔۔۔"آپی کبھی آپ نے سنا ہے کسی لڑکے کا کوئی گناہ معاف کیا گیا ہو یا پھر شک کی بنیاد پر اسے مجرم کہہ کر سزائے سنائی گئی ہوں،،،" ماہا کے سوال پر وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔"ماہ ایسا ہوتا ہے لیکن بہت کم کیونکہ ہمارے معاشرے کی نظر میں صرف عورت ہی مجرم ٹھہرائی جاتی ہے،،،"ردا کی بات سن وہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔"آپی آپ کو پتا ہے ہمارے یہاں تو اگر کسی لڑکی عزت بھی خراب کر دی جائے نا تو اس کا بھی سارا قصور اس پر ہی ڈال دیا جاتا ہے یہ تو کوئی بات نا ہوئی نا آپی" وہ تکلیف سے بولی تھی۔

۔۔۔"ماہ کیونکہ عورت نازک ہوتی ہے وہ اس معاشرے کا مقابلہ نہیں کر سکتی جبکہ مرد تو مضبوط ہوتا ہے نا وہ کچھ بھی کر سکتا ہے اور پھر مرد کی عزت بھی تو عورت کے پاس ہوتی ہے کہتے ہیں مرد مضبوط ہوتا ہے اسی

لیے وہ عورت کو سمجھا ل سکتا ہے جبکہ عورت کے بس میں یہ نہیں
ہوتا،،"ردانے سمجھداری سے اسے سمجھایا تھا جس پر وہ سوچتے بولی
تھی۔

۔۔۔"نہیں آپی میں آپ کی بات سے اتفاق نہیں کرتی کیونکہ عورت
نازک ہو ہی نہیں سکتی آپ کو بھی پتا ہے ایک عورت نو ماہ ایک وجود کو
خود کے اندر رکھتی ہے پھر اتنی تکلیف کے بعد اسے دنیا میں لاتی ہے اس
وقت نامرد کو عورت کے ساتھ آپریشن تھیر میں ہونا چاہیے آپی تاکہ
اسے پتا چلے عورت نازک نہیں ہوتی وہ صرف احترام کرتی ہے اور پھر
آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ عورت مرد کو نہیں سنبھال سکتی جبکہ اسے جنم
دینے والی بھی عورت ہے اس کے پیدا ہونے سے اس کے بوڑھے
ہونے تک وہی عورت اس کی دیکھ بھال کرتی ہے آپی یہ مرد کسی بھی
عورت کو تکلیف دینے سے پہلے یہ کیوں نہیں سوچتے کہ ان کا وجود بھی

تو ایک عورت کی وجہ سے ہے،،، "ماہا کی باتیں سن تو ردا اسے دیکھتی ہی رہ گئی تھی۔

۔۔۔ "ردا آپی مرد تو اتنی آسانی سے دوسری شادی کا کہہ دیتا ہے جبکہ اسلام میں دوسری شادی کا تو کیا چار شادیوں کا حکم ہے لیکن وہ اس صورت میں کہ ان چاروں کو برابر رکھا جائے مگر ہمارے یہاں تو دوسری شادی کرتے ہی پہلے کو بھول جاتے ہیں،،، "اسے زین کی بات یاد آئی تھی جس سے اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

۔۔۔ "ماہ سب تھوڑی ایسے کرتے ہیں جس کو اپنی بیوی سے پیار ہو وہ نہیں کرتا اور تم کیوں فکر کر رہی ہو زین بھائی نے کون سی شادی کر لینی ہے اتنی پیاری بیوی تو ہے ان کی،،، "اس کے آنسو دیکھ ردا نے اس کے چہرے پر پیار سے ہاتھ پھیرتے بولا تھا۔

۔۔۔"آپی میں ان کی بیوی ہو لیکن من چاہی نہیں ہو اور یہ بات وہ خود کہتے ہیں ویسے بھی جس کی بارات نا آئے اس سے کب کوئی نکاح کرتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے،،،"وہ کرب سے مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔"میری جان ایسے نہیں کہتے ٹھیک ہے تمہارا اور بھائی کا نکاح جیسے بھی ہوا لیکن پتا اس رشتے میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ یہ سب ٹھیک کر دیتا ہے دیکھ لینا ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا اور وہ وقت جلدی آئے گا،،،"ردا ہے پیار سے سمجھانے پر وہ کچھ نہیں بولی تھی۔

۔۔۔"اچھا خیر تم نے آج بھائی کے ساتھ جانا ہے نا چلو آؤ تمہیں تیار کرؤ ویسے بھی بھائی بھی آنے والے ہو گے،،،"ردا نے بات بدلتے بولا تھا۔

۔۔۔"میں ہو جاؤ گی تیار آپی،،،"ماہانے بددلی سے بولا تھا۔

-- "کوئی نہیں چپ کر کے چلو میرے ساتھ چلو شاباش،،،" جس پر
رد اس کی ایک بھی سنے بغیر اسے اپنے ساتھ لیے اندر کی طرف گئی
تھی۔

وہ آج کتنے دنوں بعد یونی آئی تھی۔ ہمیشہ کی طرح ویسٹرن ڈریس پہنے
وہ سب کو خود کی طرف دیکھنے پر مجبور کر رہی تھی۔ لیکن خود وہ بس ایک
انسان کو دیکھنا چاہتی تھی جو اسے کہی نظر نہیں آ رہا تھا۔
-- "ارے تانیہ تم اتنے دنوں بعد کہاں سے آگئی یار،،،" عاشق نے
اسے دیکھتے پوچھا تھا۔

-- "بس کچھ کام تھا جس وجہ سے آؤٹ آف کنٹری گئی تھی،،،" جس
پر وہ مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔ "خیر تمہیں پتا ہے بسام خانزادہ نے شادی کر لی ہے،،،" عاشق کی بات پر اسے جیسے شاک لگا تھا۔

۔۔۔ "کی کیا مطلب اس نے شادی کر لی وہ ایسے کیسے کر سکتا ہے،،،" تانیہ نے حیرت سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ہاں اور پتا شادی بھی اس نے سوہا خان سے کی ہے وہ جو نئی لڑکی نہیں آئی اس کے ساتھ،،،" اس کے چہرے کو دیکھ عاشق پھر بولا تھا۔

۔۔۔ "تمہیں کیا کیا پتا ہے عاشق مجھے بتاؤ،،،" اس نے عاشق کی طرف دیکھتے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "یار ہماری کلاس کوپرو جیکٹس ملے تھے جو نیٹرز کے ساتھ اور بسام اور اس کے دوستوں کے ساتھ سوہا اور اس کی دوست تھی وہ لوگ سوات گئے تھے اور پتا ہم لوگوں کو کچھ دن پہلے پتا چلا جب بسام نے ساری یونی ہے سامنے گراؤنڈ میں گٹھنے ٹیک کر اس سے معافی مانگی تھی

اور باقی کسی بھی لڑکی کی طرف دیکھنا بھی حرام کر لیا ہے خود پر،،، "عاشر نے اسے ساری بات بتائی تھی۔

۔۔۔ "وہ تو ہم لوگوں سے سوہا کے لیے لڑا بھی تھا،،،" اسے سوچتے دیکھ عاشر نے پھر بولا تھا۔

۔۔۔ "ایسا نہیں ہو سکتا بسام خانزادہ پہلے تو تم سے صرف اپنی انسلٹ کا بدلہ لینا تھا لیکن اب اس دھوکے کا بھی بدلہ لوگی میں،،،" وہ جنونی انداز میں بولی تھی۔

۔۔۔ "میرے پاس ایک آئیڈیا ہے اس سے تم بسام تمہارا ہو جائے گا پھر اپنا بدلہ لے لینا اور سوہا خان سے میں اپنا بدلہ لے لوگا،،،" عاشر کے بولنے پر وہ سوچنے لگی تھی جس پر اس نے اسے پورا پلن بتایا تو وہ بھی مان گئی تھی۔ وہ اب اپنا ارادہ بسام کو ڈھونڈنے کا ترک کرتے عاشر کے ساتھ کلاس کی طرف چل دی تھی۔

--- "یار بی کے سر عمران نے پتا نہیں کیا سوچ کر یہ ٹیسٹ دے دیا ہے
مجھے تو کچھ نہیں آتا،،،" علی منہ بناتے بولا تھا

--- "یار تیری میری بھی نہیں ہے بی کے کچھ کرنا یا،،،" حمدان بھی
اس کی طرف دیکھتے بولا تھا جس پر وہ ان دونوں کو گھورنے لگا تھا۔
--- "نہیں ناسار اوقت رومانٹک موڈیز دیکھنے میں گزارنا تھا ویسے ابھی
تم لوگوں کے کام کی بھی نہیں ہیں،،،" بسام نے ان دونوں کو دیکھتے بولا
تھا۔ جس پر دونوں ہی اسے غصے سے دیکھنے لگے تھے۔

--- "ویسے جہاں تک مجھے یاد ہے تیرے والی ناراض ہے اور تیرے
والی تو ہے ہی نہیں،،،" وہ ان دونوں کو مزید تیار ہا تھا۔

--- "ہاں اور تیری والی لفٹ نہیں کرواتی،،،" علی بھی اسی کے انداز
میں بولا تھا۔

-- "افف اب ہم کیا کیا کرتے وہ تم لوگوں کے سامنے تو بتانے سے
رہا میں خیر کیا کر سکتے تم ٹھہرے سنگل لوگ تم کہاں سمجھو گے
اب،،،" بسام انہیں مزید چڑا رہا تھا۔

-- "تیری ت،،،" جس پر حمد ان کچھ بولتا اس سے پہلے ہی ان لوگوں
کی نظریں دروازے کی طرف گئی تھیں جہاں سے تانیہ عاشر کے ساتھ آ
رہی تھی۔

-- "اوے یہ چڑیل اس کے ساتھ کیا کر رہی ہے،،،" علی اس کو
دیکھتے بولا تھا۔

-- "پتا نہیں ہمیں کیا دفع کر،،،" بسام کہتا دوبار اپنے فون میں
مصروف ہوا تھا۔ وہ اس وقت بھی سوہا سے ہی بات کرنے میں مصروف
تھا۔

۔۔۔ "اسلام و علیکم کلاس آپ سب تیار ہیں ٹیسٹ کے لیے،،،" کچھ
ہی دیر میں سر بھی آگئے تھے ان کے آتے ہی سب نے انہیں جواب دیا
تھا جس پر ٹیسٹ شروع کر دیا گیا تھا۔ جبکہ علی اور حمد ان تو بسام کے
تر لے کر رہے تھے۔

۔۔۔ "یار بتا دے نا،،،" حمد ان نے معصوم سا چہرہ بتا کر بولا تھا۔
۔۔۔ "دیکھ اب اچھا لگے گا اگر ہم فیل ہو گئے تو میری تو پھر بھی خیر ہو
گی لیکن اس ہی بھابھی کے سامنے کیا عزت رہے گی،،،" علی نے کچھ آ
گئے ہو کر بولا تھا۔

۔۔۔ "مسٹر علی آپ کیا کر رہے ہیں،،،" بسام کچھ کہتا اس سے پہلے سر
بولے تھے۔

۔۔۔"کچھ نہیں سر بس اس کی شادی ہے نا تو یہ بسام سے فرسٹ نائٹ

ہے لیے کچھ ٹیپس لے رہا ہے،،،"حمدان نے اپنا بدلہ پورا کیا تھا جبکہ

اس کی اس قدر بے باک بات پر سر کو غصہ آیا تھا۔

۔۔۔"آپ اس وقت کلاس میں ہیں،،،"وہ غصے سے بولے تھے۔

۔۔۔"جی جی سر کلاس میں ہیں اسی لیے تو بس لپ اسٹک خراب کرنے

کا ہی بتایا ہے بی کے نے بس،،،"اب کی بار علی بولا تھا جبکہ بسام تو بس

اپنی ہنسی کنٹرول کر رہا تھا۔ باقی سب انجوائے کر رہے تو سر تو بس غصے

سے پاگل ہونے والے تھے۔

۔۔۔"تم دونوں ابھی اٹھو اور نکلو کلاس سے باہر،،،"سر غصے سے چیخے

تھے۔ جس پر ان دونوں نے بسام کی طرف دیکھا تو وہ مسکرا نے لگا تھا۔

۔۔۔"ارے سرویسے وہ اتنا ضروری سوال پوچھ رہے تھے ویسے بی کے ہمیں بھی بتادے یار،،،"اب کی باران کی کلاس کا ایک لڑکا مزید بولا تھا۔ جس پر سر کی بس ہوئی تھی۔

۔۔۔"کلاس تم لوگوں کا ٹیسٹ پھر ہو گا،،،"وہ کہتے غصے سے باہر نکلے تھے اب تو ان لوگوں کی کلاس پکی تھی کیونکہ وہ پرنسپل کے پاس جانے والے تھے۔

۔۔۔"بچ گئے،،،،"علی خوش ہوتے بولا تھا جبکہ پوری کلاس ہی خوش تھی۔

۔۔۔"ایک نمبر کے بیغرت اور ح۔ر۔ا۔م۔ی ہو تم دونوں"بسام ان لوگوں کو ہنستے بول اپنا سامان لیے کلاس سے نکلا تھا جس پر وہ دونوں بھی اس کے پیچھے ہی نکلے تھے۔

اس کا رخ اب گراؤنڈ کی طرف تھا کیونکہ سوہانے اسے میسج پر فری ہو کر
وہاں جانے کا ہی بتایا تھا۔ علی اور حمد ان بھی اس کے پیچھے ہی نکلے تھے۔
وہ لوگوں گراؤنڈ میں آئے تو بس ردا ہی وہاں تھی۔
۔۔۔ "ارے بھائی آپ لوگ آگئے،،،" ردا نے ان لوگوں کو دیکھتے بولا
تھا۔

۔۔۔ "جی بچے سوہا کہاں ہے،،،" بسام نے پوچھا تھا۔
۔۔۔ "بھائی وہ کلاس میں اس کی بک رہ گئی تھی وہ لینے گئی ہے،،،" جس
پر ردا نے بتایا تھا۔

۔۔۔ "اچھا چلو آپ لوگ رکو میں دیکھ کر آتا ہوا سے،،،" بسام ان
لوگوں کو کہہ اسے دیکھنے کے لیے نکلا تھا۔

۔۔۔ "اف پتا نہیں بک کہاں گئی،،،" سوہا کلاس میں ہر ڈیکس کے پاس
دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔ "یار کیا مصیبت ہے وہاں سب انتظار کر رہے ہو گے،،،" وہ بک
ڈھونڈنے میں مگن تھی جب پیچھے سے کسی نے کلاس کا دروازہ بند کیا
تھا۔ جس پر سوہا نے گھبرا کر دیکھا تو اپنے سامنے ہی دروازے کے ساتھ
ٹیک لگائے عاشر کو کھڑے پایا تھا جو اسے ہی دیکھ مسکرا رہا تھا۔
۔۔۔ "ت تم یہاں کیا کر رہے ہو،،،" وہ گھبراتے بولی تھی۔

۔۔۔ "ارے کچھ نہیں سویٹ ہارٹ بس وہ جو پچھلی بار نہیں ہو پایا تھا نا
وہی اب کرنے آیا ہو،،،" اس نے بولتے قدم سوہا کی طرف بڑھائے
تھے جس پر وہ ڈرتے اپنے قدم پیچھے لینے لگی تھی۔

۔۔۔ "دیکھو میرے قریب مت آنا بس بسام چھوڑے گے نہیں
تمہیں،،،" سوہا نے ڈرتے ہی بولا تھا جس پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔"ہاہا ہا ہا سام چھوڑے گے نہیں وہ تو یہاں ہے بھی نہیں پھر کیسے
بچائے گا تمہیں،،،"عاشر نے کمینی ہسی ہنستے بولا تھا۔ جس پر اس کی
آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

۔۔۔"اس دن تیری وجہ سے اس نے میرے دوستوں کو مارا تھا ناب
اسے پتا چلے گا،،،"عاشر کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ وہ مزید پیچھے ہوتی اس
سے پہلے ہی وہ سوہا کا بازو پکڑ چکا تھا۔

۔۔۔"چھو چھوڑو مجھے پلینز چھوڑ دو،،،"سوہا روتے بول رہی تھی
جب عاشر نے اپنا ہاتھ اس کے دوپٹے کی طرف بڑھایا تھا۔

۔۔۔۔۔

ہا ہا سام سوہا کو ڈھونڈنے کے لیے ساری کلاسز چک کر رہا تھا۔ وہ اس سائیڈ
پر کم ہی آتا تھا ایک تو یہ ایریا یونی کی بیک سائیڈ پر تھا اور دوسرا یہاں زیادہ
ترجوز نئیرز کی کلاسز ہوتی تھی اسی کی لیکن اب اپنی بیوی کے لیے وہ اس

طرف آیا تھا۔ جبکہ وہاں سے گزرتی لڑکیاں اسے گھور گھور کر دیکھ رہی تھیں۔

۔۔۔ "اففف کوٹن کینڈی تم یہ منظر دیکھ لیتی نا ان سب کی آنکھیں نکال لیتی،،،" وہ دل میں سوچتے مسکرایا تھا۔ بسام ابھی کچھ آگے ہی گیا تھا وہاں سب کلاسز کو چھوڑ صرف ایک کلاس کا دروازہ بند تھا۔ جسے دیکھ وہ کچھ سوچتے آگے کو بڑھنے ہی لگا تھا۔ جب اسے اس کلاس کے اندر سے کسی ہے ہنسنے کی آواز آئی تھی اور ساتھ ہی کسی لڑکی کی بھی آواز تھی جبکہ وہ آواز تو بسام خانزادہ نا پہچان پاتا ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ بسام نے اس دروازے کے پاس جا اسے کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ اندر سے لوک تھا۔ جس پر وہ پریشان ہوا تھا۔

۔۔۔ "نہ نہیں دیکھوں ایسا نا کرنا پلیر بچاؤ مجھے کوئی ہے پلیر میری مدد کرو،،،" وہ روتے چیخی تھی جب عاشر نے اس کا دوپٹہ کھینچتے اس کی

شرٹ کا بازو پھاڑا تھا۔ جبکہ اس کی آوازوں پر بسام خانزادہ کو اپنا دل بیٹھتا محسوس ہوا تھا۔

۔۔۔ "یا اللہ میری بیوی ہی حفاظت کرنا،،،" بسام نے دل میں دعا کی تھی جبکہ ساتھ ہی کوئی راستہ ڈھونڈنے لگا تھا جس سے وہ اندر جاسکتا۔ کچھ ناملنے پر اس نے دروازے کو دھکے مارنا شروع کیے تھے۔ دروازہ کچھ پرانا تھا اسی لیے اس کے دو سے تین بار اسے دھکا دینے پر ہی اس کی کنڈی ٹوٹ گئی تھی۔ جبکہ سامنے کا منظر دیکھ بسام کا خون کھولا تھا عاثر مکمل طور پر سوہا پر جھکا ہوا تھا اور وہ چیخ ہراپنا بچاؤ کر رہی تھی۔

۔۔۔ "میں بھی تو دیکھو ایسا کیا ہے تجھ میں جو وہ خانزادہ اتنا پاگل ہے تیرے لیے جیسے اس کی آگ،،،" وہ بول ہی رہا تھا جب دروازہ کھولنے کی آواز پر دونوں نے اس طرف دیکھا تو سامنے ہی لال آنکھوں کے

ساتھ بسام خانزادہ کھڑا تھا جسے دیکھنے میں ہی عاشر مصروف تھا جب سوہا اسے دھکا دیتی بسام کی طرف بھاگتے اس کے سینے سے لگی تھی۔

۔۔۔ "بس بسام وہ وہ مجھ بچا لیں،،،" وہ روتے اس کے چپک رہی تھی۔

جبکہ بسام نے ایک بازو سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

۔۔۔ "اچھا ہوا تم آگئے یہ تمہاری بیوی نے مجھے خود بولا یا تھا اور اب

دیکھوں کیسے جھوٹ بول رہی ہے،،،" عاشر کی بات پر سوہانے نظریں

اٹھا بسام کی طرف دیکھا تھا جو عاشر ہو ہی دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "خانہ کی یہ جھوٹ بول رہا ہے می میں نے نہیں،،،" وہ بول ہی

رہی تھی جب بسام نے اسے خود سے دور کیا تھا جس پر سوہانے اسے

دیکھا لیکن وہ اسے نظر انداز کرتا عاشر کی طرف بڑھا تھا۔

۔۔۔ "تیری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی،،،" وہ

عاشر تک جاتے دھاڑا تھا۔

--- "تیری بیوی نے،،،، بکو اس بند کر وہ میری بیوی ہے ایک
خانزادے کی بیوی وہ مر تو جائے گی لیکن تجھ جیسے کتے کو اپنے پاس کبھی
نہیں آنے دے گی،،،" عاشق بولنے ہی لگا تھا جب بسام اسے کالر سے
پکڑ کر دھاڑا تھا۔ جبکہ وہ جو اس کی اگنورنس پر ڈر رہی تھی اسی کے
الفاظوں پر سوہا کا دل ڈھرکا تھا۔

۔۔۔ "اس دن تو تونچ گیا تھا آج نہیں بچے گا،،،" وہ اسے کالر سے پکڑے اپنے ساتھ گھسٹتے ہوئے باہر لے کر جانے لگا تھا۔ جس پر سوہا ہوش میں آتی اس کے پیچھے جانے لگی تو وہ ویسے ہی بولا تھا۔

۔۔۔"سوہا بسام خانزادہ ایک قدم بھی اس کلاس سے باہر نانکلے
تمہارا،،،" اس کی آواز پر وہ وہی رک گئی تھی۔ جبکہ بسام ایک ہاتھ سے
دروازہ بند کرتا دوسرے سے عاشر کو کالر سے پکڑ لیے باہر کی طرف
جانے لگا تھا عاشر نے اپنا آپ چھوڑوانے کی کوشش کی تھی جس پر اس

نے ایک ساتھ کئی مکے اس کے چہرے پر مار اس کے چہرے کا نقشہ بگاڑا تھا۔ ساتھ ہی اسے لیے گراؤنڈ میں آیا تھا۔ بیچ میدان میں پھینک وہ بنا کسی کا لحاظ کیسے اپنی بلٹ نکال اسے بے دردی سے مارنے لگا تھا۔ جب وہ سب دیکھ علی اور حمدان اس کی طرف آئے تھے۔ جبکہ رد اپریشان ہوتی سوہا کو دھونڈنے لگی تھی۔

۔۔۔ "بسام۔ چھوڑ اسے مر جائے گا وہ،،،" علی نے اسے پیچھے کرنا چاہا تھا۔

۔۔۔ "اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی اس نے آج تک سنا ہے لیکن آج اسے پتا چلے گا ایک خان اپنی عزت کو لے کر کتنا پوز سیسو و ہوتا ہے،،،" وہ کہتا اسے لہو لہان کر چکا تھا جبکہ آج تو وہ حمدان اور علی کی بھی نہیں سن رہا تھا اب تو سب دیکھ ٹیچرز بھی وہاں آگئے تھے۔

۔۔۔ "بسام یہ سب کیا ہے چھوڑو اسے جان لینی ہے تم نے کیا،،،"

ان کی کلاس کے ٹیچر نے ہی آتے غصے سے بولا تھا۔ جس پر بسام کا ہاتھ رکا تھا۔

۔۔۔ "علی حمد ان بنا کسی کی سنے اس کو لے کر جا اور ہاں اسے ہوش میں لے کر آ،،،" بسام اپنا ہاتھ پیچھے کرتے بولا تھا۔ جبکہ علی اور حمد ان تو اس کو دیکھ رہے تھے عاشر تو ویسے ہی بیہوش ہو چکا تھا۔

۔۔۔ "یہ سب کیا تماشا ہے تمہیں کچھ عقل ہے،،،" ٹیچر اسے دیکھتے بولے تھے۔

۔۔۔ "سنا نہیں دونوں نے میں نے کیا بولا ہے،،،" ان دونوں کو وہاں ہی کھڑے دیکھا وہ پھر دھاڑا تھا جس پر وہ عاشر کو گھسیٹتے اپنے ساتھ لے کر جانے لگے تھے۔ ٹیچر نے بھی روکنے کی کوشش کی تھی لیکن اگر وہ سنتے تو بسام خانزادہ ان کی ناستنا پھر۔

۔۔۔ "بسام یہ سب کیا ہے تم یہ کرنے آتے ہو،،،" سب ٹیچرز کو غصہ آ رہا تھا۔

۔۔۔ "سوری سر لیکن اگر کوئی بھی بھی غلطی کرے گا تو بسام خانزادہ یہی کرے گا،،،" وہ کہتا اپنی بلٹ اپنے ہاتھ پر لپیٹنا کسی کو دیکھے وہاں سے نکلا تھا۔ کیونکہ اسے یاد تھا سوہا اکیلی ہے۔

۔۔۔۔۔

ردا سوہا کو ڈھونڈتی بیک سائیڈ پر آئی تھی جب اسے ایک کلاس میں ہی وہ زمین پر بیٹھی مل گئی تھی۔

۔۔۔ "سوہا میری جان کیا ہوا ہے،،،" ردا نے اس تک آتے اسے اپنے ساتھ لگاتے پوچھا تھا جس پر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی تھی۔

۔۔۔ "ردا وہ بسام وہ مجھے چھوڑ گئے می میں نے کچ کچ نہیں کیا،،،" وہ روتے اس سے بول رہی تھی۔

۔۔۔ "میری جان مجھے پتا ہے تم نے کچھ نہیں کیا اور بھائی تمہیں کیوں
چھوڑے گے،،،" ردانے اسے دیکھتے بولا تھا۔ جس پر وہ رونے لگی تھی
اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اسے کیسے چپ کروائے کیونکہ اب وہ پینک ہو
رہی تھی۔ ردا بھی کوشش کر رہی رہی تھی جب بسام کمرے میں آتا
دروازہ بند کرتا ان دونوں کی طرف آیا تھا۔ اسے دیکھتے ہی سوہا کھڑی ہو
گئی تھی۔

۔۔۔ "بسام می میں نے کچ کچھ نہیں کیا وہ وہ جھوٹ بول رہا تھا می میں تو
اپنی بیک لی لینے آئی تھی نا،،،" وہ روتے اسے بتا رہی تھی جبکہ اس کی
حالت دیکھ بسام خانزادہ کو ایک بار پھر عاشر پر غصہ آنے لگا تھا۔ لیکن
ابھی اسے سوہا کو سنبھالنا تھا۔

۔۔۔ "ششش چپ میرا بچہ مجھے پتا ہے تم نے کچھ نہیں کیا،،،" بسام نے
اسے اپنے ساتھ لگایا تھا جبکہ وہ سن ہی نہیں رہی تھی۔

۔۔۔"وہ وہ جھوٹ بول رہا می میں نے کچ کچھ نہیں کیا وہ وہ جھوٹا ہے
می،،،"وہ تو بسام کی بھی نہیں سن رہی تھی۔ جبکہ وہ کچھ کہتا اس سے
پہلے ہی وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی بسام کی باہوں میں جھول گئی
تھی۔

۔۔۔"سوہامیری جان سوہا اٹھو،،،"ردا اور بسام دونوں پریشان ہوئے
تھے۔

۔۔۔"اس کا دوپٹہ پکڑو ددا،،،"بسام نے اسے بولتے سوہا ہوا اپنی
باہوں میں اٹھایا تھا۔ جس پر ردا اس کا دوپٹہ لاتی اس پر اچھی طرح ڈال
گئی تھی۔ وہ دونوں اسے لیے یونی ہی بیک سائیڈ سے نکلے تھے۔

بسام اسے اپار ٹمنٹ لے آیا تھا جبکہ وہ ہوش میں آتے بھی پینک ہو رہی تھی تبھی اسے نیند کی گولی دے ردا کو اس کے پاس چھوڑ خود اس کا رخ اپنے سیکرٹ روم کی طرف تھا جہاں ان لوگوں نے عاشق کو رکھا تھا۔ وہ اندر آیا تو علی اور حمد ان دونوں سائیڈ پر ہوئے تھے۔

-- "کیا بول رہا تھا تو میری بیوی کو اور اس زبان سے بول رہا تھا نا،،،" بسام جے اس کے پاس جاتے ہی سب سے پہلے اس کی زبان کاٹی تھی۔ جبکہ وہ چیخ رہا تھا اس کی چیخیں سب کے دل ڈھلا رہی تھیں۔

-- "یہ یہی ہاتھ تھے جس سے میری بیوی کو ہاتھ لگایا تھا تو نے،،، اس نے کہتے باری باری تیز دھار آلے سے اس کے ہاتھ کاٹے تھے۔

-- "یہ آنکھیں تھی جن سے تو نے بسام خانزادہ کی عزت پر نظر ڈالی تھی،،،" اب کی بار اس نے اس کی دونوں آنکھیں ضائع کی تھی۔ جبکہ

اسے چیختے دیکھ بسام کو سکون مل رہا تھا لیکن وہ جلدی بور بھی ہو گیا تھا
اسی لیے اپنی گن سے اسے سوٹ کرتے قصہ ختم کیا تھا۔

۔۔۔ "امجد یہ سب صاف کرواؤ جلدی،،،" وہ کہتا بناسی کی سنے کمرے
سے نکلا تھا جس پر علی اور حمدان بھی اس کے پیچھے ہی نکلے تھے۔

۔۔۔ "بسام بس کر اور کتنا غصہ کرے گا،،،" حمدان نے اسے سمجھنا
چاہا۔

۔۔۔ "ٹھیک ہو میں تم گھر جاؤ اور ہاں جاتے ہوئے توردا کو چھوڑ دی اور
آنٹی کو کہی وہ جب مرضی گھر آجائے،،،" وہ خود پر کنٹرول کرتے بولا
تھا۔

۔۔۔ "لیکن تو،،،" علی کو فکر ہوئی تھی۔

۔۔۔"میں ٹھیک ہو تم لوگ جاؤ سوہا کو دیکھ لو نگا میں خود ہی،،،" وہ ان دونوں کو کہتا اٹھا اپنے کمرے کی طرف آیا تھا تاکہ ردا کو کہہ سکے۔ بسام نے دروازہ کھولا تو وہ سامنے ہی سوہا کے پاس بیٹھی تھی۔

۔۔۔"ردا بچے جاؤ آپ کو حمدان گھر چھوڑ دیتا ہے،،،" اس کی بات پر وہ پریشان ہوئی تھی۔

۔۔۔"بھائی لیکن مجھے سوہا کے پاس،،،" وہ بول ہی رہی تھی جب بسام بولا تھا۔

۔۔۔"آپ جاؤ بچے میں دیکھ لو گا اسے،،،" وہ مسکراتے بولا تو ردا بھی سمجھتی مسکرا کر اٹھ گئی تھی۔

۔۔۔"ٹھیک ہے بھائی اور آپ اپنا بھی خیال رکھنا،،،" اس کے کہنے پر بسام نے مسکراتے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا پھر ان لوگوں کو چھوڑنے گیا تھا انہیں چھوڑ کچھ دیر بعد وہ اندر آیا تو ہی رہی تھی جبکہ اس کے بھی

بھوکے ہونے کا احساس کرنے پر بسام نے کھانا آڈر کر دیا تھا۔ جو کچھ ہی دیر میں آ بھی گیا تھا لیکن بسام نے اسے نہیں اٹھایا تھا وہ کھانا فریج میں رکھ خود بھی چینج کر اس کے پاس ہی لیٹ گیا تھا۔

-- "آج پتا چلا ہے مجھے ڈر کسے کہتے ہیں سوہا بسام خانزادہ،،،" بسام نے سوچتے اس کا سر اپنے سینے پر رکھتے اس کے گرد اپنا حصار بناتے آنکھیں بند کی تھی۔ وہ اس کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا لیکن انتظار کرتے کرتے وہ خود بھی سو گیا تھا۔

-- "بیچ بچاؤ نہ نہیں چھوڑوں چھوڑوں مجھے ےےے،،،" وہ نیند میں ہی چیخ رہی تھی جب بسام کی آنکھ کھولی تھی۔

۔۔۔ "سوہا کیا ہوا ہے،،، بیچ بچاؤ وہ وہ گند گند ا ہے وہ بچاؤ،،،" وہ بنا بسام کی سننے بس چیخ رہی تھی۔

۔۔۔ "سوہا بسام خانزادہ ہوش میں آؤ،،،" جبکہ اس ہے ناسنبھالنے پر
بسام نے اسے کندھوں سے پکڑ جھنجھوڑا تھا۔ جس پر وہ ہوش میں آتے
بسام کو دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔"بسام وہ اس نے مجھے یہاں سے پکڑا تھا وہ می میرے پاس تھا وہ
می،،،"وہ اس کے ساتھ لگتی روتے اسے بتا رہی تھی جب بسام کی بس
ہوئی تھی وہ صبح سے اسے اس حال میں دیکھ رہا تھا اسی لیے اس کا چہرہ
اپنے سینے سے نکال بنا اسے سمجھنے کا موقع دیے وہ اس کے باقی الفاظ اپنے
ہونٹوں میں دبا گیا تھا۔ جس پر سوہانے اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھتے
اسے پیچھے کرنا چاہا تھا لیکن بسام ایک ہاتھ اس کے سر کے پیچھے لے
جاتے اسے لیٹاتے خود اس پر جھکتے اسے اپنی سانسیں فراہم کرنے لگا

تھا۔ وہ بہت ہی نرمی سے اس کے ہونٹوں کو سک کر رہا تھا۔ کتنی ہی دیر
وہ اس کے ہونٹوں پر جھکار ہا پھر آہستہ سے انہیں آزادی دیتے اس کی
گردن پر جھکا تھا۔ وہ اس کی گردن پر اپنے لمس کو بکھیر رہا تھا۔ جس پر
سوہانے اسے پیچھے کرنا چاہا لیکن وہ تو مزید بہک رہا تھا۔

۔۔۔ "بس بسام پلینز چھوڑے،،،،" سوہانے روتے اسے پکڑا تھا مگر وہ
نظر انداز کرتا اپنے کام میں مصروف رہا تھا۔

۔۔۔ "بسام جو کام اس عاشر سے نہیں ہوا وہ آپ کر رہے ہیں اپنے
وعدے سے مکر اپنی ہوس،،،،" وہ بول ہی رہی تھی جبکہ بسام جھٹکے سے
اس کے اوپر سے پیچھے ہوتے دھاڑا تھا۔

۔۔۔ "سٹاپ اٹ سوہا بسام خانزادہ اب ایک لفظ اور نہیں،،،،" اس کی
دھاڑ پر سوہا بھی ڈرتی اٹھ بیڈ کے ساتھ لگی تھی۔

۔۔۔"کیا کہا تم نے میں وعدے سے مکر کر ہوس پوری کرنے لگا ہوں

اپنی،،،"وہ ایک گھنٹہ بیڈ پر رکھ سوہا کے بال پکڑتے دھاڑا تھا۔

۔۔۔"اگر ہوس ہی پوری کرنی ہوتی نا سوہا خان تو تم سے نکاح نا کرتا میں

میرے لیے وہ جنگل ہی کافی تھا اور اگر نکاح کر کے بھی کرنی ہوتی تو ابھی

تک تم اس طرح سر عام پھیر نہیں رہی ہوتی،،،"وہ اب اسے چھوڑ بیڈ

سے اٹھ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش

کرنے لگا تھا۔

۔۔۔"بسام میرا وہ مطل،،،"وہ بولنے ہی لگی تھی جب وہ پھر بولا تھا۔

۔۔۔"سوہا کو شش کرنا آئیندہ میرے سامنے تم دوپٹہ کے بغیر نا ہوا اور

مجھے مخاطب بھی کم کرنا کیونکہ تم اس طرح دیکھ اگر میں تمہارے

قریب آگیا تو تم میری محبت کو ہوس طلب اور نجانے کیا کیا کہہ اس کی

توہین کر دو گی جو مجھے برداشت نہیں ہے میں کھانا گرم کر رہا ہوں باہر آ

جاؤ،،، "وہ اسے کہتا بنا اس کی سنے باہر نکل گیا تھا۔ جس پر وہ اپنا دوپٹہ لیے وہی بیٹھی رہی تھی۔ اس کے باہر نا آنے پر بسام کھانا لے کر اندر آیا تھا۔ اس نے سوہا کو دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی البتہ کھانا کھا کر وہ اسے دوا دے کرے سے نکل گیا تھا۔ اور شاید اپار ٹمنٹ سے بھی جبکہ دوا کی وجہ سے سوہا روتے روتے پھر سو گئی تھی۔

چار ہفتوں بعد؛

اس دن کے بعد سے بسام سوہا کو کم ہی بولاتا تھا۔ جبکہ اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا اور سوہا کو اس کی ناراضگی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ وہ ابھی بھی اپار ٹمنٹ میں بیٹھی تھی جب بسام آیا تھا۔ اسے ایک نظر

دیکھ وہ کمرے میں چلا گیا تھا۔ سوہا کچھ سوچتی اٹھ کمرے میں آئی تو سامنے ہی الماری میں کچھ کر رہا تھا۔

۔۔۔ "وہ مجھے آپ کا فون چاہیے،،،" اسے مصروف دیکھ سوہانے بولا تھا۔

۔۔۔ "کیا کرنا ہے،،،" بسام نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "وہ ماہا کا نمبر لینا تھا ردا کال نہیں اٹھا رہی تو میں نے،،،" وہ بول ہی رہی تھی جب بسام پھر بولا تھا۔

۔۔۔ "وہ پڑا ہے لے لو،،،" وہ سنجیدگی سے کہتا پھر اپنے کام میں مصروف ہوا تھا۔ جس پر سوہانے اس کے فون سے ماہا کا نمبر اپنے فون پر سند کیا تھا۔ وہ وہی پر کھڑی رہی تھی لیکن بسام تو اسے سرے سے اگنور کر واثروم میں چلا گیا تھا۔ اسے جاتے دیکھ سوہا کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے وہ کب اس کے ساتھ اتنا سنجیدہ رہتا تھا۔ سوہا وہی بیٹھ اس کا

انتظار کرنے لگی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ باہر آیا تو سوہا کو وہی بیٹھتے دیکھ بسام
اسے دیکھ پھر باہر جانے لگا تھا جب وہ کچھ سوچتی اٹھا اس تک آئی تھی۔
۔۔۔ "کیا کہنا ہے اب،،،" اسے اپنے پاس کھڑے دیکھ بسام نے
سنجیدگی سے پوچھا تھا جس پر سوہا نے جھجکتے اس کے پاس ہوتے اس کے
پاؤں پر اپنے پاؤں رکھ بسام کے ہونٹوں پر اپنے کپکپاتے لب رکھے
تھے۔ جبکہ وہ تو سکتے میں ہی چلا گیا تھا۔ سوہا اسے کس کرنے کی کوشش
کرتی اس منانا چاہ رہی تھی لیکن بسام تو اس کی ہمت پر ہی حیران ہوا تھا۔
کتنی ہی دیر بعد سوہا نے اپنی آنکھیں کھول دیکھا تو وہ اس کا ساتھ نہیں
دے رہا تھا نا ہی اسے سہارا دیا تھا۔ جس پر وہ آنکھوں میں آنسو لیے اس
سے پیچھے ہوتی نظریں جھکا گئی تھی۔ سوہا کے پیچھے ہونے پر بسام ہوش
میں آیا تھا۔ جبکہ اس کا پیچھے ہونا اسے غصہ چڑھا گیا تھا۔

۔۔۔"یہ کیا حرکت تھی سوہا خان اب میں بھی کہوں تم اپنی طلب پوری کرنے کے لیے میرے پاس آنا چاہ رہی ہو،،،" بسام کی باتوں پر سوہانے نم آنکھیں اٹھا اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"بسام می میں تو صرف آپ کو منا،،،" وہ بول رہی تھی جب بسام دھاڑا تھا۔

۔۔۔"منار ہی تھی مجھے اور تمہیں پتا ہے تمہارا یہ کتنا تم پر بھاری بھی پڑھ سکتا تھا سوہا خان پھر تم نے دوبار امیری محبت کو گالی دے دینی تھی،،،" وہ اسے اپنے قریب کرتے دھاڑا تھا۔

۔۔۔"سو سوری می میں دوبارا نہیں کرو گی،،،" وہ اپنا آپ اس سے چھوڑواتے بولی تھی۔

۔۔۔"دوبارا میرے پاس مت آنا سوہا خان کیونکہ اس بار میں نے اپنا کنٹرول کھویا تو میں کیا کر جاؤ مجھے نہیں پتا،،،" بسام اسے کہتا چھوڑا اپنا

موبائل لیے کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا۔ جبکہ سوہا وہی بیڈ پر اوندھے منہ
گررونے لگی تھی۔

اسے ردانے تیار کیا تھا۔ وہ بلیک کلر کی میکسی میں بالوں کارف سا جوڑا
بنائے جس میں سے کچھ لٹے اس کے چہرے اور گردن کو چھو رہی تھی۔
لائٹ سامیک آپ کیے ریڈ لپ اسٹک لگائے بجلیاں گرا رہی تھی۔ اسے
تیار کر تو ردا بھی اسے دیکھ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "ماہ یار تم تو بہت پیاری لگ رہی ہو آج تو بھائی تمہیں دیکھ کر ہی فدا
ہو جائے گے دیکھنا ذرا،،،" ردانے اسے گلے لگاتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہو ہی نا جائے،،،" جس پر اس نے منہ بنا کر بولا تھا۔ لیکن ردا
مزید کچھ بولتی اس سے پہلے ہی کمرے کا دروازہ کھول زین اندر آیا جیسے
دونوں دیکھ چکی تھی۔ جبکہ اس نے ابھی تک ماہا کو نہیں دیکھا تھا۔

۔۔۔"اچھا میں چلتی ہوا اب باقی خود دیکھ لینا،،" وہ اسے کہتی بنا اس کی
سننے تیزی سے کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ زین ابھی سائید ٹیبل پر اپنی
چیزیں رکھ رہا تھا۔

۔۔۔"ماہامیرے کپڑے نکلا،،" وہ چیزیں رکھ اس کی طرف مڑا ہی تھا
لیکن اپنے سامنے اسے تیار دیکھ وہ وہی پر رک گیا تھا۔

۔۔۔"وہ آپ کے کپڑے ڈریسنگ روم میں پڑے ہیں،،" ماہانے
اسے دیکھتے بولا تھا جب وہ ہوش میں آتا اس تک آیا تھا۔

۔۔۔"مجھے نہیں پتا میں کیا چاہتا ہوا اور تم کیا کر رہی ہو لیکن آج اچھی
لگ رہی ہو،،" زین کہتے اس کی گردن پر جھکا تھا۔ وہ کتنی دیر وہی جھکا
رہا جبکہ ماہا ہوتا تو اس کے الفاظ ہی سمجھ نہیں آرہے تھے۔ زین ہوش میں
آتے اس سے پیچھے ہوا تھا۔

۔۔۔"ویٹ کرو میں چینج کر کے آتا ہوں،،،" وہ اسے کہتا ڈریسنگ روم

میں گم ہوا تھا جب ماہا اس کا انتظار کرنے لگی اس کے فون پر کسی ان نان
نمبر سے کال آنے لگی تھی۔ جسے دیکھ وہ اگنور کر گئی تھی۔

کچھ دیر بعد زین باہر نکلا تو وہ بھی بلیک کلر کے ٹھری پیس میں شہزادہ لگ
رہا تھا۔ اس نے ماہا کو دیکھ چلنے کا اشارہ کیا تھا جب وہ بولی تھی۔

۔۔۔"زین وہ دوپٹہ،،،" ماہا نظریں جھکا بولی تھی۔ جس پر وہ اسے دیکھ
الماری میں سے اپنی گولڈن سکین سیڈ کی اجرک لا اس نے طریقے سے
ماہا کو دی تھی۔ جس کے بعد وہ لوگ پارٹی کے لیے نکلے تھے۔

بیس سے پندرہ منٹ میں وہ لوگ اپنی مطلوبہ جگہ پر موجود تھے۔ جہاں
زین ماہا کا ہاتھ پکڑ ہی اسے اندر لے کر آیا تھا۔

۔۔۔"ہیلو مسٹر میکال کیسے ہیں آپ،،،" زین وہ سامنے ہی موجود بلو کلر
کے ٹھری پیس میں ملبوس شخص سے ملا تھا۔

۔۔۔"زین خانزادہ میں ٹھیک لیکن تم کچھ جلدی نہیں آگئے،،،" وہ شخص ہنستے بولا تو زین نے اپنے کان کھجایا تھا۔

۔۔۔"یار بس وہ آفس سے لیٹ آیا تھا خیر یہ میری وائف ہیں ماہازین خانزادہ،،،" زین نے اس سے معذرت کرتے ماہاکا تعارف کروایا تھا۔

۔۔۔"اسلام و علیکم بھابھی آپ لوگ انجوائے کرے میں باقی سب کو دیکھ لو،،،" جس پر وہ ماہاکو سلام کر ان دونوں کو کہتا وہاں سے نکلا تو زین اسے لیے وہی سائیڈ پر ٹیبل پر بیٹھتا اپنے موبائل پر لگا تھا جبکہ ماہادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔ جب ایک لڑکی چلتی ان لوگوں کی طرف آئی تھی۔

۔۔۔"ہیلو مسٹر زین،،،" اس کے پکارنے پر ان دونوں نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

..."Aima you here, what a wonderful surprise"

زین اسے دیکھ خوش ہوتے بولا تھا۔ (وی زین کے کالج ٹائم کی دوست
تھی)

۔۔۔ "ہاں یار میری دوست نے آنا تھا تو بس وہ مجھے ساتھ لے آئی خیر تم
یہاں کیا کر رہے ہو،،،" آئمہ نے اسے بتایا تھا۔

۔۔۔ "بزنس مین ہو تو ایسی پارٹی میں ہی ہونگنا،،،" وہ سنجیدگی سے بولا
تھا۔

۔۔۔ "او اچھا خیر چلو آؤ تمہیں اپنے دوستوں سے ملواتی ہو،،،" آئمہ
نے اس کا ہاتھ پکڑتے اسے کھڑا کیا تھا۔ جبکہ یہ سب دیکھ ماہا کی آنکھوں
میں آنسو آئے تھے۔

۔۔۔ "زین،،،" اس کو جاتے دیکھ ماہا نے پکارا تھا۔

۔۔۔ "میں بس کچھ دیر تک آرہا ہو،،،" وہ اسے کہتے آئمہ کے ساتھ نکلا
تھا۔ جبکہ اس کے جاتے ماہا کی آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ کر اس کے

عارضوں پر گرا تھا۔ جنہیں وہ صاف کراپنے موبائل میں مصروف ہوئی تھی۔ وہ کتنی دیر موبائل پر لگی رہی مگر کسی کی نظریں وہ خود پر محسوس کر رہی تھی۔ بلاآخر اس نے تنگ آ موبائل سے نظریں اٹھا دیکھا تو اس کی دائیں طرف کوئی کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ جس پر وہ پھر اپنے موبائل میں مصروف ہو گئی تھی۔ جب موبائل پر کال آنے لگی تھی جس پر وہ دیکھتے اسے اٹینڈ کر گئی تھی۔ لیکن وہاں پر شور کی وجہ سے اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا اسی لیے وہ اٹھتی وہاں سے نکل گیلری والی سائیڈ پر آ گئی تھی۔

۔۔۔ "ہیلو،،،" ماہانے فون کان سے لگاتے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ہیلو ماہا کب آنا ہے،،،" سامنے سے بولا گیا۔

۔۔۔ "پتا نہیں آپ یہ تو زین کو پتا ہو،،،" جس پر وہ بولی تھی۔

۔۔۔"یار تو تم پتا کرونا بھائی سے میں بور ہو رہی ہو،،،" سامنے سے منہ بنا کر بولا گیا تھا۔

۔۔۔"انہیں یہاں دوسروں سے فرصت ملے تو میں کچھ پوچھوں نا،،،" جس پر ماہا کی آنکھوں میں آنسوؤں آئے تھے۔

۔۔۔"اچھا آپنی میں پوچھتی ہو ان سے پھر میسج کرتی ہو آپ کو،،،" ماہا اسے کہتے اسد حافظ کہہ فون بند کر پلٹی ہی تھی جب کسی سے ٹکرائی تھی۔

۔۔۔"سو سوری وہ مجھے پتا نہیں چلا،،،" ماہا اس انسان کو دیکھ بولتی گزرنے لگی تھی۔ جب وہ اس کے سامنے آیا تھا۔

۔۔۔"آپ مسسز زین ہے نا،،،" اس کے مسکرا کر پوچھنے پر ماہا سر ہلاتے پھر جانے لگی جب وہ پھر راستہ روک گیا تھا۔

۔۔۔"ویسے آپ اتنی پیاری ہو لیکن آپ کے شوہر کو دوسری لڑکیوں سے ہی فرصت نہیں،،،" اس کی بات پر ماہانے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"اس سے آپ کو کیا می میرا راستہ چھوڑے،،،" ماہانے مشکل سے اپنا لہجہ مضبوط کرتے بولا تھا جس پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔"ویسے آپ کے لیے آفر ہے اب شوہر تو آپ کا مصروف ہے کچھ آپ بھی انجوائے کر لے کسی کو پتا نہیں چلے گا،،،" اس کی بات پر ماہانے ڈرتے قدم پیچھے لیے تھے۔

۔۔۔"ہٹے یہاں سے ورنہ میں شور کروں گی،،،" وہ پیچھے کو ہوتے بولی تھی۔

۔۔۔"ارے ارے یا ایسے بھی کیا شور کرنا اگر کرنا ہی ہے تو ٹھیک سے موقع تو دو تا کہ تم شور کرتی اچھی بھی لگو،،،" اس نے قدم ماہا کی طرف

لیتے خباثت سے ہنستے بولا تھا۔ جس پر دو ڈرتے قدم پیچھے کو لے رہی تھی
جب اس کے دماغ میں کچھ آیا تو اس نے اپنا موبائل پیچھے کرتے کچھ
نظریں اس پر کر جلدی سے زین کا۔ نمبر ڈائل کیا تھا۔

۔۔۔ "دیک دیکھوں میرے قریب مت آنا زین کو پتا،،، "وہ بول
ہی رہی تھی جب وہ شخص بولا تھا۔ جبکہ دوسری طرف زین جو آئمہ
وغیرہ کے ساتھ مصروف ہونے کی وجہ سے ماہا کو بھول ہی گیا تھا۔ اس
کی کال دیکھتے اسے یاد آیا جس پر وہ کال اٹھاتا ہیلو ہیلو کرنے لگا لیکن کوئی
نہیں بول رہا تھا جس پر وہ فون بند کرنے لگا لیکن کسی مرد کی آواز سن
رک گیا تھا۔

۔۔۔ "ہا ہا اس خانزادے کو بتائے گا کون جب تک وہ آئے گا میں اپنی
آگ بجھا کر چلا بھی جاؤ گا،،، "وہ کمینگنی سے اسے دیکھتے ہنستے اس کی
طرف آیا تھا۔

۔۔۔ "زین یہ یہاں گی گیلری سائیڈ پر آگئے ناتو وہ چھو چھوڑے گے
نہیں تمہیں،،،" ماہانے ڈر سے چیختے بولا تھا۔

۔۔۔ "ارے ایسے کیسے وہ کیسے آئے گا،،،" اس شخص نے کہتے ماہا کو بازو
سے کھینچا تھا جس پر اس کا فون چھوٹ کر سائیڈ پر گرا تھا۔ جبکہ فون پر
زین سن پریشان ہوتا ان سب کو چھوڑ گیلری کی طرف آنے لگا تھا۔

۔۔۔ "ارے تم جیسی حسینہ کو وہ خانزادہ ڈیزرو نہیں کرتا،،،" وہ اس کی
چادر کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہنستے بولا تھا۔ لیکن ابھی وہ اس ہی چادر اترتا
اس سے پہلے ہی کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔ جس پر ماہانے آنکھیں کھول
دیکھا تو زین اس کے سامنے تھا۔ زین نے اس شخص کو زور سے مکار
پیچھے کیا تھا۔ جس پر ماہا اس کے ساتھ لگی تھی۔

۔۔۔ "زی زین یہ یہ اچھا،،،" وہ بول رہی تھی جب زین اسے سائیڈ کر
اس شخص کی طرف بڑھا تھا۔

۔۔۔ "تیری ہمت بھی کیسے ہوئی زین خانزادہ کی بیوی کو اتنے گھٹیا لفظ بولنے کی،،،" زین بنار کے اسے مارے جا رہا تھا۔

۔۔۔ "اس کی طرف اٹھنے والی نظروں کو بھی زین خانزادہ نکال کر رکھ دے اور تو اس کی چادر کھینچنے والا تھا،،،" زین بولتے اس کا وہی ہاتھ توڑا تھا جو اس کی چادر کی طرف اٹھا تھا۔

۔۔۔ "نی نین،،،" وہ مزید اسے کچھ کرتا اس سے پہلے پی ماہا کی آواز پر اس کا ہستہ رکا تھا وہ اسے چھوڑ ماہا کی طرف آتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔

۔۔۔ "ششش چپ کچھ نہیں ہوا میں ہونا چلو گھر چلے،،،" اسے روتے دیکھ زین نے پیار سے بولا تھا۔ جس پر وہ ڈرتے کچھ نہیں بولی تو وہ اسے اپنے ساتھ لیے نکلا تھا۔ جبکہ وہ شخص درد کی وجہ سے بیہوش ہو گیا تھا۔

چار ہفتے پہلے؛

بسام اپار ٹمنٹ سے نکل ویسے ہی سڑکوں پر گاڑی بھگاتا رہا تھا۔ پھر تھک
ہا اس نے رخ خان ویلا کا کیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا جہاں زیب خان پھر
اپنے کسی پر وجیکٹ کی وجہ سے وہاں موجود نہیں سو رہا تھا بھی تو خانزادہ
ہاؤس میں تھی۔ وہ کچھ دیر سکون لینا چاہتا تھا سوہا کے الفاظ اسے نجانے
کیوں تکلیف دے رہے تھے۔ وہ کچھ ہی دیر میں خان ویلا میں موجود
تھا۔ جہاں جاتے وہ اپنے کمرے میں گیا تھا جہاں اکثر آکر وہ رہتا تھا۔ وہ
کمرے میں صوفے پر بیٹھتے سگریٹ پر سگریٹ پھونکنے لگا تھا۔
۔۔۔ "بسام جو کام اس عاشر سے نہیں ہوا وہ آپ کر رہے ہیں اپنے
وعدے سے مکر اپنی ہوس،،، "سوہا کے الفاظ اسے سکون ہی نہیں لینے
دے رہے تھے۔

۔۔۔ "کیوں کیوں سوہا خان میں اتنا کچھ کر رہا پھر بھی تمہیں لگ
رہا مجھے ہوس پوری کرنی ہے،،، "وہ غصے سے دھاڑا تھا۔

۔۔۔ "تمہیں لگتا ہے نابسام خانزادہ کو تم سے ہوس پوری کرنی ہے تو
ٹھیک ہے سوہا خان اب تمہارے قریب نہیں آئے گا یہ خانزادہ تم نے
اس کی محبت کو بے مول کیا ہے اب تم خود اسے اپنے پاس بلاؤ گی اور پھر
تب تمہارے الفاظوں کی سزا یہ خانزادہ تمہاری روح میں سما کر تمہیں
دے گا تمہیں اپنی جان لیوا قربت سے روشنا کروا کر بتائے گا تمہارے
الفاظوں نے کتنی تکلیف دی تھی اسے،،، "بسام کا غصہ کسی صورت
ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا اسی لیے وہ سیگریٹ پھینک شاور لینے کی غرض سے
واٹر روم چلا گیا تھا۔

زین ماہا کو لیے گھر آیا تھا۔ جہاں کمرے میں بھی آوہ چپ ہی رہی تھی۔
جبکہ زین کھانا گرم کرنے چلا گیا تھا۔ وہ کھانا لے کمرے میں آیا تو ماہا

انہی کپڑوں میں ملبوس بیڈ پر بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔ جس پر وہ پاؤں سے دروازہ بند کر کھانے کی ٹرے لیے اس تک آتا اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔

-- "ماہا کھانا کھالو،،،" زین لے پکارنے پر اس نے پہلے کھانے کو پھر زین کو دیکھا تھا۔

-- "اتنی فکر کیوں کر رہے ہیں ابھی بھی جائے اس چڑیل کے پاس جس کے سارا وقت تھے،،،" وہ آنکھوں میں آنسو لیے بولی تھی۔ جس پر زین کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا اسی لیے کچھ نہیں بولا۔

-- "سوری مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ہم اس پر بات کرے گے لیکن ابھی تک کھانا کھالو،،،" وہ پیار سے بولا تھا جب وہ اس کی سننے کے بجائے منہ موڑ گئی تھی۔

۔۔۔"ماہاپلیزیار کھانے سے تو ناراضگی نہیں ہے نا کھانا تو کھالو،،،" اس نے ایک بار پھر کوشش کی تھی۔

۔۔۔"اگر نہیں سن رہی تو مطلب نہیں کھانا نامسئلہ کیا ہے آپ کا اور کیوں اتنی فکر کر رہے ہیں اب،،،" اب کی بار وہ چیخی تھی جبکہ وہ جو کب سے اسے پیار سے پکار رہا تھا اس ہے یوں بد تمیزی کرنے پر غصے میں آیا تھا۔

۔۔۔"ماہازین خانزادہ اپنی آواز نیچی رکھو اور چپ چاپ کھانا کھالو کیونکہ میں کھلانے پر آیا نا تو تمہیں میرا طریقہ بے شرموں والا لگے گا،،،" زین دبی دبی آواز میں غرایا تھا۔

۔۔۔"مجھے نہیں کھا،،،،" وہ کہتے اٹھ کپڑے چینج کرنے کی غرض سے جانے ہی لگی تھی جب زین نے اس کا بازو پکڑ کھینچتے اسے اپنی گود میں

بیٹھایا تھا۔ جس پر ماہا اس کی گود سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ اپنے بازو سے اس کے گرد مضبوط حصار بنا گیا تھا۔

۔۔۔ "لگتا ہے تمہیں شوق ہو رہا میں خود تمہیں کھلاؤ کھانا،،، "زین نے کہتے ایک بائٹ تیار کی تھی۔

۔۔۔ "زی زین چھوڑے مجھے می میں کھا کھاتی ہو،،، "ماہا نے اسے دیکھتے بولا تھا۔ جبکہ وہ اب اس کی آواز کو اگنور کرتا وہ بائٹ اس کے منہ کے پاس لایا تھا۔ جسے وہ دیکھنے لگی لیکن پھر کچھ سوچ اسے کھلانے کے بجائے خود کے منہ میں ڈال گیا تھا۔ جسے دیکھ ماہا جوا بھی کچھ سوچتی اس سے پہلے ہی زین اس کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھتے اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔ جس پر ماہا آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی جب زین نے آنکھ ونگ کرتے وہ بائٹ اس کے منہ ٹرانسفر کی تھی جسے وہ مشکل سے اپنے اندر لے کر گئی تھی۔ جبکہ اپنی نظریں بھی جھکا گئی تھی۔

پھر تقریباً دس سے پندرہ منٹ میں زین نے اسے کھانا اپنے طریقے سے
ہی کھالایا تھا اور سچ میں اس کا طریقہ بے شرموں والا ہی تھا۔

۔۔۔ "بولا تھا نامیرا طریقہ بے شرموں والا لگے گا ویسے یا رمان جاؤ شوہر
تمہارا تمہارے ناول ہیر وز سے زیادہ رومنٹک ہے،،، "زین نے اسے
بیڈ پر بیٹھتے سائل پاس کرتے بولا تھا ساتھ ہی کھانے کی ٹرے سائیڈ پر
رکھی تھی۔

۔۔۔ "وہ رومنٹک ہوتے ہیں آپ کی طرح لے شرم اور بہودہ
نہیں،،، "وہ چیخنے والے انداز میں بولی تھی لیکن آواز آہستہ ہی رکھی
تھی۔

۔۔۔ "اوا چھایہ بے شرمی اور بیہودگی ہے میں تو سمجھایہ رومینس ہے
چلو خیر تم بھی اسے رومینس سمجھ لو کیونکہ آج تو میں یہی کرنے والا

ہو،،،" وہ کہتے اپنے شرٹ اترانے لگا تھا جس کو دیکھ ماہاکے ہوش
اڑے تھے وہ تو کھانا کھالانے میں ہی اس کا حشر بگاڑ گیا تھا۔

۔۔۔" زین زین مجھ مجھے نیند آرہی ہے،،،" ماہانے پیچھے ہونے کی
کوشش کی تھی لیکن وہ اسے لیٹاتے خود اس پر جھکا تھا۔

۔۔۔" یہ تو غلط ہے یار مجھے بے سکون کر خود کیسے تم سکون سے سو سکتی
ہو،،،" زین نے جذبات سے لبریز لہجے میں بولا تھا جبکہ اس کی بات سن
ماہاکے گلے میں گلی ابر کے معدہ ہم ہوئی تھی۔

۔۔۔" می میں نے کیا کیا ہے،،،" وہ لڑکھڑتے بولی تھی جب زین
اس کی گردن پر جھکا تھا۔

۔۔۔" یہ اتنا تیار ہو مجھے بے سکون ہی تو کیا ہے تم نے پارٹی میں بھی اسی
لیے دور گیا تھا سا منے رہی تو وہی کسی کا بھی لحاظ کیے بغیر تمہارے یہ
نازک پنکھڑیوں جیسے ہونٹ چوم لیتا،،،" زین بے باکی سے بولا تھا جس

پر وہ کچھ نہیں بول پائی اسے کچھ نابولتے دیکھ زین نے ایک بار پھر اس کے ہونٹوں پر قفل لگایا تھا۔ وہ کتنی ہی دیر اس کے ہونٹوں پر جھکا رہا تھا۔ ماہانے مذمت کی تھی لیکن وہ اس کے دونوں ہاتھوں میں ہاتھ الجھتا اس کے ہونٹوں پر اپنی شدتیں بڑھانے کے ساتھ اس کے ہاتھوں پر بھی ابھی گرفت مضبوط کر گیا تھا۔ وہ کتنی ہی دیر اس کی سانسوں کے ساتھ کھلواڑ کرتا رہا کبھی انہیں کھینچتا تو کبھی ان میں اپنی سانسیں الجھا جاتا پھر اس کی حالت دیکھ وہ اس کے بالائی لب کو دانتوں میں دباز خمی کر پیچھے ہوا تھا۔ جس پر وہ لمبے لمبے سانس لیتی اپنی سانسیں ہموار کرنے لگی تھی۔ اس کی حالت دیکھ زین نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے اسے ریلکس کیا تھا۔

۔۔۔ "زین خانزادہ کے علاوہ کسی میں اتنی جرات نہیں کروہ تمہارے قریب آنے کے لیے سوچے بھی،،،" وہ کہتے اپنا ایک ہاتھ اس کی کمر

میں لے جا ایک ہی جھٹکے میں اس کی میکسی کی زپ کھول گیا تھا۔ جس پر وہ جو خود کو پر سکون کر رہی تھی ایک دم گھبرائی تھی۔

۔۔۔ "زی زین،،،" میں نے گھبرا کر اسے پکارا تھا جس پر وہ اپنی مسکراہٹ دبا گیا تھا۔

"I am not comfortable with your clothes, So that why sweetheart"

زین نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ریموٹ سے کمرے کی ساری لائٹس آف کرتے اسے ہر پردے سے آزاد کرتے اس میں سمایا تھا جس پر اس نے مذمت کی تھی لیکن پھر اس ضدی خانزادے کو ضد میں آتے دیکھ خود کو اس کے حوالے کر گئی تھی۔

..."By the way, if you had taken that nightie, I would not have had to work so hard on it,,,"

زین بے باکی سے بولتے اس کی پور پور کو اپنے لمس سے مہکار ہاتھا۔
-- "زی زین مجھ مجھے نیند آرہی ہے،،،" جبکہ اس کی سرگوشیوں اور
جسارتوں سے وہ اب رونے والی ہو رہی تھی۔

-- "تمہاری نیند کا ہی تو علاج کر رہا ہو بے بی،،،" وہ ایک بار پھر اس
کے کان میں سرگوشی نما بولتے اس کی گردن پر جھکا تھا جبکہ ماہا کاسچ میں
نیند سے برا حال ہو رہا تھا۔ اسی لیے وہ زین کو خود سے دور کرنے کی
کوشش کر رہی تھی جس پر وہ کچھ سختی سے بولا تھا۔

-- "ماہا زین خانزادہ اگر تمہاری مذمت بند ناہوئی تو صبح تک جگہ کر
رکھوں گا میں،،،" وہ بولتے اس کے دل کے مقام پر شدت سے اپنے

لب رکھ گیا تھا جس پر وہ سسکی تھی لیکن زین کو شدت بڑھاتے دیکھ وہ
اپنا آپ اس کے حوالے کر گئی تھی جس پر وہ اسے مکمل طور پر اپنے حصار
میں لیتا اس پر اپنی محبت کی مہر لگانے لگا تھا۔

بسام خانزادہ خان ویلا سے یونیورسٹی آگیا تھا۔ جہاں آج اس کے لیکچرز
کم ہی تھے اسی لیے ابھی بھی وہ اپنا لیکچر لے باہر آگیا تھا۔ وہ کیفے میں ہی
جا بیٹھا تھا جہاں علی اور حمدان بھی اس کے پیچھے آگئے تھے۔ جبکہ ردا اور
سوہادونوں ہی نہیں آئی تھیں۔ حمدان نے کل ہی گھر جا اپنی مام کو بتا دیا
تھا جس پر انہوں نے رات ہی آج جانے کا پیغام دے دیا تھا ردا اسی لیے
آج نہیں آئی تھی۔

--"بی کے اگر فری ہے تو آجا ایک شو کرنا ہے ہم نے،،،" حمدان نے
اسے دیکھتے بولا تھا جبکہ علی کی نظریں کسی کو تلاش کر رہی تھیں جو آج
پھر اسے کہی نظر نہیں آئی تھی۔

--"تم لوگوں نے مجھ سے پوچھ کر شوڈن کیا تھا نہیں نا تو پھر خود ہی
جاؤ اب،،،" وہ سنجیدگی سے بولا تھا جس پر دونوں نے ایک دوسرے کو
دیکھا تھا۔

--"بی کے ےے،،،" وہ دونوں ایک ساتھ بولے تھے کیونکہ پہلے
بھی اسے ایسے ہی شوکا بتاتے تھے جیسے آج بتایا ہے۔
--"کیا ہے،،،" جس پر اکتاتے بولا تھا۔

--"تیرا چہرہ اتوا ایسے اتر ہے جیسے تیری دولہن نے عین نکاح کے
وقت تجھے دیکھ انکار کر دیا ہو،،،" اس کے اترے چہرے کو دیکھ حمدان
نے بولا تھا۔

۔۔۔ "خیر میری والی نے تو انکار نہیں کیا تھا لیکن تو دھیان سے کیوں
میری بہن ناراض ہے تجھ سے کہی یہ ناہو وہ انکار کر دے پھر تو مجنوں بنا
گھومتا رہی،،،" وہ بھی کہا پیچھے رہنے والا تھا۔

۔۔۔ "بیٹا آج منگنی نہیں نکاح کی ڈیٹ ہی فائنل کرواؤ گا میں اور
دیکھیں رخصتی کروا کچھ مہینوں بعد تم لوگوں ہو چاچو بنانے کی خبر کے
ساتھ مٹھائی بھی دوں گا،،،" وہ شوخ لہجے میں بولا تھا جس پر بسام کا منہ بنا
تھا۔

۔۔۔ "مجھے تو لگتا سب سے چاچو بننے کی خبر سے سننی ہے میں نے پتا
نہیں خود خبر کب دینی ہے،،،" وہ ادا سی سے بولا تھا جبکہ اسے ایسے پہلی
بار اتنا ادا دیکھ وہ دونوں اسے تنگ کرنے لگے تھے۔

۔۔۔ "یار حمد ان معاملہ سنجیدہ ہے مجھے لگتا ہے اس کو علاج کی ضرورت
ہے،،،" علی نے سنجیدگی سے بولا تھا جس پر دونوں نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "کون سے علاج کی،،،" حمد ان ہی سوچتے بولا تھا۔ جس پر علی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

۔۔۔ "وہ جو یونیورسٹی سے کچھ آگے ٹی سٹال ہے نا اس کی دیوار پر ایک اشتہار لگا ہوا ہے اس علاج کی ضرورت ہے،،،" علی نے اپنی مسکراہٹ روکتے بولا تھا۔ جس پر بسام نے غائب دماغی سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ایسا کون سا علاج ہے،،،" اس کے پوچھنے پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا ساتھ ہی علی نے کچھ قدم پیچھے کو لیے تھے۔

۔۔۔ "مردانہ کمزوری کا علاج جججج،،،" وہ کہتے ہی وہاں سے بھاگا تھا جبکہ اس کی بات پر حمد ان کا قہقہہ گونجا تو بسام کو دونوں پر غصہ آیا تھا۔

۔۔۔ "خبیثوں بچو گے نہیں مجھ سے تم دونوں،،،" وہ کہتے ان دونوں

کے پیچھے بھاگا تھا علی اور حمد ان آگے آگے اور وہ ان دونوں کے پیچھے

بھاگ رہا تھا۔

۔۔۔"یار ہم تو تجھے حل بتا رہے تھے،،،" وہ دونوں بھاگتے بولتے تھے
جب بسام ان تک پہنچتا ان کو پیچھے شرٹ سے پکڑ کر روک گیا تھا۔
۔۔۔"اب تم دونوں دیکھنا زرا جلدی ہی تم دونوں کو چاچونا بنایا نا میں
نے تو میرا نام بھی بسام خانزادہ نہیں،،،" بسام کے بولنے پر دونوں ہنسنے
تھے۔

۔۔۔"ایک نمبر کے ک-ت-ے ہو تم دونوں بغیر توں،،،" وہ کہتا ان
لوگوں سے پیچھے ہوا تھا۔

۔۔۔"اچھا یار سوری ہم تو صرف تنگ کر رہے تھے آجاشو سے لیٹنا
ہو جائے پھر مجھے گھر جانارات میں تیری طرف بھی تو آنا،،،" حمدان
نے اسے دیکھتے مسکرا کر بولا تھا جس پر بسام نے دونوں کو گلے لگایا تھا پھر
کچھ دیر بعد وہ تینوں شو کے لیے نکلے تھے۔

وہ لوگ اپنے شو کی جگہ پر آئے تھے۔ جو ایک ریسٹورنٹ میں تھا
در اصل ان لوگوں کا بند کسی وجہ سے موجود نہیں تھا جس لیے ان
لوگوں سے رابطے کیا گیا تھا۔ بسام حمدان علی تینوں اپنی پوزیشنز سمجھا
چکے تھے۔ جبکہ بسام کا تو آج موڈ بالکل بھی نہیں تھا لیکن ان دونوں کے
فوریس کرنے پر آ گیا تھا۔

--- "شروع کرے پھر،،،" حمدان نے بولا تھا۔

--- "یار میرا موڈ نہیں ہے اب جو بھی سنگ کرو گا دیکھ لینا،،،" وہ منہ
بنا کر بولا تھا جس پر علی اور حمدان نے ٹھم اپ کا سائن دیا تھا۔ جس پر وہ
اپنے گٹار کی دھن سٹ کرتے میوزک سٹارٹ کر گیا تھا۔ جبکہ میوزک
کی بیٹ سن علی اور حمدان نے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے اشارہ کیا
تھا۔ انہیں اندازہ ہو گیا تھا اس کا موڈ کچھ زیادہ ہی خراب ہے۔

--- کیسا عشق لے کے یار کی کھوج میں نکلے،،،

دو نین دیوانے یہ کس موج میں ہے نکلے،،، "بسام کے گانا شروع
کرنے پر سب کی توجہ اس کی طرف ہوئی تھی۔ جبکہ بسام خانزادہ تو کسی
کو سوچتے ہلکا سا مسکرایا تھا۔ وہ چاہ کر بھی اپنا دھیان نہیں ہٹا پارہا تھا۔
۔۔۔ "کیسا عشق لے کے یار کی کھوج میں نکلے،،،

دو نین دیوانے یہ کس موج میں ہے نکلے،،، "اس نے اپنے الفاظ دوبارہ
دھوراپے تھے۔

۔۔۔ "اوصاحب اوصاحب تیری باندھی ہو میں،،،
تو بولے دل صاحب جان بھی دے دو میں،،، "بسام کی آواز سب کے
دل پر لگ رہی تھی۔

۔۔۔ "اوصاحب اوصاحب تیرے واری واری میں،،،
"اوصاحب تو جیتا جند ساری ہاری میں،،،

حمدان کی اپنی دشمن جاں کو سوچ مسکرایا تھا جو اس سے ناراض تھی۔

۔۔۔ "کبھی ایسا بھی ہو روبرو تم بیٹھو،،،"

ہماری آنکھوں سے ذرا خود کو دیکھو،،، "بسام نے دونوں کو اشارہ کر
بیٹ تیز کرنے کا بولا تھا۔

۔۔۔ "کبھی ایسا بھی ہو روبرو تم بیٹھو،،،"

ہمارے دل کی لگی لگے تیرے دل کو،،، "اس کی آواز وہاں سب پر اثر
کر رہی تھی۔

۔۔۔ "بسام جو کام اس عاشر سے نہیں ہوا وہ آپ کر رہے ہیں اپنے
وعدے سے مکر اپنی ہوس،،، "بسام کو سوہا کے الفاظ ایک بار پھر یاد
آئے تھے۔

۔۔۔ "کیوں تمہیں میری محبت پر یقین نہیں آ رہا سوہا بسام خانزادہ،،،"
اس نے آنکھیں بند کر سوچا تھا۔

۔۔۔"مجھے تو کسی باتوں سے فرق نہیں پڑتا تھا پھر کیوں تمہاری باتیں
تکلیف دے رہی ہیں،،،" تکلیف اس کے چہرے پر نظر آرہی تھی۔
جبکہ اس کے الفاظ سب کو اپنا اسیر کر رہے تھے۔

۔۔۔"وے عشقہ وے عشقہ تیرے درد نرالے،،،"

وے عشقہ وے عشقہ ہیرا رانجھے کھالے،،،" اس نے آنکھیں کھول
ایک بار پھر گانا شروع کیا تھا۔ ساتھ ہی اس کے اشارے پر دونوں نے
بیٹ تیز کی تھی۔

۔۔۔"کبھی ایسا بھی ہو روبرو تم بیٹھو،،،"

ہماری آنکھوں سے ذرا خود کو دیکھو،،،" بسام خود پر کنٹرول کرے گانے
لگا تھا۔

۔۔۔"کبھی ایسا بھی کو روبرو تم بیٹھو،،،"

ہمارے دل کی لگی لگے تیرے دل کو،،، "وہ بولتے ہی ایک دم اپنی جگہ سے اٹھا تھا جس پر علی اور حمد ان دونوں پریشان ہوئے تھے لیکن وہ بنا کسی کو دیکھے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔ کیونکہ وہ مزید وہاں رکنا نہیں چاہتا تھا۔

ماہا اور ردا صبح سے خانزادہ ہاؤس میں تیاریاں کرنے میں پاگل ہو رہیں تھیں کیونکہ آج حمد ان کے گھر والوں نے آنا تھا۔

-- "بواچن میں کھانا کتنا تیار ہو گیا ہے،،، "ماہا نے ڈرائنگ روم میں سیٹنگ دیکھتے پوچھا تھا۔

-- "بچے بس ہو گیا ہے سب آپ ایک بار دیکھ لو،،، "جس پر انہوں نے اسے بتایا تھا۔

۔۔۔"اچھا میں وہ دیکھ لیتی ہو آپ جا کر دیکھے بی جان اٹھ گئی ہیں اور ردا
آپی یار بسام لالہ کو فون کرے وہ کہہ پر رہ گئے ہیں،،،"وہ صبح سے ہی
گن چکر بنی ہوئی تھی۔

۔۔۔"دونوں کو ہی ہوش نہیں ہے ایک جناب کے آفس کے کام نہیں
ختم ہوتے تو ایک کا پتا ہی نہیں کہا ہے یار آپ لالہ کو کہے کہنی نہیں جاتی
ان کی بیوی کچھ ٹائم ہمیں بھی دے دے،،،"وہ ردا کو دیکھتے کچھ غصے
سے بولی تھی۔

۔۔۔"اچھا اچھا میری جان اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو کیا صبح بھائی سے
مارنگ کس نہیں ملی،،،"ردا اسے تنگ کرتے بولی تھی جس پر ماہانے
اسے گھورا تھا۔

۔۔۔"آپی آپ بھی نالالہ کو کال کر دے،،،"ماہانے اسے دیکھتے بولا تو
وہ اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتی بسام کو فون کر گئی تھی۔

۔۔۔ "اسلام و علیکم لالہ،،،" دوسری طرف سے فون اٹھنے پر ردابولی
تھی۔

۔۔۔ "لالہ گھر آجائے ماہا کو بہت غصہ آرہا ہے یہ نا وہ آپ پر اتر جائے
کیونکہ زین لالہ کو تو وہ کچھ کہہ نہیں سکتی،،،" ردال سے دیکھتے مسکراتے
شرارت سے بولی تھی جس پر بسام ہلکا سا مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "او کے پھر آپ آجاؤ،،،" وہ اس کا جواب سن فون بند کر اب ماہا کی
مدد کرنے لگی تھی۔

وہ جو کب سے فضول سڑکوں پر گھوم رہا تھا ردا کی کال آنے کے بعد اس
کارخ اب خانزادہ ہاؤس کی طرف تھا جہاں وہ تقریباً بیس سے پچیس
منٹ میں پہنچ گیا تھا۔ وہ گاڑی پارک کرتے خود کو نارمل کرتے اندر کی
طرف بڑھا تھا۔ جب اندر جاتے ماہا سے نظر آئی تھی جو کافی غصے میں
لگ رہی تھی۔

--"لالہ آپ آگئے ابھی بھی بھی نا آتے کیا ضرورت تھی آپ ہو آنے
کی،،،" ماہاکا دھیان بسام پر پڑا تھا جس پر وہ اس کی طرف آتے غصے سے
بولی تھی۔

--"آرام سے آرام سے کیا ہو گیا ہے اتنا غصہ یار،،،" جسے دیکھ وہ
حیران ہوتے بولا تھا۔

--"لالہ صبح سے کام کر رہے ہیں ہم اور آپ کو کچھ پتا نہیں پلینز
حمدان لالہ کو کال کر کے پوچھے کب تک آنا ہے اب تو شام ہو گئی
ہے،،،" وہ اسے دیکھتے بولی تھی جس پر بسام سر ہلاتے اپنا فون نکال
حمدان ہو کال کرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد وہ سب لوگ خانزادہ ہاؤس کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔ جہاں حمدان کی ماما بھی آکر بیٹھی تھی۔ جبکہ بس جہانزیب خان نہیں تھے۔

--"ماہانچے آپ جا کر ردا کو دیکھو وہ تیار ہے تو اسے لے آؤ،،" بی جان نے اسے دیکھتے بولا تھا جس پر وک سر ہلاتی اٹھی گئی تھی۔ وہ ردا کے کمرے میں آئی تھی جہاں وہ اپنے دوپٹے کے ساتھ الجھ رہی تھی۔

--"یار آپ آپی آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئی اور ادھر آپ کے سیاہی آگئے ہیں،،" ماہانے مسکراتے بول اس کا دوپٹہ سٹ کیا تھا۔
--"یار بس یہی رہ گیا تھا میں تیار ہو لیکن نا،،" وہ بولتے بولتے چپ ہو گئی تھی۔

۔۔۔ "کیا ہوا ہے آپی سب ٹھیک ہے نا،،،" جس پر ماہا پریشان ہوئی تھی۔

۔۔۔ "ہاں بس مجھے پتا نہیں کیوں عجیب سی گبھراہٹ ہو رہی ہے یار،،،" رد ا کے بولنے پر ماہا سے دیکھ مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "یہ سب تو نارمل ہے آپی ہر لڑکی کے ساتھ ہوتا ہے اب آ جائے،،،" ماہا نے اسے گلے لگتے بولا تھا جس پر وہ بھی مسکرائی تھی پھر وہ اسے لیے اپنے ساتھ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھی تھی۔ جہاں سب باتوں میں مصروف تھے ماہا اور رد ا جو آتے دیکھ سب کا دھیان ان دونوں کی طرف ہوا تھا۔ جبکہ حمد ان تو اسے دیکھتا دیکھتے ہی رہ گیا تھا۔ وہ بے بی پنک کلر کے ڈیسنٹ سے فارک میں کھولے بال دونوں طرف سے آگے کیے سر پر طریقے سے دوپٹہ لیے میک اپ کے نام پر صرف

پنک کلر کی لائٹ سی لپ اسٹک لگائے آسمان سے اتری اپسر الگ رہی تھی۔

۔۔۔ "اسلام و علیکم،،،" اس نے اندر آتے سلام کیا تھا۔ جس پر رافیہ بیگم اپنے بیٹے کی پسند دیکھ خوشی سے اٹھتی اسے گلے لگائی تھیں۔

۔۔۔ "ماشاء اللہ حمد ان نے جتنا بتایا تھا نا آپ تو اس سے بھی زیادہ پیاری ہو،،،" وہ اسے اپنے ساتھ بیٹھتے بولی تھیں جس پر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "اچھا بی جان اب آپ بتائیں میں اپنی بیٹی کو کب لے کر جاؤ،،،" وہ اب بی جان سے مخاطب ہوئی تھیں جب بی جان سے پہلے ہی زین بولا تھا۔

۔۔۔ "انٹی یہ دونوں یونیورسٹی میں ساتھ پڑھتے ہیں اسی لیے میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں کا نکاح کر دیتے ہیں رخصتی کچھ مہینوں تک کر لے

گے ابھی تو دونوں ہی پڑھ رہے ہیں،،،" زین سنجیدگی سے بولا تھا جس پر کوئی کچھ بولتا اس سے پہلے ہی حمدان بولا تھا۔

۔۔۔"لالہ میں نے کون سی کتابیں پھاڑ دینی ہیں،،،" حمدان کی بات پر رافیہ بیگم نے اسے گھوری ڈالی تھی جبکہ اس کی بے صبری پر سب ہنسنے لگے تھے ردانے اپنا چہرہ جھکا لیا تھا۔

۔۔۔"لالہ میں تو کہتا ہوں اس کی رخصتی تین چار سال لٹکا دیتے ہیں،،،" اب کی بار بسام نے اسے تنگ کرنے کے لیے بولا تھا۔ جس پر اس کا منہ تھا۔ لیکن اس کا چہرہ دیکھ بی جان کو ترس آیا تھا۔

۔۔۔"ہم لوگ نکاح مہندی پر کر لیتے ہیں اور اگلے مہینے کی 2625 27 تاریخ رکھ لیتے ہیں،،،" بی جان کے بولنے پر سب سوچنے لگے تھے۔

۔۔۔"مطلب اتنا انتظار کرنا پڑے گا،،،" وہ پھر منہ بنا کر بولا تھا۔

۔۔۔"بی جان آنٹی ہم ایسا کرتے اس بے صبرے کا نکاح ابھی کروا دیتے ہیں،،،" اس کی حالت دیکھ بسام چڑھ کر بولا تھا جو دو ہفتے انتظار نہیں کر پار ہا تھا۔

۔۔۔"ہا ہا نہیں بیٹا جی اتنا تو اب اس کو انتظار کرنا پڑے گا،،،" سب کے ہنسنے پر رافیہ بیگم بولی تو حمدان نے منہ پھولا یا تھا۔

۔۔۔"بی جان ہمارے پاس ٹائم تو بہت کم ہو گا شادی کی شاپنگ کل سے شروع کرنی پڑے گی،،،" ماہانے سوچتے بولا تھا جب زین کی نظریں اس پر گئی تھیں۔

۔۔۔"ہاں ہاں ضرور کل سے شروع کروا سب،،،" بی جان بھی مسکرا کر بولی تھیں۔ پھر لوگ باتوں میں مصروف ہوئے تھے۔ کچھ دیر بعد ملازمہ نے کھانا لگنے کی خبر دی تو سب اٹھے تھے جب بسام کے فون پر کسی کی کال آئی تھی جس سن وہ حمدان کو اشارہ کر گیا تھا۔

۔۔۔"بی جان آپ لوگ کھانا کھائے مجھے اور حمدان کو ایک ضروری کام آگیا ہے جانا ضروری ہے،،،" بسام نے احترام سے بی جان کو بولا تھا جس پر کوئی کچھ کہتا اس سے پہلے ہی وہ حمدان کو لیے نکلا تھا۔ جس پر سب چپ کر کھانے کی طرف بڑھ گئے تھے۔

علی اپنے کسی دوست کی طرف گیا تھا جہاں سے ابھی واپس آ رہا تھا تبھی اچانک اس کی گاڑی سے کوئی ٹکڑا یا تھا۔ جس پر وہ پریشان ہو باہر نکلا تھا۔

۔۔۔"ہیے اٹھو ہیلو تم سن رہی ہو،،،" علی نے اسے ہلاتے اٹھانا چاہا تھا لیکن اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا جس پر وہ پریشان ہوا تھا پھر کچھ سوچا اسے سیدھا کیا تو دیکھتے ساکت ہوا تھا۔

۔۔۔ "عجبی عبیر،،،" علی کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے یہ تو وہی لڑکی تھی جس کا یونی میں وہ انتظار کرتا رہتا تھا۔

۔۔۔ "عجبیر اٹھو،،،" اس نے اسے پھر ہلایا تھا جس پر وہ نہیں اٹھی اسی لیے پھر کچھ سوچ کر اس نے اسے اٹھا گاڑی کی بیک سیٹ پر لیٹایا تھا۔ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ وہ گاڑی کارخ ہاسپٹل کی طرف تھا۔ وہ کچھ ہی کے باہر موجود تھا اس وقت medcity hospital دیر میں ایک وہی ہسپتال قریب تھا۔ علی جلدی سے گاڑی سے نکل اسے گوڈ میں اٹھا ہسپتال کے اندر داخل ہوا تھا۔

۔۔۔ "انہیں کیا ہوا ہے،،،" اندر موجود ایک نرس نے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ایکسڈنٹ ہوا ہے ان کا،،،" وہ جلدی سے بولا تھا۔

۔۔۔ "انہیں ایمر جنسی میں لے آئے جلدی،،،" نرس کہتی اسے اپنے

ساتھ لیے چلی تھی علی اسے اندر چھوڑ خود باہر آ گیا تھا اسے سمجھ نہیں آ

رہی تھی وہ کیا کرے تبھی اس نے سوچتے بسام کو کال ملائی تھی جس پر
اس نے اسے ساری بات بتا ہسپتال کا بتا دیا تھا پھر فون بند کر وہ وہی فکر
سے ٹہلنے لگا تھا۔ کچھ دیر بعد ڈاکٹر نے اسے اندر بلوایا تھا۔

۔۔۔ "ڈاکٹر یہ ٹھیک تو ہیں،،،" وہ کافی پریشان ہوا تھا۔

۔۔۔ "ایکسڈنٹ کی وجہ سے ان کو کوئی چوٹ نہیں آئی لیکن ہاں ویکنس

بہت زیادہ ہے انہوں نے لگتا ہے کافی دنوں سے کچھ ٹھیک سے نہیں

کھایا اور اس کے علاوہ ان کی باڈی پر کچھ نشان بھی ہیں جیسے کسی نے

تشد کیا ہو یہ پولیس کیس بھی ہو سکتا ہے ویسے آپ ان کے کیا لگتے

ہیں،،،" ڈاکٹر نے اسے تفصیل بتائی تھی جس پر وہ چپ کر گیا تھا لیکن

پھر اس کے سوال پر بولا تھا۔

۔۔۔ "وہ میں میں وہ کزن کزن ہو،،،" اس کے منہ میں جو آیا وہ بول گیا تھا

جس پر ڈاکٹر نے اسے گھورتے دیکھا تھا۔

۔۔۔"پولیس کیس میں دیکھ لو نگا آپ بس بتائے انہیں ہوش کب آئے گا،،،"اب کی بار وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

۔۔۔"کچھ دیر میں ہوش آجائے لیکن آج کی رات انہیں ہم یہی پر رکھے گے،،،"ڈاکٹر اسے بتا پھر میڈیسن دے وہاں سے چلی گئی تھی جس پر وہ وہی اس کے پاس بیٹھ بسام وغیرہ کا انتظار کرنے لگا تھا۔

اس کا دھیان بار بار عبیر کی طرف جارہا تھا جبکہ ڈاکٹر کی بات سوچ سوچ است غصہ آرہا تھا۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا جب عبیر نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی تھیں۔

۔۔۔"ماما،،، ماما نہ نہیں بچ بچا بچاؤ نہ نہیں،،،،،"وہ آنکھیں کھولتے بڑبڑا رہی تھی جبکہ اس کی آواز قریب ہی بیٹھے علی کو سنائی دے رہی تھی اسی لیے اٹھتا اس تک آیا تھا۔

۔۔۔ "عب عبیر کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے عبیر،،،" علی نے اسے خاموش کرنے کی کوشش کی تھی جبکہ کسی کی وجہ سن وہ ایک دم آنکھیں کھول اسے دیکھتے اٹھ بیٹھی تھی چہرے پر ڈر کے تاثرات صاف واضح ہو رہے تھے۔

۔۔۔ "می میں نے کچھ نہیں کیا مج مجھے ہا ہاتھ نہیں لگ لگنا می میں نے،،،" وہ ڈرتے پیچھے ہو رہی تھی۔ جبکہ وہ بولا تھا۔

۔۔۔ "ہیے عبیر دیکھو میں علی وہ یونی میں یاد کرو عبیر تم میری گاڑی سے ٹکرائی تھی،،،" علی نے اسے کول ڈاؤن کرتے بولا تھا جب وہ اس کا چہرہ دیکھنے لگی تھی پھر اپنے دماغ پر ضرور دینے پر اسے یاد آیا تھا۔

۔۔۔ "مج مجھے بچا لے وہ لے لے جائے گا مجھے،،،" وہ روتے اسے دیکھتے بولی تھی۔

۔۔۔ "شش کوئی بھی نہیں لے کر جائے گا تمہیں کیا بات ہے مجھے بتاؤ
تمہاری فیملی کہاں ہے ساری،،،" وہ اسے دیکھتے واپس اپنی جگہ پر بیٹھتے
بولا تھا۔ جس پر وہ اسے دیکھتے آنکھوں میں آنسو لے بولی تھی۔

۔۔۔ "میرے ماما بابا نہیں ہیں می میں اپنے چاچی اور چاچو کے پاس رہتی
تھی ماما بابا کا ایکسڈنٹ ہوا تھا پہلے تو سب کچھ ٹھیک تھا چاچو بہت پیار
کرتے تھے لیکن چاچی وہ بات بھی نہیں کرتی تھی پھر میں بڑھی ہوتی
گئی اور چاچی کی ایک دوست آتی تھی جس نے انہیں پتا نہیں کیا کہ وہ
میرے ساتھ اچھے سے رہنے لگ گئی تھیں۔ لیکن دو سال پہلے چاچو کی
ہارٹ اٹیک سے ڈھٹھ ہو گئی اس کے بعد وہ گھر کے کام مجھے سے
کروانے لگ گئی جو پہلے بھی کرتی تھی لیکن پھر زیادہ کروانے لگ گئی ان
کا ایک بیٹھا تھا جو باہر ہوتا تھا پھر وہ پہلے تو جب آتا مجھے بہنوں کی طرح
رکھتا لیکن ایک دن وہ میرے کمرے میں آ گیا اور مجھ (وہ بولتے بولتے

روکی تھی جبکہ آنسو اس کی آنکھوں سے نکل رہے تھے) می میں نے شور
ڈالا تھا جس پر چاچی نے مجھے ہی مارا تھا وہ وہ کہتی کیا ہوا اگر جو کچھ کر لیتا
ان کے ساتھ کچھ بھی ویسے بھی جن لڑکیوں کے ماں باپ نہیں ہوتے
ہو سکتا ہے (اس کی بات پر علی کی آنکھوں میں غصہ آیا تھا) پھر وہ مجھے
تنگ کر چاچی کو میری شکایت کرتا تھا اور دونوں مجھے مارتے تھے۔ پھر
ایک دن چاچی کی دوست انہیں کچھ کہہ کر گئی انہوں نے میرا یونی جانا
بند کر گیا اور پھر کچھ دن پہلے کچھ لوگ آئے تھے جس سے انہوں نے
پیسے لے کر مجھے ان کے حوالے کر دیا تھا۔ می میں وہاں سے بھاگ آئی
تھی لیکن جاہا چھپی تھی انہیں پتا چل گیا تھا میں جب وہاں سے بھاگی تو آ
آپ کی گاڑی سے ٹکڑا گئی،،، "وہ چپ ہو گئی تھی لیکن آنسو مسلسل نکل
رہے تھے جبکہ علی کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا بولے دونوں میں کتنی
ہی دیر خاموشی رہی تھی۔ اور پہلی بار علی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

۔۔۔"مجھ سے نکاح کرو گی،،،" وہ کتنی دیر بعد بولا بھی تھا تو عبیر کو خود کی طرف دیکھنے پر مجبور کر گیا تھا۔

۔۔۔"آپ صرف میری مدد کر دے می میں آپ کے قابل نہیں،،،" وہ بول ہی رہی تھی جب وہ پھر بولا تھا۔

۔۔۔"مجھے اپنے رب پر یقین ہے عبیر اور تمہارے پاک دامن کا ثبوت میرا دل دے رہا ہے تم میرے قابل ہو اور اس کا فیصلہ میں کر چکا ہوں اور اب پوچھ نہیں بتا رہا ہو کچھ دیر تک نکاح ہے ہمارا،،،" علی اسے کہتے اٹھ باہر جانے لگا تھا جب وہ بولی تھی۔

۔۔۔"وہ لوگ آپ کو نقصان پہنچا دے گے،،،" وہ روتے بولی تھی۔

۔۔۔"میری فکر نا کرو مجھے کچھ بھی نہیں کر سکتے وہ لوگ،،،" وہ مسکرا کر بول باہر نکل گیا تھا جبکہ وہ پیچھے سوچنے لگی تھی۔

کچھ ہی دیر میں بسام اور حمدان ہسپتال میں موجود تھے جہاں علی ان دونوں تک آیا تھا۔

۔۔۔ "تو یہاں کیا کر رہا ہے اور کون ہے وہ لڑکی،،،" بسام اسے دیکھتے سنجدگی سے بولا تھا۔

۔۔۔ "یار حمدان تمہیں یاد ہے اس دن ایک لڑکی نے ہم سے پانچ ہزار کا نوٹ لے کر پھاڑا تھا یہ وہی ہے،،،" علی کے بولنے پر اس نے گردن ہلائی تھی۔

۔۔۔ "ہاں تو اب اگر وہ ٹھیک ہے اس کے گھر والوں کو انفارم کر،،،" اب کی بار حمدان نے بولا تھا۔

۔۔۔ "اس کی فیملی نہیں ہے اور اس کی چاچی اور کزن ایک نمبر کے بیغرت ہیں انہیں نے اسے،،،،" علی نے ان دونوں کو کچھ ہی دیر میں

عبیر کے بارے میں بتا دیا تھا جبکہ اس کی آنکھوں میں غصہ وہ دونوں
دیکھ رہے تھے۔ تبھی بسام بولا تھا۔

۔۔۔ "اب کیا کرنا ہے پھر،،،" اس کے پوچھنے پر وہ مسکراتے دونوں کو
دیکھ بولا تھا۔

۔۔۔ "یار تو نے بھی شادی کر لی اور اس کی بھی ہو جانی ہے تو میں کیوں
کنوارا رہو قاضی کا انتظام کر نکاح کرنا ہے میں نے،،،" اس کی بات نے
جیسے دونوں کے سر پر بمب پھارا تھا۔ اتنی ہی وہ سکتے ہی حالت میں اسے
دیکھنے لگے تھے۔

۔۔۔ "یار علی تیرا دماغ تو ٹھیک ہے تو ایسے کسی سے بھی نکاح کیسے کر
سکتا ہے پاگل نابن،،،" بسام اب کی بار غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔ "بسام وہ مجھے شاید اس دن ہی پسند آگئی تھی جس دن اس نے ہم سے پیسے مانگے تھے اور اس وقت اسے ایک مضبوط محافظ کی ضرورت ہے جو میرے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا،،" وہ دونوں کو سمجھنا چاہ رہا تھا۔

۔۔۔ "لیکن تیری جان وہ تو خطرے میں ڈلے گی نا،،" بسام کے بولنے پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "میری جان تم دونوں ہونا میرے ساتھ مجھے کچھ نہیں ہو سکتا اور پھر اگر بات تم دونوں کی بیوی پر آئے تو کیا اپنی جان کی پرواہ کرو گے تم دونوں،،،" علی نے ایک اور کوشش کی تھی جس میں وہ کامیاب ہو گیا تھا۔ جس پر دونوں اس کے گلے لگے تھے۔

۔۔۔ "ہم ساتھ ہیں تیرے خیر چل حمد ان اپنی شادی سے پہلے ایک بار پھر اپنی بھابھی لانے کی تیاری کر،،،" بسام نے اسے دیکھتے حمد ان کو شرارت سے بولا تھا جس پر اس نے منہ بنایا تھا۔

۔۔۔ "خبیث انسان تجھ سے تو میں اکیلے میں ملتا ہو،،،" وہ دانت پیس کر بولا تھا۔

۔۔۔ "نہیں میری جان اکیلے میں میں صرف اپنی بیوی کو ملنا پسند کرتا ہو،،،" وہ بھی بسام خانزادہ تھا۔

۔۔۔ "بے شرم انسان،،،" جبکہ اس کی بات کا مطلب سمجھ حمدان سرخ ہوتے اسے بول وہاں سے نکلا تھا۔ وہ لوگ اب اس وقت قاضی اور گواہوں کا انتظام کرنے لگے تھے۔ جبکہ علی عبیر کے کمرے باہر ہی بیٹھا انتظار کرنے لگا تھا۔

۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں بسام اور حمدان گواہوں کے ساتھ علی کے پاس موجود تھے۔ جس پر چند منٹوں میں عبیر عبیر ملک سے عبیر علی خان بن گئی

تھی۔ وہ سب اس وقت اس کے کمرے کے کی باہر تھے کیونکہ چھٹی
اسے صبح ہی ہونی تھی۔ لیکن علی کو اب ایک چیز پریشان کر رہی تھی۔
۔۔۔ "اب منہ کیوں بنا رہا ہے اس کی تو سمجھ آرہی لیکن تیرا منہ کیوں
بن رہا ہے،،،" وہ دونوں کو دیکھ کر بولا تھا کیونکہ علی اور حمدان دونوں
نے ہی منہ بنایا تھا۔ جبکہ بسام کی بات پر حمدان نے اسے گھوریوں سے
نوازا تھا۔

۔۔۔ "یار میں سوچ رہا عبیر کو کہاں رکھوا بھی کیوں ماما بابا بھی گھر نہیں
ہیں ورنہ میں گھر ہی لے کر جاتا نہوں نے کچھ دن تک آنا ہے اور پھر
مجھے بھی کہی آنا جانا پڑتا ہے،،،" اس کی پریشانی کو سمجھتے بسام سوچ کر بولا
تھا۔

۔۔۔"اپار ٹمنٹ لے جاویسے بھی میں خانزادہ ہاؤس ہوتا ہوا اور سوہا کیلی ہوتی ہے تو تو عبیر کو وہی چھوڑ دے اور میں صبح تک ملازمہ کا بھی انتظام کر دوں گا،،" بسام نے سنجیدگی سے بولا تھا۔

۔۔۔"ہم ٹھیک ہے پھر دو تین دن تک ماما بابا آجائے تو میں لے جاؤ گا،،" وہ بھی پُر سکون ہوا تھا۔

۔۔۔"چل ہم چلتے ہیں اور تو اپنا غم گھر جا کر مانا لئی،،" وہ حمدان کو تنگ کر رہا تھا۔

۔۔۔"ہاں ہاں ویسے بھی تجھ جیسے سنگل انسان کا ہم شادی شدہ لوگوں میں کیا کام،،" اب کی بار علی نے بولا تھا۔

۔۔۔"ایک نمبر کے ح-ر-ا-م-ی دوست ہیں میرے،،" جس پر وہ

دونوں کو گالی سے نوازتے وہاں سے نکل گیا تھا۔ اس کے جاتے بسام

بھی علی سے مل نکلا تھا جبکہ علی کا ارادہ اندر جانے کا تھا۔ اور اپنے ارادے

پر عمل کرتے وہ اندر آیا تو سامنے ہی وہ بیڈ پر بیٹھے سوچوں میں گم تھی
جس پر علی مسکراتے اس تک آیا تھا۔

۔۔۔ "نکاح مبارک ہو بیگم،،،،" علی نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے
بولا تھا جس پر اس کی آنکھوں سے آنسوؤں نکلے تھے۔

۔۔۔ "ارے رو کیوں رہا ہے میرا بچہ،،،" علی نے اس کے آنسو صاف
کرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "آپ نے مجھ سے نکاح کیوں کیا آپ کی جان بھی خطرے میں پڑ
جائے گی اب اور میں تو ویسے ہی گند،،،" وہ بول ہی رہی تھی جب اس
کی بات کو سمجھتے علی نے اس کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اس کے
الفاظوں کو اپنے ہونٹوں میں دبایا تھا۔ اس اچانک تصادم پر وہ پہلے تو
آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی تھی جو اپنی آنکھیں بند کر اس کے
ہونٹوں کو بری طرح سے جھکڑے ہوئے تھا۔ پھر ہوش میں آتے وہ

اس کے کندھوں پر ہستہ رکھ اسے پیچھے کرنے لگی تھی لیکن علی اپنا سارا غصہ اس کے ہونٹوں پر اتار رہا تھا۔ وہ اس کے بالائی لب کو اپنی دانتوں میں لیے بری طرح سک کر رہا تھا۔ درد کی وجہ سے عبیر کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔ لیکن وہ اس کی سانسوں کو کھینچنے میں مصروف تھا اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس کر علی نے اس سے نچلے لب کو دانتوں سے کھینچ کر چھوڑا تھا۔ اس کے ہونٹ اب خون چھلکانے کو تیار تھے جس پر علی نے اس کے ہونٹوں پر سے خون کی بوندوں کو اپنے انگوٹھے سے صاف کیا تھا۔

۔۔۔ "یہ تمہارے الفاظوں کی سزا تھی عبیر علی خان آج کے بعد میں اپنی بیوی کے بارے میں کچھ نہیں سنوگا اور رہی بات میری جان کی تو جب تک تم میرے پاس ہو مجھے کچھ نہیں ہو سکتا اور نا ہی تمہیں کچھ ہونے دوں گا،،،" وہ اسے دیکھتے دبی دبی آواز میں غرایا تھا۔ جس پر وہ جو

سانس بحال کر رہی تھی اس نے علی کی طرف شکوہ کنا نظروں سے دیکھا تھا۔ جبکہ وہ اس کی آنکھوں میں شکوہ دیکھ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "میری جان یہ تو بس چھوٹی سی سزا تھی اگر اس وقت جگہ کا خیال ناہوتا مجھے تو تمہیں آج ہی اپنی پناہوں میں قید کر لیتا میں پھر پتا چلتا تمہیں،،،" وہ آنکھ ونگ کرتے بولا تھا جبکہ اس کی بے باک باتوں سے گبھراہتے وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔ "مجھ مجھے سونا ہے،،،" وہ نظریں جھکائے ہی بولی تھی جس پر علی کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔ اسی لیے اسے ٹھیک کرتے لیٹا گیا تھا۔

۔۔۔ "ہمم چلو آرام کرو ابھی میں بھی پاس ہی تمہارے،،،" وہ کہتا اسے لیٹا خود اس کے پاس بیٹھ گیا تھا جبکہ اس نے عبیر کا ہاتھ پکڑا ہی ہوا تھا جس پر وہ بھی چپ کر آنکھیں بند کر گئی تھی۔ اس کے سوتے علی اس

کے پاس بیٹھا اسے دیکھنے لگا تھا لیکن پھر اسے دیکھتے دیکھتے اس کی خود کی بھی آنکھ لگ گئی تھی۔

سوہا ایک وقت ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھی جب عبیر کمرے سے نکل اس تک آئی تھی وہ ایک ہفتے سے اپارٹمنٹ میں ہی تھی بسام نے ان دونوں کے لیے ملازمہ بھی رکھ دی تھی جو رات تک آئی ہوتی تھی۔ پھر اپنے کوارٹر میں چلی جاتی تھی۔ البتہ علی تو ہفتے سے یہی آ رہا تھا لیکن بسام اس دن کا گیا بھی تک نہیں آیا تھا۔ جس پر اب سوہا کو خود پر غصہ آ رہا تھا۔

--- "ارے عبیر اٹھ گئی ہو تم،،،" عبیر کو اپنی طرف آتے دیکھ سوہا نے پیار سے پوچھا تھا جس پر وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی۔

۔۔۔"جی ابھی اٹھی ہو تم کیا کر رہی تھی،،،" ان دونوں کی دودنوں
میں کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی تبھی وہ اتنا ایزی ہو اس سے بات کر رہی
تھی۔

۔۔۔"کچھ نہیں میں نے کیا کرنا ہے،،،" جس پر وہ منہ بنا کر بولی تھی۔
۔۔۔"سوہا مجھے علی نے بتایا ہے بسام لالہ تمہارے ہسبنڈ ہیں لیکن وہ
یہاں آتے کیوں نہیں،،،" وہ جتنی معصومیت سے پوچھ رہی تھی سوہانا
چاہتے ہوئے بھی مسکرا گئی تھی۔

۔۔۔"ہمم بسام میرے ہسبنڈ ہیں اور وہ یہاں اسی لیے نہیں آرہے
کیونکہ وہ مجھ سے ناراض ہیں،،،" وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی تھی۔
۔۔۔"تو یارا نہیں سوری بول لو نا سیمپل،،،" اس نے اپنی عقل لگاتے
جواب دیا تھا۔

۔۔۔"ہاہا میری جان اتنا سیمپل نہیں ہے یہ سب اور پھر میں نے زیادہ ہرٹ کیا ہے انہیں،،،" جس پر وہ ادا سی سے ہنستے اسے بتانے لگی تھی۔ جبکہ اس کا چہرہ دیکھ عبیر ہوا فسوس ہو رہا تھا۔ مگر وہ مزید کچھ کہتی اس سے پہلے دونوں کی نظر دروازے کی طرف گئی تھی جہاں سے علی اور بسام ہنستے ہوئے اندر داخل ہوئے تھے۔ جبکہ ان دونوں کو دیکھ علی تو مسکراتے لیکن بسام اب سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ ان لوگوں کی طرف آیا تھا۔

۔۔۔"اسلام و علیکم،،،" عبیر اور سوہا دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا تھا۔

۔۔۔"و علیکم السلام،،،" جس پر علی نے جواب دیا تھا جبکہ بسام سوہا کو اگنور کرتا عبیر کو سائل پاس کر گیا تھا۔

۔۔۔ "عابی تم چیخ کر آؤ پھر شاپنگ پر چلتے ہیں،،،" علی نے اسے دیکھتے
مسکرا کر بولا تھا جبکہ اس کے عابی کہنے پر عبیر کا دل زور سے دھڑکا تھا۔
۔۔۔ "جی،،،" وہ بس مختصر سا کہہ کرے کی طرف چل دی تھی۔ جبکہ
بسام مسلسل سوہا کو اگنور کر رہا تھا جو چیز علی نے بھی نوٹ کی تھی لیکن
کیونکہ دونوں کا پرنسپل میسٹر تھا اسی لیے وہ کچھ نہیں بولا مگر آج وہ عبیر کو
اپنے ساتھ اسی لیے لے کر جا رہا تھا تاکہ بسام اور سوہا ساتھ میں کچھ
وقت گزار لے جبکہ بسام ارادہ علی وغیرہ کے جستے خود بھی نکل جانے کا
تھا۔ سوہا سے نوٹ کر رہی تھی جو کب سے اسے اگنور کر رہا تھا۔ جس پر
ناچاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ کر اس کے
عارضوں کو بھگو گئے تھے وہ اپنے آنسو چھپانے کے لیے اٹھتی کمرے کی
طرف بڑھی تھی جبکہ بسام نوٹ کر چکا تھا اسی لیے خود پر کنٹرول کرتے
اپنا نچلا لب اپنے دانتوں تلے دبا گیا تھا۔ وہ کب اس سے ایسے روڈ ہوتا تھا

اور سوہا بھی تو اس کے اس بہویر کی عادی نہیں تھی۔ لیکن وہ چاہتے ہوئے بھی اس کے الفاظ نہیں بھول پارہا تھا۔ تبھی اس کے جاتے اپنے دل پر لعنت بھیجتے جو اس کی فکر میں پاگل ہو رہا تھا اپنے فون میں مصروف ہوا تھا۔ کچھ ہی دیر میں عبیر بھی تیار ہو چادر سے خود کو کور ہرتی باہر آئی تھی جسے دیکھتے علی مسکرا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

--- "اچھا ہم لوگ جارہے ہیں اور بھابھی اکیلی ہو گئی تو انسانوں کی طرح اپارٹمنٹ میں ہی ٹکی،،،" علی نے اسے دیکھتے بولا تھا۔
--- "میں نے کیا کرنا ہے یہاں اور وہ بچی نہیں ہے،،،" جس پر وہ منہ پھولا کر بولا تھا۔

--- "میری جان تو رومانس کر لی اور بچی نہیں بیوی ہے تیری آگے تو خود سمجھ دار ہے اور وہ سے بھی میں نے سناپے لڑکیوں کو اکیلے میں ڈر لگتا ہے تو کیا پتا تیرا کوئی چانس لگ ہی جائے،،،" وہ اس کے پاس جھکتے اس

کے کان میں بے باکی سے بولا تھا جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا گیا تھا۔ اسے مسکراتے دیکھ تسلی کر عبیر کو لیے نکلا تھا جبکہ بسام وہی بیٹھے اپنا فون یوز کرنے لگا تھا کیونکہ ناتواں اس کا پول سائیڈ پر جانے کا موڈ تھا اور نا ہی اندر جانے کا اسی لیے وہ وہی صوفے پر لیٹ اپنے فون میں مصروف ہوا تھا۔

زین کی آج ایک ضروری میٹنگ تھی جس سے وہ فری ہوا بھی گھر آیا تھا لیکن گھر آتے اسے معلوم ہوا تھا ماہا اور ردا دونوں ہی کھر موجود نہیں تھی بی جان سے پوچھنے پر انہیں پتا چلا کہ وہ دونوں کہی باہر گئی ہیں پھر انہوں نے خان ویلا جانا تھا جس پر وہ ماہا کو کتنی کال کر چکا تھا لیکن وہ ایک بھی نہیں اٹھا رہی تھی اس نے ردا کو بھی کال کی تھی لیکن وہ بھی نہیں

اٹھارہی تھی اب وہ اپنے کمرے میں ٹہلتا اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

۔۔۔ "ماہی میری اجازت کے بغیر جا کر تم نے اچھا نہیں کیا اس کی سزا تو تمہیں اب ملے گی،،،" وہ پھر سے فون ملاتے بول رہا تھا۔

۔۔۔ "ہیلو ہاں حمزہ اچھا ٹھیک ہے میں آتا ہو،،،" وہ فون ملا ہی رہا تھا جب حمزہ کی کال آئی تھی وہ کال پر بات کر اس سے بتاتے خود کو ریلیکس کر وہاں سے نکلا تھا۔

ماہا اور رداس وقت شاپنگ مال میں تھی رداس سے اپنے ساتھ پے کر آئی تھی اسے کچھ چیزیں لینی تھی پھر ردا کا ارادہ خان ویلا جانے سے پہلے بسام کے اپارٹمنٹ جانے کا تھا۔ وہ لوگ ابھی شاپنگ ہی کر رہے تھے۔

۔۔۔ "ردا آپ جلدی ہر لے پلیز اگر زین ہو پتا چل گیا نا تو وہ غصہ ہو گئے،،،" ماہا ڈرتے بولی تھی۔

۔۔۔"کچھ نہیں کہے گے وہ یار بس کچھ بکس لینی ہیں پھر ہم لوگ بسام
لالہ کے اپارٹمنٹ چل کر سوہا سے ملے گے،،،"ردانے مصروف سے
انداز میں کتابیں دیکھتے بولا تھا۔ جبکہ اس کے ساتھ ماہا بھی وہاں پر ناولز
دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔"ہم لوگ لالہ کے اپارٹمنٹ جائے گے لیکن ہم نے تو بابا سے
ملنے جانا تھا،،،"ماہانے کچھ ناولز سائیڈ پر کرتے رداسے پوچھا تھا۔
۔۔۔"ہم لیکن پہلے سوہا سے ملے گے راستے میں ہی لالہ کا اپارٹمنٹ
ہے پھر بابا سے ملنے چلے گے،،،"ردانے اب اس سے بھی ناولز لیتے
بولا تھا جس پر وہ خوش ہوئی تھی وہ دونوں بل کروا کر وہاں سے نکلی تھی
اب ان لوگوں کا رخ بسام کے اپارٹمنٹ کی طرف تھا۔

بسام کتنی دیر باہر ہی رہا تھا پھر اپنے کپڑے بدلنے کی غرض سے اٹھ
کمرے کی طرف بڑھا تھا وہ کمرے میں آیا تو سوہاسا منے ہی بیڈ پر اپنی بک
لے کر بیٹھی تھی بسام کو دیکھ اس نے نظریں اٹھی تھی جس پر وہ اسے
ایک نظر دیکھتا الماری سے اپنے کپڑے نکالنے لگا تھا جب اس کی آواز پر
اس کی طرف متوجہ ہوا تھا

--- "ب بسام مجھے یہ سمجھا دے،،،" سوہانے اسے دیکھتے بولا تھا۔
جس پر وہ اسے دیکھنے لگا تھا۔

--- "ابھی فری نہیں ہو،،،" وہ سنجیدگی سے بولتا اپنے کپڑے نکال
واثر روم میں بند ہوا تھا جس پر اسے رونا آیا تھا کیونکہ وہ اسے سنجیدگی سے
کبھی بھی جواب نہیں دیتا تھا اس سے بسام کا یہ سنجیدہ روپ برداشت
نہیں ہو رہا تھا۔

۔۔۔"ٹھیک ہے آپ نے اگنور کرنا ہے نا کر لے اب میں بھی آپ کے سامنے نہیں آؤ گی،،،" وہ اپنے آنسو صاف کرتی خود سے کہتی غصے سے اپنی بک وہی پر رکھتی کمرے سے نکلی تھی لیکن دروازہ زور سے مارنا نہیں بھولی تھی جبکہ دروازے کے زور سے بند ہونے کی آواز واشروم میں بسام بھی سن چکا تھا۔

وہ کمرے سے نکل عبیر کے کمرے میں جانے لگی تھی پھر اسے یاد آیا وہ تو علی کے ساتھ گئی تھی جس پر سر پہ ہاتھ مار وہ سوچنے لگی پھر کچھ سوچ اپارٹمنٹ کے بیک سائیڈ پر پول والی سائیڈ پر آگئی تھی وہ اس طرف کم آتی تھی البتہ اس نے جب بسام کو ڈھونڈنا ہوتا تو یہاں آتی تھی کیونکہ وہ پچھلے دنوں سے اسے یہی پر ملتا تھا۔ وہ ابھی بھی اس طرف آتی اپنے ہی خیالوں میں چلتی پول کے پاس آئی تھی جب ٹائل کی وجہ سے اس کا پاؤں سلپ ہوا تھا وہ پاؤں سلپ ہونے پر سیدھا پول میں گری تھی پول کا

پانی گہرا تھا جبکہ سوہا کو سوسٹمنگ نہیں آتی تھی اور پانی بھی گہرا ہونے کی وجہ سے وہ نیچے کو جا رہی تھی اپنا بچاؤ کرنے کے لیے وہ ہاتھ پاؤں مار بچنے کی کوشش کرتی لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

۔۔۔ "بس بسا مممم بس بسا مممم،،،" وہ لمبے لمبے سانس لیتے بسام کو پکار رہی تھی لیکن وہ کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا سوہا کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہو رہی تھی وہ بسام کو آوازیں تو دے رہی تھی مگر اس تک جا نہیں رہی تھی۔ اب تو ہمت ختم ہونے پر اس کے ہاتھ پاؤں مارنے کی رفتار کم ہونے لگی تھی۔ اففف بسام خانزادہ کی جان خطرے میں تھی لیکن وہ خود اندر تھا اور شاید بعد میں ساری زندگی اسے سکون بھی ناملتا۔

بسام واٹر روم سے نکلا باہر آیا تو سوہا نہیں تھی دروازے کی آواز سے اسے پتا چل ہی گیا تھا۔ بیڈ پر اس کی بک الٹی پڑی دیکھ وہ سمجھ تو گیا تھا وہ غصے

میں گئی ہے جس پر اسے اپنے کچھ دیر پہلے دیے جواب پر اب خود پر غصہ آیا تھا۔ وہ اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بیڈ تک آتا اس کی بک پکڑ دیکھ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے دیکھنے لگا تھا جب اس کی نظر وہی تیج پر جگہ جگہ سوہا بسام خانزادہ لکھا نظر آیا تھا جسے دیکھ وہ مسکرایا تھا۔ لکھا پھر اس کے غصے کا سوچ بک سائیڈ پر رکھ وہ کمرے سے نکلا تھا۔ بسام نے کمرے سے نکل اسے باہر دیکھا لیکن وہ ڈرائنگ روم میں نہیں تھی جس پر وہ کچن میں دیکھنے گیا وہ وہاں بھی نہیں تھی کچھ سوچ اس نے آرام سے عبیر والے روم کا دروازہ کھولا تھا لیکن وہ بھی خالی تھی۔

۔۔۔ "کہا چلی گئی میڈم،،،" وہ دروازہ بند کرتے باہر آ گیا تھا۔ جب ایک دم اس کے دماغ میں بیک سائیڈ کا خیال آیا تھا۔ لیکن کیونکہ وہ تو وہاں جاتی نہیں تھی اسی لیے وہ اپنا خیال جھٹک اپارٹمنٹ سے باہر جانے لگا تھا لیکن پھر اپنے دل کی تسلی کے لیے وہ بیک سائیڈ کی طرف بڑھا تھا

ابھی وہ کچھ آگئے ہی آیا تھا جب اسے سوہا کے چیخنے کی آوازیں آئی تھیں
جنہیں سن بسام جلدی سے بیک سائیڈ پر آیا تھا جبکہ اپنے سامنے کا منظر
دیکھ اسے اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔ جبکہ سوہا کی مسلسل
آوازوں پر وہ جب تک ہوش میں آیا اس نے اپنے ہاتھ پاؤں مارنے کی
رفتار کم کر لی تھی جسے دیکھتے بسام نے جلدی سے پول میں چھلانگ لگائی
تھی۔ وہ پول میں جاتا سوئمنگ کرتا سوہا تک جا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال
اسے اپنے ساتھ لگتا پانی سے اوپر کر گیا تھا۔ جبکہ بسام کو دیکھ اس کی جان
رہا تھا جس پر وہ لمبے میں جان آئی تھی۔ لیکن اس کا سانس خراب ہو
لمبے سانس لینے لگی تھی جیسے دیکھتے بسام نے اس کے ہونٹوں کو اپنے
ہونٹوں میں دباتے اسے اپنی سانس دی تھی۔ پہلے تو وہ کتنی دیر اسے
اپنی سانسیں دیتا اسے نارمل کرنے لگا تھا لیکن پھر جب اسے یاد آیا سوہا کو
پانی میں دیکھ اس کی کیا حالت ہوئی تھی پھر اس نے اسے ہونٹوں پر

اپنی شدت بڑھاتے اسے اپنے ساتھ پانی میں کیا تھا۔ جس پر وہ ہوش
میں آتی اسے خود سے پیچھے کرنے لگی تھی لیکن وہ اس کے پیچھے کو کرتے
اس کی ٹانگوں کو اپنی قمر پر لاک کرتے بڑھی بے باکی سے اسے اپنے
ساتھ لپیٹ گیا تھا۔ بسام کی بے باکی پر سوہا کی جان مزید ہوا ہوئی تھی۔ وہ
اس کا احساس کر پانی سے اوپر ہوا تھا لیکن ناتوا سے خود سے الگ کیا تھا اور
ناہی اس ہے ہونٹوں کو آزادی بخشی تھی وہ اس کے ہونٹوں کو بری
طرح سے سک کر رہا تھا۔ وہ اپنے ہونٹوں کے ساتھ ساتھ اپنے دانتوں
کا بھی استعمال اس کے ہونٹوں پر کر رہا تھا۔ سوہا مذمت کرنے کی
کوشش کر رہی تھی لیکن بسام اسے مکمل طور پر نظر انداز کرتا اس کی
سانسوں کے ساتھ کھلواڑ کرنے میں مصروف تھا کتنی ہی دیر بعد اپنے
منہ میں خون کا ذائقہ محسوس کر وہ اس کے بالائی لب پر اپنے دانت زور
سے گاڑھ اسے آزادی بخش گیا تھا۔ جس پر وہ شکوے سے اسے دیکھ اپنا

سانس بحال کرنے لگی تھی۔ اسے سانس بحال کرتے دیکھ بسام اسے
لیے کنارے تک آیا تھا پھر ایسے ہی اسے اپنی باہوں میں اٹھا باہر نکل آیا
تھا۔ جس پر سوہانے اس کا چہرہ دیکھا تھا وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا جبکہ
چہرے پر مکمل سنجیدگی طاری تھی۔ وہ اسے لیے کمرے میں آسیدھا
ڈریسنگ روم میں لے کر گیا تھا جہاں اسے کھڑا کروا کر اس کے کپڑے اس
تک لے کر آیا تھا۔

۔۔۔ "می میں کر لو گی،،،" سوہا اسے دیکھتے ابھی گبھرا کر بول رہی رہی
تھی جب وہ لائٹ آف کرتا ایک ہی جھٹکے میں اس کی شرٹ اتار اسے
دوسری پہنا گیا تھا۔ اس نے یہ سب اتنی جلدی کیا تھا کہ سوہا کو سمجھ بھی
لگا تھا۔ اس کے کپڑے بدل وہ لائٹ آف کر گیا تھا۔

۔۔۔ "ایسے نادیکھوں لائٹ آف کر کے چینیج کیے ہیں آن میں کرتا تو
پھر تم کہتی طلب پوری کرنی ہے میں نے اور کیا پتا ہو س کا بھی کہہ دیتی

لیکن آف میں کیا ہے کچھ دیکھا بھی نہیں،،، "وہ سنجیدگی سے بولا تھا
جبکہ سوہاجو اس کی پہلے بات پر شر مندہ ہوئی تھی آخر پر اس کا چہرہ اشرم
سے سرخ ہوا تھا جس سے نظریں چراتے بسام نے اس کے کندھوں پر
اسے سے دوپٹہ پھیلا یا تھا۔ پھر بسام اسے دیکھ اس کا ہاتھ پکڑا سے باہر
لے کر آیا تھا اسے بیڈ پر بیٹھاتے وہ ہلکا سا ہیٹر آن کر گیا تھا کیونکہ اسلام
آباد کا موسم ٹھنڈا تھا اور پھر پول کا پانی بھی ٹھنڈا تھا۔

۔۔۔ "بتاؤ کیا سمجھنا تھا تم نے،،، "وہ اس کے سامنے بیٹھ اسے بک دیتے
سنجیدگی سے بولا تھا۔

۔۔۔ "بسام س سوری می میں نے آپ کو ہرٹ کیا تھا لیکن میرا مطلب
وہ نہیں تھا اور نا ہی مجھے وہ کہنا،،، "وہ اس سے بک پکڑ بول ہی رہی تھی
جب بسام غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔"ہاں تمہارا وہ نہیں ہے اور تم نے غلط کہا بلکہ تم نے تو یہ کہنا تھا کہ میں نے ہوس پوری کرنی ہے تم سے اور ہرٹ چھوٹا لفظ ہے سوہا بسام خانزادہ تمہارے لفظوں نے جو افیت دی ہے نا وہ تمہاری ساری پوری نہیں کر سکتی ٹھیک ہے میں مانتا ہوں یار میں پہلے بہت لڑکیوں کے قریب گیا ہوں اور اب احساس ہو رہا میں نے غلط کیا ہے لیکن تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے قریب نہیں آیا اس دن بھی اگر کچھ کرتا تو اپنی حد میں رہ کر کرتا میں تمہیں جس حال میں دیکھا تھا میں ڈر گیا تھا اس دن پتا چلا ڈر کیا ہوتا ہے (وہ بنا اسے دیکھے بول رہا تھا جبکہ سوہا کی نظریں اس پر ہی تھیں) اور رات تم پینک کر رہی تھی تو میں نے تمہیں بس ریلکس کیا تھا لیکن تم چھوڑو یار بتاؤ کیا سمجھنا ہے،،،" وہ خود کو نارمل کرتے اسے بات سے ہٹانے لگا تھا لیکن وہ سوہا ہی کیا جو بسام کی سن لے۔

۔۔۔"بسام پلیز سو سو سو ری ناب نہیں کرو،،،" وہ بات سے ہٹنے کے

بجائے اسے پھر سو سو ری کرنے لگی تھی جس پر وہ غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔"کہاں نابس کرو اور تم بیک سائیڈ پر کیا کرنے گئی تھی اگر میں گھر

نا ہوتا تو سوچا ہے تم نے کیا ہوتا مجھے واپس آنے پر پول پر تمہاری تہرتی
ہوئی لاش ملنی تھی،،،" وہ غصے سے دھاڑا تھا جس پر اس کی آنکھوں میں
نمی آئی تھی۔

۔۔۔"آپ مجھے اگنور کر کے گئے تھے اسی لیے میں پیچھے چلی گئی لیکن

پتا نہیں کیسے میرا پاؤں پھسل گیا،،،" وہ سو سو کرتی معصومیت سے بتا

رہی تھی جبکہ کچھ رونے اور کچھ پانی کی وجہ سے اس کی سرخ ہوتی ناک

دیکھ بسام کو وہ کیوٹ لگی تھی جس پر منٹ میں اس کا غصہ بیٹھا تھا۔

۔۔۔"اچھا بتاؤ کیا سمجھنا ہے اب،،،" وہ اب کی بار نرمی سے بولا تھا جس

پر وہ بھی مزید کچھ بولے اسے تیج کھول انگلی رکھ بتا گئی تھی اس کے

بتانے پر بسام اس سے بک لے دیکھنے لگا تھا پھر کچھ اس کے آپ ہوتا
اسے سمجھنے لگا تھا جس پر وہ غور سے اسے سن رہی تھی ساتھ ساتھ نظر
اس کے چہرے پر بھی ڈال رہی تھی جو اس وقت حد درجے کا سنجیدہ تھا
بسام نے اس سب کے دوران ایک بار بھی اسے نہیں دیکھا تھا لیکن اس
کی نظریں خود پر وہ محسوس کر رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ اسے سمجھا چکا
تھا۔

۔۔۔ "اب اس کو یاد کرو پھر میں سنوگا،،،" وہ بک اسے دیتا اٹھ باہر
جانے لگا تھا جب سوہا بولی تھی۔
۔۔۔ "بعد میں کر لو ابھی دل نہیں کر رہا اب،،،" سوہا کے بولنے پر بسام
نے اس کی طرف دیکھا تھا جو چہرے پر معصومیت سجائے اسے ہی دیکھ
رہی تھی۔ جس پر اس کے دل میں بہت کچھ آیا تھا لیکن وہ اپنے دل کی
بات اگنور کرتا سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔"دس منٹ بعد میں سنوگا بلکہ تم لکھ کر دیکھاؤ گی اور دس منٹ کا مطلب دس منٹ ہوتا ہے سوہا بسام خانزادہ اگر تم نے یہ ریڈیو کیا تو سزا کی ذمہ دار تم خود ہو گئی،،،" وہ اسے سنجیدگی سے بولتے ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کر کے گیا تھا جبکہ اس کے جواب پر سوہا کا منہ کھولا تھا لیکن دروازے کی آواز پر وہ اپنا منہ بند کر گئی تھی۔

۔۔۔"پہاڑی بکرا کھڑوس خانزادہ،،،" وہ اسے پہاڑی بکرے کے ساتھ ایک اور نیا لقب دیتے اس کا سمجھایا ٹاپک پڑھنے لگی تھی جسے کرنے کا دل تو نہیں تھا لیکن اس کھڑوس کی وارننگ پر کرنا بھی تھا ورنہ زیادہ ہی ناراض نا ہو جاتا اسی لیے وہ کرنے لگی تھی۔

بسام کچھ دیر بعد کمرے میں آیا تو وہ ویسے ہی بک لے کر بیٹھی تھی اسے
دیکھ وہ اس تک آگیا تھا۔

۔۔۔ "ہو گیا یاد،،،" بسام نے اس کے سامنے بیٹھتے بک پکڑتے پوچھا
تھا۔

۔۔۔ "سام بعد میں سن لینا پلیز،،،" سوہانے پیار سے بولا تھا جبکہ بسام
کی جگہ سام سن اس کا دل ڈھرکا تھا۔

۔۔۔ "میں نے بولا تھا نادس منٹ بعد لکھ کر دیکھاؤ گئی،،،" وہ سنجیدگی
سے ہی بولا تھا۔

۔۔۔ "اور اگر لکھ کر دیکھا دو گی تو مجھے کیا ملے گا،،،" سوہا سوچتے بولی
تھی جس پر وہ مسکرا نے لگ گیا تھا۔

۔۔۔ "اگر تم لکھ کر دیکھاؤ گی تو تمہاری ہی فائدہ ہے میرا کیا نالکھو،،،"

بسام سنجیدگی سے ہی کہہ اس کی بک بند کر سائیڈ پر رکھتا اٹھنے لگا تھا جب وہ اس کا ہاتھ پکڑ گئی تھی۔

۔۔۔ "اچھا سوری میں لکھ رہی ہو لیکن پھر آپ اپنی ناراضگی ختم کرے،،،" بسام کے دیکھنے پر سوہانے اس کی طرف دیکھتے معصومیت سے بولا تھا۔

۔۔۔ "سوہا ہم میں ایسا کچھ ہے ہی نا جس پر میں تم سے ناراض ہو تو پلیز یار یہ سب باتیں بار بار نا کرو،،،" وہ بنا سوچے سمجھے بول تو گیا تھا لیکن اسے جلدی ہی سوہا کی آنکھوں میں آنسو دیکھ احساس ہو گیا تھا۔ بسام کی بات پر وہ اپنی آنکھوں کے آنسو پیچھے دھکیل اس کے بازو سے اپنا ہاتھ ہٹاتی اپنے بیک سے رجسٹر نکال بسام کا سمجھایا کام لکھنے لگی تھی۔ جبکہ وہ وہی کھڑا اپنے ہونٹ بیچ آپ دل میں خود کو بول رہا تھا۔ وہ سوہا کو کچھ کہتا

ياسوہا کچھ کہتی اس سے پہلے ہی ان کا دھیان باہر ہوتی بیل پر گیا تھا۔ جس پر سوہانے ایک نظر اٹھا کر دیکھا تھا پھر وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی جس پر بسام باہر دیکھنے گیا تھا۔

بسام نے باہر آدروازہ کھولا ہی تھا جب اپنے سامنے ردا اور ماہا کو دیکھ حیران ہوا تھا۔

۔۔۔ "ارے گڑیا آپ دونوں کس کے ساتھ آئے،،،" بسام نے باہر ہو دیکھنا چاہا ساتھ کوئی اور بھی ہے یا نہیں لیکن دور دور تک کوئی نہیں تھا۔ جس پر وہ دونوں مسکراتی اس کے ساتھ اندر آئی تھیں۔

۔۔۔ "لالہ مجھے کچھ چیزیں لینی تھی تو اسی لیے میں ماہ کو بھی ساتھ لے آئی اور ویسے بھی آپ کا اپارٹمنٹ راستے میں تھا تو سوچا اب سوہا سے مل کر پھر بابا کی طرف چلے جائے گے،،،" ردا نے اسے بتایا تھا جس پر وہ ان دونوں کو اندر لے کر آیا تھا۔

۔۔۔"چلو اچھی بات ہے آپ لوگ لفٹ والے روم میں چلے جاؤ وہی ہے سوہا میں آپ لوگوں کے لیے کچھ لے کر آتا ہوں،،،"بسام نے مسکرا کر ان دونوں کو بولا تھا جس پر دونوں اس کے بتائے کمرے کی طرف بڑھی تھیں جبکہ وہ ٹیبل سے چابیاں اور والٹ اٹھتا پارٹمنٹ سے نکل گیا تھا۔

وہ دونوں اندر آئی تو سامنے ہی سوہا کچھ لکھ رہی تھی دروازہ کھولنے پر دونوں کو دیکھ خوش ہوئی تھیں۔

۔۔۔"تم دونوں کب اور کس کے ساتھ آئیں،،،"وہ رجسٹر رکھ ان دونوں کی طرف آتی اس سے گلے ملتے بولی تھی۔

۔۔۔"اکیلے آئے ہیں تم سے ملنے،،،"جس پر ردانے بتایا تھا۔ وہ ماہا اور رداسے مل وہی دونوں کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

۔۔۔"آپی ردا آپی کی شادی پر آپ ہمارے گھر آہر رہنا اور نا آپ اور
میں ایک جیسے کپڑے پہنے گے،،" ماہا کے ایکساٹڈ ہوتے بولا تھا جس پر
دونوں ہنسی تھیں۔

۔۔۔"ضرور میری جان اور کوئی حکم،،" سوہا اسے اپنے ساتھ لگتے بولی
تھی۔ پھر وہ لوگ بیٹھتے کتنی ہی دیر باتیں کرتی رہی تھیں جبکہ بسام بھی
کچھ دیر بعد آگیا تھا۔ ان دونوں کے سامنے دونوں ہی نارمل رہے تھے۔
وہ لوگ باتیں کرنے کے بعد کھانا کھا بھی کتنی ہی دیر ہوئی وہی تھیں پھر
بسام ان دونوں ہو خود لے کر نکلا تھا جبکہ ان کے جاتے سوہا ایک بار پھر
اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔

دو ہفتے بعد،

سوہانے بسام کو اس دن کے بعد سے منانے کی کوشش نہیں کی تھی تب بھی وہ ہمت کر اس کے قریب گئی تھی لیکن بسام نے خود سے دور کر دیا تھا۔ وہ اس دن کے بعد سے اپارٹمنٹ آنا بھی بہت کم کر گیا تھا جبکہ یونیورسٹی میں بھی وہ اسے نہیں بولا رہا تھا۔ ابھی بھی وہ یونیورسٹی میں تھے جبکہ سب نے یہ چیز نوٹ کی تھی لیکن بولا کوئی نہیں بسام سوہانے کے آتے ہی کلاس لینے کے لیے نکل گیا تھا۔ جبکہ وہ تو بس دیکھتی ہی رہ گئی تھی۔

۔۔۔ "علی بھائی آپ کا یہ دوست خود کو سمجھتا کیا ہے مطلب حد ہوتی ہے اگنور کرنے کی بھی ایک مہینہ ہو گیا ہے اس کا اگنور کرنا ہی ختم نہیں ہو رہا،،، "وہ ان لوگوں کے پاس بیٹھتے غصے سے بولی تھی۔

۔۔۔ "بھابھی وہ ایسا ہی ہے جب کسی سے ناراض ہوتا ہے ناتوا گلے کو ناکوں چنے چبواتا ہے،،، "جس پر وہ ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔"ہاں تو ٹھیک ہے نا غلطی تمہاری تھی تمہیں یقین تو ہونا چاہیے

نا،،،"ردا کچھ غصے سے بولی تھی کیونکہ وہ اسے سب بتا چکی تھی۔

۔۔۔"ہو گئی غلطی اب بتاؤ میں کیا کرو یا مجھے وہ ایسے اچھے نہیں لگ

رہے،،،"سوہا کے معصومیت سے کہنے پر سب کو اس پر ترس آیا تھا اسی

لیے وہ لوگ سوچنے لگے تھے۔

۔۔۔"ویسے بسام کا برتھ ڈے آرہا ہے دو دن بعد،،،"سب کو خاموش

دیکھ حمدان بولا تھا۔

۔۔۔"او تو پھر تم ایسا کرنا لالہ کو اچھا سا سر پرانزدے کر منالینا،،،"ردا

کے بولنے پر وہ سوچنے لگی تھی۔

۔۔۔"ہاں یہ ٹھیک ہے پھر وہ سوری بھی مان لے گے میری،،،"ردا کی

بات اسے بھی اچھی لگی تھی تبھی وہ مان گئی تھی۔

۔۔۔ "اچھا آپ تینوں یہی پر رہنا ہم کلاس لے آئے،،،" وہ دونوں کہتے اٹھتے تھے۔

۔۔۔ "ہمیں بھی جانا ہے،،،" جس پر ردانے بھی بولا تو علی اور حمدان سر ہلاتے نکل گئے تھے ان لوگوں کے جاتے وہ تینوں بھی کلاس لینے کے لیے نکل گئی تھیں۔

۔۔۔ "کون ہو تم اور ہمارے گھر میں کیا کر رہے ہو،،،" وہ عورت ان دونوں کو دیکھ چیخی تھی جبکہ اس کا بیٹا بھی بے بس ہو رہا تھا کیونکہ اس وقت ان لوگوں کے چھوٹے سے گھر پولیس والے بھی موجود تھے۔

۔۔۔ "ارے آنٹی ابھی معلوم ہو جاتا ہے آپ لوگوں کو ہم کون ہے اوے اسے فون کر اندر آنے کا بول وید بھا بھی،،،" وہ لڑکا اپنے ساتھ

موجود دوسرے کو دیکھتے بولا تھا۔ جس پر وہ مسکراتے اپنے فون سے میسج کر گیا تھا۔

۔۔۔ "تم لوگوں کو مسئلہ کیا ہے میں چھوڑوں گا نہیں کسی کو،،،" وہ لڑکا ان دو لڑکوں دیکھ غرایا تھا۔

۔۔۔ "ابے سالے کتے تجھے لگتا ہے تو ہم لوگوں کو پکڑ سکتا ہے جو چھوڑنے کی باتیں کرتا ہے تیرا تو وہ حشر ہو گا نا تو یاد رکھے گا اور تیری ماں یعنی آنٹی جی انہیں پیسے بہت پسند ہیں نا یہ پیسوں کے لیے کسی کی عزت بھی نیلام کر سکتی ہیں ناب آپ کو بتاؤ گا میں عزت کی نیلامی کیسے ہوتی ہے،،،" وہ لڑکا اپنی ہیزل گرے آنکھوں میں انتہا کا غصہ لیے بولا تھا جبکہ اس کی آواز پر اس عورت اور اس لڑکے کے چہرے پر خوف آیا تھا۔ پولیس والے بھی کھڑے سب دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے مزید کوئی کچھ بولتا اس سے پہلے ہی ان لوگوں کی نظروں کا مرکز دروازہ بنا تھا

جہاں سے ایک لڑکا اور اس کے ساتھ ایک لڑکی اندر آئے تھے لیکن اس
لڑکی کا چہرہ چادر سے کور تھا جبکہ وہ لڑکا اور عورت اسے بے یقینی سے
دیکھ رہے تھے۔ ان دونوں کا چہرہ دیکھ وہ لڑکے ہنسے تھے۔

سوہانے آج کے دن کا جتنا انتظار کیا تھا یہ وہی جانتی تھی دو دن پہلے اسے
پتا چلا تھا اور اس کے لیے یہ دو دن بھی گزارنا مشکل ہو رہے تھے خیر وہ
آج بھی اپارٹمنٹ نہیں آیا تھا لیکن سوہانے حمد ان اور ردا سے کہہ سارا
سامان منگوا لیا تھا جو یونی سے واپسی پر اسے سامان دے کر گئے تھے
حمد ان اپارٹمنٹ ڈیکوریٹ کروا کر کسی کام کے لیے نکل گیا تھا لیکن ردا
اس کے پاس ہی رکی تھی عبیر کو بھی علی اپنے ساتھ لے گیا تھا تا کہ بسام
اور سوہا ایک ساتھ ٹائم گزار لے۔ جو تھوڑا بہت کام رہ گیا تھا ان دونوں

نے وہ بھی مکمل کر لیا تھا۔ اب سوہا بیٹھی بیگنز کو دیکھ رہی تھی جبکہ ایک بیگ کو دیکھ اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا جس پر ردانے اسے دیکھتے اپنی ہنسی دبائی تھی۔

۔۔۔ "کیا ہوا تم ریڈ اپیل کیوں بن رہی ہو،،،" وہ انجان بنتی پوچھنے لگی تھی۔

۔۔۔ "یہ بیگ غلط آگیا ہے لگتا،،،" اس نے رد کو دیکھتے بولا تھا جس پر ردانے اس سے بیگ لے کر دیکھا تو ہنسنے لگ گئی تھی۔

۔۔۔ "ارے میری جان بیگ غلط نہیں آیا ٹھیک آیا ہے اور آج تم اس میں ہی لالہ کے ہوش اڑاؤں گئی تاکہ دوباراً تم سے ناراض نا ہو وہ،،،" ردانے آنکھ ونگ کرتے بولا تھا جبکہ اس کی بات پر سوہا گبھراہتی بولی تھی۔

۔۔۔"میرے پاس گرین فرائڈ ہے میں وہ پہن لوگی میں نے نہیں

پہننا یہ،،،"وہ بیگ کو دور کرتے اسے اپنا ارادہ بتانے لگی تھی۔

۔۔۔"ایسے نہیں پہننا یہی پہنوگی تم اور ویسے بھی اگر وہ گرین فرائڈ

پہن بھی لو تو لالہ نے کون سا اسے ٹکے رہنے دینا ہے بہتر نہیں یہی

پہنوں،،،"وہ اس کے چہرے کو دیکھتی بے باکی سے بولی تھی۔

۔۔۔"ردا تم باز آؤ یا ر،،،"وہ اب رونے والی ہو رہی تھی۔

۔۔۔"لالہ کو منانا ہے تم نے یا نہیں،،،"اسے نامانتے دیکھ ردا نے پوچھا

تھا جس پر وہ تھوک نگلتی سرہاں میں ہلا گئی تھی۔

۔۔۔"تو چلوں میرا بچہ جلدی سے آؤ میرے ساتھ میں تمہیں تیار کرو

پھر حمد ان آجائے گے مجھے گھر بھی جانا،،،"ردا نے اس کا ہاتھ پکڑا سے

کھڑا کیا تھا اور ساتھ بتایا تھا۔

۔۔۔ "یار تم،،، چپ کر کے چلو،،،" وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ردا اسے
لیے اس کے کمرے میں گئی تھی۔

ردا نے اسے کمرے میں جاتے اس کی نانا کی رٹ کو اگنور کرتے زبردستی
وہ بیگ پکڑا ڈریسنگ روم میں دھکا دیا تھا۔ اور اب وہ خود باہر بیٹھی اس کا
انتظار کرنے لگی تھی۔

ان لوگوں کے چہروں کے رنگ اڑتے دیکھ وہ سب ہنسنے لگے جبکہ
دروازے کے پاس کھڑا لڑکا اپنے ساتھ موجود لڑکی کو لیے ان لوگوں
کے پاس سے گزر صوفے پر بیٹھا تھا وہ لڑکی ڈرتے اس کا ہاتھ مضبوط
سے پکڑ گئی تھی۔

۔۔۔"ارے میری جان ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے انہوں نے جو بھی تمہارے ساتھ کیا ہے نا اس سب کا انجام یہ لوگ اب بھگتے گے،،،" وہ اسے اپنے حصار میں لیتے بولا تھا۔ جبکہ اس لڑکی کو وہ لوگ پہچان گئے تھے۔

۔۔۔"عبی عبیرت تم،،،" جنید نے اسے دیکھتے حیرت سے بولا تھا۔ جبکہ کوئی کچھ بولتا اس سے پہلے وہ عورت بولی تھی۔

۔۔۔"ارے دیکھا میں نا کہتی تھی یہ ہے ہی بد چلن،،،" وہ اسے دیکھ نفرت سے بول رہی تھی جب علی دھاڑا تھا۔

۔۔۔"بس بہت ہو امیری بیوی کے خلاف ایک لفظ نہیں،،،" علی کی دھاڑ پر وہ چپ کی تھی جبکہ بیوی لفظ پر وہ دونوں حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔"تمہاری بیوی تمہیں پتا ہے پہلے یہ میرے پیچھے پاگل تھی اور پھر

جب میں گھانس نہیں ڈالی تو رات کے وقت اپنے کسی عاشق کے سا،،،"

جنید اس کی بات سن بول رہا تھا جب اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی علی نے اٹھتے اس کا کالر پکڑ بنا اسے سمجھنے کا موقع دیے اس کے منہ پر ایک ساتھ دو سے تین مکے مارے تھے۔

۔۔۔ "تیری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کے خلاف بولنے کی وہ پاکباز ہے پاک دامن ہے اور اس بات کا گواہ میرا دل ہے تم لوگوں نے جو بھی کیا اس کے ساتھ اب ایک ایک کا حساب دو گے جب جیل میں سڑو گے نا پھر معلوم ہو گا تم لوگوں کو،،" علی اسے پاگلوں کی طرح مار رہا تھا جس پر وہ عورت تو چیخ رہی تھی لیکن باقی سب سکون سے کھڑے تھے علی کو اتنے غصے میں دیکھ عبیر رونے لگی تھی مگر پھر جنید کی حالت دیکھ وہ آگے بڑھ علی کے بازو پر ہاتھ رکھ گئی تھی جس پر اس کا ہاتھ رکھا تھا۔

--- "علی۔۔۔ بس۔۔۔ کرے۔۔۔ مجھے۔۔۔ ڈر۔۔۔ لگ۔۔۔ رہا

۔۔۔ ہے،،،" وہ روتے ہچکیوں کے ساتھ بولی تھی جس پر علی جنید کو

چھوڑا سے اپنے حصار میں لے گیا تھا۔

--- "ششش میری جان کچھ نہیں ہو اسب ٹھیک ہے میں کسی کو اب

کچھ نہیں کہہ رہا بس چپ،،،" علی نے اس کا ماتھا چوم اسے ریلیکس

کرتے بولا تھا جس پر وہ سختی سے اس کی شرٹ اپنی مٹھیوں میں جکھر گئی
تھی۔

--- "ایس ایس پی صاحب ان دونوں کو ہتھکڑی پہنا کر لے کر جانا تاکہ

باہر سب کو ان کی شرافت کا پتا چلے،،،" اب کی بار بسام بولا تھا۔

--- "ارے چھوٹے خانزادہ صاحب اب بے فکر ہو جائے یہ آپ کے

مہمان ہیں ہمارے پاس،،،" جس پر وہ ایس ایس پی ہنستے اپنے پیچھے

پولیس اہلکاروں کو اشارہ کیا تھا جس میں لیڈی پولیس بھی تھی وہ لوگ

انہیں ہتھکڑی لگا باہر لے کر نکلے تھے۔ جب پیچھے سے وہ تینوں بھی نکلتے
اپنی گاڑی کی طرف بڑھے تھے پورا محلہ ان لوگوں کو باتیں کر رہا تھا۔
جن سے عبیر کی چاچی نے پیسے لیے تھے ان لوگوں ہودودن پہلے ہی
بسام وغیرہ پکڑوا چکے تھے۔

۔۔۔ "عبیر آج میرے ساتھ جائے گی تو سوہا۔۔۔ بھا بھی اپار ٹمنٹ
میں اکیلی ہو گئی چلا جائی،،،،" علی نے عبیر کو گاڑی میں بیٹھاتے اس سے
بولا تھا جبکہ بسام کی گھوری پر وہ بھا بھی لگا گیا تھا۔ وہ دونوں باتوں میں ہی
مصروف تھے جب حمد ان اپنے فون پر میسج دیکھ دونوں سے مل چپ کر
نکل گیا تھا لیکن جاتے جاتے علی کو تھپ اپ کا اشارہ کر گیا تھا۔
۔۔۔ "مجھے کچھ کام ہے اور وہ بچی نہیں ہے جو ڈر جائے گی،،،،" وہ
سنجیدگی سے بولا تھا۔ جبکہ اس کے جواب پر علی کا دل کیا تھا اسے دو
لگائے۔

۔۔۔"بسام دیکھ ٹھیک ہے تو ناراض ہے بھابھی سے لیکن اب تو زیادہ

شو خابن رہا ہے،،،"علی تپتے لہجے میں دانت کچکچا کر بولا تھا۔

۔۔۔"تو اپنی بیوی کو دیکھ میرا دماغ خراب مت کر اور جو تجھے فکر ہو رہی

نا فکر نا کر تجھے چاچو میں ہی بناؤ گا،،،"بسام اسے غصے سے بولتے آخر میں

اپنی بے باکی کا مظاہرہ دیکھا گیا تھا جس پر وہ اسے گھورنے لگا تھا۔

۔۔۔"دفع ہو شیطان کے باپ،،،"وہ اسے بولتا اپنے گاڑی میں بیٹھا تھا

جبکہ اس کے جاتے بسام ہنستے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا وہ

ابھی اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھا ہی تھا جب اس کے فون پر سوہا کی کال آنے

لگی تھی جسے دیکھتے پہلے تو وہ کاٹ گیا لیکن پھر دوبار کال آنے پر ناچاہتے

ہوئے بھی اٹھا گیا تھا۔

۔۔۔"ہیلو بولو کیا ہوا،،،"وہ اب ڈرائیو کرتے فون کان کو لگاتے

سنجیدگی سے بولا تھا۔ لیکن سامنے سے کوئی نہیں بولا تھا۔

۔۔۔ "ہیلو سوہا بولو اب کہا گئی،،،،، "بسام کو اب فکر ہونے لگی تھی۔

۔۔۔ "ہیلو سوہا کچھ بولو یا ر تم ٹھیک ہو،،،،، آہہ،،،،، "وہ پریشان ہوتے

بول رہا تھا جب ایک دم چیخ کے ساتھ فون بند ہوا تھا۔ جس پر وہ پریشان ہوتا فون دیکھنے لگا تھا بسام نے دوبار اکال کی تھی لیکن اب اس کا فون بند جا رہا تھا۔

۔۔۔ "شیٹ یا اللہ وہ ٹھیک ہو،،،،، "وہ اپنے بالوں میں ایک ہاتھ پھیرتا دعا کرتا گاڑی کی سپید بڑھا گیا تھا۔ اس کے دماغ میں اب عجیب عجیب سے خیال آرہے تھے۔ وہ پول والا واقعہ بھی اس کے دماغ میں آیا تھا جس پر وہ گاڑی تیز کرتا بس کسی طرح اپارٹمنٹ تک جانا چاہتا تھا۔

ردا سے تیار کر کب کی چلی گئی تھی وہ بسام کو فون کر اب اپنا فون بند کر بیک سائیڈ پر پول والی سائیڈ پر تھی وہ اس وقت ڈارک گرین نیٹ کی

شارٹ سی بامشکل گھٹنوں تک آتی نائیٹ پہنے ہوئے تھی جس کی بیک
بھی ناہونے کے برابر تھی سہارے کے لیے بس دونوں طرف موتیوں
کی باریک سی ڈوریاں تھی وہ اس کے جسم کو چھپانے کی ناکام سی
کوشش کر رہی تھی وہ توردا کے سامنے اتنا عجیب فیل کر رہی تھی اور
کہاں بسام مگر اسے کچھ حوصلہ اس لیے بھی تھا کیونکہ اس کے ساتھ
سلک کالونگ گاؤن تھا جسے پہن اس نے خود کو کچھ تو کور کیا تھا۔ بالوں کو
کھولا چھوڑے ہلکے سے میک اپ کے ساتھ نیوڈریڈ لپ اسٹک لگائے وہ
قیامت ڈھار ہی تھی۔

ابھی بھی وہ وہاں اپنے ڈھرکتے دل کے ساتھ ہاتھوں میں ہاتھ الجھائے
بسام کا انتظار کر رہی تھی۔

وہ کچھ ہی منٹوں میں اپارٹمنٹ آگیا تھا بسام نے آتے جلدی سے دروازہ
کھولا تھا لیکن اپارٹمنٹ کی تمام لائٹس آف تھی جسے جب اس نے آون

کیا تو سامنے ہی ڈرائنگ روم کو خوبصورتی سے گلاب کے پھولوں سے
سجادیکھ وہ حیران ہوا تھا ساتھ ہی اس کی نظر سامنے ٹیبل پر گئی تھی جس
پر کچھ بیگنز پڑے تھیں لیکن پھر سوہا کا خیال آتے وہ سب چھوڑ اپنے
کمرے کی طرف بڑھا تھا کمرے کا دروازہ کھول وہ حیران ہوا تھا کمرے
میں بھی خوبصورتی سے گلاب کی پتیوں سے بیڈ تک راستہ بنایا گیا تھا اور
اس راستے کے دونوں اطراف چھوٹی چھوٹی آرٹیفشل کینڈلز لگائی گئی
تھی جبکہ بید کی سائیڈ ٹیبلز پر بھی وہی کینڈلز رکھی ہوئی تھی بیڈ پر وائٹ
بیڈ شیٹ پر خوبصورت ساپتیوں سے دل بنایا گیا تھا باقی کمرے میں لال
رنگ کے کافی دل والے بولونز رکھے گئے تھے بسام کو وہ اپنا پارٹمنٹ
لگ ہی نہیں رہا تھا وہ سب دیکھ حیران ہوتا ڈرائنگ روم کی طرف بڑھا
تھا بسام نے دروازہ کھولا تو سوہا وہاں بھی نہیں تھی۔ جس پر وہ واش روم

تک چیک کر گیا تھا وہ پریشان ہوتا عبیر والا کمرابھی دیکھ گیا تھا لیکن سوہا وہاں بھی نہیں تھی۔

۔۔۔ "سوہا کہاں ہو یار،،،،" وہ پریشان ہوتے اونچی آواز میں بولا تھا۔
لیکن کوئی جواب نہیں ملا تھا۔

۔۔۔ "سوہا دیکھو اگر تو یہ کوئی مزاق ہے تو باز آ جاؤ میں بہت برا پیش آؤ گا،،،" وہ غصے اور پریشانی سے دھاڑا تھا۔ جبکہ بیک سائیڈ پر وہ اس کی آواز سن پوری طرح کانپی تھی۔ اسے اپنا دل باہر آتا محسوس ہو رہا تھا۔
بسام نے کچھ سوچتے بیک کی طرف قدم بڑھائے تھے وہاں بھی پتیوں سے راستہ بنایا گیا تھا بسام اسے دیکھتے آگے آیا تو آگے اندھیرا تھا اس نے وہاں کی لائٹس آن کی تو وہاں منظر دیکھ بسام کا منہ کھولا تھا۔ پول کے پانی میں کافی ساری گلاب کی پتیوں پر آرٹیفشل کینڈلز لگائی گئی تھیں جو اسے بہت خوبصورت دیکھا رہی تھیں جبکہ پول کے چاروں اطراف

خوبصورت سے لال دل والے بولو نزباندھے گئے تھے جو اوپر کی طرف
اڑتے نظر آ رہے تھے۔ سائیڈ پر ایک خوبصورت سا چھوٹا سا ٹیبل رکھا
گیا تھا جس کے ارد گرد دو کرسیاں پڑی تھیں اس ٹیبل کو ریڈنیٹ اور
گولڈن لائٹس سے کور کیا گیا تھا۔ سب کچھ دیکھ میوزک سٹارٹ
ہونے پر بسام کی نظر ایک دم سائیڈ پر رکھے گئے سپیکرز کے پاس گئی تھی
جہاں سوہا اس کی طرف بیک کر کے کھڑی تھی ڈارک گرین سلک کے
گاؤن میں اسے کھڑے دیکھ بسام کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدم ہوئی
تھی۔

۔۔۔ "کل راستے میں غم مل گیا تھا،،،

لگ کے گلے میں رو دیا،،،

جو صرف میرا تھا صرف میرا،،،

میں نے اسے کیوں کھو دیا،،، "سوہا کو اس کی موجودگی کا احساس ہو گیا تھا
تبھی گانا سٹارٹ ہوا تو دونوں کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔

۔۔۔ "ہاں وہ آنکھیں جنہیں میں چومتا تھا بے وجہ

پیار میرے لیے کیوں ان میں باقی نارہا،،، "بسام نے دھڑکتے دل کے
ساتھ اپنے قدم اس کی طرف بڑھائے تھے وہ کسی ٹرانس کی کیفیت
میں اس کی طرف چلتا جا رہا تھا۔ جبکہ بسام جیسے جیسے قریب آ رہا تھا سوہا
کے پسینے چھوٹ رہے تھے گبھراہٹ مزید بڑھتی جا رہی تھی مگر اس
نے اسے منانا بھی تو تھا نا اففف محبت کیا کیا کرواتی ہے انسان سے یہ
اسے اب معلوم ہو رہا تھا۔

۔۔۔ "ہمنو امیرے تو ہے تو میری سانسیں چلے،،،

بتادے کیسے میں جیوگا تیرے بنا،،، بسام نے اسے پیچھے سے ہی ہگ کیا
تھا جس پر وہ اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی بسام بھی اسے ہگ کر اس کے
بالوں میں چہرہ اچھپا اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا تھا۔

۔۔۔ "مس سوہا خان اس اتنی محنت کی وجہ جان سکتا ہو میں،،،" بسام
نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے بولا تھا لیکن کوئی شرارت نہیں کی
تھی۔

۔۔۔ "آپ کی برتھڈے تھ تھی،،،" وہ مشکل سے اتنا ہی بول پائی
تھی جب بسام نے اس سے الگ ہو اس کا رخ اپنی طرف موڑا تھا۔ اس
کے زخموں نے پر وہ نظریں جھکا گئی تھیں لیکن ہاں بسام خانزادہ کے
دل کے ساتھ اچھی خاصی چھیڑ چھاڑ کر گئی تھیں۔ ایک تو وہاں کی
ڈیکوریشن اوپر سے پیچھے چلتا سونگ اور پھر اب دشمن جاں کی اتنی
قیامت خیز تیاری بسام خانزادہ کو تو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔

بسام نے اوپر سے لے کر نیچے تک اس کا آنکھوں سے جائزہ لیا تھا پھر اپنی دائیں ہاتھ کی پہلی دو انگلیوں کو اس کی تھوری پر رکھ اس کا چہرہ اوپر کیا تھا۔ اسے دیکھ بسام کو اپنے گلے میں کانٹے چبھتے محسوس ہو رہے تھے۔ اس کے جذبات اب باہر آرہے تھے لیکن وہ خود پر کنٹرول کرتے بولا تھا۔

۔۔۔"اگر بر تھڈے تھی تو تم مجھے میسج پر وش کر دیتی یہ تمہاری اتنی تیاری اس کی وجہ بتاؤ مجھے سوہا خان،،،" بسام نے اس کے چہرے کے قریب ہوتے اپنی بھاری آواز میں بولا تھا جس پر وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

..."Tell me Soha Khan do you want to seduce me so that I get carried away by my feelings and do something

wrong and then you call my love as
lust."

سوہا خان بتاؤ کیا تم مجھے بہکانا چاہتی ہو تاکہ میں اپنے جذبات میں بہہ
(جاؤں اور کچھ غلط کروں اور پھر تم میری محبت کو ہوس کہو
بسام کی بات پر سوہانے نظریں اٹھا اس کی طرف دیکھا تھا جو اسے دیکھ
مسکرا رہا تھا۔ بسام کے الفاظوں نے اسے تکلیف دی تھی۔
--- "نہ نہیں بسام می میں تو آپ کو بس،،،" وہ بول ہی رہے تھے جب
بسام اس سے اپنا رخ موڑ گیا تھا کیونکہ وہ اسے مزید دیکھتا تو شاید کچھ بھی
کر جاتا لیکن وہ ایسا کچھ کرنا نہیں چاہتا تھا۔
--- "بس کرو سوہا تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے اتنا تو ذلیل میں کبھی بھی
نہیں ہوا اتنا تو کیا ہوا ہی نہیں لیکن تم نے تو مجھے پاگل سمجھ رکھا ہے،،،"

اس کے غصے سے بولنے پر سوہانے میوزک بند کیا تھا بسام مسلسل اسے
ہرٹ کر رہا تھا لیکن جتنا اس نے کیا تھا یہ اس سے کم تھا۔

۔۔۔ "س سام پلیز میری بات سننے سوری مجھے وہ سب نہیں کہنا چاہیے
تھا لیکن میں کی کیا کرتی مجھ مجھے ڈر لگتا ہے سام،،،" وہ آنکھیں جھکا ہی
بول رہی تھی جب اس کی بات سن بسام نے رخ اس کی طرف کیا تھا۔
۔۔۔ "سوہا مجھے سمجھ نہیں آرہی میں ایسا کیا کرتی تھیں یقین دلاؤ اپنی

محبت کا تم کیوں اب مجھے میری نظروں میں ہی گزار رہی ہو،،،" وہ اس کی
بات سن اس کی طرف رخ کرتے غصے سے دھاڑا تھا اس کی دھاڑ پر وہ
اچھل کر پیچھے ہوئی تھیں جبکہ آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ کر اس کے
عارضوں کو بھگونے لگے تھے۔ اس کے آنسو دیکھ بسام نے اپنے بالوں
میں ہاتھ پھیرتے خود کو نارمل کرنا چاہا تھا۔

--- "مجھے،، آپ،، سے،، ڈر،، نہیں،، لگتا،، سام،، اور،، آ
آپ،، پر،، یقین،، بھی،، ہے،، مجھے "وہ اپنے آنسو خود ہی
صاف کر ہچکیوں کے درمیان معصومیت سے بولی تھیں جس پر بسام نے
ناچاہتے بھی اس کے قریب ہو اس کا چہرہ اوپر کر اپنے لہجے میں نرمی کی
تھی۔

--- "مجھ سے ڈر نہیں لگتا تو پھر تمہارے بیوی کی وجہ سوہا خان اور اگر
یقین ہے تو کیوں یہ سب کر رہی ہو،، "وہ نرمی سے بولا تھا ساتھ ہی
بسام نے اس کے آنسو صاف کیے تھے لیکن وہ کچھ نہیں بولی بلکہ اپنی
نظریں جھکا گئی تھی۔

--- "سوہا بتاؤ مجھے کیا بات ہے،، "بسام نے اسے خاموش دیکھ پھر
پوچھا تھا لیکن وہ کچھ نہیں بولی جس پر وہ اسے دیکھتا رہا شاید کچھ بول دے
لیکن وہ نہیں بولی جس پر بسام ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کرتا اس سے

بیچھے ہٹ باہر جانے لگا تھا اس نے ابھی اپنے چند قدم ہی آگے بڑھائے
تھے جب سوہا جلدی سے اس کے قریب ہوتی اس کا ہاتھ پکڑ گئی تھی
جس پر بسام نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "وہ آپ نے جانتا ہے ناٹھ ٹھیک ہے میں بتاتی ہو لیکن آپ وعدہ
کرے آپ مجھے چھوڑے گے نہیں اور نار ناراض بھی نہیں
ہو گے،،،" سوہا نے ہلکی آواز میں بولا تھا جبکہ اس کی بات سن بسام
مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "تم مجھے بتاؤ سوہا میرا یقین کر سکتی ہو تم میں تمہیں چھوڑوں گا
نہیں اور نا ہی ناراض ہو گا اب بتاؤ،،،" بسام نے اس کے آنسو صاف
کرتے پیار سے بولا تھا جبکہ سوہا نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تو وہاں اس
کے لیے پیار ہی پیار تھا جس پر وہ نظریں جھکا گئی تھی۔ وہ آنکھیں بند کر
لمبا سانس کھینچتے ہمت کر بولنے لگی تھی۔

---"مجھے میرے ماما بابا کا نہیں پتا میں جب چھوٹی تھی تو مجھے یاد ہے
مجھے ایک عورت سنبھالتی تھی اور جب میں تیرا سال کی ہوئی تو اس نے
مجھے بتایا تھا کہ میں کسی سڑک کے کنارے سے ملی تھی میرا نام بھی اس
نے رکھا تھا وہ بہت پیار کرتی تھی مجھے لیکن پھر ایک دن اس کی موت ہو
گئی کیسے یہ نہیں پتا مگر تب میں پندرہ سال کی تھی مجھے اس گھر میں اکیلے
ڈر لگنے لگا میں وہاں سے بھاگ آئی تھی میری قسمت خراب وہاں سے
ڈر کر بھاگی تھی لیکن یہ نہیں معلوم تھا میں غلط لوگوں کے ہاتھ لگ جاؤ
گی وہ لوگ بہت برے تھے انہوں نے مجھے ایک کمرے میں بند کر دیا تھا
جہاں پر وہ بڑی عورتیں بھی تھی اور وہ ان کے ساتھ روز گندے کام
کرتے تھے میں چھوٹی تھی تبھی بیچ رہی تھی لیکن ایک دن ان کا باس
آگیا اور اس کی نظر مجھ پر گئی تو اس نے اپنے لوگوں سے مجھے اٹھا رہ کے
ہونے تک تیار کرنے کا بولا تھا ان میں کچھ عورتیں بھی تھی وہ لوگ مجھے

روز کچھ نا کچھ سیکھاتی تھیں اور جب میں منا کرتی تھی تو مجھے سزا ملتی تھی
سگریٹ کی مدد سے مجھے جلایا جاتا تھا اور لوہے کے پائپ سے مارا بھی
جاتا تھا وہاں میں پتا نہیں کتنے دن رہی اس انسان کی جب بس ہوئی تو اس
نے مجھے تیار کروا اپنے فارم پر لانے کا حکم دیا اور وہ لوگ مجھے فارم پر لے
گئے وہاں اس انسان نے مجھے پتا نہیں کون سا انجکشن لگایا تھا مجھے نہیں پتا
لیکن مجھے جب تک ہوش رہی میں اللہ سے دعا کرتی رہی پھر جب مجھے
ہوش آیا تو میں کسی یتیم خانے میں تھی وہاں اور بھی لڑکیاں تھیں
جنہیں میں نے فارم پر دیکھا تھا انہوں نے بتایا تھا وہاں کچھ لوگ آئے
تھے جن سب نے چہرے پر ماسک لگائے تھے لیکن ان میں سے ایک کی
ہیزل بلو آنکھیں تھیں ان لوگوں نے ہمیں بچایا تھا پتا نہیں کون تھے
لیکن میں بہت بیمار رہی تھی وہاں کی ہیڈ بہت اچھی تھی اس نے مجھے
کیا اور سیکنڈ ایر تک اس نے مجھے پڑھایا تھا لیکن پھر وہ چینج پڑھانا شروع

ہو گئی اور یونیورسٹی آف میں نے بھی یتیم خانہ چھوڑ دیا تھا باقی آپ کے سامنے ہے،،، "سوہا بتاتے چپ ہوئی تھی جب بسام کی نظر اس کے کندھے پر گئی تھی جہاں جلے کا نشان تھا جسے دیکھانے کے لیے سوہانے اپنے گاؤن کو ہلکا سا کندھے سے سرکایا تھا۔ بسام کو وہ دیکھ تکلیف ہوئی تھی جبکہ اس کی آنکھوں میں موجود آنسوؤں باہر آئے تھے۔

۔۔۔ "ایسے اور بھی نشان ہیں اور یہی وجہ سے مجھے سب سے ڈر لگتا ہے،،، "بسام کو دیکھتے وہ بولی تھی ساتھ ہی اس نے اپنا گاؤن ٹھیک کیا تھا جبکہ سوہا مزید کچھ بولتی بسام اسے کھینچتے اپنے گلے سے لگا گیا تھا۔

۔۔۔ "مجھے معاف کر دو میری جان میں نے تم سے تمہارے ڈر کی وجہ نہیں پوچھی اور بغیر قصور کے تم سے اتنا ناراض رہا،،، "بسام اسے خود میں بھیجتے بولا تھا جبکہ اس کا حصار ملتے سوہا کا ضبط ٹوٹا تھا تبھی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی جبکہ روتو وہ بھی رہا تھا اسے لگتا تھا شاید اس کا درد

زیادہ ہے لیکن نہیں اس سے بھی زیادہ کسی کا درد تھا اس کا اندازہ اسے
اب ہوا تھا۔ بسام کتنی ہی دیر اسے خود کے حصار میں لیے کھڑا رہا تھا پھر
اس کا چہرہ اپنے سینے سے نکلتا اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔ جس
پر سوہانے آنکھیں بند کی تھی بند آنکھوں میں سے بھی آنسو نکل رہے
تھے جنہیں صاف کر بسام نے اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھے تھے
پھر اس کی ناک کو چوم اس کی نظریں سوہانے کے ہونٹوں پر آئی تھیں
جنہیں وہ پہلے دو بار چوم تو چکا تھا لیکن دونوں بار اس کی تشنگی کم ہونے
ہا تھوں مجبور ہوا اس کے بجائے مزید بھری تھی۔ بسام نے دل کے
نیو دریڈ لپ اسٹک سے سجائے نرم گرم ہونٹوں پر اپنے سرخ ہونٹ
رکھے تھے وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیے خود کو سکون پہنچا رہا
تھا لیکن آج اس کے لمس میں سوہانے کو نرمی ہی نرمی محسوس ہو رہی تھی۔
وہ کتنی ہی دیر اس کے لبوں کے ساتھ لپیٹا رہا تھا جبکہ سوہانے کے

لیے اس کے گلے میں ہاتھ ڈال گئی تھیں وہ سب فراموش کیے بس اسے محسوس کر رہا تھا لیکن سوہا کی سانسیں الجھاتی دیکھ بسام نے نرمی سے اس کے ہونٹوں کو آزاد کیا تھا جس پر وہ اس کے سینے سے لگ اپنا سانس بحال کرنے لگی تھی۔

۔۔۔ "سوری سوہا لیکن میں بے بس تھا اور پھر تم اتنا تیار،،،" وہ بول ہی رہا تھا جب سوہا نے اس کے سینے سے سر نکال کچھ اونچے ہو آنکھیں بند کر اس کے ہونٹوں پر ہلکے سے اپنے ہونٹ رکھ پیچھے ہوئی تھیں جبکہ بسام تو اس کی حرکت پر حیران ہوا تھا۔

۔۔۔ "سام مجھے محبت پر یقین نہیں تھا لیکن آپ سے ہوئی تو یقین ہو گیا ہے آپ میرے لیے سب کچھ ہو جس دن آپ نے یونی میں سب کے سامنے سوری کی تھی اس دن میرے دل و دماغ نے اس بات کا اقرار کیا

تھا مجھے آپ سے محبت ہے،،،" وہ اقرار کر چپ ہوئی تھی جبکہ اس کے الفاظوں نے بسام خانزادہ کو سکون دیا تھا۔

۔۔۔"سوہا تمہاری یہ تیاری مجھے جو اشارہ دے رہی ہے یہ سب اسی لیے تو نہیں کہ میں ناراض تھا،،،" لیکن پھر بھی وہ حیران ہوتے بولا تھا جبکہ اس کے سوال پر سوہا کا دل کیا تھا اس کا سر پھاڑ دے جو اس کے اقرار پر بھی ایسا سوال کر رہا تھا۔

۔۔۔"نہیں میں تو پاگل ہونا جو اپنے منہ سے بھی بکواس کر رہی ہو پھر بھی بدھو بن یہ سوال کری جا رہے ہیں آپ حد ہوتی ہے ویسے،،،" جس پر وہ اب کی بار غصے سے بھڑکی تھی جبکہ اس کا آج ہر روپ بسام خانزادہ کو حیرت میں مبتلا کر رہا تھا وہ بولنے ہی لگا تھا جب اس کی نظر سوہا کے گلے میں پہنے گئے لاکٹ پر گئی تھی جو اس نے دیا تھا جسے دیکھ اب کی

بار وہ سچ میں خوش ہوا تھا تبھی کچھ بولے بغیر اسے اپنی طرف کھینچ اس کے گلے میں اس لاکٹ پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔

۔۔۔ "میری جان اگر اس پر پہلے نظر پر جاتی تو تمہیں کچھ کہنا نا پڑتا لیکن

تمہاری تیاری مجھے بہکار ہی ہے سوہا میں ہر حد پار کر جاؤ گا آج سوچ لو،،، "بسام کی بات پر وہ گھبرائی تھی جس پر اس نے اس کی گردن پر جھکے اپنی نظریں اٹھا اسے دیکھا تھا۔ سوہا کا دل کیا تھا پیچھے ہٹ جائے لیکن اب اتنا کچھ کر وہ اس کا پھر سے دل نہیں توڑنا چاہتی تھی۔

۔۔۔ "میں ہرٹ نہیں ہو گا تم وہ بتانا جو تم چاہتی ہو،،، "وہ اسے چپ دیکھ بولا تھا جبکہ اب سوہا حیران ہوئی تھی وہ کیسے اس کے دل کی بات جان گیا تھا۔

۔۔۔ "پہل پہلے کھانا کھالے مجھے بھوک لگی تھی،،، "سوہا کے لڑکھڑاتے لہجے میں بولنے پر بسام مسکراتے پیچھے ہوا سے لیے ٹیبل تک

گیا تھا پھر اس کو بیٹھا خود بیٹھ کھانا دیکھنے لگا تھا جس میں چائیںز تھا اور سارا
بسام کافیورٹ تھا اس نے پہلے سوہا کو دیا پھر خود نکالایا تھا جس پر سوہا چپ
کر کھانے لگی تھی جبکہ بسام نے سپیکر سے اپنا فون اٹیچ کر اس پر ہلکا سا
میوزک بھی لگا دیا تھا۔ سوہا تو پھر بھی کچھ کچھ کھا رہی تھی لیکن بسام اس
کے لیے کھانا مشکل ہو رہا تھا۔ تبھی وہ بس کھاکم رہا تھا اسے زیادہ دیکھ رہا
تھا جو اس گاؤن میں اب خود کو انکنفرٹیبل محسوس کر رہی تھی جسے دیکھ
اسے ہنسی آرہی تھی لیکن وہ کنٹرول کر گیا تھا۔ کچھ دیر میں وہ لوگ کھانا
کھا کر فری ہو گئے تھے جس پر سوہا نے اس کے سامنے کیک کیا تھا جبکہ
HAPPY BIRTHDAY PAHARI کیک پر
لکھا دیکھ بسام نے اسے گھورا تو وہ مسکرا گئی تھی۔ اسے BAKRY
مسکراتے دیکھ وہ بھی مسکراتا کیک کٹ کر گیا تھا۔ پھر اس نے اس کا
چھوٹا سا پیس سوہا کے آگے کیا تھا۔

۔۔۔ "ماد خپل ژوند تر ټولو ځکه کلیمزه درلوده مننه چې زما ورځنۍ ماز ټولنه

(میری زندگی کی سب سے خوبصورت سالگرہ تھی یہ شکر یہ میرے دن کو خاص کرنے کے لیے میری جان) بسام نے اسے کیک کھلاتے پشتو میں بولا تھا جس پر وہ صرف مسکرا گئی تھی کیونکہ پشتو اسے بھی آتی تھی۔ وہ کیک سائیڈ پر کراٹھ سوہا کو بھی اپنے ساتھ کھڑا کر گیا تھا۔

..."So Miss Soha would you like to
dance with me?"

(تو مس سوہا کیا آپ میرے ساتھ ڈانس کرنا پسند کریں گی؟)

بسام نے اس کی طرف ہاتھ کرتے بولا تھا جس پر وہ مسکراتے اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھ گئی تھی جس پر اس نے لائٹ سامیوز ک لگایا تھا وہ اس پر سوہا کے ساتھ ہلکے ہلکے سٹیپ لینے لگا تھا۔

--- "میرے ہاتھ میں تیرا ہاتھ ہو ساری جنتیں میرے ساتھ ہو،،،"

میرے ہاتھ میں تیرا ہاتھ ہو ساری جنتیں میرے ساتھ ہو،،، "بسام

نے خود گاتے سوہا کا ایک ہاتھ لے اپنے ہونٹوں سے لگایا تھا جبکہ دوسرا

اپنے کندھے پر رکھ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال اسے اپنے قریب کیا تھا۔

--- "تو جو پاس ہو پھر کیا یہ جہاں،،،"

تیرے پیار میں ہو جاؤ فنا،،، "وہ اسے اپنے قریب کیے ہلکے ہلکے موو

لے رہا تھا جبکہ سوہا کی نظریں جھکی ہی ہوئی تھیں لیکن بسام کی نظریں

اس پر ہی تھیں۔ وہ اسے آسمان سے اتری پری ہی لگ رہی تھی۔

--- "زندگی اتنی بھی حسین ہوتی ہے یہ مجھے تم سے مل کر پتا چلا ہے

سوہا بسام خانزادہ،،، "وہ اس کے کان کے قریب جھک سرگوشی کرتے

اس کا دل بھی دھڑکا گیا تھا۔

--- "تجھ کو چاہوں انداز بدل بدل کے،،،"

میری زندگی کا اکلوتا عشق ہو تم،،، "وہ خوبصورت سا شعر کہتے اس کا
گال چوم گیا تھا۔

تیرے دل میں میری سانسوں کو پنا مل جائے،،،
تیرے عشق میں میری جان فنا ہو جائے،،، "بسام نے اس کا ہاتھ پکڑ
خود کو کچھ فاصلے پر کرتے اسے گھمایا تھا۔
--- "جتنے پاس ہے خوشبو سانس کے،،،

جتنے پاس ہونٹوں کے سر غم،،،
جیسے ساتھ ہے کروڑیاد کے،،،

جیسے ساتھ باہوں کے سنگم،،، "اس نے سوہا کو پھر سے اپنے قریب کیا
تھا وہ دونوں ایک دوسری کی آنکھوں میں مکمل کھوئے سٹپ کر رہے
تھے لیکن گاؤن کی بیلٹ لوز ہونے پر سوہا کو ایک دم کسی گربہ کا احساس
ہوا تھا جس پر اس نے اپنی نظریں بسام سے ہٹائی تو وہ مسکرا گیا۔ مگر سوہا

کچھ کرتی یا سمجھتی اس سے پہلے ہی بسام ایک بار پھر اسے گھومتے اپنے ہاتھ پر گرا گیا تھا۔ کچھ پل تو وہ ویسے ہی رہی پھر میوزک ختم ہونے پر بسام نے اسے سیدھا کیا تھا۔ جس پر وہ اس سے کچھ پیچھے ہو کنفیوز ہوتے کانپتے ہاتھوں سے بیلٹ باندھنے لگی تھی لیکن وہ کھول چکی تھی جس پر وہ فوراً سے اپنا گاؤن ہاتھ سے سنبھال گئی تھی لیکن اس کی اتنی جلدی پر بھی بسام دیکھ چکا تھا اسے انداز نہیں تھا وہ آج تباہی مچانے والی ہے سو ہاگاؤن ٹھیک کرتے اس کی بیلٹ کو باندھتی اس سے پہلے ہی بسام اسے کھینچتے اپنے سینے کا حصہ بنا چلا تھا جس پر اس نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ اس کے چہرے کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں میں جزبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر آباد تھا جسے دیکھ وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔ "پہلے شاید میں خود پر کنٹرول کر لیتا لیکن اب مشکل ہے سو ہا بسام

خانزادہ تمہیں یہ نائیٹی پہنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا جب شوہر کو انتظار

کی سولی پر اچھا خاصہ لٹکا اس کا انتظار ختم کیا جائے تو ایسی نائیٹیز نہیں
پہنتے کیوں پھر وہ اسے دوبار اپہنے کے لائق نہیں چھوڑتے،،، "وہ اس
لے گاؤن کو اس کے کندھوں سے سرکاتے بولا تھا سوہا کے ہاتھ اگر
بسام کے کندھوں پر نہ ہوتے تو وہ گاؤن زمین پر ہی گرتا وہ اپنی آنکھیں
بند کر گئی تھی جس پر وہ مسکراتے اس کے کندھے پر لب رکھ گیا تھا۔
--- "یار اب ہم پول رومانس کرے یا پھر روم رومانس چلو جلدی بتاؤ
جہاں تم ایزی رہو گی ہم وہی رومانس کرے گے،،، "بسام نے اس کی
گردن پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے پوچھا تھا جس پر وہ کچھ نہیں بولی
لیکن اس کا گھبرا یا چہرہ بسام کو مزادے رہا تھا۔
--- "بتاؤ بھی اب،،، "اسے کچھ نا بولتے دیکھ بسام نے پھر بولا تھا جس
پر اس نے اپنی نظریں اٹھا اس سے شکوہ کیا تو وہ ہنسے لگا تھا۔

..."Come on yrr, we do it in the room,
it's your first time, so you won't feel
easy to undress here. After all, I am
only worried about my wife now"

بسام نے اس کے گاؤن کو گراتے اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے انگلش
میں بے باک جملہ اس کے کان میں بولتے اسے مزید سرخ کیا تھا جس پر
وہ اس کی گردن میں اپنا چہرہ چھپا گئی تو بسام کا قہقہہ گونجا تھا۔ وہ سوہا کو
لیے روم کی طرف بڑھا تھا جہاں اندر جاتے اس نے سوہا کو بیڈ پر لیٹاتے
اس کے پاس اپنے بیٹھنے کی جگہ بنائی تھی۔

۔۔۔"سوہا ایک بار پھر سوچ لو تم اپنے پورے دل سے چاہتی ہو ہم اپنے
رشتے کو آگے بڑھائے،،" بسام نے اس کے پاس بیٹھتے پوچھا تھا جس
پر وہ نظریں جھکا ہی ہاں میں سر ہلا گئی تھی۔

۔۔۔"یار پکا اجازت ہے کیونکہ تمہارا یہ روپ مجھے ہر حد پار کرنے کے لیے اکسار ہا ہے،،،" وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے بولا تھا لیکن وہ کچھ نہیں بولی بسام نے اپنے ہاتھ روکے تھے۔

۔۔۔"میں جانتا ہوں میری بیوی شر میلی ہے اسی لیے تم اگر اجازت دے رہی ہو تو میری شرٹ کے بٹنوں کو کھولنا شروع کر دو اور اگر نہیں تو اپنے ہاتھ کو اس چادر کی طرف بڑھا لو میں سمجھ جاؤ گا،،،" بسام نے اس کے جھکے چہرے کو دیکھ کر بولا تھا جس پر وہ چپ رہی تھی مگر پھر ہمت کرتی اس کی شرٹ کے بٹن پر ہاتھ رکھ گئی تھی جس پر وہ مسکرا گیا تھا سوہا نے اپنے کانپتے ہاتھوں سے اس کی شرٹ کے بٹن کھولے تھے جسے اتار وہ دور پھینک چکا تھا۔

..."Soha baby today I will give you full opportunity to be ashamed of my

every act and then in the morning I
will ask you which act you were most
ashamed of."

اس نے آنکھ ونگ کرتے بے باکی سے بولا تھا جس پر وہ سرخ ہوئی تھی
جسے دیکھتے وہ مسکراتے اس پر جھکا تھا۔ بسام نے انتہائی نرمی سے اس کے
چہرے کو چومنا شروع کیا تھا۔

--- "جہاں جہاں سے تمہاری جان جاتی ہے،،،

میں ہر اس جگہ بوسہ دوں گا تمہیں،،،" وہ اس کے کان میں بے باک شعر
سرگوشی نما بولتے اس کے ہونٹوں کو جھک گیا تھا۔ جس پر سوہانے اس
کے گلے میں باہیں ڈالی تو بسام نے مسکراتے اس کے ہونٹوں پر اپنی
شدتیں لوٹا تا شروع کی تھی وہ قطرہ قطرہ اس کی سانسیں چھن رہا تھا۔
کتنی ہی دیر وہ اس کی سانسیں الجھاتا رہا تھا وہ کبھی اس کا بالائی لب سک

کرتا تو کبھی نچلا جب سوہا کو سانس لینا مشکل ہوا تو بسام نے کچھ نرمی کی
تھی وہ اب اسے اپنی سانسیں دے رہا تھا۔ اسے کچھ ریلیکس کر بسام نے
پھر اس کے ہونٹوں پر شدت بڑھائی تھی۔ جبکہ اس کو زیادہ فری ہوتے
دیکھ سوہا نے اس کے کندھوں پر اپنے ناخن مارے تھے جلن ہونے کی
وجہ سے بسام نے اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشی تھی۔

۔۔۔ "بے بی اپنی جان خلاصی کی دعا کرنا کیونکہ میرا ساری رات تمہیں
بخشنے کا ارادہ نہیں ہے،،،" بسام نے بولتے اس کی گردن پر بوسوں کی
برسات کی تھی بسام نے اسے لمبے لمبے سانس بھرتے دیکھ اس کی
گردن پر اپنے دانتوں کا دباؤ بڑھایا تھا جس پر وہ سسکی تھی۔ گردن سے
اس کے ہونٹوں نے اس کے دل کے مقام تک کا سفر کیا تھا وہ اب اس
کی دھڑکنوں کو اپنے لمس سے مہکا رہا تھا۔ سوہا کو گبھراتے دیکھ اسے
تنگ کرنے کی غرض سے بسام نے اس کی دھڑکنوں پر اپنے ہونٹوں

کے ساتھ دانتوں کا لمس بھی چھوڑا تھا جس پر سوہانے اس کے کندھوں پر پھر ناخن مارے تھے۔

۔۔۔ "اس سا مممم،،،" اس نے ترپتے بسام کا نام پکارا تھا جس پر وہ مزید نیچے جانے کا ارادہ ترک کر اوپر ہو اس کے ہونٹوں پر جھکنے ہی لگا تھا جب وہ غصے سے کچھ نیچے ہو اس کے سینے پر اپنے دانت گاڑھ گئی تھی اس نے یہ کام ہمت سے کیا تھا لیکن بسام کو مزا آیا تھا۔ بسام نے اپنے ہونٹوں کو بچ کر اس کا دیا میٹھا درد برداشت کیا تھا۔

..."I like your this style my hottie pie"

بسام نے کہتے اس کے کندھے پر اپنے لب رکھے تھے وہ ویسے ہی اپنے لب رکھتا اس کے پیٹ تک آیا تھا وہ اس کے بلی بٹن پر اپنے دانتوں کا دباؤ ڈال اسے ایک بار پھر سکھنے پر مجبور کر گیا تھا۔

۔۔۔"س سام مج مجھے سان سانس نہیں آرہا،،،"سوہانے گھبراتے

لڑکھڑاتے اس سے بولا تھا جس پر وہ واپس سے اوپر ہوا تھا۔

۔۔۔"ہاں تو میری سانسیں کس کام آئے گی بے بی،،،"اس نے سوہا

کے ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ کرتے گھمبیر لہجے میں بولا تھا وہ کچھ

کہتی یا سمجھتی اس سے پہلے ہی وہ بولتے ہی اس کے ہونٹوں کو شدت سے

چومنے لگا تھا وہ اب سچ میں اسے اپنی سانسیں دے رہا تھا جبکہ سانس بند

ہوتی محسوس کر سوہا بھی اس کی سانسیں انہیل کرنے لگی تھی جبکہ اس

کے عمل پر بسام مسکرایا تھا وہ کتنی ہی دیر اس کے ہونٹوں کے ساتھ کھیلتا

رہا تھا پھر انہیں آزاد کر بسام اس سے کچھ اوپر ہو آنکھوں میں شرارت

لیے اسے دیکھنے لگا تھا جب سوہانے اپنی آنکھیں کھول اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"کی کیا دیک دیکھ رہے،،،"سوہانے گھبراتے سرخ چہرے کے

ساتھ پوچھا تھا۔

۔۔۔ "چو کلیٹ کھاؤ گی،،،" وہ اب اس پر سے اٹھتے بولا تھا جس پر اس کی بے تکی فرمائش پر سوہانے آنکھیں پھاڑا سے دیکھا تھا لیکن وہ آنکھ ونگ کر بیڈ کے دوسری سائیڈ کے دراؤ میں سے ایک پیکٹ اور ایک بوتل لیے سوہا کے پاس آیا تھا۔ وہ تو اسے بس دیکھ رہی تھی بسام نے پیکٹ کھول اس میں سے کوکو مونز کال مسکراتے سوہا کے ہونٹوں کے پاس کیا تھا لیکن وہ اپنے ہونٹ اس پر رکھتا اس سے پہلے ہی اس کی حرکت سمجھتی وہ کوکو مو کو اندر لے گئی تھی جس پر بسام نے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔ "ہا ہا مزہ آیا اب،،،" وہ ہنستے اسے بولی تھی جب ایک بار پھر بسام نے اس پر اپنا وزن ڈالا تھا جس پر اس کی ہنسی کو بریک لگی تھی۔

۔۔۔ "تمہارے مزے کی ایسی کی تیسی،،،" بسام نے ہنستے ہوئے بول پیکٹ سے ایک اور کوکو مونز کال اس کے ہونٹوں کو او شیپ کر کوکو مو اس

کے ہونٹوں میں رکھا تھا سوہا پھر وہی حرکت کرتی اس سے پہلے ہی وہ اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھتا کو کو مو اس کے منہ سے لیتا کھا گیا تھا۔ اس کے اندر پر سوہا کے لیے تھوک نگلنا بھی مشکل ہو رہا

Episode 21 part 2 تھا

وہ جب بھی اس کے ہونٹوں پر جھک رہا تھا اس کی سانسیں اچھی طرح الجھ رہا تھا اور اب بھی اس نے یہی کیا تھا جس پر سوہا نے اس کے سینے پر اپنے ناخن مارے تو اسے ہوش آیا تھا وہ اس کے ہونٹوں کو آزادی بخش گیا تھا۔

۔۔۔ "پاپا گل ہو گئے ہیں ج جان لینی ہے میری،،،" سوہا نے اپنا سانس بحال کرنے کے درمیان بولا تھا۔ جس پر بسام نظریں اس کے چہرہ پر ہی کر سائیڈ سے وہ چاکلیٹ سیرپ والی بوتل اٹھا گیا تھا۔

۔۔۔"اففف میری جان آپ کی تو جان بھی میری ہے،،،" اس نے خمار

آلودہ لہجے میں بولتے وہ سیرپ والی بوتل کھول اسے اوپر کرکچھ اس
انداز میں الٹا یا تھا کہ اس میں سے چاکلیٹ سیرپ بسام کے ہونٹوں پر
گرنے لگا تھا اور اس سے کچھ نیچے سوہا کے ہونٹوں پر گر رہا تھا جبکہ اس
کے اتنے بے باک انداز پر سوہا کان کی لوتک سرخ ہوئی تھی وہ اپنا چہرا
بسام کے سینے میں چھپاتی اس سے پہلے ہی بسام نے اس چاکلیٹ سیرپ
کو اس کے ہونٹوں سے نیچے گردن اور گردن کی گہرائیوں پر ڈالا تھا پھر
بوتل رکھ وہ اس کے ہونٹوں سے اس سیرپ کو اپنی زبان سے صاف
کرنے لگا تھا ویسے ہی وہ اس کی گردن کی گہرائیوں تک اپنی زبان
پھیرنے لگا تھا وہ کتنی ہی دیر یہ عمل کرتا رہا تھا۔

۔۔۔"س سام بس کرے،،،" چاکلیٹ کی میٹھاس کی وجہ سے سوہا
کو الجھن ہو رہی تھی تبھی وہ اسے بول گئی تھی جس پر وہ کچھ پیچھے ہوتے

روموٹ کی وجہ سے کمرے کی لائٹس آف کر گیا تھا اب صرف کینڈلز
کی روشنی تھی جس میں وہ اس کی گردن پر جھک کر اپنا لمس بھکیرنے لگا
تھا۔

..."Wifey, I don't like your nightie
anymore, so take it off now"

بسام نے اس کے کان میں بے باک سرگوشی کرتے اس کے کان کی لو کو
اپنے دانتوں میں دبایا تھا جس پر وہ سسکی تھی جبکہ اس کی بے باک
سرگوشی پر سوہا کا دل ڈھرکا تھا۔ مگر وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی وہ اپنے
کہے کے مطابق اپنے راستے میں آتی ہر رکاوٹ کو نکال چکا تھا وہ خود کو اور
اسے ہر پردے سے آزاد کر دونوں کو چادر سے کور کر گیا تھا۔

۔۔۔"س سام مجھ مجھے ڈر لگ رہا،،،" سوہا گھبراتے بولی تھی جس پر وہ
کینڈلز کی روشنی میں مسکرایا تھا۔ جسے سوہا دیکھ گئی تھی اس کا ڈمپل اسے
ایک بار پھر اپنا دیوانہ کر گیا تھا۔

۔۔۔"شش ریلیکس کچھ نہیں ہوتا میں ہونا میں پوری کوشش کروں گا
نرمی کی،،،" اس نے کہتے سوہا کو سمجھانے کا موقع دیے بغیر ہی خود کو
اس کی روح کی گہرائیوں میں اتارا تھا جبکہ وہ چیختی اس سے پہلے ہی بسام
نے اس کو ہونٹوں کو ایک بار پھر اپنے ہونٹوں میں لیا تھا۔ وہ اپنی
شدتوں میں اضافہ کرنے کے ساتھ اس کے ہونٹوں پر بھی ظلم کر رہا تھا
سوہا نے اپنے ہاتھوں سے مذمت کی تھی لیکن وہ انہیں بیڈ کے ساتھ لگتا
ان میں اپنے ہاتھ لچھا گیا تھا۔ جس پر اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے
کتنی ہی دیر بعد بسام اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشا اپنے لبوں سے اس

کے آنسو شدت سے چن گیا تھا۔ جب سوہانڈھال ہوتی آنکھوں میں
شکوہ لیے اسے دیکھنے لگی تھی جس پر وہ اس کی آنکھیں چوم گیا تھا۔
--- "ساسام مجھے درد ہو ہو رہا ہے،،،" وہ ایک بار پھر روتے بولی تھی
جب بسام نے اس کے آنسو پھر اپنے ہونٹوں سے صاف کیے تھے۔ سوہا
کاروپ اسے مزید بہکا رہا تھا۔

--- "مجھے نہیں پتا تم میں کیا ہے کوٹن کینڈی بٹ سچ میں جو سکون
تمہاری قربت میں مل رہا ہے وہ مجھے کبھی نہیں ملا مجھے لگ رہا اگر اب
پیچھے ہٹا تو بے سکونی جان لے لے گی میری اسی لیے مجھے محسوس کرو
بس،،،" بسام نے اپنی شدتوں میں نرمی لاتے اس کے ماتھے کے ساتھ
اپنا ماتھا ٹکاتے لمبے سانس لیتے خمار آلودہ لہجے میں بولا تھا جبکہ اس کے
انداز پر سوہا کا دل دھڑکا تھا۔ جس پر وہ بنا کوئی جواب دیے اپنی آنکھیں
بند کر گئی تھی۔ وہ دونوں آج مکمل ہوئے تھے بسام خانزادہ نے ساری

رات اسے اپنے پیار کی بارش میں بھگویا تھا وہ اس کے پور پور پر اپنی
چھاپ چھوڑتا اس کے کان میں جان لیوا اور بے باک سرگوشیاں کرتا
اسے بار بار شرماتا اپنے ہی سینے میں چھپنے پر مجبور کر رہا تھا۔ ان دونوں
کو دیکھ چاند بھی شرماتے کبھی چھپ رہا تھا تو کبھی نکل رہا تھا۔

اگلے دن بارہ بجے بسام کی آنکھ کھولی تو سوہا اس کے سینے پر سر رکھے اسی
کی شرٹ میں ملبوس سکون سے سو رہی تھی۔ بسام نے اسے ساری
رات ایک منٹ کے لیے بھی نہیں سونے دیا تھا اذان کے وقت بھی اس
نے مشکل سے ہی اسے چھوڑا تھا دونوں نے نماز ساتھ ہی ادا کی تھی اس
کے بعد بھی بسام نے اسے اپنے حصار میں ہی قید رکھا تھا وہ چھوڑتا تو اب
بھی نہیں لیکن سوہانے اسے دوبار اقریب نا آنے کی دھمکی دی تھی جس
پر منہ بناتے اس نے اسے چار گھنٹے پہلے ہی سونے دیا تھا جبکہ اس کے

سونے کے بعد بھی وہ اسے دیکھتا رہا تھا پھر خود وہ بس دو گھنٹے ہی سویا تھا۔
لیکن اس کی آنکھ پھر کھول گئی تھی اب تو اسے بھوک بھی لگ رہی تھی۔
اس نے سوہا کا سر دھیان سے تیکے پر کیا تھا جب اس کی نظر اس کی
گردن اور گردن سے نیچے گہرائیوں پر اپنے دیے گئے نشانات پر گئی
تھیں جنہیں دیکھ بسام مسکرایا تھا وہ پھر باہر جانے کا ارادہ چھوڑ آیا بار پھر
اس پر جھکتا اس کی گردن پر ان نشانات پر اپنے لب رکھ گیا تھا وہ کتنی ہی
دیر اس پر جھکا رہا تھا لیکن سوہا تو جیسے ڈھیٹ بن لیٹی رہی تھی جس پر بسام
نے اسے حرکت نہ کرتے دیکھ اس کی گردن پر اپنے دانتوں کا ہلکا سا دباؤ
ڈال تھا جس پر وہ کسمسائی تھی۔ لیکن اٹھی نہیں جس پر وہ مسکرایا تھا وہ
اب اس کی شرٹ ہے اوپر کے بٹن کھول اس کی دھڑکنوں پر اپنے لبوں
کا لمس چھوڑنے لگا تھا جس پر سوہا نے کسمساتے سائیڈ لینی چاہی لیکن
بسام اسے سیدھا کرتے اس کے ہونٹوں پر جھک پھر اس کی سانسیں پینے

لگا تھا جبکہ اپنا سانس بند ہوتا محسوس کر سوہانے فوراً آنکھوں کھولی تو بسام کو پھر اپنے اوپر جھکے دیکھ اسے غصہ آیا تھا جس پر وہ اس کی گردن پر اپنے ناخن گاڑتی اسے پیچھے کرنے لگی جبکہ اسے غصے میں دیکھ بسام شرافت سے اس کے ہونٹوں کو آزادی بخش گیا تھا لیکن اس کے اوپر سے نہیں اٹھا تھا۔

۔۔۔ "کیا ہے آپ پھر شروع ہو بس کرے اب،،،" وہ غصے سے بولی تھی جس پر بسام کو اس پر مزید پیار آ رہا تھا تبھی اس کے گال شدت سے چوم گیا تھا۔

۔۔۔ "سام،،،" جس پر وہ چیخی تھی سوہا کی سچ میں اب بس ہو گئی تھی لیکن بسام کا دل نہیں بڑھ رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا کیونکہ لیکن اسے سوہا کے قریب رہ سکون مل رہا تھا شاید نکاح کے بول کا اثر تھا وہ پہلے بھی کتنی ہی لڑکیوں ہے قریب جا چکا تھا لیکن کبھی اسے سکون نہیں ملا تھا یہ

نہیں کہ وہ لڑکیوں سے زبردستی کرتا لڑکیاں تو خود اس کی پرسنیلٹی سے
امپریس ہوا پنا آپ اس کے حوالے کرتی تھی لیکن سوہا کے قریب آ
اسے سکون مل رہا تھا سچ کہتے ہیں محرم کی قربت انسان کے لیے ہمیشہ
سکون کا باعث بنتی ہے بی جان نے تو دونوں کی تربیت میں کوئی کثر نہیں
چھوڑی تھی لیکن بچپن کی وجہ سے دونوں کا ہی یقین عورت ذات سے
اٹھ گیا تھا زین کبھی کسی عورت کے قریب نہیں گیا لیکن بسام وہ الگ ہی
نکلا تھا اسے لگتا تھا ہر عورت صرف پیسے پر مرتی ہے اور اس کی زندگی
میں آنی والی عورتیں بھی تو اس کے پیسے سے ہی متاثر ہوتی تھی مگر سوہا
وہ سچ میں اسے الگ لگی تھی۔

۔۔۔ "یار تمہیں چاہیے اس صبح ہو حسین بناؤ اور تم غصہ کر رہی ہو،،،"

وہ اس کے غصہ کرنے پر منہ بناتے بولا تھا جبکہ منہ بنانے پر سوہا کو وہ پیارا
لگا تھا لیکن اگر وہ اسے کہتی تو وہ پھر فری ہو جاتا۔

۔۔۔"ڈیر ہی آپ کی رات میں آلریڈی حسین بنا چکی ہو اور اب بس مجھے میں ہمت نہیں ہے،،،" وہ بھی اسی کے انداز میں بولی تھی جبکہ اس کی بات سن بسام مسکرایا تھا جس پر اس کی گال کا ڈمپل واضح ہوا تھا۔

۔۔۔"افف میری جان آپ کچھ نا کرنا بس مجھے کرنے دو،،،" بسام اسے پھر تنگ کر رہا تھا سو ہا کا اب سچ میں دل کر رہا تھا کچھ اٹھا کر اس کے سر میں مار دے جو ابھی بھی نہیں تھکا تھا۔

۔۔۔"سامم مجھے بھوک لگی ہے،،،" وہ اپنا نچلا ہونٹ کچھ باہر کر معصومیت سے بولی تھی جبکہ اس کے نچلا ہونٹ باہر دیکھ بسام نے جھک اسے ہلکا سا اپنے دانتوں سے کھینچا تھا جس پر وہ سرخ ہوئی تو اس کا قہقہہ گونجا تھا۔

۔۔۔"افف میری جان تمہارا اثر مانا ویسے رات کس عمل پر زیادہ شرمائی تھی بتانا مجھے،،،" وہ اسے تنگ کرتا بے باکی سے بول اس کے

کان سے دھوئے نکل رہا تھا۔ اس کی بات سن وہ کچھ نہیں بولی تھی بلکہ اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے جنہیں دیکھ وہ مزید اسے تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر گیا تھا۔

۔۔۔ "اچھا اب نہیں کرتا تنگ رونا مت،،،" بسام نے بولتے اس کے آنسو صاف کیے تھے جس پر وہ بس ہلکا سا مسکرائی تو وہ بھی مسکرا گیا تھا۔

۔۔۔ "دنوی ژوند لو،^۰ می سہار مو مبارک شہ، سام

(نئی زندگی کی پہلی حسین صبح مبارک ہو جانِ سام) بسام نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے محبت سے بھرپور لہجے میں اپنی بھاری آواز میں پشتو میں خوبصورتی سے مبارکباد دی تھی جس پر وہ مسکرائی تھی۔ دل تو اس کا بھی کیا تھا وہ کچھ بولے لیکن پھر بسام نے اسے اٹھنے نہیں دینا تھا اسی لیے وہ کچھ نہیں بولی تھی۔

بسام مسکراتے اس پر اٹھ بیڈ سے اتر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ کھڑا ہو سوہا کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگا تھا جو ویسے ہی لیٹی تھی جس پر بسام نے اسے دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "کیا ہوا اٹھ نہیں رہی اب،،،" وہ حیران ہوتے بولا تھا جس پر وہ اس سے نظریں پھیر گئی تھی پہلے تو وہ اس پر لیٹا تھا تبھی اسے پتا نہیں چلا لیکن اس کی گردن کندھوں اور سینے پر اپنے دانتوں اور ناخنوں کے کارنامے دیکھ اسے شرم آرہی تھی۔

۔۔۔ "آپ باہر جائے پھر اٹھو گی،،،" سوہانے اس کے چہرہ پھیرتے بولا تھا۔ جس پر وہ اس کی بات اور چہرہ پھیرنے کی وجہ سمجھتے ہنسا تھا۔

۔۔۔ "میری جان اب تو کر لیا جو کرنا تھا چہرہ پھیرنے کا فائدہ اچھا خاصہ ظلم کیا ہے تم نے میرے سینے گردن اور کندھوں پر اور دوسری بات باہر میں چلا جاتا ہو میری شرٹ دو پہلے،،،" بسام نے بے باکی سے بولا

تھا جبکہ آخری بات شرارت سے بولی تھی۔ جس پر سوہامے نظریں اس کی طرف کئی تھیں لیکن صرف اس کے چہرے پر نیچے کرنے کی غلطی نہیں کئی تھی۔

-- "آپ جائے گے تو چینیج کرو گی نا،،، "وہ اسے سمجھنے والے انداز پر بولی تھی جس پر وہ سوچتے گردن ہلا گیا تھا۔

-- "تو میں کیا پہن کر جاؤ ایسے ہی چلا جاؤ چلو شاہاش میری شرٹ اتارو ابھی کے ابھی،،، "بسام اپنے ہاتھ سینے پر باندھتے سنجیدگی سے بولا تھا جبکہ اس کی بات پر وہ پریشان ہوئی تھی۔

-- "لیکن،،، لیکن ویکن کچھ نہیں میری شرٹ اتارو ورنہ میں خود اتار لو گا،،، "وہ اب بالکل سنجیدہ تھا جبکہ سوہام کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا

کرے۔

۔۔۔ "اس سام پلیز،،،" وہ رونے والی ہو رہی تھی اسے دیکھ بسام کا اسے مزید تنگ کرنے کا دل کیا تھا لیکن اس کی نظریں جب گھڑی پر گئی تو وہ ایک بجار ہی تھی جس پر اس کی بھوک کا خیال کرتے وہ باز آ گیا تھا۔

۔۔۔ "اچھا یار میں دوسری پہن جا رہا ہوں ناشتے کا کچھ کرتا ہوں تم فریش ہو کر باہر آ جاؤ،،،" اب کی بار وہ شرافت سے الماری کی طرف بڑھ اپنی ٹی شرٹ نکال پہن باہر نکل گیا تھا اس کے جاتے سوہا شکر کرتی جلدی سے اٹھ اپنے کپڑے لیے فریش ہونے لگی تھی۔

وہ لوگ ناشتہ کر کچھ دیر پہلے ہی فری ہوئے تھے بسام نے ناشتہ باہر سے ہی آڈر کیا تھا اب وہ دونوں لاؤنچ میں بیٹھتے ٹیبل پر موجود بیگز دیکھ رہے تھے۔

۔۔۔"ویسے اتنے اچھے گفٹ کے بعد اس کی کیا ضرورت تھی یار،،،"

وہ بیگ میں سے ایک باکس نکال بولا تھا بسام نے اسے کھولا تو اس میں بہت خوبصورت وایچ تھی جسے دیکھ وہ مسکرایا تھا پھر اس نے دو سا بیگ دیکھ تو اس میں پرفیوم تھا وہ اب اس کے کیپ کو کھول اس پرفیوم کو سوہا پر سپرے کر گیا تھا۔

۔۔۔"سام یہ کیا کر رہے ہیں،،،" اسے خود پر پرفیوم سپرے کرتے دیکھ وہ بولی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔"اس کی سَمیل چک کرنی ہے میں نے،،،" بسام کہتے سوہا کی گردن پر جھکا تھا وہ پرفیوم کی خوشبو خود میں اُنہل کر رہا تھا۔ اس کا ارادہ اب اسے اپنی گود میں ٹرانسفر کرنے کا تھا لیکن وہ ایسا کرتا اس سے پہلے ہی اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا تھا جسے محسوس کر وہ فوراً سوہا سے پیچھے ہوا تو

سامنے ہی اندر آتا علی اور عبیر نظر آئے تھے۔ جنہیں دیکھ بسام کا منہ بنا
تھا جبکہ سوہانے جلدی سے خود کو ٹھیک کیا تھا۔

۔۔۔ "ویسے میرا خیال ہے ہم لوگ دوپہر کے چار بجے واپس آرہے
ہیں،،،" علی اسے دیکھتے بولا تھا۔ جبکہ سوہانہ عبیر کو دیکھ اٹھا اس سے گلے
ملنے لگی تھی۔

۔۔۔ "ہاں تو تھوڑی دیر اور لیٹ ہو جاتا تو تیرا کیا جاتا سارے موڈ کی
ایسی کی تیسری کر دی ہے،،،" بسام کو اس پر سچ میں غصہ آرہا تھا تبھی منہ
بنا کر بولا تھا۔ جبکہ اس کی بات پر سوہانے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔ "جناب اس بار برداشت کر لے بس کل ہم لوگ گھر جا رہے مام
ڈیڈ آگئے ہیں پھر بناتار ہی موڈ،،،" وہ بھی اسی کے انداز میں بولا تھا جبکہ
عبیر تو دونوں کو پریشان ہو کر دیکھ رہی سوہانہ کو تو پتا تھا ان دوستوں کا اسی
پے وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے تو چلا جائی عبیر یہی پر رہے گی،،،" وہ اب سنجیدگی سے بولا تھا جس پر علی کا منہ کھولا تھا۔

۔۔۔ "کیوں بھئی میری بیوی ہے میں ساتھ لے کر جاؤ گا،،،" وہ اس کی بات پر صدمے سے بولا تھا جبکہ اس کی حالت پر تینوں کو ہنسی آرہی تھی۔

۔۔۔ "اوے او اور ایکٹنگ کی دوکان میرا مطلب ہے فلحال تو چلا جا رہا اور عبیر کی رخصتی ایک ساتھ ہوگی بارات لے کر آئی اب چل میرا بچہ،،،" بسام نے ہنستے اسے تپاتے بولا تھا جبکہ علی کا بس نہیں چل رہا تھا اس کی جان نکال لیتا۔

۔۔۔ "یہ صحیح ہے خود رخصتی والا کام بغیر رخصتی سے کر لیا اور ہماری دفعہ رخصتیاں یاد آرہی ہیں جناب کو،،،" وہ بھی کہا کام تھا اس کی بات

پر سوہا سرخ ہو تھی جبکہ بسام اپنا قہقہہ کنٹرول کر رہا کیونکہ اگر وہ وہاں
ہنس پڑتا تو علی نے اسے چھوڑنا نہیں تھا۔

۔۔۔ "ہاں تو،،، سوہا جا کر آپ دونوں تیار ہو جاؤ ہم لوگوں نے آج
شاپنگ پر بھی جانا تھا اور ہاں میرے کپڑے بھی نکال دینا،،، "وہ علی کو
جواب دیتا اس سے پہلے اس کی نظر ان دونوں پر گئی تھی جو ان کی باتوں
سے شرمندہ ہو رہی تھیں تبھی بسام نے انہیں بولا تھا جس پر اس کی
بات سن دونوں سر ہلاتی اپنے اپنے کمرے میں میں گئی تھیں۔

۔۔۔ "ہاں تو تم لوگوں کو ہی چاچو بننے کی جلدی ہے میں کیا کر سکتا ہو
میں تو بس تم لوگوں کی خواہش پوری کرو گا،،، "ان کے جاتے بسام نے
لاپرواہی سے کندھے اچکاتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہاں ہی تو ذلیل کمینا خبیث بیغیرت اور اورپاں حرامی بھی،،، "
علی نے اسے خوب غالیوں سے نوازا تھا جس پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔ "تم لوگ بھی ساتھ ہی ہو،،،" وہ بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا جو کسی سے کہا پیچھے رہنے والا تھا۔

۔۔۔ "یار بسام کیا مسئلہ ہے تم سارے دشمن بن جاؤ آگے ہی مام کو منایا ہے اتنی مشکل سے،،،" اس کی پہلی بات پر جہاں وہ مسکرایا تھا اب پریشان ہوا سے دیکھنے لگا تھا جبکہ اس کی پریشانی کو علی سمجھ گیا تھا۔

۔۔۔ "مام کا کہنا ہے وہ اپنی بہو کو دھوم دھام سے لانا چاہتی ہیں ایسے نہیں اب تو بھی وہی لگا ہے میں کیسے دور رہو گا اس سے اتنے دن،،،"

علی کی بات پر اسے تسلی ہوئی تھی جبکہ اس کی مسکینوں والی شکل دیکھ اسے ہنسی بھی آرہی تھی۔

۔۔۔ "یار صرف کچھ دن اور پھر یونی میں تو وہ آئے گی نا تو پھر وہاں مل لیا کری خیر میں بھی تیار ہونے جا رہا اور تو بھی جا چل میری گندی اولاد،،،" بسام اسے سمجھتے اٹھ اپنے بیگ پکڑے ہنستے کمرے کی طرف

بڑھا تھا جبکہ علی نے اسے گالیوں سے نوازا تھا جس پر وہ ہنستے اسے آنکھ
ونگ کرتے اپنے کمرے میں گم ہوا تھا۔

۔۔۔ "ذلیل انسان بچوں ہم اگر اپنی والیوں کے ساتھ نہیں رہے گے تو
رہے گا تو بھی اب دیکھی ذرا،،،" وہ کچھ سوچتے ہنستے بول اپنے فون میں
مصروف ہوا تھا پھر اٹھ وہ بھی تیار ہونے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

زین کب سے خان ویلا میں بیٹھا ماہا کا انتظار کر رہا تھا جبکہ جہانزیب
خان جہنوں جو واپس آگئے تھے انہوں کسی کام سے جانا پر گیا تھا۔ اب
انتظار کر کر اس کی بس ہو گئی تھی تبھی اٹھ وہ اب واپس جانے لگا تھا جب
سامنے سے رد اور ماہا ہنستے اندر آتے اسے دیکھائی دی تھیں انہیں دیکھ

زین کو غصہ آیا تھا تبھی وہ غصے میں لمبے لمبے قدم بڑھتا اس تک جاتے
اسے بازو سے پکڑ گیا تھا۔

۔۔۔ "کہاں سے گم کر آرہی ہو تم،،،" وہ غصے سے دھاڑا تھا جس پر ماہا
اس کی سرخ آنکھیں دیکھ ڈری تھی۔

۔۔۔ "کچھ بکو اس کر رہا ہو کہاں گئی تھی تم اور کس کی اجازت سے گئی
تھی،،،" اس کے نابولنے پر وہ پھر غصے سے بولا تھا جبکہ وہ بس اپنا بازو
چھڑوا رہی تھی زین کے انداز سے ردابھی ڈری تھی مگر پھر ماہا کے آنسو
دیکھ اس سے پہلے وہ ہی بولی تھی۔

۔۔۔ "لالہ ماہ میرے ساتھ گئی تھی مجھے کام تھا،،،" اس کے بتانے پر
زین نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "ماہا زین خانزادہ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری اجازت کے
بغیر قدم بھی گھر سے باہر نکالنے کی ہاں بولو جواب دواب،،،" ردا کی

بات سن وہ پھر ماہا سے مخاطب ہوا تھا جبکہ اس کے غصے سے ماہا کا پورا جسم
کپکپا رہا تھا رداسام کے جلدی اندر آنے کی دعا کر رہی تھی وہ کسی کال کی
وجہ سے باہر رک گیا تھا۔

۔۔۔ "زی زین وہ بی جان نے بو بولا تھا،،،" وہ ڈرتے روتے بولی تھی
جبکہ زین کو مزید غصہ آیا تھا۔

۔۔۔ "گوڈ بی جان نے کہاں تو تم نے بولا چلو مجھے موقع مل گیا،،،" زین
غصے میں مزید کچھ اول فول بولتا اس سے پہلے ہی بسام دھاڑا تھا وہ جو کال
سن ابھی اندر آیا تھا زین کو دیکھ اس کے پاس آتا اس سے پہلے ہی اسے ماہا
پر غصہ کرتے دیکھ ہلا تھا۔

۔۔۔ "لالہ،،،" بسام کی دھاڑ پر زین کے ساتھ سب نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"ہاتھ چھوڑے اس کا اور کیسے بات کر رہے ہیں آپ اس سے،،،"

وہ اس کے مقابل آ بولا تھا جبکہ بسام کو ماہا کی سائیڈ لیتے دیکھ زین کو مزید غصہ آیا تھا۔

۔۔۔"بیوی ہے میری جیسا مرضی سلوک کرو اس کے ساتھ تو کون ہوتا ہے،،،" زین نے بولتے اس کے ہاتھ پر اپنی پکڑ مزید کی تھی جس پر بسام خود پر کنٹرول کرتے بولا تھا۔

۔۔۔"آپ کی بیوی کا بھائی ہو میں اور بیوی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں آپ اس کے ساتھ ایسا سلوک کرے گے،،،" وہ زین کی آنکھوں میں دیکھتے بولا تھا اور ایسا پہلی بار تھا جب دونوں بھائی ایک دوسرے کے مقابل آئے تھے۔

۔۔۔"بسام خانزادہ اس پر میرا حق تم سب سے زیادہ ہے اور اس بات کو اپنے ذہن میں بیٹھالے،،،" وہ اپنے دائیں کاتھ کی شہادت کی انگلی سے

اسے وارن کرتے مضبوط لہجے میں بولا تھا جس پر بسام نے دو قدم مزید اس کی طرف لیے تھے۔

۔۔۔ "اور اگر آپ کی وجہ سے میری گڑیا کو کوئی تکلیف ہوئی تو آپ کے اس حق اور آپ کے اور اپنے دشتے کے لحاظ کو میں بھی بھول جاؤ گا آپ بھی اپنے ذہن میں بیٹھالے،،" بسام بھی اسی کے انداز میں بولا تھا۔ جبکہ اس کی آنکھوں میں بغاوت دیکھ زین اسے گھورتے ماہا کو اپنے ساتھ (لیے وہاں سے نکلا تھا

وہ آفس سے کب کا آگیا تھا پہلے تو وہ بی جان کے پاس بیٹھا رہا تھا پھر بی جان اپنے کمرے میں چلی گئی تو وہ وہی بیٹھے آج سے تین ہفتوں پہلے کے بارے میں یاد کر رہا تھا اس دن کے بعد سے ماہا اور زین میں بات کم کم ہی ہوتی تھی یہ نہیں کہ زین اس کے قریب نہیں جاتا تھا وہ جاتا تھا لیکن ماہا اسے کچھ نہیں کہتی تھی ابھی ابھی وہ سب سوچ ہمت کراٹھ کمرے میں

آیا تو سامنے ہی ماہا اس کے کپڑے بیڈ پر رکھ رہی تھی دروازے کی آواز پر ماہا نے نظریں دروازے کی طرف کر کے دیکھا تو زین کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کے دیکھنے پر وہ چلتے اس تک آنے لگا تھا جس پر وہ نظریں پھیر گئی تھی۔

۔۔۔ "آپ کے کپڑے نکال دیے ہیں ہم نے جانا تھا آج اگر یہ نہیں ٹھیک تو بتادے میں کوئی دوسرے نکال دو،،،" وہ نارمل انداز میں اسے کہتے وہاں سے جانے لگی تھی جب زین نے اپنا کورٹس بیڈ پر پھینکتے اسے ہاتھ سے پکڑ اپنی طرف کھینچا تھا جس سے وہ کٹی ڈور کی طرح اس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔ ماہا نے اپنے ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کچھ فاصلے بنانا چاہا وہ اس وقت کرسٹل کلر کے ڈیسنٹ سے شارٹ فرائیڈ میں ملبوس اچھے سے دوپٹہ لیے لائٹ پنک لپ اسٹک لگائے زین کو اپنے دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔

۔۔۔ "چلے جائے گے ابھی مجھے بس تم چاہیے ہو،،،" زین اس کا چہرہ اوپر کرتے اپنی بھاری آواز میں بولا تھا جس پر ماہانے شکوہ کناں آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "سوری اس دن میں زیادہ ریکٹ کر گیا تھا،،،" زین نے بولتے اس کے گال پر شدت سے لب رکھے تھے۔ جس پر ماہانے اپنے ہاتھ سے اپنے گال کو رگڑ کر اس کا لمس مٹانا چاہا تو زین کو پسند نہیں آیا تھا تبھی وہ پھر سے اس کے گال پر لب رکھ گیا تھا اور اس بار اس نے اس کے پورے چہرے کو چوما تھا۔

۔۔۔ "اب مٹاؤ میرا لمس پھر دیکھوں میں کیا کرتا ہو،،،" وہ وارن کرنے والے انداز میں بولا تھا جس پر وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔ "یار سوری کر رہا ہونا،،،" زین نے پھر اس کا چہرہ اوپر کرتے بولا تھا جس پر وہ اس سا مسکرائی تھی۔

۔۔۔"ویسے سوری بھی کتنا عجیب ورڈ ہے ناکسے کے کردار کی کسی کی
روح کی دھجیاں بکھیر دو کسی کا مان توڑ دو کسے کے اعتبار کے چیتھڑے اڑا
دو کسے کے دل کو کرچی کرچی کر دو اور پھر اس سب کے بعد یہ سوری
بول خود کو گلٹ سے آزاد کروالو،،،"ماہانے تلخی سے مسکرا کر بولا تھا
جبکہ اس کی بات پر زین کی ساکت ہوا تھا وہ کب ایسی باتیں کرتی تھی مگر
وقت اور حالات انسان کو بدل دیتے ہیں۔

۔۔۔"آپ ایک احسان کر دے جتنا چاہے مجھے روندے لیکن یہ سوری
بول خود کو مظلوم مت بنائے کیونکہ ظلم کرنے والا مظلوم نہیں ہوتا نا تو
میں مظلوم ہوا اور نا ہی آپ تو یہ ڈراما،،،"وہ بول ہی رہی تھی جب زین
اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا وہ اس کے سارے تلخ الفاظ اپنے ہونٹوں میں
دباتا اسے تڑپنے پر مجبور کر گیا تھا ماہانے اپنے ہاتھوں سے مزید کرنا چاہا
جب وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کی کمر سے لگتا اسے خود میں سختی

سے بیجتا اس کے ہونٹوں کو اپنے دانتوں سے کاٹنے لگا تھا جبکہ تکلیف کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے وہ ماہا کے چہرے پر نظریں جمائے اس کے ہونٹوں کو سک کر رہا تھا جب زین کو لگا وہ سانس نہیں لے پارہی تب اس پر رحم کھا اس کے بازوؤں کو چھوڑا تھا لیکن اس کے ہونٹوں کو آزاد نہیں کیا تھا وہ اب اپنے عمل میں نرمی لاتا اس کی کمر سہلانے لگا تھا جبکہ وہ اس کی شرٹ اپنی مٹھیوں میں جکھر گئی تھی زین اسے اپنی سانسیں فراہم کر رہا تھا جبکہ اسے پیچھے ناہوتے دیکھ ماہانے نا چاہتے بھی اس کی سانسیں انہیل کرنا شروع کیا تو وہ اسے آنکھ ونگ کرتے اس کے ہونٹوں پر پھر سے شدت بڑھا گیا تھا جس پر وہ روکی تو زین نے اسے دیکھتے آنکھوں سے اشارہ کیا تھا جس پر ماہا ویسے ہی رہی تو زین نے اس نے بالائی لب پر اپنے دانتوں کا دباؤ بڑھایا تو وہ پھر اس کی سانسیں نہیل کرنے لگی تھی جس پر اسے اپنا سا تھ دیتے دیکھ زین

آنکھیں بند کر اسے محسوس کرتا کبھی اس کی سانسیں الجھا رہا تھا تو کبھی
اسے اپنی دے رہا تھا اس کی کس کا دورانہ بڑھتا جا رہا تھا جس پر جب ماہا
کی بس ہوئی تو اس نے زین کے کالر کو کھینچتے غصے سے اس کے نچلے لب پر
اپنے دانت گاڑتے تھے وہ اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا اسی لیے اس کی
گرفت کم ہوئی تو ماہانے اپنے ہونٹ آزاد کروائے تھے جبکہ اس کی
گھور گیا تھا۔ جبکہ وہ اس کے سینے پر سر رکھ جرات پر وہ مسکراتے اسے
اپنا سانس بحال کرنے لگی تھی۔

-- "کسی دن ایسے ہی جان لے گے میری آپ،،،" ماہانے اسے
گھورتے غصے سے دانت پیستے بولا تھا جس پر اس کا قہقہہ گونجا تھا۔
-- "ہا ہا ویسے بے بی جان تو میں آج کر نکالوں گا تمہاری دیکھنا
زرا،،،" وہ بولتے اس کی گردن پر جھک اس کی گردن کو سک کرنے لگا
تھا جبکہ ماہا اپنی سسکی ہونٹوں میں دبا گئی تھی۔

۔۔۔"ہم نے جا جانا ہے،،،" ماہا گبھراتے بولی تھی جس پر وہ لمبا سانس لیتے اس کی گردن سے چہرہ نکال گیا تھا۔

۔۔۔"ابھی تو چھوڑ رہا ہو لیکن رات میں دونوں انجوائے کرے گے بے بی،،،" وہ اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کرتا گھمبیر آواز میں بول اس کے چہرے پر پھوک مارتے اسے آزاد کر گیا تھا جس پر وہ اس سے دور ہوتی فوراً سے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئی تو گھر پر ٹائم دیتے زین بھی کپڑے لیے واش روم میں بند ہوا تھا۔

بسام کپڑے بدل واش روم سے باہر آیا تو سوہا ڈریسنگ کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی جسے دیکھ مسکراتے وہ اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا اس کی گردن میں چہرہ اچھپائے اس کی خوشبو انہیل کرنے لگا تھا۔

۔۔۔"اس سام جا جانا ہے،،،" سوہانے اسے دیکھ گبھراتے بولا تھا جس پر وہ اس کا رخ موڑا سے ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھاتا اس کے اور گرد اپنے ہاتھ رکھ گیا تھا۔

۔۔۔"چلے جائے گے جانم ابھی مجھے کس کرو،،،" وہ اس کے قریب ہوتے بولا تھا جس پر سوہا اس کی انوکھی فرمائش پر بوکھلائی تھی۔

۔۔۔"اس سام میں کیسے،،،" اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا بولے تبھی اس سے پوچھ گئی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔"جیسے میں کرتا ہو ویسے ہی،،،" وہ بھی اس کے انداز میں بولتا اس کی طرف مزید جھکا تھا جب سوہانے پیچھے کھسکنا چاہا جس پر وہ پیچھے شیشے کے ساتھ لگی تھی۔

۔۔۔"جلدی کرو مسسز سام میں نے کی تو بہت پچھتاؤ گی،،،" اس کی گمبھیر آواز پر سوہا کو اپنے دل باہر آتا محسوس ہوا تھا جبکہ اس کی دھڑکنوں کی آواز بسام کو صاف سنائی دے رہی تھی۔

۔۔۔"کوٹن کینڈی مجھے ہونٹوں پر کس کر دو کیونکہ میں کرنے پر آیا تو تمہاری دھڑکنوں کی خیر نہیں ہونی،،،" وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے اس کے لو کو کاٹ گیا تھا۔ جس پر وہ اسے بے بسی سے دیکھنے لگی تھی۔ سوہا کو ویسے ہی بیٹھ دیکھ بسام نے جھک کر اس کی دھڑکنوں پر اپنے لب رکھے ہی تھی جب ایک دم وہ حرکت میں آتی اپنے کانٹے ہاتھوں سے اس کا چہرہ اوپر کرتی اپنے کپکپاتے لب اس کے گلابی لبوں پر رکھ گئی تھی اس نے یہ سب کچھ سیکنڈز میں کیا تھا جس پر بسام بھی حیران ہوا تھا جس پر سوہا فوراً سے پیچھے ہٹنے لگی تو بسام نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال اس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیتا شدت سے چومنے لگا تھا جس پر وہ

تڑپی تھی۔ وہ اس کے بالائی لب سے کھیلتا اسے سک کرتے اس کی
سانسوں کے ساتھ کھلواڑ کر رہا تھا بسام نے اس کی زبان کو الجھاتے اس
جس پر وہ اپنی پر اپنے دانتوں کا دباؤ ڈالا تو سوہانے اپنی آنکھیں میچی تھی
ہنسی ضبط کرتا اس کے نچلے لب کو سک کرنے لگا تھا جبکہ اس کی اتنی
بے باکی پر سوہانے کے لیے تھوک نگلنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ وہ تو اس کی
سانسیں کو اپنی سانسوں میں الجھے مدہوش ہوتا جا رہا تھا اس کو جنونی بن
کر اپنے ہونٹوں پر ظلم کرتے دیکھ سوہانے اس کی گردن پر اپنے ناخن
گاڑے تھے گردن پر چبن محسوس کر بسام نے آنکھیں کھول اسے
دیکھتے اس کے ہونٹوں کو پر اپنی گرفت مزید سخت کی تھی وہ دونوں ہی
ضدی تھی وہ اپنے ناخنوں سے اس کی گردن زخمی کر رہی تھی تو بسام
خانزادہ اس کا بدلہ اس کے ہونٹوں پر اتار رہا تھا وہ کتنی ہی دیر اس کے
ہونٹوں پر جھکا رہا پھر اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ اس پر ترس کھاتے نرمی

سے اس کے ہونٹوں کو آزاد کر گیا تھا۔ جبکہ سوہا کے ناخن ابھی بھی اس کی گردن پر تھے۔ وہ اس کے سینے سے سرٹکا اپنا سانس ہموار کرنے لگی کر رہا تھا کچھ دیر بعد تھی جس پر بسام اس کی کمر سہلاتے اسے ریلیکس سوہانے چہرا اٹھاتے اسے گھورنے لگی تھی جبکہ بسام کی نظریں اس کے ہونٹوں پر تھی جو سرخ قندھاری ہو رہے تھے جبکہ ہونٹوں کے

کنارے پر زخم دیکھ اسے نرمی سے چوم اس کے ہونٹوں پر موجود خون کی ننھی ننھی بوندیں پر بے باکی سے اپنی زبان پھیرتے پیچھے ہو مسکراتے اسے آنکھ ونگ کر گیا تھا۔ جس پر وہ سٹیٹائی تھی۔

۔۔۔ "اففف یار چٹی چوٹی تک تو جنگلی بلی بھی ہو،،،" بسام نے درد کی ایکٹنگ کرتے اس کے ہاتھ اپنی گردن سے ہٹاتے اپنے ہاتھوں میں لیتے بولا تھا جبکہ اس کی بات سن سوہانے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے

نکالنے چاہیے جن پر وہ اپنی پکڑ مضبوط کرتا نہیں اپنے لبوں سے لگا گیا تھا۔

--- "میں چٹی چوٹی ہو تو آپ بھی لے شرم پہاڑی بکرے ہو اور ہاں جنگلی بلے بھی ہو آپ،،،" وہ نروٹھے پن سے بولی تھی جبکہ اس کی بات سن بسام کا قہقہہ گونجا تھا جس پر وہ مزید ناراض ہوئی تھی۔

--- "اوو میلا بچہ ناض ہو گیا ہے،،،" وہ لاڈ سے بولتا اس کے گال چوم گیا تھا جس پر سوہانے اپنے ہاتھ چھوڑواتے اپنا گال صاف کیا تھا جبکہ بسام کو اس کی بات کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی جس پر وہ پھر جھکتا اس کے گال پر اپنا لمس چھوڑ گیا تھا۔ جسے وہ پھر صاف کرنے ہی لگی تھی جب بسام اس کے ہاتھ پکڑ گیا تھا۔

--- "آج کچھ نہیں کہا میں نے لیکن آج کے بعد تم نے کہی سے بھی میرا لمس مٹانے کی کوشش کی نا تو لمس کے ساتھ ساتھ نشان بھی دوں گا

پھر مٹاتی رہنا،،، "وہ جنونی انداز میں بولا تھا جس پر اس کے گلے میں گلٹی
ابھر کر معدم ہوئی تھی۔

۔۔۔ "می میں ناراض ہو،،،" وہ اس کی بات پر منہ پھولا کر بولی تھی
جس پر بسام کو اس پر پیار آیا تھا لیکن کر کے وہ اب اسے مزید ناراض
نہیں کرنا چاہتا تھا۔

۔۔۔ "اچھا نا سوری میری جان،،،" بسام نے کان پکڑ کر سوری بولا تھا
جس پر وہ اسے دیکھ ہنسی تو بسام نے بھی اپنا ڈمپل دیکھا یا تھا۔
۔۔۔ "سام آپ اس کو ہر کسی کے سامنے نا دیکھا یا کرے،،،" سوہانے
اس کے ڈمپل والی جگہ پر اپنی نگلی سے دباؤ ڈالتے معصومیت سے بولا تھا
جس پر وہ حیران ہوا تھا کیونکہ اسے اس کی بات سمجھ نہیں آئی تھی ہاں
مگر سوہا خان کی ہر ادا اسے اپنا اسیر بنا رہی تھی۔

۔۔۔ "میں تو نہیں دیکھتا کسی کو،،،" وہ مسکراتے اسے دیکھتے بولا تھا جبکہ

بسام کے چہرے پر وہ نا سمجھی کے تاثرات دیکھ پھر بولی تھی۔

۔۔۔ "اوہو آپ نہیں دیکھتاتے لیکن جب آپ ہنستے ہونا تو یہ خود ہی باہر

آجاتا ہے جس کی وجہ سے لڑکیاں آپ کو گھور گھور کر دیکھتی ہیں مجھے

اچھا نہیں لگتا،،،" وہ اسے سمجھاتے بتا آخر میں اس ہوتے نظریں جھکا

گئی تھی جس پر بسام نے مسکراتے اس کا چہرہ اوپر کیا تھا۔

۔۔۔ "میرا بچہ جیلز بھی ہوتا ہے،،،" اس کے سوال کرنے پر سوہانے

معصومیت سے سرہاں میں ہلایا تھا جس پر وہ اس کا ماتھا چومتا اسے

ڈریسنگ سے اتار گیا تھا۔

۔۔۔ "او کے میری جان اب یہ باہر نہیں آئے گا چلو اب دیر ہو رہی

ہے،،،" بسام نے بولتے سوہا کو کچھ سائیڈ کر دراز سے ایک بلیک ماسک

نکالا تھا۔ پھر اپنے میں دیکھتے اسے سٹ کر لگتے سوہا کو چلنے کا بولا تھا جس پر وہ اسے دیکھ حیران ہو رہی تھی۔

۔۔۔ "آپ نے ماسک کیوں لگایا،،،" سوہانے اسے دیکھتے جواب اس کا دوپٹہ سٹ کر رہا تھا اس سے حیرت سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "اب میں مسکراؤں گا تو یہ نظر نہیں آئے گا،،،" بسام اس کا ماتھا چومتے بولا تھا جس پر وہ پریشان ہوئی تھی۔

۔۔۔ "لیکن پھر تو میں بھی نہیں دیکھ سکو گی سام،،،" وہ سوچتے اسے ایسے بتا رہی تھی جیسے کوئی بہت ہی پتے کی بات بتا رہی تھی۔

۔۔۔ "میری بے وقوف بیوی صرف باہر جاتے لگایا کرو گا تم گھر میں دیکھ لیا کرنا،،،" بسام کے بتانے پر وہ مسکراتی اچھے سے چادر لر گئی تھی جس پر وہ بھی مسکراتے اسے اپنے ساتھ لیے نکلا تھا۔ وہ لوگ باہر آئے تو سامنے ہی علی اور عبیر بھی باہر ہی نکل رہے تھے۔

۔۔۔ "شکر ہے جناب آپ نکلے تو ورنہ ہمیں تھا آج ہی سارا رومانس
کر کے نکلو گے،،،" علی اسے دیکھتے بولا تھا جس پر سوہا کا چہرہ اسرخ ہوا تھا
جبکہ عبیر بھی نظریں جھکا گئی تھی۔
۔۔۔ "ارادہ یہی تھا لیکن ظالم سماج،،،" وہ ڈرامیٹک انداز میں بولا تھا
جس پر علی ہنسا تھا۔
۔۔۔ "خیر چلو ابھی،،،" علی نے سنجیدہ ہو کہا تو وہ لوگ اپارٹمنٹ سے
نکل گاڑی میں سوار ہو جانے لگے تھے۔

وہ لوگ اس وقت اسلام آباد کے مشہور مال میں موجود تھے جہاں
لڑکیاں ایک شاپ میں کپڑے دیکھنے میں مصروف تھیں جبکہ وہ چاروں
تو بس ان لوگوں کو کچھ پسند آجائے اس بات کی دعا کر رہے تھے۔

۔۔۔"یار ان لوگوں کو کتنا ٹائم لگے کا کتنا وقت ہو گیا ہے آج ڈریس بھی پسند نہیں آ رہا نہیں،،،" علی منہ بناتے بولا تھا۔ جس پر ان تینوں کا بھی یہی حال تھا۔

۔۔۔"اوائے سب چھوڑو یہ تو نے ماسک کس خوشی میں لگایا ہے،،،" حمد ان نے بسام کے ماسک کو دیکھتے پوچھا تھا جو نوٹ تینوں نے کیا تھا لیکن اب حمد ان نے بول ہی دیا تھا۔ جس پر ماسک کے اندر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگتی تھی۔

۔۔۔"کیونکہ میری بیوی کو نہیں پسند لڑکیاں میرا ڈمپل دیکھے اسی لیے،،،" اس نے نارمل انداز میں جواب دیا تھا جس پر تینوں ہی حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔"اوائے تو تو پکا زن مرید نکلا بیٹا،،،" اب کی بار علی نے بولا تھا جبکہ زین اسے بس دیکھ رہا تھا کیونکہ اس دن کے بعد سے بسام نے بھی اسے

نہیں بولا یا تھا۔ وہ جب سے مال آئے تھے زین کا دھیان ماہا کے ساتھ
ساتھ بسام پر بھی تھا اور یہ بات وہ بھی نوٹ کر چکا تھا۔

۔۔۔ "بیٹا اسے زن مرید ہونا نہیں بیوی کا دیوانہ ہونا کہتے ہیں جو کہ بسام
خانزادہ ہے،،،" وہ اپنے سینے پر ایک ہاتھ رکھتا ایک ادا سے بولا تھا جس پر
تینوں ہی مسکرائے تھے۔

۔۔۔ "ویسے آپ تینوں کو مجھ سے کوئی ٹیپس لے لینی چاہیے،،،" بسام
کے بولنے پر تینوں ہی ہنسنے لگے۔

۔۔۔ "ویسے لالہ میں نوٹ کر رہا ہوں آپ کب سے اپنی بیوی کو دیکھ رہے
ہیں لگتا ہے وہ ناراض ہے آپ سے،،،" اب کی بار اس نے خود ہی زین
کو مخاطب کر لیا تھا جس پر وہ اسے دیکھنے لگا تو بسام نے اسے آنکھوں سے
اشارہ کیا تھا جس پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔"تجھے اس سے کیا تو اپنی والی پر دھیان دے جو تجھے منہ بھی نہیں

لگاتی،،،"وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا تھا۔

se_xy ۔۔۔"ہا ہا ہا وٹ لالہ آپ کو لگتا ہے وہ اتنے ہینڈ سم رومانٹک

ہسبنڈ کو منہ نہیں لگائے گی،،،"وہ ہنستے بول ان تینوں کو سنجیدہ کر گیا

تھا۔

۔۔۔"ویسے یار آپ لوگوں کو نہیں لگتا آج گرمی ہو رہی ہے،،،"اب

کی بار بسام نے گردن سے اپنی شرٹ کچھ نیچے کرتے ہاتھ سے ہوا لیتے

ان تینوں کو سنجیدگی سے بولا تھا جس پر تینوں کے چہرے سرخ ہوئے

تھے۔

۔۔۔"شرم نا کی کوئی چیز ہے بھی تجھ میں یا نہیں،،،"زین دبی آواز میں

دانت کچکچا کر بولا تھا۔

--- "یار لالہ ساری شرم تو آپ نے لے لی تبھی تو چاچو نہیں بنا میں
لیکن کوئی نہیں میں ہونا میں اپنی بے شرمی سے آپ کو تیا اور تم دونوں
کو چاچو بناؤ گا،،" وہ بے باکی سے بول ایک بار پھر تینوں ہے چہرے
سرخ کر گیا تھا اگر مال نا ہوتا نا تو بسام کو پڑ جانی تھی سب سے۔

--- "یار آپ تینوں ریڈ اپیل کیوں بن رہے ہو ویسے یقین مانوں آپ
کی جگہ میری کوٹن کینڈی ہوتی تو میں اس کے ہونٹ چوم مزید سرخ کر
دیتا سے،،" بسام مے سامنے ہی سوہا کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے
بولا تھا جبکہ وہ تینوں پچھتارہے تھے اسے چھڑنے کے لیے۔

--- "شٹ اپ،،،" وہ تینوں ایک ساتھ بولے تو بسام کا قہقہہ لگا تھا۔
ساتھ ان تینوں کو خود کو گھورتے دیکھ اس نے وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا
تھا۔

۔۔۔"یار سوہا تم دونوں کو کچھ پسند ہی نہیں آرہا حد ہے ویسے،،،"ردا ماہا
اور سوہا کو دیکھتے بولی تھی اسنے اور عبیر نے تو علی اور حمد ان کے ساتھ
میچنگ کرنی تھی جبکہ ماہا اور سوہا جو کب سے ڈریسز دیکھ رہی تھیں دونوں
کو ہی کچھ پسند نہیں آرہا تھا۔

۔۔۔"آپی کچھ اچھا ہے یہ نہیں،،،"ماہا منہ بنا بولی تھی جبکہ اس کی بات
پر سوہا کا بھی منہ بنا تھا۔

۔۔۔"اوے سچ پھر تمہاری رات کسی گزری جاناں،،،"ردا کو ایک دم
یاد آیا تو وہ سوہا کو کوہنی مارتے شرارت سے بولی تھی۔ جا پر وہ سرخ ہوئی
تھی۔

۔۔۔"ٹھی ٹھیک گزری تم تمہیں کیا،،،"اس کی بات پر وہ بوکھلا گئی
تھی جبکہ وہ تینوں ہنسی تھیں۔

۔۔۔"اہو کوئی بلش کر رہا ہے ردا آپی،،،"اب کی بار ماہا نے چھڑا تھا۔

۔۔۔"اچھا ویسے لالہ کتنے رومانٹک ہیں یہ تو بتائے ذرا،،،"اسے چپ دیکھ ماہانے پھر پوچھا تو ردا کو بھی ہوا تھا جس پر سوہا کو رات کا ایک سین یاد آیا تھا۔

۔۔۔"تمہارے لالہ رومانٹک کے ساتھ ساتھ بے شرم بھی بہت ہیں،،،"جس پر وہ ان لوگوں کو جلدی سے جواب دیتی دوبارہ اکیڑے دیکھنے لگی تھی جبکہ اس کے جواب پر تینوں ہنسی تھیں۔

۔۔۔"ویسے ایسی بھی کیا بے شرمی کر دی لالہ نے وہ تو معصوم سے دیکھتے ہیں سوہا،،،"اب کی بار عبیر بولی تھی جبکہ اس کے بسام کو معصوم بولنے پر سوہا کا منہ کھولا تھا۔

۔۔۔"سسام اور معصوم تو بہ یہ دینا کا سب سے بڑا جھوٹ ہے،،،"سوہا کے تیزی سے جواب دینے پر ان تینوں میں سے کوئی بولتا اس سے پہلے ہی بسام بولا تھا جو ان کی طرف ہی آ رہا تھا اس کی بات سن چکا تھا۔

۔۔۔ "یار بیوی یہ تو غلط ہے تمہارا شوہر معصوم ہی تو ہے،،،" وہ منہ

بناتے نروٹھے پن سے بولا تھا جبکہ اسے دیکھ جو پہلے ہی ان لوگوں کی باتوں پر سرخ ہو رہی مزید سرخ ہوتی چہرا جھکا گئی تھی۔

۔۔۔ "یہ تم تینوں میری بیوی کو ریڈ اپیل کیوں بنا رہی ہو یار مجھ پر تو ترس کھاؤ،،،" اب کی بار وہ وہ سوہا کے برابر آنکھڑا ہوتے ان تینوں کو بولا تھا۔

۔۔۔ "لالہ کو بڑی فکر کورہی اپنی بیوی کی،،،" ردانے ہنستے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "یار فکر تو ہوگی نا ایک ہی ایک بیوی ہے میری،،،" وہ سب کی فکر کیے بغیر سوہا کو اپنے حصار میں لیتا اس کے سر پر موجود دوپٹہ پر لب رکھتا مسکراتے بولا تھا جس پر وہ سب میں اس کی اس حرکت پر بوکھلائی تھی

ان دونوں کو دیکھ سب نے ان کے خوش رہنے کی دل میں دعا کی جبکہ علی وغیرہ بھی اب ادھر آگئے تھے۔

۔۔۔"ہاں تو کوئی نہیں دوسری بھی کروادیتے ہیں تیری،،،" حمدان نے اسے تنگ کرنے کے لیے بولا تھا جبکہ اس کی بات پر سوہانے نم آنکھوں سے سراٹھا پہلے حمدان پھر بسام کو دیکھا تو بسام اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ گیا تھا۔

۔۔۔"بسام خانزادہ اب مر تو سکتا ہے لیکن خود کو سوہا بسام خانزادہ کے علاوہ کسی دوسرے کے سپرد نہیں کر سکتا اگر اس پر میرا حق ہے تو مجھ پر بھی بس اس کا ہی حق ہے،،،" اس کے جنونی انداز کو دیکھ سب حیران ہوئے تھے اس کے جواب پر سوہا کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔ جبکہ زین تو بس ماہا کو دیکھ رہا تھا جو اسے دیکھتے اپنا چہرہ پھیر گئی تھی جسے دیکھ زین کو غصہ آیا تھا۔

۔۔۔"اچھا بس آپ لوگ اپنی باتیں چھوڑے اور زین لالہ اور بسام لالہ آپ دونوں پلیز اپنی بیوی کی مدد کر دے انہیں کچھ پسند ہی نہیں آ

رہا یہ پسند کرے گی تو ہی ہم لوگ اپنا کچھ دیکھے گے،،، "ردانے تنگ
آتے ان دونوں کو بولا تھا جس پر وہ مسکراتے اپنی اپنی بیوی کی مدد کرنے
لگے تھے وہ سب اب کپڑے دیکھنے میں مصروف ہوئے تھے۔

۔۔۔ "یار بیوی میں نے تمہارے لیے بہت ہی کمال بلڈ ریڈ شارٹ
نائیٹ دیکھی ہے اگر تم وہ لے کر پہنو گی تو یقین مانوں رات گرین نائیٹ
میں جتنا پیار کیا اس سے زیادہ کرو گا،،، "بسام اس کے کان میں بے باکی
سے بول اسے گھبرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

۔۔۔ "سا سام تنگ نا کرے،،، "وہ اپنا دھیان پھر کپڑوں پر کر گئی تھی۔
اس کا یہ روپ بسام کو بہکا رہا تھا مگر وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا۔

۔۔۔ "یار تنگ نہیں کر رہا صرف فرمائش کر رہا ہو،،، "وہ پھر اسے
دیکھتے بولا تھا لیکن سوہانے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

۔۔۔"ٹھیک ہے پھر ناپہنا میں تانیہ کو دے دو گا وہ پہن کے دیکھا دے گی،،،" وہ منہ بناتے بولا تھا جبکہ اس کی بات پر سوہا جو کپڑے دیکھنے میں مصروف تھی اس کے ہاتھ روکے تھے۔ بسام کچھ بولتا یا کرتا اس سے پہلے ہی سوہا نے اس کی طرف رخ کرتے اس کا کالر پکڑا تھا۔

۔۔۔"بسام خانزادہ ایسی غلطی غلطی سے بھی مت کرنا ورنہ انجام کے ذمیدار آپ خود ہو گئے،،،" وہ اس کے کالر کو کھینچتے غصے سے بولی تھی جس پر وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔"آپ نے شارٹ نائیٹ میں دیکھنا ہے نا تو ٹھیک ہے میں پہنوں گی شارٹ نائیٹ بولڈ ڈریسز ساڑھیاں کچھ بھی جو بھی دل کر جیسی بھی ڈریسنگ آپ کو پسند سے وہ آپ مجھے کہوں گے آپ کو جیسی بیوی چاہیے مجھے بتاؤ گے میں ویسی ہی بن جاؤ گی لیکن کسی دوسری عورت کا سوچا بھی نا آپ نے تو انجام کے ذمیدار آپ خود ہو گئے،،،" سوہا نے اس کے کالر

کو جھٹکا دیتے اس کا چہرہ اپنے قریب کرتے بولا تھا اس کا جنونی انداز بسام
کو مزید اس کا دیوانہ کر رہا تھا مگر وہ کچھ سمجھتا اس سے پہلے ہی سوہا اوپر
ہوتی اس کا ماسک نہچے کرتی اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ گئی تھی
بسام کی تو آنکھیں کھولی کی کھولی رہ گئی تھی وہ لوگ شاپ کی ایک سائیڈ
پر تھے جہاں اس وقت بس وہی دونوں تھے بسام کو یہ تسلی تھی۔ سوہا اپنا
سارا غصہ اور جیلیسی اس کے ہونٹوں پر اتار رہی تھی بسام کو اپنے ہونٹوں
تھا وہ اس کے نچلے لب کو پر اس کے دانتوں کا لمس بھی محسوس ہو رہا
شدت سے سک کر رہی تھی جبکہ اسے سہارا دینے کے لیے بسام نے
اس کی کمر میں ہاتھ ڈال اسے اپنے قریب کیا تھا جبکہ وہ اس کے ہونٹوں
پر مسلسل ظلم کر رہی تھی اس کی سانسیں خراب ہوتے دیکھ بسام نے
اس کا ساتھ دیا تھا مگر پھر ایک دم سے جگہ کا خیال آنے پر سوہا نے غصے
سے اس کے بالائی لب پر زور سے اپنے دانت مارتے اسے آزاد کیا تھا۔

بسام اسے دیکھتے ابھی بھی حیران ہی تھا جس پر سوہا بھی اپنا سانس بحال کرتے اسے دیکھنے لگی تھی وہ لمبے لمبے سانس لیتی بسام خانزادہ کو بہکار ہی تھی۔

۔۔۔ "تم میری بیوی نہ نہیں ہو یا،،،" وہ حیران ہوتا اسے تنگ کرنے کی غرض سے بولا تھا۔

۔۔۔ "میں آپ کی ہی بیوی ہو اور بے فکر رہے آپ کو اب صرف شرما کر نہیں دیکھاؤ گی مسٹر خان دنیا کی ہر لڑکی کو نا بھول گئے نا آپ پھر کہنا،،،" وہ ایک بار پھر اس کے قریب ہوتی اب اس کا ماسک اوپر کرتے آنکھ ونگ کر بولی تھی جبکہ ایسا پہلی بار ہوا تھا کوئی بسام خانزادہ کو چپ کروا گیا تھا۔ وہ ایک بار پھر کپڑے دیکھنے میں مصروف ہوئی تھی اب کی بار بسام کی شرافت سے اس کی مدد کرنے لگا تھا کیونکہ وہ اب اسے مزید چھیڑ اپنے لیے مشکل نہیں بنانا چاہتا تھا۔

--- "مسئلہ کیا ہے تمہارا کیوں اگنور کر رہی ہو مجھے،،،" زین نے اب کو مصروف دیکھ ماہا کو سائیڈ پر لے جاتے غصے سے پوچھا تھا۔

--- "کیا ہے مجھے نہیں کرنی بات،،،" وہ بس اتنا بول جانے لگی تھی جب زین اس کا ہاتھ پکڑا سے دیوار کے ساتھ لگا گیا تھا۔

--- "کیوں بات نہیں کرنی،،،" زین نے اس کے ارد گرد اپنے دونوں ہاتھ رکھتے پوچھا تھا۔ جس پر وہ غصے سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

--- "جب نہیں کرنی تو نہیں کرنی،،،" وہ بھی ضدی انداز میں بولتی اسے پیچھے دھکیل وہاں سے جانے لگی تھی جس پر زین اپنا سر مسلتے اسے جاتے دیکھ ایک سیکنڈ میں اس کا بازو پکڑا سے ٹرائل روم میں دھکیلتا خود بھی اندر آتا ٹرائل روم لاک کر گیا تھا جبکہ ماہا تو اسے دیکھ ہی حیران ہو رہی تھی۔

۔۔۔ "زی زین یہ کیا طریقہ ہے،،،" وہ اسے دیکھتے بول پھر باہر جانے لگی تو زین اسے دیوار کے ساتھ لگتا اس کی سانسوں پر قابض ہوا تھا۔ ماہا نے اس حملے پر اس کی شرٹ کو سختی سے پکڑا تھا جب زین اس کا ہاتھ اپنی شرٹ سے ہٹا اوپر دیوار ہے ساتھ لگا گیا تھا۔ وہ پوری طرح اس کے ہونٹوں پر جھکا اپنا غصہ اتار رہا تھا بسام اس کے ہونٹوں کو چوم کم کاٹ زیادہ رہا تھا جس پر وہ بند آنکھوں سے آنسو بہانے لگی تھی۔ جسے محسوس کر زین اس کے ہونٹوں کو رہائی بخشا اس کے آنسو اپنے لبوں سے چٹنا اپنے ایک ہاتھ سے اس کا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر پھینک گیا تھا جس پر اس نے پٹ سے آنکھیں کھول اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "زی زین ہم ٹرایل روم می میں ہے،،،" وہ اٹکتے بولی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "جانتا ہو جان تبھی تو مجھے ٹرائل روم رومانس کرنا ہے اسی لے اب اچھی بیویوں کی طرح مجھے میرا کام کرنے دو اور تم شرمناک کر میرے سینے میں چھپو،،،" وہ آنکھ ونگ کرتا مسکراتے شرارت سے بولتا اس کی گردن پر جھکا تھا جبکہ زین کی بات پر اس کی زبان تالوں سے لگی تھی۔

۔۔۔ "آہہ،،، زین،،،" اس نے اس کی گردن پر اپنی شدت کے نشان چھوڑے تھے جس پر وہ سسکی تھی۔

۔۔۔ "بے بیو نو تمہاری سسکیاں مجھے بہکاتی ہیں اور ابھی بھی یہ وہی کام کر رہی ہیں،،،" زین نے بے باکی سے اس کے کان میں سرگوشی کرتے اپنا ایک ہاتھ پیچھے اس کی کمر پر لے جاتے ایک ہی جھکٹے سے اس کے فرائ کی زپ کھولی تھی جس پر ماہانے اسے غصے سے دیکھا تو وہ آنکھ ونگ کر گیا تھا۔ وہ ماہا کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کا رخ دیوار کی طرف کرتا اس کی کمر پر اپنے لب رکھ گیا تھا وہ دیوانہ وار اس کی کمر پر

اپنے ہونٹوں کے ساتھ ساتھ دانتوں کا لمس چھوڑتے اس کی کمر پر بھی
نشان بناتا جا رہا تھا۔ وہ کتنی ہی دیر اپنا یہ عمل کرتا اسے سسکنے پر مجبور کر رہا
تھا پھر ایک ہی جھکٹے میں اس کا رخ دوبار اپنی طرف کرتے اس کے ہاتھ
چھوڑتا اب کی بار اس کے فراک کو کندھوں سے کچھ نیچے کرتا اس کی
دھڑکنوں پر لب رکھتا نہیں اپنے لمس سے مہکانے لگا تھا۔ زین اس کے
قریب اس کی خوشبو میں مسلسل بہکتا جگہ کا خیال بھی اپنے زہن سے
نکالتا اسے لے سمجھنے یا بولنے سے پہلے ہی اس کے اندر اتار ا تھا جبکہ ماہا
نے اپنی چیخ دبانے ہے لیے اس کے سینے پر اپنے دانت گاڑھے تھے
جماس کی اس اچانک حرکت پر زین مسکرایا تھا۔ ماہا کی آنکھوں سے
مسلسل آنسو بہہ رہے تھے جس پر وہ اس کا چہرہ اوپر کرتا اس کی دونوں
آنکھیں چومتا اپنی شدتوں میں اضافہ کرتا جنوبی ہو رہا تھا اس کی اتنی
شدت پر وہ سسکاری بڑھتی اس سے پہلے ہی وہ ایک بار پھر اس کے

ہو ننوں پر اپنے لب رکھتا اپنے عمل میں نرمی لاتا اسے ریلیکس کرنے لگا
تھا جبکہ گرنے سے بچنے کے لیے ماہانے اس کے گلے میں ہاتھ ڈالے
تھے جس پر وہ مسکراتے اس کے چہرے کو دیکھتے اپنے عمل میں پھر سے
اضافہ کر گیا تھا وہ دیوانہ وار جنونی ہوتا اس پر اپنی شدتیں لوٹا رہا تھا جبکہ
ساتھ ساتھ اس کے می سانسوں سے کھلواڑ کرتا اپنے ہاتھوں سے اس کی
دھڑکنوں کو بے باکی سے چھو رہا تھا وہ تو اس ہے بے باک انداز پر سرخ
پڑتی گبھرا رہی تھی لیکن زین خانزادہ تو آج اس کو خود کو اگنور کرنے کی
سزا دینے کے بارے میں سوچ چکا تھا اور اب اس پر عمل کرتا اس کی
جان سچ میں نکال رہا تھا۔ کچھ دیر بعد زین اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتا
اس کی گردن پر پھر سے جھکا تھا۔ جب وہ تھک ہار کر بولی تھی۔
۔۔۔ "زی زین باہر سب ویٹ کر رہے ہو گے،،، "ماہانے اس کا
لمس اپنی گردن اور گردن سے نیچے گہرائیوں پر محسوس کرتے

لڑکھڑاتے لہجے میں بولا تھا جبکہ اس کے بولنے پر زین کو یاد آیا تھا وہ
لوگ اس وقت ٹرائل روم میں موجود ہیں تبھی اس سے پیچھے ہوتا خود کا
حلیہ درست کرتا اس کی شرٹ ٹھیک کر اس کی کمر پر ہاتھ لے جازپ بند
کر گیا تھا۔ جبکہ ماہا نظریں جھکا کھڑی تھی جسے دیکھ زین نے نیچے سے اس
کا دوپٹہ اور چادر اٹھائی تھی جو اندر آتے نیچے گری تھی۔ زین نے اس کا
دوپٹہ اچھے سے سٹ کرتے چادر اس کے وجود پر اوری تھی۔

۔۔۔ "آئی ہو پاب تم مجھے اگنور نہیں کرو گی بے بی،،،" وہ اس کے
کان میں سرگوشی نما بولتے اس کے گال پر لب رکھتا راستہ چھوڑ گیا تھا
جسے دیکھتے ماہا اسے گھورتے وہاں سے جلدی باہر نکلی تھی اس کی اتنی
سپیڈ پر زین کا قہقہہ لگا تھا پھر اس کے جاتے ہی وہ بھی اب باہر کو نکلا تھا
مگر اپنے سامنے ہی بسام کو دیکھ زین نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اپنا نچلا
لب دانتوں میں دبایا تھا۔

۔۔۔ "آپ دونوں ٹرائل روم میں کیا کر رہے تھے،،،" وہ اسے شکی نظروں سے دیکھتے بولا تھا جبکہ اس کے سوال پر زین کی آنکھیں چمکی تھیں۔

۔۔۔ "رومانس کر رہے تھے،،،" وہ آنکھ ونگ کرتے ہنستے بولا تھا جبکہ اس کی بات پر بسام کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

۔۔۔ "لالہ بنداجگہ کا تو لحاظ کر لیتا ہے،،،" وہ غصے سے دبی دبی آواز میں غرایا تھا جس پر زین نے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی۔

۔۔۔ "اف یار یقین مان ٹرائل روم میں رومانس کا بھی اپنا ہی مزہ ہے یہ تو تمہاری لاڈلی شرماتی بہت ہے میرا ساتھ،،،" زین شرارت اور بے باکی سے بولتا بسام کو تیار ہا تھا وہ بولتے اپنا کچھ دیر پہلے والا بدلہ پورا کر ہی رہا تھا جب وہ اس کی بات کاٹ گیا تھا۔

۔۔۔"ہاں میری لاڈلی آپ کی طرح بے شرم نہیں ہے نا،،،" اس کا
چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔

۔۔۔"بے شرم بنو گا تو ہی تجھے چاچو بناؤ گا نا تو نے ہی تو کہا تھا،،،" زین
نے اسے مزید سلگانے کے لیے بولا تھا۔ لیکن وہ بھی بسام خانزادہ تھا۔
۔۔۔"آپ جو بھی کر لو میں آگے ہی رہو گا چاچو سے پہلے بابا بنو گا اور پھر
آپ کو بتاؤ گا،،،" بسام نے ہنستے اسے بولا تھا۔ جس پر زین کوئی جواب
دیتا اس سے پہلے ہی پیچھے سے ان دونوں کو سوہا کی آواز آئی تھی۔
۔۔۔"سام آپ اور لالہ یہاں پر کیا کر رہے سب وہاں ویٹ کر رہے
ہیں،،،" سوہا دونوں کو دیکھتے جلدی سے بولی تھی جس پر بسام اس تک
آیا تھا۔

۔۔۔"کچھ نہیں جان بس کچھ لوگ بے شرم ہو گئے انہیں شرم دلانے
کی کوشش کر رہا تھا خیر آ جاؤ آپ بھی آ جائے لالہ شرم تو خیر آنی

نہیں،،،" بسام نے اسے اپنے ساتھ لگتا مسکراتے شرارت سے بولا تھا
جبکہ اس کی زین کے سامنے اس حرکت پر سوہا کا دل کیا تھا اس بے شرم
کا سر پھاڑ دے زین کا بھی یہی حال تھا۔ بسام کے الفاظوں پر وہ اسے گھور
رہا تھا جس پر وہ اسے آنکھ و نگ کرتا سوہا کو اپنے ساتھ لیے سب کی
طرف بڑھا تو زین بھی پھر دل میں اسے گالیاں دیتا سب کی طرف بڑھا
رہا تھا۔

وہ سب لوگ شاپنگ سے فارغ ہو اب ریسٹورنٹ میں آئے تھے جہاں
انہوں نے کھانے کا آرڈر دے دیا تھا اب بیٹھے ویٹ کر رہے تھے۔

۔۔۔"یار لالہ میں آپ ہو بتا رہی ہو آپ نے کوئی اچھے اچھے سونگ

سنگ کرنے ہیں،،،"ردا نے بسام کی طرف دیکھتے بولا تھا جواب اپنا

ماسک اتار چکا تھا کیونکہ ریسٹورنٹ میں وہ سائیڈ پر ہی بیٹھا تھا۔

۔۔۔"اف گڑیا یہ غلط ہے ویسے میں نے سوچا تھا ان کمینوں کی

شادیوں پر میں ڈبل چارج کرو گا لیکن اب تم لوگوں کی وجہ سے کم کرنا

پڑے گا تو چلو میرے بھائی تم لوگوں کے لیے آفر میں تم لوگوں سے

ایک منٹ کے ایک لاکھ لوگا ٹھیک ہے،،،"بسام نے سنجیدگی سے دیکھتے

سب سے بولا تھا جبکہ اس کی بات سن وہ سب منہ کھولے اسے دیکھنے

لگے تھے۔

۔۔۔"بیٹا تو رہنے ہی دے ویسے بھی تیری آواز سن سب کے سر میں

درد ہونا ہے ردا بچے اس سے اچھا ہم عاطف اسلم کو نابلو الے،،،"زین

کے بولنے پر سب ہنسنے لگے جبکہ بسام کا منہ بنا تھا۔ وہ کوئی جواب دیتا اس سے پہلے ماہا کی بات پر اس کا منہ کھولا تھا۔

۔۔۔ "سچی عاطف اسلم آئے گا پھر تو کتنا مزہ آئے گا وہ تو ویسے بھی میرا
"کرش ہے کتنا پیارا ہے نا وہ،،،"

ماہا آکسائیڈ ہوتے بولا تھا لیکن اس کی بات پر بسام کا دماغ گھوما تھا جس پر
اس نے ماہا کو گھورا تھا لیکن اس نے دیکھا نہیں۔ جس پر بسام نے طنزیہ
مسکرا کر دیکھا تھا۔ مگر بسام کی مسکراہٹ کچھ منٹوں کی ہی تھی۔

۔۔۔ "یار ماہا ویسے مجھے اتنا پسند نہیں ہے وہ میرا تو کرش ایمرے بے ہے

ترکش ایکٹرافف وہ تو اتنا ہوٹ ہے ناکہ بس کاش میں اس سے مل
لو،،،" سوہانے اپنے دونوں ہاتھ ملا کر مسکراتے بولی تھی جس پر اب کی
بار زین نے بسام کو دیکھا تھا جو اپنے دونوں ہونٹ بیچ کر اپنا غصہ کنٹرول
کر رہا تھا۔

۔۔۔"ہاں آپی ویسے تر کس ایکٹر ہیں تو پیارے اور کورین بھی پیارے

ہوتے ہیں،،،"ماہانے بھی اس کی بات پر ہامی بھری تھی جس پر ان

دونوں کو غصہ آرہا تھا جبکہ زین اور بسام کا چہرہ دیکھ رہا اور عبیر نے یہ

غلطی نہیں کی تھی وہ چاروں تو بس اپنی ہنسی روک رہے تھے۔

۔۔۔"یہ تو ہے یار کاش میں بھی ترکی میں ہوتی پھر میں نے وہی کسی

ترکس سے شادی کر لی تھی،،،"سوہا داس ہو بولی تھی اور یہی پر

بسام اور زین کی بس ہوئی تھی۔

۔۔۔"تم لوگوں کا ہو گیا تو کھانا کھالے ہمیں بھوک لگی ہے"تب ہی

زین کچھ غصے سے بولا تھا جبکہ بسام نے بھی سوہا کو گھورا تو وہ بھی کھانا

کھانے لگی تھی وہ لوگوں بیٹھے شادی کی باتیں کرتے کھانے لگے تھے

البتہ ماہا اور سوہا دونوں ہی اب نہیں بول رہیں تھیں۔ کھانا وغیرہ کھا وہ

لوگ فری ہوئے تھے جب بسام اٹھنے ہی لگا تھا لیکن زین اسے روک گیا

تھا جس پر وہ بیٹھ گیا تھا۔ ویٹرز نے کھانا اٹھا اب ایک چاکلیٹ کیک لا ان کے آگے رکھا تھا ساتھ ہی وہاں لائٹ سا برتھڈے میوزک لگ گیا تھا جسے دیکھ بسام مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "لالہ اس سب کی کیا ضرورت تھی یار،،،" بسام نے مسکراتے سب دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "کیوں ضرورت نہیں تھی میرے بھائی کا اتنا خاص دن تھا آج چل اب کیک کاٹ جلدی،،،" زین کی بات پر وہ ہنستے نائف پکڑ کیک کاٹنے لگا تھا جبکہ وہ سب تالیاں بجاتے اسے برتھڈے وس کر رہے تھے بسام نے کیک کاٹ سب کو باری باری کھلایا تھا۔ پھر وہ زین کے گلے لگا تھا۔

۔۔۔"لالہ شکریہ مجھے اتنا پیار کرنے کے لیے اور سوری اس دن کے لیے،،،" وہ زین کے گلے لگ سنٹی ہوتا بولا تھا جس پر وہ بھی اس کے گرد حصار بنا گیا تھا۔

۔۔۔"لالہ کی جان بستی ہے اپنے شیر میں،،،" زین کی بات پر اس نے اپنا حصار اس کے گرد مزید ٹائٹ کیا تھا۔

۔۔۔"اچھا بس بس اتنا نزدیک مجھے بس میری بیوی قبول ہے،،،" زین نے اس کے کان میں بولتے اسے خود سے پیچھے کیا تھا جس پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔"لالہ میری برتھڈے کا گفٹ،،،" بسام شرارت سے بولا تھا وہ ہر برتھڈے پر زین سے کچھ نا کچھ لیتا تھا۔

۔۔۔"اب کون سی کار پسند آگئی ہے،،،" زین نے سوچتے پوچھا تھا جس پر وہ سر ہلا گیا تھا۔

۔۔۔ "نہیں لالہ کار نہیں لینی اب کچھ مانگنا ہے آپ سے،،،" بسام
سنجیدگی سے بولا تھا۔

۔۔۔ "مانگوں کیا مانگنا ہے،،،" اجازت دی گئی۔

۔۔۔ "لالہ آپ نے بچپن سے میری ہر خواہش پوری کی ہے ہر بات مانی
ہے اور آپ کو پتا ہے لالہ میرے اپنوں میں میری جان بستی ہے پھر ماہ
مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے لالہ بی جان اور پاپا نے اسے آپ کی
حفاظت میں دیا ہے آپ محافظ ہو اس کے لالہ اور میں چاہتا ہوں آپ
میری گڑیا کو خوش رکھے آج اپنی برتھڈے پر بھی آپ سے اپنی گڑیا کی
خوشیاں مانگتا ہوں آپ دے گے نا،،،" وہ زین کا ہاتھ پکڑا ایک امید سے
پوچھ رہا تھا جس پر سب کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے جبکہ زین تو بس
اسے دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "لالہ جواب دے آپ رکھے گے نامیری گڑیا کو خوش،،،" اسے
چپ دیکھ بسام نے پھر پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ہاں لالہ کی جان لیکن یہ بیوی ہے میری اور غلطی کرنے پر سزا
بھی دوں گا،،،" زین نے کہتے آخر پر ہنستے آہستہ آواز میں بولا تھا جبکہ اس کا
مطلب سمجھتے بسام کا چہرہ سرخ ہوا تو اس نے زین کو گھورا تھا۔ جس پر وہ
کچھ کہتا اس سے ماہا بسام کے گلے لگی تھی۔

۔۔۔ "لالہ آپ بہت اچھے ہو،،،" ماہا اس کے گلے لگ کر بولی تھی مگر
بسام کچھ کہتا یا اس کے گرد اپنا حصار کرتا زین اسے بازو سے پکڑا لگ کر
اپنے حصار میں لے گیا تھا۔

۔۔۔ "ہاں ہاں پتا ہے تمہارا لالہ بہت اچھا ہے،،،" زین کی جیلسی پر
سب ہنسنے تھے ماہا نے اسے شکوہ کناں آنکھوں سے دیکھا تو وہ اسے گھور
گیا تھا۔ پھر بسام علی اور حمد ان کے بھی گلے لگا تھا۔

۔۔۔"میری گندی اولادوں اب جیسی بھی ہو میری ہو میں کیا کر سکتا ہو
اب،،،"وہ ان دونوں کے گلے لگتے بولا تھا جس پر وہ دونوں بھی ہنسنے
تھے۔

۔۔۔"میری بہنوں کو تنگ مت کرنا دونوں،،،"بسام نے ردا اور عبیر
کے سر پر ہاتھ رکھتے بولا تھا جس پر دونوں نے اسے گھورا تو وہ دونوں
مسکرائی تھیں۔ وہ سب سے مل اپنی جگہ پر آیا تھا جبکہ سوہا کو اس نے
اگنور کیا تھا جو اسے پتا چل گیا تھا پھر کیک کھا وہ لوگ اپنے اپنے راستے
نکلے تھے۔

وہ لوگ مال سے اپار ٹمنٹ آئے تھے جبکہ علی کو کہی ضروری جانا تھا تو
اسی لیے عبیر بھی ان دونوں کے ساتھ آئی تھی اندر آتے ہی عبیر اپنے
کمرے میں چلی گئی تھی اور بسام بھی دروازہ بند کرتا کمرے میں آتا

کپڑے بدل لیٹ گیا تھا سوہا تو اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی جو ایسے کر رہا تھا جسے سوہا اس کی زندگی میں ہے ہی نہیں اسے اب غصہ آنے لگا تھا۔ بسام اسے اگنور کرتا لیٹ مسلسل اپنے فون میں مصروف ہوا تھا جس پر وہ بھی لیٹتی اس کے قریب ہوا اس کا بازو اپنے سر کے نیچے سے گزارا اس کے سینے پر سر رکھ گئی تھی لیکن وہ کچھ نہیں بولا تھا۔

۔۔۔ "فون پر ایسا کیا ہے سام جو آپ مجھے اگنور کر رہے ہیں،،،" سوہا اے اہنا اگنور ہونا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

۔۔۔ "میں اگنور نہیں کر رہا بس فون یوز کر رہا ہو،،،" بسام نے اے جواب دیتے آرام سے خود سے دور کیا تھا جس پر سوہا کو غصہ آیا تھا تبھی اسے اس کے حال پر چھوڑا اپنے فون میں مصروف ہوئی تھی لیکن اسے اس کی اگنورنس تنگ کر رہی تھی سوہا نے آرام سے کچھ آگے ہو بسام کے فون میں دیکھنا چاہا تھا جبکہ اسے معلوم ہو گیا تھا تبھی وہ جو انسٹا کی

ریلز دیکھ رہا تھا دیکھتے دیکھتے ایک ریل پر وہ روک گیا تھا جس میں لڑکی
نے بہت بولڈ سی ڈریسنگ کی تھی جسے دیکھ سوہا کو غصہ آیا تھا لیکن اسے
پتانا خلعے تبھی واپس اپنی جگہ ہوتی فون یوز کرنے لگی لیکن اس کے دماغ
سے بات جا کی نہیں رہی تھی تبھی کچھ سوچتی اٹھ ڈریسنگ روم میں گئی
تھی بسام اسے جاتے ایک نظر دیکھ واپس فون میں مصروف ہوا تھا۔ سوہا
کچھ دیر بعد جب باہر آئی تو وہ صرف بسام کی بلیک چیک شرٹ میں
کی طرف ملبوس تھی۔ دروازے کے بند ہونے کی آواز پر بسام نے اس
دیکھا تو اس کے لیے جاننا مشکل نہیں ہوا کہ وہ صرف اس کی سنگل
شرٹ میں ملبوس تھی جس میں اس کے بدن کے خوبصورت نشب و
فراز عیاں ہو رہے تھے جسے دیکھ بسام کے گلے میں گلیٹی ابھر کر معدم
ہوئی تھی۔ سوہا اسے اگنور ہرتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو بال
کھول انہیں سلجھاریڈ لپ اسٹک اٹھا ہونٹوں پر لگتی اپنے دونوں ہونٹ

ملا لپ اسٹک کو سٹ کرنے لگی تھی جبکہ اس کی ادائیں بسام خانزادہ کو
پاگل کر رہی تھیں مگر وہ تو جیسے اسے مزید تڑپنے لگی تھی اپنی لپ اسٹک
سٹ کر سو ہوا پس اپنی جگہ پر آ بیٹھتی اپنا فون پکڑ پیچرز لینے لگی تھی جس
پر وہ باظاہر تو فون میں مصروف تھا لیکن اس کی ہر کاروائی دیکھ رہا تھا وہ
پیچرز لے انہیں دیکھتی پھر فون رکھتی لیٹتی دوسری طرف منہ کر
آنکھیں بند کر گئی تھی جبکہ بسام کو اس کی اس حرکت نے آگ لگائی تھی
تبھی فون رکھتا اسے بازو سے پکڑ سیدھا کرتا اس کے اوپر جھکا تھا۔ مگر وہ
نار مل ہی رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اب بسام خانزادہ کی بس ہوگی۔
۔۔۔ "مسئلہ کیا ہے تمہارا یہ سب کیا ہے،،،" وہ اس کے لپ اسٹک سے
سجے سرخ نرم گرم ہونٹوں کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے گمبھیر
آواز میں بولا تھا۔

۔۔۔"آپ کو کیا ہے کرے مجھے اگنور اور جائے دیکھے اس لڑکی کو جس کی بہودہ ڈریسنگ بڑے غور سے دیکھ رہے تھے،،" وہ منہ پھولا کر بولی تھی جس پر وہ جو اسے صرف اسی لیے اگنور ہر رہا تھا کہ اس کا غصہ برداشت نہیں کر پائے گی اسے مزید غصہ آیا تھا۔

۔۔۔"سوہا بسام خانزادہ یہ تمہیں نظر آگیا اور جو خود ریسٹورنٹ میں تم کسی غیر مرد کی تعریف کر رہی تھی اور شادی کا کہہ رہی تھی وہ کیا تھا،،" بسام کے غصے سے بولنے پر سوہا کو اس کے اگنور کرنے کی سمجھ آئی تھی۔

۔۔۔"وہ تو ایکٹر تھا اور میرا کرش آپ کو کیا جائے آپ بھی،،" سوہا ایڈیٹیوڈ سے بولی تھی جس پر وہ غصے میں پاگل ہوتا اس کے ہونٹوں پر جھکتا اپنا سارا غصہ اس پر اتارنے لگا تھا۔ وہ پوری شدت سے اس کے دونوں ہونٹوں کو جھکے اپنا غصہ اس میں انڈیل رہا تھا جس پر سوہا اس

ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھ دوسرا اس کے بالوں میں پھیرتے ریلیکس کرنے لگی تھی لیکن وہ اس کی اس حرکت پر مزید جنونی ہوتا اس کی سانسیں کھینچتا اس کے ہونٹوں کو سک کرتے ایک ہاتھ اس کے شرٹ کے بٹن پر گیا تھا وہ ایک ہاتھ سے اس کی شرٹ کا بٹن کھولنے کی کوشش کرنے لگا تھا جبکہ سوہا کے لیے سانسیں لینا مشکل ہو رہا تھا تبھی وہ بسام کے نچلے لب پر زور سے اپنے دانت گاڑھتی اپنے ہونٹ آزاد کروا گئی تھی اس کی اس حرکت پر بسام نے اسے دیکھتے اس کے ماتھے کے ساتھ اپنا ماتھا ٹکایا تھا وہ دونوں ہی اپنی سانسیں بحال کر رہے تھے۔

۔۔۔ "تمہیں وہ ہوٹ لگتا ہے نا آج تمہیں میں بتاتا ہو ہو ٹمنس ہوتی کیا ہے،،،" بسام نے بولتے اس کی شرٹ کے اوپری کھولے بٹنوں سے شرٹ کو کسکاتے اس کی دھڑکنوں پر اپنے لب رکھے تھے جس پر سوہا سسکی تو بسام خانزادہ مزید مدہوش ہوا تھا وہ اس کی دھڑکنوں کو اپنے

شدت بھرے لمس سے مہکاتے اسے بھی مدہوش کر رہا تھا وہ نے چہرا اٹھا سوہا کو دیکھتے ایک دم سے گھومتے اسے اپنے اوپر کیا تھا جس پر وہ اس کی گردن پر جھکتی وہاں اپنے دانت گاڑھتی لو بائٹ بنا گئی تو بسام خانزادہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔"اس کی ہوٹنس کا تو پتا نہیں ہا بٹ اپنے شوہر کی ہوٹنس دیکھنا غلط نہیں ہے،،،" سوہانے بے باکی سے بولتے بسام کی شرٹ اوپر کی تھی جبکہ وہ حیران تھا سوہانے کہا تھا اسے وہ جیسے چاہے گا وہ ویسی بنے گی اور وہ ویسی بن بھی رہی تھی۔ اس کے شرٹ اوپر کرنے پر بسام نے کچھ اوپر ہو اپنی شرٹ اتار دی تھی جس پر وہ اس کے سینے پر جگہ جگہ اپنے ہونٹ رکھتی بسام خانزادہ کو اپنا مزید دیوانا کر رہی تھی وہ اس کے سینے سے ہوتی واپس اوپر کو آئی تھی تبھی جب بسام نے اسے گھومتے واپس اپنے نیچے کیا تھا۔

..."I like your bold side baby now you
look like Basam Khanzada's wife"

بسام نے مسکراتے بول اس کی شرٹ کے باقی کے بٹن بھی کھولے
تھے۔

--- "ہاں اور اگر آج کے بعد بسام خانزادہ نے کسی دوسری عورت کو
دیکھا بھی نا تو سوہا بسام خانزادہ کی ڈیول سائیڈ بھی دیکھوں گے،،،" وہ
غصے سے بولی تھی جس پر بسام مسکریا تھا۔

--- "نہیں یا رجب میری بیوی میرے لیے بے شرم بنے ہے لیے تیار
ہے تو پھر باقی سب جائے بھاڑ میں،،،" وہ ہنستے بول اس کی گردن پر جھکا
تھا جس پر سوہانے مسکراتے اس کے گلے میں باہیں ڈال اپنا آپ اس کے
سپر دکیا تھا بسام اس کی گردن کو سک کرتا اس کی سسکیوں پر بہک رہا تھا
وہ اس کی گردن سے ہوتا اس کے پیٹ تک آ اس کے بلی بٹن پر اپنا

دانتوں کا دباؤ ڈال اسے دیکھنے لگا تھا جو آنکھیں بند کر دونوں ہاتھوں سے
اب بیڈ شیٹ جھکڑے اس کا یاد رد برداشت کر رہی تھی جسے دیکھ وہ
مسکراتے واپس اوپر ہوتے ریموٹ سے کمرے کی لائٹ ڈم کرتا اسے
اور خود کو ہر پردے سے آزاد کرتا اس کے ہاتھ سے بیڈ شیٹ آزاد کرواتا
اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں سختی سے الجھتا ایک ہی جھکٹے میں
اس کی روح کی گہرائیوں میں اترتا تھا جس پر سوہا سسکی بڑھتی اس سے
پہلے ہی وہ اسے اپنے ہونٹوں میں دبا گیا تھا۔ وہ اس ہے ہونٹوں کو نرمی
سے چومتا اس کے ماتھے سے ماتھاٹکا اپنی تمام تر شدتیں اس پر نچھاور کر
رہا تھا۔

۔۔۔ "سوہا بسام خانزادہ تم بسام خانزادہ کی روح میں سما نے لگی ہو
اب،،،" بسام کی میٹھی سرگوشی پر سوہا نے اس کے سینے پر لب رکھے
تھے۔ جس پر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

۔۔۔"س سام،،،"سوہانے سسکتے اس کا نام پکارا تھا۔

۔۔۔"جانِ سام،،،"جس پر وہ محبت سے چوڑلہجے میں بول ایک بار پھر
اس کی دھڑکنوں پر جھکا تھا۔

۔۔۔"تمہاری سسکاریاں مجھے مزید بہکار ہی ہیں جان اسی لیے ذرا ان پر
کنٹرول کرو کیونکہ میرا خود سے کنٹرول اٹھانا تو جان تمہاری عذاب ہو
گی،،،"بسام نے اس کا چہرہ دیکھتے آنکھ ونگ کرتے بولا تھا جس پر سوہا کا
چہرہ اسرخ ہوا تو بسام ہنستے واپس اس کی دھڑکنوں پر جھکا تھا۔ وہ اس کی
دھڑکنوں سے ہوتے پھر اوپر ہوتے اس کے گال پر اپنے لب رکھ گیا
تھا۔ پھر وہ اس کی گردن پر جھکتا وہاں اپنے لب رکھتا شرارت سے اس
کی گردن کی سکن دانتوں میں لیتا اسے دبائے لگا تھا جس پر سوہانے اس
کے کندھے پر ناخن مارے تھے۔

۔۔۔ "سام جنگی کیوں بن رہے ہیں،،،" وہ اس کے کندھے پر ناخن مارتے چیختی تھی جس پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔ "مجھے تو عادت ہے کاٹ کھانے کی اور کہا

جاتی ہیں ایسی عادتیں آسانی سے،،،" بسام نے اس کے ہونٹوں کے پاس اپنے ہونٹ کرتے بوجھل گمبھیر آواز میں بولا تھا جس پر سوہا کا خسر اس رخ ہوا تھا۔

۔۔۔ "بے شرم الٹرا پرو میکس ہو آپ،،،" سوہا نے اس کے کندھے پر زور سے تھپڑ جڑتے بولا تھا۔

۔۔۔ "السلام للظالم بیوی شوہر کو مارتے شرم نہیں آتی،،،" وہ اسے گھورتے بولا تو سوہا ہنسی تھی۔

۔۔۔ "نہیں جیسے شوہر کو کاٹتے نہیں آتی،،،" وہ بھی اسی ہے انداز میں بولی تھی۔ جبکہ اس کی بات پر بسام ہنسا تھا۔

۔۔۔"اچھا ابھی بتاتا ہوں تمہیں،،،" بسام نے کہتے اس کے ہونٹوں کو قفل لگایا تھا۔ وہ قطرہ قطرہ اس کی سانسوں میں نچوڑتا خود کو سکون پہنچا رہا تھا جبکہ سوہا بھی آنکھیں بند کرتی اس کا ساتھ دینے لگی تھی۔ رات کے گرنے کے ساتھ ساتھ آج دونوں ہی ایک دوسرے میں مدہوش ہوتے ہر حد پار کرنے پر تلے تھے۔ مگر وقت اور قسمت نے بھی ابھی اپنی حدود پار کرنی ہیں جو وقت پر ہی معلوم ہونی ہے۔

زین گھر آتے ہی سٹڈی میں چلا گیا تھا اسے کچھ کام تھا جبکہ ماہا کمرے میں آتی کپڑے بدل بیڈ پر بیٹھ اپنے موبائل پر مصروف ہوئی تھی وہ فون ہی یوز کر رہی تھی جب کمرے کا دروازہ کھول زین اندر آیا تھا ماہا نے فون سے نظریں اٹھا کر دیکھ فون رکھ کنفرٹر سر تک تان سوتی بن گئی تھی

جس پر اس کی حرکت دیکھ زین کو مزید غصہ آیا تھا تبھی ریک پر فائلیں
بٹکنے لگا تھا۔ جو وہ سن تو رہی تھی لیکن کوئی حرکت نہیں کر رہی تھی اسے
دیکھتے زین نے غصے سے اپنی شرٹ اتاری تھی وہ شرٹ اتارتا مابھانک آتا
اس کے اوپر سے کنفرٹر کھینچتے خود اس پر جھکا تھا جس پر مابھانے آنکھیں
کھول اس کی طرف دیکھا تو وہ غصے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "کون ہے تمہارا کرش بتانا ذرا،،،" وہ اس کے چہرے پر آتے بال
پیچھے کرتے اپنا غصہ کنٹرول کرتے بولا تھا۔ جبکہ اس کی سرخ آنکھیں
دیکھ مابھانے تھوک نگلا تھا۔

۔۔۔ "زی زین وہ میں تو ایسے ہی کہہ رہی تھی،،،" مابھانے گبھراتے
بول اسے پیچھے کرنا چاہا تھا لیکن وہ نازک جان اسے کہا پیچھے کر سکتی تھی۔
جس پر زین اس کے دونوں ہاتھ پکڑا اوپر تکیے سے پن کر گیا تھا۔

۔۔۔"کیا بس ایسے ہی ایک تو تم مجھے اگنور کر رہی تھی اوپر سے تم اس سنگر کی تعریفیں کر رہی تھی تو اب اس کی سزا تو تمہیں ملے گی،،،"زین نے غصے سے غراتے اس کی گردن پر اپنے دانت گاڑھے تھے جس پر درد کی شدت سے وہ اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔ وہ اپنا سارا غصہ اس کی گردن پر اتار رہا تھا۔

۔۔۔"زی زین مجھے نیند آرہی ہے،،،"ماہانے بند آنکھوں سے ہی گبھراہتے لڑکھڑاتے بولا تھا۔ جس پر اس نے اپنا چہرا اٹھاا سے مسکراتے دیکھا تھا۔

۔۔۔"بٹ بیگم مجھے آنسکریم کھانی ہے،،،"زین نے آنکھوں میں شرارت لیے ماہاکو دیکھ مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔"مطل مطلب،،،"وہ نا سمجھی سے بولی تو زین اس پر سے سائیڈ پر گرنے کے سٹائل میں لیٹا تھا۔

۔۔۔"مطلب مجھے آتسکریم کھانی ہے میرا دل کر رہا ہے اسی لیے جا کر
بچن سے اچھے بچوں کی طرف آتسکریم لے کر آؤ،،،" وہ سکون سے بولتا
اس کے ہوش اڑا گیا تھا کیونکہ اس ٹائم تو باہر کسی نے بھی نہیں ہونا تھا
اور اسے اندھیرے سے ڈر لگا تھا۔

۔۔۔"زین باہر کوئی نہیں ہو گا مجھے ڈر لگتا ہے آپ کو پتا ہے آپ بچن
میں جا کر کھالے یا میرے ساتھ آجائے،،،" ماہانے پریشان ہوتے اسے
بولا تھا جس پر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

۔۔۔"یار میں وہاں کھا تو لو لیکن تمہیں مسئلہ ہو گا تک جا کر لے آؤ مجھے
ایک کام ہے میں وہ کر لو جاؤ جلدی،،،" جس پر وہ سنجیدگی سے بولا تھا
جبکہ ماہا اپنے ڈر کی وجہ سے اس کی بات پر دھیان نہیں دے پائی تھی
زین اسے کہتے اٹھ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تھا جس پر وہ تھوک
نگلتی اپنا دوپٹہ لیتی ہمت کر کرے سے نکلی تھی۔

۔۔۔"السلامتی میری مدد کرنا،،،" وہ دل میں دعائیں کرتی نیچے آئی تھی وہاں پر کوئی بھی نہیں تھا وہ ادھر ادھر دیکھتے ڈرتے کچن میں جالائٹ آن کر گئی تھی پھر وہ فریج کی طرف جا سے کھول اس میں سے ایک باکس نکالتی ساتھ ہی ریک سے چیچ پکڑتی جلدی سے کچن سے نکلی تھی اسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔

۔۔۔"زین آپ سے السلام پوچھے السلام کرے آتسکریم کھا آپ کا گلہ خراب ہو جائے،،،" وہ غصے سے زین کو بولتی واپس اوپر جانے لگی تھی۔ وہ ڈریسنگ روم میں آتا وہاں پر رکھے ایک بیگ کو اٹھاتا اس کے اندر موجود چیز کو نکال دیکھ مسکرا نے لگا تھا۔

۔۔۔"بہت شوق ہے نا تمہیں کرش بنانے کا اور شوہر کو اگنور کرنے کا اب پتا چلے گا بے بی،،،" وہ شرارت سے مسکراتا وہ بیگ لیے باہر نکلتا وہی صوفے پر بیٹھتا اس کا انتظار کرنے لگا تھا۔ جس پر تھوڑی دیر بعد ماہا

اندر آئی تو زین اسے دیکھتے مسکرایا تھا جسے دیکھ وہ غصے سے اس تک آتی
آ تسکریم کا ڈبہ ٹیبل پر چٹخنے کے سٹائل میں رکھ گئی تھی۔

۔۔۔ "یہ پکڑے اور اب جتنی کھانی ہے کھا کر خودی رکھ آنا مجھے سونا
ہے،،،" ماہا اسے غصے سے کہتی جانا ہی لگی تھی جب زین اس کا ہاتھ پکڑ
اسے روک گیا تھا۔

۔۔۔ "یہ پکڑو اور جا کر چیلنج کر کے آؤ،،،" زین نے وہ بیگ اس کی
طرف کرتے بولا تھا جس پر وہ اسے نا سمجھی سے دیکھتی وہ بیگ پکڑ تو گئی
تھی لیکن پھر اس میں دیکھنے پر ماہا کا چہرہ اسر خ ہوا تھا۔

۔۔۔ "مجھ مجھے نہیں پہننا،،،" وہ بیگ واپس کرتے جانا لگی تو زین اس کی
کمر میں ہاتھ ڈال اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔

۔۔۔ "جاناں یہ تو پہننی پڑے گے بہتر ہے تم خود پہن لو ورنہ مجھے

پہننانے میں مسئلہ تو کوئی نہیں لیکن تمہاری وجہ سے محنت ڈبل کرنی

پڑے گی،،، "زین نے اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرا کرتے
بے باکی سے بولا تھا جس پر وہ گھبرائی تھی۔

۔۔۔ "می میں نہیں زی زین پلینا،،، "وہ رونے والی ہو رہی تھیں لیکن
وہ زین خانزادہ ہی کیا جو اس کی سن لیتا۔

۔۔۔ "ٹھیک تو تم چاہتی ہو میں ہی یہ نیک کام کرو تو اوکے،،، "اس کی
ایک ہی بات سن زین نے اس کی کمر پر موجود ہاتھ سے ایک ہی جھکٹے
میں اس کی زپ کھولی تھی جس پر ماہا کی آنکھیں باہر آئی تھی مگر وہ مزید
اس کی شرٹ کسکتا اس سے پہلے ہی بول پڑی تھی۔

۔۔۔ "می میں خود کرتی ہو،،، "ماہا نے بولتے اسے پیچھے کرنا چاہا جس پر وہ
اس کی زپ بن کرتا اس کے ہاتھ میں بیگ دیتا پیچھے ہو گیا تھا۔

۔۔۔ "چلو جاؤ شاہاش اور ہا جلدی آنا میں نے آسکریم بھی کھانی ہے

ورنہ وہ ملٹ ہو جائے گی،،، "زین نے پیچھے ہوتے اسے بولا تھا جس پر وہ

جلدی سے بیگ لیتی ڈریسنگ روم میں گم ہوئی تو پیچھے وہ مسکراتا اپنا فون
یوز کرنے لگا تھا۔ جبکہ اندر جا ماہانے بیگ سے وہ نائی نکالی تھی جو بہت
ہی چھوٹی تھی اسے دیکھ ماہا کے پسینے چھوٹے تھے پہلے تو وہ کھڑی کتنی ہی
دیر اسے دیکھتی رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اب کیا کرے۔

جبکہ باہر اب زین کو انتظار کرتے کرتے غصہ آنے لگا تھا۔

۔۔۔ "ماہا جلدی باہر آؤ ورنہ میں اندر آ جاؤ گا،،، "زین نے غصے سے بولا
تھا جس پر وہ کانپی تھی۔

۔۔۔ "یار سنا نہیں تم نے میری آنسکریم بھی ملٹ ہو جانی ہے

ساری،،، "اندر سے کوئی جواب ناسن وہ پھر بولا تھا۔

۔۔۔ "آ آر ہی ہو،،، "جس پر وہ ہمت کر اسے جواب دیتی ناچاہتے

ہوئے بھی وہ نائی پہن گئی تھی ماہانے شیشے میں خود کو دیکھا تو اس کا دل

ڈھرکا تھا وہ نائی اس کے گھٹنوں تک بھی نہیں آرہی تھی جبکہ وہ پریل

کھر کی نیٹ کی شارٹ سی نائٹی اس کے بدن کو کسی سے بھی نہیں چھپا
رہی تھی سہارے کے لیے دوبار یک سی سٹر پس کندھوں پر تھی اور
دونوں طرف موتیوں سے بنی دوریاں لگائی گئی تھی نیٹ صرف آگے
پیچھے ہی تھی ماہا اس میں خود کو دیکھتی بری طرح گبھرارہی تھی اور اس
وقت کو پچھتا رہی تھی جب اس نے بے دھیانی میں اپنے کرش کا بتایا
تھا۔ وہ ابھی کھڑی سوچ ہی تھی جب دروازہ ناک ہوا تھا جس پر ماہانے
پریشان ہوتے دروازے کی طرف دیکھا دروازے پر دستک تیز ہو رہی
تھی اسے پتا تھا اگر وہ ناکئی تو وہ بے صبر اندر ہی آئے گا اسی لیے ہمت
کرتی جادروازہ کھول گئی تھی وہ جواب کی بار پھر دروازہ غصے سے ناک
کرنے والا تھا دروازہ کھولنے پر ماہا کو اس بولڈ نائٹی میں دیکھ دیکھتا ہی رہ گیا
تھا جس پر وہ کنفیوز ہوتی اپنا جھکاسر مزید جھکا گئی تھی زین اسے دیکھتا
آگے بڑھا اسے بازوں میں اٹھا گیا تھا۔ جس پر ماہانے اس کی گردن میں

چہرا اچھپایا تو وہ مسکراتا اسے لیے صوفے کی طرف ہی بڑھاتا تھا۔ اسے
صوفے پر بیٹھاتا خود اس کے ساتھ بیٹھاتا تھا۔

۔۔۔ "اتنا ٹائم آئسکریم ملٹ ہو گئی دوسری لے کر آیا ہو،،،" زین نے
اسے گھورتے چاکلیٹ آئسکریم کا باکس کھولا تھا۔ وہ چیچ میں آئسکریم لیتا
ماہا کی طرف کر گیا تھا جس پر اس مے نائیں سر ہلایا تو زین نے اسے گھورا
تھا جس پر وہ چپ کر اپنا منہ کھول آئسکریم کھا گئی تھی لیکن ابھی وہ
آئسکریم اندر کو لے جاتی اس سے پہلے ہی زین تیزی سے اس کے
ہونٹوں پر جھکتا وہ آئسکریم اپنے اندر نگلتا اپنی شدت اس میں انڈیلنے لگا
تھا وہ اس سے اس کے الفاظوں کا بدلہ لے رہا تھا زین پوری شدت سے
اس کے ہونٹوں پر جھکا انہیں زخمی کرتا اپنا غصہ اتار رہا تھا وہ کچھ دیر بعد
پیچھے پو اتو ماہا نے اسے غصے سے دیکھتے لمبے لمبے سانس لیے تھے جس پر
زین اسے صوفے پر ہی دھکا دیتا اس پر اپنا پورا وزن ڈال گیا تھا۔

۔۔۔"بے بی آج کے بعد تم ناتوجھے اگنور کرو گی اور ناہی کسی غیر مرد کی

تعریف کرو گی اور ہاں ناہی اپنے اس کمینے لالہ کے ساتھ چپکو گی،،،"

زین اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو چومتا جنونی انداز میں بول رہا تھا جس پر ماہانے گلے میں گلٹی ابھر کر معدم ہوئی تھی۔

۔۔۔"زی زین آ آپ کی آ تسکریم،،،"ماہانے اسے یاد کروانا چاہا جس پر وہ مسکراتے اپنا چہرہ اس سے کچھ فاصلے پر کر گیا تھا۔

۔۔۔"ارے ہاں نا کھاتے ہیں،،،"زین نے بولتے آنکھوں میں

شرارت لیے آ تسکریم باکس میں سے چیچ نکال اس کے دونوں گالوں پر آ تسکریم لگائی تھی پھر ایسے ہی اس کے ہونٹوں پر لگاتا وہ چیچ واپس رکھ گیا تھا۔

وہ اس کے گالوں پر جھکتا اپنی زبان پھیر اس آ تسکریم کو صاف کرنے لگا تھا جس پر ماہانے گبھراتے آنکھیں بند کی تھی۔ وہ گالوں سے آ تسکریم

کھاتا اب ان پر اپنے ہونٹ رکھتا پوری شدت سے انہیں سک کرنے لگا
تھا پھر ایسے ہی زبان سے پہلے اس نے اس کے ہونٹوں پر لگی آنسکریم
صاف کی تھی پھر انہیں اپنے لبوں میں جھکڑ بڑی طرح سے اس کی
سانسیں پینے لگا تھا وہ اسے ایک منٹ کی بھی مہلت نہیں دے رہا تھا وہ
اس کے ہونٹوں پر ایسے جھکا تھا جیسے نجانے کتنے دنوں کا پیاسا ہو ماہانے
گھبراتے اس کے برہنہ کندھوں پر مضبوط سے اپنے ہاتھ رکھے تھے۔
زین اس کے بالائی لب کو سک کرتا تو کبھی نچلے لب کو وہ بے باکی اے
اس کی زبان کو بھی چھو رہا تھا جس پر ماہا کے لیے تھوک نگلنا بھی مشکل
ہو رہا تھا جب ماہا کی سانسیں اکھڑنے لگی تو اس نے زین کے کندھوں پر
رکھے اپنے ہاتھوں سے اسے پیچھے کرنا چاہا لیکن وہ اس کے دونوں ہاتھوں
کو اوپر کو کرتا پین کر گیا تھا جس پر ماہا کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے مگر وہ
مدہوش ہوتا اس کے ہونٹوں پر جھکا رہا تھا۔ اپنے منہ میں خون کا ذائقہ

محسوس کر زین نے اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشی تو اس کے ہونٹوں پر
چھوٹی چھوٹی خون کی بوندیں ابھر آئی تھیں جنہیں وہ بے باکی سے اپنی
زبان سے ہی صاف کر گیا تھا۔

۔۔۔ "اففف یار قسم سے تمہاری ان گلاب کی پنکھڑیوں کو آزاد کرنے کا
دل تو نہیں تھا لیکن وہ کیا ہے نا بھی تو تمہاری دھڑکنوں کا بھی دشمن بننا
ہے میں نے تو ابھی کے لیے انہیں آرام کرنے دو،،، "وہ اس کے
ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے دھیمی آواز میں بولا تھا جس پر ماہانے نفی
میں سر ہلاتو زین ہنسا تھا۔

۔۔۔ "نامیرا بچہ آج تو سزا بنتی ہے،،، "زین نے بولتے پھر چمچ میں
آئس کریم لیتے اس کی گردن پر اور گردن سے نیچے گہرائیوں پر لگتا چمچ
رکھ گال اور ہونٹوں والا عمل یہاں رپیٹ کیا تھا جبکہ ماہا کے ہاتھ زین

نے اوپر ہی پن کیے تھے وہ مذمت بھی نہیں کر سکتی تھی زین تو ویسے
بھی اس کی گردن کا دشمن ہی تھا۔

بوسہ بھی دے گا تو گردن پر،،،"

ہائے،،،

❧ "،،، وہ میری کمزوروں سے کھیلے گا

وہ اس کی گردن پر جھکالو بائٹ بناتا اسے سسکنے پر مجبور کر گیا تھا۔ زین
نے اس کی گردن پر جھکے ہی اس کی نائٹی کے دائیں سائیڈ پر موجود
موتیوں کی سٹرپ کو اپنے ایک ہاتھ سے کھول اسے ہاتھ سے اوپر کیا تو ماہا
تڑپی تھی لیکن زین مدہوش ہوتا آتسکریم کو اس کی دھڑکنوں پر اور پیٹ
پر لگتا اپنا عمل پھر ریٹ کرنے لگا تھا وہ اپنے کہے کے مطابق سچ میں اس
کی دھڑکنوں کا دشمن بن رہا تھا جبکہ ماہا اپنے ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش
کر رہی تھی جنہیں وہ چھوڑتا نائٹی کی دائیں طرف سے بھی سٹرپ کھول

گیا تھا۔ وہ اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ اسے پیچھے کرنا چاہ رہی تھی لیکن وہ بری طرح اس پر قابض ہوا تھا اس کے مذمت کرنے پر زین نے اپنا چہرہ اٹھا سے دیکھا تو وہ سرخ چہرے کے ساتھ آنسو بہا رہی تھی جس پر وہ ہاتھ اوپر کرتا اس کے آنسو صاف کرتے نرمی سے بولا تھا۔

۔۔۔ "یار ابھی تو شروع ہوا ہوا بھی سے میرے بچے نے رونا شروع کر دیا،،" زین نے مسکراتے محبت سے چور لہجے میں بولا تھا جس پر ماہانے غصے سے اس کے کندھے پر مکارا تھا اس کی ادھی جان تو نکال گیا تھا اور ابھی شروع ہوا تھا۔

۔۔۔ "آپ بہت برے ہو آپ میرے نین نہیں ہو دے ڈک،،،" ماہانے روتے بولا تھا جس پر وہ ہنسا تھا لیکن اس کے پھر سے دے ڈک کہنے پر زین نے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔"اچھا میں دے ڈک ہو بٹر کف ابھی بتاتا ہو،،،" وہ کہتا پھر جھک
اس کی دھڑکنوں پر دانت گاڑھ گیا تھا جبکہ اس اچانک حملے پر وہ چیخی تو
زین کا قہقہہ گونجا تھا۔

۔۔۔"ہا ہا میرا بچہ،،،" زین نے کہتے اوپر ہو اس کا ماتھا چوما تھا۔
۔۔۔"میں کچھ نہیں جانتا ماہا تم سے نفرت کا اظہار تو کرتا ہو لیکن اب
میرا دل میرا ساتھ نہیں دے رہا یا تم کیوں ہو ایسی کیا تمہیں ایک بار
بھی میں نظر نہیں آیا تھا جو اپنے لیے اس حسنین کو چن لیا تھا،،،" زین
اس کے ماتھے کے ساتھ ماتھا ٹکاتا بے بسی سے بولا تھا جس پر اس کی
آنکھوں میں بھی آنسو آئے تھے۔

۔۔۔"زین اسے بابا نے چنا تھا لیکن آپ کو میرے رب نے چنا ہے
آپ کیوں یقین نہیں کرتے میرے میں بے قصور ہو نین،،،" جس پر

ماہانے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے بولا تھا ان دونوں کا حال ایک سا ہی تھا۔

۔۔۔ "میرا دل یقین کرنا چاہتا ہے ماہا وہ چاہتا ہے تمہارا یقین کر لو میں لیکن میرا دماغ اس کا کیا کرو پھر وہ سب جو میں نے دیکھا اس کا کیا کرو،،،" وہ بے بسی سے آنکھیں بند کرتے بولا تھا جس پر ماہا کو بھی تکلیف ہوئی تھی۔

۔۔۔ "میں آپ کو فورس نہیں کرو گی مجھے یقین ہے اگر آپ کا دل یقین کرنے کی گواہی دے رہا ہے تو جلدی دماغ بھی دے گا لیکن زین کوشش کریں گا کہ یہ گواہی جلدی مل جائے کہی دیر نا ہو جائے،،،" ماہا نے بولتے کرب سے آنکھیں بند کی تھی۔ وہ جان گئی تھی زین کو جتنا یقین دلوائے گی وہ اتنا بد ظن ہو گا لیکن اگر اس کے دل میں آگیا تھا تو دماغ میں بھی آ جائے گا اور ضروری تو نہیں محبت کا اظہار بول ہی ہو وہ

اس کی آنکھوں میں خود کے لیے محبت دیکھ چکی تھی اسی لیے تو اب وہ
اس کے ساتھ نارمل ہی رہتی تھی۔ زین بھی اس کے ماتھے کے ساتھ
ماتھاٹا گیا تھا۔ جبکہ اس کے ہاتھوں کی بے باکیاں برداشت کرتے ماہا
نے اس کے گلے میں اپنی باہیں ڈالی تو وہ بھی کمرے کی لائٹ ڈم کرتا اس
کے اور خود کے درمیان سے ہر رکاوٹ نکالتا اس کی روح کی گہرائیوں
میں اترتا اس کی گردن پر جھک گیا تھا جب ماہا نے اپنی آنکھیں بند ہی
رکھی تھی وہ مذمت کرنا بھی بند کر گئی تھی کیونکہ اسے پتا تھا اب اگر وہ
مذمت کرے گی تو وہ ضدی خانزادہ اسے تڑپائے گا لیکن اسے مذمت نا
کرتے دیکھ زین نے اپنی شدتوں میں اضافہ کرتے اس کی طرف دیکھا
تھا جو اپنا حصار اس کے گرد سخت کرتی اپنی آنکھیں میچ گئی تھی۔ جس پر
زین نے مسکراتے شرارت سے کچھ نیچے ہو اس کی دھڑکنوں پر ایک بار

پھر اپنے دانتوں کا دباؤ بڑھایا تو وہ سسکی تھی جس پر وہ ہنسا تو ماہانے نم آنکھوں سے اسے گھورا تھا جسے اسے تنگ کر مزا آتا تھا۔

۔۔۔ "ہا ہا ہا یار قسم لے لو جب تم مذمت نہیں کرتی نا تو شک ہوتا ہے مجھے،،،" زین کے بولنے پر ماہانے اس کے کندھوں پر مکے جڑے تھے۔
۔۔۔ "آپ سب میں برے ہو بہت برے،،،" وہ غصے سے بولتی اسے مکے جڑ رہی تھی جب زین نے اس کے دونوں ہاتھوں کو دوبارہ اوپر لگایا تھا۔

..."Believe me, before today, ice cream has never tasted as good as it is with you"

زین نے مسکراتے بول پھر آئس کریم لے اس کے ہونٹوں سے لے کر پیٹ تک لگائی تھی اور پھر سے اس آئس کریم کو کھانا شروع کیا تھا۔

..."Well, I'm not going to eat ice cream off you tonight because I enjoy licking it off you"

زین بے باکی سے بول آنکھ ونگ کرتا اسے سرخ ہونے پر مجبور کر گیا تھا وہ آج سچ میں اس کے کانوں میں سے دھوئے نکال رہا تھا وہ بے باکی سے بولتا اس کے پیٹ سے اس کے ہونٹوں تک آیا تھا ابھی وہ انگلیں میں ہی بولا تھا تک وہ شرمندہ ناہو لیکن اسے پھر بھی سرخ کر گیا تھا۔

..."Thanks for wearing this nightie but Darling I think it was not too small next time I will bring a smaller one."

زین نے اس کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ ملائے افسوس سے بولا اس کی سانسیں پینے لگا تھا جبکہ اس کی بات سن ماہا کو غصہ آیا تھا ابھی بھی وہ ناسٹی

اس کے گھٹنوں تک بھی نہیں آرہی تھی اور ویسے بھی اس نے وہ بھی
کون سی ٹکٹنے دی تھی جواب افسوس سے بول رہا تھا۔ زین اب اس کے
ہونٹوں پر جھکا اپنی شدتوں میں اضافہ کرتا اسے خود میں سمٹنے لگا تھا جبکہ
کمرے کی خاموشی میں زین کی بے باکی سرگوشی کے ساتھ ماہا کی
سسکیاں گونج رہی تھی اس کی سسکیوں پر وہ مدہوش ہوتا اس پر اپنی
تمام تر شدتیں لوٹا رہا تھا۔ وہ دونوں ہی ایک دوسرے میں مدہوش ہو
رہے تھے۔ دونوں کو ہی محبت تھی مگر وہ اظہار نہیں کر رہے تھے لیکن
ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ بہت کچھ جان بھی وہ کچھ نہیں جانا
چاہ رہے تھے جو وقت آنے پر انہی کا نقصان کرنے والا تھا۔ اب نقصان
کیا تھا یہ وقت اور قسمت نے بتانا تھا۔

ایک ہفتے بعد؛

خانزادہ ہاؤس میں آج رونق لگی تھی کیونکہ سوہا اور عبیر بھی وہاں آگئی
تھیں عبیر کا تو سب کو پتا تھا اور ویسے بھی ردا اور حمد ان کے ساتھ عبیر
اور علی کے بھی فنکشن تھے جبکہ سوہاردا کی دوست کی حیثیت سے آئی
تھی ان لوگوں کی اور بھی یونی کی کلاس فیلوز اور کچھ ردا اور عبیر کی
دوستیں بھی تھی وہ لوگ آج ردا اور عبیر کا برائیڈل شاور کر رہی تھی
اور ساتھ ڈھولکی بھی رکھی تھی ان لوگوں نے بی جان تو اپنے کمرے
میں چلی گئی تھیں جبکہ لڑکوں میں سے کوئی بھی یہاں نہیں تھا خانزادہ
ہاؤس میں ان لوگوں کی انٹری بند تھی زین نے رکنے کی ضد کی تھی
لیکن ردا نے جہانزیب خان کو کہا تھا جس پر وہ سب لڑکوں کو خان ہاؤس
لے گئے تھے۔ وہ لوگ اس وقت خوبصورت سی وائٹ کلر کی نیٹ
سکٹ جس پر پینک کلر کے پھول بنے تھے ساتھ پینک شارٹ ٹاپ پہنے
ہوئے تھیں بالوں کو سٹریٹ کر پیچھے کھلے چھوڑ لائٹ سامیک اپ کیے

بہت خوبصورت لگ رہیں تھیں جبکہ ردا اور عبیر نے وائٹ کلر وہ سب
کی سلک سکلٹ جس پر ریڈ کلر کی ڈیزائننگ کی گئی تھی ساتھ ریڈ کلر کی
شارٹ سی ٹاپ پہنی تھی جس کے گلے پر گولڈن چین لگی تھی۔ وہ
دونوں بالوں کو لوز کلر کرائٹ ہی میک اپ میں موجود تھیں۔ ابھی وہ
سب باتیں کر رہی تھی جب سارہ (ردا کی دوست) نے آ نہیں گیم
کھیلنے کا بولا تھا۔

۔۔۔ "اچھا میری بات سنو اب ہم لوگ ایک گیم کھیلے گے جس میں
میرے پاس یہ باکس ہے اور یہ ڈائیل ہے میں اس ڈائیل کو پھینکو گی
جس کے سامنے یہ رکے گا وہ اس باکس میں سے ایک پرچی اٹھائے گا پھر
اس پرچی میں جو لکھا ہو گا اسے وہ کرنا ہو گا،،،" اس نے بتاتے سب کو
جگہ پر کھڑا کیا تھا جس پر سب ہی بہت خوش تھیں۔ وہ لوگ اب اپنی
اپنی جگہ پر کھڑے تھے جب سارا نے وہ ڈائیل پھینکا تو وہ جا کر ردا کے

سامنے ہی رکا تھا۔ جس پر سب نے شور ڈالا تو وہ باکس میں سے جا کر پرچی نکال کر دیکھ گئی تھی۔

۔۔۔ "دیکھاؤ کیا ہے اس میں،،،" سارہ نے اس سے پکڑنی چاہی لیکن وہ پیچھے کر گئی تھی۔

۔۔۔ "ارے یار دیکھو میں دو لہن ہو کچھ تو شرم کرو میں دوسری،،،" ردانے معصوم سامنے بناتے بولا تھا۔

۔۔۔ "کوئی چکر نہیں میڈم چپ کر کے پرچی دیکھاؤ،،،" اب کی بات سوہا بولی تھی جس پر ردانے اسے گھورا تھا لیکن رد ا کچھ کہتی یا پیچھے ہوتی اس سے پہلے ہی اس کے ہاتھ سے پرچی سارہ نے کھینچی تھی۔

۔۔۔ "مل گئی،،، یار سارہ نہیں نا،،،" جس پر ردارونے والی ہوئی تھی۔

۔۔۔ "چلو دو لہن جی اب اپنے سیا جی کو کال کر کے فون سپیکر پر کر محبت کا اظہار کرو چلو شاباش،،،" سارہ نے پرچی دیکھ اسے دیکھتے بولا تھا جس پر اس کا منہ بنا تھا کیونکہ وہ حمدان سے ناراض تھی۔

۔۔۔ "یار میں کچھ اور کر لیتی ہو یہ نہیں،،،" اس نے ٹالنا چاہا تھا۔

۔۔۔ "اور یہ کیوں نہیں ردا آپی،،،" اب کی بار ماہابولی تھی۔

۔۔۔ "کیونکہ میں حمدان سے ناراض ہو یا یہ نہیں کرواؤنا پلیز،،،" اس نے صاف صاف سچ بتایا تھا جس پر وہ لوگ مسکرائی تھیں۔

۔۔۔ "پھر تو اب ردا یہی کرنا ہے چلو جلدی کرو،،،" عبیر نے سائیڈ سے

اس کا موبائل پکڑا اس کی طرف کرتے بولا تھا جس پر اس نے سب کو دیکھا پھر غصے سے اپنا فون پکڑ لیا تھا۔

۔۔۔ "تمہاری بھی باری آنی پھر دیکھنا تم،،،" ردا نے عبیر کو بولتے فون پکڑ حمدان کا نمبر ڈائل کیا تھا جس پر بیل جا رہی تھی جبکہ اس کی ہارٹ بیٹ تیز ہو گئی تھی۔

وہ لوگ خان ویلا کے گارڈن میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ سب کا ہی موڈ خراب تھا بسام کو تو پہلے ہی تینوں پر غصہ تھا جن کی وجہ سے سوہا خانزادہ ہاؤس رہ رہی تھی۔

۔۔۔ "اب مزہ آیا تم لوگوں کو،،،" وہ غصے سے بولا تھا جس پر سب کا منہ بنا تھا۔

۔۔۔ "نہیں مجھے سمجھ نہیں آتی تم لوگوں کو ضرورت کیا تھی اپنی اپنی بیوی کی اتنی سننے کی مطلب حد ہے بندہ غلام ہو لیکن اتنا بھی نا آپ

تینوں ہی ریکارڈ بناؤ گے جلدی زن مریدی کے،،، "بسام کا تو غصہ کم
ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا جبکہ اس کی بات پر ان تینوں کا منہ کھولا تھا۔
۔۔۔ "بیٹا جی یہ برائڈل شاور والا آئیڈیا تمہاری بیوی کا تھا اور ہمیں کہہ
رہا ہے اپنی سنناتا تو ذلیل انسان خود تو تو جی جی کرتا نہیں تھکتا اور ہمیں
کہہ رہا ہے ہم نے کیا ریکارڈ بنانا تو پہلے سے ہی سب کے ریکارڈ توڑ بیٹھا
ہے،،، "اس کی بات پر زین پتے ہوئے بولا تھا۔

۔۔۔ "اف لالہ میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے پہلے ہی میری بیوی کو
ایک ہفتہ پہلے خانزادہ ہاؤس لے آئے پھر وہ یونی بھی نہیں آرہی اور اگر
میں خانزادہ ہاؤس آ بھی جاؤ تو آپ لوگوں کی کچھ لگتیاں اس کا پیچھا ہی
نہیں چھوڑتی اور پھر وہ سوتی بھی ردا کے کمرے میں ہے نہیں مجھے بتاؤ
ہمارے خانزادہ ہاؤس میں کمرے ختم کو گئے ہیں یا باقی کے رنٹ پر دینے
ہیں جو وہ ردا کے کمرے میں سو رہی ہے مطلب آپ کیسے بھائی ہو یا ر

کسی طرح اسے میرا کمرادے دیتے میں تو ہوتا نہیں ہو چلو یار کوئی دوسرا
کمرادے دیتے اور تو پر سوں کے بجائے میری طرف سے آج ہی اپنی
بیوی کو لے جا،،، "بسام کی حالت دیکھ سب کو ہنسی آرہی تھی وہ لوگ
مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کر رہے تھے۔

۔۔۔ "ارے لالہ ہمارے بچے کو رومانس کی کمی ہو رہی ہے،،، "اب کی
بار علی بولا تھا۔

۔۔۔ "کمینوں تم دونوں جلتے ہو مجھ سے میری بیوی نے اجازت کیا
دے دی تم لوگوں کو تکلیف ہو گئی ہے اللہ کرے شادی کی پہلی رات
ہی وہ دونوں تمہیں کمرے سے نکال دے بلکہ میں خود انہیں کہوں گا
دیکھنا تم دونوں اور آپ میں ماہ گڑیا کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ گا آپ دیکھنا
ڈھونڈتے رہو گے،،، "ان تینوں کی ہنسی کو بریک بسام نے لگوائی تھی
جبکہ اس کی دھمکی پر تینوں نے ہونک بن اس کی طرف دیکھا تھا۔

۔۔۔"اویے حرامی انسان تونے ایسا کیا نا تو اپنی بیوی کو تو میں ڈھونڈ لو گا
لیکن پھر تیری والی کو ایسے غائب کرو گا تو دیوانہ بن دھونڈے گا
اسے،،،"زین غصے سے بولا تھا جبکہ اس کی بات پر نجائے کیوں بسام
کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن پھر وہ خود پر قابو پا گیا تھا۔
ناچھیڑوں ہمیں ہم رومانس کو ترسے ہوئے ہیں،،،"
ناچھیڑوں ہمیں ہم رومانس کو ترسے ہوئے ہیں،،،
بہت حسرتیں دل میں دبائے ہوئے ہیں،،،
"بہت حسرتیں دل میں دبائے ہوئے ہیں،،،"
بسام کچھ بولتا اس سے پہلے ہی علی نے کسی کو الی کا بیرا غرق کرتے اسے
چھیڑا تھا۔ جس پر تینوں ہنسنے تھے انہیں بسام کی حالت مزہ دے رہی
تھی۔

۔۔۔ "کتے انسان الہا کرے تجھے رومانس کار بھی نصیب ناہو تم لوگ
کمرے میں ہی نا جاؤ،،،" بسام کو اب سچ میں سب پر غصہ آرہا تھا تبھی وہ
ان لوگوں کو بولتا اپنی کرسی کا رخ دوسری طرف کرتا سگریٹ نکال پینے
لگ گیا تھا ان تینوں کو پتا چل گیا تھا اب بسام صاحب ناراض ہو گئے
ہیں۔

۔۔۔ "دیکھ ناراض ہونے کا فائدہ نہیں کیونکہ ہم لوگ تجھے تیری بیوی
کی طرح منانے سے تو رہے تر سے ہوئے انسان،،،" اب کی بار حمدان
نے بولا تھا ویسے بھی وہ تینوں کو بہت تنگ کر چکا تھا۔

۔۔۔ "تم لوگ میری کوٹن کینڈی ہو بھی سکتے وہ تو اتنی سوفٹ اور
سویٹ ہے اور تم لوگ شکل سے ہی سڑے کر یلے ہو سالو،،،" بسام
رخ دوسری طرف رکھے ہی بولا تھا جس پر ان تینوں کا قہقہہ لگا تھا۔

۔۔۔ "اچھا جی و،،،" علی کچھ بولتا اس سے پہلے سب کا دھیان حمد ان کے فون کی طرف گیا تھا جس پر کال دیکھ وہ مسکرایا تھا جبکہ اس کی مسکراہٹ سے ان لوگوں کو پتا تو چل گیا تھا کس کی کال ہے۔

۔۔۔ "چلو تر سے ہوئے لوگوں میں ذرا اپنی ہونے والی بیوی سے بات کر آؤ،،،" حمد ان مغرور ہوتا بول جگہ سے اٹھا تھا جس پر علی نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

۔۔۔ "چپ کر کے یہی بیٹھ کر سن،،،" علی نے اسے اس کی جگہ پر بیٹھایا تھا جس پر حمد ان منہ بناتے بیٹھتا فون اٹھا گیا تھا جبکہ دوسری طرف ردا نے فون اٹھنے پر سپیکر پر کر دیا تھا۔

۔۔۔ "ہیلو،،،" حمد ان نے ان تینوں کو گھورتے ہیلو کیا تھا۔

۔۔۔ "وہ حمدان مجھے نا آپ سے کچھ کہنا تھا،،،" ردا نے سوچتے بولا تھا جبکہ سب اسے جلدی کا اشارہ کر رہی تھیں جس پر وہ انہیں غصے سے دیکھ چپ رہنے کا بول رہی تھی۔

۔۔۔ "ہاں بولو میری جان کیا بات ہے،،،" حمدان نے جان کر ان تینوں کے سامنے بولا تھا جس پر تینوں کا ہی منہ بنا تھا جبکہ اس کے میری جان کہنے پر سب نے معنی خیز نظروں سے ردا کو دیکھا تھا۔

۔۔۔ "حمدان وہ مجھے کہنا تھا مجھے آپ سے محبت ہے،،،" ردا نے لمبا سانس کھینچتے ہمت کر بولا تھا جبکہ اس کی بات پر دوسری طرف مکمل خاموشی چھا گئی تھی جس پر وہ پریشان ہوئی تھی۔ جبکہ دوسری طرف علی نے حمدان کے ہاتھ سے فون پکڑ سپیکر پر کیا تھا۔ جس پر حمدان نے فون پکڑنا چاہا لیکن وہ کچھ پیچھے کر ایسے ہی بات کرنے کا بول گیا تھا۔

۔۔۔ "حمد حمدان آپ بول نہیں رہے،،،" وہ پریشان ہوتی بولی تھی

جب اسے پریشان دیکھ حمدان نے علی کو گھورتے فوراً بولا تھا۔ جبکہ ساتھ

ساتھ وہ علی کو گھور رہا تھا جواب مسکراتا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "ارے ہاں میری جان مجھے یقین نہیں آرہا یا یہ تم ہو،،،" وہ

خوش ہوتے بولا تھا جبکہ اس کے چہرے کی خوشی سے وہ تینوں جل رہے

تھے جبکہ وہاں سب ردا کو تنگ کر رہے تھے۔

۔۔۔ "یہ میں ہی ہوں اور میں آپ سے محبت کرتی ہوں آپ کو یہی بتانا تھا

آئی لو یو سو میچ،،،" ردا کی بات پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔ "ہا ہا میری جان یہی بات پر سورات میں بولنا پھر تم پر اپنی شدتیں

لوٹا کر بتاؤ گا مجھے تم سے کتنا پیار ہے اور تمہاری بات کتنی پسند آئی

مجھے،،،" وہ بے باکی کا مظاہرہ کرتا صرف ردا ہی نہیں بلکہ سب کو سرخ

کر گیا تھا جبکہ حمدان کی بات پر ردانے جلدی سے فون سپیکر سے ہٹانا چاہا
لیکن سوہا اس سے اس کا فون پکڑ گئی تھی۔

۔۔۔ "اور یقین مانو میری جان میں ساری رات تمہیں سونے نہیں دوں گا
ساری رات مجھے جھیلنا پڑے گا تمہیں،،،" وہ کہہ تو رہا تھا لیکن
آنکھوں میں شرارت لیے ان تینوں کو دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "اچھا بس بس اب زیادہ فری نا ہو مجھے ڈیر ملا تھا تو میں نے آپ کو
کہہ دیا ورنہ ابھی بھی میں ناراض ہی ہوا اور ہاں پر سوں بھول جانا میں
کمرے میں بھی آنے دو گی آپ کو،،،" ردالچھ غصے سے بولتی سوہا کے
ہاتھ سے فون لیتی کال کٹ کر گئی تھی جبکہ دوسری طرف ردال کی بات پر
ان تینوں کا قہقہہ گونجا تھا۔

۔۔۔"ہاہا کیا کہہ رہا تھا ترسے ہوئے لوگوں بیٹا چل ہم تو ترسے ہوئے
ہیں لیکن تیری طرح اتنی ستھری نہیں کروائی ہم نے،،،"علی نے زین
کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے بولا تھا۔

۔۔۔"کیا کہہ رہا تھا ہاں میری جان یہی بات پر سوں رات میں بولنا پھر
تم پر اپنی شدتیں لوٹا کر بتاؤ گا مجھے تم سے کتنا پیار ہے،،،"بسام نے اس
کی نقل اتاری تھی۔ جس پر اس کا منہ بنا تھا۔ جبکہ زین کے فون پر رد ا
نے کوئی ویڈیو سنڈ کی تھی جسے اس نے اوپن تو کر کیا تھا لیکن ماہا کو دیکھ وہ
ویسے ہی دیکھے بغیر ویڈیو بند کر گیا تھا اس کا ارادہ بند میں اکیلے میں دیکھنے
کا تھا۔

۔۔۔"بیٹا اگلی نے ٹکا کر تیری کی ہے وڈا آ یا سانا نو ساڑن والا،،،"بسام
نے تو جیسے اس سے اپنا بدلہ لیا تھا اس کی بات پر حمد ان کا اب دل کر رہا تھا
اس کا سر پھاڑ دے۔

۔۔۔"اففف حمد ان بچے اچھا نہیں ہوا ویسے ردا نے تو تماری ایسی کی

تمیسی کر دی ہے"اب کی بار زین بولا تھا جس پر وہ کھڑا ہو گیا تھا۔

۔۔۔"میری بیوی نے تو پھر فون کیا آپ لوگوں کا اپنے بارے میں کیا

خیال ہے،،،"وہ تپ کر بولا تھا۔ جبکہ اب کی بار بسام بھی آنکھوں میں

شرارت لیے کھڑا ہوا تھا۔

۔۔۔"یار آپ لوگوں پر ترس آرہا مجھے مجھ سے میرے بھائی اس حال

میں نہیں دیکھے جارہے تو پھر کیا خیال ہے خانزادہ ہاؤس چلے ہم

لوگ،،،"بسام کی بات پر تینوں سوچنے لگے تھے۔ جس پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔"کمینے کو صرف اپنی والی کی پڑی ہے ہمارے ساتھ ڈرامے لگا ہے

کرنے،،،"زین نے منہ بڑبڑایا تھا جو کہ وہ سن چکا تھا۔

۔۔۔"مجھے اپنی والی کی پڑی ہے تو ٹھیک ہے پھر میں ہی چلا جاتا ہوں،،،"وہ

کہتا جانا لگا تھا جب تینوں نے اسے پکڑا تھا۔

۔۔۔ "اچھا اچھا ہماری جان ایسے ناراض نہیں ہوتے،،،" وہ تینوں ایک ساتھ ہی بولے تھے۔

۔۔۔ "اچھا پھر تمیز سے کہوں ذرا چلو شاباش،،،" بسام نے اب اتراتے ہوئے اس تینوں کو بولا تھا جس پر تینوں نے غصے سے اسے دیکھا تھا جس پر وہ شرارتی مسکراہٹ سے مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "تو بیوی ہے ہماری جس سے تمیز سے بات کرے ہم،،،" زین غصے بولا تھا جس پر وہ ان لوگوں سے بازوں چھوڑوا گیا تھا۔

۔۔۔ "بیوی نہیں لیکن بیویوں سے ملوانے والا ہو،،،" بسام نے اپنی شرٹ کو گلے سے پیچھے کو کرتے ایٹھیوڈ سے بولا تھا۔

۔۔۔ "ارے میری جان دیکھ مان جانا پلیر ہمیں بھی اپنی بیویوں سے ملنا ہے،،،" علی اور حمد ان دونوں نے اس کو اپنے گھیرے میں لیتے بولا تھا۔

جبکہ وہ اب زین کو دیکھ رہا تھا۔ جو لمبا سانس بھرا اس کے سامنے آیا تھا۔

۔۔۔"او کے فائن بسام میرا پیارا بھائی ہمیں بھی اپنی بیویوں سے ملنا

ہے،،،"زین کے کہنے پر وہ سوچنے لگا تھا۔

۔۔۔"ویسے آپ کا طریقہ پسند تو نہیں آیا مجھے لیکن چلے ٹھیک ہے مان

جاتا ہو،،،"اس کے کہنے پر زین نے اسے گھورا تھا جبکہ علی اور حمدان

دونوں نے اس کے گال چومے تھے۔

۔۔۔"بس بس میں اپنی بیوی کو دھوکا نہیں دے سکتا میرا گال بس وہی

چوم سکتی ہے،،،"بسام نے بولتے ان دونوں کو خود سے پیچھے کیا تھا جس

پر وہ بس اسے دیکھتے رہے تھے۔

۔۔۔"فولومی گائز،،،"بسام بولتا آگے نکلا تھا جبکہ وہ تینوں اس کے

پیچھے۔

۔۔۔ "کمینے کو صبح بتائے گے،،،" زین نے غصے سے کہا تو علی اور حمد ان بھی اس کے ساتھ تھے وہ لوگ حسن ویلا سے خانزادہ ہاؤس کے لیے نکلے تھے۔

وہ لوگ کچھ ہی دیر میں خانزادہ ہاؤس پہنچ گئے تھے گاڑی اندر پارک کرتے باہر نکل سب نے بسام کو دیکھا تھا۔

۔۔۔ "اب کرنا کیا ہے ہم لوگ ایسے گئے تو وہ ناراض ہو جائے گئیں،،،" زین نے سوچتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ارے میرے پیارے لالہ جب ان سب کے فیورٹ لالہ اور میری بیوی کا سام زخمی ہو گا تو وہ کیسے غصہ کرے گی،،،" بسام کی آنکھوں میں کچھ تھا جس پر وہ تینوں پریشان ہوئے تھے۔

۔۔۔"بسام کچھ الٹا نا کری یار ہم لوگ ان کو جاویسے ہی بتا دیتے
ہیں،،،"علی فکر سے بولا تھا جس پر زین اور حمد ان نے بھی ہامی بڑھی
تھی۔

۔۔۔"نہیں ان لوگوں کی دوستیں بھی وہاں پر ہیں اور تم دونوں جاتے
ہو یونی کی بھی لڑکیاں ہیں،،،"بسام کی بات کسی کو سمجھ نہیں آئی تھی۔
۔۔۔"تو کیا ہو جائے بسام تم کچھ الٹا نہیں کرو گے،،،"زین غصے سے
بولا تھا۔

۔۔۔"لالہ آپ لوگوں کی بیویوں کا پتا نہیں بٹ میری والی نے ناراض
ہو جانا ہے کیونکہ اسے لگے گا میں جان کر لڑکیوں کو دیکھانے کے لیے
آیا تو اور اس کی ناراضگی میں افورڈ نہیں کر سکتا اسی لیے سوری،،،"بسام
نے سنجیدگی سے بولتے اپنی پاکٹ میں سے ایک کڑ نکلا تھا جو فولڈ تھا
اسے کھول بسام نے ان تینوں کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر وہ اپنے دائیں

ہاتھ کی ہتھیلی پر مارا تھا جس سے خون کا فوارا ایک دم باہر آیا تھا اسے دیکھ
وہ تینوں اس کی طرف بڑھے تھے۔

۔۔۔ "بسام یہ کیا کیا تو نے میں نے منع کیا تھا،،،" زین غصے سے بولا تھا
جبکہ اس نے بسام کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن وہ پیچھے کر گیا تھا۔

۔۔۔ "بسام خون نکل رہا ہے دیکھنے تو دے زیادہ تو نہیں لگی،،،" اب کی
بار حمدان نے بولا تھا۔

۔۔۔ "نہیں زیادہ نہیں لگی میں نے دیکھ کر مارا ہے اور اس خون کو صاف
میری بیوی کرے گی چلے اب،،،" وہ مسکراتے ان تینوں کو بولتا آنکھ
و نگ کرتا آگے بڑھا تھا جبکہ اس کے جنون سے تینوں پریشان ہوئے
تھے۔ وہ لوگ بھی اس کے پیچھے گئے تھے۔ وہ سب ابھی لاؤن کی

طرف آئے ہی تھے جب سوہا کی آواز پر سب کے قدم ر کے تھے بسام تو
کھو ہی گیا تھا۔

فون بند ہونے کے بعد ان لوگوں نے ردا کو خوب تنگ کیا تھا جبکہ اس کے بعد ماہا کی بھی باری آئی تھی جس پر اس نے اپنا ٹاسک پورا کیا تو ردا نے ایک ویڈیو بنا زین کو سنڈ کی تھی۔ عبیر نے بھی ٹاسک کر لیا تھا وہ لوگ کتنی ہی دیر گیمز کھیلتی رہی تھی پھر کیک کٹ کر اس کے بعد ڈھولکی کے گانے گاتی رہی پھر وہ کپڑے چینج کر اب وہ فری ہو بیٹھ مہندی لگوانے لگی تھی ان لوگوں نے خوب ویڈیوز اور تصاویر بنائی تھیں۔ ردا اور عبیر کو تو لگ رہی تھی جبکہ سوہانے لگوالی تھی اب ماہا لگوا رہی تھی ردا کی دوستوں کو مہندی لگانی آتی تھی جو ان سب کو لگا رہی تھیں۔ سوہا بیٹھی اپنی مہندی سوکھا رہی تھی جب ردا نے اسے پکارا تھا۔۔۔ "یار سوہا جب تک مہندی لگ رہی ہے تم کوئی سونگ ہی سنا دو اچھا سا،،،" ردا نے اسے دیکھتے معصوم سامنہ بناتے بولا تھا جس پر سب نے

اس کا ساتھ دیا تو وہ مان گئی تھی۔ سوہا اٹھ ان سب کے درمیان آ بیٹھی
تھی۔ پھر اس نے گانا شروع کیا تھا جس پر سب چپ کر گئی تھیں۔

۔۔۔ "پل ایک پل میں ہی تھم سا گیا،،،

تو ہاتھ میں ہاتھ جو دے گیا،،،

چلو میں جہاں جائے تو،،،

دائیں میں تیرے بائیں تو،،،

ہو رت میں ہوائے تو ساتھیاں،،،

اب لاؤن میں صرف سوہا کی آواز گونج رہی تھی۔

ہنسو میں جب گائے تو،،،،"

روؤں میں مرجھائے تو،،،

بھگیو میں برسائے تو،،،

"ساتھیاں،،،،،"

وہ آنکھیں بند کر گارہی تھی جب اس کی نظروں کے پردے پر بسام کا
ہنسا چہرہ آیا تو وہ بھی مسکرا گئی۔

وہاں موجود تقریباً سب لڑکیوں کو بسام اور سوہا کے نکاح کا پتا تھا۔

سایہ میرا ہے تیری شکل،،،"

حال ہے ایسا کچھ آج کل،،،

صبح میں ہو تو دھوپ ہے،،،

میں آئینہ ہو تو روپ ہے،،،

"یہ تیرا ساتھ خواب ہے ہمسفر،،،"

اس کی آواز بسام کے دل پر لگ رہی تھی وہ تو گانے میں ہی سب کو اپنا

حالِ دل سنارہی تھی زین وغیرہ بسام کو دیکھ پریشان ہوئے تھے جو اپنے

قدم رو کے بنا خون کی فکر کیے سوہا کا گانا سن رہا تھا۔

تو عشق کے سارے رنگ دے گیا،،،"

پھر کھینچ کے اپنے سنگ لے گیا،،

کہی پہ کھو جائے چل جہاں رک جائے پل،،

"کبھی نا پھر آئے کل ساتھیاں،،

زین کی نظریں بھی اب ماہر گئیں تھیں تو مہندی لگوار ہی تھی جبکہ اس
کے بال بار بار چہرے پر آسے تنگ کر رہے تھے۔ اب تو علی اور حمدان
کی نظریں بھی اپنی اپنی بیویوں پر گئی تھیں۔ جبکہ سوہا کی دھڑکن ایک دم
تیز ہوئی تھی جیسے وہ آس پاس ہی ہے۔

ایک مانگے اگر سو خواب دو،،"

تو رہے خوش میں آباد ہو،،

تو سب سے جدا جدا سا ہے،،

تو اپنی طرح طرح سا ہے،،

"مجھے لگتا نہیں ہے تو دوسرا

علی تو عبیر کی ہنسی میں کھوسا گیا تھا جو مہندی والی لڑکی کو کچھ کہہ ہنس رہی تھی۔

پل ایک پل میں ہی تھم سا گیا،،

تو ہاتھ میں ہاتھ جو دے گیا،،

چلو میں جہاں جائے تو،،

دائیں میں تیرے بائیں تو،،

"ہو رت میں ہوائے تو ساتھیاں،،

سوہانے دل کے ہاتھوں مجبور ہو اپنی آنکھیں کھول نظریں گھمائی تھی
جب ایک دم اس کی نظر بسام پر گئی تھی جو سب سے انجان صرف سوہا
کو ہی دیکھ اور سن رہا تھا اسے دیکھتے سوہا کا دل باہر آنے کو تیار تھا لیکن اس
سے پہلے ہی ان سب پر ردا کی بھی نظر پڑ گئی تھی جس پر وہ انہیں دیکھتے
ہی بولی تھی۔

۔۔۔ "آپ سب ادھر کیا کر رہے ہو،،،" وہ غصے سے ان لوگوں کو دیکھتے بولی تو سب نے ان چاروں کو دیکھا تھا جبکہ ردا کی آواز پر سوہا اور بسام ہوش میں آئے تھے بسام کا ہاتھ نیچے تھا تبھی کسی نے نوٹ نہیں کیا تھا۔

۔۔۔ "وہ ہم لوگ،،، میں بتاتا ہوں سب کو،،،" حمد ان کچھ بولتا اس سے پہلے ہی بسام بولا تھا جبکہ نظریں اس کی سوہا پر تھیں۔

۔۔۔ "جی جلدی بتائے لالہ ورنہ میں بابا کو کال کرنے لگی ہو،،،" ردا بسام کو دیکھ اب بولی تو بسام نے بچا رو والی شکل بنائی تھی۔

۔۔۔ "یار گڑیا تم نے تو آتے ہی غصہ کرنا شروع کر دیا میرا ہاتھ اتنا زخمی ہوا ہے،،،" بسام نے اپنا ہاتھ آگے کرتے ردا سے بولا تھا جبکہ ہاتھ سے نکلتا خون دیکھ سب پریشان ہوئے تھے اور سوہا کی تو حالت خراب ہوئی تھی۔

۔۔۔ "بسام یہ کیا ہوا آپ کو،،،" سوہاسب کی فکر کیے بغیر اس کے پاس
آتی اس کا ہاتھ پکڑ گئی تھی جس پر جن کو تو پتا تھا وہ تو ٹھیک رہے مگر
جنہیں نہیں پتا تھا ان وہ لڑکیاں دیکھنے والی تھیں۔

۔۔۔ "یار وہ یہ لوگ ادھر آنے کا بول رہے تھے تو میں نے منع کیا تو
تینوں مجھ سے لڑ پڑے تھے اور لڑتے لڑتے پتا نہیں چلا پاتا تھا پر چوٹ
لگ گئی،،،" بسام نے معصوم سامنہ بنا کر بولا تھا جس پر علی حمدان اور
زین تینوں نے اسے منہ کھولے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "زین کتنی غلط بات ہے آپ نے لالہ کو مارا ہے لالہ آپ بینڈ تاج تو
کرے اس پر،،،" ماہا غصے سے زین کو بولتی بسام کو فکر سے کہنے لگی تھی
جس پر زین نے بسام کو گھورا تھا۔

۔۔۔"سوہا تم فری ہو اور تمہاری مہندی بھی سوکھ ہے،،،" وہ معصوم سا منہ بنا بولا تھا جس پر سوہانے اسے دیکھا تو وہ جان گئی تھی بسام نے جھوٹ بولا تھا۔

۔۔۔"ارے ہاں ہاں سوہا آپی آپ جاؤ لالہ کی بینڈ تاج کر دو،،،" وہ بولتی اس سے پہلے ماہانے بولا تھا جس پر وہ ماہا کو دیکھ بسام کو دیکھنے لگی۔

۔۔۔"آؤ میرے ساتھ،،،" بسام نے اسے دیکھتے بولا تھا ساتھ ہی اس کا ہاتھ پکڑے اسے اندر کی طرف لے گیا تھا۔ جبکہ باقی سب تو ایک

دوسرے کو دیکھنے لگے تھے۔ بسام اسے اندر لا ادھر ادھر دیکھتا اپنے کمرے میں لے کر گیا تھا کمرے میں جاتے بسام نے دروازہ بند کیا تھا۔

وہ دروازہ بند کرتا الماری سے فرسٹ ایڈکٹ نکال کر اس کے پاس آیا تھا سوہانے اسے غصے سے دیکھتے وہ کٹ پکڑا سے بیڈ پر بیٹھاتے اس کی پٹی

کرنے لگی تھی جب بسام اس کے ہاتھ سے کاٹن لیتا خود اپنا خون صاف
کرنے لگا تھا۔

۔۔۔ "میں کرنے لگی تھی نا،،،" وہ غصے سے بولی تھی جب اسے دیکھ وہ
مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "نہیں تم نے مہندی لگائی ہے وہ خراب ہو جائے گی،،،" وہ مسکرا
کر بولتے اپنے کام میں لگا تھا۔

۔۔۔ "کہہ تو ایسے رہے ہیں جیسے بہت فکر ہے نامیری،،،" وہ غصے سے
منہ میں بڑبڑائی تھی جو بسام سن چکا تھا۔

۔۔۔ "تمہاری فکر ہے بے بی تبھی تو باہر سب کے سامنے کچھ نہیں

کیا،،،" وہ ریلیکس سا ہوتا اب بینڈ تاج کر رہا تھا جب سوہانے اس کا ہاتھ ہٹا

ٹھیک کر پٹی بندھی تھی جبکہ اس کے انداز پر اسے سچ میں تپ چڑھی
تھی۔

۔۔۔"ہاں بہت فکر ہے تبھی تو یہ چوٹ لگائی ہے بسام بچنے کی حد ہوتی ہے آپ کب بڑے ہو گے،،،" وہ غصے سے بولی تھی جس پر بسام نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

۔۔۔"یار اب وہ لوگ مجھ سے لڑ پڑے تو میں کیا کر،،،" وہ بول ہی رہا تھا جب اس کے جھوٹ پر سوہا کا پاراہائی ہو ا تھا۔

۔۔۔"بس کر دے اتنے آپ شریف نہیں ہیں اور یہ بے وقوف بسام خانزادہ دنیا کو بنا سکتا ہے مجھے نہیں یہ حرکت کرتے آپ نے ایک بار نہیں سوچا میرا کیا حال ہو گا،،،" وہ شیرنی بن دھاڑی تھی۔

۔۔۔"یار سوہا وہ میں کیا کرتا مجھے تمہاری یاد آرہی تھی اور پھر تم بھی تو

ظالم ہونا ایسے آتا تو تم نے ناراض ہو جانا تھا پتا ہے نا مجھ سے تمہاری ناراضگی افورڈ نہیں ہوتی،،،" سوہا کے غصہ ہونے پر وہ آہستہ آواز میں معصومیت سے بولا تھا جبکہ سوہا کو پتا تھا وہ اتنا معصوم نہیں ہے۔

۔۔۔"ناراض ابھی بھی ہو میں،،،"سوہا کہتے اٹھ جانے لگی تھی جب
بسام نے اس کا ہاتھ پکڑا سے اپنی طرف کھنچا تھا جس سے وہ اس کی گود
میں گری تھی۔

۔۔۔"بسام یہ کیا حرکت ہے چھوڑے مجھے کوئی آجائے گا،،،"سوہا
نے اس کے سینے پر ہاتھ رہا اس سے فاصلہ کرتے بولا تھا جس پر وہ
مسکراتے اس کی گردن پر جھکا تھا۔

۔۔۔"کوئی نہیں آئے گا میں نے دروازہ لاک کر دیا ہے اور ویسے بھی
لالہ لوگوں کو پتا چل گیا ہو گا ہم کیا ہر رہے ہیں،،،"بسام نے اس کی
گردن پر جھکے مصروف انداز میں بولا تھا جب سوہا نے اس کے بال ہاتھ
میں پکڑ کھینچے تھے۔

۔۔۔"اوچ جنگلی بلی کیا ہے،،،"بال کھینچنے پر بسام درد سے کراہتے بولا
تھا۔

۔۔۔ "شرم نام کی چیز تو میرے خاندان میں ہے ہی نہیں نامطلب حد ہے ویسے،،،" سوہا کی بات پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔ "ہا ہا میری جان تمہارے خاندان پیدا نشی بے شرم ہے اور اب تک بھی اس کی بے شرمی دیکھوں گی،،،" وہ کہتے ایک بار پھر اس کی گردن پر جھکنے لگا تھا جب وہ روک گئی تو بسام اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ کی قید میں لیتا اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ اس کی سانسیں پینے لگا تھا وہ اس کے ہونٹوں کا جام پورے ایک ہفتے بعد پی رہا تھا بسام کے لمس میں شدت دیوانگی جنون کیا نہیں تھا سوہا تو آج اس کے لمس پر تڑپ ہی گئی تھی۔ وہ دیوانوں کی طرح اس کے ہونٹوں پر اپنی شدتیں لوٹا رہا تھا سوہا کو جب سانس لینے میں دشواری پیش آئی تو اس نے بسام نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی تھی جس پر سمجھتا وہ اپنے لمس میں نرمی لاتا اسے اپنی سانسیں دینے لگا تھا جو وہ بنا

جھجک انہیل کرنے لگی تھی سوہا اب اس ایک ہاتھ اس کے کندھے پر
رکھ ایک ہاتھ اس کے بالوں میں پھنسائے بسام کا مکمل ساتھ دے رہی
تھی وہ دونوں کتنی ہی دیر ایک دوسرے کی سانسیں کھینچتے رہے۔ دونوں
کا سانس خراب ہونے پر بسام نے اس کے ہونٹوں کو آزاد کرنا چاہا جب
سوہا جلدی سے اس کے نچلے لب کو بری طرح دانتوں میں دبائی زخمی
کرتی پیچھے ہوئے تھے جبکہ بسام تو اسے دیکھ ہی رہا تھا۔ لیکن وہ پیچھے ہوتی
اس کے سینے سے لگ اپنا سانس بحال کرنے لگی جس پر بسام بھی اپنی بے
ترتیب سانسیں ٹھیک کرتا اس کی کمر سہلا رہا تھا کچھ دیر بعد بسام کو اس کا
لمس اپنی گردن پر محسوس ہوا تھا۔ وہ اب بسام کی گردن پر کبھی لب
رکھتی تو کبھی اپنے دانتوں سے دباؤ ڈالتی۔

۔۔۔"کوٹن کینڈی خیر ہے نا آج شوہر پر پیار آرہا ہے،،،"بسام کے
بولنے پر سوہانے اس کی گردن سے اپنا چہرہ نکال پھر اس کے سینے پر سر
رکھا تھا۔

۔۔۔"سام آپ اپنی بی جان کو کب بتائے گے ہمارا،،،"وہ اداس سی
ہوتی اس کے سینے پر دل کی طرف اپنی انگلی سے سوہا لکھتے بولی تھی جبکہ
اس کی انگلی کے لمس سے بسام کو سمجھ لگ گئی تھی وہ کیا لکھ رہی ہے تبھی
وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔"میری جان بس ہمارے پیپر ز ہو جائے پھر ویسے بھی میرا لاسٹ
سمیسٹر ہو گا تو بی جان کو بتا دو گا،،،"وہ اس کے گرد اپنا حصار بناتا خود پیچھے
بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بولا تھا۔

۔۔۔"آپ پکا بتاؤ گے نا،،،"وہ اب اسے دیکھتے بولی تھی جب اس کا چہرہ
اپنے ہاتھوں میں لیے بسام نے اس کے ماتھے کے ساتھ اپنا ماتھا ٹکایا تھا۔

۔۔۔"سوہالا لہ اور گڑیا جانتے ہیں ہمارے نکاح کے بارے میں میرے دوستوں کو پتا ہے بس بی جان اور جہانزیب پاپا کو نہیں پتا میں سچ میں بتا دوگا انہیں بھی تم بس یقین کر لو میرا پلیر،،،" وہ آنکھیں بند کیے بولا تھا اس کی آواز میں بے بسی سوہا کو تکلیف دے رہی تھی۔

۔۔۔"سام مجھے یقین ہے آپ پر بٹ آپ کو پتا ماہا عبیر اور ردا تیچرز لے گی اور سب ان لوگوں کو دیکھ کر کہے گے کتنا پیارا بچہ ہے بٹ ہم تو مل بھی نہیں پائے گے اور وہ لوگ میچنگ بھی تو کر رہے ہیں،،،" وہ پھر اس کے سینے پر سر رکھ اپنے کام میں مصروف ہوتی ادا اس ہو بولی تھی اور بسام خانزادہ کو تو اس کا ہر انداز ہی پسند تھا۔

۔۔۔"ہمم یہ مسئلہ ہے تو میری جان میں ہونا میں اپنی اور تمہاری اچھی اچھی تیچرز لے لوگا اور جہاں تک بات رہی لوگوں کی تو انہیں چھوڑو وہ نا بھی کہے ہمیں پتا ہے ہم پر فیکٹ کیل ہیں،،،" بسام نے بولتے اس

کے سر پر لب رکھے تھے جس پر وہ اپنا حصار مزید اس کے گرد مضبوط کر گئی تھی۔ مگر پھر کچھ یاد آنے پر اس کی گود میں ہی بیٹھے کچھ فاصلے پر ہوئی تھی۔

--- "سام دیکھے میں نے اپنی مہندی میں آپ کا نام لکھوایا ہے اب آپ دھونڈے،،،" سوہانے اپنے دونوں ہاتھ اس کے آگے کرتے بولا تھا جنہیں وہ تھام گیا تھا۔ بسام کے ایک نظر سوہا کو مسکرا کر دیکھنے لگا تھا۔

--- "سام آپ کو پتا کہتے ہیں اگر مہندی کا رنگ زیادہ آئے تو آپ کا لائف پار ٹنر آپ سے بہت محبت کرتا ہے،،،" اسے ڈھونڈنے میں مصروف دیکھ سوہانے اس کی انفارمیشن میں اضافہ کیا تھا جس پر وہ مصروف ہوئے ہی بولا تھا۔

--- "یہ سب کچھ نہیں ہوتا مسسز سام سب باتیں ہیں بھلا رنگ سے کیسے کسی کی محبت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے،،،" اس ہی بات پر سوہا کو غصہ

آیا تھا تبھی اپنے ہاتھ اس ہے ہاتھ سے نکالنے چاہیے لیکن وہ پکڑ مضبوط کر گیا تھا۔

۔۔۔ "کیوں نہیں لگایا جاسکتا سب کہتے ہیں اب آپ بچنے کے لیے ایسا بول رہے ہونا،،،" وہ منہ بناتی بولی تھی جبکہ اس کے پھر ناراض ہونے پر وہ مسکراتے اس کا چہرہ دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "دیکھوں میری بات سنو ٹھیک ہے یہ پہلے ہوتا ہو گا میں کچھ نہیں کہہ رہا لیکن آج کل کے دور میں کتنے کیمیکل آگئے ہیں جو ان مہندیوں میں ملائے جاتے ہیں اور پھر اگر کسی کے پاس کوئی ہو ہی نا اور اس کا مہندی کا کلر زیادہ آجائے پھر یہ سب صرف باتیں ہوتی ہیں کوٹن کینڈی مجھے تم سے محبت ہے اور کتنی ہے یہ تم میرے ہر عمل سے خود ہی اندازہ لگ لیتی ہو مجھے معلوم ہے تمہارا دل میری محبت کی گواہی دیتا ہے اور جب تمہارا دل اس بات کی گواہی دے رہا ہے تو ان رنگوں پر

کیوں رہنا،،" اس کے سمجھانے پر وہ سمجھ تو گئی تھی لیکن اسے تنگ کرنا بھی تو فرض تھا۔

۔۔۔"جو بھی اگر میرا رنگ زیادہ نا آ یا مناسب سے پھر آپ دیکھنا آپ کی خیر نہیں،،" وہ غصے سے بولتے اسے دھمکانے لگی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔"اچھا میری جان اگر ایسی بات ہے تو دیکھ لیا کلر کتنا زیادہ آتا،،" بسام نے بولتے پھر اس کے ہاتھوں پر اپنی نظریں جمائی تھیں پھر کچھ دیر بعد وہ بولا تھا۔

۔۔۔"یہ دیکھوں یہ لگا ہے،،" بسام نے اپنا انگوٹھا اس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر نرمی سے ر ب کرتے بتایا تھا۔ اس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈیزائن میں سام لکھا تھا جسے دیکھتے دونوں ہی مسکرائے تھے۔ وہ کوئی اور بات

کرتے جب بسام کو یاد آیا تھا وہ لوگ خانزادہ ہاؤس ہیں اور اگر سوہا اس کے ساتھ کچھ دیر اور رہی تو بسام خانزادہ کی بس ہو جائے گی۔

۔۔۔ "اچھا چلو میرا بچہ اب اپنے روم میں جاؤ،،،" وہ کہتا اسے اپنی گود

سے اٹھانے لگا تھا جب سوہانے اس کے گرد اپنا حصار مضبوط کیا تھا۔

۔۔۔ "سام مجھے آپ کے پاس سونا ہے ویسے مجھے پتا نہیں کیوں پر نیند

نہیں آتی،،،" سوہا کے بولنے پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "سولا تو لو میں ادھر بٹا اگر بی جان نے یا کسی ملازم نے تمہیں

میرے روم میں دیکھ لیا نا تو بس پھر،،،" بسام نے آنکھوں میں شرارت

لیے بولا تھا جس پر وہ سچ میں پریشان ہوئی تھی کیونکہ اس نے یہ تو سوچا

ہی نہیں تھا۔

۔۔۔ "یہ تو سوچا نہیں میں نے ٹھیک ہے میں اپنے روم،،،" سوہا داسی
سے بول اس کی گود سے اٹھنے لگی تھی جب بسام نے پھر اسے اپنی گود
میں بیٹھایا تھا۔

۔۔۔ "تنگ کر رہا تھا تمہیں میرا کمر اسائیڈ پر ہے ملازم نہیں آئے گے
جہاں اور ویسے بھی صبح ناشتے سے پہلے جلدی اٹھا دو گا تمہیں سو جاؤ یہی
مجھے بھی نیند نہیں آرہی اپنی کوٹن کینڈی کے بنا،،،" بسام نے اسے
بولتے آرام سے بیڈ پر لیٹایا تھا اور خود اپنی شرٹ اتارتا دوسری طرف
سے آلیٹ سوہا کو اپنے حصار میں لیتا اس کا سر اپنے سینے پر رکھ گیا تھا۔
۔۔۔ "سام آپ جب بی جان کو بتاؤ گے تو کیا ہماری بھی ایسے شادی ہو
گی پھر سے مجھے بھی ریڈ لہنگا پہننا ہے،،،" سوہا نے اس کے چہرے کی
طرف دیکھتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"میرا بچہ شادی کا فائدہ جب ہم لوگ اپنی گولڈن نائٹ منا چکے ہیں،،،" بسام ہنستے بولا تو سوہانے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔"ہاں تو کیا ہے پھر منالے گے لیکن مجھے بھی دو لہن بننا ہے،،،" وہ اس کی طرف دیکھتے نروٹھے پن سے بولی تھی۔

۔۔۔"بس پیپر ز ہو جائے پھر جلد ہی بی جا سے بات کرو گا اور اپنی کوٹن کینڈی کی ہر خواہش پوری کرو گا،،،" بسام کی بات پر وہ کچھ اوپر ہوئی اس کے گال پر لب رکھ گئی تھی۔

۔۔۔"نا کرو یا ر خود پر بہت مشکل سے کنٹرول کیا ہے میں ورنہ میرا دل کر ہر چیز چھوڑ چھاڑا بھی تمہاری روح کی گہرائیوں میں اترتا تمہیں اور خود کو ایک کر دو،،،" بسام نے آنکھوں میں شرارت لیے بے باکی سے بولتے اسے سرخ کیا تھا تبھی اس کے گال سے اپنے ہونٹ ہٹاتی فوراً اس کے سینے پر سر رکھ لیٹ آنکھیں بند کر گئی تھی۔ جس پر بسام بھی ہنسا

اس کے بالوں پر لب رکھتا اپنی آنکھیں بند کر گیا تھا کیونکہ وہ بھی نہیں
چاہتا تھا سوہا کو کوئی تنگ کرے اسے ماہا اور ردا کا پتا تھا۔

بسام اور سوہا کے جانے کے بعد وہ لوگ باہر ہی بیٹھے تھے جبکہ باقی
لڑکیاں تو چلی گئی تھیں ردا ماہا اور عبیر ان تینوں پر غصہ ہو رہے تھے مگر
کچھ ٹائم کے بعد بھی جب بسام باہر نا آیا تو زین بولا تھا۔
۔۔۔ "میں بولا تھا تم لوگوں سے وہ کمینا صرف اپنی بیوی کے لیے آیا
ہے،،،" زین غصے سے بولا تھا جبکہ اس کے بسام کو بولنے پر ماہا کو بھی
غصہ آیا تھا۔

۔۔۔ "زین آپ لالہ کو ایسے کیوں بول رہے ہیں اور وہ بینڈ تاج کروانے
گئے ہیں،،،" ماہا کے بولنے پر وہ تپ کر بولا تھا۔

۔۔۔ "لالہ کی چمچی تمہارا لالہ نابڑی بڑی گالیاں سننے کے قابل ہے جو تم لوگوں کے سامنے ہم دے نہیں سکتے اور وہ بینڈ تاج کروانے گیا تھا جو پانچ سے دس منٹ میں ہو جستی ہے ادھا گنھٹہ ہونے کو اس کی بینڈ تاج ہی نہیں ہو رہی،،، "اس کے بولنے پر وہ لوگ سوچنے لگے تھے جب علی بولا تھا۔

۔۔۔ "میں نے بولا تھا وہ ترسا ہوا ہے ہو گیا ہو گا شروع رومانس کرنے،،، "علی کی بات پر جہاں وہ تینوں سرخ ہوئی تھیں وہی زین اور حمدان کا قہقہہ لگا تھا۔

۔۔۔ "ایک نمبر کا دیش ہے وہ،،، "اب کی بار حمدان نے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہاں پتا ہے ہمیں بسام لالہ پیارے ہینڈ سم اور اچھے ہیں،،، "ردا نے اپنی مہندی پر نظریں رکھے ہی بولا تھا جس پر حمدان نے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔ "تمہارا لالہ نابغیرت ہے خبیث انسان،،،" وہ غصے سے بولا تھا
جس پر ماہانے حمدان کو دیکھا تھا۔ لیکن ماہا یار داکچھ بولتی اس سے پہلے
زین اٹھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "چلو تم دونوں اٹھو اور اب گھر نکلو اپنے اپنے بچے آپ لوگ بھی
روم میں چلو ٹائم بہت ہو گیا ہے،،،" زین نے سنجیدگی سے سب کو بولا
تھا۔ جس پر علی نے فون پر ٹائم دیکھا تو پونے دو ہو رہے تھے جس پر وہ
لوگ اٹھتے زین سے ملتے اسد حافظ بولتے گھر کے لینے نکلے تو ردا اور عبیر
بھی اپنی اپنی کمروں میں چلی گئی تھیں جبکہ ردا نے کمرے میں جاسوہا کو
دیکھنا چاہا لیکن وہ تو وہاں تھی نہیں جس پر وہ سمجھتی مسکرا کر سونے کے
لیے لیٹ گئی تھی۔

ان لوگوں کے جاتے ہی زین چلتا ماہا کے پاس آیا تھا۔ جو اٹھتی اپنے
مہندی والے ہاتھ دیکھ رہی تھی کیونکہ اس کی مہندی ابھی تک نہیں

سوکھی تھی زین نے اس کے قریب جا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال اسے
اپنے قریب کیا تھا جس پر وہ اسے دیکھنے لگی تھی جبکہ اپنے ہاتھ اس نے
بچائے تھے۔

۔۔۔ "زین میری مہندی،،،" ماہانے کچھ غصے سے بولا تو وہ اس کے
چہرے پر آتے بالوں کو پیچھے کر گیا تھا۔

۔۔۔ "ان بالوں کو پیچھے کیوں نہیں رکھتی جب دیکھوں تمہارے
چہرے کو چومتے رہتے ہیں،،،" اس کی بات پر وہ اپنا چہرہ اچھا لگائی تھی۔
جس پر زین نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھ سے اوپر کیا تھا۔

۔۔۔ "یار تم پیاری ہو یا پھر صرف مجھے لگنے لگی ہو،،،" زین نے سنجیدگی
سے اس سے پوچھا تھا جس پر وہ ہنسی تھی۔

۔۔۔ "ہا ہا میں ہی پیاری ہو جناب اس میں کوئی شک نہیں،،،" ماہانے
ہنستے بولا تھا جبکہ آج وہ زین کو ہنستی ہوا اچھی لگی تھی۔

۔۔۔"ماہی میں چاہتا ہوں ہم لوگ سب بھولا نارمل ہسبنڈ وائف کی طرف اپنی آگے کی زندگی اچھی گزارے،،،" زین کی بات پر وہ چپ ہو اس کے چہرے کو دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔"میں نے آپ کو پہلے بھی بولا تھا زین،،،" جس پر ماہی کا جواب سن وہ پھیکا سا مسکرایا تھا۔

۔۔۔"لیکن میں کچھ بھی بول نہیں سکتا تھا میرے لیے مشکل تھا بٹ تم مجھے دھوکا نہیں دو گی ماہی،،،" زین کی بات سن وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی سرہاں میں ہلا گئی تھی کیونکہ وہ جانتی وہ ابھی بھی اسے دل اور دماغ سے لڑ رہا ہے ایسے میں وہ اسے مزید الجھانا نہیں چاہتی تھی۔

۔۔۔"ہمم گوڈا چھا خیر یا میرا آئس کریم کھانے کا،،،" وہ بات بدلتے بول ہی رہا تھا جب ماہی نے اس کی بات کاٹی تھی۔

۔۔۔ "نونین مجھے نیند آئی ہے پھر صبح اٹھنا بھی ہے میں نے جلدی اتنے کام ہیں،،،" وہ روہانسی ہو بولی تو زین کا قہقہہ گونجا تھا جبکہ ماہا کا اتنے دنوں بعد نین کہنا اس کا دل دھڑکا گیا تھا۔ وہ اس کی گردن پر جھکتا وہاں اپنے لب رکھ گیا تھا۔

۔۔۔ "نی نین ہن لاؤن میں ہے کو کوئی آجائے گا،،،" ماہا کی بات پر وہ اس کی گردن میں چہرہ دیے ہی بولا تھا۔

۔۔۔ "یار روڈ پر تو نہیں ہیں جہاں کوئی آئے گا،،،" زین نے کہتے اس کی گردن ہر لو بائٹ بنائی تھی جس پر وہ سسکی تھی۔

۔۔۔ "مجھے نیند آرہی ہے نین،،،" ماہا نے پھر کوشش کی تھی جس پر زین نے اس کی گردن سے چہرہ نکال اس کی طرف دیکھا تو سچ میں اس کی آنکھیں نیند سے سرخ ہو رہی تھیں جس پر زین کو بھی اس پر ترس آ گیا تھا اسی کیے اسے اپنی باہوں میں اٹھا گیا تھا۔

۔۔۔"یہ کیا کر رہے ہیں چل لو گی خود،،،" ماہانے گبھراتے بولا تھا جبکہ ہاتھ اس نے زین کی گردن میں اس طرح ڈالے تھے کہ مہندی خراب نہ ہو جواب کچھ کچھ سوکھ گئی تھی۔

۔۔۔"میں لے کر جا رہا ہوں نا،،،" زین نے کہتے قدم اندر کی طرف بڑھائے تھے جبکہ وہ جانتی تھی وہ اب اپنی ہی کرے گا اسی لیے وہ چپ کر اس کے سینے پر سر رکھ آنکھیں بند کر گئی تھی۔

وہ سب لوگ اس وقت ناشتہ کی ٹیبل پر موجود تھے بی جان سربراہی کرسی پر تھیں جبکہ ان ساتھ والی دائیں کرسی پر زین کی جگہ آج جہانزیب خان بیٹھے تھے جہانزیب خان کے ساتھ ردا پھر عبیر بیٹھیں تھی جبکہ بائیں طرف بسام اس کے زین پھر ماہا اور سوہا بیٹھی تھیں۔ سوہا صبح نماز پڑھنے کے بعد ہی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اور ردا کے اٹھنے

سے پہلے ہی نیچے آگئی تھی بی جان اور جہانزیب خان کو بھی سوہاما جیسی
ہی لگی تھی اور اس کی ان لوگوں کے ساتھ ہو بھی گئی تھی۔ ابھی بھی
سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے جب زین کچھ بسام کی طرف ہوا
تھا۔

۔۔۔ "ویسے چوٹ تو تیرے ہاتھ پر لگی تھی یہ ہونٹ پر کیا ہوا ہے،،،"
اس نے بسام کی طرف ہوتے رازداری سے پوچھا تھا جس پر وہ جو کھارہا
تھا ایک دم کھانسنے لگا تھا۔ جسے دیکھ سب پریشان ہوئے تھے۔

۔۔۔ "ارے بسام بچے کیا ہوا اٹھیک ہونا،،،" بی جان پریشان ہوتی بولی
تھی جب وہ پانی کا گلاس اٹھاتا پی گیا تھا۔

۔۔۔ "کچ کچھ نہیں بی جان وہ ہلک میں کچھ لگ گیا تھا اب اٹھیک ہو،،،"
بسام نے خود کو نارمل کرتے بی جان سے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہاں تو بر خور دار آرام سے کھاؤ نا،،،" جہانزیب خان مسکراتے
بولے تھے۔

۔۔۔ "ارے پاپا کھا تو آرام سے ہی رہا ہے لیکن وہ کیا ہے نا بچارے کو
دکھ لگا ہے،،،" زین اپنی ہنسی دباتے بولا تھا جبکہ اس کی بات پر سب
اسے دیکھنے لگے تھے۔

۔۔۔ "کیا ہو گیا بسام سب ٹھیک ہے نا،،،" بی جان اور جہانزیب خان
پریشان ہوئے تھے۔

۔۔۔ "ہاں کسی نے کچھ بولا ہے کیا،،،" جہانزیب خان نے فکر سے
پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ارے پاپا اب دکھ تو ہو گا نا دیکھ اب علی اور حمد ان اس کے جتنے
ہیں اور ان کی شادی ہو رہی ہے،،،" زین نے شوشے پر بسام نے اسے

غصے سے دیکھا تھا جس پر وہ اسے دیکھتا آنکھ ونگ کر گیا تھا جبکہ زین کی بات پر بی جان بولی تھیں۔

۔۔۔ "وہ دونوں ذمیداریوں کو سمجھتے ہیں اور مجھے یقین ہیں وہ بچیوں ہو خوش رکھے گے لیکن بسام اس سے خود کی ذمیداری نہیں اٹھاتی جاتی بیوی کی خاک اٹھائے گا،،" بی جان کی بات پر جہاں سب کا قہقہہ لگا تھا وہی بسام کا منہ بنا تھا جبکہ سوہا بس مسکرائی تھی کیونکہ یہ تو وہی جاتی تھی بسام اس کے معاملے میں کیسا ہے۔

۔۔۔ "ارے ہاں بی جان کہا تو آپ نے ٹھیک ہے ہمارے چھوٹے خانزادہ صاحب تو خود کو نہیں سنبھال سکتے ابھی،،،" جہانزیب خان بھی مسکراتے بولے تھے۔

۔۔۔ "ہاں ٹھیک ہے بی جان مل جائے سارے ساتھ لیکن جب وقت آئے گا نا پھر آپ ہی بولی گی میرا بسام تو اپنی بیوی کا دیوانہ ہے اسے خود

سے زیادہ بس اپنی بیوی کی فکر ہوتی ہے،،، "غصے اور شرارت سے بولا
تھا جس پر سوہا کے ہاتھ روکے تھے۔

۔۔۔ "اچھا جی جناب پہلے کسی ایک کو پسند تو کر لو ویسے بھی تم اپنی
حرکتوں سے باز نہیں آتے اور سن لو بسام تمہاری شادی میں تب تک
نہیں کرو گی جب تک تم سدھر نہیں جاتے،،، "بی جان سنجیدگی سے
بولی تھیں جس پر جہانزیب خان نے بھی اسے دیکھا تو وہ مسکرا گیا۔

۔۔۔ "بی جان اب لڑکیاں آپ کے بیٹے پر مرتی ہے تو اس میں میری کیا
غلطی لیکن خیر میں آپ کی انفارمیشن میں اضافہ کر دو اب لڑکیوں سے
دور رہتا ہو میں اور بسام خانزادہ کی زندگی میں اگر اب کوئی لڑکی اہمیت
رکھے گی تو وہ بس اس کی بیوی ہو گی اس کے علاوہ اب ہر عورت خود پر
حرام کر لی ہے آپ نے لاڈلے نے،،، "بسام کی پہلی بات پر سوہا کو کچھ
ہوا تھا لیکن اگلی پر دل دھڑکا تھا جبکہ اس کی آنکھوں میں جنون سب نے

دیکھا تھا بسام کی بات سن بی جان اور جہانزیب خان دونوں خوش ہوئے
تھے۔

۔۔۔ "بسام مجھے کیوں لگ رہا ہے کچھ ہے جو تم چھپا رہے ہو،،،" بی جان
نے اسے جا جتی نظروں سے دیکھتے پوچھا تھا جس پر وہ انہیں دیکھنے لگا تھا
جبکہ اس کی حالت پر سب کو ہی ہنسی آرہی تھی۔

۔۔۔ "ارے بی جان آپ کو نہیں بتایا اس نے بسام کتنی غلط بات ہے
مجھے یہ امید نہیں تھی تم سے میں نے کہا بھی تھا بی جان کو بتا دینا،،،"
زین نے مزید مرچے لگائی تھیں اگر وہ بسام کا بڑا بھائی نا ہوتا تو بسام
خانزادہ اس کی جان لے لیتا۔

۔۔۔ "کیا بات ہے زین مجھے بتاؤ،،،" اب کی بار وہ سنجیدہ ہو بولی تھی۔
۔۔۔ "مجھے کچھ کا،،،" بسام بولنے ہی لگا تھا جب بی جان نے اسے گھورا
تھا۔

۔۔۔"چپ کر کے بیٹھوں تم ادھر ہی اور تم بات بتاؤ مجھے،،،"بی جان
کے بولنے پر بسام کو لگا تھا اب تو گیا وہ۔

۔۔۔"بی جان ہمارا بسام کسی کو پسند کرنے لگا ہے تبھی لڑکیوں سے دور
رہنے لگا ہے اور آپ کو پتا یہ تو اب باہر جاتے ماسک لگا کر جاتا ہے کیونکہ
اس کے ڈمپل کو لڑکیاں دیکھتی ہیں اور ان کی وہ جلیس ہوتی ہیں،،،"
زین نے مسکراتے بتایا تھا جبکہ بسام کو وہ آج سچ میں پھوپھو ہی لگ رہا تھا
رداو غیرہ سب مسکرا رہی تھی جبکہ سوہانے نظریں جھکائی تھیں۔

۔۔۔"کون ہے وہ لڑکی بسام اور اس کا خاندان کیسا ہے مطلب کہاں کی
رہنے والی ہے عزت دار لوگ ہیں بھی یا نہیں،،،"بی جان نے سنجیدگی
سے ہی پوچھا تھا جبکہ ان سوالوں پر سوہا کو وہاں بیٹھنا عجیب لگا تھا مگر اس
نے بسام کا جواب سننا تھا۔

۔۔۔"بی جان میری یونی میں پڑھتی ہے اور مجھے شادی اس سے کرنی

ہے خاندان والوں سے نہیں،،،"وہ بھی اب سنجیدہ ہی تھا۔

۔۔۔"ٹھیک ہے خاندان والوں سے نہیں کرنی لیکن خاندان کا پتا ہونا

چاہیے ہم لوگ خاندانی ہیں اور تمہیں سب پتا ہے اور پھر ابھی تمہاری

شادی نہیں کرنی ہم نے پہلے پیپر دو پھر زین کے ساتھ بزنس

سنجھا لو،،،"بی جان کے بولنے پر اسے غصہ آیا تھا لیکن وہ کنٹرول کر گیا

تھا۔

۔۔۔"کیا مطلب بی جان وہ جو بھی ہوگی نکاح کے بعد میرے نام

میرے خاندان سے جانی جائے گی وہ میری بسام خانزادہ کی عورت ہوگی

اور یہ بات ہر کسی کو پتا ہونی چاہیے اور ویسے بھی ابھی وقت نہیں آیا سی

لیے پلیز یہ سب باتیں نا کرے ابھی،،،"وہ غصے سے لیکن تمیز کے

دائرے میں رہ کر بولا تھا جبکہ اس کی باتوں سے سب کو اتنا تو پتا لگ گیا تھا

بسام خانزادہ اب وہ نہیں رہا جو وہ تھا بی جان کو ایک طرف سے تسلی بھی ہوئی تھی لیکن دوسری طرف سے خاندان کی روایات مگر وہ بھی چپ کر گئی تھیں۔ جبکہ سوہا کے دل کو سکون ہوا تھا اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں مگر وہ منی پیچھے دھکیل گئی تھی۔

-- "ٹھیک کہہ رہا ہے وہ بی جان جب وقت آئے گا ہم بات کر لے گے اور وہ بھی بچہ نہیں ہے سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کرے گا،،"

جہانزیب خان نے بھی معاملہ سنجیدہ ہوتے دیکھ بولا تھا۔

-- "ارے ہاں بی جان ویسے آپ نے بسام سے پوچھا نہیں اس کے ہاتھ پر کیا ہوا ہے اور دیکھے اس کا تو ہونٹ بھی زخمی ہے،،" زین نے ماحول گرم ہوتے دیکھ پھر شرارت سے بولا تھا۔

-- "دیکھاؤ کیا ہے تم لڑ کر آئے ہو کسی سے،،" بی جان اب فکر سے بولی تھی جس پر بسام نے زین ہو دیکھا تو وہ مسکرا گیا۔

۔۔۔"وہ بی جان کل رات پایا کی طرف پتا نہیں چلا گلاس لگ گیا تھا ہاتھ پر،،،"بسام نے جھوٹ بولتے بتایا تھا۔

۔۔۔"اور ہونٹ پر کیا ہوا ہے،،،"بی جان کے پوچھنے پر سوہانے ہلکی سی نظریں اٹھا سامنے دیکھا تو رد اور عبیر معنی خیز نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں پھر اس نے ماہا کی طرف دیکھا تو وہ بھی اسے دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔"کچ کچ نہیں بی جان وہ شاید کوئی مچھر کاٹ گیا ہو،،،"بسام نے لڑکھڑاتے لہجے میں بولا تھا۔

۔۔۔"اچھا اچھا ویسے حیرت ہے مچھر نے بھی تمہیں ہونٹ پر کاٹا ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آئی مچھر کے کاٹنے سے زخم کیسے ہو گیا مچھر ہی کاٹا ہے نا،،،"زین نے شرارت سے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"آپ کو اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے میری اور ویسے بھی بی جان کو پتا ہے میری سکین سنسیٹیو ہے اسی لیے مچھر کے کاٹنے سے بھی زخم ہو جاتا ہے،،،" وہ اب اپنی دانت پیس کر غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔"ارے نہیں یار وہ میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا کیونکہ شادی تو تیری ہوئی نہیں ابھی تو بس،،،" زین کی بات پر بی جان اور جہانزیب خان نے گھورا تھا اسے جبکہ لڑکیاں تو نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔"بی جان لالہ نادن بادن بے شرم ہوتے جا رہے ہیں پاپا آپ ایسا کرنا فنکشن ختم کو گے نا جب ماہ گڑیا کو ساتھ ہی لے جانا ورنہ یہ میری معصوم گڑیا کو بھی اپنے جیسا کر لے گے،،،" بسام سنجیدگی سے بی جان اور جہانزیب خان کو دیکھتے بولا تھا اس کی بات پر ماہ پریشان ہوئی تھی۔

مگر کوئی بولتا اس سے پہلے ہی زین بولا تھا۔

۔۔۔"میں نے کون سی بے شرمی دیکھائی ہے کیا تجھے چاچو بننے کی خبر سنا دی ہے جو مجھے بے شرم کہہ رہا ہے اور میری بیوی ہے اچھا ہے نامیرے جیسی ہو جائے گی ویسے بھی بی جان اور پاپا کو ہمارے بچے بھی چاہیے نا،،،" زین چڑھتے غصے سے ہی سب میں بے باکی کا مظاہرہ کرتے بولا تھا جس پر ماہا کا چہرہ اسرخ ہوا تھا جبکہ بی جان اور جہانزیب خان تو بس کانوں کو ہاتھ لگا کر رہ گئے تھے۔

۔۔۔"توبہ توبہ کوئی شرم ہوتی ہے کوئی لحاظ ہوتا سورما شاء اللہ سے ہمارے دونوں جوانوں میں دونوں چیزیں ہی نہیں پائی جاتیں،،،" جہانزیب خان غصے سے بولے تھے جس ہر بسام اور زین کا قہقہہ لگا تھا۔

۔۔۔"ویسے پاپا اگر شرم لحاظ کر لیا نا میں نے اور لالہ نے تو بس پھر ہمارا رومانس اور بچوں والا کمپینیشن ہو گیا پورا،،،" بسام مے انہیں تنگ کرنا چاہتا تھا۔ جس پر وہ تو بس اسے گھور کر ہی رہ گئے۔

۔۔۔"بس کرو دونوں بے شرموں کوئی کام بھی کر لو اب،،،"بی جان
نے انہیں مزید بولنے سے رکھا جس پر دونوں مسکرائے تھے۔ وہ لوگ
ناشتہ مکمل کراٹھتے اپنے اپنے کاموں میں لگے تھے۔ جبکہ لڑکیاں ساری
اپنی تیاری میں مصروف ہوئیں تھیں۔

ساری تیاریاں تقریباً مکمل ہو چکی تھیں جبکہ وہ لوگ بھی اب تیار ہو رہی
تھیں۔ ردا اور عبیر نے آج گھر ہی تیار ہونا تھا ابھی وہ لوگ ردا والے
کمرے میں ہی تھیں سوہا بھی وہاں پر ہی تھی جبکہ ماہا بس اپنے کمرے
میں تیار ہونے آئی تھی۔ وہ اس وقت گرین لہنگے جس پر ستاروں سے
کام ہوا تھا کے ساتھ سادہ سے شاگنگ پنک کمر کے بلاؤز میں ماتھا پیٹی
لگائے بال ویسے ہی کمر پر کھلے چھوڑے لائٹ سے میک اپ کے ساتھ

شاگنگ لپ اسٹک لگائے آئینہ کے سامنے کھڑی اپنے بلاؤز کی زپ سے
الچھ رہی تھی جب ڈریسنگ روم سے زین کپڑے بدل باہر آیا تو ماہا کی نظر
اس پر گئی تھی تبھی اس سے رخ موڑ گئی تھی جسے دیکھ زین کو غصہ آیا تھا
تبھی ٹاول پھینکتا اس تک آتا اسے بازوؤں سے پکڑا اپنے قریب کر گیا تھا۔
وہ اس وقت گرین پاجامے اور وائٹ ویسٹ میں موجود تھا جبکہ بال اس
کے گیلے تھے جس سے پانی گرتا صاف نظر آ رہا تھا۔

۔۔۔ "ماہا زین خانزادہ خود کو مجھ سے چھپانے کی غلطی غلطی سے بھی
مت کرنا تم پر تمہارے وجود پر تمہاری روح پر صرف زین خانزادہ کا حق
ہے،،، "زین نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے جنونی انداز میں بولا تھا جبکہ
ماہا تو بس اسے دیکھتی رہ گئی تھی جب زین اسے ڈریسنگ پر بیٹھاتا اس کے
دونوں اطراف ہاتھ جمائے اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کر گیا
تھا۔

۔۔۔ "قاتل بننے کا ارادہ ہے کیا،،،" زین نے اس کے چہرے کے قریب ہوتے بولا تھا اتنا قریب کے اس کی سانسیں ماہا کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔

۔۔۔ "نہ نہیں تو آآپ ایسا کیوں کہہ رہے،،،" ماہا کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

۔۔۔ "یاد دیکھوں اب تم اتنی تباہی لگو گی تو یہ خانزادہ تو جان سے جائے گا نا پھر اس طرح ہوئی نا تم قاتل،،،" زین کی لوجیک پر ماہا تو اسے دیکھنے لگی تھی۔ جس پر وہ ڈریسنگ کا دراز کھول اس میں اے ایک باکس نکال ماہا کے سامنے کر گیا جسے وہ دیکھنے لگی تو زین نے اس میں سے ایک خوبصورت سالا کٹ نکالا تھا جس میں ڈائمنڈ سے نین کی ماہی لکھا تھا اس نے وہ ماہا کے گلے میں پہنایا تھا۔

۔۔۔"نی نین یہ اتنا پیارا ہے،،،" ماہا اسے دیکھتے مسکرا کر بولی تھی جبکہ اس کی آنکھوں میں آئے آنسو زین نے اپنے ہونٹوں سے چنے تھے۔

۔۔۔"ہاں یہ پیارا ہے کیونکہ اس میں لکھے نام پیارے ہیں ماہی اسے کبھی مت اترنا پلیر اور یار میں اپنے دل کی سن تم پر یقین کر رہا اب میرے یقین کو مت توڑنا کیونکہ اگر اب میرا یقین ٹوٹا تو تم میرا وہ روپ دیکھوں گی جو کبھی کسی نے نہیں دیکھا،،،" زین نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے بولا تھا جس پر ماہا اس کے دونوں ہاتھوں پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔

۔۔۔"زین آپ نے دل کی سننی ہے نا مجھے یقین ہے آپ کا دماغ بھی اس بات کو قبول کر لے گا اور میں ابھی بھی یہی کہوں گی میں نے پہلے بھی کچھ نہیں کیا تھا اور اب بھی نہیں کرو گی،،،" وہ اسے سمجھنے والے

انداز میں بول اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگا گئی تھی جب زین ایک دم
اس کر قریب ہوا تھا۔

۔۔۔ "خیر ابھی ان سب باتوں کو چھوڑو اپنے شوہر کا سوچو جسے صبح
سے تم تڑپا رہی ہو،،،" زین نے گمبھیر لہجے میں بولا تھا۔

۔۔۔ "کی کیا مطلب آپ کا،،،" وہ گمبھرا تے پیچھے شیشے کے ساتھ لگی
تھی جب اس کا ہاتھ لگنے سے ڈریسنگ پر موجود پرفیوم کی بوتلیں زمین
بوس ہوئی تھیں لیکن پرواہ کس کو تھی۔

۔۔۔ "مطلب یہ کہ مجھے پیاس لگی ہے جو کہ تمہارے ان ہونٹوں کو
اپنے لبوں کی دسترس میں لے کر ہی ختم ہو گی،،،" زین نے اس کے
ہونٹوں پر لگی لپ اسٹک پر اپنا انگوٹھا پھیرتے بولا تھا جس پر وہ گمبھرا تے
اسے پیچھے کرنے لگی تھی لیکن اس سے پہلے ہی زین اس کے ہونٹوں کو
اپنے کہے کے مطابق اپنے لبوں کی دسترس میں لے گیا تھا جس پر ماہانے

منظبوطی سے اس کی ویسٹ کو تھاماتھا۔ جس پر زین اس کے قریب ہوتا
اس کے ہونٹوں کو نرمی سے چومتا اپنا ایک ہاتھ اس کی گردن پر رب
کرتا دوسرے پیچھے کمر پر لے جانے لگا تھا جبکہ ماہا آنکھیں بند کیے اسے
محسوس کر رہی تھی زین نے اس کی کمر پر ہاتھ کرتے اس کی زپ بند کی
تھی جس پر ماہا کی ایک دم آنکھیں کھولی تھیں لیکن پھر زین کی نظریں
خود پر دیکھ وہ نظریں جھکا گئی تھی جس۔ پر زین مسکراتے خود کو سیراب
کرنے لگا تھا ماہا کا سانس بند ہونے لگا تو اس نے زین کی ویسٹ کو ہی کھینچا
تھا جس پر وہ نرمی سے اس کے ہونٹوں سے جدا ہوتا اس کا چہرہ اوپر کیے
اس کے بھگے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرنے لگا تھا۔

۔۔۔ "میں نے بولا تھا نا بے بی کسی بھی لپ اسٹک سے زیادہ ان پر
میرے ہونٹوں سے دیا گیارنگ اچھا لگتا ہے،،،" وہ بے باکی سے بول
جھکتا اس کی گردن پر لب رکھ پیچھے ہوا تھا۔

۔۔۔ "خیر دل تو کر رہا ہے سب کچھ بھاڑ میں جھونک کر تمہیں ابھی اپنی
پناہوں میں لے کر تمہیں اپنی شدتوں سے روشناس کرواؤ لیکن پھر وہ
میرا کچھ لگتا آجائے گا،،،" اس نے ماہا کی ماتھا پیٹی پر لب رکھتے بولا تھا پھر
اپنی گرین کرتا پہنتا بال سٹ کر اپنی سکین اجرک لے نیچے پشاور ی
چپل پہنے کمرے سے نکلا تھا۔ جبکہ اس کے جاتے ہی ماہا نے بھی اپنا حلیہ
ٹھیک کرنیٹ کا اور تیج دوپٹہ اچھے سے سٹ کر لیے نار مل ہیل پہن خود
کوششے میں دیکھا تھا اب اس کا زخردا کے کمرے کی طرف تھا جبکہ
چوڑیاں وغیرہ اس نے وہی پر جا پہنی تھی وہ کمرے سے نکلی تھی جب
اسے بسام اوپر آتا نظر آیا تھا جو اسے دیکھتا اس کے پاس ہی آیا تھا۔
۔۔۔ "لالہ آپ کو کچھ چاہیے،،،" ماہا نے بسام سے پوچھا تھا۔
۔۔۔ "ہاں گڑیا وہ سوہا کو آخری والے روم میں بھیج دو گی پلیز میں نے
اسے دیکھنا ہے،،،" بسام نے ماہا کو معصوم سا چہرہ بنا بولا تھا جس پر وہ

مسکرائی تھی بسام اس وقت اوف وائٹ کرتے پجامے کے ساتھ سکین
اجرک لیے بہت پیارا لگ رہا تھا۔

۔۔۔ "وہ تو ٹھیک ہے لالہ پر مجھے کیا ملے گا،،،" ماہا نے اپنے ہاتھ سینے پر
باندھتے پوچھا تھا جس پر بسام نے اپنا ہاتھ اپنے کرتے کی پاکٹ میں ڈالا
تھا۔

۔۔۔ "یہ لو اب اسے کہہ دو نایار،،،" بسام نے پاکٹ سے ایک بڑی
چاکلیٹ نکال اسے دی تھی جسے وہ پکڑ گئی تھی۔

۔۔۔ "ہمم ٹھیک ہے کہہ دیتی ہو بٹ ایک سے کچھ نہیں بنے گا کم سے
کم پچاس ایسی دے پھر ٹھیک ہے،،،" ماہا کی بات پر بسام نے اسے دیکھا
تھا۔

۔۔۔ "تمہارے شوہر نے فیکٹری لگوا کر دی ہے نا مجھے،،،" اس کی بات
پر ماہا کا منہ بنا تھا۔

۔۔۔"ٹھیک ہے پھر میں بھی بھیج رہی جائے پھر،،،" وہ کہتی جانے لگی
تھی جب بسام نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

۔۔۔"اچھا اچھا سوری میری گڑیا تم پچاس چھوڑو میں سولا کر دوں گا
بس مجھے کوٹن کینڈی سے ملو ادویار دیکھو تم پیاری بہن ہونا میری میں
نے کتنی مدد کی ہے تمہاری اب تمہاری باری ہے اپنے لالہ کی مدد کرنے
کی پلیز یار،،،" بسام ترلے کرتے دیکھ ماہا حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔"اچھا اچھا میں کہہ دیتی ہو آپ ویٹ کرے،،،" وہ اسے کہتی وہاں
سے ردا کے کمرے کی طرف بڑھی تھی جس پر بسام آخری کمرے میں
جا بیٹھا اپنا فون یوز کرتے اس کا انتظار کرنے لگا تھا۔

ماہاواہاں سے رداوالے کمرے میں آئی تو سوہاان دونوں کے دوپٹے پکڑ کر کھڑی تھی۔

۔۔۔"ارے آپی دونوں تیار نہیں ہوئی ابھی،،،" ماہانے ان لوگوں کو دیکھ کر بولا تھا۔

۔۔۔"ہاں یار بس ہو گئی ہیں یہ پکڑو عبیر کا دوپٹہ سٹ کرو میں ردا کا کرتی ہو،،،" سوہانے مصروف سے انداز میں بولتے ماہا کو عبیر کا دوپٹہ پکڑایا تھا۔ ردا اور عبیر دونوں اس وقت ملٹی کلر کے لہنگے پہنے مسٹر ڈکلر کے بلاؤز میں بالوں کو کلر کر میک اپ کے نام پر بس لپ اسٹک لگائے ہوئے تھیں کیونکہ روپ تو ویسے بھی ان دونوں پر خوب آیا تھا اب بس دوپٹہ اور پھولوں والی جیولری رہ گئی تھی جبکہ سوہا او ف وائٹ کلر کے لہنگے پر ٹی پنک کلر کا بلاؤز پہنے پنک کلر کا ہی نٹ کا دوپٹہ لیے بالوں بالوں کا خوبصورت سا خوڑا بنائے بندیا لگائے کانوں میں جھمکے پہنے

ہوئے تھی وہ لائٹ سے میک اپ کے ساتھ پنک لپ اسٹک لگائے
پھولوں والی جیولری ہاتھ میں پہنے نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ
رہی تھی۔

۔۔۔ "اچھا یہ میں کر لیتی ہو آپ ایک کام کر دے میرے روم والی
سائیڈ پر جو لاسٹ روم ہے وہاں پر کچھ بیگنز پڑے ہیں وہ لے آئے گی
پلیز،،،" ماہانے عبیر کا دوپٹہ پکڑتے بولا تھا۔

۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے یہ جیولری پہن لینا اور ہاں ردا کا دوپٹہ تو سٹ کر
رہی ہو لیکن تم اس کے لہنگے کو پن آپ کر دو بس میں دوپٹہ سٹ کر
جاتی ہو،،،" سوہا اس کے دوپٹے کے ساتھ لگی اسے کہہ رہی تھی۔
۔۔۔ "یار سوہا مجھے اب یہ لہنگا اچھا نہیں لگ رہا کچھ،،،" ردا نے منہ بنا کر
بولا تھا۔

۔۔۔"ردا تم نامار کھاؤ گی اب مجھ سے اتنا اچھا لگ رہا ہے تمہارے تو
ڈرامے ہی ختم نہیں ہوتے،،،" وہ اب تنگ آ بولی تھی ایک تو صبح سے
ناشتہ کے بعد سے اس نے بسام کو نہیں دیکھا تھا اوپر سے کام کرتی رہی
اور اب ردانے کب سے اس کا سر کھایا تھا تبھی وہ چڑچڑی ہو رہی تھی۔
۔۔۔"اچھا اچھا آپی آپ جا کر بس وہ بیگ دیکھ لو میں دیکھتی ہوں دونوں
کو،،،" ماہانے کہتے اس کے ہاتھ سے پن لیتے بولا تھا جس پر وہ اسے پن
پکڑا پیچھے ہو گئی تھی۔

۔۔۔"تم دیکھو میں آرہی ہو پھر،،،" وہ کہتی چیزیں وہی بیڈ پر رکھتی
کمرے سے نکلی تھی۔ جبکہ پیچھے ماہان دونوں کی باقی چیزوں سٹ کرنے
لگی تھی۔ سوہا کمرے سے نکل آ خری کمرے کے باہر آ کھڑی ہوتی کمرہ
کھول اندر آئی تو کمرے کی لائٹ آف تھی وہ ابھی اندر ہی آئی تھی جس پر
پیچھے سے کسی نے دروازہ بند کیا تھا جس پر وہ چیختی اس سے پہلے کسی نے

اسے بازو سے پکڑ دیوار کے ساتھ لگاتے اس کے منہ پر پاتھ رکھ اس کی
چینج روکی تھی۔ جبکہ ڈر کی وجہ سے سوہا کے پسینے چھوٹے تھے۔ لیکن پھر
اس کے کچھ قریب ہونے پر سوہا اس کی خوشبو سے سمجھ گئی تھی جس پر
بسام نے اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے سائیڈ سے لائٹ اون کرتے
سوہا کو دیکھا تو بس دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔ وہ تو بالکل سٹل ہوا اسے دیکھ رہا تھا
بسام خانزادہ کو لگ رہا تھا اس نے سوہا خان سے زیادہ خوبصورت کبھی
کوئی لڑکی نہیں دیکھی اففف یہ محبت جو دینا کی حسین ترین لڑکیوں کے
دلوں پر راج کرتا تھا خود اس پر دل ہر بیٹھا تھا جو لڑکی پہلی نظر اسے ایک
آنکھ نہیں بھائی تھی۔ بسام بنا پلکیں جھپکے اسے دیکھ رہا تھا جس پر سوہا نے
مسکراتے اس کے گلے میں ہاتھ ڈالے تھے جس پر وہ ہوش میں آتے
مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "کیا ہوا مسٹر ہی ہوش اڑ گئے آپ کے،،، "وہ شرارت سے ہنستے
بولی تھی جس پر وہ اس کے مزید قریب ہوا تھا۔

۔۔۔ "مسسز ہوش تو کیا آپ نے تو پورے بندے کو ہی اڑا دیا ہے،،، "
وہ اس کے گال پر لب رکھتے بولا تھا۔ جبکہ سوہانے کچھ یاد آنے پر اس کے
کندھے پر ناخن مارے تھے۔

۔۔۔ "اوچ جنگلی بلی کیوں میرے کندھے زخمی کرتی ہو تم،،، "بسام
نے مصنوعی کراہ کے ساتھ بولا تھا جب اس کا منہ بنا تھا۔
۔۔۔ "آپ کو بالکل فکر نہیں ہے نامیری سارا دن ایک بار بھی آپ نے
مجھ سے بات نہیں کی،،، "سوہاب اس کی اجرک ٹھیک کرتے نروٹھے
پن سے بولی تھی جس پر بسام کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔

۔۔۔"یار سوری میری جان آج کام ہی اتنا تھا لیکن میں نے کوشش کی
تھی بٹ میں ٹائم نہیں نکال سکا،،" بسام نے اسے اپنے حصار میں لیتے
بولا تھا۔

۔۔۔"دوبارہ ایسا نہیں کرو گے آپ،،" وہ بھی اب لاڈ دیکھتے بولی تھی۔
۔۔۔"اوکے نہیں کرو گا لیکن ایک اجازت ملے گی،،" بسام نے اس
کے چہرے کو اپنی نظروں کے محبت بھرے حصار میں لیتے پوچھا تھا۔
۔۔۔"کیسی اجازت،،" جس پر وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔"وہ نا مجھے تمہاری لپ اسٹک خراب کرنی ہے تو کیا میں کر لو،،"۔
بسام نے معصوم سی شکل بناتے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے
بے باکی سے بولا تھا جس پر سوہا سٹیٹائی تھی۔

۔۔۔"سام نہیں پلیز باہر سب تنگ کرے گے،،،"سوہانے پریشان
ہوتے بولا اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا جسے پر بسام اس کا ہاتھ پکڑتا اپنے
لبوں سے لگا گیا تھا۔

۔۔۔"کوئی کچھ نہیں بولے گا بے بی،،،"بسام نے بولتے اسے اپنے
قریب کیا تھا وہ کچھ بولتی اس سے پہلے وہ اس کے ہونٹوں پر جھک گیا تھا
جس پر سوہانے اس کی اجرک کو مضبوطی سے پکڑا تھا۔ وہ قطرہ قطرہ اس
کی سانسیں پیتا اسے بھی مدہوش کرنے لگا تھا جبکہ اس کے ہاتھوں کی
بے باکیاں وہ اپنے جسم پر برداشت کر رہی تھی۔ وہ کتنی ہی دیر اس کے
ہونٹوں پر جھکا رہا پھر اپنا ایک ہاتھ پیچھے اس کی کمر پر لے جاتے بسام نے
اس کے بلاؤز کی زپ کھولی تھی جس پر سوہا کی آنکھیں پٹ سے کھولی
تھیں جبکہ وہ آنکھیں بند کیے صرف اسے محسوس کر رہا تھا بسام نے اس
کے دوپٹے کو الگ کرتے کندھوں سے اس کے بلاؤز کو کسکاتے اس کے

ہو نٹوں کو نرمی سے چومتے آزاد کیا تھا۔ جس پر وہ ابھی اس کے سینے سے لگتی اس سے پہلے وہ اسے گھماتے دیوار کے ساتھ پن کرتا اس کی کمر پر شدت سے اپنے لب رکھ گیا تھا۔

۔۔۔ "س سام باہر س سب ہیں،،،" "سوہانے اسے روکے کے لیے بولا تھا جب وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "جانم آواز کم رکھنا اپنی،،،" "بسام اس کے کان میں معنی خیز سرگوشی کی تھی جس پر اس کے پسینے چھوٹے تھے۔ وہ اس کی کمر سے ہوتا اس کی گردن پر لب رکھتا اسے سک کرنے لگا تھا۔ جبکہ وہ اب کچھ نہیں بولی تھی بسام نے کچھ دیر بعد اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا وہ آنکھیں بند کیے لمبے لمبے سانس لیتی اسے مزید بہکا رہی تھی اس نے آگے ہوتے اس کے کندھے پر لب رکھے تھے جبکہ اب سوہا کا ہاتھ خود بخود اس کے بالوں میں گیا تھا جس پر وہ مزید بہکتا اس کی دھڑکنوں کو

اپنے لمس سے مہکانے لگا تھا۔ وہ کتنی ہی دیر اس کی دھڑکنوں پر جھکا رہا تھا مگر پھر دروازے پر ہوئی دستک پر وہ ایک دم پیچھے ہوا تھا۔ دستک مسلسل ہو رہی تھی جس پر دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا جبکہ سوہا کے ہوش صحیح معنوں میں اڑے تھے۔

-- "س سام،،،" ان نے گبھراتے اس کی طرف دیکھتے بولا تھا جس پر بسام نے اسے اپنے ساتھ لگا تھا۔

-- "ششش کچھ نہیں ہوتا میری جان بس چپ رہو کرتا ہو کچھ،،،"

بسام نے دروازے کی طرف ہی دھیان کرتے اسے بولا تھا۔

وہ مزید کچھ کرتا یا بولتا اس سے پہلے دستک رک گئی تھی۔

اوپر فوزیہ بی جان کے کہنے پر کچھ سامان رکھنے آئی تھی اس نے کمرے کا

دروازہ کھولنا چاہا لیکن وہ لاک تھا جس پر وہ اس پر دستک دینے لگی لیکن

کوئی تھا ہی نہیں جب ماہاجوردا کے کمرے سے نکل بی جان کے پاس
جانے کے لیے نیچے جانے لگی تھی اس کی نظر جب فوزیہ پر پڑی تو اسے
یاد آیا تھا اس روم میں تو بسام اور سوہا ہیں تبھی وہ اس کے پاس آئی تھی۔
۔۔۔ "آپ یہاں کیا کر رہی ہیں،،،" ماہانے اس کے پاس جاتے پوچھا
تھا جس پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

وہ ماہابی بی بی جان نے یہ سامان اس کمرے میں رکھنے کے لیے بھیجا
ہے،،،" فوزیہ نے اسے دیکھتے سامنے دیکھاتے بتایا تھا۔

۔۔۔ "آپ ایسا کمرے اس کو میرے والے کمرے میں رکھ آئے ردا
آپی اور عبیر آپنی بھی وہی پر ہیں،،،" ماہانے سوچتے اسے بولا تھا جس پر وہ
چلی سر ہلاتے وہاں سے گئی تو ماہانے اپنے فون سے بسام کو میسج کرتے خود
نیچے چلی گئی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا دروازہ کھولے یا نہیں جب اس کے فون پر میسج آیا
تھا جسے دیکھ بسام بے فکر ہوتا سوہا کو خود سے الگ کر اس کا بلاؤز ٹھیک
کرتا اس کی زپ بند کر گیا تھا۔

۔۔۔ "اب باہر کوئی نہیں ہے،،،" بسام نے اسے بتاتے اس کا دوپٹہ پکڑ
اسے سٹ کیا تھا۔

۔۔۔ "اب میں باہر کیسے جاؤا اگر کسی نے دیکھ لیا تو،،،" وہ پھر بھی
پریشان ہوئی تھی۔ جس پر بسام نے مسکراتے دروازہ کھول باہر دیکھا تو
ردا کے کمرے سے فوزیہ نکل رہی تھی جو بسام کو دیکھ چکی تھی۔
۔۔۔ "آپ یہاں کیا کر رہیں،،،" وہ باہر نکل پوچھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "وہ جی بڑی بی نے سامان رکھنے بھیجا تھا،،،" جس پر اس نے بتایا تو
بسام نے جانے کا اشارہ کیا تھا جسے دیکھتے وہ چپ کر نیچے چلی گئی تھی اسے
جاتے دیکھ اس نے سوہا کو پکارا تھا۔

۔۔۔ "کوئی نہیں ہے باہر آ جاؤ،،،" بسام کے بولنے پر وہ باہر آئی تھی۔
۔۔۔ "اب آپ بھی جائے کوئی دیکھ نالے،،،" سوہا کہتی جلدی سے اس
کے پاس سے نکل جانے لگی تھی جب بسام اس کا دوپٹہ پکڑ گیا تھا جس
سے کھینچ پڑنے پر وہ رک گئی تھی۔

۔۔۔ "آہہ س سام دوپٹہ چھوڑے میرا،،،" وہ اس کی طرف ہوتی کچھ
غصے سے بولی تھی۔ جس پر وہ دوپٹہ چھوڑ گیا تھا۔

۔۔۔ "یقین مانوں آج تم سچ میں بسام خانزادہ کی لگ رہی ہو،،،" وہ
مسکراتے محبت سے چوڑ لہجے میں بولا تھا جس پر سوہا بس اسے سائل پاس

کرتی جلدی سے ردا کے کمرے میں گھوم ہوئی تھیں جبکہ اس کے جاتے
وہ بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتے مسکراتے نیچے کی طرف بڑھاتا تھا۔

وہ سب لوگ اس وقت خانزادہ ہاؤس کے لاؤن میں موجود تھے جہاں
علی اور حمدان کی فیملیز بھی آگئی تھیں۔ جبکہ کچھ دیر پہلے ہی ردا کا نکاح
حمدان سے کروایا گیا تھا کیونکہ مہندی ان لوگوں کی ایک ساتھ ہی تھی
ردا اور عبیرا بھی کو ماہا اور سوہا لینے ہی گئی تھیں۔

۔۔۔ "یار میری بیوی کب آئے گی،،،" حمدان نے بے صبری سے
پوچھا تھا کیونکہ بسام نے نکاح کے بعد بھی اسے ردا سے ملنے نہیں دیا
تھا۔ حمدان اور علی دونوں نے ہی وائٹ کلر کی شلوار قمیض کے اوپر
مہندی کلر کی واسکٹ پہن رکھی تھیں۔

۔۔۔ "آجائے گی ٹیک کر بیٹھ،،،" بسام اسے کے ساتھ بیٹھے ہی بولا تھا۔
۔۔۔ "یار اس کی خیر ہے میرے والی کو لے کر آؤ پہلے،،،" علی نے بھی
اپنا حصہ ڈالا لازمی سمجھا تھا۔

۔۔۔ "تم دونوں اگر اب بھی چپ نا ہوئے ناتو دونوں کی بیویاں نہیں
آئے گی اسی لیے چپ،،،" بسام نے دونوں کو ڈپٹا تھا جس پر دونوں کا ہی
منہ بنا تھا۔

۔۔۔ "کمینے انسان ہماری بیویوں کو تو دور کر رہا ہے نادیکھی تیری بیوی
بھی دور ہوگی ناجب پھر تجھے پتا چلے گا،،،" حمدان نے بسام کو دیکھتے
دانت پیستے بولا تھا جبکہ اس کی بات پر ناچاہتے ہوئے بھی بسام کی وجہ کچھ
غصے والی ہوئی تھی۔

۔۔۔ "یہ تم سب میری بیوی کو مجھ سے دور کرنے پر کیوں لگے ہو اور
اگر وہ کبھی مجھ سے دور ہوئی ناتو میں مر جاؤ گا،،،" بسام کی بات پر

دونوں اس کی طرف دیکھا تھا جس کی آنکھیں میں عجیب سادہ تھیں۔ مگر وہ دونوں کچھ بولتے اس سے پہلے ہی سب کی نظریں سامنے کو اٹھتی تھیں جہاں سے ماہا اور سوہاردا اور عبیر کو لیے آرہی تھیں ان لوگوں کو آگے چھوٹی بچیوں نے مہندی کی پلیٹس پکڑی تھی جبکہ ماہا اور سوہا دونوں کے لہنگے کیڑی کر رہی تھیں وہ آہستہ آہستہ چل سٹیج تک آئی تو حمدان اور علی دونوں اٹھ آگے کو آئے تھے ان دونوں نے آگے ہوا ایک ساتھ ہی اپنے ہاتھ آگے بڑھائے تھے جس پر عبیر اور ردا دونوں نے ہی بسام کو دیکھا تو وہ مسکراتے سر ہلا گیا تھا جس پر ان دونوں نے اپنے ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں میں دیے تو سب نے ہوٹنگ کی تھی ان لوگوں کے سٹیج پر چڑھتے ہی ماہا اور سوہانے ان دونوں کے لہنگے سٹ کیے تھے جبکہ بسام کی نظریں بس سوہا پر ہی تھی جنہیں وہ خود بھی محسوس کر گئی تھی۔

رسم شروع کی گئی تھی جس میں پہلے بی جان اور جہانزیب خان نے ان لوگوں کو مہندی لگائی تھی پھر علی اور حمدان کی فیملیز کے بڑوں کی باری آئی تھی پہلے سب بڑوں نے رسم مکمل کی پھر اس کے بعد چھوٹوں کی باری آئی تھی جس میں پہلے زین اور ماہا آئے تھے۔

۔۔۔ "یار کرنا کیا ہے،،،" زین نے اپنے سامنے چیزیں دیکھتے بولا تھا جس پر ماہا مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "تبھی بی جان کہتی تھی چلے جایا کرے شادیوں پر کی لیکن آپ نے کب سننی ہوتی تھی،،،" ماہا نے ہنستے اسے بول مہندی لے لے رہا تھا لگائی تھی جسے دیکھتے زین نے بھی مہندی حمدان کو لگائی تھی۔ پھر تیل لگا مٹھائی کھلائی تھی۔ پھر یہ علی اور عبیر کے ساتھ کیا تھا۔

۔۔۔ "بربادی مبارک ہو میری جان،،،" زین اٹھتے حمدان اور علی کے گلے ملتے بولا تھا جس پر حمدان نے اپنا کان کھجایا تھا۔

۔۔۔ "لالہ یار ڈرائے تونا،،،" وہ بھی معصومیت سے بولا تو زین ہنسا تھا۔

۔۔۔ "ہا ہا تم دونوں آج سے ہماری لسٹ میں شامل ہو گئے ہو،،،" زین

کے بولنے پر دونوں ہی مسکرائے تھے پھر وہ رد اور عبیر کے سر پر ہاتھ

رکھتا ہا کو لیے سیٹج سے اتر گیا تھا۔

پھر بسام کی باری آئی تھی اسے سیٹج پر جاتے دیکھ سوہانے نم آنکھوں سے

اسے دیکھا تھا اس کا بھی دل اس کے ساتھ جانے کا ہو رہا تھا۔ تبھی بسام

کی نظریں بھی اس کی طرف اٹھی تھی اس کی آنکھوں کی نمی وہ دیکھ چکا

تھا اس نے حمدان کے ساتھ بیٹھ کچھ آگے کو ہو رد اس انداز میں کچھ

کہا تھا کہ کسی جو پتانا چلے جس پر ردانے سوہا کو اشارہ کیا تو وہ اوپر سیٹج پر آئی
تھی۔

۔۔۔ "سوہا تم اور لالہ ہی رہ گئے ہو تو تک لالہ کے ساتھ رسم کر لو

ہماری،،،" رد کے بولنے پر سوہانے بسام کو دیکھا تو اس کے چہرے پر

ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی۔ جس پر وہ مسکراتے بیٹھ گئی تھی ان دونوں نے مل کر حمدان اور علی کی رسم کی تھی۔

۔۔۔ "ابہ اب ہم لوگوں کی سنگل لائف مکمل ختم جانی،،،" وہ علی اور حمدان سے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہماری تو پھر بھی کچھ کچھ باقی ہے لیکن تو زن مرید تیری ختم ہے،،،" علی شرارت سے بولا تھا جس پر بسام ہنسا تھا۔ جبکہ سوہا توردا کے ساتھ کچھ بات کر رہی تھی وہ لوگ پیچرز کلیک کروا سیٹج سے اتر گئے تھے۔ ان لوگوں کے بعد وہاں موجود مہمانوں نے رسم کی تھی رسم سے فارغ ہو کھانے کا انتظام کیا گیا تھا وہ کھا ابھی اب فری ہوئے ہی تھے جب لاؤن میں ساری لائٹس آفس ہو گئی تھیں جس پر سب پریشان ہوئے تھے مگر کوئی کچھ بولتا یا کرتا اس سے پہلے ایک سپوٹ لائٹ اون ہوئی تھی جس کی روشنی میں بسام مسکراتا سیٹج کے سامنے بنائے گئے فلور

پر مائیک لیے کھڑا ہوا تھا۔ ساتھ ہی میوزک بھی شروع ہوا تھا جس پر
سب نے ہوٹنگ کی تھی۔ سب کو دیکھتے مسکراتے وہ شروع ہوا تھا۔

۔۔۔ "ڈھولک میں تال ہے، پائل میں چھن چھن،،،

اوائے ڈھولک میں تال ہے، پائل میں چھن چھن،،،

گھونگھٹ میں گوری ہے، سہرے میں سا جن،،،

جہاں بھی یہ جائے بہاریں ہی چھائے،،،

یہ خوشیاں ہی پائے میرے دل نے دعا دی ہے،،،

میرے یار کی شادی ہے،،،

"میرے یار کی شادی ہے،،،

وہ گانے کے بول گاتے علی اور حمد ان کے پاس آیا تھا جس پر دونوں

کھڑے ہو اس کے گلے لگے تھے۔

۔۔۔ "ڈھولک میں تال ہے، پائل میں چھن چھن،،،

اوائے ڈھولک میں تال ہے، پائل میں چھن چھن،،،
گھونگھٹ میں گوری ہے، سہرے میں ساجن،،،
جہاں بھی یہ جائے بہاریں ہی چھائے،،،
یہ خوشیاں ہی پائے میرے دل نے دعا دی ہے،،،
میرے یار کی شادی ہے،،،

میرے یار کی شادی ہے،،، "اب وہ مسکراتے اس سے الگ ہو واپس
فلور پر آتا ساتھ ساتھ سٹپ کرنے لگا تھا۔ سب ان تینوں کو دیکھ مسکرا
رہے تھے۔ ان تینوں کی دوستی تھی ہی ایسی جو دیکھتا تھا دل سے دعا دیتا
تھا۔ اب ایک دم سے پھر اندھیرا ہوا تھا ساتھ ہی میوزک کی بیٹ چینج
ہوئی تھی۔ اب کی بار سپوٹ لائٹ کی روشنی سوہا پر پڑی تھی جسے دیکھ
عبیر اور رردادوں مسکرائی تھیں۔

۔۔۔ "جد مہندی لگ لگ جاوے،،،

جد چور اچ سچ سچ جاوئے،،،

تے راتاں کٹ دیا،،،

نہیں نہیں نہیں نہیں،،،

سوہانے ان دونوں کو دیکھتے آنکھ ونگ کرتے بول سارھ ساتھ اپنے
سٹپ کیے تھے جبکہ بسام خانزادہ تو بس اپنی بیوی کو ہی دیکھ رہا تھا وہاں
اب لوگ کافی کم ہو گئے تھے تبھی وہ ایزی تھا۔

۔۔۔ "مندری دانگ ماہی کرے جگ مگ،،،

ٹھگنا ہے دل تو اکھیوں سے ٹھگ،،،

چوری سنگ چوڑی کرے کھن کھن کھن،،،

تیرے سنگ جڑ گئی میری دھڑکن،،،

وہ سٹیپ لیتی گھوم اب بسام کو دیکھتے بولی تھی جس پر وہ چہرا جھکا کر

مسکرایا تھا۔ سپوٹ لائٹ ایک بار پھر بند ہوئی تھی ساتھ ہی میوزک

پھر چیخ ہوا تھا۔ لیکن اب سپورٹ لائٹ کے بجائے ساری لائٹس آن ہوئی تھیں جبکہ فلور پر بسام سوہا زین اور ماہا کھڑے تھے جو ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔ جبکہ اب کی بار بسام اور سوہانے مائیک پکڑنے کے بجائے کان سے چہرے پر سٹ کیا تھا۔ وہ لوگ میوزک میں سٹپ لے رہے تھے زین اور بسام ایک سائیڈ پر تھے ماہا اور سوہا ایک سائیڈ پر تھے بسام نے گانا شروع کیا تو سب نے پھر ہونگ کی تھی جبکہ ماہا زین اور سوہا تینوں حیران ہوئے تھے کیونکہ یہ سونگ تو ہی تھا ہی نہیں جبکہ بسام کی لائنز پر وہ کچھ ماہا کے پیچھے ہوئی تھی۔

۔۔۔ "بنو کی سہیلی ریشم کی ڈوری،،،،

چھپ چھپ کے دیکھے دیکھے چوری چوری،،،،

بنو کی سہیلی ریشم کی ڈوری،،،،

چھپ چھپ کر دیکھے دیکھے چوری چوری،،،،

وہ اپنی اجرک کو گلے میں سٹ کرتے نظریں سوہا پر جمائے ہی گانے لگا تھا۔

۔۔۔ "یہ مانے یا مانے میں تو اس پر مر گیا،،،

یہ لڑکی ہائے اللہ ہائے ہائے رے اللہ،،،

"یہ لڑکی ہائے اللہ ہائے ہائے رے اللہ،،،

بسام نے زین کو سٹل دیکھ کو ہنی ماری تھی جس پر وہ بھی ہوش میں آتا

اسے دیکھ سٹپ کرنے لگا تھا۔ وہ دونوں ماہا اور سوہا کے گرد چکر لگاتے

سٹپ کر رہے تھے۔ جب ایک دن سوہا ماہا کا ہاتھ پکڑ آگے آئی تھی۔

۔۔۔ "بابل کی گلیاں ناچھڑ کے جانا،،،

پاگل دیوانہ اس کو سمجھانا،،،

بابل کی گلیاں ناچھڑ کے جانا،،،

پاگل دیوانہ اس کو سمجھانا،،،

وہ دونوں فلو کے سامنے کھڑی مہارت سے سٹپ کر رہی تھی جبکہ زین
سینے پر ہاتھ باندھ کھڑا اور بسام اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھے ٹانگ
میں ٹانگ الجھائے کھڑا تھا وہ دونوں ہی اپنی زندگیوں کو دیکھنے میں
کھوئے ہوئے تھے۔

۔۔۔ "دیکھو جی دیکھو یہ تو میرے پیچھے پڑ گیا،،،

یہ لڑکا ہائے اللہ ہائے ہائے رے اللہ،،،

یہ لڑکا ہائے اللہ ہائے ہائے رے اللہ،،، "وہ دونوں اب سب کو ان

دونوں کی طرف متوجہ کر وارہی تھی جس پر سب کے ہوٹنگ کرنے پر

زین اور بسام نے مسکرا کر داد لی تھی۔ جبکہ میوزک ایک بار پھر تبدیل

ہوا تھا۔ وہ چاروں اب ایک ساتھ کھڑے ہو اپنی پوزیشن سنبھال گئے

تھے۔

۔۔۔ "سنو ایک تھی کانچ کی گڑیا،،،

سنو ایک تھی پیار کی پوڑیا،،،

"صدقے اس پیار کے،،،

وہ مسکراتے مہارت سے اپنے موؤ کرتے سب کو حیران کر رہے تھے۔

۔۔۔"سنو ایک تھا پنڈا شیرا،،،

آیا کس کے باندھ وہ سہرا،،،

"صدقے اس یار کے،،،

وہ لوگ اب سٹیج پر جاتے ان چاروں کو اٹھانے لگے تھے۔

۔۔۔"سچی تھی ڈولی وہ،،،

چڑھا تھا گھوڑی وہ،،،

"کھویا جانے کہاں اینا سونا پیار بیے،،،

وہ ان چاروں کو درمیان میں کھڑے کرتے ان لوگوں کے ارد گرد چکر

لگانے لگے تھے۔

۔۔۔"جوگی ماہی ہیر را نہجنا،،،

سب نو جا کے میں یہ بولنا،،،

بات بول کے راز کھولنا،،،

جوگی ماہی ہیر را نہجا،،،

سب نو جا کے میں یہ بولنا،،،

"بات بول کے راز کھولنا،،،

ان لوگوں کو دیکھ علی حمدان ردا اور عبیر سب کو اپنا دن اب سچ میں خاص

لگنے لگا تھا۔ جب وہ چاروں اب بی جان جہانزیب خان رافیہ بیگم (

حمدان کی مام) فضل خان اور نگہت بیگم (علی کے مام ڈیڈ) کو لیے فلور

آئے تھے وہ سب ان چاروں کے گرد گھومتے مسکراتے اپنے ہاتھوں

سے سٹپ کر رہے تھے جبکہ بی جان بھی مسکراتی سائیڈ پر ہوا ان لوگوں کو

دیکھنے لگی تھیں۔ وہاں موجود لوگ ان لوگوں کو دیکھ مسکراتے دعائیں
دے رہے تھے۔ بسام وغیرہ نے ان کی مہندی کو چار چاند لگا دیے تھے۔

وہ سب رات میں کافی لیٹ سوئے تھے مہندی کی وجہ سے لیکن پھر صبح
اٹھتے ہی اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوئے تھے خاں زادہ ہاؤس کا
لاؤن بہت خوبصورت اور بڑا تھا تبھی آج رات کا انتظام بھی یہی کیا
تھا۔ زین اور بسام تو صبح سے ہی کاموں میں مصروف ہوئے تھے جبکہ
اتنے کام ہونے کے باوجود بھی بسام کچھ کچھ دیر بعد سوہا سے کبھی کال پر
تو کبھی میسج پر بات کر رہا تھا جبکہ لڑکیاں پالر تیار ہونے کے لیے آگئی
تھیں ابھی بھی بیوٹیشن ان لوگوں کو تیار کر رہی تھی۔ ردا اور عبیر
دونوں کے آج ریڈ خوبصورت سے لہنگے تھے جبکہ ماہانے ویلیوٹ کاریڈ
کلر کافراک تھا جس کے ساتھ اس نے ہیوی سادو پٹہ لیا تھا۔ اور سوہا کا

ویلویت کا پرپل کلر کا شارٹ کرتا ساتھ کیپری پہنے ہیوی پرپل دوپٹہ
لیے ہوئے تھے۔ وہ دونوں تو کب سے تیار تھیں بس اب ان دونوں
کے تیار ہونے کا ویٹ کر رہی تھیں ماہا کالائٹ سامیک اپ کیا گیا تھا جبکہ
لپ اسٹک اس نے ریڈ ہی لگوائی تھی بالوں کا آگے سے سٹائل کیے پیچھے
سے سٹریٹ کر کے کھولے چھوڑے گئے تھے جبکہ سوہانے بھی لائٹ
سامیک اپ کرواڈارک پنک لپ اسٹک لگا بالوں کو کلر کیے کھلوا چھوڑا
تھا۔ وہ دونوں ہی نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھیں۔
۔۔۔ "یار اور کتنا ٹائم لگے گا،،،" ماہانے منہ بناتے بولا تھا اس کا ویسے ہی
موڈ نہیں تھا آنے کے لیے سوہا سے اپنے ساتھ زبردستی لے کر آئی
تھی۔۔۔

۔۔۔ "بچے تھوڑا تو ٹائم لگے گا نا خیر تم اگر بور ہو رہی ہو تو لالہ کو کال کر لو،،،" وہ اسے کہتے آخر میں چھیڑنے لگی تھی۔ جس پر ماہانے اسے غصے سے دیکھا تھا لیکن وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ردا ہی بولی تھی۔

۔۔۔ "ارے وہ تو نہیں کرے گی اور ویسے بھی لالہ نے اسے جب دیکھنا بھی ہے نا تو بھی لاؤن میں آنے کے بجے وہ روم میں ہی جائے گے،،،"

ردا کی بے باکی پر سب نے اپنی ہنسی ضبط کی تھی جبکہ ماہا کا چہرہ اسرخ ہوا تھا۔

۔۔۔ "می میری چھوڑے آپ اپنی فکر کرے آپ نے حمد ان لالہ کو جتنا تنگ کیا ہے آج خیر نہیں ہونی آپ کی،،،" وہ خود کو سنبھالتی سرخ چہرے کے ساتھ بولی تھی۔ جبکہ ماہا کی بات کا مطلب سمجھ سوہا اور عبیر ہنسی تھی تو ردا بالکل چپ ہو گئی تھی۔

۔۔۔ "اففف رد او یسے جو ہو گانا تم کل ہمیں ڈیٹیل سے بتانا،،، "اب کی بار سوہانے اسے چھیڑا تھا۔ جس پر اس نے ذب چپ رہنا ہی بہتر سمجھا تھا ایک تو کل سے ہی حمد ان کے بے باک میسج اوپر سے اب یہ لوگ اسے تو اب سچ میں فکر ہونے لگی تھی۔ کچھ ہی دیر میں وہ دونوں بھی تیار ہو گئی تھیں برائڈل میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں ان دونوں پر کچھ زیادہ ہی روپ آیا تھا۔ بیوٹیشن بھی ان لوگوں کو دیکھ حیران ہوئی تھیں۔

۔۔۔ "ارے ماشاء اللہ تم دونوں بہت پیاری لگ رہی ہو،،، "سوہا دونوں کو دیکھ مسکرا کر بولی تھی۔ پھر ماہانے زین کو میسج کر دیا تھا جس پر اس نے کچھ ہی دیر میں ڈرائیور کو بھیج دیا تھا جس پر وہ چاروں اس کے ساتھ خانزادہ ہاؤس کے لیے نکلی تھیں ان لوگوں کو چھوڑنے زین خود ہی آیا

تھا لیکن اب کاموں کی وجہ سے وہ مصروف تھا اسی لے اس نے ڈرائیور کو بھیج دیا تھا ساتھ اس نے گارڈز بھی بھیجے تھے۔

وہ لوگ کچھ ہی دیر میں خانزادہ ہاؤس آگئی تھیں جہاں فلحال ردا اور عبیر کو نیچے والے ہی کسی کمرے میں روکا گیا تھا۔ ماہاتو باہر بی خام کے پاس چلی گئی تھی جبکہ سوہا ان دونوں کے پاس ہی رکی تھی۔

۔۔۔ "سوہا مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے یار،،،" عبیر پریشان ہوتے بولی تھی جس پر ردا نے بھی پریشانی سے سوہا کو دیکھا تھا وہ دونوں کل سے بھی زیادہ اسے آج تنگ کر رہی تھیں۔

۔۔۔ "قسم ہے تم دونوں آج جاؤ گئی تو مجھے سکون ہوگا،،،" وہ ہاتھ جوڑتے بولی تھی جس پر دونوں نے ہی اسے گھورا تھا۔

۔۔۔ "یا اللہ ایسی دوست کسی کو نادرینا،،،" ردا نے منہ بناتے بولا تھا۔

۔۔۔"ہاں ہاں مجھے پتا ہے میری دوستیں نہیں چاہتی میری جیسی پیاری
دوست اور کسی کو ملے،،،" وہ اس کی بات کو اپنے انداز میں لے گئی
تھی۔

۔۔۔"یار توبہ ہے کیا چیز ہو تم،،،" عبیر نے اسے گھورتے بولا تھا
۔۔۔"یار یہ تو تم لوگ بتاؤ کیونکہ سام کہتے ہیں میں چیز بڑی ہو مست
مست،،،" سوہا ان دونوں کو دیکھتی اپنی آنکھ ونگ کرتے مسکراتے بولی
تھی۔

۔۔۔"یار ویسے تمہیں ناٹھیک ہی بسام لالہ جیسا بندہ ملا ہے،،،" ردائے
بولی تھی۔

۔۔۔"ہاں نا وہ اتنے اچھے ہیں اور پتا ہے ردائے مجھے نامحبت پر یقین نہیں تھا
مجھے سب فضول لگتا تھا لیکن اب لگتا ہے یقین اسی لیے نہیں تھا کیونکہ
میرے پاس بسام نہیں تھے اور سب فضول اسی لے لگتا تھا کیونکہ کبھی

کسی نے بسام خانزادہ کی طرح چاہا ہی نہیں تھا "وہ اپنی کھوئے کھوئے
سے لہجے میں بولتی مسکار ہی تھی۔

۔۔۔ "محبت نا بہت چھوٹا لفظ لگنے لگا ہے مجھے بسام خانزادہ تو عشق کے
لائق ہے اور مجھے لگتا ہے اب مجھے بسام سے محبت نہیں عشق ہو گیا ہے
محبت تو شاید نکاح کے بعد ہی ہو گئی تھی جس کا مجھے پتا نہیں چلا،،، "سوہا
کے چہرے پر دنیا جہاں کے رنگ تھے۔

۔۔۔ "سوہا کہہ دینے سے عشق نہیں ہو جاتا اور تمہیں پتا ہے عشق کوئی
آسان چیز نہیں ہے اس کے لیے جلنا پڑتا ہے،،، "اب کی بار عبیر بولی
تھی۔

۔۔۔ "مجھے پتا ہے عبیر عشق انسان کو کہی کا نہیں چھوڑتا اور پھر میری تو
ابھی ابتدا ہے میں چاہتی ہو میں اپنے عشق میں انتہا کرو کہتے ہیں جو عشق
کے میدان میں سر خر و ہو جاتا ہے نا وہ عشق زادہ کہلاتا ہے لیکن یہ عشق

ذادہ بننا آسان نہیں ہوتا اس کے لیے صبر سے کام لینا پڑتا ہے عشق کے میدان میں پیش آنے والی ہر مشکل میں تم چاہے جتنا مرضی تڑپوں تمہیں ہمت کر صبر کرنا ہی پڑتا ہے اور پھر جا کہی تم عشق ذادے کہلاتے ہو،،، "سوہا کی بات کی گہرائی کہی نا کہی ان دونوں کو بھی سمجھ آرہی تھی۔

۔۔۔ "یار تم دونوں بھی نا مجھے کن باتوں میں لگا دیا ہے اب دونوں آپس میں باتیں کرو میں بارات دیکھ کر آتی ہو،،، "سوہا اپنے سر پر ہاتھ مارتی ان دونوں کو بولتی کمرے سے نکلی تھی جبکہ پیچھے دونوں مسکراتی اپنی باتوں میں مصروف ہوئی تھیں۔

وہ لوگ لاؤن میں موجود تھے جہاں دونوں بارائیں آچکی تھیں بسام نے تو اپنے دوستوں کی خوش میں خوش ہو خوب بھنگڑا ڈالا تھا اپنے ساتھ

ساتھ اس نے پہلے زین کو بھنگڑا ڈلوایا پھر بھی مطمئن ناہوتے ہوئے
دونوں دلہوں کو بھی کھینچ لایا تھا۔ جبکہ اسے خوش دیکھ سب خوش تھے۔
وہ لوگ اب سیٹج پر بیٹھے اپنی اپنی دلہنوں کا انتظار کر رہے تھے۔ جوا نہیں
زیادہ دیر نہیں کرنا پڑا تھا کیونکہ لاؤن کی ساری لائٹس آف کر اب سیٹج
تک بنے خوبصورت ریمپ کے آخر پر سپاٹ لائٹ کی گئی تھی جہاں
سے پہلے ردا آئی تھی جس کے ایک طرف سوہا تو دوسری طرف بسام تھا
جبکہ ردا کے چہرے پر گھونگھٹ تھا ساتھ ہی ایک دوپٹہ بھی تھا جس پر
بڑا اور خوبصورت ساحمدان کی دلہن لکھا تھا۔ وہ آرام سے ان دونوں
کے ساتھ چلتی سیٹج تک آئی تھی لیکن سیٹج پر جانے کے بجائے سوہا اسے
سائیڈ پر کر گئی تھی جس پر بسام نے اسے گھورا تو بس مسکرا گئی کوئی کچھ
بولتا اس سے اب کی بار پھر لائٹ عبیر کی طرف ہوئی تھی اس کے
چہرے پر بھی گھونگھٹ تھا ساتھ نیٹ کا دوپٹہ جس پر علی کی دلہن لکھا تھا

وہ ماہا اور زین کے ساتھ چلتی سیڑج تک آئی تھی اس کے آتے علی اور
حمدان دونوں ہی جو پہلے سے کھڑے تھے اب آگے آئے تھے لیکن سوہا
اور ماہان کی بیویوں ہو پیچھے کرتی خود ردا اور عبیر کے آگے سینے پر ہاتھ
باندھے کھڑے ہو مسکراتے لگی تھی۔ جس پر علی اور حمدان نے بسام
اور زین کو گھورا تھا جو دونوں اب کی پرواہ کیے بغیر ہی اپنی اپنی بیویوں کو
دیکھنے میں مگن تھے کیونکہ آج دونوں ہی ان سے پہلے مل نہیں پائے
تھے۔

۔۔۔ "اب کیا ہے یار،،،" حمدان جو پہلے ہی ردا کی ناراضگی سے تنگ تھا
ان دونوں کو مسکراتے دیکھ تنگ آ بولا تھا جس پر سب ہنسنے لگے۔
۔۔۔ "اتنی آسانی سے تو آپ لوگوں کو اپنی بیویاں نہیں ملے گی
لالہ،،،" ماہا آنکھوں میں شرارت لیے بولی تھی۔

کیا مطلب ہے آپ کا گڑیا،،،" اب کی بار علی نے نا سمجھی سے بولا تھا۔

۔۔۔"لالہ ہمارا مطلب ہے آپ لوگوں کو آپ لوگوں کی دلہنیں تب ملے گی جب آپ دونوں پانچ پانچ لاکھ ہمارے ہاتھ میں رکھوں گے،،"سوہا کے بولنے پر دونوں حیران ہو ان دونوں کو دیکھنے لگے تھے۔

۔۔۔"یار گڑیا یہ کیا بات ہوئی ہے اور کس خوشی میں پانچ پانچ لاکھ دے ہم،،"علی منہ بناتے بولا تھا۔

۔۔۔"یہ تو ہو گا لالہ ورنہ خوشی کا تو پتا نہیں لیکن اپنی دلہنوں کے نامنے کے غم میں دونوں ساری رات ایک ساتھ بیٹھتے ایک دوسرے کو تسلیاں دو گے،،"سوہا کے شرارت سے بولنے پر وہ دونوں تو اپنا اپنا منہ لے کر رہ گئے تھے۔

۔۔۔"یہ غلط بات ہے دیکھو ہم نہیں دے رہے اور اپنی دلہنوں کو تو لے ہی جائے گے ہم تم دونوں سے کون پوچھے گا ہم جہانزیب انکل اور

بی جان سے اجازت لے گے،،، "علی کچھ روپ سے دونوں کو بولتے بی
جان اور جہانزیب خان کو دیکھ رہا تھا جب ماہا اور سوہا کے بھی ان کی
طرف دیکھنے پر وہ بولے تھے۔

۔۔۔ "ارے علی بچے یہ معاملہ بہت نازک ہے ہم لوگ تو نہیں آرہے
درمیان میں تم لوگ خود ہی دیکھو،،، "جہانزیب خان نے اپنی ہنسی
کنٹرول کرتے بولا تھا جبکہ علی اور حمدان کے والدین اپنے بچوں کی
حالت دیکھ مسکرا رہے تھے۔

۔۔۔ "بس سن لیا آپ لوگوں نے،،، "سوہا مسکراتے بولی تھی۔
۔۔۔ "یار آپنی ان لوگوں نے کچھ نہیں دینا چلو ہم لوگ واپس چل،،، "
ان دونوں کو چپ کھڑے دیکھ ماہا بھی بول رہی تھی جب حمدان
ایک دم بولا تھا۔

۔۔۔ "اچھا اچھا کو گڑیا بچے بات تو سنو،،، "وہ جلدی سے بولا تھا۔

۔۔۔ "جی بولے،،،" دونوں ساتھ بولی تھیں۔

۔۔۔ "یار گڑیا ہمارے پاس ابھی اتنا کیش نہیں ہے نا،،،" حمدان نے مسئلہ بیان کیا تھا۔ جس پر دونوں سوچنے لگی تھیں لیکن ان میں سے کوئی بولتا اس سے پہلے بسام بولا تھا۔

۔۔۔ "تو یار تم دونوں چیک دے دونا وہ لوگ کیش کروالے گی،،،" بسام اپنی مسکراہٹ دبا کر بولا تھا جس پر دونوں نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "ہاں یہ ٹھیک ہے،،،" وہ دونوں بھی خوش ہوئی تھیں۔

۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے ڈیڑ چیک بک دے یار،،،" علی جلدی سے ہامی بڑھتے اپنے ڈیڑ سے کہنے لگا تھا کیونکہ اس کی چیک بک ان کے پاس ہی تھی جو اس نے ویسے ہی رکھوائی تھی اس کے بولنے پر انہوں نے اسے چیک بک پکڑائی تو اس نے ایک چیک کاٹا ان دونوں کی طرف بڑھایا

تھا جس پر دونوں نے مسکراتے وہ چیک پکڑ عبیر کا ہاتھ علی کے ہاتھ میں
دیا تھا جبکہ حمد ان گاڑی سے اپنی چیک بک لینے گیا تھا جس پر جلدی سے
آتے اس نے بھی چیک کاٹ ان دونوں کو پکڑاتے وہ چیک بک اپنی ماما کو
دی تھی اور ردا کا ہاتھ پکڑا سے اپنے ساتھ سٹیج پر بیٹھایا تو سب نے
ہوٹنگ کی تھی۔ وہ دونوں تو شکر کر رہے تھے لیکن اس بات سے انجان
تھے ماہا اور سوہا کا ان دونوں کو آج اچھی طرح لوٹنے کا پلان تھا۔ سب
لوگ ان چاروں کے ساتھ مل پیکرز وغیرہ لینے لگے تھے جس کے بعد
کھانا کھول گیا تو سب کھانے میں مصروف ہو گئے تھے۔ سب کو
ڈھونڈنے لگا تھا جو اسے ایک سائیڈ پر کھڑی مصروف دیکھ زین ماہا کو
کسی سے بات کر نظر آگئی تھی جسے دیکھتے وہ اسے میسج کرتا جو دگھر کے
اندروالے حصے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ جبکہ وہ بھی زین کا میسج دیکھ وہاں
سے اندر کی طرف بڑھی تھی۔

وہ اندر آتی زین کو ڈھونڈنے لگی تھی جب اسے کسی نے کھینچ کر
سیڑھیوں کی سائیڈ پر دیوار کے ساتھ پن کیا تھا۔ جس پر وہ چیختی اس سے
پہلے ہی مقابل نے اس کے چہرے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھا تھا۔ جبکہ
دونوں کی آنکھیں آپس میں ٹکرائی تھی۔ وہ لائٹ براؤن آنکھوں کا
ہیزل گرے آنکھوں سے ٹکرانا فف غضب قیامت ڈھارہا تھا۔ زین
نے اپنا ہاتھ آہستہ سے اس کے چہرے سے ہٹایا تھا۔
۔۔۔ "تمہارا ایک شوہر بھی ہوتا ہے یاد ہے کہ نہیں،،،" زین نے اسے
گھورتے پوچھا تھا جس پر وہ نظریں جھکا گئی تھی۔
۔۔۔ "میں کب سے ڈھونڈ رہا تھا کہا تھی اور کچھ کھایا بھی ہے تم
نے،،،" اس کے چپ ہونے پر زین نے نرمی سے پوچھتے اس کا چہرہ اوپر
کیا تو وہ نا میں سر ہلا گئی تھی۔

۔۔۔"مسسز زین خانزادہ میں سچ ہی کہتا ہوں تم قاتل ہو اپنے حسن اور
اداؤں سے ہر بار زین خانزادہ کا قتل کرتی ہو،،" زین نے اس کے ماتھے
پر لب رکھتے بولا تھا۔ جبکہ وہ اس کی اجرک کو سختی سے پکڑ گئی تھی۔ زین
اس وقت بلیک کلر کی شلوار قمیض کے ساتھ سکین اجرک لیے ہوئے
تھا۔

۔۔۔"زی زین کو کوئی آجائے گا،،" وہ گھبراتے بولی تھی۔
۔۔۔"تو،،" زین ایک لفظ بول اس کے گالوں سے اپنی بیرڈر گڑنے لگا
تھا جس پر اس کی بیک بون میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔
۔۔۔"تو ہم ہمیں دیکھ لے گا،،" ماہانے اس کے توپرا سے سمجھانا
چاہا۔

۔۔۔"کوئی بات نہیں دیکھ لے ویسے بھی تم اپنے شوہر کے ساتھ ہو کسی
کو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا،،" زین کہتا اس کی گردن پر جھکا تھا۔

۔۔۔ "آہ،،،" وہ ہمیشہ کی طرح اس کی گردن کا دشمن بنا تھا جس پر وہ
سسکی تھی۔ جبکہ اس کی آواز زین خانزادہ کو مزید بہکار ہی تھی۔ وہ اس
کی گردن کو سک کرتا لو بائٹ بنا گیا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے اپنا چہرہ
اٹھا کر دیکھا تو وہ آنکھیں بند کیے کسی ڈری کبوتری کی طرح اس کی
اجرک تھا مے کھڑی تھی جس پر زین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی
تھی۔

۔۔۔ "ویسے بڑ کف اب میں تمہاری لپ اسٹک خراب کرو گا،،،"
زین نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے اس کے کان کی لو کو دانتوں
میں دبایا تھا جس پر اس کی آنکھیں فوراً کھولی تھی۔ مگر وہ کچھ بولتی اس
سے پہلے ہی وہ دونوں ہاتھ دیوار پر رکھتا پوری شدت سے اس کے
ہونٹوں پر جھکا تھا۔ جبکہ ماہاتو آنکھیں پھاڑے اس کو خود پر جھکے دیکھ رہی
تھی جو سب کچھ فراموش کیے اس کی سانسیں الجھانے کا کام سرانجام

دے رہا تھا۔ وہ اس کے بالائی لب کو سک کرتا اسے نظریں جھکانے پر
مجبور کر گیا تھا۔ وہ کتنی ہی دیر اس کی سانسیں کھینچتا رہا جب ماہا کو اپنی
سانس بند ہوتی محسوس ہوئی تو اس نے زین کی اجرک کو کھینچا تھا جس پر
وہ اپنا ایک ہاتھ اس کے بالوں میں الجھاتے دوسرے سے اس کی گردن
سہلاتے اب اسے اپنے سانسیں دینے لگا تھا۔ اب کی بار اس کے لمس
میں نرمی محسوس کروہ بھی پر سکون ہوتی اس کی گردن میں اپنے ہاتھ
ڈال گئی تھی زین خانزادہ اپنے ساتھ ساتھ اب اس کو بھی بہکا رہا تھا وہ
دونوں سب کو فراموش کیے بس ایک دوسرے کے لمس کو محسوس کر
رہے تھے۔ مگر پھر اچانک کسی کے قدموں کی آہٹ پر زین ہوش میں
آتا اس کے ہونٹوں کو جلدی سے آزاد کر گیا تھا۔ جس پر وہ اس کے سینے
پر سر رکھ گئی تھی۔ زین اس کے گرد اپنا حصار بناتے ارد گرد دیکھنے لگا

لیکن وہاں کوئی نہیں تھا پھر اپنا وہم سمجھ وہ ماہا کو خود سے الگ کر اس کا
حلیہ درست کر گیا تھا۔

۔۔۔ "چلو آؤ کھانا کھائے،،،" وہ اسے بول اس کے ماتھے پھر سے لب
رکھتا اسے اپنے ساتھ لئے باہر کی طرف بڑھا تھا۔

۔۔۔۔۔

بسام اپنے یونی فیلوز کے ساتھ کھڑا تھا لیکن اس کی نظریں سوہا کی تلاش
میں ہی تھیں جو اسے ایک کونے میں اکیلے کھڑی نظر آ بھی گئی تھی۔
جس پر وہ سب سے معذرت کرتا وہاں سے کھانے کی طرف آیا تھا پھر
آیا پلیٹ تیار کر سوہا کی طرف بڑھا تھا۔

وہ بھی بسام کو خود کی طرف آتے دیکھ چکی تھی لیکن وہ اس کچھ کہتی اس
سے پہلے بسام اس کا ہاتھ پکڑا سے سائیڈ پر لگی ایک ٹیبل پر لے جا بیٹھتا

خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ وہ لوگ اب باقی سے سے کچھ سائیڈ پر
تھے جہاں کوئی ان لوگوں کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔

۔۔۔ "وہاں کھڑی کیا کر رہی تھی کھانا نہیں کھانا،،،" وہ پیٹ اس کے
آگے کرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "وہ میں نے سوچا بعد میں کھا لو گی،،،" جس پر وہ۔ معصومیت سے
بولی تھی۔

۔۔۔ "یار کوٹنگ کینڈی ایک تو تم لوگ اتنی پیاری رہی ہو اور اوپر سے
اب ایسے معصومیت سے بول میرے دل پر مزید بجلیاں گرا رہی
ہو،،،" بسام اپنے دل پر ہاتھ رکھتے بولا تھا جس پر سوہا اسے دیکھ مسکرائی
تو بسام خانزادہ نے اپنی قمیض کی پاکٹ سے پانچ ہزار کے لاکھ ادا نوٹ
نکال اس پر سے واروہی موجود ایک ملازم کو پکارا اسے پکڑے تھے جبکہ
سوہا تو اسے بس دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔"یہ کیا تھا بسام،،،" وہ پریشان ہوتے بولی تھی جبکہ اس کا حیران و
پریشان چہرہ دیکھ بسام مسکرایا تھا۔

۔۔۔"تمہاری مسکراہٹ اور حسن کا چھوٹا سا صدقہ دیا ہے میری جان
تاکہ یہ ایسے ہی برقرار رہے،،،" بسام نے چاولوں کا چمچ بھر کر اس کے
منہ کے آگے کرتے مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔"اچھا یہ چھوٹا سا صدقہ تھا بس،،،" سوہا اس کی بات پر حیران ہوئی
تھی بسام اسے کھلاتے خود بھی کھا رہا تھا۔

۔۔۔"ہاں میری جان چھوٹا سا تھا تمہارے صدقے میں تو بسام خانزادہ
اپنی جان بھی وار یہی کہے گا کیونکہ تم اس کی ہر آتی جاتی سانس میں بسنے
لگی ہو خانم،،،" بسام کے لہجے میں محبت محسوس کر سوہا تو بس اسے دیکھتے
ہی رہ گئی تھی۔

۔۔۔"سوہا میں جو دوسروں کا مذاق بناتا تھا ناجب کوئی کہتا تھا مجھے محبت ہو گئی ہے تو میں اس پر ہنستا تھا لیکن ناب پتا نہیں کیوں مجھے لگتا ہے میں بھی ان سب میں شامل ہوتا جا رہا ہو مجھے تو آزاد رہنا پسند تھا اپنی مرضی سے سب کرنا پسند تھا لیکن ناب مجھے وہ سب پسند ہے جو تمہیں پسند ہے مجھے تمہاری قید میں رہنا پسند ہے سوہا بسام خانزادہ،،،"بسام آج پھر سے اس سے ایک نئے انداز میں اظہار کر رہا تھا۔

۔۔۔"تم تو بسام خانزادہ کو اپنا اسیر کرتی جا رہی ہو تم جادو گرنی ہو سوہا ایک ایسی جادو گرنی جس نے بسام خانزادہ جیسے بگڑے خانزادے کو اپنا مرید بنا لیا ہے تم میں جان بستی ہے اب اس خانزادے کی،،،"بسام کی باتیں سن اس کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا۔

۔۔۔"مسٹر خانزادہ اب اس طرح کی باتیں بھی نا کرے ہم بہک کر کچھ کر جائے اور پھر آپ تو ٹھہرے لڑکے آپ کا کیا جانا کسی نے دیکھ لیا

تو نام تو ہم پر آنا،،، "سوہا ایک ادا سے بولی تھی جبکہ اس کی بات سن
بسام ہنسا تھا۔

۔۔۔ "ہا ہا ہا او کے مسسز خانزادہ اب آپ ذرا یہ ختم کرے میں وہاں دیکھ
لو،،، "بسام اسے بول اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے ہونٹوں پر چھوٹی سی
جسارت کر گیا تھا جس پر وہ مسکرائی تھی اور ساتھ ہی ادھر ادھر دیکھا
تھا۔

۔۔۔ "کسی نے نہیں دیکھا ڈونٹ وری،،، "بسام بول آنکھ ونگ کرتے
وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا جس پر وہ بھی مسکراتے کھانا مکمل کرنے لگی
تھی۔

وہ لوگ اب ایک بار پھر سٹیج پر آئی تھیں جہاں رخصتی کی بات چل رہی تھی لیکن ماہا اور سوہا کو دیکھ سب بڑے مسکرائے تھے جبکہ چھوٹے ابھی صرف سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

-- "تو لالہ ہم دونوں اب دودھ پلائی کے لیے آئی ہیں،،،" سوہانے ان دونوں کو دیکھ مسکراتے بولا تھا۔

-- "کیا مطلب ہم بچے ہیں جو دودھ پیے گے،،،" علی کو ان دونوں کی بات سن حیرت ہوئی تھی۔

-- "ارے علی لالہ یہ رسم ہوتی ہے اس میں ہم پیسوں کی ڈیمانڈ کرے گے اور آپ نے ہمیں وہ دینے ہیں پھر یہ دودھ بھی آپ کا اور دلہن بھی آپ کی،،،" ماہانے اسے سمجھایا تھا جس پر دونوں کی آنکھیں پھیلانی تھیں۔

-- "پہلے بھی تو پیسے لیے تھے وہ کیا تھا،،،" اب کی بار حمد ان بولا تھا۔

۔۔۔"ارے لالہ وہ تو راستہ روکائی تھی اور یہ دودھ پلائی ہے،،،" وہ
دونوں مسکراتے بولی تھیں۔

۔۔۔"اب بولوں جلدی،،،" دونوں ہی منہ بنا کر بولے تھے۔
۔۔۔"لالہ ویسے سوچا تو ہم لوگوں نے زیادہ ہی تھا لیکن اب آپ
لوگوں کی شکلوں پر ترس کھا کر پانچ پانچ لاکھ کر رہی ہیں چلے اب جلدی
کرے،،،" وہ دونوں ہی ان پر احسان کرنے والے انداز میں بولی
تھیں۔

۔۔۔"یار لالہ یہ دونوں تو ہمیں کنگلا کر دے گیں،،،" علی نے معصوم
ساچہرا بننا زین کو بولا تھا۔ جس پر وہ کچھ کہتا اس سے پہلے ہی بسام سوہا کا
چہرہ دیکھتے فوراً سے بولا تھا۔

۔۔۔"یار کیا ہو گیا تو اپنی بیوی کے لیے ایک بار پھر پانچ لاکھ نہیں دے
سکتا" بسام آنکھوں میں شرارت لیے بولا تھا جس پر ان دونوں نے ہی
اسے گھورا تھا۔

۔۔۔"تو ہمارا دوست ہے،،،" حمدان نے اسے یاد کروانا چاہا۔
۔۔۔"ہاں دوست تو ہو بٹ ابھی میں اپنی ماہ گڑیا کا لالہ بھی ہو تو اسی لیے
میں ان دونوں کے ساتھ ہو چلوں پیسے نکالو،،،" بسام بولتے اب ماہا کے
ساتھ آ بیٹھا تھا وہ تینوں اس وقت علی وغیرہ کے سامنے زمین پر بیٹھے
تھے۔

۔۔۔"اوائے بے وفا،،،" ان دونوں کو تو اس کی بات پر صدمہ ہی لگا تھا۔
۔۔۔"یار ماہی کچھ کم کر لو تم لوگ اب سچ میں غلط کر رہی ہو،،،" زین
نے ماہا کو دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔"کچھ غلط نہیں کر رہے نین اور ہم نے پہلے ہی کم کیا ہے اب اور
نہیں پیسے نکالے اور اپنی بیویاں لے جائے،،،" ماہانے زین سے بولتے
ان دونوں کے آگے ہاتھ کیے تھے۔

۔۔۔"ساڈا حق اہتھے رکھ،،، ساڈا حق اہتھے رکھ،،،" جس پر بی جان یا
کوئی کچھ بولتا اس سے پہلے ہی بسام بولا تھا جب اب ماہا اور سوہا کے ساتھ
ساتھ ان کی دوستیں بھی بسام کا ساتھ دے رہی تھیں۔

۔۔۔"چلو یار کمینے تو نا بنو پیسے نکالوں پھر ہی ہم جانے دے گے،،،"
بسام چہکتے ہوئے بولا تھا جبکہ علی اور حمد ان کو اس پر غصہ آرہا تھا۔
۔۔۔"یار لالہ آپ لوگوں کو لگتا اپنی بیویوں سے پیار ہی نہیں ہے چلیں
خیر ابھی ہماری دوستوں کی قسمت ہم کیا ہی کر سکتے ہیں ماہا اٹھوا نہیں
اندر لے کر چلے ان کے شوہر تو،،،" سوہا افسوس سے بول رہی تھی
جب اس کی بات پوری ہونے سے پہلے حمد ان بولا تھا۔

۔۔۔ "اچھا اچھا دے رہا ہوں تم لوگ تو مذاق بھی نہیں سمجھتی،،،" وہ
مشکل سے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے بولا تھا۔ جس پر وہ دونوں جو ردا
اور عبیر کو اٹھانے والی تھیں روک گئی تھی۔

۔۔۔ "یہ لو یہ پکڑو،،،" حمدان نے پھر ایک چیک کاٹ سوہا کو پکڑا یا تھا۔
۔۔۔ "اور یہ بھی لو،،،" علی نے بھی چیک ماہا کو پکڑا یا تھا۔

۔۔۔ "ہرے ہرے،،،" جس پر دونوں چیک لہراتی آٹھ
کھڑی ہوئی تھی۔ اور ساتھ ہی دودھ کے گلاس ایک حمدان اور ایک علی
کو دیا تھا جسے کچھ کچھ پی ان دونوں نے ہی پیچھے موجود اپنے دوستوں کو
دے دیا تھا۔ پھر کچھ ہی دیر بعد رخصتی کر دی گئی تھی سوہاردا کے گلے
لگ بہت روئی تھی جبکہ اس کے آنسو بسام خانزادہ کے دل کو گھائل کر
رہے تھے لیکن وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا۔ ردا کے سر پر قرآن بسام نے کیا

تھا جبکہ عبیر کے سر پر زین نے کیا تھا۔ سب سے مل کر وہ لوگ رخصت ہو ہی گئی تھی۔

آج حمدان وغیرہ کا آخری فنکشن تھا جس کے لیے وہ سب لوگ ہی تیار تھے ماہا اور سوہانے آج ساڑھی پہنی تھی۔ ماہار و نل بلو سلک کے ساتھ بالوں کو لوز کلر کر لائٹ سے میک اپ میں بلڈ ریڈ لپ اسٹک لگائے ہائی ہیل پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ جبکہ سوہانے ر و نل بلک سلک کی ساڑھی کے ساتھ بالوں کو سٹریٹ ہی چھوڑ لائٹ سے میک اپ کے ساتھ چیری ریڈ لپ اسٹک لگائے ہائی ہیل ہی پہنے وہ بھی قیامت ڈھا رہی تھی۔ جبکہ زین نے ر و نل بلو تھری پیس پہنا تھا۔ اور بسام نے بلک

تھری پیس پہنا تھا۔ وہ سب ہی اپنی اپنی گاڑیوں میں ولیمے کے لیے جانے والے تھے جب بسام زین کے پاس ہوتے بولا تھا۔

۔۔۔ "یار لالہ میری مدد ہی کر دے آپ،،،" بسام نے زین کے کچھ قریب ہوتے بولا تھا وہ دونوں سب سے کچھ سائیڈ پر کھڑے تھے۔ جبکہ اس کی بات پر زین نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا تو وہ مسکرا گیا۔

۔۔۔ "کیا،،،" ایک لفظی بولا تھا۔

۔۔۔ "بی جان اور پاپا کو اپنے ساتھ لے جائے اب دیکھے آپ کی بیوی تو لاس ہے آپ کے لیکن میں بچا را،،،" وہ انتہائی معصومیت سے بولا تھا جس پر زین غصے سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "کمینے انسان فکرنا کر پاپا اپنی گاڑی میں جارہے اور بی جان ان کے ساتھ ہی جائے گئیں،،،" زین کے بتانے پر وہ مسکرایا تھا۔ وہ لوگ اپنی

اپنی گاڑیوں میں روانہ ہوئے تھے جبکہ سب جلدی میں تھے اسی لیے کسی نے بھی سوہا کا بسام کے ساتھ جاننا نوٹ نہیں کیا تھا۔

۔۔۔ "اب ادھر ہی دیکھتے رہے گے یار گاڑی بھی چلائے گے،،،" بسام کو اپنی طرف دیکھتے پاوہ مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔ "یار تم اتنی پیاری کیوں ہو سوہا بسام خانزادہ،،،" بسام کے لہجے میں بے صبری دیکھ وہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "کیونکہ میں بسام خانزادہ کی بیوی ہو اسی لیے،،،" وہ ایک ادا سے بولی تھی۔

۔۔۔ "افف جانم تمہاری ان اداؤں پر مجھے میرا دل کہہ رہا بسام خانزادہ بھاڑ میں ڈال سب کچھ اور گاڑی کا رخ ابھی اپارٹمنٹ کا کر،،،" بسام سوہا کی طرف دیکھ مسکراتے شرارت سے بولا تھا جس پر اس نے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔ "سام باز آئے اور سامنے دیکھ کر گاڑی چلائے مجھے میری دوستوں کے ولیمے پر جانا ہے ہسپتال نہیں،،،" اب کی بار وہ سنجیدہ ہوا سے بول اس کا چہرہ سامنے کی طرف کر گئی تھی۔ جس پر وہ بھی سنجیدہ ہوا بول گاڑی چلانے لگا تھا۔ جب گاڑی ایک اشارے پر جا کر روکی تھی جس پر ایک بچہ ہاتھوں میں گجرے پکڑا ان کی گاڑی تک آیا تھا اس کے شیشے پر ہاتھ مارنے پر بسام نے شیشے نیچے کیا تھا۔

۔۔۔ "صاحب یہ میڈم کے لیے لو آپ،،،" وہ انتہائی معصومیت سے بولا تھا جس پر بسام اسے دیکھ پھر سوہا کو دیکھ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "اچھا دے دو پھر،،،" جس پر وہ اپنی والٹ کو کھول بچے سے بول گیا تو اس بچے نے دو گجرے اس کی طرف کیے تھے جسے پکڑتے وہ اسے پیسے دینے لگا تھا۔

۔۔۔"ارے صاحب یہ تو بہت زیادہ ہیں،،،" بچے پانچ ہزار کے نوٹ کو دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔"کوئی بات نہیں تم رکھ لو،،،" جس پر وہ اسے پیار سے کہتے پیسے تھما گیا تو وہ مسکراتے پکڑ گیا تھا۔

۔۔۔"یہ لو صاحب یہ بھی میڈم کے لیے،،،" جس پر اس بچے نے مسکراتے ایک پھول بھی اس کی طرف کیا تو وہ پکڑ گیا اتنی دیر میں اشارہ بھی کھول گیا تھا جس پر بچے کے پیچھے ہونے پر وہ شیشہ اوپر کرتا گاڑی چلا گیا تھا۔

۔۔۔"ہاتھ آگے کرو،،،" بسام نے مصروف سے انداز میں بولا تو وہ مسکراتے اپنا ہاتھ آگے کرتے گئی تھی جس پر وہ گاڑی سلو کرتا اس کے ہاتھ میں گجر اپہنا وہاں اپنے لب رکھ گیا پھر اس نے دوسرا ہاتھ آگے کیا تو بسام نے اس پر بھی یہی کیا تھا۔

جبکہ اب سوہا مسکرا کر گجرے دیکھنے میں مصروف ہوئی تھی۔

وہ لوگ کچھ ہی دیر میں ہال کے باہر پہنچ گئے تھے جہاں بسام گاڑی سے نکل سوہا کو نکال سب کی طرف جانے ہی لگا تھا جب اس کے فون پر کال آنے لگی تھی جسے دیکھتے وہ سوہا کو جانے کا اشارہ کر شور سے کچھ سائیڈ پر آتا فون کان سے لگا گیا تھا۔

زین ماہا کو لیے سائیڈ پر ہی کھڑا تھا کیونکہ زیادہ رش میں وہ جاتی نہیں تھی اور یہ بات زین خانزادہ جانتا تھا۔ وہاں سب ہی لڑکے والوں سے مل رہے تھے ان دونوں ولیمہ بھی ایک ہی ہال میں کیا گیا تھا۔ سب سے مل ملا ہی زین اسے لیے سائیڈ پر ہوتا اب وہ لوگ سب کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگے تھے۔ جب ایک 87 سال کا کیوٹ سا بچہ بھاگتا ماہا کے پاس آیا تھا۔ جس پر ماہانے زین کو اور زین نے ماہا کو دیکھا تو اسے خود کونا دیکھ پانچے نے اس کے ساڑھی کے پلو کو کھینچا تھا جس پر وہ اس کی طرف

متوجہ ہوئی تو اس نے اسے جھکنے کا اشارہ کر رہا تھا جس پر نیچے کو جھکتے اس کے سامنے ہوئی تھی۔

۔۔۔ "جی بولے کیا بات ہے،،،" ماہا نے اس کے بولوں میں ہاتھ

پھیرتے بولا تھا جبکہ زین بھی اسے دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "آپ کتنی پیاری ہو کیا آپ میری گلفرینڈ بنو گی،،،" وہ مسکراتے

معصومیت سے بولا تھا جبکہ اس کی بات پر ماہا کے ساتھ ساتھ زین بھی

حیران ہوا تھا۔

۔۔۔ "می،،، اوے چھوٹے پیکٹ جا کر اپنی عمر کی کسی لڑکی کو گلفرینڈ

بناؤ،،،" ماہا کے بولنے سے پہلے زین اسے گھورتے بولا تھا جبکہ اس کے

رکیشن پر ماہا نے اپنی ہنسی دبائی تھی۔

۔۔۔"میں نے آپ سے بات نہیں کی بے بی اپنے بھائی کو بولوں وہ
چپ رہے،،،" وہ بھی غصے سے بولا تھا جبکہ بھائی لفظ پر دونوں کو جھٹکا لگا
تھا۔

۔۔۔"ارے یہ میرے بھائی نہیں ہیں،،،" زین کچھ کہتا اس سے پہلے
ہی ماہا نے اسے پیار سے بولا تھا۔

۔۔۔"ماہا بتاؤ اس چھوٹے پیکٹ کو میں تمہارا شوہر ہوں اور تم شادی شدہ
اور اس سے بڑی ہو،،،" زین نے سنجیدگی سے بولا تھا۔

۔۔۔"بڑی ہیں تو کیا اور کوئی بات نہیں ماہا بے بی تم اپنے شوہر کو چھوڑ دو
اور مجھ سے شادی کر لو میرے پاس چاکلیٹس بھی ہیں،،،" وہ تو جیسے
زین سے مقابلہ کرنے ہی آیا تھا۔ جبکہ اس کی بات پر زین کو سچ میں غصہ
آنے لگا تھا۔

-- "کیا کہا تم نے ابھی پوری طرح سے اگے نہیں اور شادی کرنی ہے،،،" زین تو اس کے ساتھ بچوں کی طرح لڑ رہا تھا جبکہ ماہا تو بس دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

-- "اچھا اچھا میری بات سنو آپ میں سوچوں گی اوکے،،، ماہا نے بولتے ان دونوں کی لڑائی ختم کرنی چاہی تھی۔ لیکن اس کا جواب زین کو کچھ پسند نہیں آیا تھا۔

-- "پکانا،،،" جس پر وہ بچہ اپنی چھوٹی سی انگلی اس کی طرف بولا ہی تھی جب پیچھے سے ایک عورت نے آتے اسے آواز دی تھی۔

-- "ارسل آپ یہاں پر کیا کر رہے ہو،،،" اس کے بولنے پر وہ بچہ مسکراتے اس کے ساتھ لگا تھا۔

-- "ماما یونو ششی از میں نیو گل فرینڈ،،،" اس نے ماہا کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا۔

۔۔۔"اچھا جی لیکن ابھی چلو بابا کو دیکھوں کہاں ہیں وہ اور بہنا بھی ان کے پاس ہے جاؤ جلدی،،،"اس کے بولنے پر وہ بچہ ماہا کے پاس آتے اس کے گال پر کس کرتا بھاگ گیا تھا جبکہ زین جسے پہلے ہی غصہ تھا اس کے بعد مزید جل گیا تھا۔

۔۔۔"سوری آپ لوگوں کو فضول میں تنگ کر دیا اس نے بہت شرارتی ہے،،،"وہ عورت ان دونوں کو دیکھتے مسکرا کر بولی تھی۔

۔۔۔"ارے کوئی بات نہیں بچہ ہے پیارا سا،،،"ماہا کے بولنے پر زین نے اس کے قریب ہوتے نا محسوس طریقے سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا تھا۔

۔۔۔"آپ لوگ فنکشن انجوائے کرے میں دیکھ لو اسے،،،"ماہا کے جواب پر وہ عورت مسکراتے ان دونوں کو بولتے وہاں سے نکلی تھی جبکہ اس کے جاتے ماہا نے زین سے الگ ہونا چاہا تو وہ اسے گھورنے لگا۔

۔۔۔ "زیادہ پیارا لگ رہا تھا وہ،،،" زین نے غصے سے شروع آنکھیں
لیے بولا تھا۔ جبکہ ماہا کچھ نہیں بولی۔

۔۔۔ "لگتا ہے میرے بے بی کو آج پھر آنسکر ایم رومانس کرنا ہے،،،"
اسے چپ دیکھ زین نے گمبھیر آواز میں بولا تھا جس پر اس کی بیک بون
میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔

۔۔۔ "ن نہیں تو آ آپ سے کس نے بولا،،،" اس کی بات پر ماہا
لڑکھڑاتے لہجے میں چہرے پر مسکراہٹ لیے بولی تھی جس پر زین اسے
لیے مزید سائیڈ پر ہوا تھا جہاں ان دونوں کو کوئی دیکھ ناسکے۔

۔۔۔ "اب بتاؤ کیا کہہ رہی تھی اسے سوچ کر بتاؤ گی،،،" زین نے
بولتے اس کے گال پر وہی پر لب رکھے تھے جہاں اس بچے نے کچھ دیر
پہلے اسے کس کی تھی۔

۔۔۔ "زین وہ بچہ تھا،،،" ماہا نے اسے سمجھانا چاہا تھا۔

۔۔۔"جو بھی تھا اب تم تب تک یہی پر میرے ساتھ رہو گی جب تک اس بچے کا لمس مٹا نہیں دیتا میں،،،" زین نے کہتا اس کے گال پر پھر شدت سے لب رکھے تھے۔ وہ کتنی ہی دیر اس کے گل پر اپنا لمس چھوڑتا رہا تھا جبکہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی چپ کر اسے سہنے لگی تھی کتنی ہی دیر بعد وہ جگہ کا احساس کر اس کے گال کی جان چھوڑتا پیچھے ہوا تھا۔ جس پر ماہا نے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"ایسے نادیکھوں دل ابھی بھی چھوڑنے کا نہیں تھا لیکن پھر جگہ کا احساس ہو گیا رات کو بتاؤ گا تمہیں اب میں،،،" زین نے بولتے اس کے گال کو تھپتھپاتا تھا۔

۔۔۔"دفے ڈک،،،" ماہا اسے گھورتے غصے سے بولتی وہاں سے نکل گئی تھی جبکہ پیچھے وہ مسکراتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر سب کی طرف بڑھا تھا۔

بسام سوہا کو بھیج فون کال سننے سائیڈ پر ہوا تھا وہ کال سن فارغ ہوا اندر
جانے ہی لگا تھا جب کسی کی آواز پر رک کر پلٹا تو وہ وہی فقیر تھا۔
--- "عشق نے اپنے پنچے گاڑ لیے ہیں دیکھا بولا تھا نا میں نے،،،" اس
کے بولنے پر بسام چپ کر گیا تھا مگر پھر اپنے دل کو ڈپٹتے بولا تھا۔
--- "میں نے پہلے بھی بولا تھا عشق و شق کچھ نہیں ہوتا سب جھوٹ
ہوتا ہے اور بسام خانزادہ کو عشق ہو ہی نہیں سکتا،،،" اس کی بات سن وہ
فقیر ہنسا تھا۔

--- "ہا ہا ہا عشق نہیں ہے تو پھر کیوں اظہار کرتا پھر رہا ہے،،،" اس کی
بات پر بسام اپنی پریشانی چھپاتے غصے سے بولا تھا۔
--- "مجھے صرف پیار ہوا ہے یا عادت بول لے لیکن عشق نہیں ہوا جو
عشق آپ بولتے وہ نہیں ہوا پیار بھی عشق ہوتا ہے،،،" اس کی بے معنی
بات پر وہ فقیر پھر ہنسا تھا۔

۔۔۔ "کیوں بیڑ پال رہا ہے تو عشق سے کر کے بھی بول رہا ہے اسے
نہیں مانتا،،، "اس فقیر کے لفظوں میں عجیب ہی کچھ تھا جس پر بسام
چپ کر گیا تھا۔

۔۔۔ "میں نے بولا تھا اس کو نامانے والے کو یہ بخشا نہیں تجھے بھی آپ
لپیٹ میں لے چکا ہے عشق سب کو لپیٹ میں لے چکا ہے اب بس تباہی
کرے گا یہ سب کو تباہ کرے گا کوئی نہیں بچے گا سب تباہ ہو جائے
گا،،، "وہ جنونی لہجے میں بولا تھا۔ جس پر بسام نے قدم پیچھے کو لیے
تھے۔ اور بنا اسے کچھ بولے وہاں سے نکل گیا تھا۔

۔۔۔ "ہا ہا سب تباہ ہو گا عشق کی جنگ میں اب بس عشق زادے ہو گے
وہ سب کو تباہ کرے گا اپنا آپ سب کو دیکھائے گا اب،،، "وہ بولتے اپنا
مست ہوا تھا۔

بسام وہاں سے اندر آیا تو سب کو سٹیج کے پاس دیکھ ان لوگوں کے پاس
چلا گیا وہ سب علی وغیرہ سے مل رہے تھے۔ جس پر وہ بھی سٹیج پر جانے
ان لوگوں سے ملا تھا۔

۔۔۔ "پھر معافی ملی تجھے یا نہیں،،،" بسام نے جاتے حمدان سے پوچھا
تھا۔

۔۔۔ "بیٹا یہ میں ہو تو نہیں جو ترلے کرتا رہے گا،،،" جس پر وہ بھی
مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ویسے یار اسلام آباد میں بھی کچھ زیادہ گرمی نہیں ہو گئی حمدان
رات بھی بہت لگ رہی تھی تجھے نہیں لگی،،،" اب کی بار علی نے ان
لوگوں کے قریب ہوتے بسام نے کندھے پر ہاتھ ٹکاتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہاں یار بہت لگی میں تو سوچ رہا آج اے سی ان کر کے کرے
گے،،،" حمدان نے بھی مسکراتے بسام کو دیکھ جواب دیا تھا۔

۔۔۔ "کمینوں شرم تو نہیں آتی تم دونوں کو بے شرموں والی باتیں کرتے،،،" بسام نے دبی آواز میں غرا کر بولا تھا۔

۔۔۔ "اف یار شرم وہ کیا ہوتی ہے،،،" حمدان ہنستے اسے مزید تنگ کر رہا تھا۔

۔۔۔ "تم دونوں ہو ہی خر کے بچے،،،" وہ ان دونوں کو بولتا سیٹج سے ہی اتر گیا تھا جس پر دونوں ہنسے تھے۔ ولیمے کا فنکشن سب نے ہی انجوائے کیا تھا۔ کھانا وغیرہ کھا جب جانے کی سب نے تیاری پکڑی تو بسام نے نیا شو شا چھوڑا تھا جس پر بڑے تو سب مسکرائے تھے جبکہ چھوٹے حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔ "ایک منٹ ایک منٹ کل سب لڑکیوں نے میرے کمینے مطلب پیارے یاروں کو لوٹا تھا نا آج میری باری ہے،،،" اس کی بات پر سب ہی حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔"مطلب کیا ہے تیرا،،،" علی نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

۔۔۔"مطلب یہ کہ ایک رسم ہوتی ہے جس میں دیور اپنی بھابھی کا گھٹنا پکڑ اس سے پیسے لیتا ہے تو میری دونوں پیاری پیاری بھابیوں ویسے تو میری دوست اس قابل نہیں تھے انہیں آپ ملتی لیکن خیر اب مل گئی ہیں تو پھر کیا خیال ہے رسم کی جائے،،،" وہ شرارت سے بولا تھا جس پر علی اور حمدان نے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔"جو بھی لینا ہے تو نے جلدی لے اور نکلتا بن،،،" علی چڑ کر بولا تھا۔

۔۔۔"زیادہ تو کچھ نہیں بس یہی آپ دونوں اپنے شوہروں کی جیب ڈھیلی کروائے کیونکہ آج یہ لوگ پیسے لے کر آئے ہیں،،،" بسام آنکھوں دونوں سے اپنا بدلہ لے رہا تھا۔

۔۔۔"ویسے تجھے پیسے کیوں چاہیے کیا ہوا ہمارا خاں زادہ غریب ہو گیا،،،"

حمدان نے ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔"کیا یار حمدان خاں زادے غریب نہیں ہوتے ہاں البتہ دوست

کبھی کبھی ہاتھ لگتے ہیں،،،"اب کی بار زین بولا تھا۔

۔۔۔"یار لالہ آپ بھی اس کی سائیڈ پر ہو جاؤ،،،"وہ منہ بنا کر بولا تھا۔

۔۔۔"ارے حمدان لالہ ہم بھی لالہ کے ساتھ ہیں کیونکہ کل وہ ہمارے

ساتھ تھے چلے اب جلدی کرے ورنہ آپ دونوں کی بیویوں کو روک

لے گے ہم آج،،،"ماہا کے بولنے پر علی اور حمدان کے منہ کھولے

تھے۔

۔۔۔"کوئی نہیں جی آج نہیں روک سکتے تم لوگ اب یہ ہماری

ہیں،،،"علی ہمت کر بولا تھا جس پر سب ہنسنے لگے۔

۔۔۔"بیٹا جی یہ بھی رسم ہوتی ہے جس میں دولہا دلہن لڑکی کے گھر
رہنے جاتے ہیں،،،"اب کی بار حمدان کی ماما بولی تھی جس پر وہ چپ کر
گیا تھا۔

۔۔۔"دیکھا اور ہم اس رسم میں تم دونوں کی چھٹی کروا رہے ہیں اور
بس ان دونوں کو لے کر جائے گے،،،"بسام ان دونوں کو اچھی طرح تپا
رہا تھا۔

۔۔۔"چلو اب جلدی کرو دونوں ورنہ وہ رہا دروازہ دونوں جاسکتے
ہو،،،"زین نے دونوں کو راستہ دیکھا تھا۔

۔۔۔"اور کمینے تو نے سب پر کون سا منتر پڑھا ہے جو سب ہی آج
تیرے ساتھ ہیں،،،"حمدان نے اب کی بار تنگ آ بولا تھا کیونکہ اس کی
ماما بھی آج بسام کے ساتھ تھیں۔

۔۔۔ "چین ٹپک ڈم ڈم،،،" جس پر بسام نے مزے سے دونوں کو بتایا
تو سب کا قہقہہ گونجا تھا۔ جبکہ کافی بحث کے بعد وہ اپنے مقصد میں
کامیاب ہو ہی گیا تھا۔ وہ سب لوگ ولیمے کے بعد اپنے اپنے گھر کے
لیے روانہ ہوئے تھے بی جان جہانزیب خان زین اور ماہا تو خانزادہ ہاؤس
کے لیے نکلے تھے جبکہ سوہانے اب اپارٹمنٹ جانا تھا جس پر زین نے ہی
سب کے سامنے بسام کو اسے چھوڑ کر آنے کا بولا تو وہ اسے لیے نکلا تھا۔
آج بسام نے جو دیر کیسے کنٹرول کیا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا اسے انداز
نہیں تھا سوہا ساڑھی میں اتنی خوبصورت لگے گی ہال سے بسام کا
اپارٹمنٹ کافی دور تھا جس پر بسام نے کچھ سوچتے گاڑی کا رخ موڑا تھا۔
۔۔۔ "سام یہ اپارٹمنٹ کا راستہ تو نہیں ہے،،،" سوہانے پریشان ہوتے
پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ہاں نہیں ہے،،،" جس پر بسام نے بول اس سے نظریں پھیری
تھیں۔

۔۔۔ "ت تو آپ لے کر جا رہے مجھے،،،" اس کے لہجے میں گھبراہٹ
وہ نوٹ کر چکا تھا۔

۔۔۔ "تمہیں پتا آج اتنا تیار ہو تم میری حالت ویسے ہی خراب کر چکی ہو
اور اب اپارٹمنٹ جانے تک مجھ سے ویٹ نہیں ہونے والا اسی لیے
یہاں سے کچھ آگے لالہ کا اپارٹمنٹ ہے ہم وہی جا رہے،،،" بسام نے
ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالتے مسکراتے بول دوبارہ اپنا چہرہ اسنے کی
طرف کیا تھا جبکہ اس کی بات پر وہ بھی اب کی بار کچھ ایزی ہو گئی تھی۔
کچھ ہی دیر میں وہ لوگ زین کے اپارٹمنٹ کے باہر تھے جس پر بسام
جلدی سے نکل اسے بھی نکال اس کے چہرے سے نظریں ہٹاتا اس لے
لفٹ میں گیا تھا۔ رات کے وقت کی وجہ سے لفٹ میں بس وہ دونوں ہی

تھے بسام نے لفٹ کے بٹن پر پس کیے لیکن کچھ ہی دیر بعد لفٹ رک گئی تھی جس پر دونوں پریشان ہوئے تھے۔

۔۔۔۔ "سام می یہ کیا ہوا،،،" سوہا ڈرتے اس کے ساتھ لگی تھی جبکہ وہ ہلپ لائن پر کال کر چکا تھا۔

۔۔۔ "یار لفٹ خراب ہو گئی ہے اور اسے ٹھیک ہونے میں 4 سے 5 گھنٹے لگ جانے ہیں تب تک ہم دونوں یہی ہیں،،،" بسام نے اسے اپنے ساتھ لگاتے بتایا تھا جس پر وہ پریشان ہوئی تھی۔

۔۔۔ "اب کیا کرنا سام می میرا سانسانس خراب ہو جائے گا،،،" وہ اب روتے ہوئے بولی تھی جس پر بسام نے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔

۔۔۔ "اب ہم وہی کرے گے جو ہم نے اپارٹمنٹ جا کر کرنا تھا مطلب رومانس آج ہم لفٹ رومانس کرے گے بی بی اور تمہیں اپنی سانسیں

دونگنا،،،"وہ بولتے ہی بنا اس کی سننے اس کے ہونٹوں پر جھک گیا تھا
جبکہ وہ بھی آنکھیں بند کرتی اس کے گلے میں باہیں ڈال اس کا ساتھ
دینے لگی تھی۔

بسام خانزادہ قطرہ قطرہ اپنی سانسیں اس میں انڈیل رہا تھا جبکہ اس کے
ساتھ سوہا کے جسم پر بے باکی سے رینگ رہے تھے وہ اسے پیچھے لفٹ کی
دیوار کے ساتھ لگتا اس کے ہونٹوں کو سک کرتا اس کے ساڑھی کے پلو
کو اس پر سے ہٹا گیا تھا۔ وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا ہی اب اپنا کورٹ اتارتا
سائیڈ پر پھینکتا اس کے ہونٹوں کو کچھ دیر کی آزادی دیتا اس کے ماتھے
کے ساتھ ماتھا ٹکاتا لمبے سانس لیتا خود کو نارمل کرنے لگا تھا جبکہ سوہا کے
ساتھ اپنی گردن سے ہٹا اپنی شرٹ کے بٹنوں پر رکھ گیا تھا جس پر سوہا
نے نظریں اٹھا اس کی آنکھوں میں دیکھنا چاہا تو خمار سے سرخ آنکھیں
دیکھ وہ نظریں جھکا گئی تھی مگر ہاتھ اس کی شرٹ پر ہی تھے۔

۔۔۔ "بے بی بٹن کھولوں میری شرٹ کے،،،" اسے کوئی حرکت نہ کرتے دیکھ بسام نے بولا تھا جس پر ہمت کر سوہانے اسے دیکھا تو وہ آنکھوں سے اشارہ کر گیا تھا۔

۔۔۔ "س سام می یہاں پر،،،" سوہانے اسے جگہ کا احساس کروانا چاہا جو ہر حد پار کرنے میں لگا تھا۔

۔۔۔ "جی سام کی جان یہی پر کیونکہ چار سے پانچ گھنٹے میں تمہارا یہ روپ صرف دیکھ نہیں سکتا مجھے تمہارے ہوش ٹھکانے لگانے ہیں تو بٹن کھولوں،،،" بسام کی بات پر سوہانے تھوک نکلتے اس کی شرٹ کے بٹن کھولنے شروع کیے تھے۔ جس پر وہ دیوار پر اپنا ایک ہاتھ رکھتا اس کی گردن پر جھک گردن کی سکن کو سک کرتا لو بائٹ بنانے لگا تھا۔ جس پر سوہانے سسکتے بسام کی شرٹ کو اس کے جسم سے جدا کیا تو اس کی گردن سے چہرہ نکال ایک ہی جھٹکے میں اس کا رخ دوسری طرف کرتا اس کے

بال سائیڈ پر کر بلاؤز کی زپ کھول اس کی کمر پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔ وہ اس کی کمر پر اپنے لبوں اور دانتوں کا لمس چھوڑتا اب کی بار اسے بھی اپنے ساتھ مدہوش کرنے لگا تھا۔ بلاؤز کو اپنے کام میں رکاوٹ بنتے دیکھ وہ اس کے تن سے اسے جدا کرتا اس کا رخ پھر اپنی طرف کر گیا تھا جبکہ چاہا جسے سوہانے شرم سے سرخ ہوتے اس کے سینے میں اپنا چہرہ اچھپانا وہ ناکام بناتا اس کی دائیں آنکھ کے پاس موجود تل پر اپنے لب رکھتا اسے دیکھنے لگا تھا۔ ساتھ ہی اس کی بلیک سٹرپ میں انگلیاں الجھانے لگا تھا۔

۔۔۔ "ویسے خانم آج تو پوری میچنگ کی ہے تم نے،،،" بسام شرارت سے بول آنکھ ونگ کرتا اسے اس آخری پردے سے بھی آزاد کرتا اس کی دھڑکنوں پر جھکتا انہیں اپنے لمس سے مہکانے لگا تھا لیکن پھر جان کر شدت سے ان پر اپنے دانت گاڑھتا اسے چیخنے پر مجبور کر گیا جبکہ سوہا کی چیخ سن بسام نے اپنی نظریں اس کے چہرے پر کرتے آنکھ ونگ کی تھی

جس پر وہ اسے گھورتے اس کے بالوں میں ہاتھ الجھاتے انہیں کھینچ اس کا چہرہ باہر کو کر گئی تھی جس پر بسام سیدھا ہو کھڑا ہوتا تو سوہانے اس کے سینے پر دانت گاڑھے تھے اس کے دیے میٹھے درد پر وہ مسکرایا تھا۔ اب وہ اس کے کندھے گردن اور سینے پر جگہ جگہ اپنے دانت گاڑھتی اپنا بدلہ لے رہی تھی۔ لیکن پھر لفٹ میں بند ہونے کی وجہ سے بھی اس کا سانس خراب ہونے لگا تھا پہلے تو وہ اگنور کرتی اس کے سینے پر تشدد کرنے میں مصروف تھی لیکن جب سانسیں مزید خراب ہونے لگی تو وہ بسام کے گلے میں باہیں ڈال اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ گئی تھی۔ جس پر وہ بھی اسے اپنی سانسیں دیتا نیچے لیٹا تا خود کو بھی ہر پردے سے آزاد کرتا ایک ہی جھٹکے میں اس میں سما یا تھا جبکہ سوہانے اپنی چیخ روکنے کے لیے اس کے کندھے پر دانت گاڑھے تھے۔

۔۔۔ "تم انداز نہیں کر سکتی کوٹن کینڈی اتنے دن تم سے دور رہ کر کیسے گزارے ہیں میں نے،،،" بسام گمبھیر آواز میں بول اس کے پسینے سے بھرے چہرے سے بال پیچھے کرتا اس کے چہرہ پر بجا اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑنے لگا تھا۔ وہ اپنے عمل میں شدت لاتا اپنے ہاتھوں سے اس کی دھڑکنوں پر بے باکیاں کرتا اس کی سسکیاں بدل کر وار ہا تھا جبکہ سوہا کی سسکیاں ہی تو بسام خانزادہ کو ہر بار مدہوش کرتی تھی۔ دونوں کو ایک دوسرے میں کھوئے تین گھنٹے سے بھی اوپر کا وقت ہو گیا تھا جب وہ اتنے وقت میں اس کے ہوش اچھے سے ٹھکانے لگتا اسے نڈھال کر گیا تھا۔ بسام کا تو ابھی بھی دل اس سے الگ ہونے کا نہیں تھا لیکن پھر جگہ کی وجہ سے ساتھ سوہا پر ترس کھاتے وہ اس سے الگ ہوتا اس کی ساڑھی سٹ کر اپنے کپڑے پہن وہی بیٹھ اسے اپنے حصار میں لے گیا تھا وہ جو پہلے ہی اتنا تھکی تھی اوپر سے بسام نے اسے مزید نڈھال کر دیا تھا وہ اب

اپنی آنکھیں بند کر اس کے سینے پر سر رکھ گئی تھی لیکن بسام خانزادہ اپنی
چھوٹی موٹی گستاخوں سے پھر بھی باز نہیں آ رہا تھا بالآخر مزید گھنٹا
گزرنے کے بعد لفٹ کا دروازہ کھول ہی گیا تھا جس پر وہ سوہا کو اٹھاتا
لفٹ سے نکل اپارٹمنٹ میں داخل ہوتا اسے بیڈ پر لیٹا اپنے کپڑے لیے
واشر روم گیا تھا پھر چینج کر باہر آتا سوہا کے بھی دوسرے کپڑے لاتا لائٹ
آف کر اسے چینج کر دیتا اس کے ساتھ لیٹ اسے اپنے حصار میں لیتا خود
بھی جلد ہی سو گیا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ
پچھلے 9 مہینوں سے خان ویلا میں ہی تھی۔ آج سے ایک سال پہلے اس
کی زندگی کیا تھی اور آج وہ کہاں تھی سال پہلے آج کے دن ہی تو اس کی

زندگی بدلی تھی اس نے اپنے رب سے جس کو مانگا تھا آج کے دن وہ
انسان اس کی زندگی میں شامل کر دیا گیا تھا لیکن وہ نہیں جانتی تھی وہی
انسان اس کی خوشیوں کو تکلیفوں میں بدل دے گا مگر وہ کہتے ہیں ناہر
چیز ویسے نہیں ہوتی جیسے ہم سوچتے ہیں اور جس طرح ہوتی وہ ہم نے
کبھی سوچا نہیں ہوتا اور پھر ماہا جہانزیب خان کے ساتھ بھی تو یہی ہوا تھا
اس نے کب سوچا تھا اس کی زندگی اسے ایک ایسے موڑ پر لا کھڑا ہے گی
جہاں وہ مسکرایا بھی چاہے تو نہیں مسکرا پائے گی وہ جو کبھی اکیلے نہیں
رہتی تھی اب جہانزیب خان کے کہی جانے پر بھی خان ویلا ہی رہنے
تھے لگی تھی خانزادہ ہاؤس سے اس نے اپنے قدم 9 مہینے پہلے نکالے
اس کے بعد سے وہ خانزادہ ہاؤس نہیں گئی ناہی اس نے زین خانزادہ کا
سامنا کیا تھا وہ ضدی تھی یہ سب جانتے تھے لیکن اپنی ضد کی اتنی پکی
نکلے گی یہ سب کو اب پتا چلا تھا۔ وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس دیوار

کے ساتھ سر ٹکائے باہر دیکھتے اپنی سوچوں میں گم تھی جب کسی نے دروازے پر دستک دی تھی جس پر اس نے دروازے کی طرف دیکھا تو ملازمہ کھڑی تھی۔

۔۔۔ "وہ بی بی جی باہر بی جان آئی ہیں آپ کا پوچھ رہی ہیں،،،" اس نے ماہاکو اپنی طرف دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "اچھا تم چلو آرہی ہو میں،،،" جس پر وہ ملازمہ کو سنجیدگی سے کہہ بھیج چکی تھی اس کے جاتے کچھ دیر بعد ہی وہ اپنا دوپٹہ لیے بی جان سے ملنے نکلی تھی۔

وہ ڈرائینگ روم میں آئی تو سامنے ہی بی جان بیٹھی تھی جو اسے دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی تھیں جس پر وہ بھی چلتی ان کے پاس جان کے گلے لگی تھی۔ بی جان اسے دیکھ حیران ہوئی تھی وہ پہلے سے کافی کمزور ہو گئی تھی

رنگ بھی پیلا ہو گیا اسے دیکھ ہی لگ رہا تھا جسے وہ اپنا دھیان نہیں رکھتی تھی۔

۔۔۔ "میری جان تم نے کیا حالت کر لی ہے اپنی،،،" بی جان اس سے الگ ہو اس کے چہرے پر پیار کرتے بولی تھیں جس پر وہ انہیں لیے وہی بیٹھ گئی تھی۔

۔۔۔ "بی جان میں ٹھیک ہو آپ اور بابا کیوں اتنی فکر کرتے میری،،،" وہ پھیکا سا مسکرائی تھی جبکہ بی جان کی آنکھیں اسے دیکھ نم ہوئی تھیں۔

۔۔۔ "ماہامیری بچی مجھے معاف کر دو یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے نا میں زین سے تمہارا نکاح کرواتی نا یہ سب ہوتا میری وجہ سے تمہاری زندگی،،،" بی جان اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بول ہی تھیں جب وہ ان کے ہاتھ تھام گئی تھی۔

۔۔۔"بی جان مجھے سمجھ نہیں آتی آپ لوگ کیوں خود کو قصور وار کہہ رہے اس سب میں ناتواپ کی غلطی ہے اور نا ہی بابا کی،،،" ماہانے انہیں سمجھانا چاہا تھا۔

۔۔۔"لیکن بچے ہم لوگوں نے ہی تمہارا نکاح،،،" وہ بول ہی رہی تھیں جب وہ پھر سے ان کی بات کاٹ گئی تھی۔

۔۔۔"بی جان آپ کو لگتا ہے آپ لوگوں نے ہمارا نکاح کروایا جبکہ یہ غلط ہے زین تو وہ انسان تھے جس کو میں نے اپنے رب سے مانگا تھا بی جان بسام لالہ سب کچھ سب کو بتا چکے ہیں تو مجھے نہیں لگتا وہ سب مجھے پھر بتانا پڑے گا لیکن میرے ساتھ جو کچھ ہو رہا یہ میری قسمت ہے بی جان،،،" وہ کھوئے لہجے میں بتا رہی تھی۔

۔۔۔"آپ سب کہتے تھے نا بی جان میں بہت ضدی ہو اور آپ سمجھاتی تھیں مجھے کہ ماہانے اتنی ضد اچھی نہیں ہوتی کبھی کبھار آپ کی ضد ہی

آپ کو لے بیٹھتی ہے اور میں کہتی تھی بی جان کچھ بھی نہیں ہوتا کیونکہ
آپ کو جو پسند ہو وہ جب ناملے تو ضد سے لے لینا چاہیے لیکن میں غلط
تھی بی جان کیونکہ میں نے اپنے رب سے بھی ضد لگائی تھی اور اس نے
میری ضد دیکھتے زین کو میرا محرم بھی بنا دیا لیکن بی جان پھر اس نے مجھے
یہ بھی بتایا کہ میری ضد ہی مجھے لے کر بیٹھ گئی،،، "وہ تلخی سے مسکرائی
تھی۔

۔۔۔ "ماہانچے میں جانتی ہو وہ غلطی پر تھا لیکن تمہیں پتا ہے وہ ایسا کیوں
ہے ماہان دونوں کو ان کی ماں نے اس وقت چھوڑا تھا جب ان لوگوں کو
سب سے زیادہ ضرورت تھی ماں کی پھر باپ بھی چلا گیا ماہازین تم سے
محبت کرتا ہے لیکن وہ باتوں میں آگیا تھا بچے،،، "اب کی بار وہ چپ ہو بی
جان کی سن رہی تھی۔

۔۔۔"ماہا اس نے بھی تو سزا کاٹ لی ہے وہ چپ ہو گیا ہے بچے ساری ساری رات جاگتا ہے بسام تو پہلے بھی گھر نہیں آتا تھا لیکن اب زین بھی نہیں آتا اور اگر آتا بھی ہے تو وہ اپنے کمرے میں نہیں جاتا وہ کہتا ہے اسے کمرے میں ہر طرف تم نظر آتی ہو لیکن جب وہ تمہارے پاس جاتا ہے تو تم اس سے دور ہو جاتی ہو اسے معاف کر دو بچے،،"بی جان نے التجا کرتے بولا تھا۔

۔۔۔"بی جان معاف کر دو اتنی آسانی سے معاف کر دو آپ جاتی ہیں آپ کے لاڈلے نے کتنی تکلیف دی ہے مجھے میں نے سب برداشت کیا صرف اس وجہ سے کہ مجھے تو ان کا ماضی پتا تھا لیکن بی جان اب کیسے معاف کر دو کیسے برداشت کرو آپ کا لاڈلہ قاتل ہے بی جان میری خوشیوں کا قاتل ہے میرے بچے کا قاتل ہے وہ بچہ جس کو میں نے محسوس بھی نہیں کیا وہ آپ کے پوتے کی وجہ سے میں نے کھو دیا وہ

قاتل ہے اور اسے میں کبھی معاف نہیں کروں گی آپ وعدہ کرے بی
جان میں اب جو بھی فیصلہ کروں گی آپ میرا ساتھ دے گی ناخود کچھ
بولے گی اور ناکسی کو بولنے دے گی مجھے اب اتنا تو حق ہونا چاہیے کہ میں
اپنی زندگی کا خود کوئی فیصلہ کر سکوں،،، "وہ خود کا لہجہ مضبوط کر بی جان کو
بول رہی تھی جبکہ تکلیف اور اذیت تو اس کے چہرے سے ہی وضاحت ہو
رہی تھی۔

۔۔۔ "تم جو بھی فیصلہ کروں گی میں ساتھ ہو تمہارے لیکن بچے بس سوچ
سمجھ کر فیصلہ کرنا،،، "بی جان نے مسکراتے اسے اپنے ساتھ لگا تھا۔
۔۔۔ "اچھا خیر یہ سب چھوڑے بسام لالہ کا بتائے وہ ٹھیک ہیں،،، "وہ
اب ان کا دھیان بھی بدل رہی تھی۔

۔۔۔ "اس کا تمہیں پتا تو ہے پہلے بھی گھر نہیں آتا تھا اب بھی نہیں آتا
میرے تو تینوں بچوں کی خوشیوں کو پتا نہیں کس کی نظر لگ گئی ہے،،، "

بی جان کی بات پر اسے بھی افسوس ہوا تھا۔ لیکن پھر وہ ان کا بھی
دھیان بدل گئی تھی۔

۔۔۔ "یار سوہا اب مان جاؤ نا،،،" وہ کب سے بیٹھا اسے منانے کی
کوشش کر رہا تھا جو اس کے لیٹ آنے کی وجہ سے ناراض ہو کر بیٹھی
تھی۔

۔۔۔ "نہیں مانوں گی میں میں کب سے ویٹ کر رہی تھی لیکن آپ
نہیں آئے ویسے یار حد ہوتی ہے لا پر واہی کی بھی میں نے کھانا بنایا تھا اور
میں تیار بھی ہوئی تھی لیکن نہیں جناب کو کیا اس سے،،،" وہ منہ پھولا
کر بولی تھی جبکہ غصے میں اس کی لال ہوتی ناک بسام خانزادہ کی کمزوری
تھی۔

۔۔۔"اچھانا میرا بچہ کھانا بھی کھائے گے اور پھر اپنے بچے کی تعریف
بھی کرونگا مان جاؤنا مجھے اب بھوک بھی لگ رہی صبح کا کچھ نہیں کھایا
میں نے،،،"وہ معصوم سا چہرہ بنا کر بولا تھا۔

۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے لے کر آتی ہوں لیکن پھر آپ کو آپ کی غلطی کی
سزا بھی ملے گی،،،"وہ مسکراتے بول اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

۔۔۔"اوکے میری پیاری سی بیگم،،،"جس پر وہ ہاتھ اٹھاتے سلنڈر
کرتے بولا تو وہ بھی ہنستے کھانا لینے گئی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد وہ کھانا لے کر آئی تو دونوں نے مل کر کھایا تھا جس کے
بعد سوہا اسے انتظار کرنے کا بول پھر کچن میں چلی گئی تھی جبکہ بسام بیٹھا
اس کا انتظار کرنے لگا تھا پھر کچھ دیر بعد وہ اندر آئی تو اس کے ہاتھ میں
ایک گلاس تھا جسے دیکھ بسام نے آئی برا چکائی تھی۔

۔۔۔ "بننا ناشیک ہے یہ اور آپ کی سزا ہے آپ نے یہ پینا ہے،،،" اس کی بات سن بسام کو جھٹکا لگا تھا۔

۔۔۔ "سو سوہا آریو میڈ مجھے الرجی ہے بننا سے یار،،،" وہ آنکھیں باہر کیے بولا تھا۔

۔۔۔ "مجھے کچھ نہیں پتا آپ پیو گے اسے ورنہ میں نہیں مان رہی،،،" جس پر سوہا نے اسے گھورتے دھمکی دی تو وہ چپ کر گلاس پکڑ گیا تھا۔ بسام نے ایک شکوہ کنناہ نظر سوہا پر ڈالتے اس گلاس کو ہونٹوں سے لگایا تھا جسے دیکھ سوہا مسکرائی تھی لیکن اس کی مسکراہٹ جلد ہی پریشانی میں بدلی تھی کیونکہ شیک ختم کرتے ہی اس کا چہرہ لال ہونے لگا تھا آنکھوں سے بھی پانی آنے لگا تھا۔

۔۔۔ "س سام کیا ہو رہا ہے آپ کو،،،" بسام کو اپنے گلے پر ہاتھ رکھے دیکھ سوہا نے اس کے پاس بیٹھتے پریشان ہوتے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "کچ کچھ نہ نہیں وہ دراز رکھ،،،" اس کی حالت خراب ہو رہی تھی جس وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا لیکن اس کی کچھ بات سن اس کے ہاتھ کے اشارے کو سمجھ سوہانے بیڈ پر جادراز کھولا تھا۔

۔۔۔ "دودوائی ددو،،،" اب کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آرہا تھا جس کی وجہ سے وہ آنکھیں بند کر گیا تھا جبکہ تکلیف بھرتی جا رہی تھی اسے تڑپتے دیکھ سوہا جلدی سے دراز سے میڈیسن نکال جگ سے پانی ڈال اس کے پاس آئی تھی پھر اسے سیدھے بیٹھا میڈیسن اسے کھلا پانی پلا گئی تھی جس پر بسام صوفے کی بیک پر اپنا سر گرا آنکھیں بند کر گیا تھا کیونکہ میڈیسن نے اثر کرنے میں ٹائم بھی لینا تھا۔ جبکہ اسے اس حال میں دیکھ سوہا کے رونے میں تیزی آئی تھی جس پر بسام نے اسے اپنی آنکھیں کھول دیکھا تو اسے روتے دیکھ اپنی تکلیف بھول اسے ہاتھ سے کھینچتے اپنے

ساتھ لگا گیا تھا۔ جس پر وہ بھی اس کے گرد اپنا حصار بناتے رونے لگی تھی۔

۔۔۔ "سوری سام میری وجہ سے یہ سب ہوا میں اب آپ کو تنگ نہیں کرو گی پکا وعدہ،،،" وہ روتے اس سے بول رہی تھی اتنی تکلیف میں بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

۔۔۔ "ٹھیک ہو میں کچھ نہیں ہوا،،،" بسام نے اس کے بالوں پر لب رکھتے اسے ریلیکس کرنے کے لیے بولا تھا۔

۔۔۔ "اچھا نار و نابند کرو اس تکلیف سے زیادہ تمہارے آنسو تکلیف دے رہے ہیں،،،" بسام کی بات پر سوہانے اس سے الگ ہوا اپنے آنسو صاف کیے تھے۔

۔۔۔ "سو سوری،،،" اس نے ایک بار پھر معافی مانگی تھی۔

۔۔۔ "آج ارادہ تو تمہاری تعریف کرنے کا تھا لیکن اب ہمت نہیں مجھے
بیڈ پر لیٹنا ہے،،،" بسام کے بولنے پر وہ چپ کر اسے سہارا دے بیڈ تک
لے کر گئی تھی پھر اس کے پاس بیٹھ اس کا سر اپنی گود میں رکھ گئی تھی۔
جبکہ بسام بھی بنا کچھ بولے اپنی آنکھیں بند کر گیا تھا جس پر سوہا اس کا سر
دبانے لگی تھی وہ ساری رات ویسے ہی بیٹھی رہی تھی کبھی اس کے
بالوں میں ہاتھ پھیرتی تو کبھی اس کے ماتھے پر لب رکھتی جبکہ اس کا
لمس بسام نیند میں بھی محسوس کر رہا تھا۔

وہ آج پھر خود کو اذیت دینے کے لیے اپار ٹمنٹ آگیا تھا۔ پچھلے دس
مہینوں سے نا تو وہ زیادہ خانزادہ ہاؤس رہتا تھا نا ہی اپار ٹمنٹ اتنے عرصے
میں لیکن اس نے خود کو سنبھال لیا تھا مگر وہ اپار ٹمنٹ خود کو اذیت دینے
آجایا کرتا جہاں ہر طرف اس کی کاٹن کینڈی کی یادیں تھیں اب بھی وہ
بیٹھا اسے ہی تو سوچ رہا تھا۔

۔۔۔"یار تم تو میرے ذرا سا بیمار ہونے پر ساری ساری رات میرا سر اپنی گود میں رکھتی تھی سارا سارا دن میرے لیے پاگل ہوتی تھی اور اب دیکھو آئے دن بخار میں تپ رہا ہوتا ہو لیکن تم نہیں ہو،،،" بسام نے اپنا سر پیچھے صوفے کی بیک پر گرایا تھا جبکہ آنکھوں سے آنسوؤں نکل اس کی کنپٹی میں جذب ہو رہے تھے۔

۔۔۔"یار تم تو اپنے سام کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی پھر کیسے اسے اتنی تکلیف دے رہی ہو بس کر دوا ب آ جاؤ میرے پاس،،،" وہ آنکھیں بند کیے ہی سوچ رہا تھا جب اس کے کانوں میں اذان کی آواز پڑی تھی جس پر وہ اٹھتا اپنے آنسو صاف کرتا پارٹمنٹ سے نکل گیا تھا۔

وہ اپنے آفس میں بیٹھا کام کرنے کی ہی کوشش کر رہا تھا۔ پچھلے 9 مہینوں سے یہی تو ہو رہا تھا وہ کام کرنے کی کوشش کرتا تھا لیکن کر نہیں

پتا تھا اور ابھی وہ تنگ آب روز والا کام کرنے لگا تھا وہ اپنے لیپ ٹاپ پر
خان ویلا کے شام والے منظر دیکھ رہا تھا جہاں وہ آج بی جان کے ساتھ
بیٹھی تھی جبکہ اس کے چہرے کی مسکراہٹ جھوٹی تھی جو وہ پہچان گیا
تھا اور جسے دیکھ اسے تکلیف بھی ہوئی تھی وہ اسے دیکھنے میں ہی مصروف
تھا جب عمر دروازہ ناک کرتے اندر آیا تھا۔

--- "بولو عمر کیا بات ہے،،،" زین نے نظریں ہٹا اس سے پوچھا تھا۔
--- "سر وہ آپ نے جانا تھا،،،" عمر نے اسے کچھ یاد کروانا چاہا۔
--- "ہاں مجھے یاد ہے خان ویلا سے ہو کر پھر ادھر کے لیے ہی نکلوا
خیر تم بتاؤ جو تمہیں کام کہا تھا وہ کر دیا تھا نا،،،" زین نے کچھ سوچتے
سنجیدگی سے بولا تھا۔

جی سر ہو گیا تھا لیکن آپ نے خان ویلا مجھے سمجھ نہیں آئی،،،" عمر کی
بات پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

۔۔۔"اب وقت آگیا ہے عمر ایک ملاقات روبرو کی جائے 9 مہینے بہت
تھے اب میری بس ہو گئی ہے،،،" زین نے بولتے پیچھے کرسی کی پشت
سے سرٹکایا تھا۔ اور ساتھ ہی اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ چپ کر چلا تھا۔
۔۔۔"چل بیٹا آج اپنی جنگی بلی سے ملاقات کر ہی لے،،،" وہ مسکراتے
بول اٹھ اپنا کوٹ اور سامان لیے آفس سے نکلا تھا ویسے بھی سب جا چکے
تھے اس کا رخ اب خان ویلا کی طرف کا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اس کی ماہی
اکیلی ہی ہوگی وہاں جبکہ باہر موسم بھی خراب ہو رہا تھا۔ جس وجہ سے وہ
بس جلد از جلد اس تک پہنچنا چاہتا تھا۔

بی جان کے جانے کے بعد سے ہی وہ اپنے کمرے میں تھی کھانا تو اس
نے بی جان کے ساتھ ہی کھا لیا تھا باہر بارش والا موسم دیکھ وہ کمرے
سے نکل ڈرائینگ روم میں آگئی تھی جہاں سے گلاس وال اوپن کر وہ
باہر ہو دیکھنے لگی تھی وہ اپنے خالی نظروں سے بارش کی بوندوں کو دیکھنے

میں مصروف تھی کہاں پہلے بارش دیکھ وہ پاگل ہو جایا کرتی تھی اور آج
جب بارش ہو رہی تھی تو اس کا دل مر سا گیا تھا۔ انسان کی زندگی میں
کوئی نا کوئی ایک حادثہ ایسا ہو ہی جاتا ہے جس کے بعد اس کا دل مرجاتا
ہے اور دل کا مر جانا انسان کے مرجانے سے زیادہ برا ہوتا ہے کیونکہ
انسان کے مرنے پر تو جنازہ لوگ اٹھاتے ہیں مگر دل کے مرجانے پر اس
کا جنازہ تو خود اٹھانا پڑتا تھا جو کسی کو نظر بھی نہیں آتا۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس
ہونے پر وہ ہوش میں آئی تھی لیکن پھر اپنے قریب سے ہی اس شتمگر کی
خوشبو محسوس کر وہ گھبراتے پیچھے مڑی تو وہ سامنے ہی سینے پر ہاتھ
باندھے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ جبکہ اسے دیکھ ماہا کو غصہ آنے لگا تھا۔

--"تم یہاں کیا کرے ہو،،،" وہ غصے سے بولی تھی جبکہ آج آپ کی جگہ تم سن زین حیران ہوا تھا زندگی میں پہلی بار وہ اسے آپ کے بجائے تم بول رہی تھی۔

--"کیسا ہے میرا بچہ،،،" زین نے اس کی بات کو اگنور کرتے سوال کیا تھا۔

--"زین خانزادہ میں نے پوچھا ہے تم میرے گھر میں کیا کرے ہو اور تمہیں اندر کس نے آنے دیا گاڑڈز کہاں ہیں سلیم چاچا (خان ویلا کا خاص ملازم) سلیم چاچا کہاں ہیں آپ،،،" اب کی بار وہ چیخی تھی جس پر زین مسکراتے اس تک آیا تھا۔

--"یار کیوں سلیم چاچا کو پریشان کر رہی وہ تو انکسی میں سو رہے ہو گے اور میرا بچہ تمہارے گاڑڈز میں ابھی اتنی ہمت نہیں کہ وہ زین

خانزادہ کو روکے آج سے 6 مہینے پہلے روکا تھا پھر اس کے بعد سے نہیں روک سکے،،، "زین کی بات پر اس کی آنکھیں پھیلی تھیں۔

۔۔۔ "می میرے پاس مت آنا زین اور ہاتھ تو بالکل بھی مت لگانا،،،"

ماہانے اس سے دو قدم پیچھے کو لیتے وارن کیا تھا جسے نظر انداز کرتے زین اس تک پہنچتا اس کا ہاتھ پکڑ گیا تھا۔ مگر وہ کچھ کرتا اس سے پہلے ہی ماہا کے شدید رد عمل پر اس کی آنکھیں باہر آئی تھیں۔ کیونکہ وہ اپنے نازک ہاتھ سے اس کے چہرے پر تھپڑ مار چکی تھی جبکہ زین تو اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اس کی طرف ہی دیکھی جا رہا تھا۔

۔۔۔ "یونو وٹ زین خانزادہ تم یہی ڈیزور کرتے تھے یہ پیار محبت یہ تمہارے لیے نہیں تھا اور وہ تو ماہا جہا نزیب خان ہی پاگل تھی جس کو لگتا تھا نہیں ایک دن تم اس کی محبت کو دیکھ کر بدل جاؤ گے مگر نہیں میں غلط تھی تم قابل ہی نہیں ہو میں ہی پاگل تھی جو تم سے محبت کر بیٹھی لیکن

کوئی بات نہیں اب مجھے تم سے محبت نہیں ہے صرف نفرت ہے صرف
نفرت سنا تم نے ماہا جہانزیب خان کو زین خانزادہ سے صرف نفرت
ہے،،، "وہ غصے سے چیخی تھی جبکہ اس کے الفاظ زین خانزادہ کو اندر تک
زخمی ہی تو کر گئے تھے۔ کون کہتا ہے زخم صرف چاقو یا کسی ہتھیار سے
ہی ملتے ہیں کوئی زین خانزادہ اور ماہا جہانزیب سے تو پوچھ کر دیکھے اصل
زخم تو الفاظوں سے ملتے ہیں اور یہ وہ زخم ہوتے ہیں جن کا خون انسان
کے اندر ہی رستے زہر بن آہستہ آہستہ اسے ختم کرنے لگتا ہے اور انسان
وہ زخم کسی کو دیکھا بھی اتنا بے بس ہو جاتا ہے وہ کچھ کر بھی سکتا نا ہی
سکتا ہے۔

۔۔۔ "نہی نہیں ماہی دیکھوں می میں مانتا ہو میری غلطی ہے لیکن تم مجھ
سے نفرت نہیں کر سکتی میری ماہی نفرت کر ہی نہیں سکتی وہ تو اپنے نین

سے بہت محبت کرتی ہے نا،،، "زین نے اس کی بات پر بے بسی سے بولا
تھا جس پر وہ طنزیہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "کون سی ماہی زین خانزادہ وہ جو ماہی تم پر مرتی تھی نا وہ اس دن ہی
مر گئی تھی جس دن تم نے نا صرف اس پر الزام لگایا تھا بلکہ اس کے بچے
کو بھی مارا تھا اور اب جو یہ تمہارے سامنے کھڑی ہے نا یہ ماہا جہانزیب
خان ہے جس کو تم سے صرف نفرت ہے،،، "وہ اب کی بار چیخی تھی
جبکہ اس کی بات پر زین نے کرب سے آنکھیں بند کر کھولی تھی۔

۔۔۔ "ماہی وہ میرا بھی تو بچہ تھا نا یار،،، "زین کو اپنی آواز کسی کھائی سے
آئی تھی لیکن وہ مزید کچھ بولتا اس سے پہلے ہی وہ بولی تھی۔

۔۔۔ "وہ تمہارا بچہ نہیں تھا زین وہ صرف میرا بچہ تھا اور تمہاری وجہ
سے میں نے اسے بنا محسوس کیے کھو دیا مجھے تم سے محبت کرنے کی سزا
اپنے بچے کی موت کی صورت میں ملی ہے تم قاتل ہو میرے بچے کے

میری خوشیوں کے سنا تم نے تم قاتل ہوزین خانزادہ،،، "اس کی باتوں پر وہ فوراً سے اس تک آتا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام گیا تھا۔

۔۔۔ "ماہی می میں معافی مانگتا ہو تم سے دیکھوں مجھے معاف کر دوت تم جو کہوں گی میں کرو گا پلیر بس ایک بار میرے پاس آ جاؤ ماہی ت تم تو اپنے نین کی ہلکی سی سر درد پر بھی تڑپ جاتی تھی لیکن آج تمہارا نین تڑپ رہا ہے اور تم بے حس بنی ہو،،، "وہ بول ہی رہا تھا جب وہ اس کے ہاتھ جھٹک اس سے پیچھے ہو کھڑی ہوئی تھی۔

۔۔۔ "معافی چاہیے،،، "ماہانے اپنے آنسو صاف کر بولی تھی جس پر اس نے سر ہلایا تھا جبکہ رو تو وہ بھی رہا تھا۔

۔۔۔ "تو ٹھیک ہے مجھے چھوڑ دو طلاق دے دو مجھے،،، "وہ سنجیدہ چہرہ لیے بولی تھی جبکہ اس کی بات پر زین کے قدم لڑکھڑائے تھے۔ وہ کتنے آرام سے یہ بول گئی تھی لیکن یہ تو صرف زین کو لگ رہا تھا کیونکہ انسان

اکثر اوقات کچھ بول تو دیتا ہے لیکن دل میں اس کے کیا ہوتا ہے یہ وہی جانتا ہے۔

۔۔۔ "ماہازین خانزادہ طلاق تو میں تمہیں کبھی بھی نہیں دوں گا مجھ سے آزادی تمہیں صرف میرے مرنے پر ہی مل سکتی ہے،،،" اب کی بار وہ اپنا ضبط کھوتا غصے سے دھاڑا تھا۔

۔۔۔ "ماہاجہانزیب خان نام ہے میرا اور تم طلاق نادو میں خلع لے لو گی لیکن مجھے اب تمہارے ساتھ نہیں رہنا زین اور معافی اسی صورت مل سکتی ہے کہ تم مجھے آزاد کر دو،،،" وہ اپنے لہجے کو مضبوط کرتی بولی تھی جبکہ وہ تو اسے دیکھ حیران ہوا تھا کیونکہ وہ تو ہلکی سی اونچی آواز پر کانپنے لگتی تھی۔

۔۔۔"ماہی دیکھو ت تم جو کہوں گی میں وہ کرونگا ایسے مت کرو می
میں مر جاؤ گا یار،،،"وہ اب کی بار آگے بڑھ اس کا ہاتھ پکڑنے لگا تھا
لیکن وہ اس کا ہاتھ جھٹک گئی تھی۔

۔۔۔"تو مر جاؤ زین خانزادہ تمہیں مر ہی جانا چاہیے کیونکہ تم جیسا
انسان زندہ رہ کر کرے گا بھی کیا جو اپنی ہی بیوی کو بد کردار بنا دے اس کا
تماشہ سب کے سامنے لگا دے جو اپنے ہی بچے کا قاتل ہو اس کا مر جانا ہی
ٹھیک ہے میری خوشیوں کے میرے بچے کے قاتل ہو تم زین خانزادہ
اللہ کرے تم بھی تڑپوں خوشیوں کو ترسوں تم سکون مانگوں تمہیں
سکون نالے بدعا ہے میری زین خانزادہ،،،"وہ چیختے ہوئے بول رہی
تھی۔

۔۔۔"تم کہتے ہو نا تمہیں عشق ہے لیکن تم تو پیار کا مطلب نہیں سمجھتے
عشق کیسے کرو گے تم جیسے لوگوں نے عشق کو بدنام کر دیا ہے پہلے

محبوب کو خوب تڑپاتے ہو پھر جب وہ اپنی محبت سے ہٹ جاتا ہے تو تم لوگ عشق عشق کی رٹ لگا سب کی ہمدردیاں لوٹنے لگ جاتے ہو لیکن پتا مجھے ناب فرق نہیں پڑتا تم جو مرضی کرو تم مر کر بھی میرے سامنے آؤ گے نا تو بھی میں تمہیں معاف نہیں کرو گی،،، "وہ اسے بولتے خود بھی اب رونے لگی تھی جبکہ زین خانزادہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا رو رہا تھا اگر آج کوئی زین خانزادہ کو دیکھ لیتا تو یقین ہی نا کر پاتا کہ یہ وہی زین خانزادہ ہے جسے کسی کے رونے تڑپنے سے فرق ہی نہیں پڑتا تھا اور آج خود رو رہا ہے۔

-- "اما ہی یار،،، گارڈز گارڈز کہاں ہیں سب،،،" اب کی بار وہ اس کی بنائے ڈرائینگ روم سے نکل گارڈز کو آواز لگانے لگی تھی۔

-- "جی بی بی جی کیا ہوا،،،" اس کی آوازوں پر ملازم بھاگتا ہوا اس تک آیا تھا۔

۔۔۔"اس انسان کو نکالوں یہاں سے اور ہاں دوبار مجھے یہ خان ویلا کے
آس پاس بھی نظر نا آئے،،،" وہ کہتی بنا کسی کو دیکھے وہاں سے نکل اپنے
کمرے میں بند ہوئی تھی جبکہ زین وہی بیٹھا اسے جاتے دیکھ رہا تھا ان
میں سے کوئی کچھ کہتا اس سے پہلے وہ تیزی سے اٹھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا
تھا۔

علی وغیرہ کی شادی کو مہینہ ہو گیا تھا سب اپنی روٹین میں واپس آ گئے
تھے بسام وغیرہ نے بھی یونیورسٹی آنا شروع کر دیا تھا ان لوگوں کے
لاسٹ سیمیسٹر کے پیپرز ہونے والے تھے جس وجہ سے وہ لوگ اب
اپنی پڑھائی میں مصروف ہو گئے تھے جبکہ سوہا وغیرہ نے بھی اب اپنی
پڑھائی میں دھیان دے دیا تھا۔ وہ سب اب مستیاں ذرا کم ہی کر رہے

تھے آج بھی وہ لوگ یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو رہے تھے جبکہ
سوہا کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی پچھلے ایک ہفتے سے اس کی طبیعت
خراب رہ رہی تھی اب تو دووائی سے بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا اسی لیے آج
اس نے ڈاکٹر کے پاس جانے کا سوچا تھا۔

-- "سام آپ کا آج سو ہے نا،،" اس نے بسام سے پوچھا تھا جو اپنا
ناشتہ کرے میں مصروف تھا۔

-- "جی سام کی جان کلاس سے فری ہو آ جانا،،" جس پر وہ مسکراتے
بولا تھا۔

-- "نہیں آپ اپنے سوپر چلے جانا مجھے ڈاکٹر پر جانا ہے،،" اس کی
بات پر وہ پریشان ہوا تھا۔

-- "تمہاری طبیعت ٹھیک ہے نا اگر پریشانی والی بات ہے تو میں ساتھ
آ جاؤ،،" اس کی فکر دیکھ وہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "ارے نہیں بس روٹین والا چیک آپ ہے میں وہاں سے فری ہو
یونی آ جاؤ گی،،،" وہ مسکراتے بولی تھی ساتھ ساتھ اب برتن اٹھاتی
انہیں واش کرتے رکھنے لگی تھی۔

۔۔۔ "مطلب تمہیں ڈاکٹر پر چھوڑ دو جاتے ہوئے،،،" بسام سوچتے
بولا تھا۔

۔۔۔ "جی آ میں خود ہی جاؤ گی کیونکہ پھر پتا نہیں کتنا ٹائم لگتا ہے فکر ہو
جائے آپ،،،" وہ اسے پریشان دیکھ بولی تھی۔

۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے میں ڈرائیور کو کل کر کہہ دو گا وہ آ جائے گا اکیلے
مت آنا،،،" جس پر بسام نے سنجیدگی سے بولا تو وہ مسکرا کر سر ہلا گئی
تھی۔ وہ دونوں ایک ساتھ ہی نکلے تھے اسے ڈاکٹر پر چھوڑ وہ یونیورسٹی
کے لیے نکل گیا تھا۔

وہ ساری رات سڑکوں پر گاڑی بھاگتا رہا تھا۔ اب کہی جاخانزادہ ہاؤس آیا
تو اپنے کمرے میں جانے کے بجائے وہ پھر آج بی جان کے پاس گیا تھا۔
دروازہ ناک کروہ اندر گیا تو بی جان اس کو دیکھ پریشان ہوئی تھی۔

۔۔۔ "زین میرا بچہ رات بھر کہاں تھے تم،،،" بی جان نے سائیڈ ٹیبل
پر یاسین رکھتے فکر سے پوچھا تھا جس پر وہ بی جان تک آتا ان کی گود میں
سر رکھ کر لیٹ گیا تھا۔ جبکہ اس کی حالت دیکھ وہ تڑپ ہی گئی تھی پہلے
بسام اور اب زین ان لوگوں کی خوشیوں کو جیسے نظر ہی لگ گئی تھی۔
۔۔۔ "بی جان آپ کو پتا کل ہماری ویڈنگ انیورسری تھی اور میں اس
کے پاس گیا تھا،،،" اس کی بات پر بی جان نے اس کے بالوں میں نرمی
سے ہاتھ پھیرا تھا۔

۔۔۔"بی جان وہ کہتی ہے اسے مجھ سے نفرت ہے وہ تو میری ماہی ہے نا
بی جان پھر وہ کیسے اپنے نین سے نفرت کر سکتی ہے"اب کی بار اس کی
آواز دھندلی ہوئی تھی۔

۔۔۔"زین میرے بچے ہمت کرو اب جو غلطیاں تم نے کئی ہیں انہیں
ٹھیک بھی تو کرنا ہے نا،،"بی جان پیار سے بولی تھیں جس پر زین اب
کی بار اٹھ کر ان کے سامنے بیٹھا تھا۔

۔۔۔"بی جان می میں کیسے اب ٹھیک کرو وہ تو مجھے معاف بھی نہیں کر
رہی وہ کہتی ہے میں قاتل ہو اس کی خوشیوں کا اپنے بچے کا وہ ٹھیک ہی تو
کہتی ہے بی جان می میں نے اپنا بچہ خود مارا ہے میں کتنا ظالم ہونا اپنے ہی
بچے کا قاتل ہو میں،،،"اس کی بات پر بی جان کی آنکھوں میں بھی آنسو
آئے تھے۔

۔۔۔ "زین تم قاتل نہیں ہو اس کی اتنی ہی زندگی تھی اس نے نہیں آنا تھا اس دنیا میں تو نہیں آیا بچے ماہانچی ہے وہ سمجھ نہیں رہی میں سمجھاؤ گی اسے،،،" بی جان کی بات پر اس نے اپنا سر نفی میں ہلایا تھا۔

۔۔۔ "وہ نہیں سمجھے گی بی جان آپ اس سے بات مت کرنا،،،" وہ اپنا سر نفی میں ہلاتے بولا تھا۔

۔۔۔ "بی جان وہ کہتی ہے اسے طلاق چاہے وہ میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی آپ بتائے می میں کیسے اسے چھوڑ دو وہ تو میری روح میں بسنے لگی ہے مجھے پتا ہی نہیں چلا بی جان ک کب اس سے عشق ہو گیا مجھے بی جان وہ اپنے نین کو عشق زادہ بنا کر اب خود آزاد ہونا چاہ رہی ہے،،،" وہ مسلسل رورہا تھا زین خان زادہ اپنی ماہی کے لیے رورہا تھا لیکن اس ظالم حسینہ کو اب اس کے آنسوؤں سے بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

۔۔۔ "آپ کو پتا ہے بی جان وہ کہتی ہے مجھے مر جانا چاہیے وہ ٹھیک ہی تو کہتی ہے بی جان آپ تو روز نماز پڑھتی ہیں نا آپ اللہ سے کہے نایا تو میری ماہی مجھے لوٹا دے یا پھر موت کو میرا مقدر بنا دے" اب کی بار اس نے روتے پھر ان کی گود میں سر رکھا تھا۔

۔۔۔ "تم خود اللہ سے دعا کرو وہ تمہاری سننے لگے،،،" بی جان کے بولنے پر وہ چپ ہو گیا تھا۔

۔۔۔ "بی جان آپ یاسین پڑھ رہی تھی نا،،،" اس کی بات سن بی جان مسکرائی تھی وہ جانتی تھی وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا کیونکہ وہ جب بھی پریشان ہوتا تو بی جان اسے کوئی نا کوئی آیت سناتی تھی جس سے اسے سکون مل جاتا تھا ابھی بھی اس کی بات پر وہ یاسین پڑھنے لگی تھی جسے سنتے سنتے وہ نیند کی وادی میں گم ہو گیا تھا جس پر بی جان کو بھی کچھ سکون ہوا تھا لیکن

اب انہیں بسام کی بھی فکر ہو رہی تھی جو کچی دنوں سے خانزادہ ہاؤس
نہیں آیا تھا۔

وہ آج پھر تہجد کی نماز پڑھ مسجد ہی بیٹھا تھا وہ روز ہی یہ کرتا تھا تہجد پڑھ وہ
مسجد رہتا پھر فجر کی نماز پڑھ وہ مسجد سے نکلتا تھا۔ جبکہ امام صاحب اسے
روز دیکھتے تھے آج بھی اسے بیٹھے دیکھ وہ اس کے پاس آکر بیٹھتے تھے جبکہ
وہ تو بس کسی غیر نقطے کو گھور رہا تھا۔

۔۔۔ "کیا بات ہے بچے تم پریشان ہو،،،" امام صاحب نے اس کے
کندھے پر ہاتھ رکھتے بول اسے اپنی طرف متوجہ کروایا تھا جب وہ خالی
آنکھیں لیے انہیں دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔"میں تمہیں پچھلے تین مہینوں سے دیکھ رہا ہوں تم روز تہجد کے بعد سے بس ایسے ہی بیٹھے رہتے ہو کیا بات ہے،،،" انہوں نے پھر پوچھا تھا۔

۔۔۔"امام صاحب میں بہت گناہ گار ہوں میرا اللہ مجھ سے ناراض ہے تبھی تو اللہ نے اسے مجھ سے دور کر دیا،،،" وہ آنکھوں میں آنسو لیے بولا تھا جس پر وہ مسکرائے تھے۔

۔۔۔"بچے اللہ اگر تم سے ناراض ہوتا تو تمہیں تہجد تک کبھی نالا تا پتا ہے یہ اللہ کی لاڈلی عبادت ہے اور اس تک وہ بس گنے چنے بندوں کو ہی آنے دیتا ہے،،،" ان کی بات پر وہ مکمل ان کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

۔۔۔"لیکن میں تو بہت گناہ گار ہوں دنیاوی زندگی کے سکون میں گم ہو آخرت کو بھول گیا تھا میں نے ہر حرام کام کرتے خود پر فخر کیا تھا میں بھول گیا تھا ہمارا اسلام اس سب کے لیے منع کرتا ہے لیکن

امام صاحب اس کے میری زندگی میں آنے کے بعد میں نے ہر حرام کام چھوڑ دیا تھا میں نے پھر کسی بھی لڑکی کے قریب جانا تو دور اس کو دیکھنا بھی خود پر حرام کر لیا تھا لیکن دیکھے وہ پھر بھی مجھ سے دور ہو گئی اللہ نے میرے گناہوں کی سزا اس سے جدائی کی صورت میں دی ہے مجھے،،،"

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر باہر نکلے تھے۔

--- "اللہ اپنے بندے کو اس کی برداشت سے زیادہ نہیں آزماتا اور پھر اگر وہ رب اسے تم سے دور ناکرتا تو تم اس رب کے قریب کیسے ہوتے اور پھر عشق حقیقی کے کیے عشق مجازی کا ہونا ضروری ہوتا ہے بچے تم ابھی تک اس رب سے اسے مانگ رہے ہو ایک بار اس کے بجائے رب کو مانگ کر دیکھو تمہیں وہ تمہارا عشق بھی دے دے گا،،،" امام صاحب کی بات پر وہ ان کی طرف دیکھنے لگا تو وہ مسکرائے تھے۔

۔۔۔ "آپ کو پتا امام صاحب میں پیار محبت عشق پر یقین نارکھنے والا آج اس کے لیے عشق زادہ بن گیا ہو وہ لڑکی مجھے میرے رب کے قریب کر گئی ہے لیکن امام صاحب میں عشق اپنے محرم سے کرنا گناہ تو نہیں ہے نا وہ تو میری محرم تھی اس سے میں نے کوئی حرام تعلق نہیں بنایا پھر اللہ اسے مجھ کیوں نہیں لوٹا رہا،،،" تکلیف اس کی آواز سے ظاہر ہو رہی تھی۔

۔۔۔ "بچے تم اللہ پر یقین رکھو وہ تمہاری ضرور سننے گا اور میں بھی دعا کرونگا تمہارے لیے،،،" ان کی بات پر وہ مسکراتا اپنے آنسو صاف کر گیا تھا۔

۔۔۔ "چلو شاباش اٹھو فجر کا وقت ہو رہا،،،" امام صاحب اسے کہتے اٹھ گئے تھے جس پر وہ وہ مسکرایا تھا۔ ان کے جانے کے بعد وہ پھر ویسے ہی بیٹھ گیا تھا۔

۔۔۔"کوٹن کینڈی دیکھوں تم نے مجھے میرے رب کے قریب کر دیا ہے اب میں تمہیں اپنے رب سے ہی مانگوں گا تم جیسا چاہتی تھی میں ویسا ہو گیا ہوا اب تو آ جاؤ یار،،،" بسام نے اپنے آنکھیں بند کر کھول بے بسی سے بولا تھا۔ پھر وہ اٹھاتا فجر کی نماز ادا کرنے لگا تھا۔ نماز ادا کر وہ دعا کر کچھ ہی دیر بعد مسجد سے نکل گیا تھا۔

زین اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا۔ آج کل اس کا موڈ کافی اچھا تھا۔ کیونکہ ماہ اور اس میں سب کچھ نارمل چل رہا تھا وہ ابھی بھی بیٹھا ماہ کے بارے میں سوچ رہا تھا آج اس کا ارادہ اسے اپنے ساتھ کہی باہر لے کر جانے کا تھا۔ وک ابھی بس اپنے کام ختم کر جانے ہی والا تھا جب سامنے سے اس کے آفس میں حسنین آیا تھا جسے دیکھ زین کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔

۔۔۔ "تم یہاں کیا کر رہے ہو،،،" وہ غصے سے بولا تھا جبکہ اسے غصہ

ہوتا دیکھ حسنین مسکراتے اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

۔۔۔ "ارے ارے خانزادہ صاحب آپ تو غصہ ہی کر گئے میں تو آپ

سے حال حوال پوچھنے آیا تھا" وہ ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔ "مجھے ضرورت نہیں ہے نکلو یہاں سے،،،" زین سنجیدگی سے

بولا تھا۔

۔۔۔ "یار تم نے کتنا غلط کیا ہے نا ہمارے درمیان آکر لیکن خیر وہ بیوی

تو تمہاری ہے مگر محبت وہ آج بھی مجھ سے کرتی ہے،،،" حسنین کی بات

پر وہ غصے سے دھاڑا تھا۔

۔۔۔ "وہ میری بیوی ہے حسنین اور اگر اپنی زندگی چاہتا ہے تو نکل جا

یہاں سے،،،" زین کی دھاڑ پر وہ شاطرانہ مسکراہٹ کے ساتھ اٹھا تھا۔

۔۔۔"میں جاتو رہا ہو لیکن زین خانزادہ اتنا تجھے بتا دو جسے تو اپنی بیوی کہہ رہا ہے نا وہ مجھ سے فون پر لمبی لمبی باتیں کرتی ہیں اور صرف یہی نہیں میں تو آج اس سے مل کر بھی آ رہا ہو،،،" حسنین نے بولتے اس کے سامنے اپنا فون کیا تھا جس پر ماہا کا نمبر تھا لیکن وہ کچھ اور نوٹ کرتا اس سے پہلے حسنین فون پیچھے کرتے مسکراتے وہاں سے نکل گیا تھا کیونکہ وہ جو کرنے آیا تھا وہ کر گیا تھا۔ جبکہ اس کے جانے کے بعد زین نے اپنے آفس کی حالت بگاڑی تھی۔

۔۔۔"آہہ ماہا جہانزیب خان بولا تھا میں نے مجھے پھر دھوکا مت دینا اب جو ہو گا وہ تم خود بھگتو گی،،،" وہ غصے سے دھاڑتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا آفس سے نکلتا چلا گیا تھا۔

وہ کچھ گھنٹے ہی سو سکا تھا پھر اٹھتے وہ لاہور کے لیے نکلا تھا اسلام آباد میں رہ وہ ویسے بھی کچھ کر سکتا تھا اسی لیے وہ اپنے آپ کو کاموں میں مصروف کر رہا تھا لیکن یہ اس کی بھول تھی کیونکہ ماہا کے بولے گئے الفاظ اس ہے دماغ سے جا ہی نہیں رہے تھے وہ ڈرائیور کے ساتھ انرپورٹ گیا تھا پھر کچھ ہی گھنٹوں میں وہ لاہور کی سرزمین پر قدم رکھ گیا تھا اپنا سامان لیے وہ باہر نکلا تو سامنے ہی شاہ کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا جسے دیکھتے وہ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجاتے اس تک جاتا اس کے گلے لگا تھا۔

-- "فائنلی مسٹر خانزادہ نے ہمیں موقع دے ہی دیا،،" شاہ نے اس زور سے گلے لگاتے بولا تھا۔ جس پر وہ اس سے الگ ہوا تھا۔

-- "ویسے اس طرح گلے لگنا مجھے صرف میری بیوی کے پسند ہے،،" وہ اپنی گلاس اتار شرٹ کے ساتھ لگتے بولا تھا۔

۔۔۔"ہاں ہاں وہی بیوی ناجواب تیری شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی
اور کل رات بھی اس نے تیری ستھری کی ہے ویسے تو اسی لائق
ہے،،،" اس کی بات پر زین کا منہ بنا تھا کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے
کو کچھ بتائے یا نابتائے لیکن پھر بھی دونوں کو ایک دوسرے کی ساری
خبر ہوتی تھی۔

۔۔۔"کیمنے اب تو تیری بیوی بھی ہے پھر بھی دوسروں کی زندگیوں
میں کیا چل رہا تجھے ساری خبر ہوتی ہے،،،" زین کے بولنے پر وہ ہنسا تھا۔
۔۔۔"ہا ہا کیونکہ تم لوگ انسانوں والے کام نہیں کرتے اسی لیے خبر
رکھنی پڑتی ہے تاکہ تم لوگ جب کچھ زیادہ غلط کرو تو میں سنبھال تو
لو،،،" اس کے بولنے پر زین مسکرایا تھا کیونکہ وہ ایسا ہی تھی اپنے سے
جڑے ہر رشتے کی فکر کرنے والا لیکن پہلے وہ شو نہیں کرواتا تھا مگر اب
وہ بتا بھی دیا کرتا اور یہ تبدیلی اس کی بیوی کی وجہ سے آئی تھی جس نے

اسے بہت بدل دیا تھا۔ وہ دونوں باتیں کرتے کرتے پارکنگ ایریا تک آئے تھے۔ پھر گاڑی میں بیٹھتے شاہ نے گاڑی ایریو رٹ سے باہر نکالی تھی۔

-- "مجھے ہوٹل چھوڑ دے ایڈریس تجھے سنڈ کر رہا ہو میں،،، "زین نے فون یوز کرتے مصروف سے انداز میں بولا تھا جس پر یمان نے گاڑی کو بریک لگائی تھی۔

-- "پیس جانے میں کیا موت پڑ رہی ہے تجھے،،، "اس کے گاڑی روکنے پر زین نے اسے دیکھا تو وہ اسے گھورتے بولا تھا۔

-- "یار اچھا نہیں لگتا،،، "اس کے بولنے پر یمان نے سوچتے پوچھا تھا۔

-- "کیا اچھا نہیں لگتا پہلے بھی تو تو یا بسام جو بھی آتا پیس ہی رہتے تھے پھر اب کیا ہے جو اچھا نہیں لگتا، "وہ نا سمجھی سے بولا تھا۔

۔۔۔"یار پہلے تو تم لوگ تھے بس لیکن اب تو تم سب کی بیویاں بھی ہیں
تو بس اسی لیے،،،"زین نے اسے سمجھایا تھا۔

۔۔۔"وہ تو ٹھیک کہہ رہا لیکن جائے گا تو پیلس ہی کیوں میری اینجل کو
جب سے پتا چلا ہے تو لاہور آ رہا اس نے میرا سر کھالیا ہے لالہ کو یہی لے
کر آنا آپ بھی اب آخر کو تو اس کے یان کا جگڑی یار اور اس کی دوست کا
بیغرت شوہر جو ٹھہرا،،،"یمان نے اسے تفصیل سے بتاتے آخر میں
آنکھ ونگ کی تھی۔

۔۔۔"نہایت ہی کمینا ہے تو سالا،،،"جس پر وہ دانت پیس کر بولا تو
یمان کا قہقہہ پوری گاڑی میں گونجا تھا۔ وہ لوگ کچھ ہی دیر میں پیلس
پہنچ گئے تھے۔ جہاں گاڑی پارک کر وہ دونوں نکل پیلس کے اندر والے
حصے کی طرف بڑھے ہی تھے جب گارڈن سے ازلان بھاگتا ان لوگوں
کی طرف آیا تو دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

۔۔۔ "بابا ااااا،،،،، "وہ بھاگتا یمان کی طرف آیا تو یمان نے مسکراتے اسے
گوڈ میں اٹھالیا تھا۔

گوڈ میں اٹھالیا تھا۔

۔۔۔ "چوزے آرام سے گر جاتا پھر،،،" ایمان نے اس کا گال چومتے

بولاقھا۔

۔۔۔ "آپ کو پتا بابا میں آپ کا اور زین چاچو کا ویٹ کر رہا تھا" اس کے بولنے پر دونوں مسکرائے تھے جبکہ اسے یمان کی گود سے زین نے پکڑ لیا تھا۔

لیا تھا۔

۔۔۔ "اچھا جی اور میرا شیر ویٹ کیوں کر رہا تھا،،، "زین نے مسکراتے

پوچھا تھا۔

۔۔۔ "کیونکہ آپ خب مجھ سے ملنے آتے تو میری چاکلیٹس لے کر آتے نا بابا تو دیتے ہی نہیں لیکن آپ کو پتا میری پرس نس بہت اچھی ہے

۔۔۔ "کیونکہ آپ خب مجھ سے ملنے آتے تو میری چاکلیٹس لے کر

آتے نابا باتو دیتے ہی نہیں لیکن آپ کو پتا میری پر نس بہت اچھی ہے

وہ مجھے چاکلیٹس بھی دیتی ہیں اور آئسکریم بھی،،،" وہ رازداری سے بولا
تھا لیکن یمان سن چکا تھا اسی لیے زین کے بولنے سے پہلے وہ بولا تھا۔
۔۔۔" از لان کتنی بار بولا ہے میں نے ماما بولا کرو اور آج تمہارے ساتھ
تمہاری ماما کی بھی کلاس لگے گی جو تمہیں بگاڑ رہی ہے،،،" یمان اسے
گھورتے بولا تھا جس پر وہ مسکرا گیا تھا۔

۔۔۔" یا اس بار مجھے یاد نہیں رہی بٹ صبح چلنا میرے ساتھ پھر جو لینا
ہو میرے شیر نے وہ لے لے ٹھیک ہے،،،" زین نے اس کا گال چومتے
بولا تھا جس پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔" سچی چاچو،،، جی چاچو کی جان،،،" اس کے معصومیت سے بولنے
پر وہ بھی مسکراتے بولا تھا۔ وہ لوگ اندر داخل ہوئے تو سامنے ہی سب
اوپن لاؤنچ میں بیٹھے تھے جن تک یمان نے پہلے مہک کی پیشانی چوم
اسے گلے لگایا تھا وہ جب سے ٹھیک ہوئی تھی یمان ایسے ہی کرتا تھا جب

بھی باہر سے آتا تو اس کے ماتھے پر بوسہ دے اسے گلے لگتا تھا پہلے تو وہ اس کی حرکت پر لال ہو جایا کرتی تھی لیکن اب تو اسے عادت ہو گئی تھی جس دن وہ ناکرتا اس دن اسے لگتا وہ ناراض ہے۔

۔۔۔"سو یہ لوجی آپ کے لالہ جو ہوٹل جانے کے چکروں میں تھے،،،"یمان نے مسکراتے اسے بتایا تھا۔

۔۔۔"کیوں لالہ آپ نے ہوٹل کیوں جانتا تھا آپ کے دوست کا گھر ہے نہیں دوست کو چھوڑے آپ کی بہن کا گھر ہے یہ،،،"مہک کے معصومیت سے بولنے پر زین مسکرایا تھا۔

۔۔۔"مسٹر زین یہ میری پیاری سی جان میری زندگی میری کل کائنات میری بیوی مہک یمان شاہ ہے اور جانم اس کا تو تمہیں پتا ہی ہے یہ وہی ہے جو ملک کے بعد تمہاری دوسری سوتن ہے،،،"یمان نے مسکراتے مہک کو اپنے محبت بھری نظروں کے حصار میں لیے بولا تھا۔

۔۔۔ "اچھا اچھا بھائی اپنی بیوی کی تعریفیں آپ بعد میں کر لینا پہلے کچھ کھالے ہم سب کو بھوک لگی ہے لیکن یہ آپ کی بیوی نے کسی کو کھانے نہیں دیا،،" موسیٰ نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے بولا تھا جس پر مہک نے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔ "ہاں چلو کھانا کھائے پھر جناب آپ نے جانا ہے آج،،" یمان کے بولنے پر اب ہی اٹھتے تھے۔ جبکہ اس نے زین سے پوچھا تھا جس پر وہ سر ہلا گیا تھا۔ کھانے کی ٹیبل پر ہی یمان نے نور و غیرہ سے بھی اس کا انٹرو کروایا تھا۔

یہ منظر ایک اپارٹمنٹ کا تھا جہاں اس وقت وہ کچھ دیر پہلے ہی آفس سے آئی تھی۔ اور آتے ہی اپنے کمرے میں آئی تھی جہاں کیئر ٹیکر چھوٹے سے ایک مہینے کے گول مٹول بچے کو گود میں لیے چپ کروانے کی

کوشش کر رہی تھی جو مسلسل روئے جا رہا تھا۔ وہ اپنا بیگ رکھ اس تک آتی اس بچے کو خود پکڑ گئی تھی۔

۔۔۔ "بس ماما کی جان ماما آج لیٹ ہو گئی سوری نا،،،" وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے پیار سے بولی تھی جبکہ ماں کا لمس ملتے وہ بچہ بھی چپ ہو گیا تھا۔
۔۔۔ "شکریہ میرب میری ہلپ کرنے کے لیے،،،" وہ اسے دیکھ مسکراتے بولی تو وہ بھی مسکرا گئی تھی۔

۔۔۔ "ارے کوئی بات نہیں خیر اب میں چلتی ہو آپ اسے دیکھ لو،،،" جس پر وہ بھی مسکرا کر جواب دیتی کمرے سے نکل گئی تھی اس کے جاتے وہ اس بچے کے ساتھ مصروف ہو گئی تھی۔

۔۔۔ "ماما کی جان میرا پیارا سا بیٹا،،،" وہ اب اسے لیے بیٹھی تھی اس کی زندگی تو جیسے اس بچے میں ہی تھی جسے نجانے کتنی مشکلوں کے بعد وہ دنیا میں لائی تھی۔ وہ بیٹھی اب اس کے ساتھ کھیل رہی تھی جبکہ وہ بچہ

اپنا چھوٹے چھوٹے ہاتھوں پاؤں مارا کھلکھلا کر ہنس رہا تھا۔ ابھی وہ بچے کے ساتھ کھیلنے میں ہی مصروف تھی جب باہر بل ہونے پر وہ اسے اٹھاتی باہر دیکھنے کے لیے آئی تھی۔ جبکہ دروازہ کھول اپنے سامنے کھڑے یمان کو دیکھ وہ خوش ہوئی تھی۔

-- "لالہ آپ بھابھی بھی آئی ہیں ساتھ" وہ خوش ہوتے بولی تھی۔ جس پر یمان نے مسکراتے اس کے ہاتھ سے اس بچے کو پکڑا تو وہ بھی اسے دیکھ ہنسا تھا۔

-- "نہیں بھابھی نہیں آئیں لیکن کوئی اور آیا ہے،،،" اس کے بولنے پر وہ لڑکی کچھ بولتی اس سے پہلے ہی زین کو دیکھ اس نے منہ پھولا یا تھا۔ جبکہ وہ لوگ اب اندر آ گئے تھے۔

۔۔۔ "لالہ انہیں بتادے میں نہیں بات کر رہی ان سے یہ اب آرہے
ہیں ویسے تو بڑا بیٹا بیٹا کہتے تھے اور پھر بیٹے کے آنے پر اسے دیکھنے بھی
نہیں آئے،،، "اس کے غصے سے بولنے پر زین نے کان کھجایا تھا۔
۔۔۔ "سوری یار میں بڑی تھا پھر کچھ مسئلے ہو گئے تھے،،، "زین نے
کہتے بچے کو یمان سے لینا چاہا جب وہ لڑکی پھر بولی تھی۔
۔۔۔ "لالہ خبردار آپ نے میرے بیٹے کو انہیں ہاتھ بھی لگانے دیا تو
اچھا نہیں ہو گا ابھی جا کر کام کرے اپنا اور مسئلے دیکھے،،، "وہ منہ
پھولائے بولتی بہت معصوم لگ رہی تھی۔ جبکہ اس کی بات پر عمل
کرتے یمان اس بچے کو پیچھے کر گیا تھا۔
۔۔۔ "یہ غلط ہے یار مجھے دیکھنے تو دو اچھا نا سوری کر رہا ہوا اب میں کچھ
دن یہی ہوا اور تم بھی ساتھ پیلس چل رہی تاکہ میں دونوں کے ساتھ
ٹائم گزار لو،،، "زین کی بات پر وہ سوچنے لگی تھی۔

۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے لیکن میں یہی پر ٹھیک ہو آپ آ کر مل لیا کرنا اس سے،،،"اس کا موڈ ٹھیک دیکھ وہ بچے کو یمان سے پکڑ گیا تھا۔

۔۔۔"ارے میرا بچہ ڈیڈ کی جان سوری ڈیڈ پہلے نہیں آ سکتے لیکن اب وہ اپنے بیٹے کے پاس رہے گے،،،"زین اس کے گال دھیان سے چومتا پیار سے بولا تھا اسے دیکھ تو وہ سب بھول ہی گیا تھا جیسے آخر بھولتا بھی کیوں نا اس کا اپنا خون جو تھا وہ خانزادہ ہاؤس کا وارث۔

۔۔۔"یار اس کی آنکھیں تو بالکل میرے جیسے ہیں ہیزل گرے،،،"اس کی آنکھیں دیکھ زین مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔"جی لیکن میرا بیٹا زیادہ پیارا ہے،،،"وہ اتر کر بولی تھی۔

۔۔۔"جی جی پتا ہے مجھے ہمارا چھوٹا خانزادہ زیادہ پیارا ہے"زین ہنستے بول اس کے ساتھ مصروف ہوا تھا۔

۔۔۔"تم نے ساتھ کیوں نہیں جانا،،،"اب کی بار یمان بولا تھا۔

۔۔۔ "نہیں لالہ اچھا نہیں لگے گا،،،" وہ آہستہ آواز میں بولی تھی جس پر
یمان بولا تھا۔

۔۔۔ "یہ کیا بات ہوئی گڑیا میں اب ایک نہیں سنو گا چپ کر کے ساتھ
چل رہی ہو ہمارے،،،" اس کے غصے سے بولنے پر وہ پریشان ہوتے
بولی تھی۔

۔۔۔ "لالہ لیکن،،،" وہ بول ہی رہی تھی جب یمان پھر بولا تھا۔
۔۔۔ "زیادہ دن نار کنا جب تک یہ کمینا یہاں ہے تب تک رک جانا
اینجل اور از لان بھی چھوٹے کو مس کر رہے ہیں،،،" اس کے بولنے پر
وہ ہاں میں سر ہلا گئی تھی جس پر وہ لوگ کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر وہ
دونوں اسے لیے وہاں سے نکلے تھے۔

وہ ابھی ڈاکٹر کے روم میں بیٹھی ڈاکٹر کا انتظار کر رہی تھی جو اس کی فائل لینے گئی تھی جب اس کے فون پر کسی ان نون نمبر سے آج پھر میسج آیا تھا کچھ دنوں سے اسے اس نمبر سے میسج آرہے تھے جسے دیکھتے وہ اسے بلوک کر چکی تھی جو کوئی بھی اسے بسام کے خلاف کرنا چاہا رہا تھا لیکن وہ اب میسج بنادیکھے ہی بلوک کر دیا کرتی تھی ابھی بھی اس نے یہی کیا تھا وہ کچھ سوچتی یا کرتی اس سے پہلے ڈاکٹر مسکراتے اس کی فائل لیے آ اس کے سامنے بیٹھی تھی۔

--- "مسسز بسام آپ کی رپورٹ آگئی ہے شک تو مجھے ہو رہا تھا لیکن رپورٹ سے کنفرم ہو گیا،،" ڈاکٹر نے فائل اس کے سامنے کرتے بولا تھا۔

--- "کیا مطلب ڈاکٹر میں سمجھی نہیں،،،" وہ کچھ پریشان ہو بولی تھی۔

۔۔۔ "بہت بہت مبارک ہو آپ کو مسسز بسام آپ ماما بننے والی ہیں،،،" ڈاکٹر کی بات پر اس کی آنکھیں پھیلی تھیں۔

۔۔۔ "کی کیا آپ سچ کہہ رہی ہے می میں سچی میں ماما،،،" وہ حیران ہو بولی تھی جبکہ خوشی تو اس کے چہرے پر تھی۔

۔۔۔ "جی جی میں سچ کہہ رہی ہوں اب آپ ہوا اپنا بہت دھیان رکھنا ہے اور چیک اپ ہے لیے آتے رہنا ہے،،،" ڈاکٹر اسے حیران دیکھ مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "شکریہ آپ کا بہت بہت،،،" جس پر سوہا اس سے ملتی جلدی سے باہر نکلتی گاڑی میں بیٹھی تھی جو بسام نے ڈرائیور کو کہہ منگوائی تھی اس کا رخ اب یونیورسٹی کی طرف تھا آخر کو بسام کو بھی تو بتانا تھا نا اور پھر اس کا شو بھی تھی آج۔

اوی بی کے تو یہاں کیا کر رہا شوپر نہیں جانا،، "حمدان نے اس کے پاس آتے اس سے پوچھا تھا جو میوزک کلاس میں ہی بیٹھا تھا۔

۔۔۔ "جانا ہے یار میں بس سوہا کا ویٹ کر رہا وہ آ جائے پھر آتا ہو تم

لوگ جاؤ تب تک،،، "بسام نے اپنا فون بند کرتے اس سے بولا تھا۔

۔۔۔ "چل ٹھیک ہے ہم لوگ نکل رہے ہیں تو آ جانا،،، "حمدان اسے

بولتا وہاں سے نکلا تھا جب وہ پھر اپنے فون میں مصروف ہوا تھا۔ لیکن وہ

زیادہ دیر تک مصروف نہیں رہا تھا کیونکہ تانیہ اس کے سامنے آکھڑی ہو

گئی تھی جسے اس نے نظریں اٹھا دیکھا تھا لیکن پھر اپنے فون میں

مصروف ہو گیا تھا۔

۔۔۔ "بے بی تم مجھے اگنور کیوں کر رہے ہو،،، "وہ مسکراتے اس کے

ساتھ بیٹھتے بولی تھی جس پر بسام اس کے پاس سے اٹھ گیا تھا۔

۔۔۔ "مسئلہ کیا ہے تمہارا،،، "وہ غصے سے بولا تھا۔

--- "تم میرا مسئلہ ہو،،،" وہ مسکراتے بولی تھی۔

--- "دیکھو مجھے نہیں پتا تھا وہ تمہاری بہن ہے ورنہ میں اسے کیوں

کچھ کہتی تمہیں پتا ہے نا مجھے تمہارے پاس کوئی اور لڑکی پسند نہیں تھی

اور اب تم نے شادی بھی کر لی،،،" وہ اسے سمجھانا چاہ رہی تھی۔

--- "مجھے کچھ نہیں سننا تم جاسکتی ہو یہاں سے اور ہاں میں شادی کرو یا

جو مرضی تمہیں کیا،،،" بسام غصے سے دھاڑا تھا۔ جس پر اسے بھی غصہ

آیا تھا۔

--- "تم نے وقت میرے ساتھ گزارا تھا بسام خانزادہ اور شادی اس

معمولی سی لڑکی سے کر لی" وہ ابھی غصے سے چیخی تھی۔

--- "وہ معمولی نہیں بسام خانزادہ کا عشق ہے،،،" بسام اسے بولتے

وہاں سے جانے ہی لگا تھا جب وہ اس کا کالر پکڑ گئی تھی۔

۔۔۔ "تم ایسا کیسے کر سکتے ہو،،،" وہ چیخی تھی جبکہ بسام اس کے ہاتھ اپنے کالر سے ہٹاتا آگے بڑھا تھا لیکن اس کے باہر جانے سے پہلے وہ اس تک جاتی اس کے سینے سے لگی تھی جبکہ اس کی حرکت پر بسام شاکت ہوا تھا۔ وہ اس کے ساتھ اس طرح لگی تھی باہر سے دیکھنے والوں ہو کچھ اور ہی لگنا تھا۔ بسام کچھ بولتا اس سے پہلے ہی وہ اس سے الگ ہو گئی تھی۔

۔۔۔ "میں جانتی ہو بسام تم نے یہ شادی صرف بدلا لینے کے لیے کی تھی اس لڑکی نے تمہیں سب کے سامنے تھپڑ مارا تھا،،،" وہ مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔ "ہاں میں نے نکاح صرف بدلا لینے کے لیے کیا تھا بس لیک،،،"

وہ مزید کچھ بولتا اس سے پہلے باہر کچھ گرنے کی آواز آئی تھی جس پر دونوں کے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ لیکن کچھ کچھ بولتا اس سے پہلے بسام کے فون پر میسج آیا۔ وہ علی کا میسج دیکھ تانیہ کو گھور کر باہر نکلا تو

دروازے کے پاس لوہے کا راڈ گرا تھا جو شاید سائیڈ پر پڑا تھا کسی کے
ٹکرا نے پر وہ گرا تھا لیکن بسام اسے اگنور کر سوہا کو ایڈریس سنڈ کر نکلا گیا
تھا جبکہ تانیہ شاطرا نہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے کسی کو کال کرتی کلاس
سے نکل گئی تھی۔

وہ لوگ اس وقت ڈریم پیلس کے اوپن لاؤنچ میں بیٹھے تھے جبکہ یمان
اور زین کسی کام سے گئے تھے۔ زین ہولاہور آئے تین دن ہو گئے تھے
اور ان تین دنوں میں وہ دونوں کے ساتھ کافی ٹائم گزار چکا تھا۔
۔۔۔ "ماما یہ کتنا پیارا ہے نا،،،" از لان مہک کی گود میں اس بچے کو پیار
کرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہمم بلکل میرے بیٹے کے جیسا،،،" جس پر وہ مسکراتے بولے
تھی۔

۔۔۔ "مامامیری بہن کب آئے گی،،،" اب کی بار وہ اداس ہوا تھا۔

۔۔۔ "پتا نہیں بابا سے پوچھنا،،،" وہ بھی اداس ہوتے بولی تھی۔ جبکہ

ان دونوں کو دیکھ پری نے بات بدلی تھی۔

۔۔۔ "بھابھی زین لالہ چھوٹو کو اور بھابھی کو اپنے ساتھ لے جائے گے تو

ہم لوگ کیا کرے گے،،،" پری کی بات پر وہ لڑکی مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "کیا ہی کر سکتے اس نے جانا تو ہے نا اپنے گھر،،،" اب کی بار نور بولی

تھی۔

۔۔۔ "ہاں لیکن میں سوچ رہی تھی ماہا کا کیار یکشن ہو گا دونوں کو دیکھ

کر،،،" اب کی لیزرے کے بولنے پر وہ لڑکی بھی سوچنے لگی تھی۔

۔۔۔ "مہک بھابھی اب لوگ انہیں منع کر دینا مجھے نہیں جانا ان کے گھر

ان کی بیوی تو کیا وہاں کسی کو نہیں دیکھنا مجھے،،،" وہ کچھ غصے سے بولی

تھی۔

۔۔۔ "ایسے کیسے نہیں جانا کبھی نا کبھی تو جانا ہے نا اور پھر کب تک زین
لالہ سب سے چھپائے گے پتا تو سب کو لگ ہی جانا ہے یار،،،" وہ اسے
سمجھاتے بولی تھی۔

۔۔۔ "کیسے پتا لگے گا جب میں یہاں سے دور چلی جاؤ گی اپنے بیٹے کو لے
کر،،،" اس کی بات پر سب پریشان ہوئے تھے۔
۔۔۔ "کیا مطلب،،،" نور نے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "میں یمان لالہ سے بات کرو گی مجھے کہی دور بھیج دے جہاں ان
لوگوں میں سے کوئی نا آ سکے،،،" اس کی بات پر سب چپ ہوئے تھے
مگر مہک بولنے ہی لگی تھی جب یمان اور زین آئے تھے یمان آتے
مہک سے پھر از لان سے ملا تھا جبکہ زین نے آتے بچے کو پکڑا تھا۔

۔۔۔ "ڈیڈ کی جان ڈیڈ تمہیں بہت مس کرے گے،،،" زین اس کے
گال چومتے بولا تھا جبکہ اس کی بات پر سب حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔ "زین آج رات واپس جا رہا تھا اور یہ دونوں یہی پیلس رہے گے
اب،،،" یمان نے سب کو حیران دیکھ بتایا تھا۔

۔۔۔ "لیکن یان لالہ نے تو دونوں کو لے کر جانا تھا،،،" مہک کے

پوچھنے پر زین بولا تھا۔

۔۔۔ "جانا تھا لیکن اب یہی پر ہیں دونوں فلحال میں پہلے وہاں والے

مسئلے حل کر لو پھر ان دونوں کو لے کر جاؤ گا اور ویسے بھی میرے کچھ

دشمن میری تاک میں ہیں اسی لیے مجھے ادھر بھی سب کو دیکھنا ہے اور یہ

دونوں یہی پیلس رہے گے کیونکہ یہ سیف ہے،،،" وہ سنجیدگی سے بولا

تھا۔

۔۔۔ "پرنس چاچی اور بے بی یہی پر ہیں،،،" ان کی باتیں سن از لان

جو مہک کے پاس کھڑا تھا اسے اپنی طرف متوجہ کر بولا تھا جب یمان

آگے ہوا سے اٹھا گیا تھا۔

۔۔۔ "ازلان کتنی بار بولا ہے ماما بولا کرو اسے اور ہاں یہی پر ہیں تمہاری
چاچی اور بے بی،،، "یمان نے اسے گھورتے بولا تھا۔
۔۔۔ "یان آپ نابلس میرے بیٹے کے پیچھے پڑے رہا کرے،،، "جس
پر مہک غصے سے بولی تو سب ہنسنے لگے۔ وہ سب لوگ بیٹھ اپنی باتوں میں
مصروف ہوئے تھے۔

زین آفس سے سیدھا گھر آیا آتے اپنے کمرے میں آیا تھا جہاں ماہاتیار
بیٹھی اپنے فون میں کچھ کر رہی تھی جب زین نے غصے سے اس تک
آتے اس کے ہاتھ سے فون کھینچتے بنا دیکھے اسے دیوار میں مارا تھا جس پر وہ
چینتی تھی۔

۔۔۔ "تم باہر کیا کرنے گئی تھی ماہاجہان زیب خان،،، "وہ اس کے ہاتھ کو
اپنی سخت گرفت میں لیتے اسے کھڑا کرتے دھاڑا تھا۔

۔۔۔ "زی زین وودہ می میں،،،" اسے غصے میں دیکھ ماہاسے بولا بھی نہیں
جارہا تھا۔

۔۔۔ "مجھے جلدی جواب چاہیے،،،" زین اپنی آواز کچھ کم کر سختی سے
بولا تھا۔

۔۔۔ "میں ڈاکٹر پر گئی تھی آپ تھے نہیں تو بی جان کی رپورٹ،،،" وہ
بس اتنا ہی بولی تھی جب زین اپنے فون پر کچھ کرنے لگا تھا پھر اس کا ہاتھ
چھوڑ فون کی سکرین اس کے ساتھ سامنے کر گیا جہاں وہ حسنین کے
ساتھ کھڑی تھی تصویر کچھ اس طرح لی گئی تھی کہ دیکھنے والے کو وہ
ایک دوسرے کے قریب لگ رہے تھے۔

۔۔۔ "زی زین نے جھ جھوٹ ہے ی یہ،،،" ماہاروتے بولی تھی لیکن وہ
سن ہی کب رہا تھا۔

۔۔۔ "تم بی جان کے بہنے یہ سب کر رہی ہو میں نے بولا تھا مجھے دھوکہ
نادینا تم سب عورتیں ایک سی ہوتی ہو،،،" اب کی بار زین نے اس کے
بالوں کو سختی سے پکڑا تھا جس پر وہ کراہی تھی۔

۔۔۔ "سب کی نظروں میں بہت شریف ہونا تم آج سب کو پتا چلے گی
تمہاری اصلیت،،،" وہ کہتا اسے گھسیٹے اپنے ساتھ لیے کمرے سے نکلا
تھا۔

۔۔۔ "زین پلیز روکے خدا کے لیے زین میں آپ کی عزت ہو کچھ تو
خیال کرے زین پلیز روک جائے میں نے کچھ نہیں کیا،،،" وہ مسلسل
اس سے اپنا آپ چھوڑانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اسے اپنے
ساتھ لیے نیچے آیا تو ڈرائینگ روم میں ہی بی جان کے ساتھ جہانزیب
خان بیٹھے تھے جو کچھ دیر پہلے ہی آئے تھے جبکہ بسام اپنے کمرے میں

تھا۔ زین نے اسے ان لوگوں کے درمیان لے جا جھٹکے سے چھوڑا تھا جس پر وہ گرتی اس سے پہلے جہانزیب خان اسے تھام گئے تھے۔

۔۔۔ "زین یہ کیا حرکت تھی،،،" وہ ماہا کو اپنے سینے سے لگاتے غصے سے بولے تھے۔ جبکہ بی جان بھی کھڑی ہو گئی تھی۔ ان کی اونچی بولنے پر بسام بھی اپنے کمرے سے نکل آ گیا تھا۔

۔۔۔ "پاپا پوچھے اپنی بیٹی سے یہ میرے نکاح میں ہوتے ہوئے کیا کرتی پھر رہی ہے،،،" اس کی بات پر ماہا اپنے باپ سے الگ ہوئی تھی۔

۔۔۔ "زین خدا را چپ کر جائے کیوں اپنی اور میری عزت کا تماشہ بنا رہے ہیں،،،" وہ اس کے سامنے آتے اس کا ہاتھ تھامتے بولی تھی جب وہ اپنا ہاتھ چھڑوا گیا تھا۔

۔۔۔ "تمہاری عزت ہے ماہا جہانزیب خان جو لڑکیاں کسی کے نکاح
میں ہوتے ہوئے بھی جگہ جگہ منہ مارے ان کی عزت ہوتی بھی
ہے،،،" وہ ابھی اتنا ہی بولا تھا جب جہانزیب خان پھر بولے تھے۔

۔۔۔ "زین خانزادہ تم میری بیٹی کے بارے میں بول رہے ہو،،،" ان
کی بات پر وہ ہنسا تھا۔ اور ساتھ ہی اس نے وہ تصویریں سب کو دیکھائی
تھی جبکہ ماہا کھڑی سب دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔ "یہ حسنین سے صرف ملتی ہی نہیں نجانے کتنی کتنی دیر باتیں بھی
کرتی ہے،،،" اس کی بات پر جہانزیب خان اور بی جان نے ماہا کو دیکھا
تھا جس پر وہ نفی میں سر ہلا گئی تھی۔

۔۔۔ "پاپالالہ کو،،،" بسام بولنے ہی لگا تھا جب جہانزیب خان اسے
چپ کروا گئے تھے۔

۔۔۔"بابا یہ جھوٹ،،،" ماہا نے بھی کوشش کی تھی لیکن وہ اسے بھی

چپ کروا گئے تھے۔ جبکہ ماہا کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

۔۔۔"زین خان زادہ تم چھوٹی سوچ رکھتے ہو گئے لیکن مجھے اپنی تربیت پر

پورا یقین ہے میری بیٹی مر تو جائے گی لیکن کبھی کچھ غلط نہیں کرے

گی،،،" جہانزیب خان نے ماہا کو اپنے ساتھ لگاتے بولا تھا۔

۔۔۔"مجھے بھی یہی لگتا تھا لیکن یہ اپنی عزت تو کیا میری عزت بھی برباد

کر رہی ہے،،،" وہ دھاڑا تھا جس پر اب بسام کی بس ہوئی تھی۔

۔۔۔"آپ ہوتے کون ہیں میری بہن کو کچھ کہنے والے اس کی عزت پر

بات کرنے والے،،،" وہ غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔"بسام تم اس گھٹیا لڑکی کے لیے اپنے لالہ،،،" وہ بول ہی رہا تھا

جب بسام پھر بولا تھا۔

۔۔۔"بس کرے زین خان زادہ وہ بہن ہے میری اور میں نے بولا تھا میں
اس کے معاملے میں بھول جاؤ گا کہ آپ میرے بھائی ہیں،،،"اب کی
بار بسام کی آواز مزید اونچی تھی۔ جس پر زین نے اس کا کالر پکڑا تھا۔
۔۔۔"بہن ہی ہے نا تمہاری یا پھر حسنین کی طرح تمہیں بھی کوئی
خواب دیکھائے ہیں اس نے،،،"اس کی بات پر بسام بولتا اس سے پہلے
بی جان اس تک جاتی اس کے چہرے پر تھپڑ مار چکی تھی۔
۔۔۔"زین کیا بکو اس کر رہے ہو تم آج تم نے ثابت کر دیا میں نے
تمہاری تربیت ٹھیک نہیں کی،،،"بی جان روتے بولی تھی جبکہ وہ تو
چہرے پر ہاتھ رکھ بی جان کو دیکھ رہا تھا جنہوں نے کبھی اسے ڈانٹا نہیں
آج اس پر ہاتھ اٹھا دیا۔
۔۔۔"بی جان آ،،،"وہ بولنے ہی لگا تھا جب جہانزیب خان چیخے تھے۔

۔۔۔"ماہااا"، ان کی چیخ پر سب نے پیچھے دیکھا تو ماہازمین بوس ہوئی
تھی جس پر سب اس ہی طرف بھاگے تھے جبکہ زین تو بس وہی کھڑے
اسے دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔"ماہامیری جان اٹھو،،،" جہانزیب خان اسے اٹھانے کی کوشش
کر رہے تھے۔

۔۔۔"ماہ گڑیا آنکھیں کھولوں یار،،،" بسام نے پریشان ہو بولا تھا۔ لیکن
اس کے ناٹھنے پر اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا گیا تھا۔

۔۔۔"اگر میری بہن کو کچھ ہوا تو آپ کو نہیں چھوڑوگا،،،" وہ زین کو
بول اسے لیے نکلا تھا جبکہ بی جان اور جہانزیب خان بھی اس کے ساتھ
ہی نکلے تھے ان لوگوں کے جاتے زین غصے سے اپنے کمرے میں گئے
تھے۔

وہ اسلام آباد واپس آ گیا تھا اس کا ارادہ تو پہلے ماہا کے پاس جانے کا کیا تھا لیکن وہ آیا ہی لیٹ تھا تبھی وہ گھر آ گیا تھا اور ناچا ہتے ہوئے بھی وہ اپنے کمرے میں آ گیا تھا جہاں آتے ہی اندر ہر طرف اسے ماہا کی خوشبو آرہی تھی زین نے لمبا سا سانس کھینچ اس کی خوشبو کو اندر اتارا تھا۔ وہ اندر آتا اپنی الماری کی طرف بڑھا تھا جہاں سے ایک بوتل نکال ٹیبل سے گلاس اٹھاتا اس میں وہ مشروب ڈال اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھول صوفے پر بیٹھا تھا۔

۔۔۔ "وہ تمہارا بچہ نہیں تھا زین وہ صرف میرا بچہ تھا اور تمہاری وجہ سے میں نے اسے بنا محسوس کیے کھو دیا مجھے تم سے محبت کرنے کی سزا اپنے بچے کی موت کی صورت میں ملی ہے تم قاتل ہو میرے بچے کے میری خوشیوں کے سنا تم نے تم قاتل ہو زین خانزادہ،،،" اس کو ماہا کے کہے الفاظ ایک بار پھر یاد آئے تھے۔

۔۔۔"تو مر جاؤ زین خانزادہ تمہیں مر ہی جانا چاہیے کیونکہ تم جیسا

انسان زندہ رہ کر کرے گا بھی کیا جو اپنی ہی بیوی کو بد کردار بنادے اس کا

تماشہ سب کے سامنے لگا دے جو اپنے ہی بچے کا قاتل ہو اس کا مر جانا ہی

ٹھیک ہے میری خوشیوں کے میرے بچے کے قاتل ہو تم زین خانزادہ

اللہ کرے تم بھی تڑپوں خوشیوں کو ترسوں تم سکون مانگوں تمہیں

سکون نالے بدعا ہے میری زین خانزادہ،،،"زین نے کرب سے

آنکھیں بند کی تھی۔

۔۔۔"اب مجھے تم سے محبت نہیں ہے صرف نفرت ہے صرف نفرت

سنا تم نے ماہا جہانزیب خان کو زین خانزادہ سے صرف نفرت ہے،،،"

وہ گلاس رکھتا اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔

۔۔۔"صرف نفرت ہے صرف نفرت سنا تم نے ماہا جہانزیب خان کو

زین خانزادہ سے صرف نفرت ہے،،،"زین کانوں پر ہاتھ رکھ سر نفی

میں ہلارہا تھا ماہا کے کہے الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے جس پر
تنگ آ زین نے اپنے ہاتھ ہٹا ٹیبل پر رکھا گلاس اٹھا زور سے دیوار پر مارا
تھا۔

۔۔۔ "آہہ ماہیسی،،،" وہ ایک دم چیخا تھا۔ زین کچھ سوچتا یا کرتا اس سے
پہلے اسے بیڈ کے سائیڈ پر ماہا کا عقص نظر آیا تھا جس پر زین نے اپنی
آنکھیں مسلی تھی لیکن وہ پھر بھی وہی پر تھی۔

۔۔۔ "اماہی ت تم آگئی،،،" وہ حیران ہو بولا تھا لیکن وہ بس اسے دیکھ
مسکرا رہی تھی جس پر وہ اٹھتا اس تک آیا تو وہ غائب ہو گئی تھی۔ جس پر
زین نے نظریں گھمائی تو باہر وہ اسے ڈریسنگ کے پاس نظر آئی تھی جس
پر وہ اس طرف گیا تو وہ وہاں سے بھی غائب ہو گئی تھی پھر اسے وہ
صوفے کی سائیڈ پر نماز ادا کرتے نظر آئی تھی جہاں وہ نماز ادا کیا کرتی

تھی زین جلدی سے وہاں گیا مگر وہ وہاں سے بھی غائب ہو گئی تھی۔
زین کو وہ ہر جگہ نظر آرہی تھی وہ اس وقت نشے کے زیر اثر تھا۔
۔۔۔ "ماہیسی ماہی بس کر دو آ جاؤ،،،" وہ وہی زمین پر بیٹھتا بول رہا
تھا۔

۔۔۔ "تم تمہارا نین مر جائے گا مر جائے،،،" زین کی آنکھیں بند ہو
رہی تھی پھر آہستہ آہستہ وہ زمین پر ہی لیٹا آنکھیں بند کر گیا تھا۔
وہ تکلیف میں تھا لیکن یہ تکلیف بھی تو اس نے خود ہی چنی تھی مگر عشق
کی منزل میں تکلیفیں بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں اور اب دیکھنا تو ہی تھا
کہ زین خانزادہ یہ تکلیفیں برداشت کرتا بھی ہے یا نہیں۔

وہ یونیورسٹی پہنچ بسام کو کال کرنے کی لگی تھی جب ایک لڑکی اس کے پاس آئی تھی۔

۔۔۔ "تم بی کے کوڈھونڈ رہی ہو،،،" اس لڑکی نے مسکرا کر بولا تو سوہا نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

۔۔۔ "وہ تو میوزک کلاس میں تانیہ کے ساتھ ہے میں نے ابھی دیکھا،،،" اس لڑکی بات پر سوہا کو عجیب لگا تھا لیکن وہ اسے بنا کچھ کہے میوزک کلاس کی طرف بڑھ گئی تھی کچھ ہی دیر میں وہ وہاں موجود تھی مگر وہ اندر جاتی اس سے پہلے ہی اندر کا منظر دیکھ اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلی تھی تانیہ بسام کے سینے سے لگ کر کھڑی تھی سوہا کو وہ سب دیکھ قدم اٹھانا مشکل لگنے لگا تھا۔ مگر وہ پھر بھی ہمت کر اپنے قدم اٹھانے ہی لگی تھی۔ جب تانیہ کو اس کی موجودگی کا احساس ہو گیا تھا تبھی وہ بسام سے سوال کرنے لگی تھی جس پر بسام اسے خود سے الگ کر

جواب دینے لگا تھا لیکن اس کے الفاظوں پر سوہا کی آنکھوں سے
آنسوؤں نکل تھے وہ بے اختیار اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ پیچھے کو قدم لینے
لگی تھی جب ایک راڈ اس کے پیچھے ہونے سے زمین پر گرا تھا جس پر وہ
جلدی سے وہاں سے بھاگ تھی۔ بسام اپنی بات مکمل کیے بغیر وہاں سے
نکل گیا تھا جبکہ تانیہ جو چاہتی تھی وہ ہو گیا تھا تبھی مسکراتے وہ بھی نکلی
تھی۔

سوہا وہاں سے بھاگ ایک خالی کلاس میں گئی تھی جبکہ اس کا دروازہ بند
کر وہ وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔

۔۔۔ "بسام آ آپ ایسا کیسے کر سکتے،،،" وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی
ہچکیوں کو روک رہی تھی۔

۔۔۔"می میں تو آپ سے محبت کرنے لگی تھی او اور آپ نے می یہ سب صرف ٹھپڑ کا بدلہ لینے کے لیے کیا کیوں بسام خانزادہ کیوں،،،"اسے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی وہ اپنا سردونوں ہاتھوں میں پکڑ گئی تھی۔

۔۔۔"تبھی اپنی بی جان کو نہیں بتا رہے تھے نا،،،"اس نے روتے سوچا تھا۔

۔۔۔"نہ نہیں سوہا خان ت تم کمزور نہیں پڑ سکتی،،،"اس نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔

۔۔۔"می میں یہاں سے دور چلی جاؤ گی اپنے بچے پر تمہارا سایہ بھی نہیں پڑنے دو گی بسام خانزادہ،،،"وہ کہتے اپنے آنسو صاف کرتا اٹھی تھی جب اس کے فون پر بسام کا میسج آیا تھا جسے دیکھ وہ تلخی سے مسکرائی تھی۔

۔۔۔"تم دھوکے بارہو،،،"سوہا نے بولتے اپنے فون سے سم نکال توڑ وہی پھنکی تھی پھر وہ وہاں سے نکلی تھی۔

وہ آج پھر خان ہاؤس آیا تھا جہاں ڈرائینگ روم میں ہی اسے جہانزیب خان بیٹھے نظر آئے تھے وہ سیدھا ان کے پاس آیا تھا۔

۔۔۔ "اسلام و علیکم پیپا،،،" زین نے نظریں جھکائے احترام سے کہا تھا جس پر وہ جواپنا کوئی کرتے نظر اٹھا اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "ارے زین بچے آپ کب آئے آؤ بیٹھوں،،،" ان کے بولنے پر وہ ان کے سامنے ہی بیٹھا تھا۔

۔۔۔ "بس ابھی آپ کے پاس ہی سیدھا آیا ہو،،،" زین نے نظریں جھکائے ہی بولا تھا۔ وہ جہانزیب خان سے اب کی ہی نظریں ملاتا تھا یہ بات انہوں نے بھی نوٹ کی تھی لیکن آج تک کہا کچھ نہیں۔

۔۔۔ "اچھا ہوا تم آگئے مجھے بھی بات کرنی تھی تم سے،،،" ان کی بات پر زین نے انہیں دیکھا تھا۔

--- "کیا بات کرنی تھی پاپا،،،" اس نے پوچھا۔

--- "بیٹا تم اپنے بزنس پر دھیان کیوں نہیں دے رہے تمہاری کمپنی
لوس میں جارہی ہے میں نے دیکھ کافی حد تک لوس ریکور کر لیا ہے باقی
تو اب تم نے دیکھنا ہے نا،،،" ان کی بات پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

--- "پاپا میں نے آپ سے بولا تھا آپ کمپنی دیکھ لے مجھ سے اب یہ
سب نہیں دیکھا جا رہا میں کچھ بھی کرنا چاہوں تو مجھ سے نہیں ہوتا پاپا وہ
میرے دماغ سے نہیں نکلتی میں کیا کرو،،،" وہ بے بس ہو بولا تھا۔
--- "زین بچے زندگی اس طرح رک تو نہیں جاتی نا وہ مان جائے گی
لیکن اپنے کام کو بھی تو دیکھوں آپ،،،" انہوں نے اسے تسلی دی
تھی۔

۔۔۔"پاپا آپ کی تو بیٹی ہے نا وہ آپ بات کرے اس سے اسے بولے

اس کا نین اس کے بغیر کچھ نہیں پاپا وہ اتنی ظالم تو نہیں دی پھر کیوں یہ

سب کر رہی ہے،،،"اس کی آنکھوں میں آنسو وہ دیکھ چکے تھے۔

۔۔۔"بچے مجھ تم دونوں عزیز ہو تکلیف میں اگر تم ہو تو وہ بھی تو

ہے،،،"ان کی بات پر وہ چپ۔ کر نظریں جھکا گیا تھا۔

۔۔۔"تم جا کر اسے دیکھ لو دو تین دنوں سے بخار میں ہے میری تو اب

سنتی نہیں،،،"اسے چپ دیکھ انہوں نے کہا تھا جس پر زین نے ان کی

طرف دیکھا تھا اسے امید نہیں تھی۔

۔۔۔"پاپا،،،"وہ حیران ہو بولا تھا۔

۔۔۔"بیٹا تمہیں کیا لگتا مجھے نہیں پتا پچھلے 6 مہینوں سے تم آرہے ہو

گارڈز کو بھی میں نے بولا تھا تمہیں نارو کے تم لوگ بچے ہو ہم

نہیں،،،"اب کی بار پھر جہانزیب خان نے اسے حیران کیا تھا جس پر وہ

نظریں جھکا ہی اٹھتا ماہا کے کمرے کی طرف چل دیا تھا۔ جبکہ اسے جاتا دیکھ وہ مسکرائے تھے کیونکہ وہ بھی تو چاہتے تھے ان دونوں میں سب ٹھیک ہو جائے۔

زین وہاں سے نکل باہر ملازمہ کو سوپ کا کہتا اس کے کمرے کی طرف گیا تھا جہاں اندر وہ اندھیرا کیے بیٹھے تھی جسے دیکھ اسے ایک بار پھر خود پر غصہ آیا تھا کیونکہ وہ تو اندھیرے سے ڈرنے والی تھی۔

اس نے اندر آتے لائٹ آن کی تو وہ بیڈ پر چادر کیے لیٹی تھی جبکہ لائٹ آن ہونے پر اس نے اپنی چادر ہٹا آنے والی ہستی کو دیکھا تھا اور اسے دیکھ وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھی اپنا دوپٹہ خود پر لے گئی تھی اس کی یہ حرکت زین کو پسند نہیں آئی تھی لیکن وہ کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔ وہ آگے بڑھتا اس سے پہلے ماہا بولی تھی۔

۔۔۔ "تم پھر آگئے ایک بار میں سمجھ نہیں آتی کیا،،،" وہ غصے سے بولی

تھی جب زین پنٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈال مسکراتے اس تک آیا تھا۔

۔۔۔ "بے بی تم جانتی تو ہو مجھے جلدی سمجھ نہیں آتی ڈھیٹ انسان

ہو،،،" اس کی بات اور وہ مسکراہٹ پر مزید غصہ ہوئی تھی۔

۔۔۔ "تم نکلو یہاں سے ورنہ میں بابا کو آواز دے دو گی،،،" وہ بیڈ سے

اٹھتی بولی تھی۔

۔۔۔ "ارے میرا بچہ مجھے پاپا نے ہی بھیجا ہے تمہارے پاس،،،" اس کی

بات پر وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "پاپا نے کیوں بھیجا تمہیں میں ابھی پوچھتی،،،" اسے غصے سے

بول جانے ہی لگی تھی جب زین اس کا ہاتھ پکڑا سے بیڈ پر بیٹھتا خود

گھٹنوں کے بل اس کے سامنے زمین پر بیٹھا تھا۔

۔۔۔ "تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ماہی،،،" اس کے بولنے پر ماہا اس کے ہاتھ خود سے جھٹکتی بولی تھی۔

۔۔۔ "تمہیں اس سے کیا زین خانزادہ نکلویہاں سے،،،" وہ اب کی بار اٹھی نہیں تھی کیونکہ طبیعت اس کی سچ میں خراب تھی۔

۔۔۔ "ماہی ٹھیک ہے تم مجھے شوہر نامانوں لیکن کزن تومان لویار وہی کزن جسے تم بیمار ہوتے اپنے پاس سے ہلنے نہیں دیتی تھی،،،" زین کی بات پر اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔

۔۔۔ "زین خانزادہ وہ تو اسی دن مر گیا تھا جس دن ماہا جہانزیب خان ماہا زین خانزادہ بنی تھی،،،" اس کی بات پر وہ بھی تڑپا تھا۔

۔۔۔ "ماہی صرف ایک موقع یار بس ایک بار معاف کر دو میں سب ٹھیک کر دو گا،،،" اس کی بات پر وہ ہنسی تھی۔

۔۔۔"کیا ٹھیک کر دو گے تم میرا بچہ لوٹا سکتے ہو مجھے میری عزت واپس کر سکتے ہو تم وہ اذیت کے لمحے جنہیں سوچ سوچ مجھے تکلیف ہوتی ہے انہیں ختم کر سکتے ہو تم،،،" اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے جبکہ آنسو تو زین خانزادہ کی آنکھوں میں بھی تھے۔

ماہی میں مانتا ہو گزر اوقت واپس نہیں آ سکتا لیکن اب نہیں اتنی عزت دو نگا تم خود یقین نہیں کر پاؤں گی میں ان سوچوں کو ختم تو نہیں کر سکتا لیکن اتنا پیار ضرور دے سکتا کو کہ تمہیں وہ تکلیفیں یاد نہیں آئے گی اور ہاں اپنے بچے کو واپس نہیں لا سکتا وہ میری زندگی کا بھی سب سے بڑا نقصان تھا لیکن آگے بے بی پلین تو کر سکتے ہیں نا،،،" وہ جو اس کی باتیں سن رہی تھی آخری بات پر سرخ ہوئی تھی۔

۔۔۔"تم،،،" وہ بولنے ہی لگی تھی جب ملازمہ نے دروازے پر دستک دی تھی جس پر دونوں کا دھیان اس طرف گیا تو زین اپنے آنسو صاف

کرتا اٹھ دروازہ کھول اس کے ہاتھ سے سوپ پکڑ گیا تھا۔ وہ دروازہ بند کر اس تک آتا اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا تھا۔

۔۔۔ "ماہی میرے لیے نا صحیح لیکن بی جان اور پاپا کے لیے خود کا دھیان رکھ لو ان دونوں کی تو جان ہے تم میں،،،" وہ بے بسی سے مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "میں جانتا ہوں میں تمہارے قابل نہیں ہوں ماہی بہت برا ہوں تم ٹھیک کہتی ہو میں تو تمہاری محبت کے بھی قابل نہیں ہوں،،،" زین نے ادا سی سے بول سوپ کا چمچ اس کے آگے کیا تھا جس پر وہ اس کے ہاتھ سے باؤل پکڑ گئی تھی جس پر وہ مسکراتے چمچ بھی اس کے ہاتھ میں پکڑا گیا تھا۔ جس پر وہ چپ کر سوپ پینے لگی تھی تھوڑا سا ہی پی وہ سائیڈ پر رکھ گئی تھی جس پر وہ بھی کچھ نہیں بولا بس چپ کر اسے میڈیسن دے گیا تھا۔

۔۔۔ "زین میری جان چھوڑ کیوں نہیں دیتے تم،،،" اسے چپ دیکھ ماہا نے بولا تھا۔ جس پر اس نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

۔۔۔ "تم آزاد ہونا چاہی ہو نا تو ٹھیک ہے ماہی دعا کرو نا اللہ سے وہ میری جان لے لے وہ میری نہیں سنتا پلیز تم دعا کرنا ہو سکتا وہ تمہاری سن لے تم ٹھیک کہتی ہو ماہی می میں قاتل ہوا اپنے بچے کا تمہاری خوشیوں کا اور اپنی زندگی کامی میں نے سب خراب کر دیا،،،" وہ اسے دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "اماہی تمہیں پتا ہے نامات تو ہمیں چھوڑ گئی تھیں تم تمہیں پتا می میں نے ان کا دوپٹہ پکڑا نہیں روکا تھا می میں ان کے ساتھ لپیٹ گیا تھا لیکن انہوں نے کیا کیا ماہی وہ مجھے دھکا دے کر مجھے او اور بسام کو چھوڑ کر چلی گئی تھیں می یہ دیکھو ماہی یہ چوٹ گرنے پر لگی تھی تم تمہیں پتا تب اس چوٹ سے زیادہ ماما کے جانے کی تکلیف ہوئی تھی مجھے،،،" وہ

روتے اسے بتا رہا تھا ساتھ ہی اپنی شرٹ کو اوپر سے کچھ سائیڈ اپنی گردن سے کچھ نیچے لگے کٹ کو دیکھا رہا تھا۔

۔۔۔ "ماہی تمہیں پتا وہ عورت اپنے منگیتر کے لیے اس کی دولت کے لیے اپنے بچوں اپنے شوہر کو چھوڑ گئی تھی تمہیں پتا بابا بہت یاد کرتے تھے ماہی انہیں میں نے روتے دیکھا تھا اور بس تب سے مجھے اور بسام کو عورت ذات سے نفرت ہو گئی تھی بسام نے ہر لڑکی کو استعمال کرنا شروع کر دیا اور میں دور رہنے لگا لیکن ماہی ہم دونوں کی زندگی میں تم واحد تھی جس سے چاہ کر بھی نفرت نہیں کر پائے ہم لوگ می میں جسے عقیدت کہتا تھا وہ تو محبت تھی ماہی اور مجھے پتا نہیں چلا،،، "اب کی بار وہ آنسو صاف کر مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "اب دیکھوں بسام کو اس کے کیے سزا مل رہی ہے اس کی سوہا اس سے دور ہو گئی ہے وہ تو جانتا بھی نہیں وہ کہا ہے ہم نے بہت ڈھونڈا لیکن

ہمیں وہ نہیں ملی اور میں میری ماہی سامنے تو ہے لیکن اب میری نہیں
ہے ماہی پہلے اپنی محبت کو نہیں مانتا تھا لیکن جب محبت پر یقین ہونے لگا تو
تم سے عشق کر بیٹھا عشق زادہ بن گیا ہو میں ماہی لیک لیکن میں
تمہارے قابل نہیں ہو ماہی،،، "زین کی باتوں پر اس کی آنکھوں میں
آنسو آئے تھے۔

۔۔۔ "خیر چلتا ہو میں پھر آؤ گا اپنا خیال رکھنا اور ہاں میری موت کی دعا
کرنا ماہی،،، "زین بولتا بنا اس دیکھے وہاں سے نکل گیا تھا جبکہ پیچھے وہ بیڈ
کرواؤن سے ٹیک لگا روئے لگی تھی۔

وہ لوگ اسے ہسپتال لے کر آئے تھے جہاں ڈاکٹر اسے فوراً اندر لے
گئے تھے جبکہ سب باہر پریشان سے پھر رہے تھے۔ زین پہلے تو آیا نہیں
لیکن پھر وہ بھی آ گیا تھا جبکہ ڈاکٹر تو ابھی اندر ہی تھے بی جان وغیرہ میں

سے کسی نے زین کو نہیں بلایا تھا جبکہ وہ بھی سائیڈ پر ہی کھڑا تھا۔ جیسے جیسے ٹائم گزر رہا تھا اسے بھی پریشانی ہو رہی تھی وہ ہمت کر سب کے پاس آکچھ کہتا اس سے پہلے اندر سے ڈاکٹر باہر آئے تھے۔ جس پر اس سے پہلے بسام اگر بڑھا تھا۔

۔۔۔ "ڈاکٹر وہ،،،" وہ اتنا ہی بولا تھا جب ڈاکٹر بولی تھی۔

۔۔۔ "دیکھیں کسی چیز کی پریشانی کی وجہ سے ان کا بی پی سوٹ کر گیا تھا جس وجہ سے وہ بیہوش ہو گئی تھی وہ تو سیف ہی لیکن ہم لوگ،،،" وہ اتنا ہی بولی تھی جب بسام پھر بولا تھا۔

۔۔۔ "لیکن کیا ڈاکٹر،،،" سب پریشان ہوئے تھے۔

۔۔۔ "لیکن ہم لوگ ان کے بے بی کو نہیں بچا پائے شکر کرے آپ انہیں ٹائم پر لے آئے ورنہ بچے کے ساتھ ان کی بھی جان جاسکتی تھی اب انہیں کوئی ٹینشن نہیں دنیا اور دھینا بھی رکھنا ہے،،،" ڈاکٹر کہتی

وہاں سے نکل گئی تھی جبکہ زین کے لیے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا تبھی وہ دیوار کا سہارا لے گیا تھا۔ بسام نے پیچھے مڑا سے دیکھا تھا وہ غصے سے اس تک آیا تھا۔

۔۔۔ "آپ اب کیوں آئے ہیں بتائی مجھے لالہ اب کیا لینے آئے ہیں آپ کی وجہ سے وہ اس حال میں اپنا بچہ تک کھو چکی ہے جس کا اس ابھی خود کو نہیں پتا تھا،،" بسام کی بات پر زین نے اسے دیکھا تھا جبکہ اس کے بولنے سے پہلے بی جان بولی تھیں۔

۔۔۔ "بسام بڑا بھائی ہے تمہارا،،" ان کی بات پر بسام کا رخ ان کی طرف ہوا تھا۔

۔۔۔ "بی جان آپ کو پتا لالہ کا کہنا ہے وہ حسنین کو پسند کرتی ہے جبکہ وہ تو بچپن سے لالہ کے پیچھے پاگل تھی وہ تب سے ان سے محبت کرتی تھی جب اسے محبت کا مطلب بھی نہیں پتا تھا میں نے بہت بار کہا بتادے

انہیں یمان لالہ نے بھی بولا لیکن وہ نہیں بتاتی تھی ڈرتی تھی ان کی
نفرت سے لیکن دیکھے بی جان انہوں نے کیا کیا اس کے ساتھ،،، "بسام
کی باتوں نے سب کو حیران کیا تھا۔

۔۔۔ "لالہ وہ تو حسنین سے صرف پیپا کی مرضی سے شادی کرنے والی
تھی وہ پیپا کی خوشی کے لیے اپنی محبت کو بھی قربان کر رہی تھی لیکن پھر
آپ کو اس کا نصیب بنا دیا گیا اور دیکھے آپ نے کیا کیا یار میں تو اب یہ
بھی نہیں کہہ سکتا محبت ہوتی ہی ایسی ہے میں نے اپنی زندگی میں اگر
کسی عورت کو عشق کرتے دیکھا ہے نا تو ماہ ہے لالہ اس نے آپ سے
عشق کیا ہے اس نے تو خود کو اس وقت بھی آپ کے لیے سنبھال کر
رکھا جب آپ اس کے نہیں تھے تو پھر اب جب آپ اس کے تھے وہ
کیسے بیوفائی کر جاتی لالہ اسے تو سانس بھی آپ کو دیکھ کر آتی تھی وہ
خانزادہ ہاؤس صرف آپ کے لیے آتی تھی اس نے وہ ہر کام کیا جو آپ

کو پسند تھا وہ ویسی بنی جیسے آپ چاہتے تھے اور اسے کیا ملا لالہ یونو واٹ
آپ اس کے قابل ہی نہیں ہو آج مجھے آپ کو اپنا بھائی کہتے ہوئے بھی
بڑا لگ رہا ہے مجھے تو خود پر بھی غصہ آ رہا جسے آپ اس کے قابل لگتے
تھے،،، "بسام کہتا وہاں روکا نہیں تھا وہ نکل گیا تھا جبکہ زین وہی زمین پر
بیٹھ گیا تھا۔

۔۔۔ "می میں نے کیا کر دیا بی جان می میں نے اپنے بچے کو مار دیا میں کیسے
کر سکتا ہوں یہ سب بی جانن،،، "وہ زمین پر بیٹھتے بولا تھا جبکہ بی جان اس
کی پکڑ پر تڑپ کر اس تک آیا اسے گلے لگا گئی تھی جہاں زیب خان وہاں
نہیں روکے تھے وہ بھی وہاں سے نکل گئے تھے ماہا کو کمر میں شفٹ کر دیا
گیا تھا۔

۔۔۔ "بی جان میں نے یہ کیا کر دیا میں بہت برا ہوں بی جان می میں نے
اس پر الزام لگایا تھا میں سب کیسے کر سکتا ہوں،،، "وہ اپنے آنکھوں میں

آتی نمی کور وکتے ان کے گلے ہی لگا ہوا تھا جبکہ وہ اسے پر سکون کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

وہ لوگ اپنے شو والی جگہ پر موجود تھے جہاں بسام سوہا کا انتظار کر رہا تھا وہ اس کے نمبر کر فون کر رہا تھا لیکن نمبر مسلسل بند جا رہا تھا جس پر وہ اب پریشان ہو رہا تھا جبکہ اسے شو کے لیے بار بار بلا یا جا رہا تھا۔

۔۔۔ "یار بی کے آ بھی جا اب،،،" حمدان نے اس تک آتے بولا تھا۔

۔۔۔ "یار پتا نہیں سوہا کہا رہ گئی ہے فون بھی نہیں اٹھا رہی،،،" وہ

پریشان ہو بولا تھا۔

۔۔۔ "تو ڈرائیور کو کال کر لے،،،" حمدان نے مشورہ دیا۔

۔۔۔"کئی تھی یار وہ کہہ رہا اسے یونی چھوڑ آیا ہے میں نے میسج بھی کیا ہے لیکن اس نے دیکھا نہیں،،،" جس ہر اس نے پھر نمبر ملاتے بولا تھا۔

۔۔۔"ہو سکتا راستے میں ہو آ جائے گی فکر نا کرا بھی چل سب ویٹ کر رہے یار،،،" حمد ان کی بات پر کچھ سوچتے بسام نے اسے میسج کر فون رکھ اپنے قدم اندر کی طرف بڑھائے تھے۔

۔۔۔۔

وہ لوگ سٹیج پر موجود تھے لوگوں کا رش لگا ہوا تھا وہ سب لوگ ہی بسام خانزادہ کے لیے آئے تھے جبکہ ان میں زیادہ تعداد لڑکیوں کی تھی۔ بسام اپنے گٹار پر ٹیون سٹ کرتا تاکہ چیک کر اپنی جگہ پر آیا تھا جبکہ علی اور حمد ان نے پیچھے اپنی جگہ سنبھالی تھیں رد اور عبیر بھی ان لوگوں کے ساتھ تھی جو سٹیج کے سائیڈ پر بیٹھی تھی۔ بسام نے ایک نظر ان لوگوں

کی طرف دیکھا لیکن سوہا نہیں آئی تھی پھر وہ اپنے نظریں سامنے کراؤڈ
کی طرف کر گیا تھا جب میوزک کے سٹارٹ ہونے پر سب کاشور بھی
شروع ہوا تھا۔ شوزیادہ بڑا تو نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ ٹی وی پر بھی دیکھایا
جا رہا تھا جس وجہ سے بسام نے ماسک بھی لگا رکھا تھا۔ سب کاشور بسام
کی آواز پر تھما تھا۔

۔۔۔ "او کیوں نہیں جان سکے،،،

کینا پیار سی نال اوڈے،،،

او کیوں نہیں جان سکے،،،

"کینا پیار سی نال اوڈے،،،

بسام کے دل کو کچھ ہو رہا تھا جو اس کی سمجھ سے باہر تھا۔

۔۔۔ "راہاں دے وچ کلیاں نو،،،

عاشق پاگل چلیاں نو،،،

راہاں دے وچ کلایاں نو،،،

عاشق پاگل چلیاں نو،،،

نا پہچان سکے،،، "سوہا یونی سے اپار ٹمنٹ آئی تھی جہاں آ اس نے اپنی
کچھ چیزیں لی تھی جب اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑی تصویر پر گئی جسے اٹھا
اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

۔۔۔ "کبھی معاف نہیں کرو گی بسام تمہیں،،،" سوہانے بولتے اس
تصویر کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔

۔۔۔ "ہنس دے ہنس دے کیوں رو پائے،،،

دونینا دے جوڑے،،،

وعدیاں تو معافی لے گئے،،،

چھلے مندیاں موڑ گئے،،، "بسام کی آنکھیں خود بخود نم ہونا شروع ہو
گئی تھی۔ جسے محسوس کر اس نے اپنے ہاتھ سے آنکھیں صاف کی تھی۔

ہنجدادے وچ روریاں دی،،

نال جدائیاں جدایا دی،،

ہنجدادے وچ روریاں دی،،

"نال جدائیاں جدایا دی،،

اس کی آواز میں ایک عجیب سادہ د تھا جو سب کو محسوس ہو رہا تھا جبکہ نا
صرف وہاں موجود لوگ کی بلکہ ٹی وی پر بھی دیکھنے والوں کی آنکھیں نم
ہو رہی تھی۔

۔۔۔ "او کیوں نہیں جان سکے،،

کینا پیار سی نال اوڈے،،

او کیوں نہیں جان سکے،،

"کینا پیار سی نال اوڈے،،

وہ سامان لیے اپار ٹمنٹ سے باہر نکل آئی تھی جہاں نیچے ہی کیب اس کا انتظار کر رہی تھی ایک ایک قدم پر اسے بسام کے ساتھ گزارا ہر لمحہ یاد آ رہا تھا جبکہ آنکھوں سے آنسو نکلنا بھی شروع ہو گئے تھے۔

۔۔۔ "پیار ہی منگیاں سی اودے تو،،،

دے کہ دکھ ہو ہزار گئے،،،

کھتھو لبا خود نو میں،،،

"جیوندے جی ہی اوما ر گئے،،،

کچھ ہی منٹوں میں وہ انٹرپورٹ پر تھی جہاں اندر جاتے ایک ایک قدم اسے بھاری لگ رہا تھا۔ اس کا دل ابھی بھی بسام خانزادہ کی ہی سائیڈ لے رہا تھا جبکہ وہ اپنے دماغ کی سنتی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ اپنے آنسو صاف کر اپنے قدم اندر بڑھا گئی تھی۔

۔۔۔ "جلدی تینوں یاد آؤ،،،

جد زندگی وچ رات آؤ،،،

جلدی تینوں یاد آؤ،،،

جد زندگی وچ رات آؤ،،، "بسام نے نظریں پھر سب میں گھمائی لیکن وہ
کہی نہیں تھی جس پر اس نے چہرہ پیچھے کر علی اور حمدان کو اشارہ کیا تو وہ
دونوں نفی میں سر ہلا گئے تھے۔ جس پر بسام نے چہرہ آگے کر گانا پھر
شروع کیا تھا۔

۔۔۔ "توں ناکدے میرے وانگ مرے،،،"

او کیوں نہیں جان سکے،،،

کینا پیار سی نال اوڈے،،،

او کیوں نہیں جان سکے،،،

کینا پیار سی نال اوڈے،،،" بسام کی دھڑکن تیز ہونا شروع ہو گئی تھی جب بے اختیار اس نے اپنا ہاتھ دل کے مقام پر رکھتے آنکھیں بند کی تھی۔

۔۔۔"سوہا،،،" بسام نے دل میں اسے پکارتے اپنی آنکھیں کھولی تھی جبکہ گانا ختم ہونے پر سب نے شور کرنا شروع کیا تھا۔ لیکن بسام مائیک وہی پھنکتا وہاں سے بھاگا تھا۔ مگر شاید وہ دیر کر چکا تھا کیونکہ سوہا خان تو اس کی خوشیاں اپنے ساتھ لیے ہمیشہ کے لیے اس سے دور جا رہی تھی اب وہ چاہ کر بھی اسے روک نہیں سکتا تھا۔ جبکہ بسام کے ایسے جانے پر سب پریشان ہوئے تھے لیکن علی حمدان نے سب کو دیکھ لیے تھا۔ لیکن اس کے اس طرف جانے پر زین جو اپنے آفس میں ہی اس کا شہودیکھ رہا تھا وہ بھی پریشان ہوتا اسے فون کرنے لگا جو وہ اٹھا نہیں رہا تھا جس پر وہ عمر کو اپنے کام بتا بسام کے لیے نکلا تھا۔

وہ باہر لان میں بیٹھی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اس کے پاس آردا
بیٹھی تھی۔

-- "کیا سوچا جا رہا ہے،،،" "ردانے اس کے پاس بیٹھتے پوچھا تھا جس
پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

-- "ارے آپ کب آئیں لالہ بھی آئے ہیں،،،" "ماہا اسے دیکھتے
حیران ہوئی تھی۔

-- "یار میں ڈاکٹر پر گئی تھی تو واپسی پر ادھر آگئی حمدان تو آفس میں
اپنے،،،، "جس پر اس نے بتایا تھا ردا کا فوراً منتہ چل رہا تھا جبکہ عبیر کا
ابھی تیسرا تھا۔

-- "تو لالہ آئے گے نا،،،" "ماہانے پوچھا تھا۔

۔۔۔"پتا نہیں خیر تم بتاؤ لیسی طبیعت ہے تمہاری،،،"ردانے اس سے
مسکراتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"ٹھیک ہو مجھے کیا ہی ہونا ہے،،،"جس پر وہ بھی تلخی سے
مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔"ویسے یہ قسمت بھی کتنی عجیب چیز ہے نالب کیا کر دے کسی کو پتا
نہیں چلتا،،،"جب اس کی بات پر ردانے بھی ادا اس ہوتے بولا تھا۔
۔۔۔"آپی آپ کو پتا جب قسمت اور وقت مل کر انسان کے ساتھ کھیل
کھیلے ہیں نا تو انسان کہی کا نہیں رہتا ہم سب کو قسمت اور وقت نے
زندگی کے ایسے موڑ پر کھڑا کر دیا ہے جہاں پر ہم کچھ کر بھی نہیں
سکتے،،،"ماہانے نظریں سامنے کیے ہی بولا تھا۔

۔۔۔"ماہا تم تو پھر یہی ہو یا رزین لالہ بھی یہی ہیں تم جانتی وہ کیسے ہیں وہ
جانتے تم کیسی ہو لیکن دیکھو بسام لالہ کو یا وہ تو یہ تک نہیں جانتے

سوہا کہاں ہے کس حال میں ہے انہیں تو کچھ عرصہ پہلے اس کے جانے کی وجہ پتا چلی وہ تو بنا کسی قصور کے قصور وار کہلائے جا رہے ہیں،،، "ردا کے سمجھانے پر ماہانے اس کی طرف دیکھا تھا۔

۔۔۔ "ردا آپ سوہا آپ کی کہاں جاسکتی ہیں مجھے لالہ کی فکر ہوتی ہے آپ کو پتا وہ تو اب ہنستے بھی نہیں ہیں،،، "ماہا کے بولنے پر ردا بھی چپ کر گئی تھی کیونکہ ان لوگوں نے اسے کافی ڈھونڈا تھا لیکن وہ نہیں ملی تھی۔

۔۔۔ "ماہا پتا میں نے سنا تھا جب مرد عشق کرتا ہے نا تو وہ اپنی انا کو بھی مار دیتا ہے اپنی ذات کو فنا کر دیتا ہے اور اگر مرد ہو ہی انا پرست اور اسے عشق ہو جائے تو وہ ہر چیز فنا کر دیتا ہے مگر بسام لالہ کو دیکھ یقین ہو گیا اگر انا پرست کو عشق ہو جائے نا تو وہ عشق زادہ بن جاتا ہے مگر لالہ کے ساتھ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا،،، "اس کی بات پر ماہا ہلکا سا مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "آپي عشق كى انتہا كے ليے جدايى تو لازم ہيں جب تك يہ جدايى
مقدر نہيں بنتى تب تك آپ عشق زادے نہيں بن سكتے اور پھر عشق تو
ايك ايسى آگ كى طرح ہے جو ايك بار انسان ہو اپنى لپيٹ ميں لے لے
تو پھر اس كو خاك كر كے چھوڑتا ہے،،، "اس كى بات پر ردا نے بھى سر
ہلايا تھا۔

۔۔۔ "ليكن جل كر ہى تو سونا بنتا ہے اور پھر تم لالہ كو ديكھوں وہ بھى تو
خدا ہے قريب ہوئے ہيں،،، "ردا كى بات پر وہ مسكرائى تھى۔
۔۔۔ "آپي پتالالہ كہتے تھے يہ سب كچھ نہيں ہوتا سب جھوٹ ہوتا ہے
اور ديكھے وہ نا تو عشق كو مانتے تھے اور اس كا مذاق بھى بناتے تھے اور اب
ديكھے وہ اپنے رقيب كو چھوڑتا نہيں ہے،،، "اس كى آنكھوں ميں آنسو
آئے تھے۔

۔۔۔ "ہم تو بس دعا کر سکتے اللہ پاک سب پہلے جیسا کر دے،،،" "ردا
کے بولنے پر اس نے آمین بولا تھا پھر وہ دونوں اپنی باتوں میں مصروف
ہوئی تھی۔

ایک ہفتے بعد؛

زین اب ایک ہفتے سے روز خان ہاؤس آرہا تھا ماہا غصہ کرتی اس برا بھلا
بولتی کچھ بھی وہ چپ کر کے سن لیا کرتا تھا بدلے میں ماہا کو صرف اس کا
مسکرانا ملتا تھا جس پر اسے اور غصہ آتا تھا کیونکہ زین خانزادہ تو کسی کی
اوپچی آواز برداشت نہیں کرتا تھا اور وہ تو پھر بد تمیزی پر اتر آتی تھی لیکن
وہ اف تک نہیں کہتا تھا۔ اس نے ایک اور چیز نوٹ کی تھی وہ جو اس کی
مرضی کے خلاف جا اس سے اپنا حق لیا کرتا تھا اب اگر وہ کبھی اس کے
سامنے بغیر دوپٹے کے بھی ہوتی تو وہ اپنی نظریں جھکا لیتا تھا۔ آج شام

ہونے والی تھی لیکن وہ ابھی تک نہیں آیا تھا وہ بیٹھی نجانے میں ہی صحیح
لیکن اس کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ جہانزیب خان پھر اپنے بزنس کے
سلسلے میں کچھ دنوں کے لیے شہر سے باہر گئے تھے اور جاتے وہ زین کو
بول گئے تھے لیکن وہ اپنے کسی کام کی وجہ سے لیٹ ہو گیا تھا اور اس کی
اسی حرکت پر ماہا کو غصہ آرہا تھا۔

۔۔۔ "کیا مسئلہ ہے ابھی تک آئے نہیں،،،" اس نے گھڑی پر وقت
دیکھتے بولا تھا سردیوں کی وجہ سے اندھیرا جلدی ہو جایا کرتا تھا۔
۔۔۔ "مجھے کیا نا آئے میری طرف سے ویسے تو بڑا بنتے ہیں اور اب
دیکھوں،،،" وہ اپنی کتاب کھول لا پر وہی سے بول اس میں مصروف
ہونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کا دھیان زین کی طرف ہی جا رہا
تھا۔

۔۔۔"کیا مصیبت ہے یار زین خانزادہ نکل کیوں نہیں میرے دل و دماغ سے تم،،،" اس کا خیال نا جانے پر ماہانے اپنی کتاب بند کر غصے سے سائیڈ پر رکھی تھی اسے اب بھوک بھی لگی تھی لیکن وہ پتا نہیں کیوں زین کا انتظار کر رہی تھی آخر تھک ہار وہ اٹھی ہی تھی جب بیڈ کے اسے ایک چوہا نظر آیا تھا جو کچھ کھانے میں مصروف تھا جسے دیکھتے ہی وہ صوفے کے اوپر کھڑے ہو چیتے اسے بھگانے لگی تھی۔

اسے آج آفس میں کام زیادہ ہونے کی وجہ سے دیر ہو گئی تھی ابھی وہ خان ویلا کے اندر والے حصے میں آیا ہی تھا جب اسے ماہا کی چیخ سنائی دی تھی جس پر وہ بھاگتا ہوا اوپر اس کے کمرے کی طرف آیا تھا۔

۔۔۔ "آہہ آہہ بچاؤ بابا نائلہ کوئی ہے بچاؤ،،،،" وہ صوفے پر کھڑی مسلسل چیخ رہی تھی جب ایک دم دروازہ کھولا تھا جبکہ دوسری طرف زین پریشان ہوتا اس تک آیا تھا۔

۔۔۔ "ماہی میری جان کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو،،،" زین نے فکر سے پوچھا تھا۔ جب وہ آنکھوں میں آنسو لیے اسے بیڈ کی طرف اشارہ کر گئی تھی جس پر زین نے اس طرف دیکھا تو وہاں ایک چوہا تھا جیسے دیکھ زین کا دل کیا قہقہہ لگا کر ہنسنے لیکن وہ اپنی ماہی کو مزید ناراض نہیں کر سکتا تھا تبھی اپنی ہنسی روک گیا تھا۔

۔۔۔ "دیکھ کیا رہے ہیں اسے بھگائے،،،" ماہا کے بولنے پر وہ سر ہلا اس تک گیا ہی تھا جب وہ ڈر کر وہاں سے بھاگتا ڈریسنگ کی طرف گیا تھا۔ اس کے جاتے زین ماہا تک آیا تھا۔

۔۔۔ "بھاگ گیا ہے وہ اب نیچے اتر و ماہی،،،" زین نے اسے پیار سے بولا تھا جس پر وہ نفی میں سر ہلا گئی تھی۔

۔۔۔ "نہ نہیں وہ روم میں ہی ہے میں نیچے اتری اور وہ پھر آگیا تو نہیں مجھے نہیں اترنا،،،" وہ صوفے پر ہی کھڑی بولی تھی۔

۔۔۔ "ماہی میرا بچہ تو کیا اب ساری رات صوفے پر ہی کھڑے رہنا ہے اچھا یہی بیٹھ جاؤ پھر،،،" زین نے اسے مشورہ دیا تھا۔

۔۔۔ "نہیں مجھے بھوک بھی لگی ہے لیکن وہ چوہا،،،" وہ خم آنکھوں سے بولی تھی جب زین کچھ سوچتے آگے بڑھا اسے اپنی باہوں میں اٹھا گیا تھا جس پر دونوں کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی جس لرزین جلدی اسے بیڈ پر بیٹھا گیا تھا۔

۔۔۔ "تم یہاں بیٹھو میں چینیج کر کے آیا پھر کھانا لاتا ہوں،،،" وہ اسے پیار سے بولتا جانے ہی لگا تھا جب ماہا بولی تھی۔

۔۔۔ "وہ چوہاڈرینگ میں ہی گیا ہے،،،" ماہا کے بولنے پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "ہاں تو میں نے کپڑے لے واشروم جانا ہے نا بے بی،،،" زین کے بولنے پر وہ پھر بولی تھی۔

۔۔۔ "ہاں تو اگر آپ کے جانے سے وہ پھر یہاں آ گیا میرے پاس تو،،،" وہ فکر سے بولی تھی جبکہ زین کو ہنسی آرہی تھی۔

۔۔۔ "ہاں تو میں نے چیئنج بھی تو کرنا نا،،،" وہ اسے دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "تو اگر وہ چوہا،،،" وہ بول ہی رہی تھی جب وہ بولا تھا۔

۔۔۔ "ایک کام کرو میرے ساتھ ہی آ جاؤ میں چیئنج کر لوں گا تمہارے سامنے ٹھیک ہے،،،" زین کی بات پر وہ سرخ ہوئی تھی۔

۔۔۔ "تتم،،،" ماہا کے اتنا بولنے پر ہی زین ہنسا تھا جس پر وہ اسے

گھورنے لگی تو وہ چپ کر ڈرینگ روم میں چلا گیا تھا جس پر وہ بیڈ پر مزید

بیچھے ہو بیٹھ گئی تھی جب کہ اس کا دھیان ڈریسنگ کے دروازے پر ہی
تھی پانچ منٹ بعد ہی وہ باہر آ گیا تھا ماہا کو دیکھتے وہ کمرے سے باہر جانے
لگا تھا جب وہ بولی تھی۔

۔۔۔ "اب کہاں جا رہے،،،" اس کے بولنے پر وہ پلٹا تھا۔

۔۔۔ "نیچے جا رہا کھانا لینے بس آ رہا ہو،،،" زین کہتے جانے ہی لگا تھا وہ
پھر بولی تھی

۔۔۔ "نہیں می میں اکیلی نہیں رہو گی یہاں مجھے بھی آنا،،،" ماہا کے
بولنے پر وہ اس کی طرف مڑا تھا۔

۔۔۔ "اچھا چلو آؤ،،،" زین کے بولنے پر وہ نفی میں سر ہلا گئی تھی۔

۔۔۔ "چوہا ہے نا،،،" ماہا کے بولنے اس کا اب دل کر رہا تھا اپنا ہی سر کہی
مار لے کیونکہ اپنی ماہی کو تو وہ اب کچھ بول نہیں سکتا تھا۔

۔۔۔ "ماہی یار آ جاؤ نہیں کہتا وہ کچھ،،،" اس کے بولنے پر وہ سر نفی میں ہلا گئی تھی۔

۔۔۔ "تو کیا تمہیں اپنی باہوں میں اٹھا کر لے کر جاؤ میں،،،" زین کے بولنے پر ماہانے سر ہاں میں ہلاتے اپنا بازو اس کی طرف کھولے تھے وہ یہ کرتے زین خانزادہ کو معصوم سی بچی ہی لگی تھی جس پر وہ اس تک آتا مسکراتے اسے اٹھتا کمرے سے نکلاتھا۔ کمرے سے باہر آماہانے اترنا چاہا تھا۔

۔۔۔ "اب اتار دومی میں چل لو گی،،،" ماہا کے بولنے پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے اتار دیتا ہو لیکن اگر یہاں بھی کہی چوہا،،،" زین اسے بولتے اترنے پی لگا تھا جب وہ اس کے گرد اپنا حصار مضبوط کر گئی تھی۔

۔۔۔ "نہ نہیں ایسے ہی ٹھیک ہے،،،" ماہا کے بولنے پر وہ اسے پھراٹھاتا نیچے کی طرف بڑھاتا تھا۔

وہ لوگ کچھ میں آئے تھے جہاں زین اسے چیئر پر بیٹھا کھانا گرم کرنے لگا تھا جبکہ وہ بیٹھے اسے دیکھ رہی تھی۔

زین کھانا گرم کر اس کے پاس ہی آ بیٹھ گیا تھا جہاں دونوں خاموشی سے کھانا کھانے لگے تھے لیکن اس خاموشی کو زین نے توڑا تھا۔

-- "ماہی تم خانزادہ ہاؤس نہیں جاسکتی کیا،،،" زین کی بات پر ماہانے نظریں اٹھا اسے دیکھا تھا لیکن بولی کچھ نہیں۔

-- "یار تم اپنے روم میں رک جانا میں صرف اسی لیے کہہ رہا یہاں سے آفس دور پڑ جاتا پھر اگر میں لیٹ ہو،،،" وہ بول ہی رہا تھا جب ماہا اس کی بات کاٹ کر بولی تھی۔

-- "تو تم نا آیا کرو میں نے نہیں بولا آنے کو میں رہ سکتی اکیلی،،،" وہ غصے سے بولتی پھر کھانے میں مصروف ہوئی جبکہ اس کے جواب پر زین مسکرایا تھا مگر بولا کچھ نہیں کچھ دیر بعد کھانا کھا زین نے سامان اٹھایا تھا

جبکہ ماہا کو دیکھ اسے ایک شرارت سوجی تھی جس پر وہ ایک دم ماہا کی طرف موڑتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ماہی چوہا،،، آہہ،،،" زین کے اچانک بولنے پر ماہا چیختے اس کے ساتھ چپکی تھی جس پر زین کا قہقہہ گونجا تھا۔

۔۔۔ "ہاہا ہا بھی کوئی کہہ رہا تھا میں رہ سکتی اکیلی،،،" زین کے ہنسنے اور پھر اس کی بات بولنے پر وہ ایک دم اس سے پیچھے ہوا آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔ "تم سچ میں برے ہو زین خانزادہ نفرت ہے مجھے تم سے،،،" اس کی خم آواز پر زین ہنسنا بھولا تھا۔

۔۔۔ "اماہی میں تو مذاق،،،" اس کے بولنے پر وہ چیخی تھی۔

۔۔۔ "زین تم نے تو مجھے بھی مذاق بنا دیا ہے نفرت کرتی ہو تم سے مجھے نفر،،،" ماہا بول ہی رہی جب زین اس کی طرف بڑھا تھا اس سے پہلے وہ

کچھ زیادہ بولتی زین نے اس ہے لفظوں کو اپنے ہونٹوں میں دبایا تھا جبکہ
اس اچانک حملہ پر وہ ساکت ہوئی تھی مگر پھر ہوش میں آتے اسے خود
سے پیچھے کرنے لگی تھی لیکن زین تو جیسے اس کے لمس میں سب کچھ
بھول سا گیا تھا پورے دس مہینوں بعد وہ اپنی ماہی کے ہونٹوں کا جام پی
رہا تھا اتنا تو بنتا تھا نا۔ زین نے اس کی مذمت کی پر واہ کیے بغیر اسے
گھماتے شلف پر بیٹھایا تھا جبکہ خود وہ اس کے مزید قریب ہوتا اس کے
ہونٹوں سے جوڑا تھا۔ جبکہ وہ بے بس ہوتی اپنا آپ اس سے چھوڑا رہی
تھی جبکہ زین کے عمل میں شدت آرہی تھی جس وجہ سے ماہا کی
آنکھوں سے آنسو نکل اس کے گال بھگورہا تھا جس کو محسوس کر وہ ہوش
اسے دھکا میں آتا خود پر لعنت بھیجتا اسے آزاد کر گیا تھا جب وہ آزاد ملتے
دیتے نیچے اتر اس سے پیچھے ہوا اپنا سانس بحال کرنے لگی تھی۔ ساتھ ہی
اپنے ہونٹوں کو بے دردی سے رگڑنے لگی جسے دیکھ زین کو غصہ آیا تھا

تبھی اس تک آتا اس کا ہاتھ نیچے کر گیا تھا لیکن وہ اس کا ہاتھ جھٹکتی اس سے دور ہوئی تھی۔

۔۔۔ "مجھے ناب گھن آتی ہے تم سے تمہارے لمس سے یہاں تک خود سے بھی گھن آتی مجھے زین تم چلے کیوں نہیں جاتے میری زندگی سے مر جاؤ تم جان چھوڑ دو میری کاش کاش زین خانزادہ اس دن ماما اور آپ کے ساتھ میں بھی ہوتی آج یہ سب ناہوتا،،" وہ روتے چیختی تھی جبکہ اس کی آخری بات پر زین کے دل کو تکلیف ہوئی تھی۔

۔۔۔ "ماہی تم خود کے لیے کیوں ایسا سوچ رہی مجھ سے مسئلہ ہے نا تمہیں تو ٹھیک ہے میں قسم کھاتا ہوا اب تمہارے قریب نہیں آؤ گا جب تک تم نہیں کہوں گی اور تم دعا کرنا ماہی میں سچ میں مر جاؤ یہ افیت اب مجھ سے بھی برداشت نہیں ہوتی میں بھی دعا کرو گا کہ اللہ تمہاری سن

لے،،"زین کہتا وہاں روکا نہیں تھا جبکہ اس کے جاتے وہ بھی بھاگتی
اپنی کمرے میں جا بند ہوئی تھی۔

سوہا کو گئے مہینہ ہونے کو تھا جبکہ بسام اسے ہر جگہ ڈھونڈ چکا تھا لیکن وہ
کہی نہیں مل رہی تھی اس کی اپنی حالت خراب ہو گئی تھی نا تو وہ ٹھیک
سے کھاتا پیتا تھا نا ہی کسی سے بات کرتا تھا ہنسنا تو بھول ہی گیا تھا سب اس
کی وجہ سے پریشان رہنے لگے تھے آج بھی وہ اسے ہی ڈھونڈتے
ڈھونڈتے ناکام ہو واپس آیا تھا جبکہ بی جان وغیرہ کو ڈرائیونگ روم میں
بیٹھے دیکھ وہ اپنے کمرے میں جانے لگا تھا جب بی جان کی آواز پر اس کے
قدم روکے تھے۔

۔۔۔ "بسام کہاں سے آرہے ہو تم،،،" بی جان نے اسے دیکھتے پکارا تھا۔
جس پر وہ ان لوگوں کے پاس آیا تھا۔

۔۔۔ "کام تھا مجھے،،،" وہ بس اتنا ہی بولا تھا۔

۔۔۔ "بسام مجھے حمد ان وغیرہ نے بتایا ہے تم کسی لڑکی کو ڈھونڈ رہے ہو
ایک لڑکی کے پیچھے اپنی یہ حالت کر لی ہے تم نے بس کرو دنیا میں کیا اور
لڑکیاں نہیں ہیں،،،" بی جان کی بات پر بسام نے انہیں دیکھا تھا۔

۔۔۔ "بی جان آپ کے بسام کے لیے وہ صرف ایک لڑکی نہیں ہے یہی
تو مسئلہ ہے،،،" اس کی بات پر سب حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔ "بسام ہم لوگ جانتے آگے بھی اتنی لڑکیاں جنہیں تم نے خود
چھوڑا تھا پھر اس میں ایسا کیا ہے ایک عام سی لڑکی،،،" جہانزیب خان
بول ہی رہے تھے جب بسام چیخا تھا۔

۔۔۔"بس کرے پاپا وہ عام لڑکی نہیں ہے،،، بسا مم،،،" اس کے چیخنے پر زین نے اسے پکارا تھا۔

۔۔۔"تم تمیز بھول رہے ہو،،،" اس کی بات پر وہ اس تک آیا تھا۔
۔۔۔"لالہ کیوں نہیں کوئی سمجھ رہا وہ عام لڑکی نہیں ہے وہ بسا مم خانزادہ کا عشق ہے اس کا جنون اور سب سے بڑھ کر اس کے نکاح میں موجود عورت ہے وہ،" بسا مم کی بات پر جہانزیب خان اور بی جان کو جھٹکا لگا تھا۔

۔۔۔"بسا مم یہ کیا بول رہے تم،،،" بی جان حیران ہو بولی تھیں۔
۔۔۔"سچی کہہ رہا ہو میں سوہا خان بسا مم خانزادہ کی بیوی ہے،،،" اس نے دونوں کو حیران کیا تھا۔

۔۔۔"بی جان می میں مر جاؤ گا اس کے بغیر وہ گئی ہے تو اب احساس ہو رہا
وہ تھی تو میں تھا،،" بسام بی جان کے پاس جاتا ان کے گٹھنے کے پاس
زمین پر بیٹھتے بولا تھا۔

۔۔۔"بی جان میں تو عشق کو نہیں مانتا تھا میں تو اس کا مذاق بناتا تھا لیکن
دیکھے بی جان اس نے میری سوہا کو دور کر دیا،،" وہ بولتا اٹھ زین کے
پاس گیا تھا۔

۔۔۔"لالہ پلینز مجھے میری سوہا لادے لالہ میں مر جاؤ گا اس کے بغیر آ
آپ کو پتا میں نے اسے ہر جگہ ڈھونڈا لالہ میں نے اسے اسلام آباد سے
باہر بھی ڈھونڈا لیکن وہ نہیں ملی وہ اپنے سام کو چھوڑ کر چلی گئی لالہ مجھے لا
دے میری سوہا لالہ بس ایک بار پھر کچھ نہیں کہوں گا میں،،" بسام
زین کے گلے لگتا بول رہا تھا۔

۔۔۔"بسام میری جان ہم مل کر ڈھونڈے گے ہمت کر میرے
بھائی،،،" جس پر زین اسے خود سے الگ کرتا اس کا چہرہ ہاتھوں میں
بڑھتے بولا تھا جس پر وہ سب کو دیکھتا بنارین کی بات کا جواب دیے سر
نفی میں ہلاتا وہاں سے نکلتا اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھا۔ جبکہ پیچھے
سارے اس کی حالت کو دیکھ پریشان ہو رہے تھے۔

زین اس دن کے بعد سے خان ویلا جاتا رہا تھا لیکن ماہا کے قریب نہیں
جاتا تھا نا خود سے اسے بلاتا تھا ہاں اسے کچھ کہنا ہوتا تو اس کا جواب اچھے
سے دیتا تھا۔

آج بھی وہ ابھی اپنے آفس میں بیٹھا کام مکمل کر رہا تھا اس کا ارادہ یہاں
سے خان ویلا جانے کا ہی تھا۔ تبھی وہ اپنا کام جلدی ختم کر رہا تھا جب حمزہ
اس کے پاس آیا تھا۔

۔۔۔"سر وہ دورانی گروپ والے سب خو ہمارے ساتھ کام کرنے پر

منع کر رہے ہیں،،،"اس کی بات پر زین کا چہرہ اسرخ ہوا تھا۔

۔۔۔"وہ جو کرتے ہیں کرنے دو دیکھ لو گا اب انہیں میں،،،"جس پر وہ

خود پر کنٹرول کرتے بولا تھا۔

۔۔۔"اچھا خیر اب میں جا رہا ہوں اور تم بھی جاتے بس یہ فائل ساتھ لے

جانا گھر جا کر چیک کر لینا،،،"زین نے اسے بولتے اپنی چیزیں اٹھائی تھیں۔

۔۔۔"جی سر اور سر آپ باہر نکلتے وقت خود کا دھیان رکھا کرے ان

لوگوں کا کوئی بھروسہ نہیں،،،"وہ فکر سے بولا تھا۔

۔۔۔"کوئی بات نہیں کچھ نہیں ہوتا،،،"زین اسے کہتا وہاں سے نکلا تھا

جبکہ اس کے جاتے حمزہ بھی وہ فائل لیے آفس سے نکلا گیا تھا۔

زین وہاں سے اپنی گاڑی میں نکلا تھا وہ ماہا کے بارے میں سوچتا گاڑی
خان ویلا کی طرف موڑ گیا تھا گاڑی کچھ آگے ہی گئی تھی جب اس کی نظر
پیچھے سے آتی ایک گاڑی پر گئی تھی جو مسلسل اس کی گاڑی کے قریب
آنے کی کوشش کر رہی تھی اسے دیکھتے زین نے اپنی گاڑی کی سپیڈ
بڑھائی تھی جبکہ مخالف گاڑی کاٹ مار اس کے پاس آنے کی کوشش کر
رہی تھی وہ اپنی گاڑی کو اس سے بچاتا ساتھ ساتھ فون پر کسی کا نمبر ملا رہا
تھا جو اٹھا نہیں رہا تھا ابھی اس کا دھیان اس طرف ہی تھا جب سامنے
سے ایک ٹرک اسے اپنی طرف آتا نظر آیا تھا جس پر وہ فون پھنکتا گاڑی
کی بریک لگانے لگا تھا۔

۔۔۔ "شٹ،،،،" جو کے فیل ہو چکی تھی تبھی ٹرک سے بچاؤ کے لیے

زین نے اپنا سٹرینگ پوری طرح گھما دیا تھا جس پر گاڑی اوٹ آف

کنٹرول ہوتی سڑک سے اترتی دیوار میں جا لگی تھی جبکہ وہ ٹرک بھی اسے
بری طرح ہٹ کر چکا تھا۔

وہ کمرے میں بیٹھی اس کا آج پھر انتظار کر رہی تھی آج بھی جانے سے
پہلے اس نے زین کو سخت الفاظ ہی بولے تھے جب پر وہ مسکرا گیا تھا جبکہ
اب نجانے کیوں اسے سب سوچ سوچ برا لگ رہا تھا جبکہ اس کا دل بھی
گبھرا رہا تھا۔

۔۔۔ "ویسے تو بڑا بنتے ہیں اور دیکھو آج پھر سے لیٹ ہو گئے ہیں حد ہی
ہو گئی ویسے،،،" اسے اب غصہ بھی آرہا تھا۔

۔۔۔ "یا اللہ میرا دل گبھرا رہا ہے زین کو اپنی حفاظت میں رکھنا،،،" ماہا
نے گبھراتے دعا کی تھی جب گبھرا ہٹ پھر بھی کم نا کوئی تو وہ اٹھ وضو

کر دعا کرنے لگی تھی پھر وہاں سے فارغ ہو وہ کمرے سے نکل باہر آگئی
تھی تاکہ اس کا دھیان بدل جائے۔

زین حمزہ کو مسلسل کال کر رہا تھا مگر وہ اٹھا نہیں رہا تھا لیکن زین کی کالز
دیکھ حمزہ اس کی لوکیشن ٹریس کرتا اس تک آگیا تھا تبھی وہ ہی اسے لیے
ہسپتال آیا تھا جبکہ بسام کو وہ کال کر بتا چکا تھا جس پر اس وقت وہاں سب
موجود تھے بس وہ نہیں تھی جس کو ہونا چاہیے تھا جہانزیب خان بھی
وہی پر موجود تھے۔ سرپر لگنے والی چوٹ خطرناک تھی جس کی وجہ سے
ڈاکٹر زابھی کچھ نہیں بول رہے تھے اس کا ایک بازو بھی فیکچر ہوا تھا
ساتھ کچھ اور زخم بھی آئے تھے۔

۔۔۔ "بی جان ماہ گڑیا کو لے آؤ میں،،،" بسام ان لوگوں کو چپ دیکھ بولا
تھا جس پر بی جان کا دھیان اس کی طرف ہوا تھا۔

۔۔۔ "نہیں بسام اسے رہنے دو وہ نہیں آئے گی،،،" بی جان کچھ کہتی
اس سے پہلے جہانزیب خان بولے تھے۔

۔۔۔ "مگر پاپا،،، وہ ٹھیک کہہ رہا ہے بسام وہ نہیں آئے گی کیونکہ وہ تم
لوگوں کی ماہی نہیں رہی اب،،،" اس کے بولنے سے پہلے بی جان بولی
تھیں۔

۔۔۔ "بی جان چاہے انسان جتنا بھی بدل جائے لیکن محبت کبھی ختم
نہیں ہوتی،،،" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

۔۔۔ "وہ نفرت کرتی ہے ہمارے زین سے،،،" بی جان کے لہجہ سرد
تھا۔

۔۔۔ "نہیں بی جان یہی تو وہ جھوٹ بولتی ہے آپ سے پاپا سے زین لالہ
سے یہاں تک خود سے بھی کیونکہ جن سے عشق ہو جائے نا ان سے

نفرت نہیں ہو سکتی اور وہ لالہ سے عشق کرتی ہے،،،" وہ ادا سی سے
مسکرایا کر بولا تھا۔ جس پر دونوں کچھ نہیں بولے تھے۔

۔۔۔"ٹھیک ہے آپ دونوں یہی رہنا میں لے کر آیا سے ہو سکتا ہے
لالہ اسے دیکھ کچھ ہمت پکڑ لیں،،،" بسام ان لوگوں کو کہتا وہاں سے
نکل گیا تھا۔

۔۔۔۔۔
وہ کتنی ہی دیر باہر لاؤن میں بیٹھی رہی تھی اب تو ملازم بھی سارے اپنے
کو اڑ میں چلے گئے تھے جبکہ ماہا کو اب فکر ہونے لگی تھی تبھی اس نے
اپنے فون سے زین کا نمبر نکالا تھا وہ پہلے تو اس نمبر کو دیکھتی تھی پھر اس پر
کال کر گئی تھی لیکن سامنے سے نمبر بند جا رہا تھا۔

۔۔۔"زین اپنا نمبر بند تو نہیں کرتے پھر یا اللہ ان کی حفاظت کرنا،،،"
وہ اب سچ میں پریشان ہو رہی تھی تبھی اس نے دل میں دعا کی تھی۔

۔۔۔"مجھے کیوں اتنی فکر ہو رہی ہے،،،" ماہانے سوچا تھا۔

وہ ابھی اپنی سوچوں میں ہی تھی جب بسام تیزی سے اس کی طرف آیا
تھا جبکہ وہ اسے دیکھتے بھاگ اس کے گلے لگی تھی۔ وہ کچھ ہی دیر میں
خان ویلا آ گیا تھا۔

۔۔۔"لالہ آپ اتنے دنوں سے کہاں تھے،،،" وہ اس کے گلے لگتی
بولی تھی۔

۔۔۔"بعد میں بتاؤ گا ابھی جا کر اپنی چادر لے کر آؤ گڑیا ہمیں جانا
ہے،،،" اس کے جلدی بولنے پر وہ اس پریشان ہوئی تھی۔

۔۔۔"لیک لیکن کہاں لالہ س سب ٹھیک ہے نابی جان تو ٹھیک ہے نا
اور پاپاپا انہوں نے آج آنا تھا لیکن نہیں آئے وہ،،،" وہ پریشان ہوئی
تھی۔

۔۔۔"بی جان اور پایا بالکل ٹھیک ہیں لیکن صرف وہ ٹھیک نہیں ہے جس ہونا چاہئے تھا گڑیا،" بسام کی بات اس کے اوپر سے گزری تھی۔
۔۔۔"کیا مطلب ہے لالہ آپ کس کی بات کر رہے ہیں،،،" بسام کے بولنے پر وہ نا سمجھی سے بولی تھی۔

۔۔۔"لالہ کی بات کر رہا اب جلدی چلو،،،" وہ اتنا ہی بولا تھا۔
۔۔۔"کیا ہوا ہے آپ کے لالہ کو،،،" ماہانے خود کو نار مل کرنے پوچھا تھا۔

۔۔۔"لالہ کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے گڑیا ان کا ایک بازو فیکچر ہو گیا ہے اور سر پر گہری چوٹ آئی ہے اور بھی کافی زخم ہیں پلینریار چلو میرے ساتھ،،،" بسام کے بتانے پر وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

۔۔۔ "نہیں می میں نہیں جاؤ گی لالہ مجھ مجھے تو نفرت ہے آپ کے بھائی
سے پھر اس کے لیے کیوں جاؤں میں،،،" ماہا نے خود کو۔ مضبوط کرتے
بولا تھا جبکہ بسام کی بات نے اس کا دل اپنی مٹھی میں جھکڑا تھا۔

۔۔۔ "یہ جھوٹ ہے ماہ جن سے عشق ہو ان سے چاہ کر بھی نفرت نہیں
ہو سکتی،،،" بسام کی بات پر وہ تلخی سے مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "اور لالہ جب آپ کا محبوب آپ کے عشق کی بے قدری کر دے
نا تو وہ اس عشق کے لائق بھی نہیں ہوتا،،،" ماہا کی بات سن بسام نے
اسے وہاں پر موجود چیر پر بیٹھایا تھا خود اس کے گٹھنے کے پاس نیچے زمین
پر بیٹھا تھا۔

۔۔۔ "وہ لائق ہو یا نا ہو لیکن ہم تو عاشق تو عشق کرتا ہے نا اس کے
اختیار میں نہیں ہوتا،،،" اس کی بات پر وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔"اور یہ بات بسام خانزادہ کہہ رہا ہے جسے ان سب باتوں پر

یقین نہیں تھا" ماہا کے بولنے پر وہ اس سے نظریں چرا گیا تھا۔

۔۔۔"گڑیا پلیر میرے ساتھ آ جاؤ گڑیا لالہ کی کنڈیشن ٹھیک نہیں

ہے ڈاکٹر زکا کہنا ہے ان کے سر پر لگنے والی چوٹ خطرناک ہے جس سے

کچھ بھی ہو سکتا ہے،،،" بسام کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

۔۔۔"تمہیں پتا گڑیا بی جان اور پاپا کا کہنا ہے تم نہیں جاؤ گی کیونکہ تم

لالہ سے نفرت کرتی اور اب تم ہماری ماہی نہیں لیکن مجھے پتا ہے گڑیا تم

ابھی بھی نین کی ماہی ہی ہو جو اس کی اتنی سی تکلیف پر تڑپ جاتی تھی

گڑیا لالہ مر جائے گے پلیر انہیں بچا لو خدا کے لیے گڑیا وہ آپ کے

کی سزا کاٹ چکے ہیں یا لیکن اگر تمہیں لگتا نہیں تو ان کے ساتھ رہ کر

سزا دے لینا لیکن ابھی میرے ساتھ چلو،،،" بسام اسے بتاتے رو رہا تھا

ہاں بسام خانزادہ رو رہا تھا وہ جو کبھی نہیں رویا ایک اپنی بیوی کے لیے

رویاتھا اور آج اپنے لالہ کے لیے رو رہا تھا۔ لیکن ماہا اسے دیکھ ہی کب
رہی تھی وہ تو بس بسام کے بتانے پر کہ زین کی کنڈیشن کریٹیکل ہے اس
پر ہی اٹک گئی تھی۔

۔۔۔ "ماہ چلو گی ناساتھ،،،" اسے کھوئے دیکھ بسام نے اسے ہلا کر پوچھا
تھا جس پر وہ ہاں میں سر ہلاتی جلدی سے اپنی چادر لینے گئی تھی اس کے
آتے وہ اسے اپنے ساتھ لیے نکلا تھا۔

بسام اسے لیے ہسپتال آیا تھا جہاں اسے دیکھ جہانزیب خان اور بی جان
اسے دیکھتے حیران ہوئے تھے۔

۔۔۔ "بابا وہ،،،" ماہا بھاگتے جہانزیب خان کے گلے لگی تھی۔ وہ بس اتنا
ہی بول پائی تھی الفاظ اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے جبکہ اس کی بات
سمجھ جہانزیب خان نے بسام کو اشارہ کیا تھا۔

۔۔۔ "میرے ساتھ آؤ گڑیا،،،" بسام نے اسے ان سے الگ کیا تھا وہ اسے لیے اس کمرے میں گیا تھا جہاں زین تھا جبکہ اسے بیڈ پر آنکھیں بند کیے لیٹے دیکھ ماہا کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔ جبکہ بسام اسے چھوڑ کر باہر چلا گیا تھا۔

وہ قدم قدم چل اس کے بیڈ کے پاس آجگہ بناتی اس کے پاس ہی بیٹھی تھی۔ آنسو مسلسل ٹوٹ کر رہے تھے۔

۔۔۔ "تو مر جاؤ زین خانزادہ تمہیں مر ہی جانا چاہیے کیونکہ تم جیسا انسان زندہ رہ کر کرے گا بھی کیا" ماہا کو اپنے کہے الفاظ یاد آرہے تھے۔

۔۔۔ "مجھے ناب گھن آتی ہے تم سے تمہارے لمس سے یہاں تک خود سے بھی گھن آتی مجھے زین تم چلے کیوں نہیں جاتے میری زندگی سے مر جاؤ تم جان چھوڑ دو میری کاش کاش زین خانزادہ اس دن ماما اور آپ کے

ساتھ میں بھی ہوتی آج یہ سب ناہوتا،، "ماہانے اپنی آنکھیں کرب سے بند کی تھی وہ کیا کیا کہتی تھی اور وہ بھی ڈھیٹ مسکرا کر سن لیا کرتا تھا۔۔۔ "ماہی تم خود کے لیے کیوں ایسا سوچ رہی مجھ سے مسئلہ ہے نا تمہیں تو ٹھیک ہے میں قسم کھاتا ہوا اب تمہارے قریب نہیں آؤ گا جب تک تم نہیں کہوں گی اور تم دعا کرنا ماہی میں سچ میں مر جاؤ یہ افیت اب مجھ سے بھی برداشت نہیں ہوتی میں بھی دعا کرو گا کہ اللہ تمہاری سن لے،، "اس کا فکر کرنا بھی اسے یاد آیا تھا۔

۔۔۔ "نی نین اٹھے نامی میں مے دعا بھی نہیں کی تھی کتنے ظالم ہیں

آپ،، "ماہانے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے بولا تھا۔

۔۔۔ "می میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہو پلینز اٹھے نا،، "ماہانے اس کا

ڈراپ والا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا تھا۔

۔۔۔ "نین اپنی ماہی کی بھی نہیں سنے گے،، "ماہانے مان سے بولا تھا۔

۔۔۔"ویسے بڑی باتیں سنتے ہیں نامیری جو یہ والی سنی آپ نے پلیز نین اٹھ جائے ماما اور آپی کا جانا برداشت کر لیا تھا میں کیونکہ میں چھوٹی تھی لیکن آپ کا جانا برداشت نہیں ہو گا آپ کی ماہی مر جائے گی نین،،،" ماہانے روتے اب کی بار اس کے سینے پر اپنا سر رکھا تھا۔

۔۔۔"ناراض مجھے ہونا تھا لیکن یہاں آپ ہو رہے ہو پلیز نین اٹھ جائے مت کرے ایسا میرے ساتھ،،،" وہ تو جیسے اسے اس حال میں دیکھ تڑپ ہی گئی تھی۔

۔۔۔"نی نین آپ کو پتا باہر بی جانے مجھے دیکھ اپنا منہ پھیر لیا تھا وہ تو ایسے نہیں کرتی نا آپ نے میری شکایت لگائی ہے نا آپ اٹھے تو ایک بار پھر پوچھتی میں آپ سے،،،" وہ تو اسے ایسے بتا رہی تھی جیسے وہ ابھی بی جان سے جا کر پوچھے گا کہ اس کی ماہی کو دیکھ منہ کیوں پھیرا۔

۔۔۔"اور اب می میں خانزادہ ہاؤس آر ہی بہت کر لی موجیں آپ نے
اب بتاؤ گی میں آپ کو،،،"وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

۔۔۔"نین آپ سن رہے ہیں پلیز اٹھ جائے،،،"ماہانے کچھ آگے ہو
اس کے سر کی پٹی پر لب رکھے تھے۔

۔۔۔"دیکھ لے نین آپ سے نفرت کے دعوے کرنے والی خود کو ماہا
جہانزیب خان کہنے والی آپ کی تکلیف کا سن ماہازین خانزادہ بن گئی
ہے،،،"وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

۔۔۔"میں نہیں بن سکتی آپ کی طرح پھتر دل نہیں دیکھ سکتی آپ کو
تکلیف میں اٹھے نین بس کرے اب،،،"ماہانے اپنے آنسو صاف
کرتے بولا تھا جو ایک بار پھر نکلنے لگے تھے۔

۔۔۔"چلے اٹھے نایار مجھے لڑنا ہے آپ سے آپ کو تنگ کرنا ہے،،،"ماہا
نے اس کے ہاتھ کو پھر پکڑا تھا۔

۔۔۔ "ننین دیکھ دیکھ مجھے آئی آنسکریم کھانی ہے چلے اٹھے ناآپ کی فیورٹ والی اٹھے نا،،،" وہ بالکل ضدی بچے کی طرح لگی تھی۔ ابھی وہ بات کر رہی تھی جب بسام اندر آیا تھا۔

۔۔۔ "گڑیا آ جاؤ،،،" اس کی آواز پر ماہا اس تک آتی اس کے سینے سے لگی تھی۔

۔۔۔ "لالہ ننین نہیں اٹھ رہے اٹھائے انہیں آپ،،،" وہ روتے بولی تھی۔

۔۔۔ "لالہ دیکھے ناآپ تو لاڈ لے ہیں ان کے انہیں کہے وہ اٹھے اپنی ماہی کو اتنی تکلیف تو نادے پلیر انہیں اٹھائے،،،" ماہا کی باتوں پر بسام نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔

۔۔۔ "ماہ گڑیا لالہ کو ٹھیک تم کر سکتی ہو بس،،،" وہ مسکرا کر بولا تھا۔

۔۔۔"لالہ آپ ٹھیک کہتے ہیں جن سے عشق ہو ان سے نفرت ہو ہی نہیں سکتی میں اعتراف کرتی ہو مجھے زین خانزادہ سے عشق ہے جو اس کے اتنے ظلم کے بعد بھی کم نہیں ہوا اور اگر اب وہ مجھے چھوڑ کر بیوفائی کرے گا تو میں مر جاؤ گی،،،" بسام کو آج اس دیکھ اپنی بے بسی بھی یاد آ رہی تھی۔ وہ کچھ بولتا اس سے پہلے ماہا پھر زین کے پاس آ بیٹھی تھی اب تو بی جان اور جہانزیب خان بھی اندر آ گئے تھے وہ سب اسے تڑپتا دیکھ رہے تھے۔

۔۔۔"نین آپ اگر ناٹھے ناتو میں چلی جاؤ اٹھے نین ورنہ میں بھی آپ سے بہت دور چلی جاؤ گی پھر آپ کو کبھی نہیں ملو گی،،،" وہ اس کے پاس کھڑے غصے سے بولی تھی جب ایک دم زین کی پلکوں میں لرز پیدا ہوئی تھی۔

۔۔۔"لالہ،،،،" جسے محسوس کر بسام بھاگتا اس تک آیا تھا۔

۔۔۔"لالہ کو ہوش آرہی ہے،،،"اس کی بات پر سب کو سکون ہوا تھا۔

۔۔۔"ڈاڈا کٹرمی میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہو،،،"وہ کہتا باہر کو بھاگا تھا جبکہ

بی جان اور جہانزیب خان زین کے پاس آئے تھے ماہا تو بس پیچھے
کھڑے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ آنکھیں کھولتے اس کی نظر ماہا پر ہی گئی
تھی اسے دیکھ زین کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔ بسام ڈاکٹر کو لے کر
آیا تھا جس پر سب باہر چلے گئے تھے پھر ڈاکٹر نے اسے چیک کرا نہیں بتا
دیا تھا جس پر وہ لوگ اندر آگئے تھے لیکن ماہا دروازے کے پاس کھڑی
اسے دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔"زین تم نے جان نکال دی تھی،،،"بی جان نے اسے پیار کرتے
بولا تھا۔

۔۔۔"بی جان جا جان تو میری نکل رہی ہے،،،"وہ اپنا ماسک نیچے
کرتے بولا تھا جب بسام نے آگے آنا چاہا لیکن وہ روک گیا تھا۔

۔۔۔ "زین یہ کیا کر رہے ہو بچے،،،" جہانزیب خان فکر سے بولے
تھے۔

۔۔۔ "پاپا آپ بولے اسے مجھ مجھے سزا دے لے لیک لیکن میرے
سہا ساتھ رہ کر،،،" اس کی تکلیف سب کو محسوس ہوئی تھی۔
۔۔۔ "بی جان دیک دیکھے اللہ نے می میری ماہی کی بھی نہیں سنی می میں
زندہ ہو مجھ مجھے مرنا تھا وہ تنگ،،،" زین بول ہی رہا تھا جب ماہا اپنے
آنسو صاف کرتا آگے آئی تھی کیونکہ اب مزید اس کی باتیں برداشت
نہیں ہو رہی تھی۔

۔۔۔ "بی جان مجھے آپ کے ساتھ خانزادہ ہاؤس جانا ہے اب اور بابا آپ
کسی کے ہاں میرا سامان جھج دینا،،،" اس کی بات پر سب حیران ہوئے
تھے جبکہ زین تو چپ کر اسے دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "تم سچ میں ساتھ جانا چاہتی ہو ماہا،،،" بی جان سنجیدگی سے بولی تھیں۔

۔۔۔ "جی بی جان اب کسی کی وجہ سے میں اپنا کمر اور گھر کیوں چھوڑوں مجھے سمجھ لگ گئی ہے اور اگر کسی کو مسئلہ ہو گا تو وہ خود ہی صوفے پر جایا کرے پھر،،،" اس کی بات پر سب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جبکہ زین نے سکون سے آنکھیں بند کی تھی جس پر آنسو تکیے پر گرے تھے۔

۔۔۔ "ہاں ٹھیک کہہ رہی ہے گڑیا اب لالہ تیار رہنا ہم دونوں مل کر آپ سب کا جینا حرام کرے گے،،،" بسام نے بھی ہنستے بولا تھا لیکن اس کی ہنسی کھوکھلی تھی۔

۔۔۔ "اچھا اچھا کر لینا لیکن ابھی اسے آرام کرنے دو،،،" جہانزیب خان مسکراتے بولے تھے۔

۔۔۔ "آپ بی جان اور ماہ گڑیا کو لے کر گھر جائے میں یہی ہو،،،" بسام کے کہنے پر کوئی کچھ کہتا اس سے پہلے ماہابولی تھی۔

۔۔۔ "لالہ آپ بابا اور بی جان کو لے جائے میں رک جاتی ہو ویسے بھی میری ذمیداری ہے اب میں بھاگ تو نہیں سکتی نا،،،" ماہانے اپنا چہرا سنجیدہ رکھتے بولا تھا جبکہ بسام تو اپنی ہنسی کنٹرول کر رہا تھا کیونکہ اسے پتا تھا وہ ضدی ہے اتنی جلدی نہیں اب زین کو بتائے گی۔

۔۔۔ "چلو ٹھیک ہے بی جان آپ دونوں چلے پھر،،،" بسام کے کہنے پر بی جان اور جہانزیب خان زین اور ماہادونوں سے مل باہر نکل گئے تھے جبکہ اس کے بعد ماہا کچھ نہیں بولی وہی موجود صوفے پر جا چپ کر لیٹتی آنکھیں بند کر گئی تھی۔ زین بھی دواؤں کے زیر اثر تھا تبھی سو گیا تھا۔

وہ اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گیا تھا اب تو پانچ مہینوں سے اوپر ہو گیا تھا۔ زین اور سب کے کہنے پر وہ سب کے سامنے تو نار مل رہتا لیکن اکیلے میں اسے ہی یاد کرتا تھا۔ بسام کو اب شو بھی آفر ہو رہے تھے جنہیں وہ منع کر دیا کرتا تھا لیکن پھر علی اور حمدان کی وجہ سے وہ ایک دو بڑے شو کر چکا تھا اور وہ کافی ہٹ بھی گئے تھے۔ اور اب اس کا یہ تیسرا شو تھا جسے کرنے کے لیے اسے زین علی اور حمدان نے منایا تھا۔ یہ شو پنڈی کے سٹیڈیم میں کیا جا رہا تھا جبکہ سٹیڈیم پورے کا پورا بھر چکا تھا جبکہ سٹیڈیم سے باہر بھی لوگوں کا رش تھا وہ سب صرف بسام کی آواز سننے آئے تھے وہ آج بھی ماسک لگا کر آیا تھا۔ ایک دنیا اس کی فین تھی لیکن وہ کیسا دیکھتا تھا وہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ موسم بھی خوبصورت ہو رہا تھا۔ وہاں پر سب بی بی کے بی کے کی آوازیں لگا رہے تھے ہر طرف بی کے دم سٹیج پر آیا تھا۔ وہ بلک کلر کی پینٹ کا نام ہی گونج رہا تھا۔ جب وہ ایک

پر بلک ہی ٹی شرٹ پہنے اس پر سٹائٹلش سی جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔ ہاتھ
میں گٹار پکڑے کان کے پاس سے ہونٹوں تک مائک سٹ کیے کھڑا تھا
اس کی لال آنکھیں اسے مزید حسین بنارہی تھی وہاں موجود ہر لڑکی اسی
کی تو جھلک دیکھنے آئی تھی مگر وہ تھا جسے دیکھنا چاہتا تھا وہ کہی نہیں تھی
ایک وقت تھا جب بسام خانزادہ کو ہر طرف لڑکیاں چاہیے ہوتی تھی اور
آج ایک وقت ہے جب اسے صرف اس ایک ظالم حسینہ کی ضرورت
تھی اور وہ میسر نہیں تھی۔

بسام آگے کو آیا تھا ہر طرف اسی کا نام تھا یہی خواب تو اس نے دیکھا تھا
مگر آج اس کے پورے ہونے پر اسے نجانے کیوں کوئی خوشی نہیں ہو
رہی تھی۔ وہ آگے ہو سارے کراؤڈ میں نظریں گمھاتا آنکھیں بند کر گیا
تھا جب ہلکی ہلکی بارش شروع ہوئی تھی بسام نے اپنا چہرہ اوپر آسمان کی
طرف کیا تھا جب میوزک سٹارٹ ہو تھا۔ پھر اس نے ہلکا ہلکا گنگنا

شروع کیا تھا۔ سارے اپنے ہاتھ اوپر کیے اپنے فون کی بیک لائٹ آن کیے اسے ہوا میں لہرا رہے تھے۔

۔۔۔ "میں آپ کے ہر کنسرٹ میں آپ کے ساتھ ہو گئی بسام اور اگر کبھی ناہوئی تو بس آنکھیں بند کر محسوس کر لینا مجھے،،،" سوہا کے الفاظ اس کے کان میں گونجنے لگے تھے جس پر وہ آنکھیں پھر بند کر گیا تھا۔ ساتھ ہی اس نے گانا شروع کیا تھا۔

۔۔۔ "ملنے ہے مجھ سے آئی،،،"

پھر جانے کیوں تنہائی،،،

کس موڑ پر ہے لائی عاشقی،،،

اوو،،، خود سے ہے یا جہاں سے،،،

اس پل میری لڑائی،،،

"کس موڑ پر ہے لائی عاشقی،،،"

بسام نے گانا شروع کیا تھا جب سب اس کی آواز پر چپ کر گئے تھے اب ہر طرف صرف بسام خانزادہ کی آواز گونج رہی تھی۔

زین ابھی گھر آیا تھا اور آتے ہی اپنی سٹڈی میں چلا گیا تھا ماہا کے ہونے کی وجہ سے وہ وہی رہتا تھا ابھی بھی خود کو کام میں مصروف کر رہا تھا جب اسے اس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا تو اسے یاد آیا بسام کا شو تھا وہ سٹڈی میں لگی چھوٹی سی ایل ای ڈی آن کر گیا تھا جہاں سٹیڈیم بھرا نظر آ رہا تھا جبکہ اپنے سامنے اپنے چھوٹے خانزادہ کو گاتے وہ سننے لگا تھا اب اس کا دھیان اس کی طرف ہی تھا۔ اس کے ایک ایک لفظ پر زین خانزادہ کی آنکھوں کے سامنے ماہا جہانزیب خان کا چہرہ آ رہا تھا۔

اس کی آنکھوں میں چھپے درد کو دیکھ زین کو۔ تکلیف ہوئی تھی۔ وہ ایسا کب تھا آج اس کا خواب پورا ہوا تھا تو بھی وہ خوش نہیں تھا۔

۔۔۔"ٹوٹا ہوا ساز ہو میں،،،"

خود سے ہی ناراض ہو میں،،،

سینے میں جو کہی پے دبی ہے،،،

ایسی کوئی آواز ہو میں،،،

سن لے مجھ تو بن کہے،،،

"کب تک خاموشی دل سہے،،،"

بارش تیز ہوتی جا رہی تھی لیکن کوئی جگہ سے نہیں ہلاتھا۔ بسام ایک دم

چپ کیا تھا اس کے خاموش ہونے پر سب حیران ہوئے تھے مگر پھر

میوزک چینج ہوا تھا۔

وہ کب سے بسام کے شو کے انتظار میں تھی۔ اب لگنے پر وہ ڈرائینگ

روم میں بیٹھی ایل ای ڈی پر شولگاتی آواز اونچی کر گئی تھی۔ جہانزیب

خان گھر تھے نہیں اور وہ آج کتنے دنوں بعد وہی بیٹھی تھی۔ شو سٹارٹ

ہوتے ہی اس کی نظر اپنے لالہ پر گئی تھی جو گانے کے لیے سیٹج پر موجود
تھا۔ اسے دیکھتے ماہانے دل میں ماشاء اللہ بولا تھا جبکہ اسے ماسک لگائے
دیکھ اسے سوہا کا جیلس ہونا یاد آیا تھا جس پر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔
میوزک کی بیٹ تیز ہوئی تھی جس پر سب نے شور کیا تھا۔
۔۔۔ "میں ٹوٹا تارا،،،

نہ امبر سہارا،،،

الگ سو میں تے،،،

"میں تیرا تبارہ،،،

اس کی آواز کے جادو میں سب کھورے تھے۔ جب وہ سب کو دیکھتا گا رہا
تھا۔

۔۔۔ "عشق ہوندا رہیا ہنچو بول دارہیا،،،

ہاں جی بول دارہیا،،،

مسک کھوندار ہیا عشق روندار ہیا،،،

"ہاں جی روندار ہیا،،،"

بسام کو سوہا کے الفاظ یاد آئے تھے۔

۔۔۔ "بسام جب آپ سنگر بن جاؤ گے ناتو دیکھنا آپ کے کنسرٹ میں

"سب سے آگے میں ہو گئی پھر مجھے دیکھ کر گانا آپ،،،"

۔۔۔ "ہا ہا بیگم میرا تو ہر گانا آپ کے لیے ہونے والا ہے،،،" وہ اپنی اور

اس کی بات یاد کرتا آنکھیں بند کر گیا تھا۔ جبکہ دل میں ایک ہوک سی

اٹھی تھی مگر پھر آنکھیں کھولتا گانے لگا تھا۔

۔۔۔ "پاس رہ کر بھی دور رہے ہو،،،"

دور رہ کر میرے دل میں،،،

دے کے نشانی بھولنے والے،،،

"رہتے ہو میرے دل میں،،،"

اس کے گانے کے الفاظ اس کے دل کا حال سنارہے تھے۔

۔۔۔ "تم بھی ظالم ہو سو ہاما کی طرف چھوڑ کر چلی گئی مجھے،،،" بسام

نے سوچتے اپنے آنسو پیچھے دھکیلے تھے۔

۔۔۔ "زین آپ کو کبھی معاف نہیں کرو گی اور اپنے دل سے بھی نکال

دو گی آپ کو،،،" ماہانے اسے سنتے سوچا تھا۔ بسام کا گانا اسے اس کے

ستمگر کی یاد دلارہا تھا۔

وہ اپنا خیال جھٹک پھر اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

بسام نے اوپر کی طرف چہرا کیا تھا جب بوندیں اس کے چہرے پر گری

تھیں۔

۔۔۔ "بارش کی بوندیں کیا کیا یاد دلائے،،،"

گرتی ہی جیسے ویسے دل کو جلائے،،،" زین کو ماہا کا بارش میں بھیگنا یاد آیا

تھا جس پر اس نے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔

۔۔۔"ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والے،،،

میری سداے دعائیں بھی تو سن،،،

مجھے دیکھا کرو وہ چہرا کبھی،،،

تو رکھ لے میرا بھرم،،،

کہ پیار سزا ہے،،،

جو میں نے کیا ہے،،،

نہیں ملنا تھا تو،،،

"دل کیوں دیا ہے،،،

وہ تو آج سب کو رولانے کے درپر تھا۔ اتنا درد کسی کی آواز میں کیسے ہو

سکتا ہے۔ میوزک پھر بدلا تھا۔ اب کی بار کسی نے شور نہیں کیا تھا سب

بارش میں بھگتے بسام خانزادہ کی آواز سن رہے تھے۔ اب کی بار بسام اپنا

گٹار سائیڈ پر رکھتا سیٹج پر بالکل آگے کو آیا تھا۔ اب کی بار میوزک کافی

لائٹ سا تھا۔ بسام کے اشارے پر سب نے پھر اپنے فون اوپر کیے تھے۔
جبکہ وہ آنکھیں بند کر گیا تھا جس پر سوہا کا چہرہ اس کی آنکھوں کے پردے
پر لہرایا تو اس نے گانا شروع کیا تھا۔
--- "میں اسیرِ محبت ہو گیا،،،

میں فقیرِ محبت ہو گیا،،،

میں اسیرِ محبت ہو گیا،،،

"میں فقیرِ محبت ہو گیا،،،

وہ اپنے الفاظوں میں اپنا درد بیان کر رہا تھا آج۔ اب اس کی بس ہو گئی
تھی وہ سب سے کہہ دینا چاہتا تھا۔

--- "احساسِ محبت جو تو نے دیا،،،

میں اس پل اس پل اسی پل جیا،،،

اس کشمکش میں ہے مبتلا،،،

کیا تیرے بھی ہیں یا نہیں ہیں پیا،،،

اوووپیارے اوووپیارے،،،

جہاں تیری نظروں کا پہرا ہوا،،،

اوووپیارے اوووپیارے،،،

"دل وہی پر ہے ٹھہرا ہوا،،،

زین کو یاد آیا تھا ماہا کا فکر کرنا مگر اب بے فکر رہنا یاد کر اسے تکلیف ہوئی
تھی۔

۔۔۔ "بس ایک بار معاف کر دو ماہی صرف ایک بار یار واپس آ جاؤ،،،"

اس نے بولتے چیر کی بیک پر سر پھنکا تھا۔

۔۔۔ "تم تو عشق کرتی ہونا تو پھر کیوں سزا دے رہی ہو،،،" آنسو اس کی

آنکھ سے ٹوٹ کر گرا تھا جس پر بے اختیار اس نے اپنا ہاتھ اپنی آنکھ پر

رکھ وہ آنسو صاف کرتا تلخی سے مسکرایا تھا۔

میوزک کی بیٹ چینج ہوئی تھی اب کی بار میوزک پر سب نے شور کیا
تھا۔ بسام کی آواز کے ساتھ بارش بھی زور پکڑ رہی تھی۔

۔۔۔ "جس جس کو محبت اس آئی،،،

وہ لوگ نصیبوں والے تھے،،،

نقدیر کے ہاتھوں ہار گئے،،،

ہم جیسے جو تھے،،،

سن یار میرے اوہر جاتی،،،

ہم تھوڑے الگ دل والے تھے،،،

پر جیسا سوچا تھا ہم نے،،،

تم ویسے نا تھے،،،

تم نے وار کیا سیدھا دل پر،،،

"اور پلک بھی نا جھپکی،،،

اسے خود نہیں پتا تھا وہ کیا کر رہا مگر اس کا جو دل کر رہا تھا وہ گارہا تھا۔

۔۔۔ "زین آپ قابل ہی نہیں تھے میری وفا کے،،،" وہ آنسو صاف کرتے بولے تھی۔ جبکہ ماہا کو بھی بسام کی تکلیف کا اندازہ ہو رہا تھا۔

۔۔۔ "عشق کے دریا میں دل دیکھوں دو باد و باجائے،،،

ہار گیا جو خود سے وہ پھر پار نہیں لگ پائے،،،

ایک طرف ہے ساری دنیا ایک طرف جانم ہے،،،

چھوڑ کے سب کچھ عشق نبا ہے کیسا یہ پاگل پن ہے،،،

نالیلی نے نامجنوں نے کھیلی ایسی بازی،،،

سب ناراض ہیں لیکن پھر بھی دونوں کے دل راضی،،،

سب ناراض ہیں لیکن پھر بھی دونوں کے دل راضی،،،

اک ملاقات ضروری ہے صنم،،،

"اک ملاقات ضروری ہے صنم،،،"

سب اس کی تکلیف کو محسوس کر رہے تھے وہ مغرور شہزادہ آج سب کو
رولارہا تھا۔ آج پنڈی کے لوگ اس کے درد کو محسوس کر رہے
تھے۔ تو آسمان بھی ان سب کا ساتھ ہی تو دے رہا تھا۔ وہ ایک بار پھر
میوزک چیلنج کروا گیا تھا۔ اب کی بار سب کا شور بلند ہوا تھا۔ بسام خانزادہ
تو آج ہر عاشق کو پیچھے چھوڑ رہا تھا۔ دنیا کو آج معلوم ہو رہا تھا وہ سر پھرا
مغرور خانزادہ تو کسی کے لیے اپنے دل میں اس قدر درد رکھتا ہے۔
۔۔۔ "کیا میری غلطی میری محبت سے زیادہ اثر رکھتی تھی جو تم نے ایک
بار بھی نا سوچا،،، "بسام نے سوچتے مانک پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔
۔۔۔ "عشق منہوس ہے عشق ہے پاک،،،
عشق کے ورگا نہیں کوئی جواک،،،
عشق جدو آجائے آئی اوتے،،،
فرتے لیلیٰ مجنوں خاک،،،

عشق دی اوہی ریت پرانی،،،

رانجھا مر جائے مر جائے رانی،،،

عشق کسی پیر دے پیر دا کنڈا،،،

سمجھ نا آئے برا یا چنگا،،،

عشق جد و مارے ایسا مارے،،،

اوسر تے آگے تکتے تارے،،،

عشق تے چلدی پھر دی موت،،،

عشق نے شاعر مارے بہت،،، "اب ہر طرف شور ہونا شروع ہوا تھا

سب کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے آج تو اس کے ساتھ آسمان بھی

برس رہا تھا۔ وہ گاتے گاتے ایک دم چپ ہوا تھا۔ اب اس میں مزید

ہمت نہیں تھی تبھی وہ وہی سیٹج پر نیچے بیٹھ گیا تھا آج اسے کسی کی پرواہ

نہیں تھی سب اسے دیکھ پریشان ہوئے تھے حمدان اور علی بھی اس تک آئے تھے۔

۔۔۔ "بسام تو ٹھیک ہے،،،" علی نے فکر سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "علی وہ نہیں آئی نا،،،" وہ کسی معصوم بچے کی طرح بولا تھا جس پر علی بیٹھتا اس کے گلے لگا تھا۔

۔۔۔ "بسام ہمت کر،،،" انہیں سمجھ نہیں آرہی تھی کیا بولے۔ مگر وہ

ان کی سننے بغیر علی کو سائیڈ پر کرتا اٹھتا سیٹج سے اتار اٹھا لوگ اس سے ملنے کے لیے پاگل ہو رہے تھے۔ مگر وہ کسی کو بھی ملے بغیر بھیڑ کو پیچھے چھوڑتا نکلتا چلا گیا تھا۔

وہ ہسپتال میں اسی کے پاس تھی زین کو وہاں آج دوسرا دن تھا اور ماہا اس کے پاس ہی تھی وہ اس سے بات نہیں کرتی تھی لیکن اس کے کام کر

رہی تھی جبکہ زین بھی اسے نہیں بلاتا تھا۔ آج بھی وہ وہی صوفے پر بیٹھی اپنا فون یوز کر رہی تھی جب زین نے اسے آواز دی تھی۔

۔۔۔ "ماہی،،، اس کے پکارنے پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

۔۔۔ "کچھ چاہیے،،، اس نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "تم گھر چلی جانا یہاں میری وجہ سے بے آرام ہو رہی ہو،،،" زین نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے بولا تھا جس پر تھکاوٹ صاف واضح تھی۔

۔۔۔ "ایک منٹ آپ سے کس نے بولا میں آپ کی وجہ سے یہاں

ہو،،،" اب کی بار اس نے فون سائیڈ پر رکھا تھا۔

۔۔۔ "تو پھر کس لیے ہو اور تو کوئی مجھے نظر نہیں آرہا،،،" زین ہلکا سا

مسکرا کر بولا تھا۔

۔۔۔"مسٹر زین کسی خوش فہمی میں رہنے کی ضرورت نہیں ہے میں
یہاں صرف بی جان اور بابا کی وجہ سے ہو جو آپ کی وجہ سے مجھ سے
ناراض ہو رہے تھے،،" ماہا کی بات پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔"ہاں بالکل تبھی تو مجھے کوئی کہہ رہا تھا کہ اگر مجھے کچھ ہوا تو مر
جائے گی وہ نہیں رہ سکتی میرے بغیر،،" وہ اپنی مسکراہٹ دبا کر بولا
تھا۔ جس پر ماہا کو غصہ آیا تھا۔

۔۔۔"آپ نا بہت تیز ہو،،" وہ بس اتنا ہی بولی تھی جب زین ہنسا تھا۔
۔۔۔"ماہی مجھے یقین ہے میں تمہیں منالو گا،،" زین کے یقین سے
بولنے پر ماہا نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"آپ گاڑی دھیان سے نہیں چلا سکتے تھے،،" وہ غصے سے بولی
تھی۔

۔۔۔"یار میں دھیان سے ہی چلا رہا تھا چانک بچہ آگے آگیا تو میں کیا کرتا،،،"زین نے چہرے پر معصومیت سجا کر بولا تھا اس نے ماہا کو حملے کے بارے میں نہیں بتایا تھا وہ خود بھی ابھی پتا کرنا چاہتا تھا۔

۔۔"اچھا خیر ویسے بھی ہو سکتا آپ کو ڈسچارج کر دے تو ایک بار ہی گھر جاؤ گی اور اب اگر کچھ چاہیے ہو تو ہی بلانا مجھے فضول میں فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے،،،،"ماہا کی بات پر زین نے اسے گھورا تھا لیکن وہ اگنور کرتی فون میں مصروف ہوئی تھی۔ جس پر وہ بھی تیکے پر سر گرا گیا تھا کیونکہ اب مزید اس سے بھی نہیں بولا جا رہا تھا۔

بی جان کب سے پریشان سی باہر ٹھہل رہی تھی جب زین سٹڈی سے باہر نکلا تھا باہر آتے اس کی نظر بی جان پر پڑی تو انہیں پریشان دیکھ ان کے پاس آگیا تھا۔

۔۔۔ "کیا بات ہے بی جان آپ اس وقت باہر کیا کر رہی ہیں" وہ فکر سے اس نے پوچھ رہا تھا جبکہ نظریں اس نے جھکائی ہوئی تھی کیونکہ جب سے ماہاگئی تھی بی جان بھی زین سے بات نہیں کر رہی تھیں۔

۔۔۔ "زین اتنا وقت ہو گیا ہے بسام ابھی تک نہیں آیا میرا دل گبھرا رہا ہے،،،" پریشانی ان کے چہرے سے نظر آرہی تھی۔

۔۔۔ "بی جان ہو سکتا وہ اپار ٹمنٹ چلا گیا ہو،،،" زین نے اسے تسلی دینے کے لیے بولا تھا۔

۔۔۔ "پتا نہیں لیکن تم جا کر دیکھو اسے میرا دل گبھرا رہا ہے،،،" بی جان نے اس کی طرف دیکھتے بولا تھا جس پر وہ سر ہلا گیا تھا۔

۔۔۔ "اچھا آپ روم میں چلے میں دیکھتا ہو،،،" زین کہتا نہیں روم میں چھوڑنے گیا تھا پھر انہیں چھوڑ وہ اب بسام کے لیے نکلا تھا اس کا رخ اپار ٹمنٹ کی طرف تھا۔

وہ سٹیڈیم سے نکل سڑکوں پر گاڑی ادھر ادھر بھاگتا رہا تھا مگر پھر تھک
ہا اس نے مار گلہ ایکسپریس ہائی وے پر ہی سائیڈ پر گاڑی روک گئی تھی
رات کا کافی وقت ہو گیا تھا جس وجہ سے وہاں گاڑیاں بھی کم تھی جبکہ
بارش بھی زور و شور سے ہو رہی تھی بسام پہلے ہی بھیگا ہوا تھا اب مزید
بھیگ گیا تھا۔ سوہا کی باتیں اور اس کے ساتھ گزرے لمحے مسلسل اس
کے دماغ میں گھوم رہے تھے۔ تبھی وہ وہی اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا
کر سڑک پر بیٹھ گیا تھا۔

-- "کہاں چلی گئی ہو یا رتم، می میں کہاں ڈھونڈوں تمہیں،،،" اس
کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو بھی آج بارش میں گم ہو رہے تھے۔
-- "کم سے کم میرا قصور تو بتا دیتی تم،،،" اسے تو کچھ سمجھ بھی نہیں آ
رہا تھا۔

۔۔۔ "تمہارا قصور تم جانتے ہو بچے،،،" وہ ابھی مزید کچھ سوچتا اپنے
ساتھ سے کوئی جانی پہچانی آواز پر فوراً سے اس نے سر اٹھا دیکھا تو آج پھر
اس کے سامنے وہی فقیر تھا۔

۔۔۔ "آپ یہاں،،،" بسام اسے دیکھ حیران ہوا تھا۔
۔۔۔ "بولا تھانا تجھے مت بیڑ پال اس عشق سے کہی کا نہیں چھوڑے گا
تجھے دیکھ کیا حال ہو گیا ہے تیرا،،،" اس کے بولنے پر بسام زمین اس اٹھتا
اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

۔۔۔ "آپ نے سچ بولا تھا دیکھ دیکھے آج بسام خانزادہ کو عشق ہو گیا
ہے مگر جس سے ہوا ہے وہی جدا ہو گئی ہے،،،" اس کی آواز کی تڑپ
دیکھ وہ فقیر مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "یہ عشق تو کسی عام بندے کو نہیں چھوڑتا اور تو نے تو پھر اس سے
بیڑ پالا ہے،،،" بسام تو بس اسے دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔"یہ سب برباد کر دے گا اب تم دونوں کو بولا تھا دونوں نے نہیں سنا اب یہی سنائے گا اپنی،،،"ان کی باتیں بسام کے اوپر سے گزر رہی تھی۔

۔۔۔"می میں مزید برداشت نہیں کر پاؤ گا پلیر مجھے کوئی حل بتا دے کچھ تو ہو گا جس سے سب ٹھیک ہو جائے،،،"بسام نے التجا کرتے پوچھا تھا۔
۔۔۔"عشق ایک آگ کا دریا ہے جس میں جب کوئی گرتا ہے تو اسے اس کو پار بھی کرنا ہوتا اور اگر وہ اسے بچے راستے میں چھوڑ دے تو سب ختم یہی عشق بہتوں کی جان لے چکا ہے یہ قاتل ہے ایک ایسا قاتل جسے آج تک کوئی سزا نہیں دے سکا،،،"اس کی باتیں بسام کا دل ڈھلا رہی تھی۔

۔۔۔"یہ عشق ہی تو تھا جس نے رانجھا مجنوں کی جان لی تھی یہ عاشقوں کو چھوڑتا کہا ہے کسی کی روح کھینچ لیتا ہے تو کسی کے جسم کو بے کار کر دیتا

ہے یہ ظالم ہے بہت ظالم ہے کوئی ظلم کرنا عشق سے سیکھے یہ تو ظالموں
کا بھی استاد ہے،،، "اس فقیر نے ہنستے بولا تھا جب بادلوں کی گرج تیز
ہوئی تھی۔

۔۔۔ "آپ تو بہت کچھ جان جانتے ہونا تو پلی پلیز کو کوئی حل بتادے
جس جسے میں یہ منزل پار کر لو،،، "بسام نے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے
بولا تھا۔

۔۔۔ "بچے عشق دو طرح کا ہوتا ہے عشق مجازی اور عشق حقیقی اور اس
عشق حقیقی تک جانے کے لیے عشق مجازی کا ہونا لازمی ہے تو عشق
مجازی پر تو آگیا اب باری عشق حقیقی کی ہے بچے اس رب کے قریب
ہونے کی کوشش کرو وہ سب ٹھیک کر سکتا ہے صرف ایک وہی ہے جو
اس عشق کو بھی لگام ڈال سکتا ہے،،، "اس کے بولنے پر بسام نے
بے بسی سے اسے دیکھا تھا۔

--"لیکن می میں یہ نہیں کر سکتا وہ میری نہیں سنے گا آپ کچھ
اور بتادیں،،" بسام نے قدم پیچھے کو لیے تھے۔

--"اور کچھ نہیں ہے وہ سنے گا وہ سب کی سنتا ہے تیری بھی سنے
گا،،" وہ اسے کہتا پیچھے کو مڑ گیا تھا۔

--"آپ کہاں جا رہے ہیں مجھے بتا کر جائے،،" اسے جاتے دیکھ
بسام نے پکارا تھا۔

--"حق اللہ حق اللہ،،" مگر وہ اس کی سننے بغیر ہی وہاں سے چلے گئے
تھے۔

--"نہیں نہیں آپ ایسے نہیں جاسکتے میری بات سننے آپ نہیں جا
سکتے،،" وہ اس کے پیچھے گیا تھا مگر وہ فقیر تو کہی غائب ہو گیا تھا تبھی وہ
وہی زمین پر گرتے بیٹھا تھا۔

۔۔۔ "یا اللہ ہسہ اللہ ہسہ،،،" بسام اتنی اونچی چیخا تھا کہ اگر اس وقت وہاں کوئی موجود ہوتا تو اس کی آواز میں موجود درد کو محسوس کر کانپ جاتا۔ وہ چیختے سجدے کی حالت میں گیا تھا جبکہ آج تو بارش بھی اس کا ساتھ دے رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جسے بسام خانزادہ کے دکھ میں بارش بھی آج پورا اسلام آباد بھيگائے گئی۔ آسمان بھی رورہا تھا ہاں آج ایک خانزادے کے دکھ میں آسمان بھی رورہا تھا۔ اس عشق نے تو اس مغرور خانزادے کو بھی رولا دیا تھا تو آپ اور میں کیا چیز ہیں۔ یہ ظالم مرض تو خدا کسی دشمن کو بھی نالگائے۔

عشق ہو جانا بھی کہاں آسان ہوتا ہے یہ کسی ناسور کی طرح انسان سے پلٹتا ہے اور پھر اتنی تکلیف دیتا ہے کہ بس لیکن فکر ناکرے یہ عشق کا درد بھی ایک حد تک ہی تکلیف دیتا ہے پھر اس درد کی عادت ہو جائے تو اس سے ہی لطف آنے لگتا ہے،،،

زین نے اپارٹمنٹ کے علاوہ فارم میں بھی دیکھ لیا تھا لیکن بسام کہی
نہیں تھا وہ کتنی دیر اسے سڑکوں پر ڈھونڈتا رہا تھا مگر پھر تھک کر اس نے
گاڑی ہائی وے کی طرف موڑ دی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا بسام جب بھی
غصہ ہوتا یا پریشان تو وہ ریش ڈرائیونگ کرتا تھا اور اس کے لیے وہ ہائی
وے پر ہی آتا تھا اس نے بھی ایک امید کے تحت گاڑی کا رخ ہائی وے
کی طرف کر دیا تھا۔ وہ پریشان سا اسے ڈھونڈ رہا تھا جب اسے بسام کی
گاڑی وہی کھڑی مل بھی گئی تھی سنسان ہائی وے پر تیز بارش میں اس
کی گاڑی دیکھ زین نے اپنی گاڑی کو بریک لگائی تھی۔ وہ جلدی سے گاڑی
سے نکل اس کی گاڑی تک آیا تھا مگر اس میں بسام موجود ہی نہیں تھا
جس پر زین پریشان ہوا تھا اس کا فون بھی گاڑی میں ہی تھی۔

-- "کہاں گیا یہ لڑکا،،،" زین نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس کی گاڑی
کا دروازہ بند کیا تھا۔

وہ پریشان ہوتا اسے ڈھونڈنے لگا تھا جب کچھ آگے ہی زین کو وہ سجدے
کی حالت میں ملا تھا جبکہ اسے دیکھ وہ تڑپ گیا تھا اس نے کب اپنے
لاڈلے کو ایسے دیکھا تھا۔ وہ جلدی سے اس تک جاتا اس کے پاس بیٹھا
تھا۔

-- "بسام میرے شیر یہ یہ کیا حالت کر لی ہے اپنی اور یہاں کیا کر رہا
ہے،،،" زین کی پکار پر بسام نے اسے دیکھا تو وہ پوچھنے لگا تھا جب بسام
بچوں کی طرح اس کے ساتھ لپٹا تھا۔

-- "لالہ وہ نہیں مل رہی مجھے میری سوہا چاہیے لالہ،،،" بسام کی بات
پر زین نے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔ اسے کچھ نابولتے دیکھ بسام اس سے
الگ ہوا تھا۔

۔۔۔ "لالہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی یہ سب کیا ہو رہا ہے مجھے کیا ہو رہا ہے
ہے مجھے اپنا آپ نامکمل سالگ رہا ہے لالہ می میں کیا کرو،،،" بسام زین
کا ہاتھ پکڑے کسی بچے کی طرح بول رہا تھا۔

۔۔۔ "پتا نہیں لالہ مجھے سب کیوں نامکمل سالگ رہا ہے، یہ ادھورا
پن جی جیسے کچھ غائب ہے لالہ، پتا نہیں کیا،،،" بسام بولتے سوچنے لگا
تھا۔

۔۔۔ "ہاں شاید امید،،، نہ نہیں شاید یقین لالہ،،، نہیں ایک منٹ شاید
کوئی اپنا غائب ہے لالہ،،، نہیں نہیں بلکہ شاید می میں ہی غائب ہو،،، کیا
یار لالہ کچھ غائب ہے شاید کچھ اور یار آپ ہی بتاؤ نا کیا غائب ہے،،،"
زین کو وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔

۔۔۔ "بسام ہوش کر میری جان،،،، "زین نے اس کو ہلا کر بولا تھا جب

وہ خالی نظروں سے پہلے اسے دیکھنے لگا پھر ایک دم سے کھڑا ہوتا اونچی

اونچی ہنسنے لگا تھا۔ جبکہ زین کو گمان ہو رہا جیسے وہ پاگل ہو گیا تھا۔

۔۔۔ "ہوش کرو می میں ہوش کر و لالہ بسام خانزادہ ہوش کرے کیا

بول رہے ہیں آپ می میں کیسے ہوش کر سکتا ہو،،،، "بسام کی بات زین کی سمجھ سے باہر تھی۔

۔۔۔ "جنہیں عشق ہو جائے نالالہ وہ ہوش نہیں کیا کرتے،،،، "بسام

نے ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔ "عشق،،،، "بسام کی بات پر زین کے ہونٹوں نے حرکت کی تھی۔

مگر وہ سن چکا تھا۔

۔۔۔ "ہاں لالہ عشق بسام خانزادہ کو عشق ہو گیا ہے سنا آپ نے سب

سنو بسام خانزادہ کو عشق ہو گیا ہے،،،، "وہ اونچی سا چیخا تھا۔

آج اسلام آباد کا موسم مارگلہ کی ہائی وے وہاں کی پہاڑیاں سب گواہ تھی
اس خاندان کے عشق کی اس کی پکار کی۔

۔۔۔ "لالہ سنا آپ نے آپ کے چھوٹے خان کو عشق ہو گیا ہے بی کے
جس کے لیے دنیا پاگل ہے جو لڑکیوں کو کچھ نہیں سمجھتا اسے عشق ہو گیا
اور جانتے یہ عشق بھی اسے اپنی محرم سے ہوا ہے لالہ جو اس کے پاس
نہیں،،،" بارش بھی زور پکڑ گئی تھی۔

۔۔۔ "میں بسام خاندان مارگلہ کی پہاڑیوں پر آج اقرار کرتا ہوں مجھے
یعنی بسام خاندان کو سوہا بسام خاندان سے عشق ہو گیا ہے اور عشق بھی
ایسا اگر وہ ناملی تو میری سانسیں رک جائے گی،،،" بسام چیختے وہی زمین
پر بیٹھ گیا تھا۔ جب زین اس تک آتا اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

۔۔۔ "لالہ اس نے بولا تھا عشق ظالم ہوتا ہے یہ سب برباد کر دیتا ہے پر
میں نے نہیں سنی تھی میں اس سے انکاری ہی رہا تھا اور دیکھے لالہ

اس نے سچ میں سب برباد کر دیا،،، "بسام نے اوپر آسمان کی طرف
دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "سب برباد ہو گے یہ سب کو برباد کرے گا،،، "بسام کی بات پر
زین کو بھی یاد آیا تھا جب وہ عمر کے ساتھ ایک سائیڈ پر گیا تھا وہ اسے
فقیر نے بھی یہی بولا تھا۔

۔۔۔ "لالہ اسے ڈھونڈ دے نا مجھے اس سے پہلے میری جان جائے،،،"
بسام کی بات پر وہ تڑپتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔
۔۔۔ "لا لہ لالہ نہ نہیں ہو رہا برداشت آ آپ کو اپنا مجھے نا ادھادھر
درد ہو رہا ایسا لگ رہا جیسے کوئی میرا سینہ چیر میرا دل نکال رہا
ہے،،،، "بسام نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے بولا تھا۔

۔۔۔"آپ کو پتالالہ جب آپ کا محبوب بنا آپ کو آپ کا قصور بتائے
ہی جدائی کی سزا سننا جائے نا تو کیسا محسوس ہوتا ہے،،،"بسام نے اس
سے سوال کیا تھا۔

۔۔۔"ایک منٹ آ آپ کو کیسے پتا ہو گا می میں بتاتا ہو،،،"پھر خود ہی اس
نے جواب دیا تھا۔

۔۔۔"لالہ ایسے لگتا جیسے جیسے کوئی آپ کے جسم پر تیزاب پھینک رہا ہو
اور آپ اس کی تکلیف سے تڑپ رہے ہو جیسے کوئی آپ کے زخمی وجود
پر چاقو سے وار کر مزید زخمی کر رہا ہو جیسے کوئی آپ کے دل کو نکال اسے
کچل رہا ہو اس تکلیف کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے نہیں کر سکتے،،،"اس
کی باتیں زین کا دل جھکڑ رہی تھیں۔

۔۔۔"بسام بس کر،،،"اب کی بار ہمت کر زین نے غصے سے بولتے
اسے اپنے ساتھ لگایا تھا جب وہ اونچی آواز میں رونے لگا تھا۔ مگر پھر

روتے روتے ایک دم سے ہر طرف خاموشی ہو گئی تھی جس پر زین نے
اسے خود سے الگ کیا تو اس کا سر ڈھلک کر پیچھے کو گرا تھا۔

۔۔۔ "بسام بسام کیا ہوا،،،" زین کے پکارنے پر بھی وہ نہیں اٹھا تھا۔

۔۔۔ "بسام اٹھو بسام شٹ،،،" زین کے اٹھانے پر بھی وہ جب نہیں اٹھا

تو زین نے اسے سہارا دیتے کھڑا کیا تھا۔ وہ جیسے تیسے کرا سے گاڑی تک

لاتا اس میں لیٹا تا اپنی گاڑی سے اپنا سامان لاتا کسی کو میسج کروہاں سے

جلدی نکلا تھا۔

عشق کتنا ظالم ہے نا آج تو اس نے ایک خاندان کو بھی رولا دیا۔ کہتے

ہیں خانوں میں بہت انا ہوتی ہے مگر اس عشق نے تو آج ایک خاندان کو

کو بھی رولا دیا۔ آہ یہ سچ میں ظالم ہوتا ہے اور میں کسی کی کہی گئی باتیں

نہیں بتا رہی جو خود پر گزری وہ بتا رہی ہو اس عشق کا ظلم برداشت کیا

ہے اور اگر کسی دن ہمت ہو گئی تو خود پر گزری اس ظلم کی داستان بھی

ضرور لکھوں گی۔ خیر ابھی تو آپ لوگ اپنے خاندانوں کو پڑھنے نا اور دیکھے کون اپنے اپنے امتحان میں کامیاب ہوتا ہے۔

زین کو گھر آئے ہفتہ ہو گیا تھا اور ماہا اس کا دھیان رکھ رہی تھی مگر خاموشی دونوں کے درمیان رہتی تھی ہاں اس خاموشی کو زین ختم تو کرتا تھا مگر ماہا پھر اسے برقرار کر دیتی تھی۔

اب تو وہ چلنے بھی لگا تھا مگر ہاتھ فیکچر ہونے کی وجہ سے پیٹی ابھی بھی تھی۔

۔۔۔ "ماہی،،، "زین اسے آوازیں دے رہا تھا مگر وہ کمرے میں نہیں تھی تبھی وہ کچھ دیر اس کا انتظار کرتا خود ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ ابھی ڈریسنگ روم تک گیا ہی تھا جب ماہا کمرے میں آگئی تھی۔ زین کو کمرے میں نادیکھ ماہا پریشان ہوئی تھی مگر وہ اسے پکارتی اس سے پہلے ہی اس کی

نظر ڈریسنگ روم کے دروازے پر گئی تھی جو کھولا ہوا تھا جس پر ماہانے
سر پر ہاتھ مارا تھا۔

۔۔۔ "توبہ ہے انہیں سکون نہیں ملتا،،،" وہ غصے سے بولتی ڈریسنگ
روم میں گئی تو سامنے ہی زین اپنی شرٹ لیے کھڑا تھا۔ جسے دیکھ وہ اس
تک آئی تھی۔

۔۔۔ "یہاں کیا کر رہے ہیں آپ،،،" ماہانے غصے سے پوچھا تھا۔
۔۔۔ "وہ میں نے شرٹ لینی تھی،،،" جس پر اس نے بتایا تھا۔
۔۔۔ "وجہ،،،" ایک لفظی بولا گیا۔

۔۔۔ "یار یہ شرٹ پسند نہیں مجھے اور پھر ویسے بھی ایک ہفتہ ہو گیا میں
آفس بھی نہیں گیا تو،،،" ابھی وہ بول ہی تھا جب ماہا بولی تھی۔
۔۔۔ "کوئی ضرورت نہیں ہے پہلے ٹھیک ہو جائے پھر جانا آفس ورنہ
سب نے مجھے غلط سمجھنا،،،" ماہانے غصے سے کہا تھا۔

۔۔۔"یار ماہی،،،" زین نے ہلکی آواز میں اسے پکارا تھا۔

۔۔۔"ایک بار بول دیتا تو سن لے شرٹ لے کر جائے باہر اور چینج

کرے،،،" اس کے بولنے پر زین نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"یار میرا ہاتھ نہیں ٹھیک کسی ملازم کو بلا دو تم،،،" زین نے

معصومیت سے بولا تھا۔

۔۔۔"یہاں تک آسکتے ہیں تو شرٹ بھی چینج کر سکتے ہیں آپ چلے اب

جلدی جائے،،،،" ماہا اسے کہتی وہاں موجود کپڑے واپس رکھنے لگی تھی

جو زین نے خراب کیے تھے۔ جبکہ پھر وہ بھی کچھ نہیں بولا چپ کر باہر

چلا گیا تھا وہ اب ایسے ہی اس کے روب میں آجایا کرتا تھا جس پر ناچاہتے

ہوئے بھی ماہا کو مزہ آتا تھا۔ وہ الماری ٹھیک کر باہر آئی تو سامنے ہی زین

اپنی شرٹ سے لڑ رہا تھا جسے دیکھتے ماہا کو ہنسی آئی تھی لیکن وہ کنٹرول

کرتی اس تک آئی تھی۔

--- "یہ کیا کر رہے ہیں،،،" ماہا کے پوچھنے پر زین نے اسے دیکھا تھا۔

--- "بیگم نظر نہیں آ رہا آپ کو شرٹ پہنے کی کوشش کر رہا ہو،،،"

جس پر وہ منہ پھولائے بولا تھا۔

--- "تو کسی کو آواز دے لیتے اگر خود سے نہیں ہو رہا تو،،،" ماہا نے

سنجیدہ چہرے سے بولا تھا۔

--- "تم نے ہی تو بولا تھا خود پہنوں کسی کو کہتا تو تم غصہ کرتی،،،" زین

کی بات پر ماہا سے دیکھتی رہ گئی تھی۔

--- "ادھ ادھر دیکھائے،،،" ماہا نے بولتے اس کے ہاتھ سے شرٹ لی

تھی پھر بہت احتیاط سے اسے پہنائی تھی جبکہ زین تو بس اسے دیکھ رہا تھا

وہ آج کتنے دنوں بعد خود اس کے اتنا قریب آئی تھی جبکہ دونوں کے

دلوں کی دھڑکنیں ایک دوسرے کو سنائی دے رہیں تھیں حال تو

دونوں کا ایک ہی تھا مگر یہ انا ہی تو کام خراب کرتی ہے۔

--"اب اگر اٹھ ہی گئے ہیں تو باہر بی جان کے پاس چلے جائے وہ پوچھ رہی تھیں،،" کچھ ہی دیر بعد وہ پیچھے ہو کر بولی تھی جس پر زین بھی ہوش میں آیا تھا۔

--"ہاہاں چلا جاتا ہو،،" اس کا جواب سن وہ جانے لگی تھی جب زین نے اسے پکارا تھا۔

--"ماہی،،" زین کی پکار پر ماہانے اسے دیکھا تھا۔

--"تم کب مجھے معاف کرو گی اور نین بولو گی،،" زین نے بے بسی سے پوچھا تھا۔

--"پتا نہیں،،" وہ بس اتنا بول جانے ہی لگائی تھی جب وہ پھر بولا تھا۔

--"مطلب جان لے کر ہی مانوں گی،،" زین کی بات پر اسے کچھ ہوا تھا۔

۔۔۔"مرنا آسان ہوتا نازین تو آپ نے جو کیا تھا میرے ساتھ اس کے بعد میں تو کب کی مر گئی ہوتی فکر نا کریں کوئی کسی کے بغیر نہیں مرتا،،" ماہا اسے کہتی بنا اسے دیکھے باہر نکل گئی تھی۔ جس پر وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے رہ گیا تھا۔

۔۔۔"منا تو آپ کو لو گا ہی میں بیگم بس صرف کچھ دن پھر بتاتا ہو،،،" وہ مسکراتے بول وہی تیکے پر منہ گراتے لیٹ گیا تھا۔

زین اسے ہسپتال لے کر آیا تھا۔ جہاں باہر ہی سب موجود تھے وہ کتنے دنوں بعد اپنے سامنے ماہا کو دیکھ رہا تھا جس نے اسے ایک نظر دیکھتے ہی اپنا منہ پھیر لیا تھا جس پر زین کو برا لگا تھا۔ سب کو ہی ابھی بسام کی فکر ہو

رہی تھی کچھ ہی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا تھا۔ جسے دیکھتے زین اس کے پاس گیا تھا۔

۔۔۔ "دیکھیں مسٹر زین ہم چھوٹے خان کو ٹریٹمنٹ تو دے رہے ہیں مگر انہیں ایک تو بہت تیز بخار جو پتا نہیں کب سے ہے جس وجہ سے کچھ بھی ہو سکتا ہے اور دوسرا کوئی بات ہے جو انہیں مسلسل پریشان کر رہی ہے جس کی وجہ سے انہیں نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے،،، "ڈاکٹر کی بات پر سب پریشان ہوئے تھے۔

۔۔۔ "کیا نروس بریک ڈاؤن،،، "زین حیرت سے بولا تھا۔

۔۔۔ "جی مسٹر زین نروس بریک ڈاؤن دیکھیں ہمیں نہیں پتا کیا بات ہے جو انہیں پریشان کر رہی ہے مگر آپ لوگوں کو انہیں اس سچویشن سے جلدی نکلانا ہو گا ورنہ جو ان کا حال ہے اس طرح انہیں کچھ بھی ہو سکتا جان بھی جاسکتی ہے ان کی،،، "ڈاکٹر نے سب کو پریشان کر دیا تھا۔

۔۔۔"ابھی فلحال چھوٹے خان یہی رہیں گے جب تک ان کا بخارا تر
نہیں جاتا آپ لوگ کچھ دیر تک مل سکتے ہیں ان سے،،،"ڈاکٹر بتاتے
وہاں سے چلا گیا تھا۔ وہاں پر موجود ڈاکٹر اسے جانتے تھے کیونکہ اس
ہسپتال کو 80 پر سنٹ فنڈ زین خانزادہ کی کمپنی ہی دیتی تھی۔

۔۔۔"یا اللہ میرا بچہ،،،"بی جان کی آواز پر زین ان کے پاس گیا تھا۔
۔۔۔"بی جان حوصلہ رکھے ہمارا بسام مضبوط ہے ہو ٹھیک ہو جائے
گا،،،"زین نے انہیں اپنے ساتھ لگایا تھا۔

۔۔۔"بی جان ہم سب لالہ کے ساتھ ہیں ناتوا نہیں ٹھیک کر لے
گے،،،"اب کی بار ماہابولی تھی۔

۔۔۔"پتا نہیں کس کی نظر لگ گئی ہے میرے بچوں کو،،،"بی جان
روتے بولی تھیں۔

۔۔۔"بی جان آپ اپنی طبیعت خراب مت کر لینا ایسا کرے ابھی خان
ویلا چلی جائے آپ بسام کو ہوش آجائے تو آجانا آپ،،،" جہانزیب
خان کے بولنے پر بی جان کچھ کہتی اس سے پہلے زین بولا تھا۔
۔۔۔"جی بی جان آپ لوگ چلے جائے میں ہو یہاں وہ ہوش میں آئے
گا تو آپ لوگوں کو بتادو گا اس طرح سب کار کنا ٹھیک نہیں ہے،،،"
زین نے آرام سے بولا تھا۔

۔۔۔"زین بچے آپ بی جان اور ماہا کو لے جاؤ رات سے اٹھے ہو
آپ،،،" جہانزیب خان کی بات پر وہ بولتا اس سے پہلے ماہا بولی تھی۔
۔۔۔"بابا مجھے لالہ کے پاس رکنا ہے،،،" ماہا کے بولنے پر سب اس کی
طرف متوجہ ہوئے تھے۔

۔۔۔"بچے آپ اکیلی کیسے رکو گی،،،" جہانزیب خان کو فکر ہوئی تھی۔
۔۔۔"پاپا آپ پھر بی جان کو لے جائے،،،" زین کچھ سوچتے بولا تھا۔

۔۔۔"بابا میں اب بچی نہیں ہو اور نا ہی وہ ماہا ہو جو ڈرتی تھی آپ فکرنا کرے میں اپنے لالہ کے پاس رہ لو گی آپ لوگ جائے،،"ماہازین کو دیکھے بغیر بولی تھی۔

۔۔۔"اور اگر کسی کو میرا رکننا پسند نہیں تو صاف صاف بتا دے،،"اس کی بات پر زین تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔

۔۔۔"ماہانچے،، پاپا میں جارہا ہو آپ اور بی جان آجائے باہر،،"زین کہتا بنا کسی کو دیکھے وہاں سے نکلا تھا۔ جس پر بی جان اور جہانزیب خان بھی ماہا سے مل نکل گئے تو وہ بسام والے کمرے میں آکر بیٹھ گئی تھی۔

وہ بسام کے پاس اندر بیٹھے اس کا چہرہ دیکھے جارہی تھی جب وہ ہلکا شروع ہوا تھا۔ جسے دیکھتے ماہا اٹھ اس تک آئی تھی۔

۔۔۔"سو سوہا آ جاؤ نا ای ایک بار آ جاؤ بس ای ایک بار،،،" وہ اتنی ہلکی بول رہا تھا کہ ماہا کو غور سے سننا پر رہا تھا۔

۔۔۔"سوہامی میرا قصور بتا بتا دونا یار،،،" آنسو اس کی آنکھوں سے گرے تھے۔ جب ماہا وہی اس کے پاس بیٹھ گئی تھی جبکہ اس کی حالت پر وہ بھی رونے لگی تھی۔

۔۔۔"لالا لالا آپ ٹھیک ہو،،،" ماہا نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھا تھا جبکہ ماہا کی آواز پر بسام نے آنکھیں کھول اس کی طرف دیکھا تھا۔

۔۔۔"ماہو وہ آئی ہے نابت بتاؤ نا مجھے وہ آئی ہے،،،" بسام اس سے پوچھا رہا تھا جس پر وہ روتے نہ میں سر ہلا گئی تھی۔

۔۔۔"ماہ لالہ سے بولونا اسے ڈھونڈ دے اس سے بتاؤ اس کا سام بیم بیمار
ہے وہ تو می میرے سر درد پر تڑپ جاتی تھی اسے بتائے نا کوئی،،،"وہ
آنسو سے رو رہا تھا جس پر ماہانے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔
۔۔۔"لالہ ہمت کر آپ کی آزمائش ہے یہ اس میں پورا اترنا ہے آپ
نے،،،"ماہ کی بات پر وہ اس کے ہاتھ پیچھے کرتا اٹھ کر بیٹھ گیا تھا جس پر
ماہانے اس کی مدد کی تھی۔

۔۔۔"ماہ یہ کیسی آزمائش ہے ج جو ختم ہی نہیں ہو رہی ج جس میں
مجھے میرا قصور بھی نہیں معلوم می میں ہی کیوں ماہ میں ہی کیوں پہلے ماما
چھوڑ گئی پھر بابا نے بھی یہی کیا لالہ کام میں مصروف ہو گئے بی بی
جان بیمار رہنے لگی می میں اکیلا تھا نا پھر وہ آئی اس نے مجھے جینا سیکھایا
او اور اب جب اس کے ساتھ ہی جی جینا سیکھا تو وہ بھی ماما کی طرف مجھے

چھوڑ گئی ماہ،،،" وہ اپنے آنسو رکننا چاہ رہا تھا مگر پھر بھی روک نہیں پارہا تھا۔

۔۔۔" لالہ میری بات سننے آپ آزمائش تو ایسی ہی ہوتی ہے نا جس کا ہمیں کچھ نہیں پتا ہوتا لیکن آپ کو پتا اس آزمائش میں پورا اترنے والے کو وہ رب نوازتا ہے اور آپ کو بہادر ہونا میرے ہیرو ہو آپ پھر ایسے کیسے کر سکتے آپ آپ نے ایک بار بھی اپنی ماہ گڑیا کا نہ سوچا اسے تو صرف اپنے بسام لالہ ساتھ باتیں کرنی ہوتی نا،،،" ماہا کے رونے پر بسام نے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔

۔۔۔" گڑیا می میں کیسے کچھ سوچوں وہ تو میرے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی ساتھ ہی لے گئی ہے ایسا لگتا میرے پاس اب بس جسم ہے روح تو وہ لے گئی ہے نا،،،" بسام کی باتیں ماہا کو تکلیف دے رہی تھیں۔

۔۔۔"لالہ آپ تو ان سب باتوں کو مانتے ہی نہیں تھے پھر اب ایسے
کیوں بول رہے ہیں،،،" وہ بے یقینی سے پوچھ گئی تھی۔ جس پر وہ ہنسا تھا
اور پھر ہنستا ہی چلا گیا تھا۔

۔۔۔"ہاں نہیں مانتا تھا تبھی تو اس حال میں ہو گڑیا ای ایک وعدہ کرو مجھ
سے،،،" بسام نے اس کا ہاتھ پکڑتے بولا تھا جس پر وہ سر ہلا گئی تو وہ پھر
بولا۔

۔۔۔"اگ اگر کبھی کوئی تمہارے ساسا منے اپنی محبت کا بت بتائے تو
تم اس کی بات سنو گی مذاق میں نہ نہیں لو گی تم یہ عشق محبت
ک کو جھوٹ نہیں بولو گی ک کرو وعدہ،،،" وہ کسی یقین سے بولا تھا
جس پر ماہا ہلکا سا مسکرائی تھی۔

۔۔۔"لالہ میں کیسے ان سب سے انکاری ہو سکتی میں تو خود اس عشق
کے نشانے پر ہونا،،،" ماہا کی آنکھوں سے پھر آنسو نکلے تھے۔

۔۔۔"ماہی یہ عشق ایسا کیوں ہوتا ہے،،،" بسام کے سوال پر وہ اسے دیکھنے لگی تھی کیونکہ شاید جواب تو اس کے پاس بھی نہیں تھا۔ مگر پھر کچھ خاموشی کے بعد بولی تھی۔

۔۔۔"لالہ پتا میں نے ناکی پڑھا تھا عشق میں یہاں تو محبوب ملتا ہے یا پھر محبوب کی محبت،،،" وہ اسے بتاتے ہلکا سا مسکرائی تھی۔

۔۔۔"اور پتا مجھے محبوب ملا تھا اس کی محبت نہیں،،،" ماہا آنسو صاف کرتے بولی تھی۔

۔۔۔"پر گڑیا مجھے تو محبوب بھی نہیں ملا دیکھو می میں خالی ہاتھ ہو کچ کچ بھی تو نہیں ہے میرے پاس،،،" بسام نے اپنے ہاتھ اس کی طرف کر اسے دیکھا یا تھا۔

۔۔۔ "لالہ آزمائش ہمیشہ عشق میں ہی ہوتی ہے کیا پتا اس میں کامیاب ہونے پر آپ کو وہ مل جائے جس کی آس آپ لگائے بیٹھے ہو،،،" ماہا کی بات پر اس نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "گڑیا اللہ آزمائش میں تو اپنے پسندیدہ بندوں کو ڈالتا ہے نا پھر می میں تو بہت گناہگار ہو،،،،" اس کی بات پر ماہا نے نا میں سر ہلایا تھا۔

۔۔۔ "لالہ وہ اپنے پسندیدہ بندوں کو تو آزمائش میں ڈالتا ہے مگر کبھی کبھار وہ اس بندے کو بھی آزمائش میں ڈال دیتا ہے جسے وہ اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل کرنا چاہتا ہو،،،،" ماہا کے بتانے پر وہ اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "ماہی وہ کیا گناہگار کی بھی سنتا ہے اگ اگر میں اس سے اپ اپنی سوہانگوں ت تو کیا وہ مجھے دے گا می میری سننے گا،،،" بسام نے ایک امید سے پوچھا تھا۔

۔۔۔"جی لالہ وہ سب کی سنتا ہے آپ کی بھی سننے گا ایک بار اسے پکار
کر تو دیکھے وہی تو ایک ہمارا اپنا ہے،،،" ماہانے اس کا ڈراپ والا ہاتھ
پکڑتے بولا تھا۔ جس پر وہ سامنے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔۔۔

زین بی جان اور جہانزیب خان کو خان ویلا لے تو آیا تھا مگر اسے بار بار
بسام کی فکر ہو رہی تھی۔ تبھی تو وہ بی جان کو ان کی دوا دے سولا کر باہر
بے چین سا چکر کاٹ رہا تھا جب جہانزیب خان نے اسے پکارا تھا۔
۔۔۔"زین بچے،،،" ان کی پکار پر زین نے انہیں دیکھا تھا۔
۔۔۔"کیا بات ہے بچے آپ آرام کرنے نہیں جا رہے،،،" وہ اس تک
آتے پوچھنے لگے تھے جب وہ ان کے گلے گل گیا تھا۔

۔۔۔"پاپا وہ ایسا تو نہ تھا میرا بسام تو ہمیشہ ہنستا تھا لا پرواہ تھا کسی کے آنے جانے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا،،،"زین کی باتوں پر وہ مسکرائے تھے۔

۔۔۔"پاپا آپ کو پتا میں نے اسے جس حال میں دیکھا تھا نا وہ میرے ذہن اور آنکھوں سے نہیں جا رہا وہ کہتا ہے اسے عشق ہو گیا ہے پاپا اگر عشق یہ حال کرتا ہے تو میری دعا ہے یہ عشق کسی کو بھی نہ ہو،،،"زین ان سے الگ ہوتے بولا تھا۔

۔۔۔"بیٹا جی وہ اب بتا رہا ہے مگر ہمیں تو اسی دن پتا چل گیا تھا جب وہ اس لیے بی جان کے سامنے کھڑا ہوا تھا ہمارے چھوٹے خان اب بسام خانزادہ سے عشق دازے بن گئے ہیں،،،"جہانزیب خان کی بات پر زین نے انہیں دیکھا تھا۔

۔۔۔"اور فکر نہیں کرو جس اللہ نے اسے اس میں رکھا ہے نا وہی اسے
ٹھیک بھی کر دے گا صبر کرو بچے یہ اس کی آزمائش ہے میں تم یا کوئی
بھی کچھ نہیں کر سکتا یہ اسے خود ہی حل کرنی ہے،،،" انہوں نے اسے
سمجھایا تھا۔

۔۔۔"تم چل کر آرام کر لو،،،" اسے چپ دیکھ وہ بولے تھے۔
۔۔۔"نہیں پاپا میں ہسپتال جا رہا جب تک اسے اپنی آنکھوں سے ہوش
میں نہیں دیکھ لو نگا مجھ سے آرام نہیں ہوگا،،،" زین نے اپنے بالوں
میں ہاتھ پھیرتے بولا تھا۔

۔۔۔"لیکن بچے،،،" وہ بولنے ہی لگے تھے جب وہ پھر بولا تھا۔
۔۔۔"پاپا کچھ دیر میں آ جاؤ گا آپ بی جان کا دھیان رکھنا بس،،،" بسام
انہیں کہتا وہاں سے نکل گیا تھا جس پر وہ بھی وہی بیٹھ اپنا کام مکمل کرنے
لگے تھے۔

-- "صرف ایک وہی ہے جو اس عشق کو بھی لگام ڈال سکتا ہے،،،
اور کچھ نہیں ہے وہ سنے گا وہ سب کی سنتا ہے تیری بھی سنے گا،،،" "
بسام کو اس فقیر کی باتیں یاد آئی تھیں۔ جس پر وہ ایک دم سے اپنے ہاتھ
سے ڈراپ اترانے لگا تھا جسے دیکھ ماہر پریشان ہوئی تھی۔
-- "لالہ یہ کیا کر رہے ہیں آپ،،،" وہ فکر سے بولتی اسے روکنے لگی
تھی۔

-- "ماہ مجھ مجھے اس نے پکارا ہے ناتو پھر می میں دیر کیوں کرو وہی ہے
اب ج جو سب ٹھیک کر سکتا می میرے مرض کا علاج اس کے علاوہ کو
کوئی نہیں کر سکتا،،،" بسام کی باتیں اس کی سمجھ میں نہیں آرہی تھیں۔
-- "کون لالہ،،،" وہ حیران ہوتے پوچھنے لگی۔

۔۔۔ "وہی جوت تم نے بولا سب کا ہے،،،" بسام اسے کہتا آگے کو
بھرنے لگا تھا جب لڑکھڑایا تھا جس پر ماہانے جلدی سے آگے ہوا سے
سہارا دیا تھا جبکہ اس کی بات سمجھتے وہ مسکرائی تھی پھر اسے سہارا دیتے
واثر روم لے کر گئی تھی جہاں سے وہ وضو کر باہر آیا تھا ماہانے اسے جائے
نماز بچھا کر دی تھی جس پر کھڑے ہوتے ہی بسام کی آنکھوں سے آنسو
آنے لگے تھے وہ تو کب سے اپنے رب کو بھولے بیٹھا تھا۔ اس نے ہمت
کی تھی مگر پھر اس نے ماہا کی طرف دیکھتے قدم پیچھے کرنے چاہے جب وہ
نایں سر ہلا گئی تھی۔

۔۔۔ "لالہ ہاتھ آیا موقع چھوڑتے نہیں،،،" وہ آنسو سے مسکرا کر بولی
تھی۔ جس پر بسام نے مشکل سے نیت کر نفل پڑھے تھے وہ کتنی کتنی
دیر سجدے میں ہی گزار رہا تھا کچھ وقت بعد نفل پر اس نے بیٹھتے ہاتھ
دعا کے لیے اٹھائے تو آنسو پھر نکلا شروع ہوئے تھے۔

۔۔۔ "یا اللہ ہسہ،،،" وہ اتنا بول رونے لگا تھا جبکہ اس کا رونا ماہا کو بھی

رولار ہا تھا ان سب نے کب دیکھا تھا اپنے چھوٹے خان کو اس طرح روتے وہ تو سب کالا ڈلہ تھا نا اور کہتے ہیں عشق اور زندگی لاڈلوں کا ہی برا حال کرتی ہے پھر چھوٹے خان میں تو سب کی جان تھی نا اسے کیسے چھوڑ دیتی زندگی اور عشق۔

۔۔۔۔

زین ہسپتال پہنچ بسام کو روم کے باہر آیا تھا دروازہ کھولتے ہی اسے بسام کی پکار سنائی دی تھی جس پر اس نے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔ اس کے رونا زین خان زادہ کو بے بس محسوس کروا رہا تھا۔ اس نے اندر قدم رکھے تو بسام جائے نماز پر بیٹھا تھا جبکہ کسی کی آہٹ پر ماہانے دیکھا تو زین کو دیکھ وہ نظریں پھیر گئی تھی۔

--"اللہ میں بہت گناہ گناہگار ہومی میں جانتا ہو مجھ سے بہت
بڑے گناہ ہوئے ہیں مگر آپ تو معاف کرنے والے ہونا،،" اس
نے روتے بولا تھا۔

--"می میں نے ہر گناہ کیا می میرے اللہ او اور میں جان جانتا ہو میں سز
سزا کا حقدار ہو مگر اللہ اس سے جدائی یہ ناکر،، آنسو مسلسل اس
کا چہرا بھگیور ہے تھے۔

--"اللہ جی اس نے کہا ای ایک آپ ہی ہو ج جو اس ع عشق کو لگام
ڈال سکتے او اور سب ٹھیک کر سکتے،،" بسام کو دیکھ زین کی آنکھیں بھی
نم ہوئی تھیں۔

--"آ آپ سب ٹھیک کرو گے نا،،" وہ کسی بچے کی طرف دعا مانگ
رہا تھا۔

۔۔۔ "اللہ جی سب مجھ مجھے ہی کیوں چھوڑ جاتے ماما بابا اور اب سو سوہانہ نہیں اللہ جی آپ لا کر دو گے نامی میری سوہا آپ لا کر دو گے نا،،،" بسام روتے اپنے رب سے مانگ رہا تھا۔

۔۔۔ "می میں سب کچھ چھوڑ دوں گا اللہ جی بس بس ایک بار مجھے میری سو سوہامی میری محرم لوٹا دیں،،،" بسام کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

۔۔۔ "آپ کی ہر بات مانوں گامی میں وعدہ کرتا ہوں کچ کچ غلط نہیں کرو گا اس سے بھی خوش رکھوں گامی میں کس کسی کو تنگ بھی نہیں کرو گا بس مجھے میری سوہا ڈھونڈ دیں،،،" بسام دعا مانگتے سجدے میں گیا تھا۔

۔۔۔ "اللہ ہہ می میں بے بس ہوا اور یہی بے بسی جان لے رہی

میری،،،" وہ روتے جائے نماز پر سر رکھ گیا تھا۔

جائے نماز پر بیٹھے دعا مانگ رہا تھا،،،

وہ لڑکا نجانے کیا مانگ رہا تھا،،،

لال تھیں آنکھوں اور چہرے پر زردی،،،

رانجھا تھا کوئی، ہیر مانگ رہا تھا،،،

جس پر زین سے مزید دیکھنا گیا تو وہ اس تک آتا اس کے سر پر ہاتھ

پھیرنے لگا جس پر بسام نے اسے دیکھا تو وہ ہوش میں آیا تھا۔

۔۔۔ "بسام میری جان بس کر دے نا ہم سب کا ہی خیال کر لے،،،"

زین کے بولنے پر وہ اٹھ کر بیٹھا تھا۔

۔۔۔ "لالہ میرے اختیاری میں کچھ نہیں ہے می میں کیا کرو آپ بتائے

مجھے،،،" بسام نے اپنے آنسو صاف کرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "اللہ پر یقین رکھ وہ سب ٹھیک کر دے گا،،،" وہ اسے کہتا اٹھ بیٹ

پر لے گیا تھا جس پر ماہانے جائے نماز بھی اٹھادی تھی۔

۔۔۔ "لالہ آپ بھی ڈھونڈوں گے نا اسے،،،" وہ پھر پوچھنے لگا تھا۔

۔۔۔"ہاں میں ڈھونڈوں گا مگر تم ابھی کچھ نہیں بولو گے

اور،،،"زین نے سختی سے کہتے اسے لیٹایا تھا جس پر وہ بھی چپ کر گیا تھا۔ پھر کچھ دیر میں نرش نے آ اسے انجیکشن لگایا تو وہ نین میں چلا گیا تھا۔ جبکہ زین ایک نظر ماہا کو دیکھ باہر نکلا تو وہ بھی وہی بیٹھ گئی تھی۔

ایک مہینے بعد،

زین کے ایکسڈنٹ کو ایک مہینہ ہو گیا تھا اب تو وہ کافی بہتر بھی تھا لیکن فیکچر ابھی بھی تھا اس بس اس نے پٹی اتار دی تھی۔ اب اسے کچھ دنوں کے لیے اپنے کسی کام کے سلسلہ میں ترکی جانا تھا لیکن جب یہ بات اس نے بی جان وغیرہ سے کی تو سب نے منا کر دیا مگر پھر ماہا کو لے کر جانے پر سب مان گئے تھے ترقی جانے کا سن ماہا کو خوشی تو ہوئی تھی مگر زین

کے ساتھ جانے پر وہ تیار نہیں تھی لیکن پھر بی جان اور جہانزیب خان
کے سمجھنے پر مان گئی تھی ابھی وہ لوگ اپنی ہیکنگ ہی کر رہے تھے جبکہ
جانا انہوں نے بسام کے ساتھ تھا۔ زین اپنی فائٹلزد دیکھ رہا تھا جبکہ ماہاجو
رہ گیا تھا وہ سب رکھ رہی تھی۔

۔۔۔ "ماہی الماری سے میری وہ ریڈ لیڈر جیکٹ بھی رکھ لینا یاد
نہیں رہی،،،" وہ فائل میں مصروف ہوتا بولا تھا۔

جس پر وہ چپ کر الماری میں سے جیکٹ نکالنے چلی گئی تھی مگر الماری
کھولتے ہی اس کے قدموں میں وائٹ شرٹ گری تھی جسے اٹھا کر
رکھتے وہ روکتی اسے کھول دیکھ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔ "ماہی میری وہ وائٹ شرٹ پریس کر دو مجھے جانا ہے،،،" زین نے
واٹر روم سے نکلتے اسے بولا تھا جس پر اسے غصہ آیا تھا۔

۔۔۔ "نہیں اتنے کپڑے ہیں کوئی اور پہن لے آپ،،،" ماہا کے بولنے پر وہ جو اپنے بال خشک کر رہا تھا اسے دیکھنے لگا۔

۔۔۔ "مجھے وہی پہنی ہے جا کر پریس کرو،،،" وہ حکم دیتا پھر مصروف ہوا تھا جس پر وہ منہ بناتی اس کی شرٹ لیے ڈریسنگ روم میں گئی تھی جہاں جاوہ شرٹ پر پریس کرنے لگی تھی۔

۔۔۔ "ہاں لڑکیوں کو دیکھانی ہو گی نا اسی لیے پہن رہے پتا بھی ہے اس میں پیارے لگتے جان کے کرتے ہیں ایسے صرف مجھے ہرٹ کرنے کے لیے،،،" وہ منہ میں بڑبڑاتے بول رہی تھی۔

۔۔۔ "ایک منٹ میں ہرٹ کیوں ہوں یہی پہنی ہے نا اب بتاتی ہو آپ کو میں،،،" ماہا نے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجا کر بولا تھا ساتھ ہی آئرن تیز کر دی تھی اور کچھ ہی دیر میں زین خانزادہ کی وائٹ شرٹ کا

حشر ہو گیا تھا۔ جس پر وہ پہلے مسکراتے پھر چہرہ بناتے شرٹ لیے باہر نکل گئی تھی جہاں وہ اس کا ہی انتظار کر رہا تھا۔

۔۔۔ "شکر ہے آگئی ورنہ میں آنے والا تھا،،،" زین آرام سے بولا تھا۔
۔۔۔ "نی نین وہ آپ کی شرٹ،،،" وہ اتنا ہی بولی تھی جب زین کو کچھ غلط لگا تھا۔

۔۔۔ "ماہی ڈونٹ سے کہ میری شرٹ جلادی تم نے،،،" وہ پریشان ہو بولا تھا۔

۔۔۔ "ہاں تو نہیں لگانا پتا جل گئی،،،" جس پر وہ فوراً سے بولی تو زین نے اس کے ہاتھ سے شرٹ پکڑ کر دیکھی تو اس کا منہ کھولے کا کھولا رہ گیا تھا کیونکہ اس سوراخ سے ماہی صاف نظر آرہی تھی۔

۔۔۔ "ماہی کی بچی یہ تم نے جان کر کیا ہے نا،،،" زین اپنا غصہ کنٹرول کرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "نہ نہیں،،، جھوٹ نہیں ماہازین خانزادہ،،،" وہ بولتی اس سے پہلے زین دھاڑا تھا۔

۔۔۔ "ہاہاں جان کر کیا ہے،،،" جس پر وہ خود کو مضبوط کرتے بولی تھی۔

۔۔۔ "وجہ جان سکتا ہو،،،" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولا تھا۔
۔۔۔ "کیونکہ اس میں آپ پیارے لگتے اور لڑکیاں آپ کو دیکھتی
تبھی آپ جان کر یہی پہنتے تو میں نے جلادی اب آپ نا اسے پہنو گے اور
نا کوئی دیکھے گا،،،" ماہا کی بات پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی
مگر وہ چھپا گیا تھا۔

۔۔۔ "تو تمہیں کیا مسئلہ تھا لڑکیاں مجھے دیکھتی تھی نا اور ہو سکتا میں بھی
کسی خاص کو دیکھانے کے لیے ہی پہنتا ہو،،،" زین نے قدم اس کی

طرف لیتے بولا تھا مگر اس کے قدم تو تب روکے جب ماہا کے اس کا کالر پکڑا تھا۔

۔۔۔ "زین خانزادہ صرف ماہا جہانزیب خان کا ہے اور اگر اس کی زندگی میں خود کوئی لڑکی آئی یا پھر وہ کوئی لڑکی لے کر آیا تو ماہا خانزادہ اس لڑکی کی جان اپنے ہاتھوں سے لے گی،،" ماہا نے ایک ایک لفظ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا تھا جبکہ زین کو اس کا روپ دیکھ ہی حیران ہو گیا تھا۔ مگر وہ ابھی اس کے اس روپ کو برداشت کرتا اس سے پہلے ہی وہ آگے ہوتے اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ گئی تھی جس پر زین کی آنکھیں باہر آئی تھیں۔ ہوش تو اسے تب آیا جب ماہا نے اس کے نچلے ہونٹ پر اپنے دانت گاڑھے تھے۔ جس پر زین بھی شرٹ چھوڑتے اسے سہارا دیتے اس کا ساتھ دینے لگا۔ اس بار زین سے زیادہ ماہا کے لمس میں شدت تھی۔ کچھ دیر تک دونوں ایک دوسرے کو محسوس

کرتے رہے پھر سانس خراب ہونے پر زین اس سے پیچھے ہوا تو وہ
آنکھوں میں شکایت لیے اسے دیکھتے اپنا سانس بحال کرنے لگی تھی۔
ہی وہ بنا اسے دیکھے کمرے سے جس پر زین اسے کچھ کہتا اس سے پہلے
نکل گئی تھی۔

۔۔۔ "ماہی یار آ بھی جاؤ،،،" زین کی پکار پر وہ ہوش میں آئی تھی۔ جس
پر وہ شرٹ اندر رکھتی اس سے پہلے ہی زین اس سے وہ شرٹ لے گیا
تھا۔

۔۔۔ "یہ شرٹ تو،،،" ماہانے وہ دیکھتے آنکھوں میں آنسو لیے بس اتنا
ہی بولا تھا جب زین مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "ہاں تم نے جلادی تھی مگر کیا کرو ماہی یہ شرٹ مجھے کسی بہت ہی
خاص انسان نے دی تھی جس کا میری زندگی میں کسی نعمت سے کم نہیں

ایسی لیے نہیں پھینک سکتا اسے،،، "اس نے بولتے وہ شرٹ دوبارہ اندر رکھ گیا تھا۔

۔۔۔ "اتنا ہی خاص انسان تھا وہ اسے کے پاس چلے جائیں،،، "وہ کہتے اس کی جیکٹ لیے وہاں سے نکلتی بیگ پیک کرنے لگی تھی۔

جبکہ اس کے جواب پر زین حیران ہوا تھا کیونکہ وہ شرٹ دیکھ بھی اسے کچھ یاد نہیں آیا تھا۔ مگر پھر اس کی جیلیسی پر مسکراتا اس تک آیا تھا۔ بنا اسے کچھ کہے بیگ اٹھا گیا تھا۔

۔۔۔ "چلو یاد دیر ہو رہی ہے اب،،، "اس کے کہنے پر دونوں کمرے سے نکلے تھے جبکہ بیگ اس نے ملازم کو پکارا دیے تھے بی جان وغیرہ سے مل وہ لوگ ایئر پورٹ کے لیے نکلے تھے جہاں ان لوگوں کو بسام نے چھوڑنا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ انٹرپورٹ پر موجود تھے جہاں بسام ان لوگوں کو اندر تک چھوڑنے گیا تھا۔

۔۔۔ "لالہ میری گڑیا کا خیال رکھنا آپ،،،" بسام ماہا کو ساتھ لگاتے بولا تھا جب زین ماہا کا ہاتھ پکڑا سے اپنی سائیڈ پر کر گیا تھا۔

۔۔۔ "میری بیوی سے دور رہا کر تو اور پتا ہے مجھے اپنی زندگی کا خیال ہی رکھوں گا میں،،،" زین کی پہلی بات پر جانادونوں نے اسے گورا تھا وہی دوسری بات پر بسام مسکرایا تھا جبکہ ماہا تو بس اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔

۔۔۔ "یہ تو اچھی بات ہے پھر اور ہاں اپنا بھی خیال رکھنا آپ،،،" بسام اب اس سے ملتے بولا تھا۔

۔۔۔"ہمم ٹھیک تو بھی پایا اور بی جان کو دیکھ لی اور ویسے تو میں حمزہ کو سمجھا چکا ہو مگر پھر آفس چلا جانا تم بھی،،،" زین اس سے بتا رہا تھا جس پر وہ سر ہلا گیا تھا۔

۔۔۔"اور ہاں اپنا بھی دھیان رکھی میں یا ماہی تو فلحال نہیں ہو گے اسی لیے تجھے یہ خود کرنا ہے بسام،،،" زین نے اس کے بال بھگیڑاتے بولا تھا۔

۔۔۔"میں اپنا خیال کس کے لیے رکھنا لالہ،،،" جس پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

۔۔۔"لالہ جہاں اتنا صبر کیا وہاں کچھ اور صحیح پتا نہیں کیوں مگر میرا دل کہتا ہے اس رب نے آپ کے لیے ضرور کچھ تو خاص رکھا ہے جس کے لیے وہ دیر کر رہا ہے،،،" ماہانے آگے ہوتے بولا تھا جبکہ اس کی بات پر زین بھی متفق ہوا تھا۔

۔۔۔"پتا ہے گڑیا وہ رب ہے نا اس پر ہی تو اب سب چھوڑ صبر کیا ہے
میں نے مجھے بھی امید ہے میرا رب مجھے زیادہ نہیں آزمائے گا خیر آپ
دونوں اب جاؤ فلائٹ مس ہو گئی تو مجھے بولو گے،،،" بسام نے اپنی بات
کہتے ان دونوں کا دھیان اس بات سے ہٹایا تھا۔

۔۔۔"چل ٹھیک ہے دھیان رکھی اپنا،،،" زین ایک بار پھر کہتے اس
سے ملا تھا پھر ماہا بھی اس سے مل زین کے ساتھ آگے بڑھی تھی ان
دونوں کو اندر جاتے دیکھ بسام باہر آتا گاڑی میں بیٹھ گیا تھا اب اس کا رخ
اپارٹمنٹ کی طرف تھا۔

وہ لوگ اندر آئے تھے جہاں سامنے ہی کاؤنٹر پر بورڈنگ وغیرہ کروا کر
کچھ ہی دیر میں وہ لوگ فری ہو جہاز میں جا بیٹھ گئے تھے۔

۔۔۔"ویسے ماہی وہ میں سوچ رہا تھا تم تو ڈرتی ہو تو پلین جب اڑے گا تو مجھ میں چھپ جانا،،" زین نے اس کی طرف ہوتے بولا تھا جس پر وہ اسے گھورنے لگی تھی۔

۔۔۔"بی جان کے کہنے پر ساتھ آئی ہو زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں،،" ماہا کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔"ارے ایسے ہی فری نا ہو بیوی ہو میری میرا تو حق بنتا ہے،،" زین نے ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔"یہی بات اس وقت کیوں یاد نہیں آئی آپ کو،،" ماہا کی بات پر اس کی مسکراہٹ تھمی تھی۔

۔۔۔"اور پھر جس نے وہ شرٹ دی ہے اسی کے ساتھ فری ہوئے جا کر،،" ماہا نے بھی نوٹ کیا تھا جس پر ماہا نے بات بدل دی تھی۔

۔۔۔"اچھا وہ وائٹ ٹرٹ ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو تم اسی سے فری ہوں گا
مگر وہ بھی تو ناراض ہے مجھ سے،،،" وہ سوچتے بولا تھا جس پر ماہا کچھ کہتی
اس سے پہلے ہی ان سے آگے دوسری طرف بیٹھی ایک عورت بولی
تھی۔

۔۔۔"ماشاء اللہ کتنی پیاری جوڑی ہے،،،" ان کی بات پر دونوں نے
انہیں دیکھا تھا۔

۔۔۔"شکر یہ ماں جی مگر آپ کو پتا میری بیوی ناراض ہے مجھ سے،،،"
زین کو اسے تنگ کرنے کا نیا آئیڈیا آیا تھا۔

۔۔۔"ارے کیوں بیٹا شوہر سے ناراض نہیں ہوتے گناہ ہوتا ہے،،،"
ان کی بات پر زین نے مسکرا کر ماہا کو دیکھا تو وہ اسے آنکھیں دیکھا گئی
تھی۔

۔۔۔"میں بھی اسے یہی کہتا لیکن مان ہی نہیں رہی،،،" وہ پھر بولا تھا
جب اب کی بار ماہا کو غصہ آیا تھا۔

۔۔۔"ارے بچے مان جاؤ نا،،،" ان کے کہنے پر اب کی بار ماہا بولی تھی۔
۔۔۔"جی ماں جی،،،" وہ اتنا ہی بولی تھی جب اناؤنسمنٹ ہوئی تھی جس
پر وہ لوگ سیدھے ہو کر بیٹھے تھے۔ جہاز کے اڑتے ہی ماہا چیخ مارے زین
کے ساتھ لگی تھی جس پر وہ مسکراتا اس کے گرد اپنا حصار مضبوط کر گیا
تھا۔ پھر کچھ دیر بعد اسے احساس کو اتو وہ فوراً سیدھی ہوئی تھی۔
۔۔۔"وہ اچانک اڑا اسی لیے اب زیادہ فری نا ہو جانا آپ،،،" ماہا بولتے
سیدھی ہو بیٹھی تھی جس پر زین بھی مسکراتے اپنا لپ ٹاپ کھول گیا
تھا۔

وہ اپارٹمنٹ آیا تھا جہاں وہ جب بھی آتا اسے سوہا ہی یاد آتی تھی آج
بھی وہ کمرے میں صوفے پر بیٹھا ہاتھ میں اس کی بریسلٹ لیے دیکھ رہا
تھا۔

۔۔۔ "توبہ ہے سام یہ تیسری بریسلٹ ہے میں ان سب کا کیا کروں
گی،،،" وہ اپنے سر پر ہاتھ مارتے بولی تھی۔

۔۔۔ "یار مجھے اچھی لگی تو لے آیا میں اور کیا کرو گی پہن کر دیکھاؤ گی
مجھے،،،" وہ اس کا ہاتھ پکڑا اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔

۔۔۔ "سام مطلب جو بھی چیز آپ کو اچھی لگے گی وہ آپ لے آئے
گے،،،" وہ اسے گھورتے پوچھ رہی تھی۔

۔۔۔ "جی سام کی جان آپ کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے آپ کا
سام،،،" بسام کی بات پر وہ مسکراتے اس کے دل کے مقام پر لب رکھ
گئی تھی۔

۔۔۔"مجھے بہکانے کی ساری ادائیں آتی ہیں میری میری جان کو،،،"

بسام نے بولتے اس کی گردن سے بال ہٹاتے وہاں لب رکھے تھے جبکہ وہ مسکراتی اس کے گلے میں باہیں ڈال گئی تھی جس پر وہ اسے اپنی گود میں کر گیا تھا۔

وہ کتنی ہی دیر اسے محسوس کرتا رہا تھا۔ مگر پھر جب سوہا کا سانس خراب ہوا تو اس نے بسام کا کالر کھینچا تھا جس پر وہ ہوش میں آتا پیچھے ہٹا تھا۔ جس پر وہ اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔

۔۔۔"سام آپ ہمیشہ ایسے ہی رہے گے نامطلب کوئی اور لڑکی،،،" وہ بولتے بولتے چپ ہو گئی تھی۔

۔۔۔"ایسا کبھی نہیں ہو گا میں صرف تمہارا ہی ہوا اب اور تمہارا ہی رہنا

چاہتا ہو،،،" بسام نے اس کے سر پر لب رکھتے بولا تھا۔ جس کے بعد کتنی دیر دونوں میں خاموشی رہی تھی۔ مگر پھر بسام بولا تھا۔

۔۔۔"ویسے سوہا اگر کبھی ایسا ہو گیا تو پھر کیا کرو گی،،،" بسام نے اسے تنگ کرتے بولا تھا۔

۔۔۔"تو میں آپ کو چھوڑ جاؤ گی،،،" سوہا کی بات پر اس کا دل دھڑکا تھا۔

۔۔۔"اتنی بری سزا دو گی،،،" وہ بھری آواز میں چولا تھا جس پر سوہانے فوراً اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"سام میں کہی نہیں جا رہی اور نا جاؤ گی کیونکہ مجھے پتا ہے آپ کبھی دھوکا نہیں دو گے،،،" سوہانے بولتے اس کی نم آنکھوں پر لب رکھتے تھے۔

اذان کی آواز پر بسام ہوش میں آیا تھا۔ جس پر اس نے اپنی آنکھیں صاف کی تھی۔

۔۔۔ "دیکھو یار آج ان نم آنکھوں کو چومنے والا کوئی نہیں ہے،،،"

بسام ادا سی سے مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "تم سزا دے رہی ہو اپنے سام کو یار وہ بھی بنا کسی غلطی کے،،،"

بسام بولتے اٹھا کمرے سے نکل گیا تھا

وہ مسجد گیا تھا جہاں نماز پڑھتے کتنی ہی دیر وہ سجدے میں رہا تھا وہاں
موجود نمازی اسے رشک سے دیکھ رہے تھے۔

سجدے سے اٹھا اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔

۔۔۔ "یا اللہ میں تیرا ہی بندا ہوں،،، می میں جانتا ہوں بہت گن گناہ گار ہوں مگر

تو معاف کرنے والا ہے،،،" وہ اپنے ہاتھ اٹھائے دعا کر رہا تھا۔ جبکہ آنسو

مسلسل گر رہے تھے۔

۔۔۔"مجھے نہیں پتہ می میں معافی کے لائق ہو بھی یا نہیں مگر تور حیم ہے
ت تو تو معاف کرنے والا ہے،،،"بسام آج پھر ویسے ہی معافی مانگ رہا
تھا۔

اس کے پاس مزید کچھ مانگنے کے لیے کچھ نہیں تھا تبھی وہ اپنے ہاتھوں کو
دیکھتے بس روئی جا رہا تھا۔ جب امام صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ
رکھا تھا جس پر بسام نے انہیں دیکھا تو وہ مسکراتے اس کے پاس بیٹھ گئے
تھے۔

۔۔۔"بیٹا بس کرو اب اور کتنا روگے،،،"ان کے بولنے پر بسام تلخی سے
مسکرایا تھا۔

۔۔۔"میں کیا کرو وہ مجھے معاف نہیں کر رہا،،،"اس کی بات پر امام
صاحب ہنسنے لگے۔

۔۔۔"بچے کیا پتا اس نے معاف کر دیا ہو یا پھر کرنے والا ہو،،،" ان کی بات پر بسام انہیں دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔"اگر اس نے معاف کر دیا تو پھر مجھے سکون کیوں نہیں مل رہا،،،" وہ پریشان ہوتے بول رہا تھا۔

۔۔۔"بچے اگر اس نے معاف نا کرنا ہوتا تو تم یہاں تک نا آتے وہ اپنے قریب ہی اسے کرتا ہے جسے وہ معاف کرنے والا ہو،،،" وہ اسے سمجھا رہے تھے۔

۔۔۔"جہاں اتنا صبر کیا ہے وہاں کچھ اور صبر کر لو کیا پتا وہ آزمائش ختم کرنے والا ہو،،،" امام صاحب کی باتوں پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔"امام صاحب وہ تو ستھر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے تو کیا وہ معاف کر دے گا،،،" اس کی بات پر امام صاحب مسکرائے تھے۔

۔۔۔ "بچے اسلپاک صبر سے کام لینے والوں کو پسند کرتا ہے اور پھر جس کے آنسو اسے پسند ہو اس کی وہ دیر سے سنتا ہے کیونکہ اسے اچھا لگ رہا ہوتا اس انسان کا مانگنا،،، "ان کی بات پر بسام بولا تھا۔

۔۔۔ "مجھے پتا کیسے لگے گا اس نے مجھے معاف کر دیا،،، "اس نے کسی بچے کی طرح پوچھا تھا۔

۔۔۔ "بچے وہ جب معاف کرتا تو انسان کو ہر اس چیز سے نواز دیتا جس کے پیچھے وہ ہوتا ہے،،، "ان کی بات پر بسام کو کہی سکون ملا تھا۔

۔۔۔ "مطلب وہ معافی پر میری بیوی مجھے لوٹا دے گا،،، "اس کی بات پر وہ ہنسے تھے۔

۔۔۔ "ہاں کیا پتا اچھا چلو اب گھر جاؤ تمہارے گھر والے پریشان ہو جائے گے،،، "ان کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔ جس پر وہ بھی اٹھتے وہاں سے چلے گئے تو کچھ ہی دیر بعد بسام بھی اٹھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

وہ لوگ کافی لمبے سفر کے بعد استنبول پہنچ گئے تھے جہاں جاتے ان لوگوں کو کوئی پک کرنے آیا تھا۔ جس پر وہ ماہا لیے ایک ہوٹل پہنچا تھا۔
۔۔۔ "ماہی تم آرام کر لو مجھے ابھی جانا ہے،،،" وہ کہتا بیگ سے اپنی فائنل نکالنے لگا تھا۔

۔۔۔ "آپ آرام نہیں کرے گے،،،" اس نے حیران ہوتے پوچھا تھا۔
۔۔۔ "نہیں جان کام ضروری ہے ابھی،،،" جس پر وہ پیار سے بولا تھا۔
۔۔۔ "لیکن آپ کی طبیعت پہلے کچھ دیر آرام کر لے،،،" وہ اب کی بار کچھ غصے سے بولی تھی۔

۔۔۔ "یار ماہی جانا ضروری ہے بس تھوڑے ٹائم تک آ جاؤ گا میں،،،" وہ اسے غصے میں دیکھ آرام سے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہم جلدی آنا پھر آپ،،،" وہ کچھ سوچتے بولی تھی جس پر وہ مسکراتا سر ہلاتا نکل گیا تو اس کے جاتے وہ بھی فریش ہوتی بیڈ پر بیٹھ بیگ سے اپنا ناول نکال پڑھنے لگی تھی پڑھتے پڑھتے اس کی کب آنکھ لگ گئی اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔

وہ اس وقت ترکی کی ایک مشہور کمپنی کے مالک کے ساتھ بیٹھا تھا۔ وہ یہاں ایک بزنس ڈیل کے لیے آیا تھا جو اسے ہر حال میں کرنی تھی۔

۔۔۔ "دیکھیے مسٹر زین پاکستان میں ویسے تو اور بھی بہت کمپنیاں ہیں مگر آپ کی کمپنی کو صرف اسی لیے ہم نے سلیکٹ کیا کیونکہ آپ ایمانداری سے کام کرتے ہو،،،" وہ اپنی زبان میں بات کر رہا تھا۔

۔۔۔ "جی بالکل جناب،،،" جس پر وہ مختصر سا بولا تھا۔

۔۔۔"اس ڈیل سے آپ کو اور ہمیں فائدہ ہو گا ہم لوگ ففتی ففتی پر کام کرے گے،،،" وہ سارا کچھ اسے بتا رہا تھا۔

۔۔۔"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن مجھے خود سے زیادہ اپنے ملک کا فائدہ چاہیے،،،" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

۔۔۔"اب جب ہم لوگوں وہاں اپنے پر وجیکٹ کرے گے تو فائدہ آپ کے ملک کو بھی ہو گا،،،" جس پر اس نے بتایا تھا۔

۔۔۔"ہمم لیکن میں چاہتا ہوں وہاں سے جو بھی پروفٹ ہو اس کا بھی ففتی ففتی ہوتا کہ ہم اپنے حصے کا پروفٹ اپنے ملک پر لگا سکیں،،،" زین کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔"ٹھیک ہے مسٹر زین ہمیں منظور ہے اور یہ فائل اس کو دیکھ لے آپ اور اگر کچھ بدلنا ہے تو وہ بتا دے،،،" اس نے بولتے ایک فائل

اس کے سامنے کی تھی جسے پکڑتے زین پڑھنے لگا تھا پھر کچھ دیر بعد اس پر سائن کروہ بند کرتا اٹھا کھڑا ہوا تھا۔

۔۔۔ "میں امید کرتا ہوں مسٹر کریم آپ کے ساتھ کام کر ہمیں مزہ آئے گا،،" زین اس سے ہاتھ ملاتے بولا تھا۔

۔۔۔ "اور ہمیں بھی خیر چلیں کچھ کھاتے پیتے ہیں ڈیل ڈن ہونے کی خوشی میں،،" اس کی بات پر زین ہنسا تھا۔

۔۔۔ "نہیں ابھی نہیں پھر کبھی ابھی میری وائف میرا ویٹ کر رہی ہوگی،،" زین اسے کہتا اس سے مل وہاں سے نکلا تھا وہ جلد از جلد اب ماہا کے پاس جانا چاہتا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ ہوٹل آ بھی گیا تھا جہاں وہ جب اندر آیا تو سامنے ہی وہ سو رہی تھی جبکہ بک اس کے اوپر ہی گری تھی جسے دیکھ زین مسکرایا تھا۔

وہ اس تک آتا کہ اٹھا بند کر سائیڈ پر رکھتا اسے ٹھیک کر لیٹاتے اسے
دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "میں جانتا ہو بہت کچھ غلط کر چکا ہو لیکن اب اور نہیں اب تمہیں
دنیا کی ہر خوشی دو گا،،،" زین نے بولتے اس کے ماتھے پر لب رکھے
تھے۔ پھر اس کی نیند کے خیال سے اٹھتا فریش ہونے چلا گیا تھا۔ پانچ
منٹ بعد باہر آتا وہ بھی اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا جب ماہا گھومتی اس
تک آتی اس کے سینے پر سر رکھ گئی تو وہ مسکرا نے لگا تھا۔

۔۔۔ "یہ ظلم بھی ٹھیک ہے میں قریب آؤ تو غلط اور خود ہر رات آزماتی
ہو مجھے ماہی جان،،،" زین نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی جس پر
کسمپائی تو وہ مسکراتے اس کے گرد اپنا حصار بناتے آنکھیں بند کر گیا تھا
اور جلدی ہی خود بھی نیند کی وادی میں اتر گیا تھا۔

ان لوگوں کو وہاں آئے تین دن ہو گئے تھے جبکہ زین نے ہوٹل چھوڑ
ایک اپارٹمنٹ لے لیا تھا۔ ان تین دنوں میں زین اسے بس گھوما ہی رہا
تھا۔ جبکہ اس کی ڈیل بھی فائنل ہو گئی تھی آج بھی وہ جلدی اٹھ گیا تھا
جبکہ ماہا بھی سوئی تھی تبھی وہ اٹھ اس کے لیے ناشتہ بنانے لگا تھا۔ جس
وقت ماہا کی آنکھ کھولی تھی اپنے ساتھ زین کو ناپا کر حیران کوئی تھی جس
پر وہ اٹھ جوتی پہن اسے دیکھنے گئی تو وہ کچن میں تھا۔ اسے دیکھ ماہا حیران
ہوئی تھی جب اس کی موجودگی کا احساس ہوتے زین اسے دیکھتے مسکرایا
تھا۔

۔۔۔ "ماہی تم فریش کو جاؤ پھر میں ناشتہ لگاتا ہوں،،،" اس کی بات پر ماہا
اسے دیکھنے لگی تھی جب اس اس کی چوٹ کا خیال آیا تھا۔
۔۔۔ "زین آپ کو چوٹ لگی ہو اس کا ہی خیال کر لیتے ہٹے یہاں سے
باہر چلے میں دیکھتی ہوں،،،" وہ غصے سے بولی تھی۔

۔۔۔"ارے میری جان اب ٹھیک ہو میں اور پھر میرا دل کر رہا تھا اپنی ماہی کے لیے کچھ بنانے کا تو بس،،،" زین نے کہ ٹرے میں رکھتے بولا تھا۔

۔۔۔"جاؤ بھی اب جلدی،،،" اسے کھڑے دیکھ زین نے کہا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی چلی گئی تھی۔ جس کر زین نے سب کچھ باہر ٹیرس پر ٹیبل پر سیٹ کیا تھا۔ اور بیٹھ اس کا انتظار کرنے لگا تھا جس پر وہ کچھ دیر بعد ہی باہر آگئی تھی۔ جس پر وہ اس کی پلیٹ تیار کر گیا تو ماہانا چاہتے ہوئے بھی مسکراتی بیٹھ باہر سمندر کو دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔"خوبصورت ہے نا،،،" اسے کھوئے دیکھ زین نے پوچھا تھا۔

۔۔۔"ہمم بہت،،،" جس پر وہ اتنا ہی بولی تھی۔

۔۔۔"لیکن پتا گہرا بھی بہت ہوتا ہے یہ،،،" پھر کچھ دیر بعد بولی تو زین

اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔"اور محبت بھی اس سمندر کی طرح ہوتی ہے خوبصورت گہری
کبھی کبھی خاموش تو کبھی کبھار شور مچاتی،،" اس کی بات پر زین اسے
دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔"ایک بات پوچھوں ماہی،،" اس کے سوال پر ماہانے اسے دیکھا تو
وہ پلیٹ اس کی طرف کر گیا تھا جس پر وہ پلیٹ لیتی اسے اجازت دے گئی
تھی۔

۔۔۔"تمہیں مجھ سے محبت کب ہوئی تھی،،" اس کے سوال پر ماہانے
اداسی سے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"پتا نہیں شاید اس وقت جب مجھے چوٹ لگنے پر مجھ سے زیادہ آپ
روئے تھے یا پھر اس وقت جب میری بے تکی ہر بات سن لیتے تھے
آپ ہاں لیکن اتنا ہے جب بھی ہوئی تھی اس وقت مجھے محبت کا مطلب
بھی نہیں معلوم تھا،،" ماہا کی بات پر زین نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"لیکن پتا ہے زین یہ محبت نا بہت بری چیز ہے سوائے دکھ درد تکلیف کے کچھ نہیں دیتی یہ انسان ساری زندگی اس کے پیچھے لگا رہتا ہے بہن بھائی ماں باپ ہمسفر بچے ہر ایک کی محبت کی تلاش میں رہتا ہے مگر اسے سوائے دکھ درد اور تکلیف کے کچھ نہیں ملتا اور پھر اتنے سب کے بعد جب وہ خود کو مضبوط کر لیتا ہے پتھر کر لیتا ہے تو سب کو لگتا وہ تو ہے ہی سڑیل سب اسے خوش رہنے کا بولتے لیکن کوئی بھی وہ محبت نہیں دیتا جس کی اسے تلاش ہوتی،،،"ماہا ہی باتیں بھی تو سمندر کی طرح گہری تھیں۔

۔۔۔"ماہی کیا مجھے معاف نہیں کر سکتی،،،"زین نے پھر کوشش کی تھی۔

۔۔۔"زین پتا جب میرا رب ہزار غلطیوں کے بعد بھی معاف کر سکتا ہے تو میں کیوں نہیں میں نے آپ کو اسی دن معاف کر دیا تھا جس دن

آپ کے آکسیدنٹ کا سنا تھا ہاں مگر فلحال آپ کی ماہی واپس نہیں آ سکتا
سب کچھ پہلے جیسا کرنے کے لیے مجھے وقت چاہیے میں بھی انسان ہو
مجھے بھی درد ہوتا ہے زین،،، "اس کی آنکھوں سے آنسوؤں نکلے تھے
جس ہر زین نے ہاتھ بڑھا وہ صاف کیے تو ماہا آنکھیں بند کر گئی تھی جس
پر وہ مسکرایا تھا اس کے لیے ابھی اتنا ہی کافی تھا اس کی ماہی اسے معاف
کر چکی ہے۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے ماہی تم نے جتنا وقت لینا لے لو زین خانزادہ انتظار
کرے گا تمہارے لیے انتظار کرے گا مجھے یقین ہے اپنے رب پر جو
یہاں تک لایا ہے وہ آگے بھی آسانی کرے گا،،، "زین کے بولنے پر وہ
پھر سمندردیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔"ماہی اچھا اب جلدی سے ناشتہ کرو یا رپھر تمہیں ایک جگہ لے کر چلتا ہو،،" زین مسکراتے بولا تھا جس پر وہ بھی مسکرائی تھی مگر پھر اس نے دیکھا تھا وہ خود نہیں کھا رہا تھا۔

۔۔۔"ناشتہ نہیں کر رہے،،" اس کے پوچھنے پر زین نے معصوم سا چہرہ بنایا تھا۔

۔۔۔"وہ میرا ہاتھ درد کر رہا تم کھلا دونا،،" اس کے ایسے بولنے پر ماہا نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔"بچن میں کچھ نہیں ہو رہا تھا اگر بنا سکتے ہیں تو کھا بھی سکتے ہیں چلے شاباش،،" ماہا کی بات ہر اس کا منہ بنا تھا۔

۔۔۔"ماہی کھلا دونا یا راب ایسے کرو گی،،" وہ انتہا کا معصوم لگ رہا تھا جس پر ماہا کو اب اس پر پیار آرہا تھا۔ تبھی نا میں سر ہلاتی بائٹ بناتی اس کی طرف کر گئی تھی۔

۔۔۔ "شکر یہ میری جان،،،" جس پر وہ ہنستے بول اس کے ہاتھ سے
کھانے لگا تھا وہ اب خود کے ساتھ ساتھ اسے بھی کھلا رہی تھی۔
جبکہ ساتھ ساتھ دونوں سمندر کو دیکھتے کچھ کچھ باتیں بھی کر رہے
تھے۔

زین اسے لیے کیپادوکیا لے کر آیا تھا مگر اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر لایا
تھا۔

۔۔۔ "زین کیا ہے یہ پٹی تو تمنا تار دیں میں گر جاؤ گی،،،" ماہانے اس کے
ہاتھ پر ہاتھ رکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "میں گرنے ہی نہیں دو گا تمہیں اب کبھی بھی ماہازین
خانزادہ،،،" زین کے انداز پر وہ کچھ پل چپ کی تھی۔

--- "اچھا نا یہ تو اتارے ابھی،،،" لیکن پھر بولی تھی۔

--- "او کے میں کھول رہا ہوا ب آرام سے آنکھیں کھولوں اپنی،،،"
 زین نے بولتے وہ پٹی اتاری تو ماہانے آنکھیں کھولی تھیں مگر اپنے سامنے
 اتر بلونز کو دیکھ وہ حیران ہوئی تھی۔

--- "زی زین ی یہ تو،،،" اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا وہ کیا بولے۔
 --- "تم کہاں کرتی تھی نا تمہیں جہان کے ترکی جانا ہے وہاں اتر بلون
 میں سیر کرنی ہے تو لو آج تمہاری خواہش پوری کر رہا ہو میں،،،" وہ ہلکا
 سا مسکرا کر بولا تھا جب ماہا کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

--- "کاش زین ہم میں سب نارمل ہوتا تو آج کتنا مزہ آتا نا،،،" وہ ادا اس
 ہو بولتے ان بلونز کو دیکھنے لگی تھی۔ جس پر وہ بھی ادا سی سے مسکرایا تھا۔

۔۔۔"اگر سب نارمل نہیں تو سب پہلے کی طرح خراب بھی نہیں ہے
ماہی اپنا نین سمجھنا صحیح زین سمجھ ہی یہ لمحے اچھے گزار لو،،،" اس کے
بولنے پر ماہی نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"تم ہی تو کہتی تھی اگر کبھی ماہی کا نین کہی گم ہو گیا تو ماہی اپنے زین
کے ساتھ گزارا کر لے گی،،،" زین نے اسے اس کی کوئی پرانی بات یاد
کروائی تو وہ حیران ہوئی تھی۔

۔۔۔"وہ تب کی بات تھی زین لیکن اب تو مجھے اپنے نین کے ساتھ جینا
تھانا مگر،،،" وہ بولتے بولتے چپ ہو گئی تھی جب زین اس کے پاس ہوتا
اس کا ہاتھ تھام گیا تھا۔

۔۔۔"ماہی ابھی ان لمحوں کو خراب بنا کر ویا وقت کے ساتھ جب سب
ٹھیک ہو گا تب ماہی اور اس کا نین صرف ساتھ ہو گے ہی نہیں بلکہ

ساتھ میں جیے گے بھی،،، "زین کے بولنے پر وہ ادا سی سے مسکراتے
اسے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔ "وہ مجھ مجھے اس میں جانا ہے،،، "ماہانے بات بدلتے بولا تھا جس پر
زین بھی مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "ہاں تو اسی لیے تو لے کر آیا ہو تمہیں اب چلو،،، "وہ ہنستے بول
اس کا ہاتھ پکرا سے اس طرف لے کر گیا تھا۔ جہاں پر جادو نوں اس
ہوٹا اتر بلون میں بیٹھے تھے۔ جیسے ہی وہ بلون ہوا میں اونچائی پر گیا تو ماہا
نے زین کا بازو پکڑتے اپنا چہرہ اس کے سینے میں کیا تھا۔
۔۔۔ "ماہی یار اگر ایسے کرو گی تو تم سب مس کر دو گی،،، "جس کر زین
نے اس کے گرد اپنا حصار کرتے بولا تھا۔

۔۔۔ "زین یہ تو بہت اونچا ہے،،، "وہ ڈرتے بولی تھی۔

۔۔۔"ہاں بٹ کوئی بات نہیں میں ساتھ ہونا اب دیکھوں جلدی کتنا
پیار الگ رہا سب،،،"زین کے بولنے پر ماہانے آرام سے اپنا سر اٹھا دیکھا
تھا وہ لوگ پہاڑوں کے اوپر تھے جبکہ نیچے کا منظر بہت خوبصورت آرہا
تھا۔

۔۔۔"زین یہ بہت خوبصورت ہے،،،"وہ دیکھتے اونچی سا بولی تو زین
نے مسکراتے اپنے فون پر کچھ کیا تھا۔

ابھی وہ اس منظر کو ہی دیکھ رہی تھی جب ایک دم سے ان کے بلون کے
ارد گرد جہاز گھومنے لگے تھے جن سے کلر نکل رہے تھے ماہا وہ دیکھتے
زین کے ساتھ لگی تھی۔

۔۔۔"زی زین،،،"وہ ڈرتے اسے پکارنے لگی تھی جس پر وہ مسکرایا
تھا۔

۔۔۔"ماہی میں ساتھ ہو کچھ نہیں ہوتا وہ دیکھ،،،" زین نے بولتے اسے اشارہ کیا تھا جس پر ماہانے اس کے اشارے کی طرف دیکھا تو وہ جہاز اب I Love ہو امیں گھوم رہے تھے جبکہ ان سے نکلنے والا کلر آسمان پر لکھ رہا تھا۔ جسے دیکھ وہ شاک ہوئی تھی وہ کبھی ان you mahi الفاظوں کو تو کبھی زین کو دیکھ رہی تھی۔ ابھی وہ کچھ سمجھتی جب اس سے پہلے ہی زین گٹھنے کے بل بیٹھتا اپنی جیب سے ایک باکس نکل اس کے سامنے کھول گیا تھا۔

جبکہ اس باکس میں کانچ کی لال چوڑیاں دیکھ ماہا حیران ہوئی تھی جس پر وہ بولا تھا۔

۔۔۔"میں جانتا ہوں ماہی یہ زیادہ مہنگی تو نہیں ہیں لیکن انمول ضرور ہیں میرے عشق کی طرح،،،" زین بول رہا تھا جبکہ وہ سن رہی تھی۔

۔۔۔"ماہی میں نے تمہیں ہمیشہ کالی چوڑیاں پہنے دیکھا ہے میں چاہتا ہوں
جب بھی تم مجھے دل سے معاف کرو اور ہمارے رشتے کو ایک اور موقع
دو تو یہ پہن لینا میں سمجھ جاؤ گا،،" زین نے بولتے وہ اس کے آگے کی تو
ماہانے وہ پکڑ لی تھی۔

۔۔۔"ماہازین خانزادہ آج ان ترکی کی فضاؤں میں زین خانزادہ تم سے
اپنے عشق کا اقرار کرتا ہے زین خانزادہ اقرار کرتا ہے کہ وہ ماہازین
خانزادہ کے عشق میں مبتلا ہو عشق زادہ بن گیا ہے وہ اقرار کرتا ہے کہ
اب اگر ماہا خان زین خانزادہ سے جدا ہوئی تو وہ اگلی سانس بھی نہیں لے
سکے گا وہ اقرار کرتا ہے وہ ساری زندگی ماہازین خانزادہ کا غلام بن کر رہنا
پسند کرے گا وہ اقرار کرتا ہے کہ وہ ماہازین خانزادہ کے ہر دکھ ہر غم پر
مرہم بن اسے اب دنیا کی ہر خوشی دے گا،،" زین کے اقرار پر ماہا تو بس
اسے دیکھتے ہی رہ گئی تھی۔ جب وہ اٹھ کر اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

۔۔۔"ماہی تم جنون بن گئی ہو اس خانزادے کا اور اب اس جنون کو جو کم کرنا چاہیے گانا وہ اس میں خود ہی جلے گا،،" زین نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے بولا تھا جس پر وہ آنکھیں بند کر گئی تھی وہ کتنی ہی دیر دونوں ایسے ہی رہے تھے مگر پھر بلون کے نیچے اترنے پر زین پیچھے ہوا تو ماہا بھی اسے دیکھنے لگی تھی جس پر وہ اسے اپنے ساتھ لیے اس بلون سے نکلا تھا۔۔۔"شکریہ اس سرپرائز کے لیے،،" وہ بس اتنا ہی بولی تھی جس پر اس نے منہ بنایا تھا۔

۔۔۔"میں ناب سوچ رہا اگلی بار جب لاہور جاؤ گھس ناتو شاہ سے کلاسز لے کر آؤ گا،،" زین کی بات پر وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔"کون سی کلاسز،،" اس نے سوچتے پوچھا تھا۔۔۔"یہی کہ بند ایسا کیا کرے کہ اس کی بیوی رومنٹک ہو جائے،،" وہ سنجیدہ ہو بولا تھا جس پر ماہا سرخ ہوئی تھی۔

۔۔۔ "آپ کو شرم نہیں آئے گی لالہ سے ایسی بات کرتے ہوئے،،،"

وہ غصے سے بولی تھی۔

۔۔۔ "ہاں تو تمہارے لالہ کو شرم نہیں آتی مجھے اپنی محبت کی داستانیں سنا تے اور بیوی کی طرف سے ملی سوغاتیں دیکھاتے،،،" وہ بھی اسی کے انداز میں بولا تھا۔

۔۔۔ "زین آپ باز آجائے جھوٹا بولے یمان لالہ آپ کی طرح نہیں ہیں وہ تو بہت شریف اور معصوم ہیں،،،" ماہانے منہ بناتے بولا تھا جس پر زین کو تو صدمہ ہی لگا تھا۔

۔۔۔ "یا اللہ یہ کیا سننا پڑھ رہا ہے یمان اور شریف اور معصوم توبہ کرو بے بی تمہارا جو وہ کمینا لالہ ہے نا اسے تو اب اپنے مشن پر بھی رومانس روج رہا ہوتا ہے،،،" زین نے حیران ہوتے اسے بتایا تھا۔

۔۔۔"تم رہو اپنے شوہر سے ناراض وہ تمہارا لالہ روز تنگ کرتا ہے

مجھے،،،"اب کی بار وہ منہ بناتے اسے بتا گیا تھا۔

۔۔۔"اچھا کرتے ہیں آپ اسی قابل ہیں،،،"ماہانے تنگ آتے بولا تھا

جس پر وہ مسکراتے چپ کر گیا تو دونوں آسمان کو دیکھنے لگے تھے وہ لوگ

کتنی ہی دیر ایسے بیٹھے آسمان کو دیکھتے باتیں کرتے رہے مگر پھر رات

ہونے پر اٹھتے اپارٹمنٹ کے لینے نکلے تھے۔

۔۔۔"ماہی یار پیکنگ بھی کرنی ہے،،،"زین نے اسے یاد کروایا تھا جس

پر وہ سر ہلاتی باہر دیکھنے لگی تھی۔

وہ اپنی بزنس ڈیل کے لیے آیا تھا لیکن ماہا کی وجہ سے دو تین دن روک

گیا تھا تبھی ان لوگوں نے صبح نکلنا تھا اب۔

ان لوگوں نے اپارٹمنٹ آتے پکینگ کر لی تھی وہ صبح ہی وہ لوگ نکل بھی گئے تھے۔ ابھی وہ لوگ پلین میں بیٹھے تھے۔

۔۔۔ "کیا یار اتنا تھوڑا وقت گزارا ہے یہاں مجھے اور بھی جگوں پر جانا تھا،،،" ماہامنہ بناتے بولی تھی۔

۔۔۔ "ماہی یہ تو میں اپنی میٹنگ کے لیے آیا تھا بٹ اگلی بار ہم لوگ زیادہ ٹائم کے لیے آئے گے جب تک تم کہوں گی تب تک یہی پر رہے گے،،،" جس پر وہ پیار سے بولا تھا۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے لیکن مجھے ناجیک کے نیویارک بھی جانا ہے اور ہاں اٹلی بھی،،،" ماہانہ نے خوش ہوتے بولا تھا۔

۔۔۔ "اچھا اچھا ہم لوگ سادی دینا گھومے گے ورلڈ ٹور کرے

گے،،،" وہ اسے اپنے ساتھ کرتے بولا تھا کیونکہ اسے پتا تھا اب ماہانہ

ڈرنا ہے وہی ہوا تھا۔ وہ لوگ سارے سفر میں ایک دوسرے کو تنگ

کرتے رہے تھے اور تقریباً 6 گھنٹوں کے بعد وہ لوگ پاکستان کے اتر
پورٹ پر موجود تھے جہاں چیکنگ کے بعد وہ لوگ باہر آئے ہی تھی
جب انہیں سامنے ہی بسام کھڑا نظر آیا تھا جسے دیکھ وک لوگ اس تک
آئے تھے۔

-- "لالہ آہی گئے آپ لوگ،،،" چسام دونوں سے ملا تھا۔
-- "کیسی ہو گڑیا اور مزہ آیا وہاں،،،" اس نے ماہا سے پوچھا تھا۔
-- "مزہ تو آیا لالہ لیکن دن کم تھے،،،" وہ ادا اس ہوتے بولی تھی جس
پر بسام کچھ کہتا اس سے پہلے کسی نے زین کو بلایا تھا۔
-- "مسٹر زین،،،" اس پکار پر سب کا دھیان اس طرف گیا تو وہ کوئی
پولیس آفسر تھا۔

-- "جی بولے،،،" زین اسے دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔"آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا آپ کے اڑیسٹ وارنٹ ہیں

ہمارے پاس،،،"اس کی بات پر وہ تینوں ہی پریشان ہوئے تھے۔

۔۔۔"وٹ میری لیکن کس چیز کے،،،"زین اسے دیکھتے حیران ہوا

تھا۔

۔۔۔"مسٹر زین آپ کے خلاف رپورٹ درج ہوئی ہے کہ آپ نے

ایک لڑکی کو ہر یس کیا ہے اور نا صرف ہر یس کیا بلکہ اسے کتنے ہی مہینے

قید میں رکھا،،،"اس کے بتانے پر زین نے ماہا کی طرح دیکھا تھا جو اسے

ہی دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔"ایک منٹ آپ لوگوں کا دماغ ٹھیک ہے لالہ نے کچھ نہیں

کیا،،،"اب کی بار بسام بولا تھا۔

۔۔۔"دیکھیں چھوٹے خان ہمارے پاس ثبوت ہیں سب آپ چاہے تو

ساتھ چل دیکھ سکتے ہیں،،،"وہ سنجیدہ ہو ہی بولا تھا۔

۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے میں چلتا ہوں ساتھ بسام اسے گھر لے کر جا،،،"

زین نے اس کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا۔

۔۔۔"نہ نہیں زین می میں آپ کو چھوڑ،،،" وہ بول ہی رہی تھی جب

زین اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام گیا تھا۔

۔۔۔"ماہی میری بات سنو مجھے کچھ نہیں ہو گا تم اپنا دھیان رکھنا میں

جلدی تمہارے پاس آؤ گا،،،" زین نے پیار سے بولا تھا جس پر وہ آنسو

کے ساتھ نامیں سر ہلا گئی تھی۔

۔۔۔"ماہی چاہیے کچھ بھی ہو جائے بس ایک بات یاد رکھنا تمہارا نین مر

تو سکتا ہے لیکن اپنی ماہی کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتا کوئی کچھ بھی

بولے بس یہ بات یاد رکھنا ماہی سب چاہیے میرے خلاف ہو جائے

لیکن ایک تمہاری بے اعتباری جان لے گی میری،،،" زین نے اسے

سمجھایا تھا جس پر وہ نائیں ہی سر ہلارہی تھی مگر وہ سب کی فکر کیے بغیر
اس کے ماتھے پر لب رکھ گیا تھا۔

۔۔۔ "اپنا خیال رکھنا،،،" وہ اسے کہتے پیچھے ہوا تھا۔

۔۔۔ "چلے انسپکٹر صاحب،،،" زین کے بولتے وہ لوگ اسے لیے وہاں سے نکلے تھے جبکہ اتنی ہی دیر میں میڈیا کارشل لگ چکا تھا۔

۔۔۔ "گڑیا اپنا چہرا کور کرو،،،" ان کے جاتے بسام نے ماہا سے بولا تھا جس پر اس نے اپنا چہرا کور کیا تھا وہ میڈیا سے بچتے بچتاتے اسے لیے وہاں سے نکلا تھا۔

وہ لوگ زین کو سٹیشن لے کر آئے تھے جہاں پر اسے ابھی جیل میں ڈالا
ہی تھا کہ اس سے ملنے آنے والی شخصیت کو دیکھ زین کو غصہ آیا تھا۔

۔۔۔"ارے ارے مسٹر زین خان زادہ کیا بولا تھا تم نے تم ہمیں تباہ کرو گے،،،" وہ اسے دیکھتے ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔"حسنین ہمدانی تم لوگوں کو چھوڑو گا نہیں میں،،،" زین اسے دیکھ سلاخوں سے اپنا ہاٹھ نکالتے بولا تھا جب وہ پیچھے ہو گیا تھا۔

۔۔۔"چھی چھی چھی زین یہ کیا ہو گیا دیکھ ناب تیرا بزنس بھی برباد ہو گا جو تو نے اپنی محنت سے بنایا تھا پھر گھر والوں سے بھی جائے گا اور ہاں تیری بیوی،،،" وہ بول ہی رہا تھا جب زین چیخا تھا۔

۔۔۔"کمینے میری بیوی کا نام نالے جان لے لو گا تیری،،،" اس کے چیخنے پر وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔"یہی یہی بے بسی تو دیکھنی تھی تیری زین لیکن کوئی نہیں اب دیکھ رہا ہونا،،،" وہ ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔ "خیر جو تو نے کیا ناوہ اچھا نہیں تھا اس کی سزا تو تجھے ملے گی اور اس
لڑکی کو انصاف میں دلاؤں گا،،،" وہ سنجیدہ ہوتے بولا تھا۔
۔۔۔ "کر لے جو کرنا ہے تو نے میں بھی دیکھتا ہو کیس کر سکتے ہو تم
لوگ،،،" زین اب کی بار پر سکون ہوتے بولا تھا۔
۔۔۔ "بس پھر دیکھتا رہ،،،" جس پر وہ آنکھ ونگ کرتے اسے بول وہاں
سے نکلا تھا جبکہ زین کو سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کرے وہ۔

حسنین وہاں سے نکل ایس ایچ او کے پاس آیا تھا۔

۔۔۔ "دیکھیں ایس ایچ او صاحب میرا کام مکمل ہونا چاہیے ایک بار زین
خانزادہ کو سزا ہو جائے پھر آپ جو کہوں گے میں دینے کو تیار ہو،،،" وہ
کمینگی سے ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔"ارے حسنین صاحب آپ فکر ہی نا کرے ایسے پکے ثبوت ہیں
سزا تو ہو کر رہے گی بس آپ جشن کی تیاری کرے،،،" جس پر وہ بھی
ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔"ہا ہا ہا بس ٹھیک ہے پھر ایس ایچ او صاحب ابھی چلتا ہو میں،،،" وہ
کہتا اس سے مل وہاں سے نکلا تھا۔

بسام اسے خانزادہ ہاؤس لے آیا تھا جہاں بی جان اور جہانزیب خان کو
بھی سب معلوم ہو گیا تھا کل سے ہی سارے میڈیا سوشل میڈیا پر یہی
خبریں چل رہی تھی جبکہ بسام کل سے ہی پاگل ہو رہا تھا مگر لچھ کر نہیں پا
رہا تھا جبکہ بی جان کو یقین نہیں ہو رہا تھا اس وقت بی جان بسام کے
ساتھ زین کے پاس گئی تھیں جبکہ اسے مشکل سے ہی ملاقات کا وقت ملا
تھا۔

۔۔۔ "چلو تمہاری ملاقات آئی ہے،،،" حولد ار نے اسے آتے بولا تھا

جس پر زین اسے دیکھتے اٹھ اس کے ساتھ چل دیا تھا۔

جہاں اسے ایک کمرے میں لے کر گئے تھے جہاں بی جان اور بسام تھے
جنہیں دیکھ زین کو ایک امید ہوئی تھی مگر اسے کیا معلوم تھا وہ امید اگلے
کچھ پل میں ٹوٹ جائے گی۔

۔۔۔ "بی جان آپ،،،" زین نے مسکراتے بول قدم ان کی طرف
بڑھائے ہی تھے جب وہ ہاتھ کے اشارے سے روک گئی جس پر وہ
انہیں دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "یہ تربیت کی تھی میں نے تمہاری زین خانزادہ تم نے تو ہی منہ
دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑا ہمیں،،،" بی جان کی بات پر اس کے
قدم لڑکھڑائے تھے۔ جبکہ بسام بھی پریشان ہوا تھا۔

۔۔۔ "بی جان آپ،،،" بسام بولنے لگا تھا جب بی جان اسے چپ کروا گئی تھیں۔

۔۔۔ "بی جان یہ سب جھو،،،" زین بولنے لگا تھا جب بی جان پھر بولی تھیں۔

۔۔۔ "نہیں ہو میں تمہاری بی جان زین خانزادہ آج سے مر گئی میں تمہارے لیے تم سے اب کوئی رشتہ نہیں ہمارا،،،" بی جان غصے سے بولی تھیں۔

۔۔۔ "اور ہاں طلاق کے پیپر ز بھی مل جائے گے تمہیں میں اپنی بچی کو تم جیسے دھوکے باز اور عیاش انسان کے ساتھ نہیں رکھ سکتی،،،" بی جان کی بات اس کے دل پر لگی تھی۔

۔۔۔"آپ لوگوں نے رشتہ نہیں رکھنا رکھے لیکن ماہازین خانزادہ
صرف زین خانزادہ کی ہے اسے مجھے سے موت کے سوا کوئی جدا نہیں کر
سکتا بی جان آپ بھی نہیں،،،"وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

۔۔۔"وہ میرا نصیب تھی بی جان اور میرا نصیب ہی رہے گی وہ میری
تھی میری ہے اور ہمیشہ میری ہی رہے گی آپ پاپا اس دنیا کی کوئی
عدالت کوئی قانون اسے مجھ سے چھین نہیں سکتا،،،"زین جنونی انداز
میں بولا تھا۔

۔۔۔"تمہیں تمہارے کیے کی سزا ملے گی زین اور وہ اب خود تمہارے
ساتھ نہیں رہنا چاہتی دیکھ لینا،،،"بی جان کی آخری بات پر زین کو اپنا
دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔

۔۔۔"چلو بسام،،،"بی جان کہتی وہاں سے نکل گئی تھیں جب بسام
اسے دیکھتے اس کے گلے لگا تھا۔

۔۔۔"لالہ مجھے یقین ہے آپ نے کچھ نہیں کیا جو شخص ہر وقت مجھے
ڈانٹتا تھا ان سب کاموں سے وہ خود کیسے کر سکتا ہے،،،" وہ اس کے گلے
لگ بولا تھا جب زین اسے پیچھے کر گیا تھا۔

۔۔۔"تمہاری بی بی جان انتظار کر رہی ہیں باہر جاؤ اور ہاں میری ماہی کا
دھیان رکھنا،،،" زین کہتا منہ موڑ گیا تھا جس پر بسام اسے دیکھتے نکل گیا
تھا ان لوگوں کے جاتے زین کو بھی واپس جیل میں کر دیا گیا تھا جہاں
بیٹھے وہ سوچنے لگا تھا۔

۔۔۔"یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو،،،" وہ اس کے پاس باہر گراؤنڈ میں
آتے بولا تھا۔ جبکہ ہاتھ میں دو کافی کے کپ تھے۔ جس میں سے ایک
اس کی طرف کر گیا تھا۔

۔۔۔"کچھ نہیں بس ایسے ہی،،،" وہ مسکراتے کپ پکڑ گئی تھی۔

۔۔۔"یار ماہی تم کیا ہر وقت اس آسمان کو دیکھتی رہتی ہو،،،" وہ تنگ آتے بولا تھا۔

۔۔۔"پتا نہیں نین لیکن اسے دیکھتے سکون ملتا ہے مجھے،،،" جس پر وہ کھوئی کھوئی سی بولی تھی۔

۔۔۔"نین ایک سوال کرو آپ سے،،،" وہ کچھ کہتا اس سے پہلے وہ بولی تھی۔

۔۔۔"ایک کیوں سو پوچھوں،،،" وہ ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔"زین اگر کبھی ایسا ہوا کہ ساری دنیا امیدے خلاف ہو گئی تو کیا

آپ بھی دنیا کے ساتھ ہو جاؤ گے،،،" ماہا کے سوال پر زین اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "ہمم اگر کبھی ایسا ہوانا تو زین خانزادہ ماہا جہانزیب خان کی ڈھال بن اس کے اور دنیا کے درمیان کھڑا ہو جائے گا،،، "زین کے جواب پر وہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "اچھا اور اگر کبھی ایسا میرے ساتھ ہوا تو کیا تم میرے خلاف ہو جاؤ گی ماہی،،، "اب کی بار اس نے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ماہا جہانزیب خان کبھی زین خانزادہ کے خلاف جا ہی نہیں سکتی اگر کبھی آپ کے خلاف آنا پڑا تو اپنے قدم پیچھے لے لو گی،،، "ماہا کے جواب پر وہ مسکرا بھی نہیں سکا تھا۔

وہ کمرے میں گم سی بیٹھی اپنی سوچوں میں گم تھی جب اسے زین کی بات یاد آئی تھی۔

۔۔۔۔۔

۔۔۔"اچھا ایک اور بات بتائے،،،"اس نے پھر سوال کیا تھا۔

۔۔۔"جی پوچھوں،،،"وہ کافی کا گھونٹ لیتے بولا تھا۔

۔۔۔"اگر کبھی میں نے آپ سے دور جانے کا بولا تو کیا کرو گے،،،"ماہا

کے سوال پر زین کافی پیتے روکا تھا۔

۔۔۔"تو تمہیں دو تھپڑ لگا کر ہوش میں لے کر آؤ گا،،،"زین مسکراتے

بولا تھا جس پر ماہانے اسے گھورا تھا۔

۔۔۔"تو اگر میری شادی کہی باہر ہو گئی پھر،،،"وہ پھر سوال کر گئی

تھی۔

۔۔۔"ایسے ہی باہر ہو گئی ہم اسے گھر جمائی بنا لے گے،،،"زین نے

طریقہ بتایا تو وہ آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورتے مسکرائی تھی۔

۔۔۔"اچھا اب تم بتاؤ اگر کبھی میں تم سے دور گیا تو تم کیا کرو گی،،،"

زین کے پوچھنے پر ماہانے کپ رکھا تھا۔

۔۔۔ "نین بابا کے بعد میرے لیے آپ وہ شخص ہیں جسے دیکھ ماہا
جہانزیب خان جیتی ہے اگر کبھی آپ اس سے دو گئے تو وہ مر جائے
گی،،،" ماہا نے سنجیدگی سے بولا تھا۔

۔۔۔ "ماہی تمہیں نابہت باتیں آگئی ہیں آج کے بعد مرنے کا بولانا تو مار
کھاؤ گی مجھ سے،،،" اس کے اتنے سنجیدہ جواب پر زین نے اسے ڈانٹا تھا
جس پر وہ ہنس دی تھی۔

اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔

۔۔۔ "ماہی تم نے بولا تھا تم مجھ سے دور گئی تو مر جاؤ گی پھر اب کیسے دور
جانے کا بول رہی،،،،" وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگاتے سوچا تھا۔

۔۔۔ "نین کیوں چاہ کر بھی آپ کے خلاف نہیں جاسکتی میں،،،" وہ سر
پچھے صوفے کی بیک پر گراتے آنکھیں بند کر گئی تھی۔

۔۔۔"ماہی تمہارا نین مر تو سکتا لیکن تمہارے ساتھ بے وفائی نہیں
کر سکتا یار،،،" وہ تکلیف سے سوچ رہا تھا۔

۔۔۔"سب کو آپ غلط لگ رہے لیکن میرا دل میرا دل آپ کے حق
میں جا رہا نین،،،" ماہا کی آنکھوں سے آنسوؤں نکل رہے تھے۔

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے بارے میں سوچ رہے تھے زین کو فکر
تھی کہی اس کی ماہی بھی سب کی طرح اس کے خلاف ناہو جائے اور ماہا
کو تو اپنا نین کہی غلط لگ ہی نہیں رہا تھا۔ مگر اب قسمت نے کیا کرنا تھا وہ
تو آگے ہی پتا لگنا تھا۔

ماہا اپنی سوچوں میں ہی گم تھی جب اسے اسے کسی ان نون نمبر سے میسج
آیا تھا جسے دیکھ وہ اگنور کر گئی تھی مگر پھر کچھ تصویریں آنے پر وہ انہیں
کھول گئی تھی جسے دیکھتے اس کی آنکھیں ایک بار پھر آنسوؤں سے بھری
تھی لیکن پھر آنے والے میسج پر وہ فون بند کر رکھ گئی تھی۔

۔۔۔ "آپ نے اگر یہ سب کیا ہے زین خانزادہ تو اس کی سزا اب ماہازین خانزادہ آپ کو خود دے گی،،،" ماہانے کچھ دیر سوچنے کے بعد فون اٹھا اس نمبر پر میسج کر جواب ملنے پر فون بند کر سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔

دو دن بعد؛

۔۔۔ "تمہیں جو میں نے بولا تھا وہ سب دیار کھنا اور ہاں وہاں جا ویسے ہی سب کچھ بولنا ہے تم نے باقی سب کچھ وکیل دیکھ لے گا،،،" وہ اس لڑکی کو سمجھا تھا۔

۔۔۔ "لیکن تم مجھے سب کیوں بتا رہے تم نہیں آرہے ساتھ،،،" اس نے سوچتے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "نہیں مجھے ایک اور ضروری کام ہے،،،" جس پر اس نے بتایا تھا۔

۔۔۔"دیکھوں میں یہ سب تمہارے لیے کر رہی ہوں اور تم ہو کے اب خود،،،" وہ غصے سے بولی تھی۔

۔۔۔"بیوقوف عورت میرا جانا ضروری ہے وہ خانزادہ بہت تیز ہے صرف یہ سب کافی نہیں،،،" وہ کہتے وہاں سے نکل گیا تھا جس پر وہ لڑکی منہ بناتے اپنے کام میں مصروف ہوئی تھی۔

زین بیٹا ماہا کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا جب دو اہلکار اسے لینے آئے تھے جس پر وہ اٹھتا چپ کر ان لوگوں کے ساتھ چل دیا تھا وہ دو دنوں سے ماہا کے بارے میں سوچ رہا تھا جو ایک بار بھی اس لے پاس نہیں آئی تھی زین کو کہی نا کہی یقین ہو گیا تھا کہ ماہا بھی اسے غلط سمجھ رہی ہے زین کا وکیل اس کے ساتھ چلتے چلتے اسے باتیں سمجھا رہا تھا مگر وہ سن ہی کب

رہا تھا وہ فوبس اپنی سوچوں میں ہی گم تھا کچھ ہی دیر میں وہ لوگ زین کو عدالت لے کر آئے تھے جہاں پر بسام اسے دیکھتے اس کی طرف آیا تھا۔
--- "لالہ آپ ٹھیک تو ہو،،،" بسام نے اس کے پاس آتے پوچھا تھا۔
--- "چھوٹے خان وہ آئی ہے،،،" اس نے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔
--- "نہیں لالہ کوئی نہیں آیا،،،" جس پر وہ نظریں جھکاتے بولا تو زین نے لمبا سانس کھینچا تھا۔ اس کے کہنے پر اسے کمرے عدالت کی طرف لے کر جایا گیا تھا۔

جہاں اندروکیل اس کے پاس ہی بیٹھا سب کچھ اسے بتا رہا تھا جب کچھ ہی دیر میں جج کے آنے پر سب خاموش ہو گئے تھے جس پر جج کے اشارے پر مخالف وکیل نے بولنا شروع کیا تھا۔

--- "جج صاحب زین خانزادہ نے میری کلائنٹ کو بھلا پھسلا کر پہلے اس کا استعمال کیا پھر اسے کچھ عرصہ اپنی باتوں میں رکھ کر اپنے دوست

کے گھر لاہور میں رکھا اور جب اسے اس کی حقیقت پتا چلی تو اس نے میری کلائنٹ کو قید کر لیا جہاں سے وہ بہت مشکل سے بچ کر نکلی ہے اور اس کے علاوہ زین خان زادہ کا ایک بچہ بھی ہے جو میری کلائنٹ کا بھی بچہ ہے جسے وہ بہت مشکل سے بچا کر لائی ہے،،، "اس کے بولنے پر وہاں سب حیران ہوئے تھے جب زین نے اپنی آنکھیں بند کر کھولی تھی۔

۔۔۔ "جج صاحب یہ جھوٹ بول رہے ہیں میرے کلائنٹ پر الزام،،،"

زین کا وکیل بول ہی رہا تھا جب جج نے اسے چپ کروایا تھا۔

۔۔۔ "جج صاحب میں چاہتا ہوں مسٹر زین یہاں پر آئے اور ان سے میں کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں،،،" وکیل کے بولنے پر جج نے اشارہ کیا تھا جس پر زین اٹھ کر وہاں کھڑا ہوا تو اس کے سامنے قرآن کیا گیا تھا جس پر ہاتھ رکھ اس نے قسم کئی تو پھر وکیل نے اس سے سوال کرنے شروع کیے تھے۔

۔۔۔ "تو کیا مسٹر زین کچھ ہفتے پہلے آپ لاہور نہیں گئے تھے،،،" اس نے سوال کیا تھا۔

۔۔۔ "میں لاہور گیا تھا،،،" اس کے بتانے پر سب حیران تھے جبکہ اس کا وکیل اسے دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "وہاں کیا کرنے گئے تھے آپ،،،" اگلا سوال کیا گیا۔

۔۔۔ "مجھے ضروری کام تھا،،،" جس پر اس نے بتایا۔

۔۔۔ "تو کیا وہ ضروری کام آپ کے آفس کا تھا،،،" اس نے پھر پوچھا تھا۔

۔۔۔ "نہیں،،،" مختصر بتایا گیا۔

۔۔۔ "پھر آپ بتا سکتے کیا کام تھا جس کے لیے زین خانزادہ کو لاہور خود

جانا پڑا،،،" اس نے پھر پوچھا تو اس بار زین خاموش رہا تھا۔

۔۔۔ "زین خانزادہ کچھ پوچھا ہے آپ سے،،،" وہ پھر بولا تھا مگر زین نے کچھ نہیں بولا۔

۔۔۔ "دیکھانج صاحب کوئی جواب ہی نہیں ہے یعنی یہ وہاں میری کلائنٹ کے لیے ہی گئے تھے،،،" وہ پھر بولنے لگا تھا۔ کچھ دیر بعد جب زین کے وکیل کی باری آئی تو اس نے اپنی بات کر اس لڑکی کو وہاں پر بلایا تھا۔ جبکہ اسے دیکھ بسام حیران کو اٹھا کیونکہ وہ کوئی اور نہیں بلکہ تانیہ تھی۔ وکیل نے اس سے سوال کرنے شروع کیے تھے۔

۔۔۔ "تو مس تانیہ آپ مسٹر زین کو کب سے جانتی ہیں،،،" وہ اسے دیکھ پوچھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "میں ان کے بھائی کے ساتھ یونی میں پڑھتی تھی یہ وہاں آئے تھے تو انہوں نے وہی مجھے دیکھا پھر میرے پیچھے لگ گئے میں نے منع کیا بہت لیکن نہیں مجھے نکاح کی باتوں میں لا کر زین خانزادہ نے میرا

فائدہ اٹھایا اور جب اسے پتا چلا میں ماں بننے والی ہو تو اپنے بچے کے لیے
اس نے مجھے لاہور میں رکھا اپنے دوست کے پاس پھر بچے کے بعد میں
نے جب دوبار نکاح کا بولا تو اپنی جان چھوڑوانے کے لیے اس نے مجھے
قید کر لیا اور میرا بچہ اپنے دوست کی بیوی کو دے دیا میں بہت مشکل
سے وہاں سے نکلی تھی اور اپنے بچے کو لے کر آئی تھی،،، "تانیہ نے
سب کو بتاتے وہاں پیچھے موجود اس عورت کی گود میں بیٹھے بچے کی
طرف اشارہ کیا تھا۔ جبکہ اس کی بات پوری ہونے پر وکیل نے کچھ
سوال اور کیے جس کے بعد جج صاحب بولے تھے۔

۔۔۔ "عدالت نے فیصلہ کیا ہے اس کیس کی ایک اور ہیرن تین دن
بعد ہوگی جس میں دونوں پارٹیاں اپنے ساتھ صحیح ثبوت لے کر آئے اور
ہم کوشش کرے گے کہ اس میں کیس کا فیصلہ سنا دیا جائے شکریہ،،،"
جج کہہ وہاں سے نکل گیا تھا جب بسام تانیہ کے پاس آیا تھا۔

-- "تم اتنا گر سکتی ہو تانیہ میں نے سوچا بھی نہیں تھا،،" اس کے بولنے پر وہ کچھ نہیں بولی تھی۔

-- "آپ میری کلائنٹ سے بات نہیں کر سکتے،،" اس کے وکیل نے بولا تھا۔

-- "میں پسند بھی نہیں کرتا اور ہاں ایک اور بات تمہاری کلائنٹ جیسی گھٹیا بد کردار لڑکی کو نامیں اور نامیرے لالہ دیکھنا پسند کرتے ہیں،،" وہ اسے کہتا وہاں سے زین کی طرف آیا تھا۔

-- "لالہ آپ نے کچھ کہا کیوں نہیں وہ کیا کیا بول رہے تھے،،" اس نے پریشان ہوتے بولا تھا۔

-- "بسام جب میری ماہی کو یقین نہیں مجھ پر تو کسی کو کچھ بتانے کے حق میں نہیں ہو میں،،" زین اسے بس اتنا کہتے وہاں سے نکل گیا تھا جبکہ بسام بھی پریشان ہوتا گھر کے لیے نکلا تھا۔

یہ منظر ایک کیفے کا تھا جہاں وہ اندر آتے نظریں گھما دیکھنے لگی تھی جب کسی کے اشارہ کرنے پر وہ اس ٹیبل تک گئی تھی۔

-- "ارے ارے مسسز خانزادہ آئیں نا،،" اس کے بولنے پر وہ اس کے سامنے بیٹھی تھی۔

-- "ماہاجہانزیب خان نام ہے میرا،،" وہ غصے سے بولی تھی۔

-- "سب کچھ تو تم دیکھ چکی ہو ماہا اپنے شوہر کے کام تم نے دیکھ لیے

ہیں میں صرف اس لڑکی کو انصاف دلوانا چاہتا ہوں اور تم اے مدد،،" اس کے بولنے پر وہ اسے دیکھنے لگی تھی۔

-- "پھر جو زین نے تمہارے ساتھ کیا اس کی وجہ سے تم نے اپنا بچہ

کھو دیا اس سب کے بعد تم میری مدد کرو گی،،" وہ اس سے پوچھ گیا تھا۔

۔۔۔ "مجھے زین خان زادہ سے شدید نفرت ہے وہ شخص میری خوشیوں کا قاتل ہے میرے بچے کا قاتل ہے اسے سزا دلوانے کے لیے میں کچھ بھی کرو گی بولوں کیا کرنا ہے،،،" وہ شدید نفرت سے بولی تھی۔

۔۔۔ "زیادہ کچھ نہیں بس اگلی پیشی پر اس کا سچا اب کو بتا دینا تم،،،" اس نے مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ہمم ٹھیک ہے لیکن مجھے اس لڑکی سے بھی ملنا ہے جو اس حیوان کا شکار بنی ہے،،،" وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

۔۔۔ "ٹھیک ہے تم ابھی چلو میرے ساتھ ملو ادیتا ہو،،،" وہ کہتے اٹھا تھا جس پر وہ بھی سر ہلاتی اس کے ساتھ چل دی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ اسے لیے ایک اپارٹمنٹ میں آیا تھا جہاں پر کچھ انتظار کے بعد وہ لڑکی آگئی تھی۔ جو ماہا کو دیکھ حیران ہوئی تھی۔

--- "یہ کون ہے حسنین،،،" اس نے ماہا کو دیکھتے پوچھا تھا۔

--- "یہ ماہا جہانزیب خان ہے تمہیں بتایا تھا جس سے میرا نکاح ہونا تھا

لیکن زین خان زادہ نے سب خراب کر دیا اور پھر اس بچاری کی زندگی بھی

خراب کر دی،،،" اس کی باتوں پر وہ سنجیدہ ہی رہی تھی۔

--- "اوو تو تم بھی اس کا شکار رہی ہو،،،" تانیہ نے جھوٹے آنسوؤں

سے بولا تھا جبکہ حسنین اسے میسج کر پہلے ہی بتا چکا تھا تبھی وہ ماہا کو دیکھ

انجان بنی تھی۔ جبکہ ماہا کو وہ کہی دیکھی دیکھی لگی تھی۔

--- "تم تمہیں میں نے کہی دیکھا ہے،،،" اس کے بولنے پر وہ کچھ کچی

ہوئی تھی۔

--- "ہو سکتا کہی بازار میں دیکھا ہو،،،" اس کے بولنے پر ماہا سوچنے لگی

تھی۔

۔۔۔ "خیر چھوڑو ان سب کو مجھے اتنا تو پتا ہے حسنین تم لوگ مطلب کے بغیر کسی کی مدد نہیں کرتے اور پھر زین سے تمہارے ڈیڈ کی دشمنی بھی یہ تو میں جان گئی ہو یہ سب ڈرامہ کر رہے تم لوگ اسے پھسانے کے لیے،،، "اس کی بات پر دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے۔

۔۔۔ "تم تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے،،، "تانیہ بولی تھی۔

۔۔۔ "مس تانیہ مجھے یاد ہو آپ لالہ کی یونی میں تھی خیر تم لوگ جو بھی کرو مجھے زین سے بدلہ لینا ہے اپنے بچے کی موت کا،،، "اس کی بات پر اب کی بار دونوں پر سکون ہوئے تھے۔

۔۔۔ "اب میری بات سنو تم نے جو رپورٹ عدالت میں دی ہے اس کی کاپی تمہارے پاس ہو گی وہ مجھے دو اور ہاں جو تم دونوں کے کانٹ کی اصل رپورٹ ہے وہ بھی مجھے دو کیونکہ زین خانزادہ اور بسام لالہ بہت تیز ہیں وہ تم لوگوں سے رپورٹ لے سکتے ہیں میرے پاس ہو گی تو

انہیں شک بھی نہیں ہوگا،،" ماہا کی بات پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

۔۔۔" میں بچپن سے ساتھ ہوزین کے تم لوگوں سے زیادہ پتا ہے اس کا میری مانوں اور وہ رپورٹ مجھے دے دو،،" ماہا نے پھر بولا تھا۔ جبکہ دونوں سوچ رہے تھے۔

۔۔۔" چلو ابھی جانا ہے مجھے کل تک سوچ کر وہ رپورٹ مجھے دے دینا،،" ماہا کہتے وہاں سے نکلی تھی جبکہ دونوں سوچنے لگے تھے۔

بسام جب گھر آیا تو ماہابی جان کے ساتھ بیٹھی تھی اسے دیکھتے وہ سیدھا اس تک آیا تھا۔

۔۔۔" ماہ تم سے یہ امید نہیں تھی مجھے،،" وہ غصے سے بولا تھا جس پر بی جان بھی پریشان ہوئی تھیں۔

۔۔۔ "تم ایسا کیسے کر سکتی ہو ماہا،،،" اسے تو جب سے پتا چلا تھا وہ حسنین سے مل کر آئی ہے اس کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔

۔۔۔ "لالہ میں نے کچھ غلط نہیں کیا جو آپ ایسے بول رہے ہیں،،،" وہ بھی اب کی بار بولی تھی جبکہ بی جان تو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

۔۔۔ "تم کیسے لالہ کے خلاف جاسکتی ہو،،،" وہ غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔ "آپ کے لالہ نے جو کیا ہے اس کی سزا تو انہیں ملے گی لالہ اور ماہا جہانزیب خان خود اس لڑکی کو انصاف دلوائے گی،،،" وہ چیخی تھی۔

۔۔۔ "وہ آپ لوگوں کی ماہ گڑیا تھی جو ڈرتی تھی یہ ماہا جہانزیب خان ہے جو صرف انصاف کا ساتھ دیتی ہے اور تیار رہی گا اب گلی پیشی میں کھیل ماہا جہانزیب خان کھیلی گی،،،" ماہا کہتے وہاں سے جانے لگی تھی جب بسام کی آواز پر اس کے قدم رکے تھے۔

۔۔۔"ماہا اگر تم نے لالہ کے خلاف گواہی دی تو بھول جانا تمہارا کوئی
بھائی بھی ہے،،،"اس کے بولنے پر ماہار کی تھی۔

۔۔۔"میرا ویسے بھی کوئی بھائی نہیں ہے بسام خانزادہ آپ کے لالہ کو
ان کے کیے کی سزا تو ملے گی،،،"ماہا اسے شک ڈچھوڑوہاں سے نکل گئی
تھی۔ جس پر اس نے بی جان کو دیکھا تو وہ چہرا پھیر گئی تھی جس پر بسام
اپنا غصہ کنٹرول کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

بسام زین سے ملنے آیا تھا جہاں پر اس کے کہنے پر زین کو لایا گیا تھا جبکہ
اپنے بھائی کی حالت دیکھ بسام کو اس پر ترس آرہا تھا
۔۔۔"لالہ،،،"وہ اسے دیکھتے اس کے گلے لگا تھا۔

۔۔۔"وہ کیسی ہے بسام،،،"زین نے اس سے الگ ہوتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"لالہ وہ دھوکے باز ہے آپ کو پتا وہ حسنین کی باتوں میں آپرسوں
آپ کے خلاف گواہی دینے والی ہے،،،"بسام کے بتانے پر وہ زخمی سا
مسکرایا تھا۔

۔۔۔"تو دینے دے نا اور ہاں وکیل کو سمجھا دیں کہ وہ کچھ نہیں بولے گا
میری ماہی سے کوئی سوال نہیں کرے گا،،،"اس کی بات پر بسام حیران
ہوا تھا۔

۔۔۔"لالہ آپ کیا بول رہے وہ غلط کر رہی ہے،،،"بسام کو سمجھ نہیں
آ رہا تھا اپنے لالہ کو اب کیا بولے۔

۔۔۔"بسام خانزادہ عشق میں بس محبوب کی سننی پڑی تھی وہ اگر آپ
کو مجرم کہہ رہا ہو تو مطلب آپ مجرم ہو،،،"زین نے اس کے بال
بگاڑتے بولا تھا۔

۔۔۔"لالہ یہ عشق اتنا بے رحم کیوں ہوتا ہے کیوں ہمارا محبوب ہمیں
تکلیف دیتا ہے،،،" بسام اس کے گلے لگتے بولا تھا۔

۔۔۔"چھوٹے خان یہ تو ایسے ہی ہوتا ہے اور محبوب کو غرور جو ہوتا
اسے چاہنے والا اس کی سننے گا،،،" جس پر اس نے مسکرا کر بتایا تھا۔
۔۔۔"اچھا اب میری بات سن ماہی کو عدالت تو خود لے کر آئے گا اور
ہاں اسے کوئی کچھ نہیں بولے گا،،،" زین کے بولنے پر وہ سر ہلا گیا تھا
جس پر اس نے اسے کچھ باتیں اور بتائی پھر وقت ختم ہونے پر وہ وہاں
سے نکل گیا تھا۔

۔۔۔"حسنین تجھے کیا لگتا وہ لڑکی ٹھیک کر رہی ہے،،،" وقاص نے اس
سے پوچھا تھا۔

۔۔۔"ارے لالہ وہ بیوقوف ہے میری باتوں میں آسانی سے آگئی اور
پھر زین نے جو اس کے ساتھ کیا اس کے بعد تو اب اسان تھا،،" جس
پر اس نے ہنستے بتایا تھا۔

۔۔۔"ویسے ہے پیاری کیا تھا کمینے اگر نکاح کے وقت تو چلے جاتا آج
دونوں مزے میں ہوتے،،" وہ کمینگی سے ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔"ہا ہا کوئی نہیں لالہ ایک بار اس خانزادے کا کچھ ہو جائے پھر وہ
چڑیا ہماری ہی ہوگی،،" جس پر وہ بھی ویسے ہی ہنستے بولا تھا

۔۔۔"چل ٹھیک ہے ابھی تو جا رہا میں سامان آگیا ہے وہ دیکھ لو،،"
وقاص کہتے وہاں سے نکل گیا تھا جس پر حسنین بھی سگریٹ پیتے فون
میں مصروف ہوا تھا۔

اگلے دن؛

ماہا جانے سے پہلے بی جان کے پاس آئی تھی جو بیٹھی اپنی عبادت میں
مصرف تھیں وہ ان کے پاس جا کر بیٹھی تھی۔

۔۔۔ "بی جان دعا کریں گا جو میں آج کرنے جا رہی اس میں کامیاب ہو
جاؤ،،،" ماہا کی آنکھیں نم تھی جس پر بی جان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا
تھا۔

۔۔۔ "میری بچی بہت بہادر ہے مجھے یقین ہے وہ کچھ غلط نہیں کرے گی
تم جاؤ بچے میری دعائیں ساتھ ہیں تمہارے،،،" بی جان کے بولنے پر وہ
ان سے گلے مل وہاں سے نکلی تھی جب اس کا سامنا بسام سے ہوا تھا جو
اپنی گاڑی میں بیٹھ رہا تھا ماہا اس دیکھ پھر ڈرائیور کو بلانے لگی تھی جب وہ
اسے پکار گیا تھا۔

۔۔۔"میرے ساتھ آ جاؤ ماہا جانا تم نے وہی ہے جہاں میں نے بس فرق اتنا ہے وہاں تم غیروں کے ساتھ ہوگی،،،" وہ اڈے دیکھتے طنزیہ انداز میں بولا تھا جس پر وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

۔۔۔"اب چلو بھی،،،" اسے ویسے ہی کھڑے دیکھ بسام نے بولا تھا۔
۔۔۔"میں چلی جاؤ گی،،،" وہ خود کو کمپوز کرتے بولی تھی۔

۔۔۔"لالہ نے بولا ہے مجھے کہ ان کی ماہی کو خود لے کر جاؤ ورنہ مجھے بھی شوق نہیں اپنے لالہ کے خلاف گئے لوگوں کو گاڑی میں بیٹھانے کا،،،" اس کی بات پر ماہانے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا لیکن وہ اسے دیکھے بنا گاڑی میں بیٹھ گیا تھا جس پر وہ بھی چپ کر اس کے ساتھ بیٹھی تو بسام نے گاڑی باپرنکالی تھی۔ کچھ ہی دیر میں وہ لوگ عدالت میں تھے جہاں جاتے ماہا بسام سے الگ ہو گئی تھی۔

۔۔۔"تمہیں پتا ہے ناما ہا کیا بولنا ہے،،،" تانیہ نے ماہا سے پوچھا تھا۔

۔۔۔"مجھے سب پتا ہے میں نے کیا بولنا ہے اور کیا کرنا ہے،،،" جس پر وہ سنجیدگی سے بول اپنے فون میں مصروف ہوئی تھی۔ جبکہ اس کے جواب پر تانیہ نے حسنین کو دیکھا تو اس نے آنکھوں سے اشارہ کیا تھا۔ وہ لوگ وکیل کے ساتھ بیٹھے باتیں کرنے لگے تھے۔

۔۔۔۔۔

بسام سیدھا زین کے پاس ہی گیا تھا جو اپنے وکیل کے ساتھ تھا۔

۔۔۔"بسام وہ آئی ہے،،،" زین نے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"جی لالہ اور آتے ساتھ حسنین وغیرہ کے پاس چلی گئی ہے،،،"

اس نے بتایا تھا۔

۔۔۔"ہمم اچھا وکیل صاحب آپ کچھ نہیں بولے گے وہاں بس چپ

رہ کر سب سننے گے،،،" زین کی بات پر وکیل بھی حیران ہوا تھا۔

۔۔۔"سر اس طرح تو وہ لوگ جیت جائے گے اور آپ کو سزا ہو جائے گی،،،" وہ حیران ہوتے بولا تھا۔

۔۔۔"میری بیوی یہی چاہتی ہے وکیل صاحب اور اگر زین خانزادہ کی بیوی چاہتی ہے زین خانزادہ کو سزا ہو تو مطلب سزا ہو گی،،،" وہ جنونی انداز میں بولا تھا جبکہ اسے ایسے دیکھ بسام کو تو یقین ہو گیا تھا وہ بھی اپنے لالہ پر ہی گیا ہے۔

۔۔۔"لیکن سر،،، لالہ نے جو بول دیا بس آپ نے وہی کرنا ہے اب،،،" وہ بولنے ہی لگا تھا جب بسام کے بولنے پر وہ چپ کر گیا تھا۔ جس پر وہ لوگ بیٹھ گئے تھے۔

۔۔۔"ماہی اب سے جو تم چاہوں گی میں وہی کرو گا،،،" وہ سوچتے مسکرایا تھا۔

کچھ دیر بیٹھے رہنے کے بعد وہ لوگ اٹھ کمرے عدالت کے لیے نکلے
تھے جس پر حسنین وغیرہ بھی نکل گئے تھے۔ جبکہ زین جب وہاں پہنچا تو
ماہا پہلے ہی وہاں موجود تھی وہ اس کے پاس سے گزرتے رک گیا تھا جس
پر سب کی موجودگی کا احساس کر ماہا نظریں پھیر گئی تو وہ مسکرایا تھا۔
۔۔۔ "ماہی اگر تم مجھے سزا کی صورت میں موت دینا چاہتی ہو تو ٹھیک
ہے مجھے موت قبول ہے،،،" اس کی بات پر ماہانے اسے دیکھا تھا۔
۔۔۔ "آج میں ایک لفظ نہیں بولوں گا ماہی زین خانزادہ اپنی جان دے
کر اپنی محبت کا ثبوت دے گا،،،" بولتے زین کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا
جس سے ماہا کو تکلیف تو ہوئی تھی مگر وہ خود کو مضبوط کر گئی تھی۔
۔۔۔ "ماہا زین خانزادہ آج زین خانزادہ صرف تمہارے لیے ان لوگوں
کے سامنے گٹھنے ٹیکے گا صرف تمہارے لیے سب کے سامنے ہار مانے
گا،،،" زین نے تلخی سے مسکراتے بولا تھا جس پر ماہا اس سے چہرا

پھرتے دوسری طرف جا بیٹھ گئی تو وہ زخمی سا مسکراتا اپنی سائیڈ پر آ بیٹھا
تھا جبکہ حسنین وغیرہ ان کی باتیں سن کچھ گھبرائے تھے کہی ماہان کے
خلاف ناہو جائے لیکن پھر اس کا بنا زین کو کچھ کہے وہاں سے جانا سب کو
پر سکون کر گیا تھا جس پر وہ لوگ مسکراتے اپنی جگہوں پر بیٹھے تھے۔
کچھ ہی دیر میں جج کے آنے پر کیس سننا شروع کیا گیا تھا جس میں تانیہ
کے وکیل نے اپنی بات بتانا شروع کی مگر آج زین کی طرف سے کوئی
نہیں بولا تھا اور یہی چیز ماہا کو اب غصہ دلوا رہی تھی۔

۔۔۔ "جج صاحب میرے پاس آج ایک ایسا گواہ موجود ہے جو زین
خانزادہ کو بچپن سے جانتا ہے اور ہم سب سے زیادہ اس کے قریب رہ
چکا ہے،،،" اس کے بولنے پر سب ایک دوسرے کو دیکھتے باتیں کرنے
لگے تھے جب جج نے سب کو چپ کروا کر اسے بات کرنے کا بولا تھا۔

۔۔۔"نچ صاحب زین خانزادہ نے تو اپنی بیوی کو بھی نہیں چھوڑا پہلے

جس سے اس کا نکاح ہونا تھا اس شخص کو ڈرا کر بھاگیا اور سب کے

سامنے اچھا بنتے اس سے نکاح کیا پھر اس کے بعد اس پر ظلم کرتا اور ظلم

کی انتہا تو تب ہوئی جب اس نے اپنے ہی لپے کا قتل کیا نچ صاحب،،،"

اس وکیل کی باتوں پر زین نے سخی سے آنکھیں بند کی تھی۔

۔۔۔"میں اب یہاں زین خانزادہ کی کزن اور بیوی ماہا جہانزیب خان کو

بلا نا چاہتا ہوں جو خود آکر آپ کو بتائیں گی سب،،،" اس کے بولنے پر نچ

نے اشارہ کیا تھا جس پر ماہا اٹھ وہاں آئی تھی جبکہ اس کے نام پر زین کی

آنکھ سے آنسو نکلا تھا جو وہ دیکھ چکی تھی۔

۔۔۔"تو مس ماہا آپ جو بولے گی وہ سچ بولے گی،،،" اس نے ماہا کے

سامنے قرآن کرتے بولا تھا جس پر ماہا نے سوچتے اس کے اوپر ہاتھ کیا

تھا۔

۔۔۔"میں جو،،، بولوں گی سچ بولوں گی،،،" وہ سوچتے بولی تھی۔

۔۔۔"تو ماہا جہانزیب خان بتائے سب کو اس شخص نے کیا کیا آپ کے

ساتھ،،،" وکیل کے بولنے پر ماہانے زین کو دیکھا تھا جواب نظریں

جھکائے بیٹھا تھا پھر اس نے بسام کو دیکھا جو اس کے دیکھتے اپنا سر گرا گیا

تھا۔ جس پر وہ تلخی سے مسکرائی تھی۔

۔۔۔"جی جج صاحب میں سب سچ بتاؤ گی آپ کو زین خانزادہ کے بارے

میں لیکن اس سے پہلے وکیل صاحب آپ نے میرا نام غلط بولا ہے،،،"

ماہانے جج کو کہتے ذب کی بار وکیل کو دیکھتے بولا تھا جس پر وہ حیران ہوا

تھا۔

۔۔۔"میں نے ٹھیک بولا ہے ماہا جہانزیب،،،" وہ بول ہی رہا تھا جب وہ

پھر بولی تھی۔

۔۔۔ "ماہاجہانزیب خان نہیں ماہازین خانزادہ نام ہے میرا،،،" ماہا کے نام بتانے پر جہاں سب حیران ہوئے تھے وہی زین نے نظریں اٹھا سہ دیکھا تھا جواب حج کی طرف دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔ "حج صاحب وکیل صاحب کا کہنا ہے زین خانزادہ نے میرا نکاح رکوا کر خود نکاح کیا تو یہ غلط ہے میری بارات تو آئی ہی نہیں تھی کیونکہ حسنین ہمدانی کو اپنے باپ اور بھائی کی بے عزتی کا بدلہ جو لینا تھا زین خانزادہ سے،،،" ماہا بولتے آج سب کو شاکڈ کر رہی تھی جبکہ حسنین وغیرہ کے تو صحیح معنوں میں ہوش اڑے تھے۔

۔۔۔ "یہ سب کیا ہے حسنین،،،" وقاص نے اس سے پوچھا تھا۔ جس پر وہ کچھ کہتا اس سے پہلے ماہا پھر بولی تھی۔

۔۔۔ "اور حج صاحب جب ہمارا نکاح ہو گیا تو حسنین ہمدانی نے میرے شوہر کو روز غلط باتیں کہہ شک میں ڈالا تھا جس وجہ سے ہمارا جھگڑا ہوتا

تھا اور پھر ہمارے بچے کا قاتل اس کا باپ نہیں حسنین ہمدانی ہی ہے جس کی وجہ سے سب ہوا کیونکہ اس دن بھی اسی نے میرے شوہر کو میرے خلاف کیا تھا جس وجہ سے ہمارا بچہ مرا،،، "ماہا کی آنکھوں سے آنسوؤں نکلے تھے جو وہ صاف کر گئی تھی۔

-- "باقی جہاں تک بات ظلم کی ہے تو زین خانزادہ ایسا مرد نہیں جو عورت پر ہاتھ اٹھائے،،، "اس کے کہنے پر زین کو شادی کی پہلی رات یاد آئی تھی جب اس نے ماہا کو تھپڑ مارا تھا۔

-- "یہ سب آپ کیا کہہ رہی ہیں اگر ان لوگوں سے ڈر کر بول رہی ہیں تو،،، "ان کا وکیل بول ہی رہا تھا جب ماہا نے جج کی طرف دیکھا تھا۔

-- "آپ انہیں بولنے دیں،،، "جج کے کہنے پر وہ چپ کر گئے تھے۔

-- "اور اب آتے ہیں اس کیس پر جج صاحب یہاں کمرے عدالت میں میرے شوہر کے کردار پر بات کر رہے تھے جج صاحب تو میں بتاتی

چلو کہ میرے شوہر کا کردار کیسا ہے،،، "ماہانے بولتے زین کو دیکھا تھا جو آنکھوں میں آنسو لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "میری ماما مجھے اس وقت چھوڑ کر گئی تھی اس دنیا سے جب

مجھے ٹھیک سے بولنا بھی نہیں آتا تھا بابا اپنے کام کی وجہ سے زیادہ تر باہر

رہتے تھے تو میں بی جان یعنی اپنی نانو کے پاس رہتی تھی جہاں زین

خانزادہ بھی رہتے تھے لیکن کبھی مجھ پر بری نظر نہیں رکھی میں جب

بھی زین ہے پاس جاتی تھی تو وہ بات کرتے ہوئے بھی اپنی نظروں کو

قابو میں رکھتے تھے،،، "ماہا فخر سے سب کو بتا رہی تھی۔

۔۔۔ "اور اگر مجھ سے زین کے کردار کی گواہی مانگی جائے گی تو میری

دعا ہے اللہ اگر ہمیں بٹی دے تو اس کا شوہر زین خانزادہ جیسا ہونا

چاہیے،،، "ماہا کے بولنے پر زین بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا تھا ساتھ ہی

اس کی آنکھوں سے آنسوؤں نکلے تھے۔

۔۔۔"میں ماہازین خانزادہ آج اس کمرے عدالت میں اپنے شوہر کے کردار کی گواہی دیتی ہو میرا شوہر نہایت ہی باکردار پاکدامن اور صاف سیرت ہے وہ کسی لڑکی کے ساتھ کچھ غلط کرنا تو دور ایسا سوچ بھی نہیں سکتا جس نے خود کو اپنی محرم کے لیے محفوظ رکھا وہ کیسے اب اپنی محرم کے ساتھ بے وفائی کر سکتا ہے،،،" ماہا کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔

۔۔۔"زین خانزادہ مر تو سکتا لیکن ماہازین خانزادہ سے بے وفائی نہیں کر سکتا،،،" ماہا نے مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔"مس ماہا وہ لڑکی ثبوت ہے آپ کے شوہر کی درند،،،" وکیل پھر بول رہا تھا جب وہ بولی تھی۔

۔۔۔ "وہ لڑکی کس کی عیاشی کا ثبوت ہے یہ سب آپ وہ ٹیبل پر پڑی فائل میں دیکھ سکتے ہیں،،،" ماہانے اشارہ کر فائل دیکھائی تھی جس پر وہ فائل جج کے سامنے کی گئی تھی۔

۔۔۔ "اس میں صاف صاف نظر آرہا ہے جج صاحب جس بچے کو زین خانزادہ کا بچہ بنایا جا رہا ہے وہ زین خانزادہ کا نہیں حسنین ہمدانی اور تانیہ پاسا کا بچہ ہے اور اس کے علاوہ دوسری فائل میں ہمدانی گروپ کے سارے الیگل کاموں کی لیسٹ ہے،،،" ماہانے سب کے ہوش اڑائے تھے۔

۔۔۔ "آپ چک کر واسکتے سب اصلی ہیں،،،" وہ مسکراتے بولی تھی۔ جبکہ وقاص اور مجید نے حسنین کو دیکھا تھا جو کندھے اچکا گیا تھا۔ بچے کی اصل ڈی این اے رپورٹ ماہانے جیسے کران لوگوں سے لے لی تھی جبکہ تانیہ کی رپورٹس اس نے حمزہ کی مدد سے اس ہسپتال سے لی تھی

جہاں وہ جاتی تھی۔ اور ہمدانی گروپ کی ساری ڈیٹیل بھی حمزہ نے ہی اس کی مدد کی تھی۔

۔۔۔ "اوڈر اوڈر کچھ دیر میں دوبارہ عدالت لگے گی تب تک یہ فائل چک ہو جائے،،،" جج کہتے وہاں اے اٹھا اپنے کمرے میں گئے تھے جس پر ماہا مسکراتی وہاں سے نیچے اتری تھی۔

۔۔۔ "گڑیا یہ سب،،،" بسام اس کے پاس آیا تھا جبکہ زین اپنی جگہ سے ہی اسے دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "کیا یہ سب اب بھی باتیں سنائے مجھے نا دیکھے مجھے اور کرے غصہ مسٹر بسام خانزادہ،،،" ماہا کے بولنے پر بسام نے مسکراتے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

۔۔۔ "آپ کو تو گھر جا کر بتاؤ گی میں،،،" وہ اس کے مسکرا نے پر گھور کر دیکھتے بولی تھی۔ مگر وہ کچھ کہتا اس سے پہلے حسنین اور تانیہ اس تک آئے تھے۔

۔۔۔ "یہ سب کیا کیا تم نے،،،" حسنین غصے سے بولا تھا جبکہ اسے غصے میں دیکھ زین بھی اس تک آیا تھا مگر بسام یازین کچھ کرتے اس سے پہلے ماہا ہی بولی تھی۔

۔۔۔ "کیا کیا غلطی تو تم کر گئے حسنین ہمدانی میرے تک آنے سے پہلے جہاں یہ پتا کیا تم نے کہ ہم میں کیا ہوا وہاں اگر کچھ اور محنت کرتے تو تمہیں یہ بھی پتا لگ جاتا کہ ماہا جہانزیب خان تو بچپن سے زین خانزادہ کی دیوانی ہے وہ کبھی زین خانزادہ کو کچھ ہونے دے ہی نہیں سکتی،،،" ماہا نے کچھ آگے ہو سینے پر ہاتھ باندھتے بولا تھا۔

۔۔۔"اگر زین نے یہ سب کیا بھی ہوتا پھر بھی ماہازین خانزادہ کسی عدالت کو بھی حق نہیں دیتی کہ وہ زین خانزادہ کو سزا دے کیونکہ یہ حق صرف میرا ہے،،،" ماہا کے بولنے پر اسے غصہ آیا تھا۔

۔۔۔"اور تم تمہیں کیا لگا میں تمہارے ڈرامے میں آ جاؤ تانیہ تم جیسی گھٹیا لڑکی جو جگہ جگہ منہ مارتی ہے اس پر نظر رکھنی تھی آج خانزادے نے اتنے برے دن نہیں آئے ابھی خانزادوں پر،،،" ماہا کے بولنے پر تانیہ لو بھی غصہ آیا تھا مگر وہ کچھ کہتی اس سے جج صاحب دوبارہ آئے تھے تو سب کو اپنی اپنی جگہوں پر جانا پڑا لیکن اب کی بار ماہا بسام کے ساتھ آ بیٹھی تھی۔

۔۔۔"تمام گواہوں اور ثبوتوں کو دیکھتے عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ زین خانزادہ بے قصور ہے ان پر الزام لگائے گئے ہیں لحاظ عدالت پولیس کو حکم دیتی ہے انہیں باعزت طریقے سے بڑی کیا جائے اور مجید

ہمدانی کو الیگلو کاموں کی وجہ سے چودہ سال جبکہ وقاص ہمدانی اور
حسنین ہمدانی کو بیس بیس سال کی سزا سناتی ہے اور تانیہ پاسا کو ان لوگوں
کی مدد کرنے اور زین خانزادہ پر الزام لگانے کے جرم میں پانچ سال کی
سزا سناتی ہے،،، "جج فیصلہ سنا کر چلے گئے تھے جس پر پولیس نے ان
لوگوں کو پکڑا تو زین مسکراتے ان کے پاس گیا تھا۔

۔۔۔ "دیکھ لیا مجید ہمدانی خانزادوں کے مرد تو مرد عورتیں بھی اپنا لیول
رکھتی ہیں،،، "زین نے مسکرا کر بولا تھا۔

۔۔۔ "اب سڑنا تم لوگ جیل میں،،، "بسام کے بولنے پر ہی پولیس ان
لوگوں کو لے گئی تھی۔

جبکہ میڈیا پر یہ خبر چلنے لگی تھی سب ہی حیران تھے۔

۔۔۔ "لالہ گھر چلنا چاہیے ہمیں،،، "ماہا کے بولنے پر دونوں اس کی
طرف متوجہ ہوئے تھے۔

۔۔۔"اور آپ گھر آؤ پھر بتاتی ہوں،،،" وہ کہتے وہاں سے نکلی تو بسام
زین کو آنکھ ونگ کرتا اس کے پیچھے گیا تھا جس پر زین مسکرایا تھا پھر
وکیل سے مل کچھ فامیلٹیز پوری کر وہ لوگ ایک ساتھ ہی نکلے تھے جب
میڈیا آگئی تو زین نے بسام کو اشارہ کیا تھا جس پر وہ ماہا کو لے کر نکل گیا
تھا۔

۔۔۔"مسٹر زین آپ کیا کہنا چاہے گے آپ کی بیوی نے تو سب کو
حیران کر دیا،،،" رپورٹرز نے سوال کرنے شروع کیے تھے۔
۔۔۔"اب جب بات جنگل کے شیر پر آئے گی تو شیر فی تو دھاڑے گی
نا،،،" وہ مسکراتے بول وہاں سے نکل گیا تھا۔ جبکہ گھربلی جان اور
جہانزیب خان بھی حیران تھے۔

وہ لوگ وہاں سے گھر آئے تو سامنے ہی زین کو بی جان اور جہانزیب خان ملے تھے جن لوگوں کو دیکھ وہ نظریں جھکا گیا تھا۔ جبکہ اس کی حالت دیکھ بی جان اور جہانزیب خان کو اس پر ترس آرہا تھا۔

۔۔۔ "زین میرے بچے مجھے معاف کر دو میں نے تمہیں غلط سمجھا،،،"

بی جان نے اس کے پاس جاتے بولا تھا جب وہ ان کے گلے لگا تھا۔

۔۔۔ "بی جان کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ لوگوں کے سوا میرا ہے ہی کون بی جان جو آپ سے بھی ناراض ہو جاؤ،،،" زین نے کہتے بی جان کے آنسو صاف کیے تھے۔

۔۔۔ "ہاں بس دکھ ہوا تھا کہ آپ سب نے میرا یقین نہیں کیا،،،" اس کے بولنے پر بی جان نے اس کا ماتھا چوما تھا۔

۔۔۔ "زین مجھے بھی معاف،،،" جہانزیب خان بولنے ہی لگے تھے جب وہ بول پڑا تھا۔

۔۔۔"پاپا اب آپ دونوں شرمندہ کر رہے ہو مجھے،،،" اس کے بولنے پر جہانزیب خان نے اسے گلے لگایا تھا۔

۔۔۔"یہ بھی ٹھیک ہے میری تو لسی کو فکر ہی نہیں جا رہا ہو میں،،،" ان دونوں کوزین کے ساتھ دیکھ بسام منہ بنا کر بولا تھا جس پر وہ لوگ ہنستے تھے۔

۔۔۔"کس نے بولا ہم سب کو سب سے زیادہ اپنے چھوٹے خان کی فکر ہے،،،" زین نے اس تک آتے اسے گلے لگایا تھا۔

۔۔۔"لالہ میں آپ کے لیے خوش ہوا اب تو ماہ گڑیا بھی ٹھیک ہو گئی آپ کے ساتھ اب مجھے مجھ سے چھوٹا خان یا خانی چاہیے،،،" بسام اس کے گلے لگ کر بولا تھا جس پر ماہا نظریں جھکا گئی تھی جبکہ زین کی نظریں اسی پر تھیں۔

۔۔۔"تو اپنے لیے خوش کب ہوگا،،،" زین اس کے بال چھیڑتے بولا
تھا۔

۔۔۔"جب وہ آجائے گی،،،" وہ ادا سی سے مسکرا کر بولا تھا جس پر سب
چپ کر گئے تھے۔

۔۔۔"اچھا اب کھانا کھالے مجھے بھوک لگی ہے اور ہاں بی جان آپ
دونوں نا ذرا اپنے دونوں لاڈلوں کو سمجھا دے میرے ساتھ زیادہ فری
ہونے کی ضرورت نہیں ہے انہیں،،،" ماہا کی بات پر زین اور بسام
دونوں نے اسے گھورا تھا۔ جس پر وہ پھیر بولی تھی۔

۔۔۔"بی جان ان دونوں نے سوچ بھی کیسے لیا تھا کہ میں اپنی فیملی کے
خلاف جاؤ گی،،،" ماہا کے بولنے پر دونوں مسکرائے تھے۔

۔۔۔"اچھا نایار منالے گے ہم تمہیں،،،" بسام مسکراتے بولا تو

جہانزیب خان اور بی جان بھی ہنس پڑی تھیں

جس پر وہ لھانا کھانے میں مصروف ہوئے تھے۔

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنے میک اپ کو آخری ٹیچ دے رہی تھی لپ اسٹک لگا اس نے خود کو دیکھتے ڈریسنگ کے دراز سے ایک باکس نکالا تھا جس میں زین کی دی گئی چوریاں پڑی تھی جنہیں نکال وہ انہیں پہنتے مسکرائی تھی۔ چوڑیاں پہن ماہانے اپنی ساڑھی کو ایک باریٹ کر خود کو شیشے میں دیکھا تھا۔

ریڈ کلر کی ساڑھی پہنے لائٹ سے میک اپ کے ساتھ ریڈ لپ اسٹک لگائے بالوں کو کھولا چھوڑے لائٹ سی جیولری کے ساتھ وہ غضب ڈھا رہی تھی۔ جبکہ آج تو اس نے کمرے کو بھی بہت ہی خوبصورتی سے سجوایا تھا جہاں ہر طرح گلاب کے پھول اور ریڈ بیلون نظر آرہے تھے

جبکہ کمرے میں روشنی کینڈ لزلگا کر کئی گئی تھی۔ وہ اب کمرے میں چکر لگاتے زین کا انتظار کرنے لگی تھی جو کھانے کے بعد سے کہی پر غائب ہوا تھا جبکہ اسی چیز کا فائدہ اٹھا ماہانے بسام کی مدد سے کمر اسجایا تھا۔ آج پھر سے وہ ایک دفعہ اپنے شہزادے کے لیے سچی تھی لیکن اس بار اس کا شہزادہ بھی اس کا ہی تھی۔

زین کسی کام سے باہر نکلا تھا جبکہ واپسی پر اس کی نظر ایک بچے پر گئی جو گجرے لیے کھڑا تھا جسے دیکھ زین نے اس سے وہ گجرے لے لیے تھے اور اب وہ گھر آیا تو وہاں کوئی موجود نہیں تھا شاید سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔ زین نے ایک نظر ہر طرف دیکھتے قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھائے تھے جبکہ کمرے کا دروازہ کھولتے ہی ہر طرف سے پھولوں کی خوشبو محسوس کر وہ حیران ہوا تھا لیکن پھر کینڈ لزل کی روشنی میں کمرے کو دیکھ اسے مزید حیرانگی ہوئی تھی وہ کمرے میں آتا دروازہ

بند کر گیا تھا۔ زین نے ہر طرف نظر گھما کر دیکھا مگر کوئی نہیں تھا پھر کچھ سوچتے گجرے وہی ٹیبل پر رکھتے وہ ٹیرس پر آیا تو وہ سامنے ہی ریڈ ساڑھی میں اس کی طرف بیک کیے کھڑی سامنے پہاڑوں کو دیکھ رہی تھی۔ جبکہ رینگ پر موجود اس کے ہاتھ پر نظر جاتے زین کی خوشی کا کوئی سما نہیں تھا کیونکہ اس نے زین کی دی گئی چوڑیاں پہن رکھی تھی وہ مسکراتے اس تک جا سے پیچھے سے ہگ کر گیا تھا۔ جس پر وہ گھومتی زین کو دیکھ اس کا کلر پکڑ گئی تو وہ حیران ہوا تھا۔

۔۔۔ "کیا بول رہے تھے آپ وہاں پر،،،" ماہا کے بولنے پر وہ سوچنے لگا تھا۔

۔۔۔ "ک کیا بولا میں نے،،،" زین سوچتے بولا تھا۔

۔۔۔ "لوگوں کے سامنے گٹھنے ٹیکے گے دوسرے لوگوں سے ہارے

گے زین خانزادہ میری بات کان کھول کے سن لے اس دنیا میں اگر

آپ کسی کے سامنے گٹھنے ٹیکے گے تو وہ صرف ماہازین خانزادہ ہوگی کسی کے سامنے ہار مانے گے کسی سے ہارے گے تو وہ صرف ماہازین خانزادہ ہوگی،،، "ماہا اس کی آنکھوں میں دیکھتے بول رہی تھی۔

۔۔۔ "اور موت چاہتے تھے مطلب مجھ سے آزادی تو سن لے میں رب سے دعا کیا کرتی ہو کہ آپ کو مجھ سے آزادی کبھی ناملے،،، "اس کے بولنے پر زین نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے کالر سے ہٹا اپنے ہونٹوں سے لگائے تھے۔

۔۔۔ "ماہی زین خانزادہ تو اب سے تمہارا غلام ہے تم جو بولو گی وہ وہی کرے گا اور پھر اتنی حسین بیوی سے جان کون چھڑوائے گا یار،،، "زین کے بولنے پر ماہا اس کے سینے سے لگتی اپنا حصار اس کے گرد بنا گئی تھی۔

۔۔۔ "ماہی جو بھی ہوا،،، "وہ بولنے ہی لگا تھا جب وہ اسے روکتی بولی تھی۔

۔۔۔ "زین پچھلی کوئی بھی بات نہیں ہم سب بھولا کر ایک بار پھر اپنی زندگی شروع کرے گے جس میں ماہی ہوگی اور نین ہو گے بس،،،" وہ کہتی پھر اس کے سینے سے لگی تو وہ مسکرا گیا تھا۔

۔۔۔ "جو حکم آپ کا بیگم،،،" وہ کہتا اس کے گرد حصار بنا گیا تھا۔

وہ دونوں کتنی ہی دیر وہاں کھڑے خاموشی سے سامنے پہاڑوں کو دیکھتے رہے پھر ماہی بولی تھی۔

۔۔۔ "نین مجھے سردی لگ رہی ہے،،،" ماہانے اس کی طرف دیکھتے بولا تھا جب وہ مسکراتا اسے اٹھا گیا تھا۔

۔۔۔ "تو بے بی اس سردی کا علاج ہے نا تمہارے نین کے پاس،،،" اس کے بولنے پر ماہانے اس کے سینے میں چہرا چھپایا تو وہ مسکراتا اسے

اندھر لے آیا تھا اندر لائین نے اسے بیڈ پر بیٹھایا اور خود ٹیبل کے پاس
آتا گجرے اٹھا اس کی طرف بڑھا تھا جبکہ وہ اسے دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔ "ماہی یہ تمہارے لیے لے کر آیا تھا میں،،،" زین نے اس کے
سامنے کرتے بولا تھا جبکہ گجرے دیکھ وہ خوش ہوئی تھی۔

۔۔۔ "نہیں آپ کو کیسے پتا چلا میرا دل کر رہا تھا پتا میں بس یہی بھول گئی
تھی،،،" ماہانے خوش ہوتے بولا تو وہ گٹھنے کے بل اس کے سامنے بیٹھا
تھا۔

۔۔۔ "مجھے تو بس یہ پتا تھا کہ میری ماہی کو گجرے پسند ہیں تو بس،،،"۔
اس نے بولتے ہاتھ آگے کیا تو ماہا اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ تھا گئی تھی
جس پر وہ مسکراتا گجرے پہنانے لگا تھا۔ زین نے گجرے پہنا کر اس کے
ہاتھوں کو چوما تھا۔

۔۔۔"شکر یہ میری جان میرا یقین کرنے کے لیے پتا جب مجھے پتا چلا تم ان لوگوں کے ساتھ ہو تو ماہی میں سچ میں ٹوٹنے لگا تھا یار،،،" زین نے اس کے دونوں ہاتھ تھامتے بولا تھا۔

۔۔۔"نہیں یاد ہے آپ کو میں نے ایک بار بولا تھا چاہیے پوری دنیا آپ کے خلاف ہو جائے ماہا جہانزیب خان آپ کے ساتھ رہے گی اور اگر کبھی آپ کے خلاف آنا پڑا تو وہ اپنے قدم پیچھے لے لے گی،،،" ماہا کے بولنے پر اس نے سر ہلایا تھا۔

۔۔۔"تو بس آج جب سب آپ کے خلاف تھے تو آپ کی ماہی کیسے اپنے کہے سے مکر تے،،،" وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولی تو وہ مسکرا گیا تھا۔

۔۔۔ "تم جانتی کتنے مہینے تمہارا لمس یاد کیا ہے ماہی میں اس کمرے میں
نہیں آتا تھا مجھے ہر طرف تم محسوس ہوتی تھی،،،" اس کی آنکھوں میں
آنسو آئے تھے۔

۔۔۔ "میں نے اپنی بے وقوفی سے تمہیں اور خود کو بہت تڑپایا ہے میری
وجہ ہے ماہی ہمارا بچہ تم تمہیں پتا ماہی کتنا بد قسمت ہو میں وہ بچہ ابھی آیا
بھی نہیں تھا اور دیکھوں،،،،" زین روتے اس سے بول رہا تھا۔ جبکہ ماہی
بھی رو رہی تھی۔

۔۔۔ "ماہی مجھ مجھے معاف کر دومی میں نے وہ سب جان کر نہیں کیا تھا
تم تمہیں پتا ہے ماہی اس عورت نے کیا کیا تھا،،،" وہ اسے دیکھتے روتے
بول رہا تھا جب ماہی نے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔

۔۔۔ "نین میں نے معاف کیا آپ کو اب آپ رو گے نہیں آپ کو پتا
یہ آنکھیں آپ کی ماہی کی فیورٹ ہیں انہیں کیوں تکلیف دیتے ہو

آپ،،، "وہ اس کی آنکھیں چومتے بولی تو وہ مسکراتا اپنے آنسو صاف کر گیا تھا۔

۔۔۔ "یہ سب چھوڑے آپ مجھے اب یہ بتائے کون ہے وہ خاص جس کی دی شرٹ ابھی تک آپ کے پاس ہے،،، "ماہا اسے دیکھ غصے سے بولی تھی جس پر وہ اب کی بار ہنسا تھا۔

۔۔۔ "ماہی تم کیسے بھول سکتی ہو یا وہ شرٹ تم نے مجھے دی تھی پہلی بار اپنی پاکٹ منی جوڑ کر،،، "زین کی بات پر وہ شاکڈ ہوئی تھی۔

۔۔۔ "نی نین ی یہ وہ شرٹ،،، "جبکہ اس کا چہرہ دیکھ وہ ہنسا تھا۔

۔۔۔ "ہاں میری جان تمہارا پہلا گفٹ تھا اسی لیے میرے لیے خاص تھا

اور پھر کو برباد بھی تم نے کیا تھا تو بس اسی لیے میرے پاس پڑی ہے

ابھی تک،،، "وہ اسے دیکھتے بتا رہا تھا۔

۔۔۔"اچھا وہ یہ سب چھوڑوں ان چوڑیوں کو دیکھ مجھے پتا تو چل گیا ماہی
تم نے ایک موقع دے دیا ہے لیکن میں پھر بھی تم سے اجازت چاہتا
ہو،،،" وہ اسے دیکھتے پوچھ رہا تھا۔

۔۔۔"جیسے پہلے تو بہت اجازت لیا کرتے تھے نا،،،" وہ بڑبڑائی تھی
لیکن وہ سن چکا تھا۔

۔۔۔"پہلے کی بات اور تھی ماہی اب تمہارے نین کو عقل آگئی ہے
تمہاری اجازت کے بغیر تمہیں چھونا تو دور تمہیں دیکھنے کا بھی نہیں
سوچوں گا،،،" زین نے اسے دیکھتے بولا تھا جس پر وہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔"نین آپ کو پتا جب نکاح کے وقت میں نے تین بار قبول ہے بولا
تھا تو اس وقت میں نے پورے دل و جان سے خود کو آپ کے حوالے کیا
تھا،،،" ماہی نے بولتے چہرا جھکایا تھا جب زین اس کا چہرا اوپر کرتے مسکرایا
تھا۔

۔۔۔"تو مطلب میری ماہی اجازت دے رہی ہے مجھے،،،" زین کہتے
اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا جس پر وہ اس کے قریب ہوتی اس کے گلے
میں باہیں ڈال گئی تھی۔ وہ تو جیسے اپنی اتنے مہینوں کی تڑپ کو مٹانے کی
کوشش کر رہا تھا جبکہ ماہا کو احساس ہو رہا تھا آج کی رات بھاری پڑنے والی
ہے اسے۔ وہ قطرہ قطرہ اس کی سانسوں میں اندھیل رہا تھا۔ جبکہ ماہا کو
اب سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا لیکن وہ پھر بھی اس کا ساتھ دے دہی
تھی زین نے اسے تنگ ہوتے دیکھ اپنے گرفت ڈھیلی کی تھی کچھ دیر
بعد وہ اس سے پیچھے ہوا تو ماہا اپنا سانس بحال کرنے لگی تھی جب زین
اسے بیڈ پر لیٹا تو خود اس پر جھکا تھا۔

وہ اس پر جھکتا اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا جبکہ وہ بھاری ہوتی
سانسوں سے اس کے گلے میں باہیں ڈال گئی تھی۔ کتنی ہی دیر زین اس
کی گردن پر جھکا رہا مگر پھر چہرا اٹھا اسے دیکھ اس کی ساڑھی کا بلوہٹا اس

کے دل کے مقام پر لب رکھ گیا تھا جس پر ماہانے اپنی آنکھیں کھولی تھی۔

۔۔۔ "زی زین،،،" وہ تڑپ کر بولی تھی۔

۔۔۔ "کیا ہوا ماہی سب ٹھیک ہے نا،،،" جس پر زین پریشان ہو کر بولا تھا۔

۔۔۔ "مجھ مجھے ڈر لگ رہا ہے آپ،،،" وہ بس اتنا ہی بولی تھی۔

۔۔۔ "نین کی جان اس بار تمہارا نین ہی تمہارے قریب آئے گا جو تمہیں تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا،،،" زین نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے بولا تھا۔

جس پر وہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔ اسے دیکھتے زین ایک بار پھر اس کی دھڑکنوں پر جھکا تھا جس پر وہ اپنا سانس روک گئی تھی۔

۔۔۔"ماہی سانس لو یا ورنہ اپنی سانسیں دوگا تمہیں،،،" زین کے
بولنے پر ہی وہ سانس لینے لگی تھی جس پر وہ مسکراتا اس کے پیٹ پر جھکتا
وہاں اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا کچھ دیر بعد وہ پھر اوپر کو ہوتا لائٹ آف کرتا
اسے اور خود کو ہر پردے سے آزاد کرتا اس کی روح کی گہرائیوں میں
اترتا اسے چیخنے پر مجبور کر گیا تھا مگر اس کی چیخ کو وہ اپنے لبوں میں دباتا
اس پر اپنی شدتیں لوٹانے لگا تھا۔ اتنے مہینوں بعد وہ دونوں آج ایک
ہوئے تھے اتنی تکلیفوں کے بعد نین کو اس کی ماہی مل ہی گئی تھی ان
دونوں کی محبت مکمل ہو گئی تھی۔

کچھ دن بعد؛

وہ خانزادہ ہاؤس کے باہر کھڑی گھر کو دیکھ رہی تھی جب زین اس کا
سامان لیے اس تک آتے کھڑا ہوا تھا۔

-- "کیا بات ہے کیا دیکھ رہی ہو،،،" اس کے پوچھنے پر وہ اسے دیکھنے لگی تھی۔

-- "مجھے عجیب لگ رہا ہے،،،" اس کے بولنے پر وہ مسکرایا تھا۔

-- "کچھ نہیں ہوتا چلو آؤ اندر،،،" زین اسے بول اپنے ساتھ لیے

خانزادہ ہاؤس کے اندر آیا تھا جہاں پر آج سب ہی موجود تھے بی جان کے بولنے پر بسام بھی ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔

-- "کیا بات ہے ماہ گڑیا بیٹھ جاؤ نا،،،" بسام نے اسے چکر لگاتے دیکھ

پوچھا تھا۔

-- "لالہ نین کا ویٹ کر رہی پتا نہیں کب آئے گے،،،" اس نے باہر

کو دیکھتے بولا تھا جس پر بسام ہلکا سا مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "ماہانچے آجاتا ہے وہ بیٹھ جاؤ ٹھک جاؤ گی،،،" جہانزیب خان فکر سے بولے تھے۔

۔۔۔ "بابانین نے بولا تھا وہ آرہے ہیں لیکن ابھی پتا نہیں کہاں پر ہیں،،،" جس پر اس نے ان کی طرف دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "میں یہی پر ہوماہی،،،" جہانزیب خان کے بولنے سے پہلے ہی زین بولا تھا جس پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوتی پر خوش ہوتے بولی تھی۔

۔۔۔ "نین آپ آگئے آپ کو پتا کب سے ویٹ کر رہی تھی میں،،،" ماہا نے اسے دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "جی میرا بچہ آگیا میں اور اپنے ساتھ کسی کو لے کر بھی آیا ہوں،،،"

زین کی بات پر سب اسے دیکھنے لگے تھے جب وہ جہانزیب خان تک آتا ان کے گٹھنے کے پاس بیٹھا تھا۔

۔۔۔"پاپا آپ کو لگتا تھا نا ہماری گڑیا زندہ ہے،،،" زین کے پوچھنے پر وہ سر ہلا گئے تھے۔

۔۔۔"اسی لیے میں نے پتا کروانا شروع کیا تھا میں بہت دیر سے پتا کروا رہا تھا لیکن مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا پھر آپ لوگوں کو یاد ہے میں بسام کی یونی گیا تھا وہ پر میں نے ایک لڑکی کو دیکھا پاپا سے دیکھ مجھے کچھ شک سا ہوا تھا پھر میں اس کے بارے میں پتا کروانے لگا اور بالآخر مجھے پتا چل بھی گیا وہ کوئی اور نہیں ہماری گڑیا ہی تھی پاپا،،،" زین کے بتانے پر سب حیران ہوئے تھے۔ سب کو حیران دیکھ وہ اٹھ دروازے تک گیا تھا۔

۔۔۔"بچے آ جاؤ،،،" زین نے اسے پکارا تھا جس پر وہ آگے آئی تو اس کی گود میں موجود بچے کو وہ اٹھا گیا تھا جبکہ وہ ابھی زین کے پیچھے ہی تھی کسی نے اس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا لیکن بسام کو اپنے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی

محسوس ہو رہی تھیں وہ ابھی کچھ کہتا اس سے پہلے زین ہٹا تو اس لڑکی کو دیکھ جہاں سب حیران ہوئے تھے وہ بسام بلکل سٹل ہو گیا تھا کیونکہ وہ کوئی سور نہیں بلکہ سوہا بسام خانزادہ ہی تھی۔ سوہا کی نظر سب سے پہلے بسام پر ہی گئی تھی کتنے مہینوں بعد وہ اس ستم گرر کو دیکھ رہی تھی جسے دیکھ اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے مگر ماہا کے اسے پکارنے پر وہ ہوش میں آتی اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

۔۔۔ "آپیی،،،" ماہا بھاگتے اس کے گلے لگی تھی۔

۔۔۔ "میری جان کیسی ہو آپ،،،" جس پر سوہا مسکراتے اسے اپنے

ساتھ لگائے بول رہی تھی۔

۔۔۔ "آپ کیوں چلی گئی تھیں میں نے بہت مس کیا آپ کو،،،" وہ

روتے اسے بتا رہی تھی جب سوہا نے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔

۔۔۔ "اب تو آگئی ہونا،،،" وہ اس سے پیار سے بول رہی تھی۔ ماہا سے بات کرتے کرتے اس کا دھیان جہانزیب خان پر گیا تھا جو آنکھوں میں آنسو لیے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ جس پر وہ مسکراتے ان تک آئی تھی۔

۔۔۔ "ب بابا،،،" اس کے بس اتنا کہنے پر ہی وہ اس کو گلے لگا گئے تھے جس پر وہ رونے لگی تھی۔

۔۔۔ "بس میرا بچہ اور نہیں اب تو تم اپنے بابا کے پاس ہونا تمہیں کہی نہیں جانے دو گا میں اب،،،" وہ اس کے آنسو صاف کرتے بولے تھے۔

۔۔۔ "آپ کو پتا بابا می میں بہت یاد کرتی تھی آپ کو آپ نے کیوں نہیں ڈھونڈا مجھے بابا،،،" وہ پھر سے ان کے ساتھ لگتے بول رہی تھی۔ جبکہ ماہا دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

--"میں نے ڈھونڈا تھا میری جان لیکن تم نہیں ملی،،،" ان کے بولنے پر وہ ان کے ساتھ لگ گئی تھی۔ کتنی ہی دیر وہ جہانزیب خان کے ساتھ لگی رہی تھی۔

--"اپنی بی جان سے نہیں ملو گی سوہا،،،" ان کے بولنے پر اس نے بی جان کو دیکھا تھا جو اس کی طرف ہاتھ کر گئی تو وہ ان تک جاتی ان کے گلے لگی تھی۔

--"تمہیں دیکھتے مجھے اپنا پن لگا تھا لیکن میں نہیں جانتی تھی تم میری بچی کی ہی نشانی ہو،،،" ان کے بولنے پر وہ مزید ان کے ساتھ ہوئی تھی۔

--"بی جان اب تو آگئی نا میں اب کبھی نہیں جاؤ گی آپ لوگوں کو چھوڑ کر،،،" وہ مسکراتے انہیں بتانے لگی تھی۔

--"یہ بھی صحیح ہے آپ کے آتے سب مجھے بھول گئے،،،" ماہانے منہ بنا کر بولا تو بی جان اور جہانزیب خان ہنسے تھے۔

۔۔۔ "تم تو جان ہو ہماری تمہیں کیسے بھول سکتے ہم،،،" جہانزیب
خان نے بولتے اسے اشارہ کیا تھا جس پر وہ ان کے پاس جان کے گلے
لگی تو جہانزیب خان نے سوہا کو بھی اشارہ کیا تھا جس پر وہ بھی ان کے گلی
تھی آج اپنی دونوں بیٹیوں کو اپنے پاس پا کر انہوں نے رب کا شکر ادا کیا
تھا وہ لوگ ابھی مصروف ہی تھی جب کسی بچے کے رونے کی آواز پر
سب کا دھیان زین کی طرف گیا تو اس کی گود میں ایک گول مٹول سا
تین چار مہینے کا بچہ تھا جواب رونے کی تیاری پر تھا اس بچے کی آواز پر
بسام بھی اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

۔۔۔ "ایسا کیا دیکھ رہے سب ہمارے چھوٹے خان کا شیر ہے یہ،،،"
زین کے بولنے پر سب ہی حیران ہوئے تھے جبکہ بسام جلدی سے اس
تک آیا تھا۔

۔۔۔ "لالالہ می میرا بیٹا،،،" اس کے حیرانگی سے پوچھنے پر زین نے سر

ہلایا تو وہ اسے تھا منے ہی پگا تھا جب سوہا جلدی سے اسے پکڑ گئی تھی۔

۔۔۔ "بسام خانزادہ دور رہو میرے بچے سے یہ صرف میرا بیٹا ہے،،،"

اس کے بولنے پر وہ اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "سوہا میری جا،،،" بسام بے بسی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔ "کچھ نہیں لگتی میں تمہاری نفرت کرتی ہو تم سے،،،" وہ اب غصے

سے بولتی بچے کو اپنے ساتھ لگا گئی تھی۔

۔۔۔ "سوہا میرا قصور کیا تھا یا رجو اتنی لمبی جدائی سنائی اور اب بھی

تم،،،" بسام اسے دیکھتے پوچھنے لگا تھا جس وہ تلخی سے مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "تم نے مجھ سے نکاح صرف اس کے تھپڑ کے بدلے کے لیے کیا

تھانا تو اب یہ سب ڈرامہ کیوں بسام،،،" وہ چیختے پوچھ رہی تھی جبکہ بچے

کے رونے پر ماہا سے پکڑ گئی تھی ان دونوں میں آج کوئی بھی نہیں بول رہا تھا۔

۔۔۔ "سوہا تمہیں غلط فہمی ہوئی تھی وہ سب تانیہ کی سازش تھی یارت تم ایک بار پوچھ تو لیتی مجھ سے،،،" بسام کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔

۔۔۔ "بس کرو بسام تم دھوکے باز تھے جس مرد کے لیے عورت صرف ایک کھلونا ہو وہ بھلا کیسے ایک عورت پر رہ سکتا ہے،،،" اس کی باتوں پر بسام گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔

۔۔۔ "تم جیسا انسان کسی لے لائق ہو ہی نہیں سکتا بسام خانزادہ میں غلط تھی جو تم سے محبت کر بیٹھی میں غلط تھی جس نے تم پر یقین کیا اور جانتے کو میں یہاں بھی غلط تھی جب جارہی تھی ناتب مجھے تمہارے نام کو بھی خود سے الگ کر دینا چاہیے تھا لیکن صرف اپنے بچے کی وجہ سے،،،" وہ روتے بول رہی تھی جبکہ وہ گھٹنوں کے بل سر جھکائے اس

کی سن رہا تھا۔ سب کو ہی اس پر ترس آرہا تھا وہ ان کا بسام تو کہی سے لگ ہی نہیں رہا تھا۔

۔۔۔ "لیکن کوئی نہیں ابھی بھی دیر نہیں ہوئی بابامیری ایک بات مانے گے آپ،،،" وہ اب بسام کو چھوڑ جہاں زیب خان کے پاس گئی تھی۔ ان کے سر ہلانے پر وہ بولی تھی۔

۔۔۔ "بابا مجھے اس شخص کے ساتھ نہیں رہنا مجھے بسام خانزادہ سے طلاق چاہیے،،،" سوہا کی بات پر بسام نے ایک دم سے اسے دیکھا تھا۔
۔۔۔ "سوہا بیج،،، پاپا آپ سمجھائے نا اسے،،،" وہ بولتے اس سے پہلے ہی بسام ان تک آیا تھا۔

۔۔۔ "پاپا اس کو بولے یہ جو کہے گی میں کرو گا یہ اگر بولے گی نا بسام خانزادہ اپنی سانسیں روک دو تو قسم خدا کی بسام خانزادہ روک دے گا،،،" وہ روتے بول رہا تھا۔

۔۔۔ "بی جان آپ سمجھائے نا اسے دیکھے پہلے ہی آپ کو لاڈلے ہوا تنہا
تڑپا چکی ہے اب جان لینا چاہتی ہے،،،" وہ بی جان کے پاس گیا تھا۔
۔۔۔ "بی جان یہ دور تھی تو ایک سکون تھا کہ میری ہے اب یہ وہ سکون
بھی چھین لینا چاہتی ہے،،،" وہ بے بس ہو رہا تھا۔
۔۔۔ "سوہا یار تمہیں خدا کا واسطہ ہے یا یہ ظلم مت کرو مر جاؤ گا
میں،،،" اس کے رونے پر سوہا کو کچھ ہو رہا تھا لیکن وہ خود کو مضبوط کر گئی
تھی۔

۔۔۔ "پاپی جان اس کو بولے نا آپ لوگ مجھے اتنی سزا مل تو گئی
ہے،،،" وہ آج پھر سب کو رولا رہا تھا۔
۔۔۔ "پہلے یہ دور ہو گئی پھر مجھ مجھے اپنی ہی اولاد کا نہیں پتا تھا دیکھے اب
مجھے اسے پکڑنے بھی نہیں دے رہی،،،" بسام بے بسی سے بولا تھا۔

۔۔۔"سو سوہامی میں ہاتھ جوڑتا کو مجھے معاف کر دوت تم جو کہوں گی
جیسا کہوں گی می میں ویسا بن جاؤ گا ویسے ہی کرو گا خدا کے لیے مجھے
معاف کر دو،،،"وہ روتے اس کے آگے ہاتھ جوڑ معافی مانگ رہا تھا۔
۔۔۔"مجھے نہیں رہنا اس شخص کے ساتھ،،،"وہ پھر بولی تھی۔
۔۔۔"ت تو ٹھیک ہے نات تم یہاں رہ لومی میں اپار ٹمنٹ چلا جاتا
ہو،،،"وہ اسے بتا رہا تھا۔

۔۔۔"تم نے نہیں رہنا نامیرے ساتھ تو ٹھیک ہے سوہامی میں نہیں آیا کرو
گا تم جو کہوں گی میں وہی کرو گا بس ج جو تم چاہ رہی وہ نہیں کرو،،،"وہ
روتے بول رہا تھا۔

۔۔۔"بابا مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے،،،"وہ جہانزیب خان کو دیکھتے
بولی تھی۔

۔۔۔"ابھی چلے بابا،،،"سوہانے ماہا کی گود سے روتے بچے کو لیا تھا۔

۔۔۔"سوہا ای ایک بار پکڑا دو یار،،،" وہ بے بس ہو بولا تھا جب وہ اس کی پرف چہرہ کر گئی جس پر بسام نے آگے بڑھتے اس کی گود سے بچے کو لیا جو رو رہا تھا لیکن بسام کی گود میں آتے ہی ہنسنے لگا تھا۔

۔۔۔"بابا کی جان میرا بچہ میری زندگی،،،" بسام اسے اپنے ساتھ لگتے روتے بول رہا تھا جبکہ اپنے باپ کا لمس یوز کر وہ مزید ہنسنے لگا تھا۔

۔۔۔"بابا کتنے بد قسمت ہیں نا آپ کے آنے کا انہیں پتا ہی نہیں تھا،،،"

وہ مسلسل اس کا چہرہ چومتے بول رہا تھا بسام نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا مگر کچھ ہی دیر بعد سوہا اس کی گود سے اسے پکڑ گئی تھی۔

۔۔۔"لالہ سوہم کا بیگ کہا ہے،،،" سوہانے زین سے پوچھا تھا جبکہ اس کا نام سن بسام اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "وہ پڑا ہے گڑیا،،، "زین نے اسے بتایا تھا۔ جس پر وہ اس کا بیگ پکڑے وہاں سے نکلی تو جہانزیب خان بھی بسام کے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہاں سے نکل گئے تھے۔

۔۔۔ "لالہ آپ مے کیوں نہیں بتایا،،، "ان کے جاتے وہ زین کو دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "میں کیا کرتا بسام ایک طرف تم تھے تو دوسری طرف وہ اس نے قسم دی تھی،،، "وہ اب ان لوگوں کو بتا رہا تھا۔

۔۔۔ "جس دن اس نے تمہاری باتیں سنی تھی اسی دن مجھے پتا چلا تھا کہ سوہا ہماری ہی سوہا ہے میں تمہارے اپارٹمنٹ گیا تو یہ وہاں سے جا رہی تھی جس پر اس نے مجھے پوری بات بتائی مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا میں نے اسے سمجھایا لیکن وہ ضد پر تھی اس لیے میں نے اسے لاہور ایمان کے پاس بھیج دیا سوہم کی وجہ سے اور کچھ تمہاری وجہ سے اسی لیے اسے

مزید پریشان نہیں کیا،،، "اس کے بتانے پر بسام شکڑھوتا اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "لالہ آپ میرے ہی بھائی ہونا کیسے مجھے اتنا ٹرپا سکتے،،، "وہ اسے دیکھتے پوچھ رہا تھا۔

۔۔۔ "مجھے لگا شاید تیری غلطی ہے پر جب پتا چلا تو بے قصور ہے تو میں نے کوشش کی بسام مگر سوہانے مجھے سوہم کی قسم دی تھی تو کیا کرتا میں بے بس تھا پھر میرے اور ماہی میں جو ہوا اس پر مجھے اپنی ہوش نہیں تھی سوہم کے ہونے پر میں بھی وہاں نہیں تھس میں جب لاہور گیا تو وہ ناراض ہو رہی تھی یمان کے گھر وہی تھی جس کا فائدہ اٹھا ان لوگوں نے یہ ساری گیم کھیلی اور پھر اس سب کی وجہ سے اس کی جان کو بھی خطرہ تھا وہ تانیہ تجھ سے بدلہ لینے کے کیے کچھ بھی کر سکتی تھی اسی لیے،،، " اس کے بتانے پر وک بھی چپ کر گیا تھا کیونکہ جب بسام کو سچ معلوم

ہوا تھا تو اس نے یونی میں سب کے سامنے تانیہ کو تھپڑ بھی مارا تھا اور یونی سے بھی نکلوا دیا تھا جبکہ اس کے ڈیڈ کے ساتھ جو پر وجیکٹ چل رہا تھا وہ زین ہے کسی پاٹرن کا تھا اس نے وہ بھی کینسل کر دیا تھا جس وجہ سے وہ وہ اسے دیکھتے بتا رہا تھا۔ "اس سے بدلہ لینے ہے چکر میں تھی،،،"

۔۔۔ "خیر اب تیری بیوی آگئی ہے اسے منانا تیرا کام ہے،،،" وہ اب کی بار مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔ "وہ تو میں کر ہی لوں گا لیکن اب آپ دیکھنا،،،" زین کے کہنے پر وہ غصے سے بولتا وہاں سے نکلا تھا جبکہ بی جان اور ماہا اسے گھور رہے تھے۔

۔۔۔ "کیا یا ایک تو کام کرو اور اوپر سے آپ لوگوں کی باتیں بھی سنوں،،،" زین بھی انہیں کہتا وہاں سے نکل گیا تو ماہا سر ہلاتی بی جان کے پاس بیٹھ گئی تھی۔

کچھ دن ایسے ہی گزر گئے تھے بسام خان ویلا جاتا ضرور تھا لیکن صرف سوہم سے مل کر آجایا کرتا تھا سوہا اس کے سامنے نہیں آتی تھی اور نا ہی وہ کوشش کرتا تھا ماہا بھی اس سے ملنے چلی جایا کرتی تھی آج بھی وہ وہی اس سے ملنے آئی تھی۔ وہ ابھی سوہم کے ساتھ ہی کھیل رہی تھی جبکہ سوہا دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

۔۔۔ "آپی یہ کتنا پیارا ہے اس کی آنکھیں بسام لالہ جیسی ہیں،،،" وہ سوہم کے ساتھ کھلتے بتا رہی تھی۔ جس پر وہ مسکرائی تھی۔

۔۔۔ "آپی آپ کو نہیں لگتا اب بس کر دینا چاہیے لالہ کو ان کی غلطی سے کہی گناہ زیادہ سزا مل گئی ہے،،،" ماہا نے اب اس کی طرف دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔"ماہا وہ اس تانیہ،،،"وہ بولنے ہی لگی تھی جب ماہا بولی تھی۔

۔۔۔"آپی وہ سب تو اس تانیہ کا پلان تھا آپ کو اور لالہ کو دور کرنے کا جو

اس نے کر بھی لیا آپ کو پتا آپ کے جانے کے بعد لالہ نے آپ کو کتنا

ڈھونڈا وہ ناہستے تھے نا بولتے تھے وہ تو گھر بھی نہیں آتے تھے ساری

ساری رات مسجد میں گزارتے تھے آپی لالہ تہجد کے سجدوں میں

روئے ہیں آپ کے لیے میں نے مرد کو روتے نہیں دیکھا تھا لیکن آپی

نین کو اپنے لیے اور بسام لالہ کو آپ کے لیے روتے دیکھا ہے آپ کو پتا

لالہ کو نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا اور جب ہوش آیا تو آپ کا ہی پوچھ

رہے تھے اس دن جیسے دعا کرتے وہ روئے تھے نا آج بھی سوچ میری

روح کانپ جاتی ہے آپی وہ بہت تڑپے ہیں اب بس کر دے،،،"ماہا

اسے بتا رہی تھی۔

۔۔۔"ماہا لیکن وہ مجھ سے پہلے نجانے کتنی ہی،،،" وہ بول رہی تھی جب
ماہانے اس کی بات کاٹی تھی۔

۔۔۔"وہ پہلے کی بات تھی آپ نے خیر یہ چھوڑے آپ کو یاد ہے آپ کی
جیلسی کی وجہ سے لالہ نے ماسک لگانا شروع کیا تھا آج اتنی لڑکیاں
دیوانی ہیں لالہ کی لیکن لالہ اپنے کنسرٹ میں بھی ماسک لگا کر جاتے ہیں
اور اتنا تو اب سب کو پتا چل گیا ہے بسام لالہ صرف اپنی کوٹن کینڈی کے
دیوانے ہیں،،،" وہ اسے بتاتے آخر میں شریر انداز میں بولی تھی۔

۔۔۔"اچھا اب نا اپنے لالہ کی زیادہ سائیڈ نالو،،،" اس کے بولنے پر ماہا
مسکراتے سوہم کے ساتھ لگی تھی جبکہ سوہا بسام کے بارے میں سوچنے
لگی تھی ماہا کی کہی باتیں بسام کا رونا اور پھر ماہانے اسے اپنے اور زین کے
بارے میں بھی سب بتا دیا تھا کیس کے بارے میں بھی سب سوچ اسے
اب اپنا تب لیا فیصلہ غلط لگ رہا تھا۔

ماہانے اسے جب سے بتایا تھا اس دن سے وہ بسام کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

-- "انسان کو اتنا بھی پکا نہیں ہونا چاہیے،،،" اسے اب غصہ آرہا تھا کیونکہ بسام اپنے کہے کے مطابق سچ میں اس کے سامنے نہیں آتا تھا۔
-- "بے بی آپ کے بابا بہت برے ہیں آج ان کے ساتھ جاؤ گے نا تو ان کو اچھے سے سمجھا دینا کہ چپ کر آپ کی ماما کے پاس خود سے آجائے وہ،،،" وہ سوہم کو تیار کرتے بول رہی تھی کیونکہ آج بسام نے اسے اپنے ساتھ لے کر جانا تھا۔ وہ اسے ابھی تیاری کر فری ہوئی ہی تھی جب ملازمہ نے آاسے بتایا تو سوہم کو اس کے ہاتھ سوہانے بھیج دیا تھا۔

جس پر وہ اسے بسام کو پکڑا گئی تھی۔ جو جہانزیب خان کے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔

۔۔۔ "بابا کی جان کیسا ہے میرا بیٹا،،،" بسام نے اسے پکڑتے اس سے پوچھا تھا جو اسی کی گود میں آتے ہی اس کے چہرے کو کھانے کی کوشش کرنے لگا تھا۔ وہ کچھ ہی دنوں میں اس کے ساتھ اٹیچ ہو گیا تھا۔

۔۔۔ "اسے تمہاری پہچان ہو گئی ہے بسام اس کے سامنے تمہارا نام لو تو ادھر ادھر دیکھنے لگتا ہے،،،" جہانزیب خان نے بتایا تھا جس پر وہ مسکرا گیا تھا۔

۔۔۔ "بابا کا پیارا بیٹا آج بابا کے ساتھ گھر جائے گا بڑے بابا آئی اور بی جان سے ملے گا،،،" بسام کے بولنے پر وہ مسکرا کر آوازیں نکالنے لگا تھا۔

۔۔۔ "اچھا پاپا میں نکلتا ہوا اب،،،" بسام کھڑے ہو ان سے مل سو ہم کو
لیے باہر نکلا تھا جب اسے باہر ہی سو ہا اپنے سامنے کھڑی نظر آئی تھی
جسے دیکھتے وہ نظریں جھکا گیا تھا۔

۔۔۔ "سو ہم کو کہاں لے کر جا رہے ہیں،،،" سوہانے اس سے جان کر
پوچھا تھا۔

۔۔۔ "گھر بی جان وغیرہ سے ملوانا ہے،،،" وہ نظریں جھکائے پھر بھی بتا
گیا تھا۔

۔۔۔ "اگر تم نہیں چاہتی تو رکھ لو اسے،،،" وہ اسے چپ دیکھ پھر بولا
تھا۔

۔۔۔ "ہمم ٹھیک کہہ رہے ادھر دے میرا بیٹا،،،" سوہانے بولتے اس
سے سو ہم کو پکڑا تھا جبکہ وہ چپ کر اسے پکڑا وہاں سے جانے لگا تھا جب
اس نے پھر آواز دے اسے روکا تھا۔

۔۔۔ "بسام بیگ کس نے اٹھانے ہیں،،،" سوہا کے پکارنے پر وہ اسے
حیران ہو دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "کو کون سے بیگ،،،" اس نے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "اب میں اور سوہم ایسے تو نہیں جائے گے نا آپ کے ساتھ سامان
تولے کر جائے گے،،،" اس کی بات پر وہ اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔ "تتم سچ میں،،،" اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا۔

۔۔۔ "بہت ظالم ہیں آپ میں نے طلاق کا بولا تو کیا دو تھپڑ نہیں لگا سکتے

مجھے میں بابا کے پاس آئی تو کیا غصہ ہوا اپنے ساتھ نہیں لے کر جا سکتے

ہیں،،،" وہ روتے اب اس سے بول رہی تھی۔

۔۔۔ "میں تو پاگل تھی بے وقوف تھی اپنی بے وقوفی میں اپنا اور آپ کا

دونوں کا وقت برباد کیا لیکن آپ تو سمجھ دار تھے نا بسام اس دن مجھے دو

تھپڑ لگاتے اور بولتے ناہی طلاق دو گا اور ناہی تمہیں کہی جانے دو بتاؤ کیا کر لو گی تم،،، "اس کے بولنے پر وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔ "می میں نے جو کیا اس کے بعد اتنی محبت کے لائق نہیں تھی میں سام میں نے آپ کو تڑپا آپ کے لائق نہیں تھی میں پھر کیوں اس دن میرے لیے روئے آپ کیوں آپ نے بغیر کسی غلطی کے معافی مانگی سام می میں نے غلط کیا می میں تو معافی کے قابل بھی نہیں ہو پھر کیوں اتنی محبت،،، "وہ روتے وہی زمین پر بیٹھ گئی تھی جبکہ سوہم بھی اس کی گود میں ہی تھا جس پر بسام بھی اس کے سامنے جا بیٹھا تھا۔

۔۔۔ "تم سے کیسے ناراض ہو سکتا ہو میں سوہا مجھے عشق پر یقین نہیں تھا تمہارے جانے پر پتا چلا عشق کا مذاق اڑانے والا بسام خانزادہ اپنی محرم سے خود عشق کر بیٹھا ہے تم نہیں تھی تو مجھے سانس بھی ٹھیک سے نہیں آتی تھی،،، "اب وہ اسے دیکھتے بتا رہا تھا۔

۔۔۔"می میں نہیں ہو اس لائق،،،" وہ روتے بولی تھی جب بسام فوراً
سے بولا تھا۔

۔۔۔"نہ نہیں سوہا ایسے نا بولا تمہیں پتا تمہاری جدائی نے مجھے عشق زادہ
بنایا ہے اور پھر عشق زادے اپنے محبوب کو غلط نہیں کہتے محبوب جیسا
بھی ہو ان کا ہوتا ہے،،،" اس کی بات پر سوہانے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"تمہیں حق ہے سوہا تم چاہوں تو بسام خان زادہ کی جان بھی لے
سکتی ہو بس ایک گزارش ہے دوبارہ جدائی دے تڑپنا مت مجھے می میں
مر جاؤ گا،،،" اس کے بولنے پر وہ نا میں سر ہلا رہی تھی۔

۔۔۔"س سام اب اگر آپ سے جدا ہوئی تو آپ کی سوہا بھی مر جائے
گی،،،" سوہا کی بات پر وہ اس کے آنسو صاف کرتے اسے اپنے ساتھ لگا
گیا تھا جبکہ آج دونوں ہی رورہے تھے سوہا کو اپنے ساتھ لگاتے بسام کو

سکون سا ملا تھا وہ سکون جو وہ کب سے ڈھونڈ رہا تھا دونوں کو ہوش تب
آیا جب سوہم نے ایک زوردار چیخ ماری تھی۔

۔۔۔ "اوو ماما کی جان کیا ہوا،،،" اس کے چیخنے پر وہ بسام سے پیچھے ہو
اسے دیکھ پوچھنے لگی تھی جب وہ اس کے ساتھ چپکا تھا۔

۔۔۔ "سوہا یہ تو ابھی سے دشمن بن رہا میرا،،،" اس کی حرکت پر بسام
اپنے آنسو صاف کر مسکراتے بولا تو وہ بھی مسکرا گئی تھی جس پر اس نے
کھڑے ہو سوہم کو پکڑ سوہا کھڑے کیا تھا پھر وہ لوگ جہانزیب خان
سے مل کر وہاں سے نکلے تھے۔

کچھ دیر بعد؛

وہ دونوں تیار ہوئی بہت خوبصورت لگ رہی تھیں جب ماہا کی طبیعت
خراب تھی جس وجہ سے وہ چڑچڑی ہوئی تھی۔ اسے دوسرا مہینہ لگا تھا۔

سب اس کا بہت دھیان رکھ رہے تھے جبکہ زین کو اس کے علاوہ اب کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا سب کے کہنے پر وہ آج تیار ہوئی تھی۔ وہ دونوں ایک جیسے ریڈ لہنگے پہنے نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھیں دونوں ہی آج ایک بار پھر ان دونوں کے لیے تیاری ہوئی تھیں جبکہ ردا اور عبیر بھی ان کے پاس تھی ردا کی بیٹی اور عبیر کا بیٹا دونوں ہی حمدان اور علی کے پاس تھے سوہم بھی آج جہانزیب خان کے پاس تھا تبھی سوہا ایزی تھی۔

-- "کیا یار آپ یہ اتنا ہیوئی ہے نین کو بھی یہی پسند آیا تھا،،،" ماہاغصے سے بولی تھی۔

-- "ماہ چپ کر کے بیٹھو میرا بھی سیم ہی ہے تم نے تب سے سر کھا لیا ہے میرا،،،" وہ اب تنگ آتے بولی تھی۔

۔۔۔ "آپ کی سمجھ آتی میرا دل لہن بنانا ضروری تھا کیا،،،" وہ رونے والی ہو رہی تھی۔

۔۔۔ "ہاں تو میری جان کیا زین لالہ کے پاس دل نہیں ہے کیا ان کا بھی دل کرے گا ان دونوں کو دیکھ کہ ان کی بیوی بھی ان کے لیے تیار ہوتی،،،" ردانے اسے سمجھایا تھا۔

۔۔۔ "ہاں ناب یہ دونوں اپنی گولڈن نائٹ منائے گے تو لالہ بچارے حالانکہ لالہ تو کتنی ہی بار مناچکے لیکن پھر بھی،،،" اب کی بار عبیر بولی تھی۔ جبکہ ان کی باتوں پر وہ چپ کر گئی تھی جس پر سوہانے شکر کیا تھا۔

لالہ کیا کر رہے یہاں آپ،،،" زین کو سائیڈ پر کھڑے دیکھ بسام اس تک آیا تھا۔

۔۔۔"دیکھ وہ کمینا پھر نہیں آیا میں فون کر رہا ہو کوئی فون نہیں اٹھا
رہا،،،"زین اسے دیکھ غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔"یار لالہ آجائیں گے صبر کریں،،،"جس پر وہ اسے دیکھتے بولنے لگا
تھا۔

۔۔۔"اچھا نایا ابھی چلے بی جان نے اندر پیغام بھیجا ہے،،،"اس کی
بات پر زین نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ مسکرایا تھا۔

۔۔۔"یار لالہ مجھے میری بیوی کے پاس جانا اب آپ بھی آ جاؤ،،،"وہ
معصوم سا چہرہ بنا بولا تو زین بھی اس کے ساتھ چل دیا تھا وہ دونوں سٹیج پر
گئے تھے جہاں سوہم بسام کو دیکھتے اس کے پاس آنے کی ضد کرنے لگا
تھا جس پر وہ اسے گود میں اٹھا گیا تھا وہ اب کافی حد تک بسام کے ساتھ
اٹیچ ہو گیا تھا لیکن جب بسام سوہا کے ساتھ ہوتا تب وہ سوہم کا دشمن اور

جب سوہم اس کے ساتھ ہوتا تب وہ بسام کا دشمن جبکہ سوہا تو بس دونوں باپ بیٹے کو دیکھ ہی رہی ہوتی تھی۔

ماہا اور سوہا کو رد اور عبیر لے کر آئی تھیں۔ جبکہ ان کے آتے پہلے زین نے آگے ہو اپنی ماہی کا ہاتھ پکڑا سے سیٹج پر چڑھنے میں مدد کی تھی پھر بسام نے سوہا کی سب ان لوگوں کو دیکھ رہے تھے۔ وہ چاروں لگ ہی اس قدر پیارے رہے تھے بی جان اور جہانزیب خان انہیں خوش دیکھ دل ہی دل میں نظر اتار رہے تھے۔

وہ لوگ ابھی سیٹج پر کھڑے ہی تھے کہ جب ایک دم سے ساری لائٹس آف ہو گئی تھیں جس پر ماہا ڈرتے زین کے ساتھ لگی تو اس نے کے گرد اپنا بازو کیا تھا۔ جبکہ لائٹس آف ہونے پر سب پریشان ہو رہے تھے سوائے بسام خان زادہ کے جو لائٹس آف ہونے پر مسکرا نے لگا تھا۔

۔۔۔ "یہ لائٹس کو کیا مسئلہ ہوا ہے،،،" زین غصے سے بولا تھا۔ لیکن کسی اور کے بولنے سے پہلے میوزک سٹارٹ ہوا تھا جس پر وہ بھی حیران ہوا تھا ساتھ ہی ایک سپورٹ لائٹ انٹریس کی طرف اون ہوئی تھی۔ جبکہ اب وہاں سے آنے والے کاسب کا انتظار تھا۔ جب بسام نے گانا شروع کیا تھا۔

۔۔۔ "آنکھیں کھولی ہو یا ہو بند دیدار ان کا ہوتا ہے،،،"

"کیسے کہوں میں یاروں یہ پیار کیسے ہوتا ہے،،،"

بسام نے گانا شروع کیا تھا جبکہ اس کے گانے پر زین حیران ہوا تھا۔ لیکن شکوہ تو وہ تب ہوا تھا جب انٹریس سے موسیٰ خان لیزے کا ہاتھ پکڑے اندر آیا تھا سپورٹ لائٹ ان دونوں پر تھی۔

۔۔۔ "آنکھیں کھولی ہو یا ہو بند دیدار ان کا ہوتا ہے،،،"

کیسے کہوں میں یاروں یہ پیار کیسے ہوتا ہے،،،"

بسام کے گانے پر دونوں نے آگے آتے سٹیپ کیے تھے جس پر سب
نے ہوٹنگ کی تھی وہ دونوں مسکراتے سٹیپ کر رہے تھے۔ وہ دونوں
سٹیپ کرتے کرتے سائیڈ پر ہوئے تھے جب کچھ میوزک کے بعد
سپورٹ لائٹ پھر انٹریس کی طرف ہوئی تھی۔ جب بسام نے پھر گانا
سٹارٹ کیا تھا۔

۔۔۔ "آج ہی یاروں کسی پہ مر کے دیکھے گے ہم،،،

پیار ہوتا ہے یہ کیسے کر کے دیکھے گے ہم،،،

کسی کی یادوں میں کھوئے ہوئے،،،

خوابوں کو ہم نے سجالیا،،،

کسی کی باہوں میں سوئے ہوئے، اپنا اسے بنالیا،،، "اب کی بار احان اور

پری اندر آئے تھے جب احان نے اندر اتے پری کا ہاتھ پکڑا سے گھمایا

تھا۔ وہ دونوں کیل سٹیپ کرتے رمپ سے نیچے اترے تھے۔ جبکہ اب
تو بسام کے ساتھ سوہا بھی گارہی تھی۔

۔۔۔ "اے یار پیار میں کوئی،،،" وہ گاتے گاتے روک زین کی طرف گیا
تھا۔ جبکہ اب شایان نور کا ہاتھ پکڑے اندر آیا تھا۔

۔۔۔ "اے یار پیار میں کوئی نا جاگتا ہے نا سوتا ہے،،،"

کیسے کہوں میں او یار ایہ پیار کیسے ہوتا ہے،،،" شایان نے اس کے بولوں
پر معصوم سا چہرہ بنایا تھا جس پر نور نے ہنستے اپنے دوپٹے کو اس کے
چہرے پر پھیرا تھا۔ جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کو تنگ کرتے سب کو
ہی کیوٹ لگ رہے تھے۔

ان دونوں کے رمپ سے اترتے ہی بسام چپ کر گیا تھا جبکہ زین جو
کب سے جس کے ویٹ میں تھا اسے نا آتے دیکھ اس نے بسام کی طرف
دیکھا تو وہ کندھے اچکا گیا تھا۔ زین کو اب اس پر غصہ آرہا تھا۔

۔۔۔"یہ کمینا نہیں آیا نا،،،" وہ غصے سے بولا تھا جب ماہانے اس کے ہاتھ پر تھپڑ مارا تو وہ اسے دیکھنے لگا جو اسے گھور رہی تھی بھئی گھورتی بھی کیوں نا اب اس کے فیورٹ لالہ کو بولے گا تو وہ گھورے گی ہی نا۔
تمہارا جو وہ فیورٹ لالہ ہے نا سچ میں کمینا ذلیل ہے نہیں آیا نا،،،" وہ اسے دیکھتے اب ہلکے سے بولا تھا۔ جس پر وہ کچھ بولتی اس سے پہلے میوزک نے پھر شروع ہوا تھا جب ایک دم سے انٹریس پر سپورٹ لائٹس چینیج ہو رہی تھی۔ سب کی ہی نظریں اس طرف تھی جبکہ زین کا تو موڈ خراب ہو چکا تھا۔ بسام اور سوہانے پھر گانا شروع کیا تھا۔
۔۔۔"کیا ہے جاود ہے کوئی، بس جو چل جاتا ہے،،،،
توڑ کر پہرے ہزاروں دل نکل جاتا ہے،،،
دور کہی آسمانوں پر ہوتے ہیں یہ سارے فیصلے،،،،

کون جانے کوئی ہمسفر کب کیسے کہا ملے،،، "یمان اور مہک اذلان کا ہاتھ
پکڑے اندر آئے تھے جب اذلان نے اپنے ہاتھ میں پکڑے پھول
مہک کے سامنے کیے تو وہ نیچے بیٹھ اس سے لیتی اس کے بالوں میں ہاتھ
پھیر گئی تھی جس پر یمان نے اسے کھڑے کرتے گھمایا تھا۔
۔۔۔ "جو نام دل پہ ہو لکھا،،،

جو نام دل پہ ہو لکھا اقرار اسی سے ہوتا ہے،،،
"کیسے کہوں میں اویار ایہ پیار کیسے ہوتا ہے،،،

وہ تینوں دانس کرتے بہت پیارے لگ رہے تھے جبکہ یمان کو دیکھ زین
حیران ہوا تھا جس پر اس نے سٹیپ کرتے اسے آنکھ ماری تھی۔

جبکہ اب باقی سب بھی رمپ پر آگئے تھے سب سے یمان اور مہک اور
ان کے پیچھے احان پری شایان نور اور موسیٰ لیزے تھے وہ سب سٹیپ

کرتے اب کو ہی حیران کر گئے تھے جبکہ از لان تو بھاگتا زین کے پاس چلا
گیا تھا جو اسے اٹھتا ان لوگوں کو دیکھتے پیار کر رہا تھا۔

بسام گانا گاتا ان لوگوں تک آیا تھا وہ سب سے ملا تھا جبکہ گانا اینڈ ہونے پر
ساری لائٹس آون ہو گئی تھی جس پر سب نے ہوٹنگ کی تو یمان
مسکراتے مہک کا ہاتھ پکڑے سیٹج تک گیا تھا۔

۔۔۔ "کمینے انسان فون کیوں نہیں اٹھا رہا تھا،،، "زین نے اس کے پیٹ
میں مکار تے بولا تھا جس پر وہ کہہ ایا تھا۔

۔۔۔ "ذلیل انسان،،، "یمان دانت پیس پر بولا تھا جس پر مہک نے اپنی
ہنسی کنٹرول کی تھی۔

۔۔۔ "مجھے لگا تو نہیں آئے گا،،، "اب کی بار وہ ناراض ہوتے بولا تھا
جس پر یمان ہنسا تھا۔

۔۔۔ "ایسا ہو سکتا تھا میرے یار کا اتنا خاص دن ہو اور میں نا آؤ،،،، "یمان
کے چولنے پر زین اس کے گلے پھر لگا تھا جبکہ اسے سنٹی ہوتے دیکھ یمان
اسے پیچھے کر گیا تھا۔

۔۔۔ "اچھا بس بس کتنی بار بولا ہے میں تم سب کو اتنا قریب مجھے بس
نیری اینجل اچھی لگتی ہے سالو،،، "اس کے بولنے پر سب نے ہی اسے
گھورا تھا جس پر وہ مسکرا گیا وہ لوگ زیادہ لڑتے اس سے پہلے ہی مہک ماہا
سے ملی تھی۔

۔۔۔ "کیسی ہو،،، "وہ اس سے گلے ملی تھی۔

۔۔۔ "میں ٹھیک ہو بھابھی شکریہ آپ لوگوں کا آنے کے لیے،،، "وہ
اسے مسکرا کر کہہ رہی تھی جس پر وہ مسکرائی تھی۔ جبکہ مہک کو ماہا کے
ساتھ کھڑے دیکھ سوہا اس کے پاس آئی تھی جو سب سے پہلے ہی مل
چکی تھی۔

۔۔۔ "بھا بھی،،،" اس کے پکارنے پر مہک نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔ "سوہاااا،،،" وہ اسے دیکھتے اس کے گلے لگی تھی۔

۔۔۔ "پتا کتنا مس کیا ہم سب نے تمہیں یہاں آہمیں بھول گئی تھی

تم،،،" وہ اس سے ملتے بولا رہی تھی۔

۔۔۔ "میں بھی بہت مس کیا،،،" وہ بھی اتنا ہی بولی تھی۔

۔۔۔ "سوہم کہاں ہے،،،" مہک نے پوچھا تو اس نے بسام کی طرف

اشارہ کیا تھا جس پر وہ ان دونوں کو دیکھنے لگی تھی جبکہ از لان بھی اب

وہی پر تھا۔

وہ ان لوگوں کے پاس گئی تھی جب از لان اسے دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔ "ماما دیکھے بے بی مجھے دیکھ کر ہنس رہا ہے،،،" وہ خوش ہوتے بتا رہا

تھا۔

۔۔۔ "بھائی میں پکڑ لو اسے،،،" مہک نے بسام سے پوچھا تھا۔

۔۔۔ "ارے بھابھی جی جی ضرور،،،" جس پر بسام نے مسکراتے اسے
پکڑا دیا تھا۔

۔۔۔ "ویسے یمان لالہ میں بھی سوچتا تھا لالہ ہر وقت اینجل اینجل کیوں
کرتے رہتے اب سمجھ آئی ہماری بھابھی ہے ہی پیاری،،،" وہ یمان کو
تنگ کرتے بولا تھا جس پر اس نے پیار بھری نظروں سے مہک کو دیکھا
جو سوہم اور از لان کے ساتھ لگی تھی۔ وہ پوگ کچھ دیر میں بی جان اور
جہانزیب خان کے پاس گئے تھے۔ جہاں وہ یمان وغیرہ نے اپنی اپنی
بیوی کو ان سے ملوایا تھا جبکہ بی جان ان سب کو دیکھ خوش ہو رہی تھیں
وہ لوگ کتنی ہی دیر وہاں پر سب کے ساتھ انجوائے کرتے رہے تھے پھر
بالآخر فنکشن ختم ہونے پر وہ لوگ خانزادہ ہاؤس ہی آئے تھے جہاں پر
یمان وغیرہ نے آج رکنا تھا۔

--- "نین تھک گئی ہو میں،،،" ماہانے بیڈ پر بیٹھے اسے دیکھتے بولا تھا۔

--- "ارے میرا بچہ بس آج کا دن تھا اب تم آرام کرو،،،" جس پر وہ

اسے کہتا اس کے پاس میڈیسن اور دودھ کا گلاس لے کر آیا تھا۔

--- "نین مجھے نہیں پینا،،،" وہ اسے دیکھتے بولی تھی۔

--- "ماہی میرا بچہ ضروری ہے نامیڈیسن نہیں کھاؤ گی تو بے بی کا

دھیان کیسے رکھوں گی،،،" وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

--- "چلو شاہاش میری جان،،،" زین نے کہتے اسے میڈیسن دی تھی

جس پر وہ منہ بناتے کھا گئی تو اس نے دودھ پلایا تھا۔

--- "آج بہت مزہ آیا نین اب ہم لوگ بھی لاہور جائے گے یمان

لالہ کے گھر،،،" وہ اسے دیکھتے بولی تھی۔

۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے لیکن پہلے ہمارے اس بے بی کو آنے دو پھر ہم
تینوں جائے گے،،،" وہ اسے دیکھتے بولا تھا۔ جس پر وہ خوش ہوئی تھی۔
۔۔۔ "اچھا چلو میری جان آپ لیٹ جاؤ،،،" زین نے کہتے اسے لیٹایا تھا
پھر خود بھی اپنے کپڑے چینج کر اس کے پاس آ لیٹ گیا جس پر وہ اس
کے سینے پر سر رکھ آنکھیں بند کر گئی تھی۔

۔۔۔ "کیا یار سو ہا اسے تم نے اپنی عادت کیوں ڈالی ہے،،،" وہ اسے
دیکھتے بولا تھا جو سوہم کو سولانے میں ہلکان ہو رہی تھی جبکہ کپڑے اس
نے ابھی تک نہیں بدلے تھے۔

۔۔۔ "میری کیا غلطی ہے اب میں ہی اس کے پاس ہوتی تھی،،،" وہ
تنگ آ بولی تھی۔

۔۔۔"ادھر دو مجھے،،،" بسام نے کہتے اس سے پکڑ لیا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ اسے سولانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

۔۔۔"اچھا اب چینج نا کرنا میں اسے بی جان کودے کر آیا،،،" وہ کہتے بنا

اس کی سننے نکل گیا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ سوہم کودے کر کمرے میں آ گیا تھا جہاں وہ بیڈ پر بیٹھی

اسی کا انتظار کر رہی تھی۔

۔۔۔"تو مسسز بسام اب آج آپ صرف میری ہو،،،" وہ بیڈ پر اس کے

سامنے بیٹھتے بولا تھا۔

۔۔۔"وہ بی جان کو تنگ کرے گا،،،" سوہانے فکر سے بولا تھا۔

۔۔۔"نہیں کرتا تنگ سو رہا ہے،،،" جس پر بسام بولا تھا۔

۔۔۔"تم یہ سب چھوڑو مجھے یہ بتاؤ جو میں اتنے مہینے تم سے دور رہا
اب اس تڑپ کو ختم کرو گی آج یا نہیں،،،" بسام نے اس کا ہاتھ پکڑا اس
سے پوچھا تھا جس پر وہ اسے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔"تڑپی تو میں بھی سام اس عرصے میں پتا تو چل گیا مجھے بسام خانزادہ
سے دور رہ سکون نہیں مل سکتا مجھے جو سکون اس کی قربت میں ہے وہ
کہی بھی نہیں ہے،،،" سوہانے اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا تھا جس پر
وہ اسے دیکھنے لگا تھا۔

۔۔۔"اچھا تو میری جان اب مجھے اجازت دو تاکہ تمہاری روح میں
شامل ہو تمہیں اور خود کو سکون دے سکوں،،،" بسام کے بولتے سوہا
نے خود آگے ہو اس کے گلے میں باہیں ڈال اس کے ہونٹوں پر ہونٹ
رکھے تھے۔ جس پر وہ اپنی پرانی سوہا کو دیکھ مسکراتا اس کا ساتھ دینے لگا
تھا۔ بسام اسے ایسے ہی لیٹاتے اس پر جھکا تھا۔

۔۔۔"سوہا بسام خانزادہ آج سے بسام خانزادہ تمہارا غلام بن تمہارے ہر دکھ کو ختم کر دے گا،،" وہ کہتے اس کی گردن پر جھکا تھا جبکہ ساتھ ہی بسام نے لائٹ آف کر دی تھی جس پر وہ اس کے گلے میں باہیں ڈال گئی تو بسام اس کی روح میں سماتے اسے بھی اپنے ساتھ کسی اور جہاں میں لے گیا تھا۔

ان سب کی داستان مکمل ہوئی تھی عشق سزا دیتا ہے اس کا مذاق بنانے والے کو بھی اسے نہ ماننے والوں کو بھی اور اپنی محبوب کو تکلیف دینے اور یقین نہ کرنے والوں کو بھی یہ ظالم سے بھی ظالم تر ہوتا ہے اس کے امتحان میں پورا اترنا ہی پڑتا ہے تبھی تو آپ عشق زادے بنتے ہو اور پھر بسام اور زین بھی اپنے اپنے امتحان میں پورا اتر ہی تو عشق زادے بنے ہیں اب دیکھ گے اس کا اگلا شکار کون ہوتا ہے کون بنتا ہے

عشق زادہ تب تک کے لیے



ختم شد